

کتاب اللہ کے بعد پہلی صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

مختصر

التجرید الصریح لأحادیث الجامع الصغیر

# صحیح بخاری

تالیف

الإمام زین الدین أبي العباس أحمد بن عبد اللطيف الزبيدي  
(ت/ ۵۸۹۲)

مستحکم

علامہ الامام التراب محمد ناصر الدین ناصر الممدنی عطاری

پروگریسو بکس



<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>



علماء اہلسنت کی کتب Pdf فائل میں حاصل  
کرنے کے لئے

”فقہ حنفی PDF BOOK“

چینل کو جوائن کریں

<http://T.me/FiqahHanfiBooks>

عقائد پر مشتمل پوسٹ حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

<https://t.me/tehqiqat>

علماء اہلسنت کی نایاب کتب گوگل سے اس لنک

سے فری ڈاؤن لوڈ کریں

<https://archive.org/details/@zohaibhasanattari>

@zohaibhasanattari

طالب دعا۔ محمد عرفان عطاری

زویب حسن عطاری



جملہ حقوق الطبع محفوظ للناس  
جملہ حقوق ناشر محفوظ ہیں۔

# صحیح بخاری

تالیف: الإمام زين الدين أبي العباس أحمد بن عبد اللطيف الزبيدي  
(ت/ ۵۸۹۲)

منتخب: علامہ ابو التراب محمد ناصر الدین ناصر المذنی عطاری

بار اول	دسمبر 2016
پرٹرز	آر۔ آر پرٹرز
سرورق	الناصح گرافکس
تعداد	1100/-
ناشر	چوہدری غلام رسول۔ میاں جواد رسول میاں شہزاد رسول
قیمت	1250/= روپے

ملنے کے پتے

مسلم بکس

۱۲۔ سنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941  
0323-4836776

ملت جیلی کیشنز

فیصل مسجد اسلام آباد 051-2254111 Ph:

E-mail: mliat\_publication@yahoo.com

شوروم ملت جیلی کیشنز دوکان نمبر 5۔ مکہ سنٹر نیوار دو بازار لاہور 0321-4146464  
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

یوسف ٹاکمیسٹ ۵ غزنی سٹریٹ  
آرٹو بازار لاہور

فون 042-37124354 فکس 042-37352795

پروکسینو بکس

## فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	باب نمبر
71	عرض فاشر	
73	مقدمة الكتاب	
75	تقریظ	
78	تعارف امام بخاری	
85	وحی کا بیان	
85	باب 1 وحی کی ابتدا کا بیان	
95	ایمان کا بیان	
95	باب 1 فرمان نبوی ﷺ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے	
95	باب 2 امور ایمان	
95	باب 3 مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا	
96	باب 4 افضل اسلام کیا ہے؟	
96	باب 5 کھانا کھانا بھی اسلام ہے	
96	باب 6 یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند	
96	باب 7 رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان ہے	
97	باب 8 ایمان کی لذت	
97	باب 9 انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے	
98	باب 10 فتنوں سے بھاگنا دین کا حصہ ہے	
98	باب 11 نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا علم	
98	باب 12 اہل ایمان کی اعمال کے لحاظ سے ایک دوسرے پر فضیلت	
99	باب 13 خیال ایمان کا حصہ ہے	
99	باب 14 اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں، زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو	
100	باب 15 جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے	



100	باب 16 جب حقیقی طور پر اسلام مراد نہ ہو
101	باب 17 خاوند کی ناشکری کفر اور یہ ایک کفر دوسرے سے کم تر ہے
101	باب 18 شرک کے سوا گناہ جاہلیت کے کام ہیں مرکب کافر نہیں ہوتا
102	باب 19 اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح کرادو
102	باب 20 ایک ظلم دوسرے سے کم تر ہے
102	باب 21 منافق کی علامت
103	باب 22 شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے
103	باب 23 جہاد ایمان کا حصہ ہے
103	باب 24 رمضان کا نفل قیام بھی ایمان کا حصہ ہے
104	باب 25 ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے
104	باب 26 دین آسان ہے
104	باب 27 نماز ایمان کا حصہ ہے
105	باب 28 آدمی کا بہترین اسلام
105	باب 29 اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے
106	باب 30 ایمان کا زیادہ اور کم ہونا
106	باب 31 زکوٰۃ اسلام کا حصہ ہے
107	باب 32 جنازہ کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے
107	باب 33 مومن کا ڈرنا کہ کہیں اس کے اعمال منالغ ہو جائیں اور اسے خبر بھی نہ ہو
108	باب 34 حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ سے ایمان، اسلام اور احسان کے بارے پوچھنا
109	باب 35 دین کی خاطر گناہوں سے دور رہنے کی فضیلت
110	باب 36 شمس کا ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے
110	باب 37 اعمال کا دار و مدار نیت پر ہونے کی وضاحت کا بیان
111	باب 38 نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ دین خیر خواہی ہے
112	علم کا بیان
112	باب 1 علم کی فضیلت
112	باب 2 جب علمی بات کہنے کیلئے آواز بلند کرے



- باب 3 علمی معلومات کی آزمائش کے لیے امام کا اپنے ساتھیوں سے مسئلہ پوچھنا 113
- باب 4 محدث کے سامنے حدیث پڑھنا اور پیش کرنا 113
- باب 5 بعض اوقات جسے بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے 115
- باب 6 نبی کریم ﷺ کا وعظ و نصیحت مناسبت کے ساتھ فرمانا کہ لوگ گھبرانہ جائیں 116
- باب 7 اللہ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے 116
- باب 8 علم میں سمجھ 117
- باب 9 علم و حکمت میں رشک کرنا 117
- باب 10 نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ کتاب کا علم دے 117
- باب 11 نوح کا سامع کب صحیح ہے 117
- باب 12 علم سیکھنے اور سیکھانے کی فضیلت 118
- باب 13 علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا پھیل جانا 119
- باب 14 علم کی فضیلت 119
- باب 15 جانور وغیرہ پر سوار ہو کر فتویٰ دینا 119
- باب 16 جس نے ہاتھ یا سر کے اشارہ سے استسقاء کا جواب دیا 120
- باب 17 کسی درپیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا اور اپنے گھر والوں کو اس کی تعلیم دینا 121
- باب 18 علم کے لیے باری مقرر کرنا 122
- باب 19 نصیحت اور تعلیم کے وقت ناپسندیدہ بات دیکھ کر ناراض ہونا 122
- باب 20 جو سمجھانے کے لیے بات تین مرتبہ دہرائے 124
- باب 21 آدمی کا اپنی لونڈی اور گھر والوں کو تعلیم دینا 124
- باب 22 امام کا عورتوں کو سمجھانا 124
- باب 23 علم حدیث کی حرم 125
- باب 24 علم کیسے اٹھایا جائے گا 125
- باب 25 کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے الگ دن مقرر کیا جائے 126
- باب 26 ایک بات سننے کے بعد سمجھنے کے لیے دوبارہ پوچھنا یہاں تک کہ سمجھ جائے 126
- باب 27 حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے 126
- باب 28 نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا گناہ 127



- باب 29 علمی باتیں لکھنا ————— 128
- باب 30 رات کو تعلیم و نصیحت ————— 129
- باب 31 رات کو علمی مذاکرہ کرنا ————— 129
- باب 32 علم کو حفظ کرنا ————— 130
- باب 33 علماء کی بارگاہ میں خاموش رہنا ————— 131
- باب 34 عالم کیلئے مستحب ہے جب اس سے پوچھا جائے لوگوں میں جاننے والا کون ہے؟ ————— 131
- باب 35 عالم بیٹھا ہو اور اس سے کھڑے کھڑے سوال کرنا ————— 134
- باب 36 ارشاد الہی: تم علم نہیں دیے گئے ہو مگر تھوڑا ————— 134
- باب 37 بعض کو تعلیم دینے کے لیے مخصوص کرنا کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے ————— 135
- باب 38 علم حاصل کرنے میں شرمنا ————— 135
- باب 39 جو شرمائے اور دوسروں کے ذریعے سوال پوچھے ————— 136
- باب 40 مسجد میں علمی مذاکرہ کرنا اور فتویٰ دینا ————— 136
- باب 41 سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا ————— 137

### وضو کا بیان

- باب 1 بغیر وضو نماز مقبول نہیں ————— 138
- باب 2 وضو کی اہلیت ————— 138
- باب 3 خاک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو ————— 138
- باب 4 ہلکا وضو کرنا ————— 139
- باب 5 پورا وضو کرنا ————— 139
- باب 6 ایک چلو بھر کر دونوں ہاتھوں سے چہرہ دھونا ————— 139
- باب 7 بیت الخلاء جاتے وقت کیا کہے ————— 140
- باب 8 بیت الخلاء میں پانی رکھنا ————— 140
- باب 9 قضائے حاجت یا پیشاب کے وقت قبلہ رخ نہ بیٹھے ————— 140
- باب 10 درایتوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا ————— 140
- باب 11 رفع حاجت کیلئے عورتوں کا باہر نکلنا ————— 141
- باب 12 پانی سے استنجاء کرنا ————— 141



- 141 باب 13 استنجاء کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا۔
- 142 باب 14 دائیں ہاتھ سے استنجاء کر نیکی ممانعت۔
- 142 باب 15 زحمیوں سے استنجاء کرنا۔
- 142 باب 16 گوبر سے استنجاء نہ کرے۔
- 142 باب 17 اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا۔
- 143 باب 18 اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا۔
- 143 باب 19 اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا۔
- 143 باب 20 وضو میں ناک صاف کرنا۔
- 144 باب 21 استنجاء کے لیے طاق ڈھیلے لینا۔
- 144 باب 22 جو جوئے پہنتا ہو وہ دونوں پیروں کو دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے۔
- 145 باب 23 وضو اور غسل دائیں طرف سے شروع کرنا۔
- 145 باب 24 نماز کے وقت پانی تلاش کرنا۔
- 145 باب 25 وہ پانی جس سے آدمی کے بال دھوئے جائیں۔
- 146 باب 26 جب کتابرتن میں منہ ڈال کر پی لے۔
- 146 باب 27 خارج ہونے کے مقام سے حدیث واقع ہو تو وضو ضروری ہے۔
- 147 باب 28 جو ساتھی کو وضو کرائے۔
- 147 باب 29 بغیر وضو قرآن پڑھنا۔
- 148 باب 30 پورے سر کا مسح کرنا۔
- 149 باب 31 لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا۔
- 149 باب 32 مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا۔
- 149 باب 33 نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو کے بچے ہوئے پانی کو بے ہوش آدمی پر چھڑکنا۔
- 150 باب 34 لگن سے غسل و وضو کرنا۔
- 151 باب 35 ایک مد پانی سے وضو کرنا۔
- 151 باب 36 موزوں پر مسح کرنا۔
- 152 باب 37 جب پاک پیروں پر موزوے پہنے ہوں۔
- 152 باب 38 جو بکری کا گوشت اور ستوکھانے کے بعد وضو نہ کرے۔



152	باب 39 جوستونی کرکلی کرے اور وضو نہ کرے
153	باب 40 کیا دورہ پینے کے بعد کلی کرے
153	باب 41 نیند سے وضو لازم آتا اور جواد نکھنے اور جھونکا لینے سے وضو لازم نہ سمجھے
154	باب 42 حدث کے بغیر وضو کرنا
154	باب 43 پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا
154	باب 44 پیشاب کو دھونے کا بیان
154	باب 45 نبی کریم ﷺ اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ مسجد میں پیشاب سے فارغ ہو گیا
155	باب 46 شیرخوار بچوں کا پیشاب
155	باب 47 کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا
155	باب 48 دیوار کی آڑ میں اپنے ساتھی کے پاس پیشاب کرنا
156	باب 49 خون کو دھونا
156	باب 50 مٹی کا دھونا اور اسے کھرج ڈالنا
156	باب 51 اونٹ، بکریوں اور دیگر چوپائیوں کے پیشاب اور ان کے باندھنے کی جگہ
157	باب 52 اگر گھی اور پانی میں نجاست پڑ جائے
158	باب 53 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا
158	باب 54 جب نمازی کی پینچ پر گندگی یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی
159	باب 55 تھوک اور اینٹ وغیرہ کو کپڑے میں لینا
159	باب 56 عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون دھونا
159	باب 57 مسواک
160	باب 58 پہلے بڑے کو مسواک دینا
160	باب 59 رات کو با وضو سونے کی فضیلت
162	<b>غسل کا بیان</b>
162	باب 1 غسل سے قبل وضو کرنا
162	باب 2 مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا
163	باب 3 ایک صاع کے برابر ہی (پانی سے) غسل کرنا
163	باب 4 جو سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

- 163 باب 5 جو نہاتے وقت حجاب یا خوشبو سے ابتدا کرے۔
- 164 باب 6 بچہ سمعت کے بعد دوبارہ کرے۔
- 164 باب 7 جو خوشبو لگا کر غسل کرے۔
- 164 باب 8 غسل کے دوران بالوں میں خلال کرتا۔
- 165 باب 9 جب مسجد میں جہنمی ہوتا یا آئے تو یونہی نکل جائے اور تیمم نہ کرے۔
- 165 باب 10 جو اکیلا تنہائی میں برہنہ غسل کرے۔
- 166 باب 11 لوگوں کے سامنے نہاتے وقت پردہ رکھنا۔
- 166 باب 12 جہنمی کا پسینہ اور مسلمان کا پاک نہیں ہوتا۔
- 167 باب 13 جہنمی سونے سے پہلے وضو کر لے۔
- 167 باب 14 جب تختہ مل جائیں۔

### حیض کا بیان

- 168 باب 1 حائضہ کو کیا کرنا چاہیے۔
- 168 باب 2 حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور اس میں نکلتھی کرنا۔
- 169 باب 3 مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی گود میں تلاوت کرنا۔
- 169 باب 4 جو حیض کو نفاس کہے۔
- 169 باب 5 حائضہ کے ساتھ لیٹنا۔
- 170 باب 6 حائضہ کا روزہ ترک کرنا۔
- 170 باب 7 مستحاضہ کا احکام کرنا۔
- 171 باب 8 غسل حیض کے بعد عورت کا خوشبو لگانا۔
- 171 باب 9 جب عورت حیض سے پاک ہو تو اپنا بدن لے۔
- 171 باب 10 غسل حیض کے وقت عورت کا کنگھا کرنا۔
- 172 باب 11 غسل حیض کے وقت عورت کا اپنے بال کھولنا۔
- 172 باب 12 حائضہ نماز کی قضا نہ کرے۔
- 173 باب 13 حائضہ کے ساتھ سونا جبکہ وہ حیض کے کپڑوں میں ہو۔
- 173 باب 14 حائضہ کا عیدین میں شامل ہونا۔
- 173 باب 15 ایام حیض کے علاوہ زرد اور سیاہ لارنگ دیکھنا۔



- باب 16 طواف زیارت کے بعد اگر عورت کو حیض آ جائے ..... 174
- باب 17 غاس والی عورت کا نماز اور اس کا طریقہ ..... 174
- قیہم کا بیان** ..... 175
- باب 1 ارشاد الہی "پس تم پانی نہ پاؤ....." ..... 175
- باب 2 پانی نہ ملے اور نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو تو حضر میں تیمم کرنا ..... 176
- باب 3 تیمم کرنے والے کا ہاتھوں پر پھونک مارنا ..... 177
- باب 4 مسلمان کا وضو کے لیے پاک مٹی پانی کے بدلے کافی ہے ..... 177
- نماز کا بیان** ..... 181
- باب 1 معراج میں نماز فرض ہونے کی کیفیت ..... 181
- باب 2 نماز کے لیے کپڑے پہننے کی فرضیت ..... 184
- باب 3 ایک کپڑے میں لپٹ کر نماز پڑھنا ..... 184
- باب 4 جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو اسے اپنے کندھے پر ڈال لے ..... 185
- باب 5 جب کپڑا تنگ ہو ..... 185
- باب 6 شامی جہ میں نماز پڑھنا ..... 186
- باب 7 نماز میں برہنہ ہونے کی کراہت ..... 186
- باب 8 ستر میں کیا چھپائے ..... 186
- باب 9 ران کے بارے میں کیا ذکر آیا ہے؟ ..... 187
- باب 10 عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے ..... 189
- باب 11 جب کوئی کشیدہ کاری والے کپڑوں میں نماز پڑھے ..... 189
- باب 12 اگر صلیب یا تصادیر بنے کپڑوں میں نماز پڑھی تو کیا نماز قاسد ہو جائے گی؟ ..... 189
- باب 13 جو ریشمی بنے میں نماز پڑھے پھر اسے اتار دے ..... 189
- باب 14 سرخ کپڑے میں نماز پڑنا ..... 190
- باب 15 چھت، منبر اور لکڑی پر نماز پڑھنا ..... 190
- باب 16 چٹائی پر نماز ..... 191
- باب 17 فرش پر نماز ..... 191
- باب 18 گرنے کی شدت کے سبب کپڑے پر سجدہ کرنا ..... 192

192	باب 19 جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا
192	باب 20 موزوں کے ساتھ نماز پڑھنا
192	باب 21 سجدوں میں بازو کشادہ اور پہلو کو علیحدہ رکھے
193	باب 22 قبلہ رو ہونے کی فضیلت
193	باب 23 ارشاد الہی "مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ"
194	باب 24 جہاں کہیں ہو قبلہ کی طرف رخ کرے
195	باب 25 غیر قبلہ کی طرف سہواً نماز پڑھ لی تو اس کا اعادہ نہیں
195	باب 26 مسجد سے تھوک کو ہاتھ سے صاف کرنا
196	باب 27 نماز میں اپنی دائیں جانب نہ تھو کے
196	باب 28 مسجد میں تھوکنے کا کفارہ
196	باب 29 امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی نصیحت اور قبلہ کا ذکر
197	باب 30 کیا بی بی لٹاں کی مسجد کہہ سکتے ہیں؟
197	باب 31 مسجد میں تقسیم کرنا اور بھجور کے خوشے لڑکانا
198	باب 32 گھروں میں مسجد بنانا
199	باب 33 کیا زمانہ جاہلیت میں بنی ہوئی مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مساجد بنائی جائیں؟
201	باب 34 اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا
201	باب 35 جو نماز پڑھے اور اس کے سامنے خور، آگ یا ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو جبکہ اس کا مقصد رضائے الہی ہو؟
201	باب 36 قبرستان میں نماز پڑھنے کی کراہت
201	باب 37 باب
202	باب 38 عورت کا مسجد میں ہونا
203	باب 39 مسجد میں مردوں کا سونا
203	باب 40 در کعتیں پڑھے
203	باب 41 مسجد کی تعمیر
204	باب 42 تعمیر مسجد میں تعاون
204	باب 43 جو مسجد تعمیر کرے
205	باب 44 جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل (نوک) پکڑے رکھے



205	باب 45 مسجد سے گزرتا
205	باب 46 مسجد میں شعر پڑھنا
205	باب 47 نیزے والوں کا مسجد میں ہونا
206	باب 48 مسجد میں تقاضا کرنا اور پیچھے پڑ جانا
206	باب 49 مسجد کی صفائی کرنا اور چھتروں سے کوڑا کرکٹ اور تنکے اٹھانا
206	باب 50 مسجد میں شراب کی تجارت حرام ہونا
207	باب 51 قیدی یا قرض دار مسجد میں باندھ دیا جائے
207	باب 52 مریض وغیرہ کے لیے مسجد میں خیمہ لگانا
208	باب 53 ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا
208	باب 54 باب
208	باب 55 مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا
209	باب 56 کعبہ شریف اور مساجد میں دروازے رکھنا اور انہیں بند کرنا
210	باب 57 مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا
210	باب 58 مسجد میں سیدھا لیٹنا
210	باب 59 بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا
211	باب 60 مسجد وغیرہ میں انگلیاں دوسری انگلیوں میں ڈالنا
212	باب 61 مدینہ منورہ کے راستوں میں وہ مساجد اور وہ مقامات جہاں نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی
216	باب 62 امام کا سترہ مقتدیوں کا بھی سترہ ہے
216	باب 63 جائے نماز اور سترہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہو؟
216	باب 64 باب نیزہ کی آڑ میں نماز پڑھنا
217	باب 65 ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا
217	باب 66 جماعت کے علاوہ ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا
217	باب 67 سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی آڑ میں نماز پڑھنا
218	باب 68 چار پائی کی آڑ میں نماز پڑھنا
218	باب 69 نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روکے گا
219	باب 70 نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

219	باب 71	سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا
219	باب 72	جب نماز کے دوران چھوٹی بچی کو گردن پر اٹھائے رکھے
220	باب 73	عورت کا نمازی پر سے گندگی صاف کرنا
221	<b>نماز کے اوقات کا بیان</b>	
221	باب 1	نمازوں کے اوقات اور ان کی فضیلت
221	باب 2	نماز کفارہ ہے
222	باب 3	وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت
223	باب 4	پانچوں نمازیں کفارہ ہیں
223	باب 5	نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے
223	باب 6	گرمی کی شدت میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا
224	باب 7	ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے
225	باب 8	ظہر کو عصر تک مؤخر کرنا
225	باب 9	وقت عصر
226	باب 10	نماز عصر قضا ہو جائے
226	باب 11	جس نے نماز عصر ترک کر دی
226	باب 12	نماز عصر کی فضیلت
227	باب 13	جس نے عصر کی ایک رکعت غروب ہونے سے پہلے پالی
228	باب 14	وقت مغرب
229	باب 15	جو مغرب کو عشاء کہنا پسند نہ کرے
229	باب 16	عشاء کی فضیلت
230	باب 17	غلبے کے سبب عشاء سے پہلے سو جائے
231	باب 18	عشاء کا وقت آدمی رات تک ہے
231	باب 19	فجر کی نماز کی فضیلت
231	باب 20	وقت فجر
232	باب 21	فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے
233	باب 22	سورج غروب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے



- 233 باب 23 عصر کے بعد قضا اور اس طرح کی نماز پڑھنا
- 233 باب 24 وقت گزرنے کے بعد اذان دینا
- 234 باب 25 جو وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو باجماعت نماز پڑھائے
- 234 باب 26 جو نماز پڑھنا بھول جائے یا آٹے پر پڑھ لے
- 235 باب 27 باب
- 235 باب 28 باب

## اذان کا بیان

- 237 باب 1 اذان کا آغاز
- 237 باب 2 اذان دو درود فقہ ہے
- 237 باب 3 اذان دینے کے فضیلت
- 238 باب 4 بلند آواز سے اذان دینا
- 238 باب 5 اذان کے سبب خوریزی سے رک جانا
- 238 باب 6 جب اذان سنے تو کیا کہے؟
- 239 باب 7 اذان کے بعد کی دعا پڑھنا
- 239 باب 8 اذان دینے کے لیے قمر عذالتا
- 240 باب 9 تائینا کا اذان دینا اگر اسے کوئی وقت بتانے والا ہو
- 240 باب 10 طلوع فجر کے بعد اذان دینا
- 240 باب 11 طلوع فجر سے پہلے پہلے اذان دینا
- 241 باب 12 اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے
- 241 باب 13 جو کہے کہ سفر میں ایک ہی مؤذن اذان دے
- 242 باب 14 مسافر کے لیے اذان و اقامت اگر وہ زیادہ ہوں
- 242 باب 15 آدمی کا یہ کہنا کہ نماز فوت ہو گئی
- 242 باب 16 اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر لوگ کب کھڑے ہوں؟
- 242 باب 17 امام کو اقامت کے بعد کوئی ضرورت پیش آ جائے
- 243 باب 18 باجماعت نماز پڑھنے کا واجب ہونا
- 243 باب 19 باجماعت نماز کی فضیلت

- 243 باب 20 نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت
- 244 باب 21 ظہر ازل وقت پڑھنے کی فضیلت
- 244 باب 22 ہر قدم پر ثواب
- 244 باب 23 عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنا کی فضیلت
- 245 باب 24 جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے اور مساجد کی فضیلت
- 245 باب 25 صبح و شام مسجد جانے والے کی کیفیت
- 246 باب 26 جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھے
- 246 باب 27 جماعت میں حاضر ہونے کے لیے مریض کی حد
- 247 باب 28 کیا جو حاضر ہوں امام انہیں نماز پڑھا دے کیا جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے
- 248 باب 29 جب کھانا آجائے اور نماز کی اقامت کہہ دی جائے
- 248 باب 30 جو گھر والوں کے کام میں مصروف ہو پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے
- 249 باب 31 جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا ارادہ نبی کریم ﷺ کی نماز اور سنتیں سکھاتا ہو
- 249 باب 32 صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ مستحق ہے
- 250 باب 33 جو لوگوں کی امامت کر رہا ہو کہ پہلا امام آجائے
- 252 باب 34 امام اس لیے بنایا جائے تاکہ اس کی پیروی کی جائے
- 253 باب 35 امام کے پیچھے کب سجدہ کرے
- 253 باب 36 امام سے پہلے سر اٹھانے کا گناہ
- 253 باب 37 غلام اور آزاد کردہ غلام اور نابالغ بچے کی امامت
- 254 باب 38 جب امام کی نماز پوری نہ ہو اور مقتدی پوری کر لیں
- 254 باب 39 جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے دائیں جانب کھڑا ہوا
- 254 باب 40 جب امام طول دے اور کسی شخص کو حاجت پیش آئے تو نکل جائے پھر نماز پڑھے
- 255 باب 41 امام کا تیمم میں تخفیف کرنا اور رکوع و سجود پورے کرنا
- 255 باب 42 نماز اختصار کے ساتھ پوری پڑھنا
- 255 باب 43 جو بچے کے رونے کی وجہ سے نماز مختصر کر دے
- 256 باب 44 اقامت کے وقت صفیں درست کرنا
- 256 باب 45 صفیں درست ہوتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا



256	باب 46 جب امام اور لوگوں کے درمیان دیوار یا ستروہ
257	باب 47 رات کی نماز
257	باب 48 نماز کی ابتدا میں تکبیر تحریر کے لیے ہاتھ بلند کرنا
257	باب 49 نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا
257	باب 50 تکبیر کے بعد کیا پڑھے؟
258	باب 51 باب
259	باب 52 نماز میں امام کی طرف نظر کرنا
259	باب 53 نماز میں آسمان کی طرف نظر کرنا
259	باب 54 نماز میں ادھر ادھر التفات کرنا
259	باب 55 امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں قرآن پڑھنے کا وجوب
262	باب 56 ظہر میں قرأت
262	باب 57 مغرب میں قرأت
262	باب 58 مغرب میں بلند آواز سے قرأت کرنا
263	باب 59 عشاء میں سجدے والی سورۃ قرأت کرنا
263	باب 60 عشاء میں قرأت
263	باب 61 فجر میں قرأت
263	باب 62 فجر میں بلند آواز سے قرأت کرنا
265	باب 63 ایک رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا اور آخری آیات قرأت کرنا اور سورت سے پہلی سورت کی پہلی آیات پڑھنا
265	باب 64 آخری دو رکعتوں میں صرف سورۃ فاتحہ قرأت کی جائے
265	باب 65 امام کا بلند آواز سے آمین کہنا
266	باب 66 آمین کہنے کی فضیلت
266	باب 67 جب صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کر لے
266	باب 68 رکوع میں تکبیر مکمل کہنا
266	باب 69 سجدے سے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا
267	باب 70 رکوع میں ہتھیلیاں گھٹنوں پر رکھنا
267	باب 71 رکوع میں پیٹھ سیدھی رکھنا اور اس میں اطمینان سے رہنا

267	باب 72 رکوع میں دعا کرنا
268	باب 73 اللہم ربنا لک الحمد کی فضیلت
268	باب 74 باب
269	باب 75 رکوع سے سر اٹھانے کے بعد اطمینان سے کھڑا ہونا
269	باب 76 سجدے میں بکیر کہتا ہوا جھٹکے
270	باب 77 سجدوں کی فضیلت
273	باب 78 سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا
273	باب 79 دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرے رہنا
273	باب 80 سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچائے
273	باب 81 جو نماز میں طاق رکعت میں سیدھا بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو
274	باب 82 دونوں سجدوں سے اٹھتے ہوئے بکیر کہے
274	باب 83 تشہد میں بیٹھنے کا سنت طریقہ
275	باب 84 جو پہلا تشہد واجب نہ کہے
275	باب 85 آخری قعدہ میں تشہد
276	باب 86 سلام سے پہلے دعا
277	باب 87 تشہد کے بعد جو چاہے دعا کرے
277	باب 88 سلام پھیرنا
277	باب 89 جب امام سلام پھیرے پھر سلام پھیرے
277	باب 90 نماز کے بعد ذکر
279	باب 91 امام کا سلام پھیرنے کے بعد لوگوں کی طرف منہ کرنا
279	باب 92 نماز سے فارغ ہو کر دائیں اور بائیں جانب رخ کرنا
280	باب 93 کچے بسن اور پیاز اور گندنا کے بارے میں حکم
281	باب 94 چھوٹے بچوں کا وضو
281	باب 95 عورتوں کا رات اور اندھیرے میں مساجد کے لیے ٹکنا
282	جمعہ کا بیان
282	باب 100 جمود کی فرضیت



282	باب 2	جمعہ کے لیے خوشبو
282	باب 3	جمعہ کی فسیات
283	باب 4	جمعہ کو تیل لگانا
283	باب 5	نمہ لباس پہنے جو میسر ہو
284	باب 6	جمعہ کے دن مسواک
284	باب 7	جمعہ کے روز نماز فجر میں کیا قرأت کرے
285	باب 8	دیہات اور شہر میں جمعہ
285	باب 9	کیا اس پر ٹکس جمعہ واجب ہے جسے جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں
285	باب 10	جمعہ کے لیے کہاں سے آئے اور کس پر یہ واجب ہے؟
286	باب 11	جب جمعہ کے روز شدید گرمی ہو
286	باب 12	جمعہ کے لیے روانگی
287	باب 13	کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ نہ بیٹھے
287	باب 14	جمعہ کے دن کی اذان
287	باب 15	جمعہ کے روز ایک مؤذن ہو
287	باب 16	روز جمعہ (امام) جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے
288	باب 17	منبر پر خطبہ پڑھنا
288	باب 18	کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا
289	باب 19	جس نے خطبہ میں ثناء کے بعد اما بعد کہا
290	باب 20	جب امام خطبہ کے دوران کسی کو آتا دیکھے تو اسے دو اسے دور رکھتیں پڑھنے کا حکم
290	باب 21	جمعہ کے روز دوران خطبہ بارش کے لیے دعا کرنا
291	باب 22	روز جمعہ امام کے خطبہ کے دوران خاموش رہنا
291	باب 23	روز جمعہ کے ایک ساعت
292	باب 24	اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ امام سے علیحدہ ہو جائیں
292	باب 25	نماز جمعہ کے بعد اور اس سے قبل نماز پڑھنا
293	<b>نماز خوف کا بیان</b>	
293	باب 1	نماز خوف

293	باب 2	با پیادہ و سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا
294	باب 3	تغائب کرنے یا تغائب شدہ کا سواری پر اور اشارے سے نماز پڑھنا
295	<b>عیدین کا بیان</b>	
295	باب 1	روز عید پر چھیاں اور ڈھالیں
295	باب 2	یوم نضر (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا
295	باب 3	قربانی کے دن کھانا
296	باب 4	غیر منبر عید گاہ کے لیے نکلنا
297	باب 5	عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور نماز خطبہ سے پہلے ہے
297	باب 6	خطبہ نماز عید کے بعد ہے
297	باب 7	ایام تشریق کے عمل کی فضیلت
298	باب 8	منی کے دنوں اور جب عرفات کو جائے تو تکبیر کہنا
298	باب 9	عید گاہ میں قربانی کے روز نحر اور ذبح کرنا
298	باب 10	جو عید کے دن راستہ بدل کر واپس لوٹے
299	<b>وتر کا بیان</b>	
299	باب 1	وتر کے بارے میں روایات
299	باب 2	وتر کے اوقات
300	باب 3	نماز کے آخر کو وتر بنائے
300	باب 4	سواری پر وتر پڑھنا
300	باب 5	رکوع سے قبل و بعد قنوت پڑھنا
302	<b>استسقاء کا بیان</b>	
302	باب 1	اعائے استسقاء
302	باب 2	نبی کریم ﷺ کا دعایہ فرمانا کہ ان پر ایسا قحط مسلط فرما جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا
304	باب 3	جامع مسجد میں دعاء استسقاء
304	باب 4	جمعہ کے خطبہ میں غیر قبلہ منہ کیے اعائے استسقاء کرنا
304	باب 5	نبی کریم ﷺ نے اپنی پشت مبارک لوگوں کی طرف کس طرح پھیری
305	باب 6	دعائے استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا

- 305 باب 7 بارش کے وقت کیا کہے
- 305 باب 8 جب سخت ہوا چلے
- 305 باب 9 نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارکہ کے بار و مباح سے مدد
- 306 باب 10 زلزلوں اور فتنوں سے متعلق نشانیاں
- 306 باب 11 اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی

### کسوف کا بیان

- 307 باب 1 سورج گرہن کی نماز
- 308 باب 2 گرہن کے وقت صدقہ کرنا
- 308 باب 3 گرہن میں الصلوٰۃ جامعہ کی عدا کرنا
- 309 باب 4 گرہن میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا
- 309 باب 5 نماز کسوف باجماعت
- 310 باب 6 جو سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا محبوب رکھے
- 310 باب 7 سورج گرہن میں ذکر کرنا
- 310 باب 8 کسوف کی نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرنا

### سجدہ تلاوت کا بیان

- 312 باب 1 سجدہ تلاوت اور اس کا طریقہ
- 312 باب 2 سورۃ "ص" میں سجدہ
- 312 باب 3 مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا اور مشرک ناپاک ہے اس کا کوئی وضو نہیں
- 313 باب 4 جو ایک آیت سجدہ تلاوت کرے مگر سجدہ نہ کرے
- 313 باب 5 سورۃ انشقاق میں سجدہ
- 313 باب 6 جو ہیوم کے سبب سجدہ کے لیے جگہ نہ پائے

### نماز قصر کا بیان

- 314 باب 1 قصر کے بارے میں اور کتنے قیام پر مسافر قصر کرے
- 314 باب 2 مکی میں نماز
- 315 باب 3 کب نماز قصر کرے؟
- 315 باب 4 دوران سفر مغرب کی تین رکعات



- 315 باب 5 گدھے پر نفل نماز
- 316 باب 6 جو حالت سفر میں نماز کے بعد نفل نہیں پڑھتا
- 316 باب 7 جو حالت سفر میں نماز سے قبل اور بعد میں نفل پڑھتا ہو
- 316 باب 8 سفر میں مغرب اور عشاء کو نفل لینا
- 316 باب 9 جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر روٹ لے کر پڑھ لے
- 317 باب 10 جب بیٹھ کر نماز پڑھے پھر مرض میں کی محسوس کرے تو باقی نماز مکمل کر لے
- 318 **تہجد کا بیان**
- 318 باب 1 رات کو تہجد پڑھنا
- 319 باب 2 رات کے قیام کی فضیلت
- 319 باب 3 مریض کا رات کا قیام ترک کرنا
- 319 باب 4 نبی کریم ﷺ کا بغیر واجب قرادے رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دلانا
- 320 باب 5 نبی کریم ﷺ کا قیام حتیٰ کہ پاؤں مبارک پر درم آ جاتا
- 320 باب 6 جو سحری کے وقت سو رہے
- 321 باب 7 رات کی نماز میں طویل قیام کرنا
- 321 باب 8 نبی کریم ﷺ رات کی نماز کتنی پڑھا کرتے تھے
- 322 باب 9 نبی کریم ﷺ کا رات کو قیام کرنا اور سونا اور رات کا قیام کتنا منسوخ ہوا
- 322 باب 10 اگر رات کو نماز نہ پڑھے تو شیطان کا گدی پر گرہ لگانا
- 323 باب 11 جو نماز نہ پڑھے بلکہ سوتا رہے تو شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے
- 323 باب 12 رات کے آخری حصے میں دعا کرنا اور نماز پڑھنا
- 323 باب 13 جو رات کے پہلے حصے میں سوئے اور آخری میں جاگے
- 324 باب 14 نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں رات کا قیام
- 324 باب 15 عبادت میں شدت مکروہ ہے
- 325 باب 16 رات سے قیام کرنے کے بعد پھر اسے ترک کر دینا پسندیدہ ہے
- 325 باب 17 اس شخص کی فضیلت جو رات اٹھے اور نماز پڑھے
- 326 باب 18 نفل میں دو رکعتیں کر کے پڑھنے کا بیان
- 327 باب 19 فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کرنا اور جس نے انہیں نفل کہا

327	باب 20 فجر کی رکعتوں میں کیا قرأت کرے
327	باب 21 حضر میں نماز چاشت
328	باب 22 ظہر سے پہلے کی رکعتیں
328	باب 23 مغرب سے پہلے نماز
329	<b>مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کا بیان</b>
329	باب 1 مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کی فضیلت
329	باب 2 مسجد قبا
330	باب 3 قبرانور اور شہر رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت
331	<b>نماز میں عمل کا بیان</b>
331	باب 1 نماز میں کلام کی ممانعت
331	باب 2 دوران نماز کنکریاں ہٹانا
332	باب 3 جب دوران نماز کسی کا جانور بھاگ جائے
332	باب 4 دوران نماز سلام کا جواب نہ دیا جائے
333	باب 5 نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا
334	<b>سہو کا بیان</b>
334	باب 1 جب پانچ رکعات پڑھ لے
334	باب 2 جب دوران نماز کوئی کلام کرے تو وہ ہاتھ سے اشارہ کرے اور نہ
336	<b>جنازہ کا بیان</b>
336	باب 1 جس کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو
336	باب 2 جنازوں کے پیچھے چلنا
337	باب 3 میت کے پاس اس وقت جانا جب اسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو
338	باب 4 جو کسی کے مرنے کی اطلاع اس کے ورثہ کو دے
339	باب 5 اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو جائے اور وہ صبر کرے
339	باب 6 میت کو طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے
339	باب 7 میت کے داہنی جانب سے شروع کرنا
339	باب 8 سفید کپڑوں کا کفن

- 340 باب 9 دو کپڑوں کا کفن
- 340 باب 10 میت کے لیے کفن
- 341 باب 11 جب کفن نہ ملے مگر اتنا کہ جو سر کو چھپائے یا پاؤں کو تو سر چھپا دیا جائے
- 341 باب 12 زمانہ نبوی ﷺ میں جس نے اپنا کفن تیار رکھا اور آپ ﷺ نے اس پر منع نہ فرمایا
- 342 باب 13 عورتوں کا جنازے کے پیچھے چلنا
- 342 باب 14 عورت کیلئے اپنے شوہر کے علاوہ سوگ
- 343 باب 15 قبروں کی زیارت
- باب 16 نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک میت کو اس کے گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا ہے جبکہ ان کے ہر لوحہ کرنے کا رواج ہو
- 343
- 345 باب 17 میت پر لوحہ کرنا مکروہ ہے
- 345 باب 18 جو اپنے رخسار پیچھے وہ ہم میں سے نہیں
- 345 باب 19 نبی کریم ﷺ کا حضرت سعد بن خولہ کے لیے اظہارِ افسوس
- 346 باب 20 مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت
- 347 باب 21 جو مصیبت کے وقت غمگین ہو کے بیٹھ جائے
- 347 باب 22 جو مصیبت میں اپنا غم ظاہر نہ کرے
- 348 باب 23 فرمان نبوی ﷺ: بے شک ہم تیرے غم میں مبتلا ہیں
- 349 باب 24 مریض کے پاس رونا
- 349 باب 25 لوحہ پیچنے چھانے کی ممانعت اور اس پر زبرد تو بیع کرنا
- 349 باب 26 جنازے کے لیے کھڑا ہونا
- 350 باب 27 جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے
- 350 باب 28 جو یہودی کے جنازے کیلئے کھڑا ہو
- 350 باب 29 عورتوں کے سوا جنازہ مرد اٹھائیں
- 351 باب 30 جنازہ کو جلدی لے جانا
- 351 باب 31 جنازے کے پیچھے جانے کی فضیلت
- 351 باب 32 قبروں پر مساجد بنانے کی کراہت
- 352 باب 33 نقاس والی کی نماز جنازہ جبکہ وہ نقاس میں مری ہو



352	باب 34 نماز جنازہ میں سورۃ فاتحہ پڑھنا
352	باب 35 مردہ جوتوں کی آہٹ سنا ہے
353	باب 36 جو کسی مقدس جگہ یا اس کے قریب دفن ہونا محبوب رکھتا ہو
353	باب 37 شہید کی نماز جنازہ
354	باب 38 جب کوئی بچہ اسلام قبول کر لے اور وفات پا جائے تو کیا اس پر نماز پڑھی جائے
356	باب 39 جب مشرک مرتے وقت لا ایل الا اللہ کہے
357	باب 40 محدث کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے ساتھیوں کا ارد گرد بیٹھ جانا
358	باب 41 خودکشی کرنے والے کا حکم
358	باب 42 لوگوں کا بیت کی تعریف کرنا
359	باب 43 عذاب قبر کا حکم
360	باب 44 عذاب قبر سے پناہ مانگنا
361	باب 45 میت کو صبح و شام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے
361	باب 46 مسلمانوں کی اولاد کا حکم
361	باب 47 مشرکوں کی اولاد کا حکم
364	باب 48 ناگہانی موت
364	باب 49 نبی کریم ﷺ اور حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک
365	باب 50 مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

### زکوٰۃ کا بیان

366	باب 1 زکوٰۃ کی فرضیت
367	باب 2 زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ
369	باب 3 جس کی زکوٰۃ دی جائے وہ کفر نہیں
369	باب 4 پاک کمائی سے صدقہ دینا
369	باب 5 رد ہونے سے قبل صدقہ دینا
370	باب 6 آگ سے بچو خواہ کھجور کا ٹکڑا اور تھوڑا صدقہ دے کر
371	باب 7 کون سا صدقہ افضل ہے
372	باب 8 باب



- 387 باب 35 جسے اللہ تعالیٰ بغیر سوال اور نفس کی طمع کے بغیر عطا فرمائے۔
- 388 باب 36 جو مال میں اضافے کے لیے لوگوں سے سوال کرے۔
- 388 باب 37 غنی کی حد۔
- 388 باب 38 کھجوروں کا اندازہ لگانا۔
- 390 باب 39 آب باران اور آب جاری سے سیراب ہوئی فصل میں عشر ہے۔
- 390 باب 40 جب درخت سے کھجوریں توڑیں جائیں اس وقت ان کی زکوٰۃ لینا۔
- 391 باب 41 کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے دوسرے کا صدقہ خریدنے میں کوئی قباحت نہیں۔
- 391 باب 42 نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے غلاموں کو صدقہ دینا۔
- 391 باب 43 جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے۔
- 392 باب 44 امیروں سے صدقہ وصول کر کے فقیروں کو دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں۔
- 392 باب 45 صدقہ دینے والوں کو امام کا دعائے رحمت دینا۔
- 392 باب 46 جو مال سمندر سے نکالا جائے۔
- 393 باب 47 دینے میں خس دینا۔
- 393 باب 48 فرمان الہی اور اس پر کام کرنے والے اور صدقوں سے حاکم کے ساتھ حساب لینا۔
- 393 باب 49 حاکم کا اپنے ہاتھ سے زکوٰۃ کے ادنیٰ کو داغنا۔
- 394 **صدقہ فطر کا بیان**
- 394 باب 1 صدقہ فطر کا فرض ہونا۔
- 394 باب 2 عید سے پہلے صدقہ فطر کی ادائیگی۔
- 394 باب 3 غلام اور آزاد پر صدقہ فطر۔
- 395 **حج کا بیان**
- 395 باب 1 حج کا وجوب اور اس کی فضیلت۔
- 395 باب 2 فرمان الہی تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دہلی اذنیوں پر سوار ہو کر جو دور دراز راستوں سے پہنچے ہوں گے تاکہ اپنا فائدہ پائیں۔
- 395 باب 3 سوار ہو کر حج کرنا۔
- 396 باب 4 حج میرور کی فضیلت۔
- 396 باب 5 اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ۔



- باب 6 باب 396
- باب 7 نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے راستے سے تشریف لے جانا 397
- باب 8 ارشاد نبوی ﷺ "یقین مبارک دادی ہے" 397
- باب 9 کپڑے سے خوشبو کا تین مرتبہ دھونا 397
- باب 10 احرام میں خوشبو لگانا اور جب احرام کا ارادہ ہو تو کیسا لباس پہننا 398
- باب 11 بالوں کو جہاں احرام باندھنا 398
- باب 12 مسجد والی غلغلیہ سے تلبیہ کہنا 399
- باب 13 حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا 399
- باب 14 احرام والا چادر، ازرو یا کون سے کپڑے پہننا 399
- باب 15 تلبیہ کہنا 400
- باب 16 احرام باندھنے، در سوار ہونے سے پہلے تلبیہ میں تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہنا 400
- باب 17 قبلہ کی طرف رخ کر کے احرام باندھنا 401
- باب 18 جب وہی میں ترے تو تلبیہ کہے 401
- باب 19 جس نے عہد نبوی ﷺ میں آپ ﷺ کی طرح احرام باندھا 401
- باب 20 فرمان الہی "حج کے معروف مہینے ہیں۔" 402
- باب 21 حج میں تمتع قرآن اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا 403
- باب 22 النمتع 405
- باب 23 مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو 405
- باب 24 مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر 406
- باب 25 مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث اور ان کی خرید و فروخت اور مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں 406
- باب 26 نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول 407
- باب 27 کعبہ منہدم کرنا 407
- باب 28 فرمان الہی "اللہ نے کعبہ شریف کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے اور حرمت والا ہے" 407
- باب 29 کعبہ کو منہدم کرنا 408
- باب 30 حجر اسود کے بارے میں حکم 408
- باب 31 جو کعبہ میں داخل نہ ہوا 408

- باب 32 جو کعب کے اطراف میں بکیر کہے ..... 409
- باب 33 ریل کی ابتدا کیسے ہوئی؟ ..... 409
- باب 34 جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ ریل کرے ..... 409
- باب 35 حج اور عمرے میں ریل کرنا ..... 410
- باب 36 حجر اسود کو عصا کے ذریعے بوسہ دینا ..... 410
- باب 37 حجر اسود کا بوسہ لینا ..... 410
- باب 38 جو مکہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے بیت اللہ شریف کا طواف کرے پھر درو کھتیں پڑھے پھر صفا کی طرف نکلے ..... 411
- باب 39 دوران طواف کلام کرنا ..... 411
- باب 40 برہنہ حالت میں کوئی بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرے اور نہ ہی مشرک حج کرے ..... 411
- باب 41 جو کعب کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے بعد واپس اونے ..... 412
- باب 42 حاجیوں کو پانی پلانا ..... 412
- باب 43 صفا و مروہ کی سعی کا وجوب ..... 413
- باب 44 صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم ..... 414
- باب 45 حالتہ مناسک پورے کرے سوائے طواف کعبہ کے ..... 414
- باب 46 آٹھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے ..... 415
- باب 48 یوم عرفہ کا روزہ ..... 415
- باب 49 عرفہ کے دن دو پہر کو روانہ ہونا ..... 415
- باب 50 وقوف میں جلدی کرنا ..... 416
- باب 51 عرفات سے واپسی پر کس طرح چلے ..... 416
- باب 52 نبی کریم ﷺ نے لوتے وقت سکون کا حکم فرمایا اور کوڑے سے اشارہ فرمایا ..... 417
- باب 53 جو اپنے کمزور اہل خانہ کو مزدلفہ ٹھہرنے کے لیے بھیجے دعا کریں اور چاند کے غروب ہوتے ہی آگے بھیج دے ..... 417
- باب 54 جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے ..... 418
- باب 55 مزدلفہ سے کب واپس ہو؟ ..... 418
- باب 56 قربانی کے جانور پر سواری ..... 419
- باب 57 جو قربانی کے جانور کے ساتھ لے جائے ..... 419
- باب 58 جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا اور قلابہ ڈالا پھر احرام باندھا ..... 420

- باب 59 جو قلاو اپنے ہاتھ سے بنائے ..... 420
- باب 60 بکریوں کو قلاو سے پہناتا ..... 420
- باب 61 روٹی سے قلاوے تیار کرنا ..... 421
- باب 62 قربانی کے جانور کی جھولیں صدقہ کر دینا ..... 421
- باب 63 آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا ..... 421
- باب 64 منی میں وہاں قربانی کرنا جہاں نبی کریم ﷺ نے قربانی فرمائی ..... 421
- باب 65 اونٹ کو باندھ کر خر کرنا ..... 422
- باب 66 تھناب کو قربانی کے گوشت سے کوئی (چیز بطور اجرت) نہ دی جائے ..... 422
- باب 67 قربانی کے جانور میں سے کیا کھائیں اور کیا صدقہ کر دیں ..... 422
- باب 68 احرام کھولتے وقت سر منڈوانا اور بال ترشوانا ..... 422
- باب 69 جردوں کو کنکریاں مارنا ..... 423
- باب 70 وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا ..... 423
- باب 71 جمرہ پر سات کنکریاں مارنا ..... 423
- باب 72 ہموار زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر دونوں جردوں پر کنکریاں مارنا ..... 424
- باب 73 طواف وداع ..... 424
- باب 74 جب طواف زیارت کے بعد عورت کو حیض آ جائے ..... 425
- باب 75 محصب میں ٹھہرنا ..... 425
- باب 76 مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں اترنا اور مکہ مکرمہ میں واپس ہوتے وقت بٹھا میں اترنا جو ذوالحیفہ میں ہے ..... 425

### عمرہ کا بیان

- باب 1 عمرے کا واجب ہونا اور اسکی فضیلت ..... 426
- باب 2 جو حج سے پہلے عمرہ کرے ..... 426
- باب 3 نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے ..... 426
- باب 4 تنعم سے عمرہ کرنا ..... 427
- باب 5 حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا ..... 428
- باب 6 عمرہ کا ثواب مشقت کے مطابق ہے ..... 428
- باب 7 عمرہ کرنے والا کب احرام سے باہر ہوگا ..... 428



- باب 8 جب حج یا عمرہ یا غزوہ سے واپس ہو تو کہا جائے 428  
 باب 9 حایوں کا استقبال کرنا اور تین کو ایک جانور پر سوار کرنا 429  
 باب 10 شام کے وقت گھر آنا 429  
 باب 11 جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچے اور اپنی سواری تیز کر دے 429  
 باب 12 سفر عذاب کا ٹکڑا ہے 430

### دو کے جاننا اور شکار کی جزا کا بیان

- باب 1 جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے 431  
 باب 2 حج سے روکے جانا 431  
 باب 3 روکے جانے پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا 431  
 باب 4 فرمان الہی کہ اُو صدقہ سے مراد چھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے 431  
 باب 5 فدیہ میں ہر مسکین کو نصف صاع کھانا دیا جائے 432

### شکار اور اسکی مثل افعال کی جزا کا بیان

- باب 1 بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو ہدیہ کر دے تو دوا سے کھالے 433  
 باب 2 احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے 434  
 باب 3 احرام والا شکار کی طرف اشارہ نہ کرے تاکہ بغیر احرام والا اسے شکار کر لے 434  
 باب 4 اگر احرام والے کو زندہ گور خر بھیجا جائے تو نہ لے 434  
 باب 5 احرام والا حرم میں کن جانوروں کو مار سکتا ہے 435  
 باب 6 مکہ مکرمہ میں قتال حلال نہیں 435  
 باب 7 احرام والے کا بچنے لگانا 436  
 باب 8 احرام والے کا شادی کرنا 436  
 باب 9 احرام والے کا غسل کرنا 436  
 باب 10 حرم اور مکہ مکرمہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا 436  
 باب 11 میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا اور شوہر کا بیوی کی طرف سے حج کرنا 437  
 باب 12 بچوں کا حج 437  
 باب 13 عورتوں کا حج 437  
 باب 14 جو پیدل کعبہ شرف جانے کی نذر مانے 438

439

## مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان

439

باب 1 مدینہ کے حرم کا بیان

440

باب 2 مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ کہ وہ لوگوں چھانٹ دیتا ہے

440

باب 3 مدینہ منورہ طاب ہے

440

باب 4 جو مدینے سے رغبت نہ رکھے

441

باب 5 ایمان مدینہ منورہ میں مست آئے گا

441

باب 6 اہل مدینہ کے ساتھ فریب دینے کا گناہ

442

باب 7 مدینہ منورہ کے ٹیلوں کا بیان

442

باب 8 رجال مدینہ منورہ میں داخل نہ ہوگا

443

باب 9 مدینہ میل دور کر دیتا ہے

443

باب 10 (حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے) نبی کریم ﷺ کی دعا۔ یا اللہ اس کو قرآن کا علم

444

باب 11 باب

445

## روزے کا بیان

445

باب 1 روزے کے فضیلت

445

باب 2 روزہ داروں کے لیے ریان ہے

446

باب 3 کیا رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان اور جو دونوں کو درست جانے

447

باب 4 جس نے روزے میں بری بات اور برا عمل نہیں چھوڑا

447

باب 5 جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ میں روزے دار ہوں

447

باب 6 اس کے لیے روزے کا حکم جسے شہوت کے سبب گناہ کا اندیشہ ہو

448

باب 7 ارشاد نبوی ﷺ جب چاند نہ نکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند نہ نکھو تو روزہ چھوڑ دو

448

باب 8 عیدین کے مہینے ناقص نہیں ہوتے

448

باب 9 ارشاد نبی ﷺ "ہم نہ لکھیں نہ حساب کریں"

449

باب 10 رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے

باب 11 فرمان الہی "حال کیا گیا ہے تمہارے لیے رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا وہ تمہارے لیے لباس ہیں اور تم

449

ان کے لیے لباس ہو"

450

باب 12 فرمان الہی "اور کھاؤ، اور پو پہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگا سیاہ دھاگے میں ظاہر ہو جائے"

باب 13	سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو	450
باب 14	سحری کی برکت بغیر وجوب کے	451
باب 15	جب دن چڑھے روزے کی نیت کی	451
باب 16	جب روزہ دار نے حالت جنابت میں صبح کی	451
باب 17	روزہ دار کا مباشرت کرنا	451
باب 18	روزہ دار جب بھول کر کھاپی لے	451
باب 19	جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اس کے پاس کچھت ہوئیں اسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا	452
باب 20	روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور نہ کرنا	453
باب 21	سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا	453
باب 22	جب رمضان کے کچھ دنوں میں روزہ رکھا پھر سفر کیا	453
باب 23	باب	454
باب 24	فرمان نبوی ﷺ "سفر میں روزہ نیکی نہیں۔"	454
باب 25	نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے ایک دوسرے کو روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر عیب نہیں	454
باب 26	جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں۔	455
باب 27	روزہ کب افطار کرنا حلال ہے	455
باب 28	افطار میں جلدی کرنا۔	455
باب 29	جب رمضان میں افطار کرے پھر سورج دکھائی دے	455
باب 30	بچوں کا روزہ رکھنا	456
باب 31	سحری تک متواتر روزہ رکھنا	456
باب 32	صوم وصال رکھنے والے پر زجر	456
باب 33	جس نے نفل روزے میں اپنے بھائی کو قسم دلائی کہ توڑ دے	457
باب 34	شعبان کے روزے	458
باب 35	نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا بیان	458
باب 36	روزے میں جسم کا حق	459
باب 37	روزے میں بیوی کا حق	459
باب 38	جو کسی قوم کے پاس جائے اور نفلی روزہ نہ توڑے	459

- 460 باب 39 آخر مہینے کا روزہ
- 460 باب 40 جمعہ کے دن کا روزہ
- 461 باب 41 کیا روزے کیلئے کچھ دن خاص کرے
- 461 باب 42 ایام تشریق کے روزے
- 461 باب 43 عاشوراء کے دن کا روزہ

### نماز قرآویح کا بیان

- 463 باب 1 رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت
- 463 باب 2 اخیر کی سات راتوں میں شب قدر کی تلاش کرو
- 464 باب 3 عشرہ اخیر کی دتر راتوں میں بحالت عبادت شب قدر کی تلاش
- 464 باب 4 رمضان کے عشرہ اخیرہ میں عمل کرنا

### اعتکاف کا بیان

- 466 باب 1 رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف اور ہر مسجد میں اور اعتکاف درست ہے
- 466 باب 2 متکف گھر میں داخل نہیں ہوگا مگر حاجت کے لیے
- 466 باب 3 رات میں اعتکاف
- 466 باب 4 مسجد میں خیمہ نصب کرنا
- 467 باب 5 اپنی ضرورتوں کے لیے متکف مسجد کے دروازے تک جاسکتا ہے؟
- 468 باب 6 رمضان کے عشرہ وسطیٰ میں اعتکاف

### تجارت کا بیان

- 469 باب 1 فرمان الہی "جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ زمین میں پھیل جاؤ"
- 470 باب 2 حلال اور حرام واضح ہیں اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشترک امور ہیں
- 470 باب 3 شبہات کی تفسیر
- 471 باب 4 جو دوسوں اور مشتبہ چیزوں کی پروا نہ کرے
- 471 باب 5 جسے اس کی پروا نہ ہو کہ مال کہاں سے کمایا
- 471 باب 6 خشکی میں تجارت
- 472 باب 7 بغرض تجارت نکلتا
- 472 باب 8 جو روزی میں وسعت پسند کرے



- باب 9 نبی کریم ﷺ کا لین دین میں اداکار کرنا 472
- باب 10 آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمائی یا عمل کرنا 473
- باب 11 خرید و فروخت میں نرمی اور سہولت برتنا 473
- باب 12 جو مالدار کو مہلت دے 473
- باب 13 جب خرید و فروخت کرنے والے بات واضح کریں اور کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی اختیار کریں 474
- باب 14 ملی جلی بھجور بیچنا 474
- باب 15 سود کھلانے والا 474
- باب 16 فرمان الہی ”نہ سود کو منانا اور صدقات کو بڑھانا ہے“ 475
- باب 17 لوہار کا ذکر 475
- باب 18 درزی کا ذکر 475
- باب 19 چوپایوں اور گدھے کی خریداری 476
- باب 20 سیگی لگانے والے کا ذکر 477
- باب 21 ایسی چیزوں کی تجارت جن کی کمائی درست نہیں 477
- باب 22 جب کوئی چیز خرید لے اور اسی وقت جدا ہونے سے پہلے اسے بہہ کر دے 478
- باب 23 بیع میں دھوکا ناپسندیدہ ہے 478
- باب 24 بازاروں کا ذکر 478
- باب 25 بازاروں میں شور و غل کا ناپسند ہونا 480
- باب 26 ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے 480
- باب 27 ناپنا مستحب ہے 481
- باب 28 نبی کریم ﷺ کے صاع اور مہ کا پاب رکھنا 481
- باب 29 غنہ کی بیع اور ذخیرہ اندوزی کا ذکر 482
- باب 30 اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے نہ اس کے مول پر مول کرے جب تک وہ اجازت نہ دے یا چھوڑ نہ دے 482
- باب 31 نیلامی کی بیع 483
- باب 32 دھوکے اور حمل کے حمل کی بیع 483
- باب 33 بائع کو اونٹ اور گائے اور بکری اور کسی بھی دھوکے والے جانور کا دھوکہ (تھنوں میں) لڑکے کھنے کی ممانعت 483
- باب 34 زنا کا رغلہ کی بیع 484

- باب 35 کیا شہری دیہاتی کی کوئی چیز اجرت کے بغیر بیچے اور اس کی مدد کرے اور اس 484
- باب 36 آگے بڑھ کر تجارتی قائلوں سے ملنے کی ممانعت 484
- باب 37 منقہ کے عوض منقہ غلے کو فروخت کرنا 484
- باب 38 جر کے عوض جو کی بیچ 485
- باب 39 سونے کو سونے کے عوض بیچنا 485
- باب 40 چاندی کے بدلے چاندی بیچنا 485
- باب 41 دینار کو دینار کے عوض ادھار بیچنا 486
- باب 42 چاندی کی سونے کے بدلے ادھار بیچ 486
- باب 43 بیع مزایہ 486
- باب 44 درخت کے پھل کی سونے اور چاندی کے عوض بیچ 487
- باب 45 کپنے سے پہلے پھلوں کا بیچنا 487
- باب 46 قبل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو بیچا پھر اسے کوئی آنت پہنچے 488
- باب 47 جب کھجور کو اس سے اچھی کھجور کے عوض بیچنا چاہے 488
- باب 48 بیع حاضرہ 488
- باب 49 خرید و فروخت، اجارہ اور ناپ تول میں وہی حکم نافذ ہوگا جو ان کے درمیان معروف ہوں 489
- باب 50 ایک شریک کا دوسرے شریک کے ہاتھ مال شریک بیچنا 489
- باب 51 کافر حربی سے غلام خرید کر اسے ہبہ کرنا یا آزاد کرنا 489
- باب 52 خزیرو قتل کرنا 491
- باب 53 غیر جاندار کی تصویر بیچنا اور اس میں کیا مکروہ ہے؟ 491
- باب 54 آزاد کو بیچنے کا گناہ 492
- باب 55 مرد اور عورتوں کی بیچ 492
- باب 56 کتے کی قیمت 492
- باب 1 مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا 493
- باب 2 اس سے بیع سلم کرنا جب کہ پاس اصل مال ہی نہ ہو 493

## سلم کا بیان

باب 1 شفعہ کو شفعہ پر پیش کرنا

باب 2 کون سا پڑوسی سب سے قریب ہے

باب 1 مزدوری کا بیان

باب 2 قرار یہ پر بکریاں چرانا

باب 3 عصر سے رات تک کیلئے مزدور رکھنا

باب 4 جو مزدور رکھے پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا جائے اور جس نے مزدور لگا یا تھا وہ اس کی مزدور میں محنت کر کے اسے بڑھائے

(تو وہ کون لے گا)

باب 5 دم کرنے پر جو دیا جائے

باب 6 نر کی جفتی کی اجرت

باب 1 جب کسی مال دار پر حوالہ کیا جائے تو رد کر دینا

باب 2 میت کا دین کسی شخص پر حوالہ کیا جائے تو جائز ہے

باب 3 فرمان الہی "جنہوں نے تم میں سے قسم کھالی یا عہد کیا انکا حصہ نہیں دے دو"

باب 4 کسی نے میت کے قرض کی ضمانت لی تو اس سے رجوع کا حق نہیں

باب 1 ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل ہونا

باب 2 جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتے ہوئے دیکھے تو زبح کر دے یا کسی چیز کے شراب ہونے کا اندیشہ ہو تو سے ٹھیک کر دے

باب 3 قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

باب 4 جب کسی قوم کے وکیل یا شفعہ کو ہبہ کیا تو جائز ہے

باب 5 جب کسی کو وکیل بنانا اور وکیل نے کچھ چھوڑ دیا تو اگر مؤکل نے اجازت دے دی تو جائز ہے

باب 6 جب وکیل کوئی غلط چیز فروخت کرے تو اسکی بیع مردود ہے

باب 7 حدود میں وکیل کرنا

508	کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان
508	باب 1 کھیتی باڑی اور زراعت کی فضیلت
508	باب 2 کھیتی باڑی کے آلات میں مشغول ہونے کے انجام یا حد اعتدال سے آگے بڑھنے سے جوڑا یا گیا
508	باب 3 کھیتی کے لیے کتا پالنا
509	باب 4 کھیتی کے لیے بیل استعمال کرنا
509	باب 5 جب کوئی کہے کہ میرے کھجور کے درختوں پر تم محنت کرو
510	باب 6 آدمی یا کم دیش پیداوار پر زراعت
510	باب 7 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اوقاف اور خراجی زمین اور ان کی مزارعت اور معائنے کا بیان
511	باب 8 جس نے کسی غیر مملوک بجز زمین کو آباد کیا
511	باب 9 بنی کریم رضی اللہ عنہم کے اصحاب کھیتی اور پھلوں میں ایک دوسرے کی مدد کیا کرتے تھے
512	باب 10 باب
514	پانی پلانے کا بیان
514	باب 1 پانی کی تقسیم
515	باب 2 جو کہے کہ پانی کا، لک پانی کا سب سے زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لے
515	باب 3 کنویں میں جھڑا اور اس کے فیصلے کا بیان
516	باب 4 مسافر کو پانی پینے سے منع کرنے کا گناہ
516	باب 5 پانی پلانے کی فضیلت
517	باب 6 حوض یا مشک کا، لک اس کے پانی کا سب سے زیادہ حقدار ہے
518	باب 7 اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے
518	باب 8 آدمیوں اور جانوروں کا نہروں سے پانی پینا
519	باب 9 ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیج
519	باب 10 چمگیدوں کا بیان
520	باب 11 دو شخص جس کے باغ میں سے گزر گاہ یا پانی پینے کی چیز ہو
521	قرض لینے اور ادا کرنے سے روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان
521	باب 1 جس نے لوگوں کا مال لیا اور نیت یہ ہو کہ ادا کروں گا تلف کر دے گا
521	باب 2 قرض ادا کرنا



- باب 3 احسن طریقے سے حق ادا کرنا ..... 522
- باب 4 مقروض کی نماز جنازہ ..... 522
- باب 5 مال ضائع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے ..... 522

### جھگڑوں کا بیان

- باب 1 کسی شخص کی گرفتاری اور مسلمان و یہودی کے درمیان جھگڑے کا بیان ..... 524
- باب 2 فریقین کا ایک دوسرے کے متعلق گفتگو کرنا ..... 525

### گری پڑی چیز کا بیان

- باب 1 جب نقطہ کا مالک علامت بتا دے تو وہ چیز اسے دے دے ..... 526
- باب 2 جب کوئی راستے میں کھجور پائے ..... 526

### مظالم کا بیان

- باب 1 ظلم کا بدلہ ..... 527
- باب 2 فرمان الہی: ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے ..... 527
- باب 3 مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے نہ اس پر ظلم ہونے دے ..... 528
- باب 4 اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم ..... 528
- باب 5 ظلم قیامت کے دن کئی اندھیریاں ہیں ..... 528
- باب 6 جس کا کوئی حق کسی شخص پر ہو اور وہ اسے معاف کرانا چاہے تو حق کو بھی بیان کرے ..... 529
- باب 7 جس نے ناحق کچھ بھی زمین لی اس کا گناہ ..... 529
- باب 8 جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے تو جائز ہے ..... 529
- باب 9 فرمان الہی: وہ سخت جھگڑاؤ ہے ..... 530
- باب 10 جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرنے والے کا گناہ ..... 530
- باب 11 ظالم کا اگر ہل چل جائے تو مظلوم اپنا بدلہ لے سکتا ہے ..... 530
- باب 12 ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے منع نہ کرے ..... 531
- باب 13 گھر کے صحن اور راستوں پر بیٹھنا ..... 531
- باب 14 جب عام راستہ کے بارے میں اختلاف ہو ..... 532
- باب 15 لوٹ مار کرنے اور صورت بگاڑنے سے ممانعت ..... 532

- باب 16 جو اپنے مال کے بھانے میں مارا جائے ..... 532
- باب 17 جب کسی دوسرے کا پیالہ یا کھجور توڑ دیا ..... 532

### شرائکت کا بیان

- باب 1 کھانے اور زاور اور سامان میں شرکت کا بیان ..... 534
- باب 2 بکریوں کو تقسیم کرنا ..... 535
- باب 3 شرکاء کے درمیان چیزوں کو مناب قیمت کا کر تقسیم کرنا ..... 536
- باب 4 کیا تقسیم میں قرضہ الا جائے گا ..... 536
- باب 5 غلے وغیرہ میں شرکت ..... 537

### حضر میں رہن کا بیان

- باب 1 رہن کے جانور پر سوار ہونا اور اس کا دودھ دہنا ..... 538
- باب 2 جب راہن اور مرتہن وغیرہ اختلاف کریں ..... 538
- غلام آزاد کرنے اور اس کی فضیلت کا بیان ..... 539

- باب 1 کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے ..... 539
- باب 2 جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا لونڈی کو آزاد کر دیا جائے ..... 539
- باب 3 غلام آزاد کرنے، طلاق وغیرہ میں بھوک چوک کا بیان ..... 540
- باب 4 جب اپنے غلام سے کہے وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے کی نیت کرے اور آزاد کرنے پر گواہ بنانا ..... 540
- باب 5 مشترک کا غلام آزاد کرنا ..... 540
- باب 6 جو کسی عربی غلام کا مالک ہو ..... 541
- باب 7 غلام پر دست درازی پر کراہیت ..... 541
- باب 8 جب کسی کا خادم اس کے پاس اس کا کھانا لائے ..... 542
- باب 9 جب غلام کو مارے تو چہرے سے بچے ..... 542
- باب 10 شرط مکاتب سے جائز ہے ..... 542

### ہبہ کی فضیلت اور اس پر حرص دلانے کا بیان

- باب 1 ہبہ کرنے کی فضیلت ..... 544
- باب 2 شکار کا ہدیہ قبول کرنا ..... 545
- باب 3 ہدیہ کو قبول کرنا ..... 545

- باب 4 جب اپنے دوست کو ہدیہ دے اور اسکی بعض عورتوں کی باری کے دن کا انتظار  
546
- باب 5 کون سا ہدیہ لوٹنا نہیں چاہئے  
548
- باب 6 بہہ کا بدلہ دینا  
548
- باب 7 بہہ پر گواہ بنانا  
548
- باب 8 شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو بہہ کرنا  
549
- باب 9 بیوی کا شوہر کے علاوہ کسی اور کو بہہ کرنا اور آزاد کرنا  
549
- باب 10 غلام اور سامان پر قبضہ کیسے کیا جاتا ہے  
550
- باب 11 ایسی چیز کا ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو  
550
- باب 12 مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا  
551
- باب 13 مشرکوں کے لیے ہدیہ  
551
- باب 14 باب  
552
- باب 15 عری، دررقبی کے بارے میں اقوال  
552
- باب 16 زفاف کے وقت دلہن کے لیے کوئی چیز ادھار مانگنا  
552
- باب 17 دودھ دینے والے جانور کی فضیلت  
553

### گواہی کا بیان

- باب 1 ظلم پر اگر گواہ بنایا جائے تو گواہی نہ دے  
554
- باب 2 جھوٹی گواہی کے بارے میں کیا کہا گیا  
554
- باب 3 اندھے کی گواہی اور اس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا اور کسی کا نکاح کروانا اور خرید و فروخت کرنا اور اذان وغیرہ اور اسکی چیزوں کا قبول کرنا جو آذان سے پہچانی جاتی ہیں  
555
- باب 4 عورتوں کا ایک دوسرے کے تعدیل کرنا  
555
- باب 5 جب ایک آدمی دوسرے آدمی کی پاکی بیان کرے تو کافی ہے  
556
- باب 6 بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی  
556
- باب 7 جب قسم کھانے میں لوگ جلدی کریں  
556
- باب 8 قسم لینے کی کیفیت  
556
- باب 9 لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے  
556
- باب 10 امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ ہمارے ساتھ چلو تاکہ صلح کروائیں  
556

- باب 11 صلح نامے کی کیفیت کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں اور فلاں نے صلح کی اگر چاہان کے قبیلے اور نسب کی طرف منسوب نہ ہو 564
- باب 12 ارشاد نبوی ﷺ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان نبوی ﷺ یہ میرا بیٹا سردار ہے 565
- باب 13 کیا امام صلح کیلئے اشارہ کر سکتا ہے؟ 566
- شرطوں کا بیان** 567
- باب 1 عقد نکاح کے وقت مہر میں شرائط رکھنا 567
- باب 2 حدود اللہ میں ان شرائط کا بیان جو حلال نہیں ہیں 567
- باب 3 مزارعت میں شرائط رکھنا 568
- باب 4 حربی کافروں کے ساتھ جہاد اور مصالحت کی شرائط مقرر کرنا اور انھیں لکھنا 569
- باب 5 جائز شرائط عائد کرنا اور اقرار استثناء 580
- وصیتوں کا بیان** 581
- باب 1 وصیت کے بارے میں 581
- باب 2 موت کے وقت صدقہ کرنا 581
- باب 3 کیا اقارب میں عورتیں اور بچے داخل ہیں 582
- باب 4 فرمان الہی: اے یتیموں کی کفالت کرنے والو! بالغ ہونے تک یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو تو پھر اگر تم ان کی سمجھ و جھٹک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کر دو 582
- باب 5 فرمان الہی: "جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں" ہیں 583
- باب 6 وقف شدہ جائیداد سے نگران کے اخراجات 584
- باب 7 جب زمین یا کنواں مشروط طور پر وقف ہو کر اس کا ذول بھی اور مسلمانوں کی طرح اس میں ڈالا جائے گا 584
- باب 8 فرمان الہی: اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی ہے جب تم میں سے کسی کو موت 584
- جہاد کا بیان** 586
- باب 1 جہاد کی فضیلت اور سیرت امام الانبیاء ﷺ 586
- باب 2 افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان اور مال سے راہ خدا میں جہاد کرے 586
- باب 3 اللہ کی راہ میں مجاہدین کے درجات 587
- باب 4 صبح و شام اللہ عزوجل کی راہ میں لکھنا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جاتا ہے 588
- باب 5 حور عین 588
- باب 6 جسے اللہ کی راہ میں چوٹ یا نیزہ لگے 588



باب 8 فرمان باری تعالیٰ: اعلیٰ ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان میں سے کوئی اپنی

میت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور ان کے ارادوں میں تبدیلی نہیں آئی۔۔۔۔۔

باب 9 جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل۔۔۔۔۔

باب 10 حیر لگنے سے مر جانا۔۔۔۔۔

باب 11 کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے جہاد کرنا۔۔۔۔۔

باب 12 جنگ اور غبار آلود ہونے کے بعد غسل کرنا۔۔۔۔۔

باب 13 کوئی کافر مسلمان کو شہید کرے پھر مسلمان ہو کر کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے۔۔۔۔۔

باب 14 جو جہاد کو روزے پر ترجیح کرے۔۔۔۔۔

باب 15 قتل کے علاوہ شہادت کی سات صورتیں اور بھی ہیں۔۔۔۔۔

باب 16 برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ جو راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے

اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا

اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب کی فضیلت دی ہے۔۔۔۔۔

باب 17 جہاد کی ترغیب۔۔۔۔۔

باب 18 خندق کھونے کا بیان۔۔۔۔۔

باب 19 جس کو جہاد میں کسی عذر نے شریک نہ ہونے دیا۔۔۔۔۔

باب 20 اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کے فضائل۔۔۔۔۔

باب 21 غازی کے سامان تیار کرنے اور اس کے گھرمار کی خبر رکھنے کی فضیلت۔۔۔۔۔

باب 22 جنگ کے دقت خیر بخیر لگانا۔۔۔۔۔

باب 23 جاسوس کی فضیلت۔۔۔۔۔

باب 24 جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خوکونیک ہو یا تاجر۔۔۔۔۔

باب 25 جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے لیے گھوڑے باندھنے کا حکم۔۔۔۔۔

باب 26 گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا۔۔۔۔۔

باب 27 گھوڑے کا منخوس ہونا جو بیان کیا جاتا ہے۔۔۔۔۔

باب 28 مال غنیمت میں۔۔۔۔۔

باب 29 نبی کریم کی ادنیٰ۔۔۔۔۔

- باب 30 جہاد میں عورتوں کا مردوں کے لیے مشکیں بھرا لانا 601
- باب 31 دوران جہاد عورتوں کا زخموں کا علاج کرنا 601
- باب 32 اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے جہاد میں پہرہ دینا 601
- باب 33 جہاد میں خدمت 602
- باب 34 اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینے کی فضیلت 603
- باب 35 جس نے لڑائی میں کمزور اور نیک لوگوں کے ذریعہ مدد چاہی 603
- باب 36 حیران دہازی کا شوق دلانا 604
- باب 37 جو شخص اپنی یا اپنے ساتھی کی ڈھال سے تحفظ حاصل کرے 604
- باب 38 تگوار پر سونے چاندی کا طمع ہونا 604
- باب 39 نبی کریم ﷺ کی ذرہ اور جنگی قمیص 605
- باب 40 جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا 605
- باب 41 جنگ روم کے متعلق جو کہا گیا اس کا بیان 606
- باب 42 یہودیوں سے جنگ 606
- باب 43 ترکوں سے جنگ 606
- باب 44 مشرکین کے لیے ہزیمت اور زلزلے کی دعا 607
- باب 45 مشرکین کے لیے دعا و ہدایت برائے تالیف 607
- باب 46 نبی کریم ﷺ کا اسلام اور تصدیق نبوت کی دعوت دینا 608
- باب 47 جنگ کا مقام ظاہر نہ کرنا اور جمعرات کو سفر کرنا 608
- باب 48 الوداع کہنا 609
- باب 49 امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا 609
- باب 50 امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے ذریعے پناہ مانگنا 609
- باب 51 جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا 610
- باب 52 امام کا حسب استطاعت لوگوں پر بوجھ ڈالنا 611
- باب 53 نبی کریم ﷺ اگر صبح کے وقت جہاد نہ کرتے تو سورج ڈھلنے سے پہلے ابتدائے 612
- باب 54 ہجرت پر جہاد کرنے والے 612
- باب 55 نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا بیان 613

- باب 56 نبی کریم ﷺ کا فرمان میری ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے مدد کی گئی ہے۔ 613
- باب 57 جہاد میں زار و راہ ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اور تو شہر ساتھ لو کہ سب سے بہتر تو شہر پر ہیزار گاری ہے۔" 613
- باب 58 گدھے پر دو آدمیوں کا سوار ہونا۔ 614
- باب 59 دشمن کی زمین کی طرف قرآن کریم لے کر جانا مکروہ ہے۔ 614
- باب 60 تکبیر زیادہ بند آواز سے پڑھنا۔ 614
- باب 61 وادی میں اترتے وقت تسبیح پڑھنا۔ 615
- باب 62 مسافر کی عبادات اس قدر نکلی جاتی ہیں جو وہ حالت اقامت میں کرتا تھا۔ 615
- باب 63 تنہا چلنا پھرنا۔ 615
- باب 64 والدین کی اجازت سے جہاد۔ 615
- باب 65 اونٹ کی گردن میں گھنٹی وغیرہ باندھنا۔ 616
- باب 66 لشکر جہاد میں نام لکھوانے کے بعد عذر پیش کرنا۔ 616
- باب 67 قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا۔ 616
- باب 68 شب خون کے وقت سوئے ہوئے بچوں اور عورتوں کا قتل کرنا۔ 617
- باب 69 جنگ میں بچوں کا قتل کرنا۔ 617
- باب 70 اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح عذاب نہ دو۔ 617
- باب 71 باب۔ 617
- باب 72 مکانات اور باغات کو جلانا۔ 618
- باب 73 جنگ چال بازی ہے۔ 619
- باب 74 جنگ میں باہمی تزارع و اختلاف تا پسندیدہ ہے اور امام کی نافرمانی کا وبال۔ 619
- باب 75 دشمن کو دیکھ ب آواز بلند خبردار کرنا۔ 621
- باب 76 قیدی کو رہا کرنا۔ 622
- باب 77 مشرکین کا فدیہ۔ 622
- باب 78 کافر حربی دارالاسلام میں بغیر امان کے داخل ہو جائے تو؟ 622
- باب 79 قاصد کو، نعام دینا۔ 623
- باب 80 ذمی کافر کی سفارش کرنا اور ان سے معاملات کرنا۔ 623
- باب 81 بچوں پر اسلام کیسے پیش کیا جائے؟ 623

- باب 82 امام کا مردم شماری کروانا 624
- باب 83 جو دشمن پر غلبہ آئے پھر تین دن ان کے میدان میں ٹھہرے 624
- باب 84 جب مشرکین مسلمان کا مال لوٹ لیں پھر وہ مسلمانوں کو مل جائے 624
- باب 85 جو فارسی یا غیر عربی زبان بولے، ارشاد باری تعالیٰ اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف، اور فرمایا "اور ہم نے ہر رسوں کو اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا۔" 625
- باب 86 مال غنیمت میں خیریت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ "اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن اپنی چھپائی ہوئی چیزیں کر آئے گا 626
- باب 87 مال غنیمت میں تھوڑی سی چیز لینا 626
- باب 88 غازیوں کا استقبال کرنا 627
- باب 89 سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے 628
- باب 90 خمس کے فرق ہونے کا بیان 628
- باب 91 نبی کریم ﷺ کی زرہ عصا پیالہ اور انگوٹھی کا ذکر جن کو آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے استعمال کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا۔ اس طرح آپ کے موئے مبارک نعلین مبارک اور برتنوں کا بیان جن سے آپ کی وفات کے بعد صحابہ وغیرہ برکت حاصل کرتے 629
- باب 92 خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی رسول ﷺ کے لیے ہے 629
- باب 93 نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان مال غنیمت تمہارے لیے حلال ہے 630
- باب 94 باب 631
- باب 95 مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ قافل کا ہے اس میں خمس بھی نہیں اس بارے میں 632
- باب 96 حضور ﷺ کا مولفۃ القلوب اور ان کے علاوہ دوسرے لوگوں کو مال خمس سے کچھ 633
- باب 97 کافروں کے ملک میں کھانے کی چیز ملے تو کیا حکم ہے؟ 635
- باب 98 ذبیحوں سے جزیہ لینا اور حربی کافروں سے صلح کرنا (کسی مصلحت کے پیش نظر) 636
- باب 99 جب امام کسی بادشاہ سے عہد و پیمان سب باشندوں کی طرف سے ہے 638
- باب 100 کسی ذمی کو جرم کے بغیر قتل کرنا گناہ ہے 639
- باب 101 جب مشرکین مسلمانوں سے غداری کریں تو کیا انہیں معاف کر دیا جائے 639
- باب 102 مشرکوں سے مال کے بدلے مصالحت یا معاہدہ کرنا اور معاہدہ پورا نہ کرنے کا گناہ 640
- باب 103 اگر ذمی جادو کرے تو کیا اسے معاف کی جاسکتا ہے؟ 641
- باب 104 معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے 641





675	باب 11 فرمان الہی عزوجل ”بے شک یونس وغیرہوں سے ہے۔۔۔۔۔ آخرایت وہو ملیم تک“
675	باب 12 اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ”اور داؤد کو زبور عطا فرمائی“
675	باب 13 فرمان الہی عزوجل ”اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا، کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے“
676	باب 14 اللہ عزوجل کا فرمان ”اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم بے شک اللہ نے تجھے جن لیا آخرایت تک ایہم یکفل مریم
676	باب 15 اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ”اے کتاب والو اپنے دین میں زیادتی نہ کرو آخرایت وکیلا تک
677	باب 16 اللہ عزوجل کا فرمان ”اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف آخرایت تک
680	باب 17 حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نازل ہونا
681	باب 18 جو بنی اسرائیل کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کا بیان
687	باب 19 مناقب
687	باب 20 قریش کے مناقب
689	باب 21 باب
689	باب 22 اسلم غفار مزینہ جبینہ اور اسلم کا ذکر
690	باب 23 قحطان کا بیان
690	باب 24 زمانہ جاہلیت کی طرف بلانے کی ممانعت
691	باب 25 قبیلہ خزاعہ کا قصہ
691	باب 26 حضرت ابوذر کے مسلمان ہونے کا واقعہ
694	باب 27 دور اسلام یا جاہلیت میں اپنے آباء سے نسبت کرنا
694	باب 28 جو اس بات کو پسند کرے کہ اس کے نسب کو بر بھلانہ کہا جائے
694	باب 29 رسول اللہ ﷺ کے اسمائے گرامی
695	باب 30 خاتم النبیین ﷺ
695	باب 31 نبی کریم ﷺ کی وفات
695	باب 32 باب
696	باب 33 نبی کریم ﷺ کے اوصاف
700	باب 34 نبی کریم ﷺ کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا
701	باب 35 اسلام میں علامات نبوت

باب 36 ہنسیس ہم نے کتاب مطافرمائی وہ اس نبی علیہ السلام کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں

707

ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں

707

باب 37 نبی کریم ﷺ سے مشرکین نے مجوزے کا مطالبہ کیا تو آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیئے

709

### صحابہ کرام علیہم رضوان کے فضائل

709

باب 1 جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی یا اسلام کی حالت میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے صحابہ میں سے ہے

713

باب 2 حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب

715

باب 3 حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

716

باب 4 حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل

716

باب 5 حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے فضائل

717

باب 6 حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

717

باب 7 حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے فضائل

718

باب 8 نبی کریم ﷺ کے نسبی بیٹے

718

باب 9 نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

719

باب 10 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

720

باب 11 حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے فضائل

720

باب 12 حضرت ثمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کے فضائل

721

باب 13 حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

721

باب 14 حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہ کے فضائل

722

باب 15 حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

722

باب 16 حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

722

باب 17 حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام سالم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے مناقب

723

باب 18 حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

723

باب 19 انصار کے مناقب

723

باب 20 نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار سے ہوتا

723

باب 21 انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

724

باب 22 انصار کے متعلق ارشاد نبوی کہ "تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو"

724	باب 23 انصار کے گھرانوں کی فضیلت
725	باب 24 نبی کریم ﷺ کی انصار کو نصیحت میر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات ہو۔
725	باب 25 اللہ عزوجل کا فرمان ”اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید عذاب ملی ہو“
726	باب 26 نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک احسان کرنے والوں کی قدر کرو اور ان میں سے جو خطا کار ہیں ان سے درگزر کرو
727	باب 27 حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب
728	باب 28 حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب
728	باب 29 حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب
728	باب 30 حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے مناقب
729	باب 31 حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب
730	باب 32 نبی کریم ﷺ کا بی بی خدیجہ رضی اللہ عنہا سے نکاح اور ان کی فضیلت
731	باب 33 ہند بن عتبہ رضی اللہ عنہ کا ذکر
731	باب 34 حضرت زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ کی حدیث
732	باب 35 زمانہ جاہلیت
732	باب 36 رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا بیان
733	باب 37 نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب پر شرکین مکہ کا ظلم
733	باب 38 جنات کا ذکر
734	باب 39 تذکرہ ہجرت حبشہ
734	باب 40 ابوطالب کا قصہ
735	باب 41 اسراء کا بیان
735	باب 42 معراج
740	باب 43 نبی کریم ﷺ کا بی بی عائشہ سے نکاح اور مدینہ میں تشریف لانے کے بعد رخصی کا بیان
749	باب 44 رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا مدینہ میں تشریف لانا
750	باب 45 مہاجر کا اعمال حج کو ادا کرنے کے بعد مکہ میں ٹھہرنا
750	باب 46 جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودی آپ کے پاس آئے
751	غزوات کا بیان
751	باب 1 غزوہ عسیرہ

- 751 باب 2 اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان "جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے... شدید العقاب تک"
- 752 باب 3 اصحاب بدر کی تعداد
- 752 باب 4 ابو جہل کا قتل
- 753 باب 5 جنگ بدر میں فرشتوں کی حاضری
- 754 باب 6 باب
- 757 باب 7 بنی نضیر اور ان کی رسول اللہ ﷺ سے دھوکے بازی کا بیان
- 758 باب 8 کعب بن اشرف کا قتل
- 760 باب 9 ابو رافع عبد اللہ بن ابی العقیق کے قتل کا بیان جسے سلام بن حقیق بھی کہا جاتا ہے
- 762 باب 10 غزوہ احد
- باب 11 جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ تا مردی دکھائیں اور اللہ عزوجل ان کا سنبھالنے والا ہے اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر
- 762 بھروسہ کرنا چاہیے
- 763 باب 12 یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں
- 764 باب 13 حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت
- 765 باب 14 احد کے دن نبی کریم ﷺ کو لگنے والے زخموں کا بیان
- 766 باب 15 وہ جو اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے بلانے پر حاضر ہوئے
- 766 باب 16 غزوہ خندق اور یہی غزوہ احزاب ہے
- 767 باب 17 نبی کریم ﷺ کا غزوہ احزاب سے لوٹ کر بنو قریظہ کی طرف نکلتا
- 767 باب 18 غزوہ ذات الرقاع
- 769 باب 19 غزوہ بنی مصطلق جو خزاعہ سے تھا اور اسی کو غزوہ مرہ بھی کہتے ہیں
- 769 باب 20 غزوہ انمار
- 769 باب 21 غزوہ حدیبیہ اور ارشاد باری تعالیٰ "بے شک اللہ راہی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اسی درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے
- 773 باب 22 غزوہ ذات القرد
- 733 باب 23 غزوہ خیبر
- 780 باب 24 عمرۃ القضاء
- 780 باب 25 شام کی زمین میں غزوہ موتہ
- 780 باب 26 حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا حرقات کی طرف روانہ فرماتا

781	
782	باب 27 رمضان المبارک میں غزوہ مکہ
784	باب 28 فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے جنتا کہاں نصب فرمایا
785	باب 29 باب
786	باب 30 غزوہ حنین کا دن اللہ عزوجل کا فرمان
787	باب 31 غزوہ اوطاس
789	باب 32 غزوہ طائف کا بیان جو سنہ ۸ ہجری کے شوال میں ہوا
790	باب 33 خالد بن ولید کو نبی کریم ﷺ کا بھائی جدیرہ کی طرف بھیجا
791	باب 34 عبداللہ بن حذافہ بھی اور علقمہ بن مجزہ لُحی کے سر یہہ کا بیان اور اس کو سر یہہ انصار کہا جاتا ہے
792	باب 35 حجۃ الوداع سے پہلے حضرت ابوموسیٰ اشعری اور معاذ بن جبل جنت کو یمن روانہ
794	باب 36 حضرت علی اور خالد بن ولید کو یمن کی طرف بھیجا
795	باب 37 غزوہ ذی الخلفہ
795	باب 38 حضرت جریر جنتا کا یمن جانا
797	باب 39 غزوہ سیف البحر
798	باب 40 غزوہ عینہ بن حصن
800	باب 41 وفد بنی حنیفہ اور ثمامہ بن اثال کا ذکر
801	باب 42 اہل نجران کا قصہ
803	باب 43 حجۃ الوداع
805	باب 44 غزوہ جہوک اور یہی غزوہ عسره ہے
815	باب 45 کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان و علی النکۃ الذین خلعوا
815	باب 46 نبی کریم ﷺ کا قیصر و کسریٰ کو خط لکھنا
819	باب 47 نبی کریم ﷺ کی بیماری اور وفات
820	باب 48 نبی کریم ﷺ کی وفات
820	کتاب تفسیر قرآن
820	باب 1 سورہ فاتحہ کی تفسیر
820	باب 2 فرمان الہی "فلان جعلوہ انداد و اتم تعلمون" کی تفسیر
821	باب 3 فرمان الہی "اور ہم نے ابر کو تمہارا سا بنایا کیا اور تم پر من و سلویٰ اتارا"



- باب 4 فرمان الہی: "اور جب ہم نے فرمایا کہ اس بستی میں جاؤ"۔ 821
- باب 5 فرمان الہی: "جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمادیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر اس جیسی لے آئیں گے" 821
- باب 6 فرمان الہی: "وقالوا اتجددہ ولدا مبہنا" کی تفسیر۔ 822
- باب 7 فرمان الہی: "بنالوا براہیم کے کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز"۔ 822
- باب 8 فرمان الہی: "کہہ دو ہم ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا"۔ 823
- باب 9 فرمان الہی اور بات یوں ہے کہ ہم نے تمہیں سب امتوں میں افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو 823
- باب 10 فرمان الہی: "تم بھی وہیں سے پٹو جہاں سے دوسرے لوگ پلتے ہیں"۔ 824
- باب 11 فرمان الہی: "اور کوئی یوں کہتا ہے اے رب ہمارے ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے" 824
- باب 12 فرمان الہی: "لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گڑبگڑانا پڑے"۔ 825
- باب 13 کچھ آیات کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے۔ 825
- باب 14 فرمان الہی: "وہ جو اللہ عزوجل کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل دام۔"۔ 826
- باب 15 فرمان الہی: "لوگوں نے تمہارے لیے جتنا جوڑا ہے"۔ 826
- باب 16 فرمان الہی: "اور بے شک ضرور تم اگلے کتاب والوں اور شرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے" 827
- باب 17 ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر۔ 829
- باب 18 اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم قیام میں انصاف نہ کرو۔ 830
- باب 19 فرمان الہی: "اللہ عزوجل تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں"۔ 831
- باب 20 فرمان الہی: "اللہ عزوجل کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں کرتا"۔ 831
- باب 21 فرمان الہی: "تو کیسا ہو گا جب ہر امت سے ایک گواہ لائیں"۔ 833
- باب 22 فرمان الہی: "وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے"۔ 834
- باب 23 فرمان الہی: "بے شک ہم نے تمہاری طرف مٹی بھیجی جس طرح نوح کی طرف بھیجی"۔ 834

#### تفسیر سورۃ مائدہ

- باب 24 فرمان الہی: "اے رسول پہنچا دو جو کچھ تمہارا کیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے"۔ 834
- باب 25 فرمان الہی: "حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے حلال کیں"۔ 835
- باب 26 فرمان الہی: "شراب اور جو اور بت اور پانے ناپاک اور شیطانی کام ہیں"۔ 835
- باب 27 فرمان الہی: "اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں"۔ 836

#### تفسیر سورۃ الانعام

- باب 28 فرمان الہی "تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے" 836
- باب 29 فرمان الہی یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم ان کی راہ چلو 837
- باب 30 فرمان الہی: "بے شری کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہو یا چھپی ہوئی" 837
- تفسیر سورۃ الاعراف 837
- باب 31 فرمان الہی "اے محبوب معاف کرنا اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو" 837
- تفسیر سورۃ الانفال 838
- باب 32 فرمان الہی "اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے" 838
- تفسیر سورۃ التوبہ 838
- باب 33 فرمان الہی "اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا" 838
- تفسیر سورۃ ہود 839
- باب 34 فرمان الہی "اور اس کا عرش پانی پر تھا" 839
- باب 35 فرمان الہی "اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی دالوں کو پکڑتا ہے" 839
- تفسیر سورۃ حجر 839
- باب 36 فرمان الہی "بجز اس کے جو چوری چھپے سن لے تو (اس سورت میں) تعاقب کرتا ہے اس کا ایک روشن شعلہ" 839
- تفسیر سورۃ نحل 840
- باب 37 فرمان الہی "اور تم میں سے بعض ایسے ہیں جنہیں لوٹا دیا جاتا ہے ناکارہ مگر کی طرف" 840
- تفسیر سورۃ بنی اسرائیل 841
- باب 38 فرمان الہی "اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں ہم نے (کشتی میں) سوار کرایا نوح کے ساتھ بے شک نوح ایک شکر گزار بندہ تھا" 841
- باب 39 فرمان الہی "یقیناً فرمائے گا آپ کو آپ کا رب مقام محمود پر" 845
- باب 40 فرمان الہی "اور نہ تو بلند آواز سے نماز پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو اسے" 845
- تفسیر سورۃ کہف 845
- باب 41 فرمان الہی "یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں اس کا کہنا نہ سنا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا" 845
- تفسیر سورۃ مریم 846
- باب 42 فرمان الہی "اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا" 846
- تفسیر سورۃ نور 847

باب 43 فرمان الہی "اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کسی کی گواہی یہ ہے۔"

847

بارگواہی دے اللہ عزوجل کے نام سے کہ وہ سچا ہے"

848

باب 44 فرمان الہی "اور عورت سے یوں سزا دل جائے گی کہ وہ اللہ عزوجل کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے"

850

#### تفسیر سورة الفرقان

850

باب 45 فرمان الہی "وہ جو جہنم کی طرف ہانکے جائیں گے ان کے منہ کے بل"۔

850

#### تفسیر سورة الروم

850

باب 46 فرمان الہی "رومی مغلوب ہوئے"۔

851

#### تفسیر سورة السجدة

851

باب 47 فرمان الہی تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے۔

852

#### تفسیر سورة الاحزاب

852

باب 48 فرمان الہی "یہی" پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو"۔

853

باب 49 فرمان الہی "نبی کے گھروں میں نہ جانا جب تک اجازت نہ مل جائے"۔

853

باب 50 فرمان الہی "اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ تو بے شک اللہ سب کو جانتا ہے۔

854

باب 51 فرمان الہی "بے شک اللہ اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر....."

855

باب 52 فرمان الہی "ان جیسے نہ ہو جانا جنہوں نے سوئی کو ستایا تو اللہ نے اُسے بری فرما۔

856

باب 53 فرمان الہی "وہ تمہیں ڈرانے والا ہے سخت عذاب آنے سے پہلے"۔

856

باب 54 فرمان الہی "تم فرماؤ اے میرے بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی"۔

857

باب 55 فرمان الہی "اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا"۔

857

باب 56 فرمان الہی "اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا"۔

858

باب 57 فرمان الہی: "اور صورت پھونکا جائے گا تو یہ ہوش ہو جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ چاہے"

858

#### تفسیر سورة الشورى

858

باب 58 فرمان الہی "مگر قرابت کی محبت کے"۔

858

#### تفسیر سورة دخان

858

باب 59 فرمان الہی "(اس وقت کہیں گے) اے ہمارے رب یہ عذاب ہم سے ہٹا دے ہم (ابھی) ایمان لے آئیں گے"

859

#### تفسیر سورة الجاثیہ

859

باب 60 فرمان الہی "اور (ان کا یہ کہنا کہ) نہیں فنا کرتا ہمیں مگر زمانہ"

859

## تفسیر سورۃ الاحقاف

باب 61 فرمان الہی ”جب انہوں نے عذاب کو دیکھا بادل کی طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی دلیوں کی طرف آتا

859

ہوا“ اَنَّا یَہ

860

## تفسیر سورۃ محمد

860

باب 62 اور اپنے رشتے کاٹ دو

860

باب 63 فرمان الہی ”تو وہ کہے گی کہ اور بھی ڈالے جائیں“

861

باب 64 فرمان الہی ”قسم ہے (کوہ) طور کی اور کتاب کی جو لکھی گئی ہے“

862

## تفسیر سورۃ نجم

862

باب 65 فرمان الہی ”(اے کفار) کبھی تم نے غور کیا لات وعزنی کے بارے میں“

862

## تفسیر سورۃ قمر

862

باب 66 فرمان الہی ”بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑی“

862

## تفسیر سورۃ رحمن

862

باب 67 فرمان الہی ”اور ان دو کے علاوہ اور بات بھی ہیں“

863

باب 67 فرمان الہی ”یہ جو ہیں پردہ دار خیموں میں“

863

## تفسیر سورۃ ممتحنہ

863

باب 69 فرمان الہی ”اے ایمان والو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“

864

باب 70 فرمان الہی ”جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں سوکن عورتیں تاکہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں“

864

باب 71 فرمان الہی: ”اور ان میں سے دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے“

865

## تفسیر سورۃ المنافقون

865

باب 72 فرمان الہی ”جب منافق آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم کو اسی دیتے ہیں کہ ضرور آپ اللہ کے رسول ہیں“

866

## تفسیر سورۃ التحریم

866

باب 73 اے غیب بتانے والے (نبی کریم ﷺ) تم اپنے اوپر کیوں حرام کر لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تم تمہارے لیے حلال کی“

867

## تفسیر سورۃ النہن والقلم

867

باب 74 فرمان الہی: ”بد مزاج اس سب پر طرہ یہ ہے کہ اس کی اصل میں خطا ہے“

باب 75 فرمان الہی ”جس روز پردہ اٹھایا جائے گا ایک ساق سے تو ان (نابکاروں) کو سجدہ کرنے کی دعوت دی جائے گی تو اس وقت

867

وہ سجدہ نہ کر سکیں گے“

868	تفسیر سورہ نازعات
868	تفسیر سورہ عبس
868	تفسیر سورہ المطففین
868	باب 76: فرمان الہی "جس دن تمام انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے"۔۔۔۔۔
868	تفسیر سورہ الفشقاق
868	باب 77: فرمان الہی۔۔۔۔۔
869	باب 78: فرمان الہی "ضرورتاً منزل بہ منزل چڑھو گے"۔۔۔۔۔
869	باب 79: تفسیر سورہ الشمس
870	تفسیر سورہ العلق
870	باب 80: فرمان الہی "ہاں اگر باز نہ آیا۔۔۔"۔۔۔۔۔
870	باب 81: تفسیر سورہ الکوثر
871	تفسیر سورہ الفلق
872	فضائل قرآن کے بارے میں
872	باب 1: وحی نازل ہونے کی کیفیت اور پہلے کیا نازل ہوا۔۔۔۔۔
872	باب 2: قرآن کریم سات قرأتوں میں نازل ہوا۔۔۔۔۔
873	باب 3: حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ قرآن پاک کا دور فرمایا کرتے تھے۔۔۔۔۔
874	باب 4: ثلث مراتب اہل بیت کی فضیلت۔۔۔۔۔
875	باب 5: معجزات کی فضیلت۔۔۔۔۔
875	باب 6: قرآن کی تلاوت کے وقت سکینہ اور فرشتوں کا نزول۔۔۔۔۔
876	باب 7: قرآن پڑھنے والے پر رک رکنا۔۔۔۔۔
876	باب 8: تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔۔۔۔۔
877	باب 9: قرآن مجید کو یاد رکھنے اور باقاعدہ پڑھنے کا بیان۔۔۔۔۔
877	باب 10: کھینچ کر قرأت کرنا۔۔۔۔۔
878	باب 11: خوش الحانی سے قرأت کرنا۔۔۔۔۔
878	باب 12: قرآن حکیم کتنی مدت میں ختم کرے۔۔۔۔۔
879	باب 13: اس شخص کا گناہ جو مکمل ادا ہے، غریا کمانے کی غرض سے قرآن پڑھے۔۔۔۔۔





باب 25 عورت شوہر کی اجازت سے لٹلی روزہ رکھے

894

باب 26 باب

895

باب 27 جب سزا کا ارادہ ہو تو عورتوں میں قرعہ اندازی کرنا

895

باب 28 شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری سے شادی

896

باب 29 بتاؤنی زینت کرنا اور اس پر فخر کر کے سوکن کو جلانا منع ہے

896

باب 30 غیرت کا بیان

896

باب 31 عورتوں کی غیرت اور ناراضگی

898

باب 32 عورت سے محرم کے علاوہ کوئی خلوت نہ کرے نہ عیال کے شوہر کی غیر موجودگی میں عیال کے پاس جائے

898

باب 33 عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی عورت کی خوبیاں بیان نہ کرے

898

باب 34 طویل عدم موجودگی کے بعد رات اچانک گھر نہ لوٹے

899

### طلاق کا بیان

900

باب 1 جب حائضہ کو طلاق دی جائے تو طلاق میں شمار ہوگی

900

باب 2 کیا طلاق دیتے وقت عورت کی جانب متوجہ ہو

900

باب 3 جو تین طلاقوں کو جائز بتائے

901

باب 4 "حلال کو حرام کیوں کرتے ہو"

901

باب 5 طلع اور اس میں طلاق کی کیفیت اور فرمان الہی "اور تمہارے لیے اس میں سے لینا حلال نہیں جو تم نے عورتوں کو دیا ہے"

903

باب 6 نبی کریم ﷺ کا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر کے لیے سفارش کرنا

903

باب 7 عیال کا بیان

904

باب 8 جب کوئی کہے یہ میرا بچہ نہیں ہے

904

باب 9 لندن والوں کو تہہ کی تلقین

905

باب 10 سوگ والی کا سر ملگانا

905

### نفقہ کا بیان

906

باب 1 بیویوں کے لیے سال بھر کی خوراک رکھنا اور اہل و عیال پر خرچ کرنے کی کیفیت

906

### طعام کا بیان

907

باب 1 تسمیہ پڑھنا اور دائیں ہاتھ سے کھانا

908

باب 2 جو سیر ہو کر کھائے

908

- باب 3 تہی مٹی صاف نہ کیا، تو اسے ..... 908
- باب 4 یہ صاف نہ کرنے سے غایت کرنا ہے ..... 909
- باب 5 مٹی میں آنت میں کھانا ہے ..... 909
- باب 6 ایک کڑکھانا ..... 909
- باب 7 نبی کریم ﷺ نے بھی کھانے میں حب نہیں لیا ..... 909
- باب 8 بوسے نے میں پھونک مارا ..... 910
- باب 9 نبی کریم ﷺ ہوتا ہے تہ صاحب کیا کھایا کرتے تھے ..... 910
- باب 10 مٹیوں کا بیون ..... 911
- باب 11 چاندی کے قلعے میں کھانا ..... 911
- باب 12 اپنے بھائیوں کو کھانے میں تکلیف کرنے والا شخص ..... 911
- باب 13 نکڑی کے ساتھ ترہجور لانا ..... 912
- باب 14 ترہجور شک تجوریں ..... 912
- باب 15 گروہ تجور ..... 913
- باب 16 انگلیوں کو چاٹنا ..... 914
- باب 17 کھانے سے فارغ ہو کر کیا ہے ..... 914
- باب 18 فرمان الہی "پس جب تم کھا چکے ہو چلے جاؤ" ..... 914

## عقیقہ کا بیان

- باب 1 نومولود کا نام رکھنا ..... 916
- باب 2 عقیقہ کر کے بچے کی اذیت دور کرنا ..... 916
- باب 3 فرغ کا بیان ..... 917

## ذبیحہ اور شکار کا بیان

- باب 1 شکار پر قسم اٹھنا ..... 918
- باب 2 کمان سے شکار ..... 918
- باب 3 انگی ٹکڑے اور ٹیلے سے مارنا ..... 919
- باب 4 جو شکار اور حفاظت کے علاوہ کٹا پالے ..... 919
- باب 5 جو شکار غائب رہے اور دو تین روزے بعد ملے ..... 920

920	باب 6	نڈی کھانا
920	باب 7	نخر اور ذبح کرنا
920	باب 8	فکل بگاڑنے، باندھ کر نشانہ لگانے اور تیر مارنا مکروہ ہے
921	باب 9	مرغی کا گوشت
921	باب 10	دانتوں سے پھاڑ کھانے والا درندہ حرام ہے
921	باب 11	مٹک
922	باب 12	چہرے پر داغ یا نشان لگانا

### قربانی کا بیان

923	باب 1	قربانی کا کتنا گوشت کھائیں اور کتنا بچا رکھیں
-----	-------	---

### پینے والی چیزوں کا بیان

924	باب 1	فرمان الہی اے ایمان والو بے شک شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہیں شیطان کا تم تو ان سے بچتے رہنا کہ تم
924		فلاح پاؤ
924	باب 2	مع نامی شہد کی شراب
926	باب 3	برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا
925	باب 4	شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد نبی کریم ﷺ کی طرف سے ان کی اجازت دینے کا بیان
926	باب 5	کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے اور دونوں کو ملا کر عرق نہ بنایا جائے
926	باب 6	دودھ پینے کا بیان اور فرمان الہی "گو برا اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے بہل اترنا پینے والوں کے لیے
927	باب 7	دودھ میں پانی ملا کر پینا
927	باب 8	کھڑے ہو کر پینا
927	باب 9	مٹک کا منہ کھول کر پانی پینا
928	باب 10	برتن کے اندر سانس لینے کی ممانعت
928	باب 11	چاندی کا برتن
928	باب 12	پیالوں میں پینا

### مریضوں کا بیان

930	باب 1	مرض کا کفارہ ہونا
930	باب 2	بیماری کی شدت

- باب 3 ریاحی مرگی کی فضیلت ..... 931
- باب 4 پینا کی جانے کی فضیلت ..... 931
- باب 5 مریض کی عبادت ..... 932
- باب 6 مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے حضرت ایوب لائے فرمایا مجھے تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے ..... 932
- باب 7 مریض کا موت کی تمنا کرنا ..... 933
- باب 8 عبادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا ..... 933
- باب 9 طب کا بیان ..... 935
- باب 1 اللہ نے جو بیماری نازل فرمائی اس کی شفا بھی نازل فرمائی ..... 935
- باب 2 شفا تین چیزوں میں ہے ..... 935
- باب 3 شہد سے علاج اور فرمان الہی "اس میں لوگوں کے لیے شفا ہے" ..... 935
- باب 4 کلونجی (کالے دانے) ..... 936
- باب 5 ناک میں قسط ہندی اور بھری کا ڈالنا ..... 936
- باب 6 بیماری کے سبب بچنے لگوانا ..... 936
- باب 7 جو منتر نہ کرے ..... 937
- باب 8 مرض جزام ..... 938
- باب 9 صفر کچھ نہیں ..... 938
- باب 10 نمونیہ ..... 938
- باب 11 بخار جنم کی گرمی سے ہے ..... 939
- باب 12 حامون کے لیے کیا ذکر ہوا ..... 939
- باب 13 نظر لگنے پر دم کرنا ..... 939
- باب 14 سانپ بچھو کے کانٹے پر دم کرنا ..... 940
- باب 15 نبی کریم ﷺ کا دم فرماتا ..... 940
- باب 16 قال لینا ..... 940
- باب 17 کہانت ..... 940
- باب 18 بیان میں جادو ہوتا ہے ..... 941
- باب 19 عدوی کچھ نہیں ..... 941



941	باب 20	زہر پینا اور خوفناک و خبیث چیز کو دوا سمجھنا
942	باب 21	جب برتن میں مکھی گر جائے
943	<b>لباس کا بیان</b>	
943	باب 1	تخنوں سے جو نچا ہے وہ جہنم میں ہے
943	باب 2	دھاری دار اور حاشیہ والی چادر اور شملہ
943	باب 3	سفید کپڑے
944	باب 4	ریشم پہننا اور اس کو بچھانا
944	باب 5	ریشم کو بچھانا
944	باب 6	مردوں کے لیے زعفرانی رنگ
945	باب 7	بالوں سے صاف جوتے اور بالوں والے جوتے پہننا
945	باب 8	پہلے بایاں جوتا اتارے
945	باب 9	نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری انگلی کا نقش کوئی بھی نہ بنوائے
945	باب 10	عورتوں کی مشابہت کرنے والوں کو گھر سے نکال دینا
946	باب 11	دڑھی بڑھانا
946	باب 12	خضاب
946	باب 13	تھنگریا لے ہل
946	باب 14	کچھ ہال سوئنا کچھ چھوڑے رکھنا
947	باب 15	عورت کا اپنے ہاتھ سے شوہر کو خوشبو لگانا
947	باب 16	جو خوشبو رد نہ کرے
947	باب 17	خوشبوئے زیرہ
947	باب 18	بروز قیامت تصویریں بنانے والوں کو عذاب ہوگا
947	باب 19	تصویریں پھڑدینا
949	<b>ادب کا بیان</b>	
949	باب 1	لوگوں میں حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون؟
949	باب 2	کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے
950	باب 3	قطع رحمی کا گناہ

- 950 باب 4 جو سہرہ می کرے اللہ اس سے ملے گا۔
- 950 باب 5 رحم معمولی سی تری سے بھی تر رہتا ہے۔
- 950 باب 6 بچے پر شفقت کرنا، جو سودینا اور گلے لگانا۔
- 951 باب 7 صدقہ می کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ چکائے۔
- 951 باب 8 اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سوجھے فرمائے ہیں۔
- 952 باب 9 بچے کو ران پر بٹھانا۔
- 952 باب 10 آدمیوں اور چالوروں پر رحم کرنا۔
- 953 باب 11 پڑوسی کے حق میں وصیت۔
- 953 باب 12 جس کی ایذا رسائی سے اس کا پڑوسی بے خوف نہیں۔
- 953 باب 13 جو اللہ پر اور رسول قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو اذیت نہ دے۔
- 954 باب 14 ہر نیک کام صدقہ ہے۔
- 954 باب 15 ہر معاملے میں نرمی کرنا۔
- 954 باب 16 موٹین کا آپس میں تعاون کرنا۔
- 954 باب 17 نبی کریم ﷺ بخش گو نہ تھے اور نہ بخش کے قریب آتے۔
- 955 باب 18 حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی کراہت۔
- 955 باب 19 گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت۔
- 956 باب 20 چٹل خور کی کراہت۔
- 956 باب 21 مہلہ آمیز تعریف کی کراہت۔
- 956 باب 22 حسد اور غیبت کی ممانعت۔
- 957 باب 23 کیسا گمان کیا جاسکتا ہے؟
- 957 باب 24 مومن کا اپنے گناہ چھپانا ضروری ہے۔
- 958 باب 25 قطع کلام اور فرمان نبوی ﷺ "کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلامی رکھے"
- 958 باب 26 فرمان الہی "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو"
- 958 باب 27 الزیت پر صبر۔
- 959 باب 28 غصہ سے پرہیز۔
- 959 باب 29 حیا۔

- |     |  |
|-----|--|
| 959 | باب 30 جب حیانہ رہے تو جو چاہے کر  |
|     | باب 31 لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملے اور فرمان ابن مسعود رضی اللہ عنہما "اپنے دین کو مجروح کیے بغیر لوگوں سے ملاپ رکھو اور اہل خانہ سے خوش طبعی رکھو۔" |
| 960 | باب 32 مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا  |
| 960 | باب 33 کون سے اشعار اور رجز اور حدی پڑھنا جائز ہیں اور کون سے مکروہ  |
| 960 | باب 34 وہ شاعری مکروہ ہے جو اللہ کے ذکر حصول علم اور حالات قرآن سے روک دے  |
| 960 | باب 35 کسی شخص کو دیلک کہنے کے بارے میں  |
| 961 | باب 36 لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارا جائے گا   |
| 961 | باب 37 فرمان نبوی ﷺ "کرم مومن کا دل ہے"  |
| 961 | باب 38 نام تبدیل کر کے اس سے اچھا نام رکھنا  |
| 961 | باب 39 جو کسی کا نام مختصر کر کے پکارے   |
| 962 | باب 40 اللہ عزوجل کے نزدیک ناپسندیدہ نام   |
| 962 | باب 41 چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا  |
| 962 | باب 42 چھینک میں کیا مستحب ہے اور بھائی میں کیا مکروہ ہے   |
| 963 | <b>اجازت مانگنے کا بیان</b>  |
| 963 | باب 1 تھوڑے زیادہ کو سلام کریں   |
| 963 | باب 2 چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے   |
| 963 | باب 3 واقف دنا واقف کو سلام کرنا   |
| 963 | باب 4 نظرنہ پڑنے کے لیے اجازت مانگنے کا حکم  |
| 964 | باب 5 شرمگاہ کے سوا دیگر اعضاء کا زنا  |
| 964 | باب 6 بچوں کو سلام کرنا  |
| 964 | باب 7 جب کوئی کہے "کون ہے" تو کہے "میں ہوں"  |
| 965 | باب 8 محاسن میں جگہ دینا   |
| 965 | باب 9 گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقہ میں لے کر بیٹھنا  |
| 965 | باب 10 جب تین سے زیادہ افراد ہوں تو آہستہ بات کر سکتے ہیں  |
| 965 | باب 11 سوتے وقت گھر میں آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو  |

966	باب 12 عمارت بنانے کے بارے میں
967	دعاؤں کا بیان
967	باب 1 ہر نبی کی ایک دعا قبول ہوئی ہے
967	باب 2 افضل استغفار
968	باب 3 نبی کریم ﷺ کا دن اور رات میں استغفار کرنا
968	باب 4 توبہ
969	باب 5 سوتے وقت کیا پڑھے
969	باب 6 داہنی کروٹ پر سونا
969	باب 7 رات کو جاگ اٹھے تو دعا مانگے
970	باب 8 باب
970	باب 9 یقین کے ساتھ دعا کرنا کیونکہ اس پر کسی کا زور نہیں
971	باب 10 بندے کی دعا مقبول ہوتی ہے جب وہ غلت نہ کرے
971	باب 11 حالت کرب میں دعا
971	باب 12 بلاء کی سختی سے پناہ مانگنا
971	باب 13 فرمان نبوی ﷺ "جسے میں نے اذیت دی (اے اللہ تو) اسے کفارہ اور رحمت بنا دے
972	باب 14 بخل سے پناہ مانگنا
972	باب 15 گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا
973	باب 16 فرمان نبوی ﷺ "اے ہمارے رب عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی"
973	باب 17 فرمان نبوی ﷺ "یا اللہ جو میرے انگلوں نے کیا اور پچھلوں نے کیا وہ معاف فرما دے
973	باب 18 لا الہ الا اللہ کہنے کی فضیلت
974	باب 19 سبحان اللہ کہنے کی فضیلت
974	باب 20 ذکر الہی کی فضیلت
976	خود دلی کا بیان
976	باب 1 صحت اور فراغت کا بیان اور یہ کہ زندگی تو آخرت کی زندگی ہے
976	باب 2 نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان "دنیا میں ایک غریب آدمی کی طرح رہو"
976	باب 3 امیدوں کا پھیلاؤ

- باب 4 جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ عزوجل نے اس کے معذرت کا کوئی موقع نہیں چھوڑا 977
- باب 5 جو نفل رمضان الہی کے لیے کیا جائے 977
- باب 6 نیک لوگوں کا اٹھ جانا 978
- باب 7 مال کے فتنے سے بچنا 978
- باب 8 جو مال آگے بھیجا وہی مال اُس کا ہے 978
- باب 9 نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دنیا سے کنارہ کر کے زندگی گزارنے کا حال 979
- باب 10 عبادت میں میانہ روی اور مداومت 981
- باب 11 اللہ عزوجل سے رحمت کی امید کے ساتھ اس کا خوف 982
- باب 12 زبان کی حفاظت اور جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے 982
- باب 13 گنہ گروں سے رکے رہنا 983
- باب 14 دوزخ کی آگ خواہشات نفسانیہ سے ڈھکی ہوئی ہے 983
- باب 15 جنت تمہارے جوتے کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے اور ایسے ہی جہنم بھی 983
- باب 16 اپنے سے مفلس کی طرف دیکھے اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھے 984
- باب 17 جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے 984
- باب 18 امانت داری کا نکل جانا 984
- باب 19 ریا کاری اور شہرت 986
- باب 20 تواضع 986
- باب 21 جو اللہ عزوجل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ عزوجل بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے 987
- باب 22 سکرات موت کا بیان 987
- باب 23 قیامت کے دن زمین کو اللہ عزوجل اپنے قبضے میں لے لے گا 988
- باب 24 حشر 989
- باب 25 ارشاد باری تعالیٰ ”کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں اٹھتا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس روز سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے“ 989
- باب 26 روز قیامت قصاص 990
- باب 27 جنت و دوزخ کے حالات 990
- باب 28 حوض کوثر کے بارے میں 992

۱۱۱۴

### تفسیر کتابیں

۱۱۱۴

باب ۱ اند کے م کے حضور قہر و کرم ہے

۱۱۱۴

باب ۱ ہر کا غیر مقرر ہو کر رہتا ہے

۱۱۱۵

باب ۱ بڑے کا بڑا کو بڑے کے واسطے کرتا ہے

۱۱۱۵

باب ۱ ہر شے میں ہے جس کو اللہ چاہے اس کے

۱۱۱۵

باب ۱ آدمی اور اس کے دل کے درمیان مائل

۱۱۱۵

### قسم نور و نفو کا بیان

۱۱۱۵

باب ۱ قسم اور نذر کا بیان

۱۱۱۵

باب ۲ نبی کریم ﷺ کی قسم کیسی ہوتی ہے

۱۱۱۷

باب ۳ فرمان الہی اور یہ کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی قسمیں کھائیں

۱۱۱۵

باب ۴ بڑھتی قسم میں بھولے سے حادث ہو جائے

۱۱۱۵

باب ۵ اطاعت میں نذر ماننا

۱۱۱۵

باب ۵ جو سر گیا اور اس نے نذر دانی تھی

۱۱۱۵

باب ۷ غیر ملک کی نذر اور گناہ کی نذر

۱۱۱۵

### کفارہ قسم کا بیان

۱۱۱۵

باب ۱ مدینہ شریف کا صاع اور نبی کریم ﷺ کا بجر

۱۱۱۱

### مسائل وراثت کا بیان

۱۱۱۱

باب ۱ ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

۱۱۱۱

باب ۲ بیٹی کی سو جو دگی میں پوتی کی وراثت

۱۱۱۲

باب ۳ آزاد کردہ غلام اسی قوم اور بھانجا بھی اسی میں شمار ہوگا

۱۱۱۲

باب ۴ جو کسی غیر پر باپ کا دعویٰ کرے

۱۱۱۳

### حدود کا بیان

۱۱۱۳

باب ۱ جو جے اور چھڑی سے مارا

۱۱۱۴

باب ۲ چور پر لعنت کرنا

۱۱۱۴

باب ۳ کتنی مالیت پر ہاتھ کاٹا جائے



مسلمانوں سے لڑنے والے کافروں اور مرتدوں کا بیان

- 1005 باب 1 تعزیر اور ادب  
1005 باب 2 غلام/ لونڈی پر قذف (تہمت)  
1005

دیتوں کا بیان

- 1006 باب 1 فرہان الہی: جس نے ایک جان کو بچایا گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو بچایا  
1006 باب 2 فرہان الہی 'جان' کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ  
1006 باب 3 جو ناحق کسی کا خون کرنا چاہیے  
1007 باب 4 جو اپنا حق خود لے لے یا سلطان کے کہے بغیر قصاص لے  
1007 باب 5 اگلیوں کی دیت  
1007

مرتد اور باغیوں سے توبہ کرانے اور ان سے لڑائی کے بیان میں

- 1008 باب 1 اللہ سے شرک کرنے کا گناہ  
1008

خوابوں کی تعبیر کا بیان

- 1009 باب 1 نیک لوگوں کے خواب  
1009 باب 2 اللہ کی طرف سے آیا ہوا خواب  
1009 باب 3 بشارتیں  
1009 باب 4 جو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے  
1010 باب 5 دن کے وقت خواب  
1010 باب 6 خواب میں قید ہونا  
1011 باب 7 جب خواب دیکھے کہ اس نے ایک چیز نکال کر دوسری جگہ پہنچائی  
1011 باب 8 جھوٹا خواب بیان کرنا  
1012 باب 9 جو یہ سوچے کہ پہلا تعبیر بتانے والا اگر غلط بتائے تو کچھ نہ ہوگا  
1012

فتنوں کا بیان

- 1014 باب 1 فرہان الہی نبوی ﷺ: تم میرے بعد ناپسندیدہ امور دیکھو گے  
1014 باب 2 فتنوں کا ظہور  
1014 باب 3 ہر آنے والا دور پہلے گزرے دور سے بدتر ہوگا  
1015

- 1015 باب 4 فرمان الہی "جو ہم پر تھیا راٹھائے وہ ہم میں سے نہیں" —————
- 1015 باب 5 ایسے فتنے ہوں گے کہ جب بیٹھا ہوا آدمی کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا۔ —————
- 1016 باب 6 بوقت فتنہ جنگل میں نکل جانا۔ —————
- 1016 باب 7 جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے۔ —————
- 1016 باب 8 جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے پھر وہاں سے نکل کر اس کے خلاف کہے۔ —————
- 1016 باب 9 آگ کا ٹکنا۔ —————
- 1017 باب 10 باب

## احکام کا بیان

- 1019 باب 1 امام کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ نہ ہو۔ —————
- 1019 باب 2 امارت کی حرص ناپسندیدہ ہے۔ —————
- 1019 باب 3 جو حکمران بنایا جائے مگر رعیت کی خیر خواہی نہ کرے۔ —————
- 1020 باب 4 جو لوگوں کو مشقت میں ڈالے اللہ اسے مشقت میں ڈالے گا۔ —————
- 1020 باب 5 کیا حاکم غصے کی حالت میں فیصلہ کرے اور فتویٰ دے۔ —————
- 1021 باب 6 کاتب کے لیے کیا استحب ہے۔ —————
- 1021 باب 7 امام کی لوگوں سے بیعت لینے کی کیفیت۔ —————
- 1021 باب 8 خلیفہ مقرر کرنا۔ —————
- 1022 باب 9 باب

## آرزوں کا بیان

- 1023 باب 1 کون سی تمنا ناپسندیدہ ہے؟۔ —————

## کتاب و سنت کو مضبوطی سے تھامنا

- 1024 باب 1 سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی۔ —————
- 1025 باب 2 سوال کی کثرت اور لائی یعنی تکلیف ناپسندیدہ ہے۔ —————
- 1025 باب 3 رائے زنی کی مذمت اور قیاس میں تکلف کا بیان۔ —————
- 1025 باب 4 فرمان نبوی ﷺ "تم پہلے لوگوں کے طریقوں کی پیروی کرنے لگو گے"۔ —————
- 1026 باب 5 شادی شدہ زانی کے لیے پتھر ہے۔ —————
- 1026 باب 6 حاکم کا اجتہاد صحیح ہو یا غلط ہو وہ اجر پائے گا۔ —————

باب 7 جو یہ کہے نبی کریم ﷺ کا انکار نہ کرنا حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں۔۔۔۔۔

### توحید کا بیان

باب 1 نبی کریم ﷺ کا امت کو توحید کی دعوت دینا۔۔۔۔۔

باب 2 فرمان الہی ”روزی دینے والا اور بہت بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے“۔۔۔۔۔

باب 3 فرمان الہی ”اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے اور فرمایا پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے

باب 4 فرمان الہی ”اور اللہ عز وجل تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے“ اور مزید فرمان الہی ”تو جانتا ہے جو میرے دل میں اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا“۔۔۔۔۔

باب 5 فرمان الہی ”وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کا کلام بدل دیں“۔۔۔۔۔

باب 6 قیامت کے دن اللہ عز وجل کا انبیاء علیہم السلام اور دوسرے لوگوں سے ہم کلام ہونا۔۔۔۔۔

باب 7 قیامت کے دن اعمال و اقوال کے وزن کا بیان۔۔۔۔۔



## عرض ناشر

الحمد للہ کہ ادارہ پروگریسو بکس کے قیام سے لے کر اب تک ہم کارپردازان ادارہ ہمت وقت اور ہر آن اسی کوشش میں مصروف رہتے ہیں کہ اس ادارے سے مذہبیات اور ادبیات پر بہترین کتب اپنے کرم فرما حضرات کی خدمت میں پیش کی جائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور نبی رحمت ﷺ کی نگاہِ رحمت اور قارئین کرام کے تعاون سے ہم آج تک اسی نصب العین کی تکمیل میں مشغول و مصروف رہے ہیں اور اب تک ہم نے اپنی جو مطبوعات آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں ان کی پسندیدگی اور قبولیت نے اس راہ میں ہمیں اور زیادہ سرگرم عمل بنادیا ہے اور اب تک دینی کتب کے اصل متون یا ان کے تراجم کو موجودہ نسل کی رہنمائی کے لیے پیش کرنا ہی ہمارا مقصود اور نصب العین بن گیا ہے۔ انشاء اللہ! ہم اس راہ میں اور زیادہ سرگرمی سے اپنے قدم اٹھائیں گے۔

آفتاب رسالت سے اقتباس شدہ ہدایت کا ذریعہ آیات قرآنی اور احادیث رسول ﷺ ہیں۔

پھر فکر آخرت کا یہ تقاضا ہے کہ انسان ایسے عقائد و خیالات اور اعمال کو اپنائے جن پر اللہ تعالیٰ ناراض نہ ہو بلکہ راضی ہو اور یہ ان بارگاہ رسالت کی رہنمائی کے بغیر ممکن نہیں۔

اسی بات کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے آپ کا ادارہ پروگریسو بکس نے انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے بہت سی نادر کتابیں شائع کی ہیں جیسے صحیح ابن حبان، صحیح ابن خزیمہ، مسند حمیدی، سنن ابوداؤد شریف، مؤطا امام مالک، مؤطا امام محمد، شرح مسند امام اعظم، شرح المعجم الصغیر للطبرانی، ریاض الصالحین (ترجمہ)، شرح آثار السنن، مختصر صحیح مسلم، احیاء العلوم، تاریخ الخلفاء اور دیگر ادارہ خریدار حضرات کی ڈیمانڈ پوری کرنے میں مصروف عمل ہے۔

اسی حوصلہ افزائی کا نتیجہ ہے کہ ہم نے حدیث شریف کی عظیم اور مستند کتاب ”مختصر صحیح بخاری“ کا عام فہم اور سلیس ترجمہ اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے۔

اس عظیم کتاب کا آسان اور سلیس ترجمہ کرنے والے علامہ ابو تراب محمد ناصر الدین ناصر الممدنی عطاری ہیں، ادارہ اس سے پہلے مولانا کی صحیح بخاری، شرح ریاض الصالحین، شرح شمائل ترمذی، شرح درود تاج، شرح کشف المحجوب،

شرح آثار السنن وغیرہ بھی شائع کر چکا ہے اور انشاء اللہ یہ سلسلہ آگے جاری رہے گا۔

ہم نے اپنی مطبوعات کو حسن صوری سے آراستہ پیراستہ کرنے میں کبھی کوتاہی سے کام نہیں لیا ہے، جس قدر بھی ممکن ہو سکا اور جماعتی حسن سے اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں پیش کیا ہے اور آپ نے ہماری اس کوشش کو سراہا ہے۔

اسی نصب العین کے تحت پیش نظر کتاب ”مختصر صحیح بخاری“ کو بھی بھرپور طریقے سے حسن معنوی کی طرح حسن ظاہری سے آراستہ کرنے میں بے اعتنائی نہیں برتی ہے۔

امید ہے کہ یہ گراں مایہ کتاب ہماری دیگر مطبوعات کی طرح آپ سے شرف قبول حاصل کرے گی۔

آخر میں گزارش ہے کہ جب آپ اس عظیم کتاب سے استفادہ کریں تو اپنے لیے دعا کرتے ہوئے ہمارے ادارہ کے تمام لوگوں کے لیے بھی ضرور دعا مانگیں۔

والسلام!

میاں غلام رسول

میاں شہباز رسول

میاں جواد رسول

میاں شہزاد رسول



## تقریظ

کتاب الہی قرآن مجید کو سمجھنا سید الانبیاء والمرسلین رحمۃ العالمین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی سنت و حدیث کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَوْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۱۰﴾ النحل: ۱۳۲  
ترجمہ: ”ہے شک ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری تاکہ آپ (ان احکام کو) کھول کر بیان کریں جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے خطبہ الوداع میں ارشاد فرمایا:

(وقد ترکت فیکم مآلن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ) (صحیح مسلم: 2948)  
ترجمہ: ”میں تم دو (عظیم المرتبت) چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رہو گے تم کبھی گمراہ نہیں ہو گے۔“

قرآن و سنت دین کے لیے لازم و ملزوم ہیں۔ سنت کے بغیر نماز کے قرآنی حکم پر بھی عمل ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ نماز کے پانچ اوقات کی تصریح قرآن مجید میں بیان نہیں فرمائی بلکہ اوقات کا تعین متفرق طور پر اشارات و کنایات میں ان امور کا بیان ہے۔ ارکان صلوٰۃ بھی متفرق طور پر بیان کئے گئے ہیں۔ لیکن ایک ترتیب کے مطابق نماز کی ادائیگی کا طریقہ قرآن مجید میں بیان نہیں فرمایا گیا۔ اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (صلو کما رأیتمونی اصلی) [صحیح بخاری: رقم الحدیث: 631]  
ترجمہ: تم جس طرح مجھے نماز پڑھتا دیکھو ویسے ہی نماز پڑھو۔

حج کے بارے میں فرمایا: (خذوا عنی مناسککم) ترجمہ: ”تم مجھ سے مناسک حج سیکھو۔“

اسی طرح زکوٰۃ کا حکم تو قرآن میں ہے لیکن زکوٰۃ و صدقات واجبہ کے صرف ایک شعبے کا تفصیلی بیان قرآن میں ہے اور وہ ہے مصارف زکوٰۃ کا بیان (التوبہ آیت نمبر 60) وجوب زکوٰۃ کی شرائط، شرح زکوٰۃ اور نصاب زکوٰۃ کا بیان قرآن مجید میں نہیں ہے۔ ان تمام کا تفصیلی احکام کا بیان حدیث میں ہے۔ لہذا حدیث و سنت کے بغیر نہ اسلام کی کامل فہم ممکن ہے اور نہ ہی اسلامی عبادت پر عمل ممکن ہے۔

ہمارے اسلاف کا امت پر احسان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہر قول، فعل، حال اور ادا کو احادیث میں محفوظ فرمادیا اور احادیث مبارکہ کے صحیح اور ضعیف ہونے کے بارے میں باقاعدہ معیارات وضع کئے۔ اسی طرح روایان سے اخذ حدیث کے لیے کڑی



شرائط عامد کیں اور اس کے لیے ایک مستقل علم ”علم اسماء الرجال“ وضع کیا گیا ہے۔ پھر ان سخت شرائط و معیارات کی رعایت کرتے ہوئے کتب حدیث مرتب ہوئیں۔ اس سارے سرمایہ احادیث میں امام محمد بن اسماعیل بخاری کی ”الجامع المسند الصحيح“ کو ہر دور میں محدثین امت نے مقابلتاً صحیح قرار دیا ہے۔ امام بخاری چونکہ خود مجتہد بھی تھے اور انہوں نے ترجمۃ الباب قائم کر کے یہ اشارات دیئے کہ اس باب کی احادیث سے کون سا مسئلہ ثابت ہوتا ہے۔ اس ضرورت کے تحت مختلف مقامات پر مختلف مسائل کے اخذ کے لیے وہ اپنی روایات کو مکرر لائے اور بعض روایات کا ایک حصہ ایک مقام پر ایک باب کے تحت اور دوسرا حصہ حسب ضرورت دوسرے مقام پر دوسرے باب کے تحت کیا۔ اس لیے فنی اعتبار سے احادیث کی تعداد زیادہ ہو گئی، لیکن اپنی اصل کے اعتبار سے کل احادیث تخریج ۷۵۶۳ ہیں۔ پھر ہر حدیث کے ساتھ تفصیلی سند کا ذکر محدثین کی ضرورت ہے عام قاری کی نہیں ہے۔ اس لیے صحیح بخاری کو تفصیلی اسناد حذف کر کے ”تجرید البخاری“ کے عنوان سے مرتب کیا گیا ہے۔

اسی سچ پر نویں صدی کے ایک جلیل القدر محدث امام زین العابدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی نے ”التجريد الصريح لاحاديث الجامع الصحيح“ کے نام سے اپنی تالیف مرتب کی۔

فاضل نوجوان مولانا ناصر الدین ناصر الدینی زید مجدہ نے اس تالیف کی احادیث مرفوعہ کا ترجمہ کیا ہے جو ایک قابل قدر کاوش ہے۔ یہ ماشاء اللہ تحقیق، تصنیف و تالیف اور ترجمہ کا ذوق و شوق رکھتے ہیں۔ ان کی دیگر مؤلفات حسب ذیل ہیں۔

(۱) شرح ریاض الصالحین (۴ جلد) (۲) شرح شمائل ترمذی (۳) شرح درود و تاج (۴) مختصر صحیح مسلم (۵) صحابہ و تابعین کی زندگیوں کا انسائیکلو پیڈیا (۶) شرح کشف المحجوب (۷) زبدۃ الفکر شرح نخبۃ الفکر (۸) ناصر الاصول فی حدیث الرسول (۹) شرح مقدمہ مشکوٰۃ المصابیح۔ ان تالیفات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کی دلچسپی کا مرکز و محور حدیث رسول ہے اور یہ ایک اچھی عادت ہے میں اپنے مشاغل کثیرہ اور عدیم الفرستی کے سبب اس کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکا۔ تاہم اس نوجوان فاضل کے علمی ذوق کی تحسین رہا ہوں اور اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں اخلاص نیت سے دست بدعا ہوں کہ وہ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طفیل ان کی سعی جمیل کو اپنی بارگاہ میں شرف قبولیت عطا فرمائے ان کے علم اور فیضان علم میں برکات عطا فرمائے اور ان کی تالیفات کو قبول عام عطا فرمائے۔

پروفیسر مفتی منیب الرحمن



## مقدمة الكتاب

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو مخلوقات کو صورتیں دینے والا اور پیدا کرنے والا ہے بہت ہی زیادہ بخشے والا رحمتوں و نعمتوں کے دروازے کھولنے والا اور بے حساب رزق دینے والا ہے انعام کے مستحق ہونے سے قبل ہی نعمتیں عطا فرمانے والا ہے اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور سلام اس ذات گرامی پر ہوں جنہیں مکارم اخلاق کی تکمیل کے لیے مبعوث اور انہیں ہر اعتبار سے تمام مخلوق پر فضیلت دی یہاں تک کہ اطراف عالم میں کوئی ایسا نہیں جس سے آپ برتر نہ ہوں اللہ عزوجل کی رحمتیں اور سلام آپ کی آل پر ہو راہ خدا میں بکثرت خرچ کرنے والے ہیں اور آپ کے اصحاب پر جو وفادار اور اطاعت شعار ہیں۔

حمد و صلوة کے بعد یہ بات جانی چاہیے کہ یکتائے زمانہ محدثین میں بلند مقام رکھنے والے امام کبیر ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن براہیم یعنی امام بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب ”الجامع الصحیح“ (بخاری شریف) دین اسلام کی عظیم و مفید ترین کتب میں سے ہے، لیکن بخاری شریف میں احادیث تکرار کے ساتھ مختلف ابواب میں پائی جاتی ہیں اگر کوئی کسی حدیث کو نکالنا چاہے تو اسے تلاش بسیار و بڑی محنت کے بعد ہی حاصل کر سکے گا اسی انداز تالیف سے امام بخاری کا مقصد یہ تھا کہ قاری کو معلوم ہو جائے کہ بخاری شریف میں مروی احادیث کثرت طرق اور شہرت کی حامل ہیں جب کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ طالب حدیث کو یہ معلوم ہو جائے کہ بخاری شریف میں جو احادیث ہیں وہ صحیح ہیں اور پڑھنے والا اصل حدیث سے واقف ہو جائے امام نووی اپنی کتاب شرح صحیح مسلم کے مقدمے میں فرماتے ہیں ”جب کہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث کی متعدد سندوں کو مختلف ابواب میں ایک بعید فاصدے کے ساتھ ذکر کرتے ہیں جس کے سبب سے ایک حدیث کی متعدد سندوں کو یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور بار بار ایسا بھی ہوتا ہے کہ امام بخاری حدیث کو ایسے باب کے تحت ذکر کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ یہاں اس حدیث کو لے آئیں گے جس کے سبب طالب حدیث کے لیے حدیث کو تلاش کرنا اور اس کی تمام اسناد کو یاد رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔“

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

میں نے متاخرین حفاظ کی جماعت کو اسی غلطی پر پایا کہ انہوں نے بعض ان احادیث کو جو بخاری شریف میں موجود تھیں ان کے بخاری شریف میں مروی ہونے سے انکار کر دیا ایسا اس لیے ہوا کہ یہ احادیث بخاری شریف میں متفرق ابواب میں مروی تھیں اور پڑھنے والے کا خیال تھا کہ یہ احادیث ان ابواب میں نہ ہوں گی لہذا میں نے چاہا کہ اولاً بخاری کی احادیث کو بغیر تکرار کے اس طرح الگ کر دوں کہ ان کی اسانید کا ذکر نہ کروں تاکہ بغیر کسی پریشانی کے حدیث آسانی سے مل جائے۔

ہر مکرر حدیث کو ایک ہی جگہ بیان کروں لیکن اگر دوسری جگہ اس روایت میں کچھ اضافہ ہو تو پوری حدیث ذکر کرنے کے بجائے اضافہ کا حوالہ دے دوں۔ ایک ہی حدیث ایک جگہ مختصر آئی اور مفید اضافے کے ساتھ دوسری جگہ تفصیل سے آئی تو دوسری حدیث کو تفصیلی ہونے کے سبب ذکر کروں گا۔ مقطوع اور معلق روایات کو چھوڑ کر صرف مرفوع اور متصل احادیث کو بیان کروں گا۔ اسی طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد آنے والے کے اپنے واقعات جن کا حدیث سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ان میں نہ کریم رؤف رحیم ﷺ کا ذکر مبارک ہے جیسے حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا سفینہ بنی ساعدہ کی طرف جانا اور ان کے درمیان ہونے والی بات چیت اور جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ اپنے بیٹے کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ان کے گھر میں دفن ہونے کے لیے اجازت لینے کی وصیت اور (ان کے بعد بننے والی) شوریٰ کے بارے میں کلام اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی بیعت حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کی اپنے بیٹوں کو قرض اتارنے کی وصیت اور ان کے مشابہ دیگر واقعات کا بھی ذکر نہ کروں گا۔

پھر یہ کہ حدیث کے آغاز میں صرف اسی صحابی کا نام ذکر کروں گا جس نے اس حدیث کو بیان کیا ہے تاکہ راوی کو علم ہو جائے امام بخاری نے جو الفاظ روایت حدیث میں ذکر کیے ہیں زیادہ تر انہی الفاظ کا التزام کروں گا مثلاً وہ کہتے ہیں ”عن عائشہ رضی اللہ عنہا“ کبھی کہتے ہیں عن ابن عباس رضی اللہ عنہما اور کبھی عن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کبھی عن ابن عمر رضی اللہ عنہما اور کبھی عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نیز بعض اوقات عن انس رضی اللہ عنہ اور بعض مقامات پر عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ذکر کرتے ہیں۔

اس طرز اختلاف میں ان کی پیروی کرتے ہوئے جو الفاظ انہوں نے کہے ہیں وہی کہوں گا کبھی وہ کہتے عن فلاں مراد کوئی صحابی ہوتے عن النبی ﷺ اور کبھی وہ کہتے قال رسول اللہ ﷺ اور کبھی یہی بات یوں کہتے کہ ان النبی ﷺ قال کذا وکذا تو ہر صورت ہی میں امام بخاری کی پیروی کروں گا اگر میری اس تالیف میں کوئی شخص کسی جگہ الفاظ کا کوئی اختلاف دیکھے تو وہ نسخوں کے مختلف ہونے کے سبب سے ایسا ہوگا۔

الحمد للہ! مجھے متعدد مشائخ سے بہت ساری ایسی متصل اسانید ملی ہیں جو امام بخاری تک پہنچتی ہیں ان میں سے چند ایک یہ ہیں۔

ان ہی میں سے ایک شہر میں ۸۲۳ ہجری میں میں نے صحیح بخاری کے کچھ اجزا پڑھے اکثر کاسماع کر کے اسی کی اجازت حاصل کی انہوں نے اپنے والد محترم سے اجازت حدیث لی پھر اپنے استاد شرف المحدثین موسیٰ بن موسیٰ بن علی دمشقی سے جو غزووں کے نام سے مشہور ہیں مکمل طور پر صحیح بخاری کا درس لیا انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ہمارے شیخ نے خبر دی کہ شیخ ابوالعباس احمد بن ابی طالب کو پہلے سے اجازت اور دوسرے سے سماع کی اجازت حاصل ہے۔

اور ان ہی میں سے امام ابوالفتح محمد بن امام زین الدین ابوبکر بن حسین مدنی عثمانی سے مجھے بخاری کے اکثر حصے کی سماعت اور پوری کتاب کی اجازت حاصل ہے اور خاتمہ الحفاظ شیخ امام شمس الدین ابوالخیر محمد بن محمد بن محمد جزری دمشقی اور قاضی علامہ حافظ قتی

الدین محمد بن احمد فاسی مکی جو مکہ مکرمہ میں مائیکوں کے قاضی تھے ان سے بھی مجھے ان سے بھی پوری بخاری شریف کی اجازت معین حاصل ہے اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمت ہو۔

تینوں شیوخ نے ہم سے فرمایا کہ ہم نے اس کو شیخ امام الحافظ شیخ الحدیث ابواسحاق ابراہیم بن محمد بن صدیق دمشقی جو کہ ابن دسام کو بتایا فرمایا انہوں نے حضرت ابوالعباس الحجار کو پڑھ کر سنایا۔

میں نے اپنے شیخ ابوالفتح کے بیٹے شیخ امام زین الدین ابوبکر بن حسین مدنی مرانی سے بھی عالی سند حاصل کی ہے اور قاضی القضاۃ مجد الدین محمد بن یعقوب شیرازی سے بھی اجازت عامہ لی۔

ان دونوں شیوخ کو حضرت ابوالعباس حجار سے اجازت حاصل ہے شیخ ابوالعباس الحجار کو شیخ حسین بن مالک زبیدی سے انہیں شیخ ابوالوقت عبدالاول بن عیسیٰ بن شعیب بنی البرہوی صوفی سے انہیں شیخ عبدالرحمن بن محمد مظفر داذدی سے فرمایا کہ ہم نے امام ابو محمد عبد اللہ بن احمد بن حمویۃ السرخسی کو پڑھ کر سنایا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے شیخ صالح محمد بن یوسف العزیزی کو پڑھ کر سنایا اور انہوں نے فرمایا کہ ہم نے امام کبیر ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بخاری کو پڑھ کر سنایا۔

اور ان میں سے ہر ایک جو ذکر کئے گئے، امام بخاری تک ان کے لیے اسانید مختلف طرق سے موجود ہیں۔ اور الحمد للہ! ان کے علاوہ بھی اسانید جو کہ کثیر مشائخ سے ہیں جن کی تعداد بہت طویل ہے ان کی اجازت مجھے حاصل ہے ان سے اختصار کرتے ہوئے ان اسانید کو اختیار کیا ان کی شہرت اور علو کی بنا پر۔ میں نے اپنی کتاب مبارک کا نام التجرید الصصحح لا حادیث اہی مع الصصحح رکھا، اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس کو نفع بخش بنائے اور اس عمل کو خالص اپنے لیے کرنے کی توفیق دے و صلی اللہ علی نبینا محمد والہ وصحبہ اجمعین!



## تعارف امام بخاری

الامام الحافظ الحجۃ ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ بن بردزبہ البخاری الجعفی 13 شوال 194 ھ کو بخارا میں روئے  
افروز دار دنیا ہوئے اور آپ کی وفات شب عید الفطر 256 ھ میں ہوئی۔ عید کے روز نمازِ ظہر کے بعد سمرقند سے چھ میل کے فاصلہ پر  
خرنگ میں دفن ہوئے۔ آپ کی سن ولادت، سن وصال اور عمر کو بعض محدثین نے ایک شعر میں بیان کیا جس کو شاہ عبدالعزیز محدث  
دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنی تصنیف ”بستان المحدثین“ میں نقل کیا:

کان	البخاری	حافظاً	و	محدثاً
جمع	الصحيح	مکمل	التحریر	
میلادہ	صدق	و	مدۃ	عمرة فیہا
حمید	وانقطی	فی	نور	

(شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی۔ بستان المحدثین، ص: 275)

”امام بخاری حافظ و محدث تھے آپ نے صحیح بخاری کو تحریرِ کامل کے ساتھ جمع فرمایا۔ آپ کا سن ولادت لفظ صدق، عمر  
مبارک لفظ حمید اور سن وصال لفظ نور کے اعداد سے نکلتا ہے۔“

آپ کے اجداد

آپ کے اجداد میں سے مغیرہ ایمان لائے۔ مغیرہ کا باپ بردزبہ فارس کا باشندہ اور مجوسی تھا اور حالت کفر پر ہی اس کی موت  
واقع ہوئی۔ مغیرہ حاکم بخارا ایمان جعفی کے ہاتھ پر مشرف بہ اسلام ہوئے تو ان کے ساتھ موالات اسلام کی نسبت حاصل ہو گئی۔  
اس لیے انہیں جعفی کہا جاتا ہے اور امام بخاری کو جعفی کہنے کی وجہ بھی یہی ہے۔ (علامہ احمد سعید کاظمی۔ مقالات کاظمی: 1/235)

تقویٰ و پرہیزگاری

امام بخاری کے والد اسماعیل بن ابراہیم عظیم محدث، خوشحال اور دولت مند تھے نیز اس کے ساتھ ساتھ انتہائی صالح اور پرہیزگار  
بھی تھے۔ احمد بن حفص کا بیان ہے کہ میں ابوالحسن اسماعیل بن ابراہیم کی موت کے وقت ان کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہ کہنے لگے  
کہ میرے پاس جس قدر مال ہے اس میں ایک درہم بھی مشتبہ نہیں ہے۔ (شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی۔ ارشاد الساری: 1/37)

## ابتدائی حالات

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں کہ امام بخاری کے والد کا انتقال امام بخاری کے ایام طفولیت میں ہی ہو گیا تھا آپ کی پرورش کی تمام تر ذمہ داری آپ کی والدہ نے سنبھال لی۔ بچپن ہی میں امام بخاری کی بصیرت بھی جاتی رہی متعدد ماہر معالجین کے علاج و تدبیر کے باوجود بینائی درست نہ ہو سکی۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے بارگاہ خداوندی میں انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ دعائیں مانگیں۔ بالآخر دریائے رحمت جوش میں آیا۔ آپ کی دعاؤں کو شرف قبولیت عطا ہوا تو خواب میں حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی۔ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہاری درد بھری دعاؤں کے سبب سے پروردگار عالم نے تمہارے لخت جگر کو بصارت لوٹا دی ہے۔ صبح جب امام بخاری بیدار ہوئے تو آنکھیں روشن دیکھیں۔ (شیخ عبدالحق محدث دہلوی۔ اشعۃ المحدث: 9/1)

تحصیل علم حدیث

امام بخاری نے نو یا دس سال کی عمر میں طلب علم حدیث کا آغاز فرمایا۔ سولہ سال کی عمر میں آپ نے ابن مبارک اور امام وسیع کی کتب حدیث کو حفظ کر لیا۔ پھر طلب علم حدیث کی خاطر سفر اختیار فرمایا۔ شام، مصر اور جزیرہ میں دو مرتبہ تشریف لے گئے۔ چار مرتبہ بصرہ اور چھ مرتبہ حجاز گئے۔ متعدد بار کوفہ اور بغداد بھی گئے۔ خود فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ہزار سے زائد آدمیوں کی حدیث لکھی اور اسی طرح بے شمار افراد نے امام بخاری سے علم حدیث حاصل کیا نوے ہزار (90,000) افراد نے امام بخاری سے صحیح بخاری کو روایت کیا۔ حفظ حدیث میں امام بخاری کا کوئی مساوی نہ تھا۔ سند، متن، معرفت علل اور صحیح و سقم کے درمیان تمیز کرنے میں امام بخاری اپنی مثال آپ تھے۔ امام مسلم نے امام بخاری کو ان الفاظ کے ساتھ خراج تحسین پیش کیا:

لَا يَبْغُضُكَ إِلَّا حَاسِدٌ وَأَشْهَدُ أَنَّهُ لَيْسَ فِي الدُّنْيَا مِثْلَكَ.

”آپ سے بغض رکھنا حاسد کے علاوہ کسی کا کام نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اس وقت دنیا میں بے مثل ہیں۔“

## قوت حافظہ

امام بخاری حیرت انگیز حافظے کے حامل تھے حاشد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ امام بخاری ہمارے ساتھ مشائخ بصرہ سے حدیث کا سماع کیا کرتے تھے۔ اور آپ کے علاوہ تمام شرکاء درسی احادیث کو معرض تحریر میں لاتے تھے۔ تقریباً پندرہ سولہ دن کا عرصہ زور گیا تو ہم نے امام بخاری سے کہا کہ آپ نے اتنے دنوں کی محنت ضائع کر دی کیونکہ اس قدر حدیثیں جو آپ نے لکھیں، وہ کیسے یاد رہ سکتی ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا: تم اپنے تحریر کردہ مجموعے لے آؤ۔ جب ہم اپنے مجموعے حدیث لے آئے تو امام بخاری نے بترتیب احادیث سنائی شروع کر دیں اور پندرہ ہزار احادیث سے بھی زیادہ بیان کر ڈالیں۔ یہ سن کر ہمیں ایسا معلوم ہوا کہ گویا یہ احادیث خود امام بخاری نے ہمیں لکھوائی ہیں۔ (علامہ احمد سعید کاظمی مقالات کاظمی: 237/1)

ہدی الساری میں منقول ہے کہ سلیمان بن مجاہد نے امام بخاری کو بچپن کے زمانہ میں دیکھا اور پوچھا کہ کیا تو ہی وہ شخص ہے جس



کے بارے میں مشہور ہے کہ اسے ستر ہزار احادیث یاد ہیں۔ امام بخاری نے فرمایا: مجھے اس سے بھی زیادہ حدیثیں یاد ہیں اور میں نے صحابہ سے احادیث روایت کرتا ہوں ان میں سے اکثر کی ولادت و وفات کی تاریخ اور ان کی جائے سکونت پر طالع رکھتا ہوں۔ میں کسی حدیث کو روایت نہیں کرتا مگر کتاب و سنت سے اس کی اصل پر واقفیت رکھتا ہوں۔ (امام احمد القسطلانی، ارشاد ساری: 34/1)

محمد بن حاتم کہتے ہیں کہ ایک دن ہم امام فریابی کی خدمت میں حاضر تھے کہ انہوں نے حدیث کی سند بیان کرتے ہوئے یہ حدیثنا سفیان عن ابی عروۃ عن ابی الخطاب عن ابی حمزہ

اس سند میں سوائے سفیان کے تمام راویوں کے ناموں کی بجائے کنیتیں مذکور ہیں۔ فریابی نے ہم سب سے ان راویوں کے نام پوچھے تو ہم میں سے کوئی بھی نہ بتا سکا۔ بالآخر سب کی نظریں امام بخاری کی طرف اٹھیں تو امام بخاری نے فرمایا: ابو عروہ کا نام ابو بن راشد اور ابو الخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ اور ابو حمزہ کا نام انس بن مالک ہے۔ (ابن حجر عسقلانی، مہذب الساری: 251/2)

لوگوں نے بارہا امام بخاری کا امتحان لیا اور ہر بار امام بخاری نے اپنی خداداد قوت حافظہ اور مغز بیدار کی بدولت اپنی قابلیت اور فن حدیث میں مہارت کا ثبوت دیا۔ حافظ ابوالازہری راوی ہیں کہ ایک مرتبہ سمرقند میں چار سو محدث جمع ہوئے اور انہوں نے امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے شام کی اسناد عراق کی اسناد میں اور عراق کی اسناد شام کی اسناد میں داخل کر دیں، اور لگاتار سات دن تک امام بخاری کو مغالطہ دینے کے لیے اس قسم کی مغالطہ آمیز اسناد اور متن پیش کرتے رہے۔ لیکن کسی مرتبہ بھی امام بخاری کو نہ تو سند میں مغالطہ دے سکے اور نہ ہی متن میں مغالطہ دینے میں کامیاب ہوئے۔

(مولانا غلام رسول سعید، تذکرۃ المحدثین، ص: 179، بحوالہ ارشاد ساری: 34/1)

## امام بخاری کے اساتذہ

امام بخاری کے اساتذہ و مشائخ میں ان تمام حضرات کا تذکرہ کرنا تو اس مختصر مقالہ میں مشکل ہے۔ کیونکہ آپ کے اساتذہ کی تعداد ایک ہزار سے بھی زائد ہے۔ تاہم آپ کے مشائخ میں سے بعض عظیم الشان اور جلیل القدر المرتبت محدثین کے اسماء گرامی ذکر کئے جاتے ہیں:

• بخارا میں) محمد بن سلام بیکندی	• عبد اللہ بن محمد مسندی
• محمد بن عروہ	• ہارون بن الشنف
• (بلخ میں) نکی بن ابراہیم	• یحییٰ بن بسر الزاہد
• (مرد میں) علی بن شقیق	• معاذ بن اسد
• عبدان	• صدقہ بن فضل
• (نیشاپور میں) یحییٰ بن یحییٰ	• بشر بن حاکم



- |                                     |                                   |
|-------------------------------------|-----------------------------------|
| • (ری میں) حافذا بن نعیم بن موسیٰ   | • : ورق                           |
| • شریح بن نعمان                     | • (بخدا میں) محمد بن عیسیٰ        |
| • (بصرہ میں) ابو عاصم انجیل         | • معقل بن منصور                   |
| • محمد بن عبد اللہ انصاری           | • بدل بن بحر                      |
| • عمر بن عاصم                       | • عبد الرحمن بن محمد              |
| • (کوفہ میں) عبید اللہ بن موسیٰ     | • عبد اللہ بن رجاء                |
| • طلق بن غنام                       | • ابو نعیم                        |
| • خلاد بن یحییٰ                     | • حسن بن عطیہ                     |
| • قبیسہ                             | • خالد بن مخلد                    |
| • حمیدی                             | • (مکہ میں) ابو عبد الرحمن مقرئ   |
| • (مدینہ میں) عبد العزیز اویسی      | • احمد بن محمد ازرقی              |
| • مطرف بن عبد اللہ                  | • ابو ثابت محمد بن عبد اللہ       |
| • (مصر میں) سعید ابن ابی مریم       | • (واسطہ میں) عمرو بن محمد بن عوف |
| • سعید ابن طید                      | • عبد اللہ بن صالح                |
| • (دمشق میں) ابو مسہر               | • عمرو بن ربیع                    |
| • (قیساریہ میں) محمد بن یوسف فریابی | • ابو نصر فراہیسی                 |
| • (حمص میں) ابو المغیرہ             | • (عسقلان میں) آدم بن ابی ایاس    |
| • وہبی                              | • ابو الیمان                      |
| • احمد بن خالد                      | • علی بن عیاش                     |
|                                     | • وحاطی                           |
- (مولا تا غلام رسول سعید، تذکرہ المحدثین، ص 176)

فقہی مسلک

امام بخاری کے فقہی مسلک کے بارے میں امام قسطلانی بحوالہ امام تاج الدین السبکی فرماتے ہیں:

وَقَدْ ذَكَرَهُ أَبُو عَاصِمٍ فِي طَبَقَاتِ الشَّافِيَةِ۔

یعنی امام ابو عاصم نے امام بخاری کو طبقات شافعیہ میں ذکر فرمایا نیز امام موصوف یعنی تاج الدین سبکی برائے طبقات ترمذیہ الکبریٰ میں فرماتے ہیں:

وَسَمِعَ بِمَكَّةَ عَنِ الْحَمِيدِيِّ وَعَلَيْهِ تَفَقَّهَ عَنِ الشَّافِعِيِّ

یعنی امام بخاری نے مکہ مکرمہ میں حمیدی سے حدیث کا سماع کیا اور ان سے فقہ شافعی کا علم حاصل کیا۔

(امام تاج الدین السبکی، طبقات الشافعیہ، کتاب 3/2)

مذکورہ بالا حوالہ جات کی روشنی میں اکثر علماء اس بات پر متفق ہیں کہ امام بخاری شافعی المذہب ہیں۔ امام بخاری، امام شافعی کے مقلد ہونے کے ساتھ ساتھ مجتہد فی المسائل اور طبقات فقہاء میں درجہ ثالثہ پر متمکن تھے چنانچہ بعض مسائل میں امام شافعی برائے سے اختلاف بھی کرتے ہیں۔ اسی لیے اہل علم فرماتے ہیں کہ امام بخاری کی حیثیت شوافع میں ایسی ہی ہے جیسی امام ابو جعفر طوسی کی احناف میں۔ (مولانا غلام رسول سعیدی، تذکرہ المحدثین، ص: 187)

تلامذہ

ویسے تو تقریباً ایک رکھ اشخاص نے امام بخاری سے حدیث کو روایت کیا لیکن باقاعدہ آپ سے استفادہ کرنے والے در زانوائے تہذیب طے کرنے والے حضرات میں سے بعض کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

عمر بن محمد بخیری	✽	ابو بکر بن ابی الدنیا	✽
ابو بکر بزار	✽	حسین بن محمد تبائی	✽
یعقوب بن یوسف بن اخرم	✽	عبداللہ بن محمد بن ناجعہ	✽
سہل بن شاذویہ بخاری	✽	عبید اللہ بن واصل	✽
قاسم بن زکریا مطرز	✽	ابو قریش محمد بن جمعہ	✽
محمد بن سلیمان باغندی	✽	ابراہیم بن موسیٰ جوہری	✽
علی بن عباس	✽	ابو حامد اعشی	✽
ابو بکر احمد بن محمد بن صدوق بغدادی	✽	اسحاق بن داؤد	✽
حاشد بن اسماعیل بخاری	✽	محمد بن موسیٰ	✽
محمد بن عبداللہ بن جنید	✽	جعفر بن محمد نیشاپوری	✽
ابو بکر بن داؤد	✽	ابوالقاسم بغوی	✽

● محمد بن ہارون حنفی

● ابو محمد بن صاعد

● مسیم بن عاتلی بغدادی

تصانیف

امام بخاری رحمہ اللہ نے طلب علم حدیث کے ساتھ ساتھ تصنیف و تالیف کے میدان میں بھی خاطر خواہ خدمات سر انجام دیں اور متعدد قابل قدر تصانیف کا ذخیرہ چھوڑا ہے۔ بعض کے نام یہ ہیں:

* التاریخ الکبیر	* الجامع الصغیر
* التاریخ الصغیر	* التاریخ الاوسط
* کتاب الکئی	* کتاب الضعفاء
* جزء رفع الیدین	* الادب المفرد
* کتاب الاثریۃ	* جزء القرائۃ خلف الامام
* کتاب العلل	* کتاب المحبہ
* الجامع الکبیر	* بر الوالدین
* المسند الکبیر	* التفسیر الکبیر
* قضایا الصحابۃ والتابعین	* خلق افعال العباد
* کتاب المبسوط	* کتاب الوحدان
* اسامی الصحابہ	* کتاب الفوائد

(ابن حجر عسقلانی، مہدی الساری: 2/262)



بسم الله الرحمن الرحيم

## 1- کتاب الوحي

## وحی کا بیان

وحی کی

ابتدا کا بیان

رسول اللہ ﷺ پر وحی کی ابتدا کیسے ہوئی؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”بے شک اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی جس کی ہجرت دنیا حاصل کرنے یا کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اسی کی طرف ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔“

ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حارث بن ہشام بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو وحی کیسے آتی ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کبھی گھنٹی کی آواز کی طرح آتی ہے یہ کیفیت مجھ پر بہت سخت ہوتی ہے جب یہ موقوف ہو جاتی ہے تو جو کہا گیا میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ اور کبھی فرشتہ انسانی شکل میں آ کر مجھ سے گفتگو کرتا ہے وہ جو کہتا ہے میں یاد کر لیتا ہوں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر سخت سردی کے دنوں میں جب وحی نازل ہوتی تو

## 1- باب کَيْفَ كَانَ بَدْءُ

الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

1- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ.

## 2 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلَافَةِ الْحَرِّ) - وَهُوَ أَشَدُّ عَلَى - فَيُفْضِمُ عَيْنِي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ - وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِي فَأَعْبَى مَا يَقُولُ).

قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ

اس کے تمام ہونے پر آپ کی پیشانی مبارک سے پسینہ بہہ رہا ہوتا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ پر وحی کا آغاز اچھے خوابوں سے ہوا آپ ﷺ جو خواب دیکھتے وہ صبح کی روشنی کی طرح نمودار ہوتا۔ پھر آپ ﷺ تنہائی پسند کرنے لگے اور غار حرا میں تنہائی اختیار فرمانے لگے اور وہاں کئی کئی راتیں ٹھہر کر عبادت کرتے آپ کا شانہ اقدس سے کھانے پینے کا سامان لے جا کر وہاں قیام کرتے پھر حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس لوٹتے تو وہ پھر اسی طرح کچھ دنوں کا توشہ تیار فرما دیتیں یہاں تک کہ اچانک غار حرا میں آپ کے پاس حق آ گیا۔ فرشتے نے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر زور سے بھینچا پھر چھوڑتے ہوئے عرض کی پڑھئے میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پکڑ کر دوبارہ بڑے زور سے بھینچا پھر چھوڑتے ہوئے عرض کہ پڑھئے۔ میں نے کہا میں پڑھنے والا نہیں ہوں اس نے مجھے پھر تیسری مرتبہ زور سے بھینچا اور عرض کی پڑھئے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔ پڑھئے اور آپ کا رب ہی سب سے بڑا کریم ہے۔ رسول اللہ ﷺ ان آیات کو لے کر واپس لوٹے آپ ﷺ کا دل کانپ رہا تھا پس حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور فرمایا مجھے کبل اڑھا دو مجھے کبل اڑھا دو۔ نہوں نے کبل اڑھا دیا یہاں تک کہ خوف کی کیفیت دور ہوئی پھر حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو واقعہ کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا مجھے اپنی جان کا ڈر ہے

الْبَرْدُ، فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَإِنْ جَبِينُهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا.

3- عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَوَّلُ مَا بُدِيَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ، فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ، ثُمَّ حُبِبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ، فَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ، فَيَتَحَنَّنُ فِيهِ - وَهُوَ التَّعَبُّدُ - اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ، وَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِكَ، ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ، فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا، حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ، فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ. قَالَ (مَا أَنَا بِقَارِئٍ). قَالَ (فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجُحْدَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي) فَقَالَ اقْرَأْ. قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ. فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ، ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ. فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ (زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي). فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوَغُ، فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأُخْبَرَهَا الْخَبَرَ (لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي). فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللَّهِ مَا يُخْزِيكَ اللَّهُ أَبَدًا. إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحْمَ، وَتَحْمِلُ الْكَلَّ، وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَتَقْرَى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى

نَوَائِبُ الْحَقِّ-

حضرت خدیجہؓ نے فرمایا کہ خدا کی قسم اللہ عز و جل آپ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا کیونکہ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں کمزوروں کا بوجھ اٹھاتے ہیں محتاجوں کو کما کر دیتے ہیں مہمانوں کی میزبانی کرتے ہیں اور راہ حق میں آنے والے مصائب برداشت کرتے ہیں۔

فَانْطَلَقْتُ بِهِ خَدِيجَةً حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ  
بْنِ تَوْقَلٍ بْنِ أَسَدٍ بْنِ عَبْدِ الْعُزَّى ابْنِ عِمْرٍ  
خَدِيجَةً - وَكَانَ امْرَأً تَنْصَرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ  
يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ، فَيَكْتُبُ مِنَ  
الْإِنْجِيلِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ، وَكَانَ شَيْخًا  
كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ - فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ: يَا ابْنَ عِمْرٍ  
اسْمَعْ مِن ابْنِ أَخِيكَ. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ  
أُمِّي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - خَبَرَ  
مَا رَأَى. فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي  
نَزَلَ اللَّهُ عَلَى مُوسَى - يَا لَيْتَنِي فِيهَا جَذَعًا.  
لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ. فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَوْ يُخْرِجُنِي هُمْ). قَالَ نَعَمْ. لَمْ  
يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِي،  
وَإِنْ يُدْرِكُنِي يَوْمُكَ أَنْصُرَاكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا. ثُمَّ  
لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُؤْتَى وَفَتَرَ الْوَحْيَ.

4 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ  
فَقَالَ - فِي حَدِيثِهِ (بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ

پھر حضرت خدیجہؓ آپ ﷺ کو ساتھ لے کر ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس آئیں جو آپ ﷺ کے چچا زاد تھے اور دور جاہلیت میں نصرانی ہو گئے تھے عبرانی زبان میں کتابت کرتے تھے اور جو توفیق الہی ہوتی انجیل سے لکھتے۔ اس وقت بہت بوڑھے اور بینائی سے محروم ہو چکے تھے۔ حضرت خدیجہؓ نے فرمایا اسے میرے بھائی اپنے بھتیجے کی بات سنئے تو ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا اے بھتیجے تم کیا دیکھتے ہو! رسول اللہ ﷺ نے جو دیکھا تھا وہ بیان فرمایا دیا بس ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا یہ تو وہی ناموس (وحی لانے والا فرشتہ) ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا اے کاش میں آپ کے عہد نبوت میں جوان ہوتا اور اے کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو نکال دے گی آپ ﷺ نے فرمایا کیا وہ مجھے نکال دیں گے؟ کہا ہاں جب بھی کوئی اس طرح کا پیغام لایا جیسا آپ لائے ہیں تو اس کے ساتھ ضرور عداوت رکھی گئی اگر میں اس وقت زندہ ہوتا تو آپ کی پوری مدد کروں گا۔ اس کے چند روز بعد ورقہ کا انتقال ہو گیا اور وحی کا نزول رک گیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاریؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بندش وحی کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا ”میں ایک روز چلا جا رہا تھا کہ میں نے اچانک آسمان سے ایک آواز

سنی نظر اٹھائی تو وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تو زمین و آسمان کے درمیان کرسی پر بیٹھا ہوا ہے میں اسے دیکھ کر خوف زدہ ہو گیا گھر واپس آیا اور کہا مجھے کب اڑھاؤ مجھے کب اڑھاؤ پس اللہ تعالیٰ نے مجھ پر وحی نازل فرمائی اسے بلا پوش اوڑھنے والے کھڑے ہو جاؤ پھر ڈر سناؤ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو اور اپنے کپڑے پاک رکھو اور بتوں سے دور رہو۔ پھر وحی لگا تا نازل ہونے لگی۔

صَوْنًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِزَاءِ جَالِسٍ عَلَى كُرْسِيِّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَرُعِبْتُ مِنْهُ، فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ: زَمِلُونِي زَمِلُونِي، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الْمَدْيَنِيُّ \* ثُمَّ فَأَنذِرْ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ وَتَسَبَّحْ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ) فَحَبَسَ الْوَحْيُ وَلَتَابَعِ

5 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ) قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعَاجِلُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً، وَكَانَ مَعَا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ - فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحَرِّكُهَا. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ) قَالَ جَمْعُهُ لَهُ فِي صَدْرِكَ، وَتَقْرَأُهُ (فَإِذَا قَرَأْتَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ) قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ (ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ) ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ. فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ، فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس فرمان الہی "تم یاد کرنے کی جلدی میں قرآن کے ساتھ اپنی زبان کو حرکت نہ دو" کے تحت فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ قرآن کے نزول کے وقت (اسے یاد کرنے کے لیے) اپنے لب ہائے مبارکہ کو حرکت دیتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں تمہیں حرکت دے کر دکھاتا ہوں جیسے میں نے رسول اللہ ﷺ کو حرکت فرماتے دیکھا تو اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا "تم اس قرآن کو جلدی یاد کرنے کے لیے اپنی زبان کو حرکت نہ دو۔ بے شک اس کا محفوظ کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے، یعنی تمہارے سینے میں محفوظ کرنا اور پڑھا دینا ہم پر ہے پھر اس فرمان الہی "جب ہم اسے پڑھ چکیں تو اس وقت پڑھے ہوئے کی اتباع کرو" کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا "یعنی غور سے سنو اور خاموش رہو"۔ پھر ارشاد الہی "پھر بے شک اس کی باریکیوں کا تم پر ظاہر فرمانا ہمارے ذمہ ہے" یعنی پھر ہمارے ذمہ کرم پر ہے تم سے پڑھوانا پس اس کے بعد جب رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ غور سے سنتے اور جب جبرائیل علیہ السلام چلے جاتے تو آپ ﷺ اُسے اُسی



طرح پڑھتے جیسے آپ ﷺ کو پڑھایا ہوتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں جب حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملاقات ہوتی تو آپ ﷺ کی سخاوت بے حد زیادہ ہو جاتی اور حضرت جبرائیل علیہ السلام رمضان کی ہر رات میں آپ ﷺ سے ملاقات کرتے اور آپ ﷺ کے ساتھ قرآن پاک کا دور کرتے۔ پس رسول اللہ ﷺ احسان کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ تیز رفتار ہوتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے حضرت ابوسفیان بن حرب نے بیان کیا کہ انھیں ہر قل قریش کی ایک جماعت کے ساتھ بلایا۔ یہ جماعت شام میں تجارت کی غرض سے گئی ہوئی تھی۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ابو سفیان اور قریش سے معاہدہ کیا ہوا تھا۔ یہ لوگ ایلیا میں ہر قل کے دربار میں حاضر ہو گئے اس وقت اس کے گرد روی سردار تھے پھر اس نے انھیں اور اپنے ترجمان کو بلایا اور کہا جس شخص نے دعویٰ نبوت کیا ہے تم میں بلحاظ سب اس کے زیادہ قریبی کون ہے تو ابوسفیان نے کہا کہ سب کے لحاظ سے میں ان کے زیادہ قریب ہوں اس نے کہا اسے میرے نزدیک کر دے اور اس کے ساتھیوں کو بھی اس کے قریب پیچھے بٹھا دو پھر اس نے اپنے ترجمان سے کہا میں اس شخص ﷺ کے متعلق پوچھنے لگا ہوں اگر یہ غلط بیانی کرے تو اس کی تکذیب کرو تا خدا کی قسم ابوسفیان کہتے ہیں خدا کی قسم اگر مجھے جھوٹا کہلانے سے حیاء آتی تو میں ضرور جھوٹ بولتا۔ پھر ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس نے مجھ سے سب سے پہلے حضور ﷺ کے متعلق پوچھا کہ تم میں اس کا

6- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ، وَكَانَ أَجْوَدَ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ حِينَ يَلْقَاهُ جَبْرِيلُ، وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ.

7 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ - وَكَانُوا تُجَارًا بِالشَّامِ - فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ، فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّومِ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَدَعَا بِتَرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيْكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يُزْعَمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ فَقَالَ أَذْنُوهُ مِثِّي، وَقَرِّبُوا أَصْحَابَهُ، فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ، ثُمَّ قَالَ لِتَرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَأِئِلُ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ، فَإِنْ كَذَّبَنِي فَكَذِّبُوهُ، قَوْلًا لِلَّهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْتِرُوا عَلَى كَذِبًا لَكَذَّبْتُ عَنْهُ، ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فَيَكُمُ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ، قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ

قُلْتُ: لَا. قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ  
 قُلْتُ: لَا. قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ  
 ضَعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ: بَلْ ضَعَفَاؤُهُمْ. قَالَ  
 أَيْزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ: بَلْ يَزِيدُونَ.  
 قَالَ فَهَلْ يَزِيدُ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخَطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ  
 أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ؟ قُلْتُ: لَا. قَالَ فَهَلْ تَتَّبِعُونَهُ  
 بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ: لَا. قَالَ  
 فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ: لَا، وَتَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا تَذَرِي  
 مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا. قَالَ وَلَمْ يُمَكِّبِي كَلِمَةً  
 أَدْخِلَ فِيهَا شَيْئًا غَيْرَ هَذِهِ الْكَلِمَةِ. قَالَ فَهَلْ  
 قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَكَيْفَ كَانَ  
 قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ؟ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ  
 سِجَالٌ، يَنْتَالُ مِنَّا وَنَتَالُ مِنْهُ. قَالَ مَاذَا  
 يَأْمُرُكُمْ؟ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ، وَلَا  
 تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَاتُّرُكُوا مَا كَانَ تُشْرِكُوا بِهِ  
 شَيْئًا، وَاتُّرُكُوا مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُكُمْ، وَيَأْمُرُنَا  
 بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ. فَقَالَ  
 لِلتَّزْجَمَانِ قُلْ لَهُ: إِنِّي سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ،  
 فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ، فَكَذَلِكَ  
 الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا، وَسَأَلْتُكَ هَلْ  
 قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ قَبْلَهُ، فَذَكَرْتَ أَنَّ لَا، قُلْتُ  
 فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ، لَقُلْتُ  
 رَجُلٌ يَتَأَسَّى بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ، وَسَأَلْتُكَ هَلْ  
 كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، فَذَكَرْتَ أَنَّ لَا، قُلْتُ:

نسب کیا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں سے عالی نسب تبار  
 نے کہا کیا تم میں سے پہلے بھی یہ بات کسی نے کہی تھی؟ میں نے  
 کہا نہیں اس نے کہا کیا اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ  
 ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اس کی پیروی کرنے والے  
 مالدار لوگ ہیں یا غرباء؟ میں نے کہا غریب لوگ اس نے کہا وہ  
 پیروکار تعداد میں بڑھ رہے ہیں یا گھٹ رہے ہیں میں نے کہا  
 بلکہ بڑھ رہے ہیں۔ اس نے کہا اس کے دین میں داخل ہونے  
 کے بعد کیا کوئی برگشتہ ہو کر اچھا ہے؟ میں نے کہا نہیں اس نے  
 کہا کیا یہ بات کہنے سے پہلے تم اس پر جھوٹ کی نسبت کرتے  
 تھے میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا کی اوہ وعدہ خلافی کرتا ہے؟  
 میں نے کہا نہیں البتہ نہیں معلوم وہ ہمارے معاہدے میں کیا کرنے  
 والا ہے ابوسفیان کہتے ہیں کہ اس جملے کے علاوہ مجھے اور کوئی خط  
 فقرہ ملانا میرے لیے ممکن نہ رہا تھا اس نے کہا کیا تم نے اس  
 سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے کہا تمہاری جنگ کا  
 کیا رہا؟ میں نے کہا کہ لڑائی برابر کی رہی کبھی ہم چوٹ کھاتے  
 کبھی وہ۔ اس نے کہا وہ تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے میں نے  
 کہا وہ کہتے ہیں صرف ایک خدا کی عبادت کرو کسی کو اس کے  
 ساتھ شریک نہ کرو اور ان باتوں کو چھوڑ دو جو تمہارے باپ دادا  
 کرتے تھے۔ اور وہ ہمیں نماز، سچائی، پاکدامنی، صلہ رحمی کا حکم  
 دیتے ہیں۔ اس نے اپنے ترجمان سے کہا کہ اس سے کہو میں  
 نے اس سے اس شخص نے جو تمہارے نسبت کے متعلق پوچھا تو تم نے  
 بتایا کہ وہ اعلیٰ نسبت سے ہے اور رسول اپنی قوم میں اعلیٰ نسب  
 میں سے ہی بھیجے جاتے ہیں۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا تم  
 میں سے کسی نے یہ بات پہلے بھی کہی تھی تو تم نے کہا نہیں میں کہتا

لَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ، قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ  
 مُلْكَ أَبِيهِ. وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّبِعُونَهُ  
 بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ، فَمَا كَرِهْتَ أَنْ  
 لَا، فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّكَ لَمْ يَكُنْ لِيَلِدَ الْكَذِبَ عَلَى  
 النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ. وَسَأَلْتُكَ أَشَرَّ أَفْ  
 النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضَعَفَانُوهُمْ، فَمَا كَرِهْتَ أَنْ  
 ضَعَفَاءُ هُمْ اتَّبَعُوهُ، وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ.  
 وَسَأَلْتُكَ أَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ، فَمَا كَرِهْتَ  
 أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ، وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى  
 يَتِمَّ. وَسَأَلْتُكَ أَيُّرْتَدُّ أَحَدٌ سَخَطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ  
 أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ، فَمَا كَرِهْتَ أَنْ لَا، فَمَا كَرِهْتَ أَنْ لَا،  
 وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تُغَيِّرُ، وَسَأَلْتُكَ بِمَا  
 يَأْمُرُكُمْ، فَمَا كَرِهْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا  
 اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَيَنْهَاهُمْ عَنْ  
 عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصَّدَقِ  
 وَالْعَفَاةِ. فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ  
 مَوْضِعَ قَدَمَيْ هَاتَيْنِ، وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ  
 خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ، فَلَوْ أَلِي  
 أَعْلَمُ أَلِي أَخْلَصُ إِلَيْهِ، لَتَجَشَّعْتُ لِقَاءَهُ، وَلَوْ  
 كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمَيْهِ، ثُمَّ دَعَا  
 بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، الَّذِي بَعَثَ بِهِ دُحْيَةَ  
 إِلَى عَظِيمِ بَصْرَى، فَدَفَعَهُ إِلَى هِرْقُلَ فَقَرَأَهُ،  
 فَإِذَا فِيهِ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. مِنْ  
 مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ إِلَى هِرْقُلَ عَظِيمِ

ہوں اگر یہ بات پہلے کسی نے کہی ہوتی تو میں یہ بھٹتا رہتا۔ یہ شخص  
 پہلے سے کہی بات کی نقل کر رہا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ  
 اس کے آباؤ اجداد میں سے کوئی بادشاہ گزرا تو تم نے کہا کہ نہیں  
 میں کہتا ہوں کہ اگر اس کے آباؤ اجداد میں کوئی بادشاہ ہوا ہوتا تو  
 یہ اپنے بڑے کی بادشاہی حاصل کرنا چاہتا ہے اور میں نے تم  
 سے پوچھا کہ یہ بات کہنے سے پہلے کیا تم اس کی طرف جھوٹ لی  
 نسبت کرتے تھے تو تم نے کہا نہیں میں جان گیا کہ ایسا نہیں ہو  
 سکتا کہ ایک شخص لوگوں کے متعلق تو جھوٹ بولنے سے بچے اور  
 خدا کے متعلق جھوٹ بولے۔ اور میں نے تم سے پوچھا کہ اس کی  
 پیروی کرنے والے مالدار ہیں یا غرباء تم نے کہا غرباء تو غرباء،  
 ہی رسولوں کی پیروی کرتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان  
 کی تعداد بڑھ رہی ہے یا گھٹ رہی ہے؟ تو تم نے کہا بڑھ رہی  
 ہے تو ایمان کا معاملہ ایسا ہی ہوتا ہے یہاں تک کہ تکمیل تک پہنچ  
 جاتا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی اس کے دین کو قبول  
 کرنے کے بعد پھر بھی ہے تم نے کہا نہیں تو ایمان کا ایسا ہی  
 حال ہوتا ہے کہ اس کی تمازگی دلوں میں سما جاتی ہے اور میں نے  
 تم سے پوچھا کہ کیا وہ وعدہ خلافی کرتا ہے تو تم نے کہا نہیں اور  
 رسول وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ  
 تمہیں کن باتوں کا حکم دیتا ہے تو تم نے کہا کہ وہ تمہیں حکم دیتا کہ  
 صرف ایک اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ  
 کرو اور تمہیں نبیوں کی پوجا کرنے سے روکتا ہے اور تمہیں نماز،  
 چائی، پاکدامنی کا حکم دیتا ہے اور جو کچھ تم نے بتایا اگر وہ سچ ہے  
 تو جلد ہی وہ اس جگہ کے بھی مالک ہو جائیں گے جہاں میں  
 یہ قدم ہیں مجھے معلوم تھا کہ وہ نبی آنے والے ہیں لیکن یہ زمان

الرُّومِ. سَلَامٌ عَلَىٰ مَنْ اتَّبَعَ الْهُدَىٰ. أَمَّا بَعْدُ  
فَإِنِّي أَدْعُوكَ بِدَعَايَةِ الْإِسْلَامِ. أَسْلِمْتَ تَسْلَمَ.  
يُؤْتِكَ اللَّهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ. فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ  
عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيسِيِّينَ وَ (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ  
تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا  
نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ  
بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا  
فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ) قَالَ أَبُو  
سُفْيَانَ: فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَّغَ مِنْ قِرَاءَةِ  
الْكِتَابِ، كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ، وَارْتَفَعَتِ  
الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا، فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي: لَقَدْ  
أَمَرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ، إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي  
الْأَصْفَرِ. فَمَا زِلْتُ مُوقِنًا أَنَّهُ سَيُظْهِرُ حَتَّى  
أَدْخَلَ اللَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ. وَكَانَ ابْنُ النَّاطُورِ،  
صَاحِبُ إِبِلِيَاءَ وَهَرَقُلَ أُسْقِفَ عَلَى نَصَارَى  
الشَّامِ، يُحَدِّثُ أَنَّ هَرَقُلَ حِينَ قَدِمَ إِبِلِيَاءَ،  
أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ  
بَطَارِقَتِهِ: قَدْ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ. قَالَ ابْنُ  
النَّاطُورِ: وَكَانَ هَرَقُلَ حَزَاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُومِ،  
فَقَالَ لَهُمْ حِينَ سَأَلُوهُ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ  
حِينَ نَظَرْتُ فِي النُّجُومِ أَنَّ مَلِكَ الْحِثَّانِ قَدْ  
ظَهَرَ، فَمَنْ يَخْتَرُ مِنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ؟ قَالُوا: لَيْسَ  
يَخْتَرُ إِلَّا الْيَهُودُ، فَلَا يُهْمُّكَ شَأْنُهُمْ،  
وَكَتُبَ إِلَى مَدَائِينَ مُلْكِكَ، فَيَقْتُلُوا مَنْ

نہیں تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میں ان  
تک پہنچ سکوں گا تو ضرور ان کی زیارت کو حاضر ہوتا اور ان کے  
بارگاہ اقدس میں ہوتا تو ان کے قدمین مبارک دھونے کا شرف  
حاصل کرتا پھر اس نے نبی کریم ﷺ کا مکتوب مبارک منگوا یا تو  
آپ ﷺ نے حضرت وحیہ کلبیؓ کے ذریعے بعمرہ کے دروازے  
کے پاس بھیجا تھا اور اس نے وہ خط ہر قل تک پہنچا دیا تھا۔ ہر قل  
نے اُسے پڑھا اس میں لکھا تھا: ”اللہ کے نام سے شروع جو بڑا  
مہربان نہایت رحم کرنے والا۔ محمد ﷺ کی طرف سے جو اللہ  
کے بندے اور رسول ہیں روم کے بادشاہ ہر قل کے لیے۔ اس  
پر سلام جو ہدایت کی پیروی کرے اس کے بعد میں تمہیں اسلام  
کی دعوت دیتا ہوں۔ اسلام کی دعوت قبول کر لو تو سلامت رہو  
گے اللہ عزوجل تمہیں دگنا اجر عطا فرمائے گا اور اگر منہ پھیر دے  
تو رغبت کا گناہ بھی تم پر ہوگا۔ اے اہل کتاب ایک بات کی  
طرف آ جاؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان برابر ہے کہ اللہ  
کے سوا کسی کی عبادت نہ کر اور شرک نہ کریں اللہ کو چھوڑ کر آپس  
میں ایک دوسرے کو اپنا کارساز نہ سمجھیں پس اگر یہ لوگ  
پھیریں تو کہہ دو کہ گواہ رہنا ہم تو مسلمان ہیں۔ ابوسفیانؓ کا  
بیان ہے کہ جب ہر قل اپنی بات کہہ چکا اور مکتوب مبارک پڑھ  
کر فارغ ہوا تو اس کے پاس بہت شور مچا اور ہمیں باہر نکال دیا  
گیا۔ تو نکلنے وقت میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ ابن ابی  
کعبہ کا معاملہ یہاں تک پہنچ گیا کہ اس سے تو بنی اخضر  
(رومیوں) کا بادشاہ بھی ڈرتا ہے اس کے بعد سے مجھے یقین ہو  
گیا کہ دین اسلام غالب آ کر رہے گا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے  
مجھے دامن اسلام عطا فرما دیا۔ ابن ناطور جو ہر قل کی طرف سے



فِيهِمْ مِنَ الْيَهُودِ. فَبَيَّنَّا لَهُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أَنِّي  
 هِرَقْلُ بْنُ جُلٍ أُرْسِلُ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ  
 خَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَلَمَّا اسْتَعْبَرَهُ هِرَقْلُ  
 قَالَ: اذْهَبُوا فَانْظُرُوا أَمْخَتَيْنِ هُوَ أَمْ لَا.  
 فَانْظُرُوا إِلَيْهِ. فَخَدَّثُوهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ. وَسَأَلَهُ عَنِ  
 الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُونَ. فَقَالَ هِرَقْلُ:  
 هَذَا مَلِكُ هَذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ. ثُمَّ كَتَبَ  
 هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبِ لَهُ بِرُومِيَّةٍ. وَكَانَ نَظِيرَهُ فِي  
 الْعِلْمِ. وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمَصَ. فَلَمَّا يَرِمُ  
 حِمَصَ حَتَّى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَفِّي  
 رَأْيَ هِرَقْلٍ عَلَى خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَنَّهُ نَبِيٌّ.  
 فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّومِ فِي كَسَكِرَةٍ لَهُ  
 بِحِمَصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فُعْلِقَتْ. ثُمَّ أَظْلَعَ  
 فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ الرُّومِ، هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ  
 وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ. فَتَبَايَعُوا هَذَا  
 النَّبِيَّ، فَتَخَصَّصُوا حَيْصَةً تُمَرُّ الْوَحْشُ إِلَى  
 الْأَبْوَابِ، فَوَجَدُوهَا قَدْ عُقِلَتْ. فَلَمَّا رَأَى  
 هِرَقْلُ نَفَرَتَهُمْ. وَأَيْسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ  
 رُدُّوهُمْ عَلَيَّ. وَقَالَ: إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي إِنْفًا  
 اخْتَبِرْ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ، فَقَدَّرَ أَيْثُ.  
 فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ. فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ  
 هِرَقْلٍ

ایلیا کا حاکم اور شام کے عیسائیوں کا سردار تھا اس کا بیان ہے کہ  
 ہرقل جب ایلیا (بہت المقدس) آیا تو ایک صبح افسردہ تھا اس کے  
 مصاحب نے کہا ہم آپ کو افسردہ دیکھتے ہیں۔ ابن طاہر نے  
 کہا کہ ہرقل ماہر نجوم تھا جب اس سے پوچھا گیا تو کہنے لگا کہ آج  
 رات جب میں نے تاروں کو دیکھا تو نظر آیا کہ ختنہ والوں کا  
 بادشاہ ظاہر ہو چکا ہے۔ اس امت میں ختنہ کون لوگ کرتے  
 ہیں؟ مصاحب نے جواب دیا سوائے یہودیوں کے کوئی بھی  
 ختنہ نہیں کرواتا اور ان کی طرف سے آپ لکرمند نہیں آپ اپنے  
 ملک کے شہر والوں کو لکھ بھیجے کہ تمام یہودیوں کو قتل کریں۔ اسی  
 دوران ہرقل کے سامنے ایک شخص کو پیش کیا گیا جس کو غسان کے  
 بادشاہ نے رسول اللہ ﷺ کا حال معلوم کرنے کے لیے بھیجا تھا  
 جب اس نے ہرقل کو خبر دی تو اس نے کہا معلوم کرو کہ وہ ختنہ شدہ  
 ہیں یا نہیں؟ لوگوں نے دیکھا اور بتایا کہ وہ ختنہ شدہ ہیں۔ ہرقل  
 نے پوچھا کہ عرب ختنہ کرتے ہیں! اس نے کہا ہاں وہ ختنہ  
 کرتے ہیں تو ہرقل نے کہا کہ یہی شخص اس امت کا بادشاہ ہے۔  
 پھر ہرقل نے اپنے ایک مصاحب کو یہ بات لکھی جو اس کے عم  
 نجوم میں اس کا ہم پلہ تھا۔ پھر ہرقل حمص کی جانب روانہ ہو گیا مگر  
 ابھی حمص نہیں پہنچا تھا کہ اس کے پاس پانے مصاحب کا جواب  
 پہنچ گیا اس کی رائے بھی ہرقل کے موافق تھی کہ آپ ﷺ برحق  
 نبی ہیں۔ پھر ہرقل نے حمص کے بڑے بڑے آدمیوں کو اپنے  
 محل میں بلایا اور دروازے بند کرنے کا حکم دیا۔ دروازہ بند کر  
 دیے گئے وہ سامنے آیا اور کہنے لگا اے رومی سرداروں اگر تم  
 کامیابی اور ہدایت چاہتے ہو اور اپنی حکومت قائم رکھنا چاہتے  
 ہو تو اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو۔ یہ سنتے ہی وہ لوگ جنگلی

گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے جو بند کر دیے تھے  
تھے جب ہرقل نے ان کی نفرت دیکھی تو ان کے ایمان لانے  
سے مایوس ہو گیا اور کہا میں نے جو ابھی یہ بات کہی تھی مختصر یہ  
دیکھنے کے لیے کی تھی تم اپنے دین میں کس قدر مضبوط ہو جو میرے  
اب دیکھ چکا۔ پس انہوں نے اس کے لیے سجدہ کیا اور اس سے  
راضی ہو گئے۔ ہرقل کا آخری حال یہ ہے۔





فرمان نبوی ﷺ: اسلام کی

بنیاد پانچ چیزوں پر ہے:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ ① گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ ② اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں ③ نماز قائم رکھنا ④ زکوٰۃ ادا کرنا ⑤ حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔“

امور ایمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”ایمان کی ساٹھ سے بھی کچھ زائد شاخیں ہیں اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔“

مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”مسلمان وہ ہے جس نے اپنی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا اور مہاجر وہ ہے جس نے ان امور کو چھوڑ دیا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔“

1- باب الایمان وقول النبی ﷺ.

(بُنی الإسلام علی خمس).

8- عَنْ ابْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (بُنی الإسلام علی خمس: شَهَادَةٌ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَالْحَجُّ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ).

2- باب أمور الایمان

9 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّونَ شُعْبَةً. وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ)

3- باب المُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ

مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

10 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ، وَالْمُهَاجِرُ

مَنْ دَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ)



## افضل اسلام کیا ہے؟

حضرت ابو موسیٰ جُنَیْدُ نے فرمایا لوگوں نے عرض کی کہ رسول اللہ ﷺ افضل اسلام کیا ہے؟ فرمایا کہ جس نے اپنی زبان اور اپنے ہاتھ سے دوسرے مسلمانوں کو محفوظ رکھا۔

کھانا کھلانا بھی اسلام ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ بہتر اسلام کیا ہے؟ فرمایا تم کھانا کھلاؤ اور سلام کرو ہر کسی کو جو وہ تم سے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

یہ بھی ایمان کا ایک حصہ ہے کہ اپنے بھائی کیلئے  
وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ سے محبت ایمان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا یہاں تک کہ میں اس کے باپ اور اولاد سے محبوب تر ہو جاؤں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بھی اس حدیث کو اسی طرح روایت کیا ہے لیکن اس کے آخر میں باپ اور اولاد کے ساتھ تمام لوگوں (سے زیادہ عزیز) کا اضافہ کیا ہے۔

## 4- باب أُمِّي الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ.

11 - عَنْ أَبِي مُوسَى - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أُمِّي الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ؟ قَالَ (مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ).

## 5- باب إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الْإِسْلَامِ

12 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أُمِّي الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ: (تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ).

## 6- باب مِنَ الْإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ

لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

13 - عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: (لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ).

## 7- باب حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ

14 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (قَوْلَ الَّذِي نَفْسِي بَيْنَ يَدَيْهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ).

15 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْحَدِيثُ

بِعَيْنِهِ وَزَادَ فِي آخِرِهِ: (وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ)

۸۔ محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے  
 اسی میں ہے اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے  
 (ذاکثر اقبال)

### ایمان کی لذت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
 ارشاد فرمایا: ”جس میں تین باتیں ہوں گی اس نے ایمان کی  
 لذت پالی ① اللہ اور اس کا رسول اسے دوسروں سے زیادہ  
 محبوب ہو جائیں ② آدمی کسی سے محبت رکھے تو صرف اللہ کے  
 لیے رکھے ③ اور کفر میں واپس جانے کو یوں ناپسند کرے جیسے  
 آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔“

### انصار سے محبت ایمان کی نشانی ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
 کریم ﷺ نے فرمایا ”انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے  
 اور انصار سے عداوت رکھنا نفاق کی علامت ہے۔“

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
 اللہ ﷺ کے ارد گرد صحابہ کرام علیہم الرضوان کی ایک جماعت  
 موجود تھی تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا ”مجھ سے اس بات پر  
 بیعت کرو کہ ① اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر دو گے ② چوری  
 نہیں کرو گے ③ زنا نہیں کرو گے ④ اپنی اور دکنہ نہیں کرو  
 گے ⑤ دانستہ کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے ⑥ اور نیکی کے کاموں  
 میں تا فرمائی نہیں کرو گے۔ تم میں سے جس نے یہ عہد پورا کیا تو  
 اس کا ثواب اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر ہے اور جو ان میں سے  
 کسی گناہ کا ارتکاب کر بیٹھے اور اسے دنیا میں اس کی سزا مل

### ۸۔ باب خلاۃ الایمان۔

۱۶۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ (ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ خَلَاوَةَ  
 الْإِيمَانِ: أَنْ يَكُونَ اللَّهُ وَرَسُولَهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا  
 سِوَاهُمَا، وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءُ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ، وَأَنْ  
 يَكْرَهُ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُفْلَدَ  
 فِي النَّارِ).

### 9۔ باب علامۃ الایمان حبُّ الأنصار۔

۱۷۔ وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ الشَّيْخِ مُحَمَّدٍ  
 قَالَ (آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ، وَآيَةُ النِّفَاقِ  
 بُغْضُ الْأَنْصَارِ).

۱۸۔ أَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ - رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ - أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ  
 مِنْ أَصْحَابِهِ (يَا بَعْثُوا عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ  
 شَيْئًا، وَلَا تُشْرِكُوا، وَلَا تَزْنُوا، وَلَا تَقْتُلُوا  
 أَوْلَادَكُمْ، وَلَا تَأْكُلُوا بِهَيْهَاتَيْنِ تَهْتَرُونَ، بَيْنَ  
 أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلَيْكُمْ، وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ،  
 فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ، وَمَنْ أَصَابَ  
 مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ  
 لَهُ، وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللَّهُ،

فَهُوَ إِلَى اللَّهِ، إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ، وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ). فَبَيَّعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ

جائے تو اس گناہ کا کفارہ ہو جائے گا اور جو ن میں کسی گناہ میں مبتلا رہے پھر اللہ اس پر پردہ ڈالے رکھے تو وہ اللہ کے پیار سے کہ چاہے تو معاف فرمادے اور چاہے تو سزا دے ہم نے اس بات پر آپ ﷺ سے بیعت کر لی۔

فتنوں سے بھاگنا دین کا حصہ ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور بارش کے مقامات پر اپنے دین کو فتنوں سے بچانے کی خاطر بھاگتا پھرے گا۔“

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ مجھے اللہ تعالیٰ کا علم تمہاری نسبت زیادہ ہے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمیشہ ان امور کا حکم فرماتے جو وہ کر سکتے تھے لوگ عرض گزار ہوتے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ جیسے تو نہیں ہیں کیونکہ آپ کی خاطر تو اللہ عزوجل نے آپ کے انگوٹوں اور پچھلوں کے گناہوں کو معاف فرمادیا تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ ناراضگی آپ ﷺ کے چہرہ پر نور پر ظاہر ہو گئی پھر فرمایا کہ ”میں تم میں سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا اور اللہ کا زیادہ علم رکھنے والا ہوں۔“

اہل ایمان کی اعمال کے لحاظ سے

ایک دوسرے پر فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

10- بَابُ مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

19- عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ، يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ).

11- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ-

(أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ).

20- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

إِذَا أَمَرَهُمْ، أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ، قَالُوا: إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرِفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ (إِنَّ أَتَقَاكُمْ وَأَعْلَمُكُمْ بِاللَّهِ أَنَا).

12- بَابُ تَفَاضُلِ أَهْلِ

الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

21- عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائے گے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے نکال لو پس جہنم سے نکال لیے جائیں گے وہ جل کر سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر وہ نہر حیات میں ڈالے جائیں گے (امام مالک کو شک ہے کون سا لفظ تھا) پس وہ آگیں گے جیسے کہ ندی کے کنارے دانہ اگتا ہے کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد پٹھا نکلتا ہے۔“

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ لوگ میرے سامنے لائے جا رہے ہیں اور وہ قمیض پہنے ہوئے ہیں بعض کی قمیض سینے تک اور بعض کی کچھ نیچے تک اور عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ میرے سامنے لائے گئے ہیں جن پر قمیض تھی جسے زمین پر گھسیٹ رہے تھے لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ اس کی کیا تعبیر لیتے ہیں فرمایا کہ: ”دین۔“

### حیا ایمان کا حصہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک انصاری کے پاس سے گزرے جو اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحتیں کر رہا تھا (کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ حیا تو ایمان کا حصہ ہے۔“

اگر وہ توبہ کریں، نماز قائم کریں،

زکوٰۃ ادا کریں تو ان کا راستہ چھوڑ دو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رضی اللہ عنہ - عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ، وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ، ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِنْثِقَالٌ خَبْثَةٍ مِنْ خَزَائِلِ مِنْ إِيْمَانٍ. فَيُخْرِجُونَ مِنْهَا قَدْ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَاةِ - أَوْ الْحَيَاةِ شَكٌّ مَالِكٌ - فَيَنْبُثُونَ كَمَا تَنْبُثُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ، أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً)

22 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ، وَعَلَيْهِمْ قُمْصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الشَّدِيدِ، وَمِنْهَا مَا كُونُ ذَلِكَ، وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجْرُهُ). قَالُوا: فَمَا أَوَّلَتْ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (الدِّين).

### 13- باب الحياء من الإيْمَانِ

23 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَهُوَ يَعْطُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (دَعُهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيْمَانِ).

### 14- باب (فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ

وَاتُوا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ).

24 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرتا رہوں یہ سنا کہ کہ وہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں زکوٰۃ ادا کریں۔ تو جب وہ یہاں آئے انہوں نے اپنے خون اور مال کو مجھ سے بچا لیا مگر سوائے سدم کے حق کے اور ان کا حساب اللہ پر ہے۔

جس نے کہا کہ ایمان عمل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سا عمل فضیلت میں سب سے زیادہ ہے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول پر ایمان مانا، عرض کی گئی کہ پھر کون سا؟ فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا عرض کی پھر کون سا؟ فرمایا حج جو برائیوں کی آلائش سے پاک ہو۔

جب حقیقی طور پر

اسلام مراد نہ ہو

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کو کچھ مال عطا فرمایا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ خود بیٹھے ہوئے تھے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو چھوڑ دیا جبکہ وہ مجھے ان سب میں زیادہ پسند تھا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ فلاں کا کیا معاملہ ہے جبکہ میں اسے مومن سمجھتا ہوں فرمایا ”یا مسلمان“ تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو میں اس کے متعلق جانتا تھا اس بات نے مجھے مجبور کیا میں پھر عرض گزار ہوا فلاں کے متعلق کیا معاملہ ہے جبکہ خدا کی قسم میری نظر میں وہ تو وہ مومن ہے فرمایا ”یا مسلمان“ پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا پھر جو کچھ میں اس کے متعلق جانتا تھا اس بات نے

ﷺ قَالَ (أَمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ، وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ، فَإِذَا فَعَلُوا ذَلِكَ عَصَبُوا مِنِّي دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ، وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللَّهِ).

15- بَابُ مَنْ قَالَ إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

25- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ، قَالَ (الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ). قِيلَ ثُمَّ مَاذَا، قَالَ: (الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ). قِيلَ: ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: (حَجٌّ مَبْرُورٌ).

16- بَابُ إِذَا لَمْ يَكُنْ

الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ

26- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدُ جَالِسٌ، فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا هُوَ أَغْبَاهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ قَوْلَ اللَّهِ إِلَيَّ لَا رَأْيَ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: (أَوْ مُسْلِمًا). فَسَكَتُ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ: مَا لَكَ عَنْ فُلَانٍ؟ قَوْلَ اللَّهِ إِلَيَّ لَا رَأْيَ مُؤْمِنًا، فَقَالَ: (أَوْ مُسْلِمًا). فَسَكَتُ قَلِيلًا، ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي، وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ (يَا سَعْدُ، إِلَيَّ

رَأْسُهُ نَزَجُلٌ وَغَرَزَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَفِيَّةٌ  
أَنْ يَمُوتَ لِسُوءِ النَّارِ

مجھ پر غماخ لیا تو میں نے اپنی بات پھر دہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی وہی جواب ارشاد فرمایا۔ پھر فرمایا کہ اے سعد میں ایک آدمی کو مال دیتا ہوں جبکہ دوسرا مجھے اس سے پیارا ہوتا ہے اس اندیشے سے کہ مبادا اسے اللہ تعالیٰ جہنم میں دھکیل دے۔

خاوند کی ناشکری کفر اور یہ ایک  
کفر دوسرے سے کم تر ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”میں نے دوزخ میں عورتوں کی تعداد زیادہ دیکھی کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں“ لوگوں نے عرض کیا کہ کیا وہ اللہ کفر کرتی ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں بلکہ وہ اپنے خاوند کا کفر کرتی ہیں اس کے احسان کا انکار کرتی ہیں وہ اس طرح کہ اگر تم ساری عمر عورت سے اچھا برتاؤ کرو پھر وہ تم سے کوئی بات ناگوار پہنچے تو کہتی ہیں میں نے تم سے کبھی بھلائی نہیں پائی۔

شرک کے سوا گناہ جاہلیت کے  
کام ہیں مرتکب کافر  
نہیں ہوتا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک شخص کو گالی دی اور اس کی ماں کا طعنہ دیا پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ابوذر تم اسے ماں کا طعنہ دیتے ہو تم میں ابھی تک جاہلیت کا اثر باقی ہے۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہاری ماتحتی میں دیا ہے پس جس شخص کا بھائی اس کی ماتحتی میں ہو تو وہ اسے وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور اسے وہی لباس پہنائے جو خود پہنتا ہے اور انہیں ایسی مشقت

17- بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ  
وَ كُفْرُ ذَوْنِ كُفْرٍ

27- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
رُبَّيْتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ  
يَكْفُرْنَ. قِيلَ أَيْ كُفْرَنَ بِاللهِ قَالَ (يَكْفُرْنَ  
الْعَشِيرَ. وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى  
إِحْسَانِ الدَّخْرُثِ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا. قَالَتْ:  
مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ).

18- بَابُ الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ  
وَلَا يُكْفَرُ صَاحِبُهَا بِزِتَّكَاهَا  
إِلَّا بِالشِّرْكِ

28- عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ:  
سَأَلْتُ رَجُلًا، فَعَيَّرْتُهُ بِأَمِّهِ، فَقَالَ لِي  
النَّبِيُّ ﷺ - (يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتُهُ بِأَمِّهِ؟ إِنَّكَ أَمْرُو  
فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ، إِخْوَانُكُمْ خَوْلُكُمْ، جَعَلَهُمُ  
اللهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ  
فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيَلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا  
تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ



میں نہ ڈالو جو ان پر گراں ہو اور اگر مشقت دو تو ان کی مدد کر۔

فَاعِينُوهُمْ

فائدہ: واضح ہو کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے اس شخص کو محض اتنا کہا تھا کہ اسے سیاہ فام عورت کے بیٹے۔ یہ بات گالی میں شمار نہیں ہوتی لیکن ہماری تعلیم کے لیے نبی کریم ﷺ نے دور جاہلیت کی باتوں میں شامل فرمایا ہے۔

اور اگر ایمان والوں کے دو گروہ آپس میں

لڑ پڑیں تو دونوں میں صلح کرادو

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جب ”مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ لڑ پڑیں تو قاتل و مقتول دونوں جہنم میں جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قاتل کے متعلق تو صحیح ہے لیکن مقتول کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بھی اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔

ایک ظلم دوسرے سے کم تر ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ

آیت نازل ہوئی ”جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملایا: تو رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرام نے عرض کی ہم میں سے کون ہے جو ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالیٰ سے یہ آیت نازل فرمائی ”بے شک شرک بہت بڑا ظلم ہے۔“

منافق کی علامت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا ”منافق کی تین علامتیں ہیں ① بات کرے تو جھوٹ بولے ② وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے ③ اور اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے“

19- باب (وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلَحُوا بَيْنَهُمَا)

29- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا التَّقَى الْمُسْلِمَانِ

بَسَفَيْنِيهَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ).

فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ

الْمَقْتُولِ؟ قَالَ: (إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ

صَاحِبِهِ)

20- باب ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ.

30- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ (الَّذِينَ

آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ) قَالَ

أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَتَيْنَا لَمْ يَظْلَمُوا؟

فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ

عَظِيمٌ).

21- باب عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ.

31- عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

- قَالَ (آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ،

وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا أُؤْتِمِنَ خَانَ).

32- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ (أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا. وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ حَتَّى يَدْعَهَا إِذَا أُتْمِنَ خَانَ وَإِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ، وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص میں چار باتیں ہوں وہ خاص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے کوئی ایک ہو تو اس میں نفاق کا ایک حصہ ہے یہاں تک کہ اُسے چھوڑ دے ① جب اُس کے پاس امانت سپرد کی جائے تو خیانت کرے ② جب بات کرے تو جھوٹ بولے ③ جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب لڑے تو بے ہودہ گوی کرے۔“

22- بَابُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ  
33- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، إِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

شب قدر کا قیام ایمان کا ایک حصہ ہے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جو شب قدر میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے قیام کرے اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔“

23- بَابُ الْجِهَادِ مِنَ الْإِيمَانِ

34- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (انْتَدَبَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا إِيْمَانٌ بِي وَتَضْيِيقُ بِرُسُلِي، أَنْ أَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ، أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْ لَا أَنْ أَشَقَّى عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ، وَلَوْ دِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا، ثُمَّ أُقْتَلُ).

جہاد ایمان کا حصہ ہے  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ تعالیٰ نے اس کا ذمہ لیا ہے جو اس کی راہ میں نکلے اور گھر سے اس لیے نکلے کہ وہ مجھ (اللہ) پر ایمان رکھتا ہے اور رسولوں کی تصدیق کرتا ہے تو اسے اجر و ثواب و مال غنیمت کے ساتھ واپس لوٹاتا ہوں یا جنت میں داخل کرتا ہوں“ (شہادت دے کر) (نبی کریم ﷺ) نے فرمایا اگر میری امت پر دشوار نہ ہوتا تو میں مجاہدوں کے کسی لشکر میں شامل ہونے سے نہ رکتا کیونکہ میری تمنا ہے کہ میں اللہ کی راہ میں شہید کر دیا جاؤں پھر مجھے زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جاؤں پھر زندہ کیا جائے پھر شہید کر دیا جاؤں۔“

24- بَابُ تَطَوُّعِ قِيَامِ رَمَضَانَ

35- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

رمضان کا نفلی قیام بھی ایمان کا حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ (مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

## 25- باب صَوْمِ رَمَضَانَ

اِحْتِسَابًا مِنْ الْاِيْمَانِ.

36- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ: (مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

## 26- باب الدِّينِ يُبَشِّرُ

37- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَالَ (إِنَّ الدِّينَ يُبَشِّرُ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ).

## 27- باب الصَّلَاةِ مِنَ الْاِيْمَانِ

38- عَنِ الْبَرَاءِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ أَوَّلَ مَا

قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ: أَخْوَالِهِ - مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَّهُ صَلَّى قَبْلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا، أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا، وَكَانَ يُحِبُّهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قَبْلَ الْبَيْتِ، وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةُ الْعَصْرِ، وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ، فَخَرَجَ رَجُلٌ مِنْ صَلَّى

اللہ ﷻ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے ماہ رمضان میں حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے قیام کیا اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

ثواب کی نیت سے رمضان کے

روزے رکھنا ایمان کا حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حالت ایمان میں ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔

دین آسان ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک دین آسان ہے اور جو شخص دین کو مشکل بنائے گا تو یہ اس پر غالب آجائے گا پس تم سیدھے رہو (اس کے) قریب رہو اور بشارت قبول کرو (کہ اتنا آسان دین ملا) اور صبح و شام کی عبادت اور خیرات سے مدد حاصل کرو۔

نماز ایمان کا حصہ ہے

حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو پہلے اپنے ننھیال جو انصار میں سے تھے ان کے یہاں اترے اور سولہ یا سترہ مہینوں تک بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے رہے البتہ چاہتے تھے کہ بیت اللہ کو قبلہ مقرر کر دیا جائے چنانچہ آپ ﷺ نے پہلی نماز جو بیت اللہ شریف کی طرف رخ کر کے پڑھی وہ نماز عصر تھی اور لوگوں نے بھی آپ کے ہمراہ نماز پڑھی۔ آپ ﷺ کے

مَعَهُ. فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدِهِ وَهُمْ رَاكِعُونَ  
فَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ  
بِحِجَّةٍ قَبْلَ مَكَّةَ. فَدَارُوا كَمَا هُمْ قَبْلَ الْبَيْتِ.  
وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ  
بَيْتِ الْبَقْدِيسِ. وَأَهْلُ الْكِتَابِ. فَلَمَّا وَلَّى  
وَجْهَهُ قَبْلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذَلِكَ.

ساتھ نماز پڑھنے والوں میں کسی کا گزر ایک مسجد والوں کے  
پاس سے ہوا جو بیت المقدس کی طرف رخ کیے ہوئے تھے اور  
حالت رکوع میں تھے تو اس شخص نے کہا میں اللہ کو گواہ بنا کر کہتا  
ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ بیت اللہ کی طرف رخ  
کر کے نماز پڑھی ہے پس وہ اسی حالت میں بیت اللہ کی طرف پھر  
گئے۔ جبکہ آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف رخ کر کے نماز  
پڑھا کرتے تو یہود اور دوسرے اہل کتاب اسے پسند کرتے تھے  
مگر جب آپ ﷺ نے بیت اللہ شریف کی طرف رخ فرمایا تو  
یہ بات انہیں گراں گزری۔

### آدمی کا بہترین اسلام

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب کوئی اسلام قبول کر لے  
اور اسلام پر بخوبی عمل پیرا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام  
گناہوں کو بخش دیتا ہے اور اس کے بعد معاوضہ دیا جاتا ہے  
ایک نیکی کا بدلہ دس گنا سے ستر گنا تک ہے اور برائی کا بدلہ برائی  
کے برابر اور اللہ چاہے تو اس سے بھی درگزر فرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ عمل

وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے

حضرت عائشہ صدیقہ چھٹا سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ ان کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت موجود تھی  
آپ ﷺ نے دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ عرض کی فداں عورت ہے  
پھر اس کی نمازوں کا ذکر کرنے لگیں فرمایا ٹھہر جاؤ۔ اہل مقدور بھر  
عی کرو اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ نہیں ٹھکتا (ثواب دینے سے) تم تھک

### 28- باب حُسنِ إِسْلَامِ الْمَرْءِ.

39 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - يَقُولُ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ  
فَحَسَنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللَّهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ  
زَلَفَهَا. وَكَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ  
بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ ضِعْفٍ. وَالسَّيِّئَةُ  
بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَنْهَا.

### 29- باب أَحَبُّ الدِّينِ

إِلَى اللَّهِ أَدْوَمُهُ.

40 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ - دَخَلَ  
عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ: (مَنْ هَذِهِ).  
قَالَتْ: فُلَانَةٌ. تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا. قَالَ: (مَهْ  
عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ. فَوَاللَّهِ لَا يَمَلُّ اللَّهُ حَتَّى  
تَمُوتُوا). وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ

صَاحِبُهُ.

جاتے ہو (عبادت سے) اور اللہ تعالیٰ کو وہ عمل بہت محبوب ہے جس سے  
کرنے والا اسے ہمیشہ کرے۔

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا: جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں جوئے  
برابر بھی بھلائی (ایمان) ہوگی وہ جہنم سے ضرور نکال لیا جائے گا  
اور جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دل میں گندم کے دانے  
کے برابر بھی بھلائی ہوگی اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا اور  
جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اس کے دس میں ذرہ برابر بھی بھلائی  
ہوگی اسے بھی جہنم سے نکال لیا جائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان  
سے کہا اے امیر المومنین آپ حضرات اپنی کتاب میں ایک  
آیت پڑھتے رہتے ہیں اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس دن کو  
عید بنا لیتے۔ فرمایا وہ کون سی آیت ہے؟ کہا ”آج میں نے  
تمہارے لیے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اپنی نعمت تم پر پوری کر  
دی اور اسلام کو تمہارے لیے بطور دین پسند کیا۔“ حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم اس دن کو بھی جانتے ہیں اور اس مقام کو بھی  
جانتے ہیں جہاں یہ آیت نازل ہوئی یہ بروز جمعہ نازل ہوئی  
جب آپ ﷺ عرفات میں مقیم تھے۔

زکوٰۃ اسلام کا حصہ ہے

حضرت طلحہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجد وادوں  
میں سے ایک شخص پر اگندہ بالوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کی  
بارگاہ بے کس پناہ میں حاضر ہو، ہم اس کی آواز کی گنگناہٹ تو

30- باب زیادة الإیمان ونقصانہ

41 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ

(يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي  
قَلْبِهِ وَزُنْ شَعِيرَةٌ مِنْ خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ  
مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ بُرَّةٌ مِنْ  
خَيْرٍ، وَيَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،  
وَفِي قَلْبِهِ وَزُنْ ذَرَّةٌ مِنْ خَيْرٍ).

42 - عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ

الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، آيَةُ فِي  
كِتَابِكُمْ تَقْرَأُونَهَا، لَوْ عَلَيْنَا مِثْرُ الْيَهُودِ  
نَزَلَتْ لَا تَخْلُدُنَا ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا. قَالَ أُنْثَى آيَةٍ  
هِيَ، قَالَ: (الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ  
وَأَتَمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ  
الْإِسْلَامَ دِينًا). قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذَلِكَ  
الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى  
النَّبِيِّ ﷺ - وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ

31- باب الزكاة من الإسلام

43 - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يَقُولُ: جَاءَ

رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ، ثَائِرُ  
الرَّأْسِ نَسَمِعُ دَوْتِي صَوْتِهِ، وَلَا نَفْقَهُ مَا يَقُولُ

ستے تھے لیکن یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے یہاں تک کہ دو نزدیک ہو تو پتا چلا کہ اسلام کے متعلق پوچھ رہا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”دن اور رات میں پانچ نمازیں ہیں عرض گزار ہوا کہ کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہیں فرمایا نہیں مگر جو تم بخوشی پڑھو۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”رمضان کے روزے رکھنا“ عرض گزار ہوا کیا ان کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہیں فرمایا نہیں ”مگر جو تم بخوشی رکھو“ اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا ذکر فرمایا۔ عرض گزار ہوا کیا اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ ہے فرمایا نہیں مگر جو بخوشی خیرات کرو۔ پھر وہ شخص مڑا اور یہ کہتا ہوا چلا گیا خدا کی قسم میں نہ ہی اس میں اضافہ کروں گا اور نہ کی کروں گا۔

جنازہ کے پیچھے جانا ایمان کا حصہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو جنازے کے ساتھ گیا اور حالت ایمان میں یہ ثواب نیت نماز و دفن سے فراغت تک اس کے ساتھ رہے تو وہ دو قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے جبکہ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو اس پر نماز پڑھے اور قبل دفن ہی واپس آ جائے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔

مومن کا ڈرنا کہ کہیں اس کے اعمال

منالغ ہو جائیں اور اسے خبر بھی نہ ہو

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مسلمان کو گالی دینا فسق و رات قتل کرنا“

حَتَّىٰ ذَنَّا، فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (نَحْمُسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ). فَقَالَ قُلْ عَلَىٰ غَيْرِهَا، قَالَ: (لَا، إِلَّا أَنْ تَصَوَّغَ). قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - (وَصِيَامُ رَمَضَانَ). قَالَ قُلْ عَلَىٰ غَيْرِهَا، قَالَ: (لَا، إِلَّا أَنْ تَصَوَّغَ). قَالَ: وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - الرِّكَائِثَ. قَالَ قُلْ عَلَىٰ غَيْرِهَا قَالَ: (لَا، إِلَّا أَنْ تَصَوَّغَ). قَالَ: فَأَذْبَرِ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَىٰ هَذَا وَلَا أَنْقُصُ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - (أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ)

32- باب اتباع الجنائز من الإيمان

44 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ (مَنْ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِمَانًا وَاحْتِسَابًا، وَكَانَ مَعَهُ حَتَّىٰ يُصَلَّىٰ عَلَيْهَا، وَيُفْرَغَ مِنْ دَفْنِهَا، فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْآخِرِ بِقِيرَاطَيْنِ، كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّىٰ عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ).

33- باب يَحْبِطُ عَمَلُهُ

وَهُوَ لَا يَشْعُرُ -

45 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (سَبَابُ الْمُسْلِمِ



کفر ہے۔

فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ).

46- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ - خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، فَتَلَاخِي رَجُلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ: (إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُم بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ، وَإِنَّهُ تَلَاخِي فُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَرَفَعْتُ، وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَّكُمُ، التَّيْسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالْتِسْعِ وَالْخَمْسِ).

34- باب سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيِّ ﷺ

عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ وَالْإِحْسَانِ.

47- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ -

بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ، فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: مَا الْإِيمَانُ قَالَ (الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ، وَتُؤْمِنَ بِالتَّبَعِ). قَالَ: مَا الْإِسْلَامُ قَالَ (الْإِسْلَامُ أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ، وَتُقِيمَ الصَّلَاةَ، وَتُؤَدِيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومَ رَمَضَانَ). قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ (أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ). قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ (مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ، وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الْأُمَّةُ رَبَّهَا، وَإِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْإِبِلِ الْبُهْمُ فِي الْبُنْيَانِ، فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ). ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ - (إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں شب قدر کی خبر دینے نکلا تھا لیکن فلاں آدمی لڑ رہے تھے تو وہ اٹھالی گئی اور شاید یہی تمہارے لیے بہتر ہے اب اے ستائیسویں، اسیسویں اور اکیسویں رات میں تلاش کرو۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا نبی کریم ﷺ سے ایمان،

اسلام اور احسان کے بارے پوچھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ لوگوں کے سامنے جلوہ افروز تھے کہ ایک شخص بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا ایمان کیا ہے؟ فرمایا ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے فرشتوں پر اس سے ملنے پر اس کے رسولوں پر اور دوبارہ زندہ ہونے پر یقین ہو۔ وہ پھر عرض گزار ہوا اسلام کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تم صرف اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور ماہ رمضان کے روزے رکھو۔ وہ پھر عرض گزار ہوا احسان کیا ہے؟ فرمایا تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جسے تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اسے نہیں دیکھتے تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے وہ عرض گزار ہو قیامت کب ہے؟ فرمایا مسئلہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا البتہ میں تمہیں اس کی نشانیاں بتاتا ہوں کہ جب لونڈی

الْآيَةِ، ثُمَّ أَذْبَرَ فَقَالَ (رُدُّوهُ) فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا، فَقَالَ (هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ).

اپنے آقا کو جنے گی اور جب چرواہے عالیشان ہمارتوں میں رہنے میں ایک دوسرے پر بازی لے جائیں گے اور پانچ چیزیں ہیں جن کو اللہ کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا پھر نبی کریم ﷺ نے آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ ان اللہ عندہ علم الساعة۔ پھر وہ چلا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اُسے واپس بلاؤ لیکن وہ نظر نہ آیا آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ جبرائیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھانے آئے تھے۔“

فائدہ: یہاں نبی کریم ﷺ کا ارشاد فرمانا کہ مسئول سائل سے زیادہ نہیں جانتا ہے مراد یہ ہے کہ علم قیامت کے متعلق میں بھی اتنا ہی علم رکھتا ہوں جتنا تم یعنی جبرائیل علیہ السلام واضح ہو کہ آپ کا یہ فرمایا بطور عاجزی بھی ہو سکتا ہے۔ اس لیے قیامت کا وقت لوگوں پر ظاہر کرنا مقصود نہ تھا۔ چنانچہ مذکورہ فقرہ سے کسی بھی طرف آپ کے علم کی نفی نہیں ہوتی کیونکہ آپ ﷺ نے علم ہونے کا انکار نہیں فرمایا۔

### 35- بَابُ فَضْلِ مَنْ اسْتَبْرَأَ إِلَيْهِ.

48- عَنْ الثَّعْبَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (الْحَلَالُ بَيْنَ وَالْحَرَامِ بَيْنٌ، وَبَيْنَهُمَا مَشْتَبِهَاتٌ لَا يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، فَمَنْ اتَّقَى الْمَشْتَبِهَاتِ اسْتَبْرَأَ إِلَيْهِ وَعِزُّهُ، وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَّاجٌ يَزْعَى حَوْلَ الْحِمَى، يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ، أَلَا وَإِنْ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى، أَلَا إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ، أَلَا وَإِنْ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةٌ إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ، أَلَا وَهِيَ الْقَلْبُ).

دین کی خاطر گناہوں سے دور رہنے کی فضیلت حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں جن سے اکثر لوگ ناواقف ہیں پس جو ان مشتبہ چیزوں سے دور رہا تو اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو بچا لیا اور جو ان مشتبہ چیزوں میں پڑ گیا جیسے وہ چراگاہ جو شاہی چراگاہ کے ارد گرد چراتا ہے اور اندیشہ ہے کہ چراگاہ میں داخل ہو جائے۔ جان لو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہوتی ہے خبردار اللہ کی چراگاہ ان کی زمین میں نہ ہو حرام خیرائی ہوئی چیزیں ہیں۔ جان لو کہ جسم میں ایک ٹکڑا ہے جب وہ درست ہو تو پورا جسم درست رہتا ہے اور جب وہ خراب ہو جائے تو سارا جسم خراب ہو جاتا ہے خبردار ہو جاؤ کہ وہ دلی ہے۔“

## خمس کا ادا کرنا ایمان کا حصہ ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیسؓ کا وفد جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”تم کس قوم یا جماعت سے ہو“ وہ عرض گزار ہوئے ربیعہ سے۔ فرمایا ایسے وفد اسی جماعت کو خوش آمدید نہ رسوا ہونہ شرمندہ۔ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ کے پاس حرمت والے مہینے کے علاوہ دوسرے دنوں میں نہیں آتے کیونکہ ہمارے اور آپ کے درمیان کفر مضر کا قبیلہ ہے ہر آپ ہمیں ایسی بنیادی بات حکم فرمائیں جو ہم اپنے پیچھے اور کوتاہیوں اور اس کے سبب جنت میں داخل ہو جائیں۔ اور انہوں نے مشروبات کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے نہیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار سے منع فرمایا انہیں ایک اللہ پر ایمان لانے کا حکم دیا اور فرمایا جانتے ہو ایک اللہ پر ایمان لانا کیسے؟ عرض گزار ہوئے اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں فرمایا: ”گو اہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرنا اور زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا اور یہ کہ مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرو۔ اور چار چیزوں سے منع فرمایا۔ شراب ساری کے چار برتنوں سے ① بڑے مشکوں ② کدو کے پیالوں ③ کڑی کے روغنی برتن ④ اور تار کول کیے ہوئے مرتبان۔ فرمایا انہیں یاد کر لو اور اپنے پیچھے والوں کو بتا دینا۔

اعمال کا دار و مدار نیت پر ہونے کی وضاحت کا بیان

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی یہ حدیث کہ ”اعمال

## 36- باب أَدَاءُ الْخُمْسِ مِنَ الْإِيمَانِ

49 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، إِنَّ وَقْدَ عَبْدِ

الْقَيْسِ لَنَا أَتَوَا النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ (مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مِنَ الْوَفْدِ). قَالُوا رَبِيعَةٌ. قَالَ (مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ - أَوْ بِالْوَفْدِ - غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَا نَسْتَطِيعُ أَنْ نَأْتِيَكَ إِلَّا فِي شَهْرِ الْحَرَامِ، وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارٍ مُضَرٍّ، فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَضْلٍ، نُخْبِرُ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا، وَنَدْخُلُ بِهِ الْجَنَّةَ. وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرَبَةِ: فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ، وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ. أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ، قَالَ: (أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ). قَالَ: (شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَصِيَامُ رَمَضَانَ، وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْخُمْسِ). وَنَهَاَهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْخُمُسِ وَالذُّبَاءِ وَالتَّقْيِيرِ وَالْمُرَقَاتِ. وَرُبَّمَا قَالَ: الْمُقَيَّرِ. وَقَالَ (أَحْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ).

## 37- باب مَا جَاءَ أَنَّ الْأَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ

50 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَدِيثُ إِثْمَا

الرَّسْمُ بِالْإِسْلَامِ وَقَدْ تَقَدَّمَ لِي أَوَّلُ  
الْبَيْتِ وَرَأَى هُنَا بَعْدَ قَوْلِهِ: (وَأَمَّا لِكُلِّ  
أَمْرٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ  
وَرَسُولِهِ فَهِيَ هِجْرَتُهُ إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ) وَسَرَدَ بَاقِي  
الْحَدِيثِ.

51- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ  
إِذَا أُنْفِقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ  
صَدَقَةٌ.

38- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الدِّينُ النَّصِيحَةُ.  
52- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ:  
بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ  
وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ.

53- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنِّي أَتَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ أَبَايَعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ.  
فَقَرَّطَ عَلَيَّ (وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ). فَبَايَعْتُهُ  
عَلَى هَذَا.

کا دار و دار نیت پر ہے پہلے گزر چکی اب اس جگہ کہ ہر شخص کے  
لیے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی کے بعد یہ اضافہ ہے پس جس  
کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے تو اس کی ہجرت اللہ اور  
اس کے رسول کے لیے شمار ہوگی پھر انہوں نے باقی حدیث کو بیان کیا  
جو پہلے گزر چکی ہے۔

حضرت ابو مسعود جونیڈی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا ”جب آدمی اپنے گھر والوں پر ثواب کی نیت سے  
خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ دین خیر خواہی ہے  
حضرت جریر بن عبد اللہ بجلي جونیڈی نے فرمایا کہ میں نے  
رسول اللہ ﷺ سے نماز پڑھنے زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کا  
خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

حضرت جریر بن عبد اللہ جونیڈی سے روایت ہے کہ  
انہوں نے کہا کہ میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوا  
مجھے اسلام پر بیعت فرمائیجیے آپ ﷺ نے مجھ سے ہر مسلمان کا  
خیر خواہ ہونے کا عہد لیا پس میں نے اس بات پر حضور ﷺ سے  
بیعت کر لی۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 3- کتاب العلم

علم کا بیان

علم کی فضیلت

1- باب فضل العلم۔

54- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ، جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَمَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يُحَدِّثُ، فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ، فَكَّرَ مَا قَالَ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ، حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ: (أَيْنَ - أَرَادَ - السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ). قَالَ مَا أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ). قَالَ: كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ (إِذَا وَشِدَّ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی مجلس بابرکت میں لوگوں سے کچھ گفتگو فرما رہے تھے کہ ایک اعرابی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا قیامت کب آئے گی؟ آپ ﷺ نے اپنی گفتگو مبارک جاری رکھی تو بعض حضرات کہنے لگے کہ حضور ﷺ نے اس کی بات ناپسند فرمائی ہے جبکہ بعض کہنے لگے کہ آپ ﷺ نے اس کی بات سنی ہی نہیں ہے۔ جب آپ ﷺ گفتگو فرما چکے جو فرمایا "قیامت کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے" وہ اعرابی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں فرمایا "جب امانت کو ضائع کیا جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا۔ عرض کی گئی امانت کو کیسے ضائع کیا جائے گا؟ فرمایا ذمہ داری نا اہلوں کے سپرد کی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔"

جب علمی بات کہنے کیلئے آواز بلند کرے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ ہم سے پیچھے ہو گئے آپ ﷺ ہم تک اس وقت پہنچے جب ہم پر نماز کا وقت تنگ ہو گیا تھا اور ہم جلدی جلدی وضو کر رہے تھے اپنے پیروں پر مسح

2- باب مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ۔

55- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ تَخَلَّفَ النَّبِيُّ ﷺ - عَنَّا فِي سَفَرَةٍ سَافَرْنَاهَا، فَأَذْرَكْنَا وَقَدْ أَرْحَقْنَا الصَّلَاةَ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ، فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا، فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: (وَيْلٌ

بِلَا غُنَابٍ مِنَ النَّارِ). مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا.

کر رہے تھے یہ ملاحظہ فرما کہ آپ ﷺ نے با آواز بلند سے  
دو یا تین مرتبہ فرمایا "ایڑیوں کی دوزخ سے خرابی ہے۔"

علمی معلومات کی آزمائش کے لیے امام کا

اپنے ساتھیوں سے مسئلہ پوچھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "درختوں میں سے ایک ایسا بھی ہے  
جس کے پتے نہیں گرتے اور اس کی شاخیں ایک مسلمان کی سی  
ہے مجھے بتاؤ وہ کون سا درخت ہے؟ لوگ جنگل کے درختوں کی  
طرف خیال کرنے لگے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا "میرے  
دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے لیکن مجھے شرم آئی پھر لوگ  
عرض گزار ہوئے آپ خود بتا دیجیے کہ وہ کون سا ہے؟ فرمایا وہ  
کھجور کا درخت ہے۔"

محدث کے سامنے حدیث

پڑھنا اور پیش کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک  
مرتبہ ہم مسجد کے اندر نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر  
تھے کہ ایک شخص اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور اونٹ کو مسجد میں بٹھایا  
اور گھٹنا باندھ دیا پھر عرض گزار ہوا آپ اصحاب میں سے محمد  
ﷺ کون ہیں؟ نبی کریم ﷺ ٹیک لگائے ہوئے تھے ہم نے  
کہا یہ تکیہ لگائے ہوئے حضرت محمد ﷺ ہیں اس شخص نے کہا  
اے ابن عبدالمطلب آپ ﷺ نے فرمایا کہو میں جواب دوں گا  
وہ عرض گزار ہوا میں آپ سے شدت سے ایک بات دریافت  
کروں گا آپ مجھ سے خفا نہ ہوں فرمایا جیسے دل چاہے پوچھو

3- باب طَرُحُ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى

أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

56. عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ

ﷺ: (إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا،

وَأَنَّهَا مِثْلُ الْمُسْلِمِ، فَتَحْدِثُونِي مَا هِيَ). فَوَقَعَ

النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي. قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَوَقَعَ

فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ، فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا

حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ (هِيَ النَّخْلَةُ).

4- باب: الْقِرَاءَةُ

وَالْعَرَضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ:

57. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ

جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ

عَلَى بَحْلٍ فَأَنَاحَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ، ثُمَّ

قَالَ: لَهُمْ أَيْكُمُ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ - مُتَكَبِّرٌ

بَيْنَ ظَهْرَانِيهِمْ. فَقُلْنَا: هَذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ

الْمُتَكَبِّرُ. فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (قَدْ أَجَبْتُكَ). فَقَالَ: إِنِّي

سَأَلْتُكَ فَمَشَدُّ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدُ

عَنِّي فِي نَفْسِكَ. فَقَالَ: (سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ).



”عرض گزار ہوا میں آپ سے آپ کے رب کی اور آپ سے پہلے لوگوں کے رب کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو تمام انسانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے؟ فرمایا ”ہاں“ عرض کی میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ہم دن و رات میں پانچ نمازیں پڑھیں فرمایا ”ہاں“ خدا گواہ ہے ”عرض کی میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے سال میں اس مہینے کے روزے رکھنے کا حکم دیا ہے؟ فرمایا ہاں اللہ گواہ ہے عرض گزار ہوا میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ ہمارے امیروں سے صدقہ لے کر غریبوں میں تقسیم فرمائیں فرمایا ہاں خدا گواہ ہے اس شخص نے ہاں میں اس پر ایمان لایا جو آپ لے کر آئے ہیں۔ میں اپنی قوم کی طرف سے آیا ہوں میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہے اور میں قبیلہ سعد بن ابی بکر کا بھائی ہوں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک مکتوب مبارک ایک آدمی کو دے کر حکم فرمایا کہ اسے بحرین کے حاکم کے سپرد کر دو اور حاکم بحرین اسے کسریٰ تک پہنچا دے ”جب اس نے اسے پڑھا پھر پھاڑ دیا۔ راوی نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ان کے حق میں بدعا فرمائی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں۔

فائدہ: کسریٰ کی شان رسالت میں تو ہین کو گستاخی کا انجام یہ ہوا کہ پروردگار عالم نے اس کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے فرما دیئے اور اس کی فوجوں کو ہر جگہ ذلت و عبرت کا نشان بنا پڑا۔ چنانچہ گستاخان رسول کے لیے لمحہ فکریہ ہے کہ قیصر و کسریٰ جیسی عظیم حکومتیں بھی گستاخی کی سزا سے نہ بچ سکیں تو یہ کس شمار میں ہیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے

فَقَالَ أَسَأَلْتُ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ. اللَّهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ نَعَمْ). قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ. اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ؛ قَالَ: (اللَّهُمَّ نَعَمْ). قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ. اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَصُومَ هَذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ؛ قَالَ: (اللَّهُمَّ نَعَمْ). قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللَّهِ. اللَّهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هَذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَ بِهَا عَلَى فَقَرَائِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اللَّهُمَّ نَعَمْ). فَقَالَ الرَّجُلُ: آمَنْتُ بِمَا جِئْتُ بِهِ، وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي، وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ، أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرِ.

58- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلًا، وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ، فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى، فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ. قَالَ: فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - أَنْ يَمَزَّقُوا كُلُّ مُمَزَّقٍ.

59 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَتَبَ

النَّبِيِّ ﷺ - كِتَابًا - أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ - فَقِيلَ لَهُ: إِنَّهُمْ لَا يَفْقَهُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا، فَأَتَّخَذَ عَاطِمًا مِنْ قِصَّةٍ نَقَشَهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَأَنَّهُ أَنْظَرَ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ.

ایک مکتوب مبارک لکھایا لکھنے کا ارادہ فرمایا تو عرض کی گئی کہ وہ لوگ بغیر مہر لگے خط نہیں پڑھتے پس آپ ﷺ نے چاندی کی مہر بنوائی جس پر محمد رسول اللہ نقش کروایا گویا اب بھی آپ کے دست مبارک میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں۔

فائدہ: یہ حدیث مبارکہ بھی اسی ہی احادیث میں سے ہے جو تصور شیخ کی اصل ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم السلام ہر وقت اپنے آقا و رسول ﷺ کے تصور میں گم رہتے تھے۔

60 - عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ، إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ، فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَخَصَبَ وَاحِدٌ قَالَ: فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - فَأَمَّا أَحَدُهُمَا: فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْخَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا، وَأَمَّا الْآخَرُ: فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ، وَأَمَّا الثَّالِثُ: فَأَذْبَرَ ذَاجِبًا، فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ، أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللَّهِ فَأَوَاهُ اللَّهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَخْيَا، فَاسْتَخْيَا اللَّهُ مِنْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ، فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ).

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور صحابہ کرام آپ کے ہمراہ تھے کہ تین اشخاص آئے دو بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے جبکہ ایک چلا گیا۔ ان دو میں سے ایک نے مجلس میں خالی جگہ دیکھی اور وہاں بیٹھ گیا جبکہ دوسرا شخص لوگوں کے پیچھے بیٹھ گیا جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں تمہیں ان تینوں اشخاص کا حال نہ بتاؤں؟ ان میں سے ایک اللہ کی طرف متوجہ ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اُسے جگہ عطا فرمادی دوسرے نے حیا کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی اس سے حیا فرمائی۔ اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے بھی اس اعراض فرمایا۔

5- باب قول النبي ﷺ (رُبَّ

مُبَلِّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ)

61 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَعَدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى بَعِيرِهِ، وَأُمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخَطَامِهِ، أَوْ بِزِمَامِهِ ثُمَّ قَالَ: (أَتَى يَوْمٌ هَذَا).

بعض اوقات جسے بات پہنچائی جائے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ اپنے اونٹ پر رونق افروز تھے اور اس کی مہار ایک شخص نے تھامی ہوئی تھی فرمایا "آج کون سا دن ہے" ہم یہ سوچ کر

فَسَكُنَّا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ سِوَى اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ) قُلْنَا: بَلَى، قَالَ (فَأَتَى شَهْرٌ هَذَا). فَسَكُنَّا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّئُ بِغَيْرِ اسْمِهِ، فَقَالَ: (أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ). قُلْنَا بَلَى، قَالَ: (فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يَبْلُغَ مَنْ مَوَاوِعِي لَهُ مِنْهُ).

6- بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ

بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

62- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ -

يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ، كَرَاهَةِ السَّامَةِ عَلَيْنَا

63 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

(لَسِرُوا وَلَا تَعْتَبِرُوا، وَبَشِّرُوا وَلَا تُنْفِرُوا).

7- بَابُ مَنْ يُرِيدُ اللَّهَ بِهِ

خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّينِ.

64 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ يُرِيدِ اللَّهَ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهُهُ فِي الدِّينِ، وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي، وَلَنْ تَزَالَ هَذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللَّهِ

خاموش رہے کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہوگا فرمایا ”یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں فرمایا یہ کون سا مہینہ ہے ہم یہ سوچ کر خاموش رہے کہ شاید اس کا کوئی دوسرا نام ارشاد ہو گا۔ فرمایا کیا یہ ذی الحجہ نہیں؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں فرمایا ”تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جیسے تمہارے لیے اس شہر اس مہینہ اور اس دن کی حرمت ہے جو حاضر ہے وہ یہ خبر غائب تک پہنچ دے کیونکہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ حاضر خیر ایسے تک بھی پہنچا دیتا ہے جو بات کو اس سے زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

نبی کریم ﷺ کا وعظ و نصیحت مناسبت کے

ساتھ فرمانا کہ لوگ گھبرانہ جائیں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمانے کیلئے دن مقرر فرما رکھے تھے ہمارے اکتے جانے کے اندیشہ سے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ آسانی پیدا کرو، سختی نہ اپناؤ خوشخبری سناؤ، ڈرنا نہ متفرق نہ کرو۔

اللہ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے

اُسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس کے لیے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرمادیتا ہے اور میں تقسیم کرنے والا ہوں اور دینے والا اللہ ہے اور یہ

امت ہمیشہ اللہ کے دین پر قائم رہے گی اور اس کی مخالفت قیامت تک اسے نقصان نہ پہنچا سکیں گے۔

### علم میں سمجھ

حضرت ابن عمر سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے تو آپ کے حجر رلایا گیا تو آپ نے فرمایا یہ درختوں میں سے ایک درخت ہے، پوری حدیث انھوں نے ذکر کی اور روایت میں یہ اضافہ ہے اس وقت میں قوم میں سے سب سے چھوٹا تھا تو میں خاموش رہا۔

### علم و حکمت میں رشک کرنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: رشک نہیں ہے مگر دو اشخاص کے متعلق ایک وہ جسے اللہ نے مال عطا فرمایا ہو وہ اسے راہ خدا میں خرچ کرتا ہے اور دوسرا وہ شخص جسے اللہ نے علم و حکمت عطا فرمائی اور وہ اس کے مطابق فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو اس کی تعلیم دیتا ہو۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے اللہ!

### کتاب کا علم دے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے ساتھ چمنا لیا اور فرمایا: اے اللہ اسے کتاب کا علم دے۔

### نوعمر کا سماع کب صحیح ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک دن میں گدھی پر سوار ہو کر آیا جب کہ میں قریب البلوغ تھا

لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ).

### 8- بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ.

65- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ - فَأُتِيَ بِحِجَارٍ فَقَالَ: (إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً) وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِي هَذِهِ الزِّيَادَةِ: فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُ.

### 9- بَابُ الْإِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

66- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَسَلِطَ عَلَى حَلَائِثِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ الْحِكْمَةَ، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا).

### 10- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ

(اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ).

67- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: ضَمَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ - وَقَالَ: (اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْكِتَابَ).

### 11- بَابُ مَتَى يَصِحُّ سَمَاعُ الصَّغِيرِ

68- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانِ، وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ

اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں بغیر کسی آڑ کے نماز پڑھا رہے تھے پس میں کسی صف کے آگے سے گزرا اور اپنی گدھی و تہمت کے لیے چھوڑ دیا اور ایک صف میں شامل ہو گیا تو مجھے کسی نے ایسا کرنے سے منع نہیں کیا۔

حضرت محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ڈول سے پانی سے کر میرے چہرے پر کھلی فرمائی تھی اس وقت میں پانچ برس کا تھا۔

### علم سیکھنے اور سکھانے کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے مجھے جو ہدایت و علم عطا فرما کر مبعوث فرمایا اس کی مثال تیز بارش کی سی ہے جو صاف و عمدہ زمین پر برسے تو وہ پانی کو جذب کر لے اور گھاس اور خوب سبزہ اُگائے جبکہ زمین کا سخت حصہ پانی نہ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے لوگ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتی باڑی بھی کرتے ہیں۔ اور کچھ بارش زمین کے ایسے حصے پر پڑی ہے جو صاف اور چھٹیل میدان تھے وہ نہ پانی روکے نہ ہی سبزہ اُگائے پس یہی مثال اس شخص کی ہے جس نے اللہ کے دین کو سمجھا اور اس سے فائدہ اٹھایا جو اللہ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔ یعنی اس نے سیکھا اور سکھایا جبکہ وہ دوسرے کی مثال ہے جس نے سرائٹھا کر بھی اس طرف نہ دیکھا اور اس ہدایت کو قبول نہیں کرتا جو اللہ نے مجھے عطا فرما کر مبعوث فرمایا۔

الْإِخْتِلَامُ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ - يُصَلِّي بِمَنْىَ إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَّتْ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأُرْسِلَتْ الْأَتَانُ تَرْتَعُ. فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ. فَلَمْ يُنْكِرْ ذَلِكَ عَلَيَّ.

69 - عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ قَالَ: عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ - فَجَاءَتْ فَجَّهَا فِي وَجْهِ. وَأَنَا ابْنُ تَحْمِيسٍ سِنِينَ. مِنْ ذَلِو.

### 12- باب فضل من علم وعلم.

70 - عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: (مَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا، فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ، قَبِلَتِ الْمَاءَ، فَأَنْبَتَتِ الْكَلَّا وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ، وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ، فَتَنَفَعَ اللَّهُ بِهَا النَّاسُ، فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا، وَأَصَابَتْ مِنْهَا طَائِفَةٌ أُخْرَى، إِنَّمَا هِيَ قَيْعَانُ لَا تُمْسِكُ مَاءً، وَلَا تُنْبِتُ كَلًّا، فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقِهَ فِي دِينِ اللَّهِ، وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ بِهِ، فَعِلِمَ وَعَلِمَ، وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا، وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللَّهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ).



## 13- باب رَفَعَ الْعِلْمَ وَظَهَرَ الْجَهْلَ

71- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:

لَإِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يُرَفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيُظْهَرَ الزِّنَا.

72 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَا حَدِيثَكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ - يَقُولُ: (مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ: أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيُظْهَرَ الزِّنَا، وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، حَتَّى يَكُونَ لِمُتَسِدِّينَ امْرَأَةً الْقَيْمِ الْوَاحِدُ)

## علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا پھیل جانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی شانیں میں سے ہے کہ علم اٹھ جائے گا اور جہالت مسلط ہو جائے گی شراب نوشی اور بدکاری عام ہو جائے گی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں تمہیں وہ حدیث سنا تا ہوں جو میرے بعد تمہیں کوئی نہیں سنائے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا قیامت کی علامتوں میں سے ہے کہ علم گھٹ جائے گا جہالت پھیل جائے گی زنا عام ہو جائیگا عورتوں کی تعداد بڑھ جائے گی اور مرد گھٹ جائیں گے یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد کفیل ہوگا۔

## علم کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا میں سویا ہوا تھا کہ میرے سامنے دودھ کا ایک پیالہ لایا گیا میں نے اسے پی لیا یہاں تک کہ اس کی سیرابی اپنے ناخنوں سے نکلتی ہوئی دیکھی پھر میں نے باقی بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب کو دیا لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ فرمایا: ”علم“۔

جانوروں وغیرہ پر سوار

ہو کر فتویٰ دینا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے

## 15- باب الْفُتْيَا وَهُوَ

وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا:

74 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ



کہ نبی کریم ﷺ حجۃ الوداع کے موقع پر منیٰ میں رک گئے تاکہ لوگ آپ سے سوال پوچھ لیں ایک آدمی آ کر عرض گزار ہوا مجھے معلوم نہ ہوا میں نے قربانی سے پہلے سر منڈا لیا آپ ﷺ نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اب ذبح کرلو۔ دوسرا آ کر عرض گزار ہوا مجھے معلوم نہ ہوا میں نے کنکریاں مارنے سے پہلے قربانی کر لی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اب کنکریاں مارلو۔ نبی کریم ﷺ سے جس چیز کے بھی پہلے یا بعد میں کرینے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا کہ اب کرلو کچھ حرج نہیں۔

جس نے ہاتھ یا سر کے اشارہ سے

استغناء کا جواب دیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علم اٹھالیا جائے گا اور جہالت اور فتنے پھیل جائیں گے اور ہرج کی کثرت ہوگی عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حرج کیا ہے؟ تو اپنے دست مبارک سے اشارہ فرمایا گویا آپ قتل مراد لے رہے تھے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی جو نماز پڑھ رہی تھیں۔ میں نے کہا لوگوں کو کیا ہو گیا ہے؟ انہوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا اور لوگ قیام میں تھے (نماز کسوف کے لیے) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ میں نے عرض کی کوئی نشانی ہے پس انہوں نے سر کے اشارے سے فرمایا ہاں میں بھی کھڑی ہوگی (نماز کے لیے) یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہونے لگی تو اپنے سر پر پانی ڈالنے

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَمْنَى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فُجَاءَةً رَجُلٌ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ فَخَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أُذْبَحَ. فَقَالَ: (اَذْبَحْ وَلَا حَرَجَ). فُجَاءَ آخَرُ فَقَالَ: لَمْ أَشْعُرْ، فَتَحَرَّثُ قَبْلَ أَنْ أُزْمِيَ، قَالَ: (اُزِمِ وَلَا حَرَجَ). فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ - عَنْ شَيْءٍ قَدِيمٍ وَلَا آخِرٍ إِلَّا قَالَ: (افْعَلْ وَلَا حَرَجَ).

## 16- باب مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا

### بِإِشَارَةِ الرَّأْسِ وَالْيَدِ.

75 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ - قَالَ: (يُقْبَضُ الْعِلْمُ، وَيُظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتْنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَفَهَا، كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ.

76 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ: مَا شَأْنُ النَّاسِ؟ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ، فَقَالَتْ: سُبْحَانَ اللَّهِ، قُلْتُ: آيَةٌ؟ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا: أُمِّي نَعَمْ، فَقُمْتُ حَتَّى يَجْلَا لِي الْغَشِيُّ، فَجَعَلْتُ أَصْبُ عَلَى رَأْسِي الْمَاءَ، فَحَمِدَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ - وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (مَا

مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أَرِيئُهُ إِلَّا زَائِرَةً لِي مَقَامِي  
هَذَا حَتَّى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ. فَأَوْحَى إِلَيَّ: أَنْكُمْ  
تُخَشَّوْنَ لِي قُبُورَكُمْ مِثْلَ أَوْ- قَرِيبٍ. لَا  
أَخْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ - مِنْ فِتْنَةٍ  
الْمَسِيحِ الذَّجَالِ يُقَالُ: مَا عِلْمُكَ بِهَذَا  
الرَّجُلِ. فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ - أَوِ الْمُؤَقِّنُ. لَا أَخْرِي  
بِأَيِّهَا قَالَتْ أَسْمَاءُ - فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ  
لَهُ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدَى، فَأَجَبْنَا  
وَاتَّبَعْنَا، هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا، فَيُقَالُ: نَمَّ صَالِحًا،  
قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لِمُؤَقِّنَا بِهِ، وَأَمَّا الْمُنَافِقُ  
أَوِ الْمُرْتَابُ. لَا أَخْرِي أَيْ ذَلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ -  
فَيَقُولُ: لَا أَخْرِي، سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ  
شَيْئًا فَقُلْتُ).

گئی۔ پس نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی مدد و شہادت بیان فرمائی  
پھر فرمایا کوئی چیز نہیں جو مجھے نہ دکھائی گئی ہو ان کو میں نے  
اس جگہ دیکھ لیا یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو بھی پس مجھ  
پر وحی فرمائی گئی قبروں میں تمہارا امتحان ہوگا۔ جیسے مسیح  
دجال کے فتنہ یا اس کے قریب فتنے سے۔ راوی کہتا ہے  
مجھے یاد نہیں حضرت اسماء نے کیا لفظ کہا تھا۔ کہا جائے گا تو ان  
صاحب کے متعلق کیا جانتا ہے۔ راوی کہتا ہے مجھے یاد نہیں  
حضرت اسماء نے کیا کہا ایمان والا یا یقین رکھنے والا۔ وہ  
کہے گا یہ اللہ تعالیٰ کے رسول محمد ﷺ ہیں جو ہمارے پاس  
واضح نشانیاں اور ہدایت لے کر آئے ہم نے ان کی بات  
مانی اور ان کی پیروی کی وہ تین بار یہی کہے گا یہ محمد مصطفیٰ  
ﷺ ہیں تو کہا جائے گا تو آرام سے سو جا معصوم تھا کہ تو  
ان پر ایمان رکھنے والا ہے اور جو منافق یا شک کرنے  
والا ہوگا راوی کہتا ہے مجھے نہیں معلوم حضرت اسماء نے  
کیا لفظ کہا تھا وہ کہے گا میں کچھ نہیں جانتا ہاں لوگوں کو جو  
کچھ کہتے سنا تھا وہی کہہ دیتا تھا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو ہر چیز کا مشاہدہ کروایا یہاں تک کہ جنت دوزخ کا بھی۔ بے شک  
ﷺ جو کچھ دیکھتی ہے وہ کسی کی بساط میں نہیں۔

کسی درپیش مسئلہ کے لیے سفر کرنا اور اپنے  
گھر والوں کو اس کی تعلیم دینا

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں  
نے ابواہاب بن عزیز کی صاحبزادی سے شادی کی تو ایک عورت  
نے ان کے پاس آ کر کہا کہ میں نے عقبہ اور اس کی بیوی کو دودھ

17- باب الرِّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ

النَّازِلَةِ وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ.

77 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ أَنَّهُ تَزَوَّجَ

ابْنَةً لِأَبِي إِهَابٍ بْنِ عَزِيزٍ، فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ  
فَقَالَتْ: إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَآلَتِي تَزَوَّجَ

بِهَا. فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ: مَا أَعْلَمُ أَنَّكَ  
أَرْضَعْتَنِي، وَلَا أَخْبَرْتَنِي فَرَكِبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ  
ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ؟) فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ، وَنَكَحَتْ  
زَوْجًا غَيْرَهُ.

### 18- باب التناوب في العلم.

78- عَنْ عُمَرَ قَالَ: كُنْتُ أَنَا وَجَارِي مِنْ  
الْأَنْصَارِ فِي بَيْتِ أُمِّئَةَ بْنِ زَيْدٍ، وَهِيَ مِنْ عَوَالِ  
الْمَدِينَةِ، وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ التَّزْوِيلَ عَلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ - يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا، فَإِذَا نَزَلَتْ  
جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذَلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ، وَإِذَا  
نَزَلَ فَعَلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَنَزَلَ صَاحِبِي  
الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ تَوْبَتِهِ، فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا  
شَدِيدًا، فَقَالَ أَتَمَّ هُوَ فَفَزَعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ،  
فَقَالَ: حَدَّثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ. قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى  
حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ: طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ؟ قَالَتْ: لَا أُحْدِي، ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى  
النَّبِيِّ ﷺ، فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ: أَطَلَّقْتَ  
نِسَاءَكَ، قَالَ: (لَا). فَقُلْتُ اللَّهُ أَكْبَرُ.

### 19- باب الغضب في المؤظة

والتعليم إذا رأى ما يكره.

79- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:

پلایا ہے حضرت عقبہ جیؓ نے فرمایا نہ تو مجھے علم ہے کہ آپ نے مجھے  
دودھ پلایا ہے اور نہ آپ نے اس سے پہلے کبھی بتایا۔ پس حضرت  
عقبہ جیؓ سوار ہو کر بارگاہ رسالت مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا کیسے ہو سکتا ہے جب یہ کہہ دیا گیا پس حضرت عقبہ  
جیؓ اس عورت کو جدا کر دیا اور دوسری عورت سے نکاح کر لیا۔

### علم کے لیے باری مقرر کرنا

حضرت عمر بن خطاب جیؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
فرمایا میں اور میرا انصاری ہمسایہ جو بنو امیہ بن زید کے گاون کا  
تھا جو مدینہ کی اونچائی کی طرف واقع تھا ہم دونوں رسول اللہ ﷺ  
کی خدمت بابرکت میں باری باری حاضر ہوتے ایک روز وہ  
آتا ایک روز میں۔ جس دن میں حاضر ہوتا اس روز کی وحی وغیرہ  
کی خبریں اُسے لا کر دیتا اور جب وہ حاضر ہوتا تو وہ بھی یہی  
کرتا۔ ایک روز میرا انصاری دوست حاضر بارگاہ ہوا واپس آ کر  
زور سے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور کہا وہ (عمر) یہاں ہیں؟ میں گھبرا  
کر نکلا تو وہ بولا کہ شدید صدمہ ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا میں  
حفصہ جیؓ کے پاس پہنچا تو وہ رو رہی تھیں میں نے پوچھا کیا  
رسول اللہ ﷺ نے تمہیں طلاق دے دی ہے۔ کہا مجھے نہیں معلوم  
پھر میں بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور کھڑے کھڑے عرض  
گزار ہوا۔ کیا آپ نے اپنی ازواج مطہرات کو طلاق دے دی  
ہے؟ فرمایا نہیں تو میں نے اللہ اکبر کہا۔

### نصیحت اور تعلیم کے وقت ناپسندیدہ

بات دیکھ کر ناراض ہونا

حضرت ابو مسعود انصاری نے فرمایا ”ایک آدمی عرض

قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَا أَكَادُ أُخْرِكَ الصَّلَاةَ مِمَّا يُطَوَّلُ بِنَا فُلَانٌ. فَمَا رَأَيْتُكَ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمِئِذٍ فَقَالَ: (أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنْفِرُونَ. فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ. فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ).

80- عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللَّقْظَةِ فَقَالَ (اعْرِفْ وَكَاتِبًا. أَوْ قَالَ: وَعَائِبًا. وَعِقَاصَهَا. ثُمَّ عَزَّيْهَا سَنَةً. ثُمَّ اسْتَتَبَعَ بِهَا. فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَيُّهَا إِلَيْهِ). قَالَ فَضَالَةُ الْإِبِلِ؛ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجَنَّتَاهُ. أَوْ قَالَ احْمَرَّتْ وَجْهَهُ. فَقَالَ (وَمَالِكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا. تَرُدُّ النَّاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ. فَذَرَّهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا). قَالَ: فَضَالَةُ الْغَنَمِ قَالَ (لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذَّئِبِ).

گزار ہو یا رسول اللہ ﷺ میرے لیے (باجماعت) نماز پڑھنا دشوار ہے کیونکہ فلاں بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں چنانچہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نصیحت والے دن سے زیادہ حالت غضب میں نہیں دیکھا فرمایا اے لوگو تم تنفر کرتے ہو (دین سے) تم میں سے جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے تو ہلکی رکھے کیونکہ ان میں بیمار، کمزور اور حاجت مند بھی ہوتے ہیں۔

حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے گری ہوئی چیز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کی بندش اور تھیلی کو سپین لو اور ایک سال تک اس کی منادی کرو پھر اس سے قائدہ حاصل کر لو اگر اس دوران اس چیز کا مالک آجائے تو اس کے سپرد کر دو، پھر اس شخص نے پوچھا گمشدہ اونٹ کے بارے میں؟ تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے یہاں تک کہ رخسار مبارک یا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا فرمایا تمہیں اس سے کیا غرض ہے؟ اس کا مشکیزہ اس کی ٹانگیں اس کے پاس ہیں گھاٹ سے پانی پی لے گا درختوں کے پتے کھائے گا حتیٰ کہ اس کا مالک اس کے پاس آجائے گا۔ عرض کی گئی گمشدہ بکری کے بارے میں؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ تمہاری یا تمہارے بھائی (مالک) یا بھیڑیے کی ہے۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایسے سوالات پوچھے گئے جو آپ کو ناپسندیدہ تھے۔ جب ایسے سوالات کی تکرار ہوتی تو آپ ﷺ ناراض ہو گئے پھر فرمایا جو چاہو پوچھ لو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کی میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ حذرفہ ہے۔ پھر فرمایا دوسرے شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ کون

81- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا. فَلَمَّا أَكْثَرَ عَلَيْهِ غَضَبٌ. ثُمَّ قَالَ: لِلنَّاسِ (سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ؟). قَالَ رَجُلٌ مِنْ أَبِي: قَالَ: (أَبُوكَ حُذَافَةُ). فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ: مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: (أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ). فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا

فِي وَجْهِهِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللَّهِ  
عَزَّ وَجَلَّ.

ہے؟ فرمایا: ”تمہارا باپ سالم جوشیبہ کا غلام ہے۔ جس  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے چہرہ مبارکہ کی حالت دیکھی تو  
عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ عزوجل کی بارگاہ میں  
توبہ کرتے ہیں۔

جو سمجھانے کے لیے بات

تین مرتبہ دہرائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب  
اہم بات کرتے تو تین مرتبہ دہراتے تاکہ وہ خوب یاد ہو  
جائے اور جب کسی قوم کے پاس تشریف لے جاتے تو  
انہیں تین دفعہ سلام فرماتے۔

آدمی کا اپنی لونڈی

اور گھروالوں کو تعلیم دینا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین آدمیوں کے لیے دگنہ جر  
ہے ① وہ شخص جو اہل کتاب ہو اپنے نبی پر اور پھر محمد مصطفیٰ ﷺ  
پر ایمان لایا ② وہ غلام جو اپنے رب اور اپنے مالکوں کے حقوق  
ادا کرتا رہے ③ ایسا شخص جس کے پاس لونڈی ہو وہ اس سے  
وطی کرے اسے زیور ادب و تعلیم سے آراستہ کر کے آزاد کر  
دے پھر اس سے نکاح کر لے تو اس کے لیے دہرا ثواب ہے۔

امام کا عورتوں کو سمجھانے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے آپ کے ہمراہ

20- باب مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ

ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ.

82- عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا  
تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا، حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ،  
وَإِذَا أَلَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ، سَلَّمَ ثَلَاثًا.

21- باب تَعْلِيمِ

الرَّجُلِ أُمَّتَهُ وَأَهْلَهُ.

83- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ  
الْكِتَابِ، آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ،  
وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ  
مَوْلَاهُ، وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ يَطْوُهَا  
فَأَدَّبَهَا، فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا، وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ  
تَعْلِيمَهَا، ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا، فَلَهُ  
أَجْرَانِ).

22- باب عِظَةِ الْإِمَامِ النِّسَاءِ.

84- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسَمِعِ النِّسَاءَ



فَوَعَّظْهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ. لَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ  
تُلِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ. وَهَلْأَلْ يَأْخُذُ فِي ظَرْفِ  
ثَوْبِهِ.

حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے آپ ﷺ نے اس خیال سے کہ عورتوں  
تک خطبہ کی آواز نہ پہنچی ہو اس لیے آپ نے انھیں نصیحت  
فرمائی اور صدقہ کا حکم دیا تو کوئی عورت بالی ڈالنے لگی تو کوئی  
انگوٹھی ڈالنے لگی حضرت بلال وہ اپنے کپڑوں کے پلو میں سیٹنے  
لگے۔

### علم حدیث کی حرص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا میں عرض  
گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ بروز قیامت کون آپ کی شفاعت کا  
زیادہ حق دار ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابو ہریرہ  
میرا یہی خیال تھا کہ سب سے پہلے تم ہی مجھ سے اس چیز کے  
متعلق سوال کرو گے کیونکہ میں نے تم میں حدیث کی انتہائی  
حرص دیکھی ہے۔ بروز قیامت میری شفاعت کا وہ حقدار ہوگا  
جس نے دل و جان کی گہرائی سے لا الہ الا اللہ کہا ہوگا۔

### علم کیسے اٹھالیا جائے گا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے  
کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ علم  
ایسے نہیں اٹھائے گا کہ بندوں سے وہ پس لے لے بلکہ علماء کو  
موت دے کر علم کو اٹھالے گا حتیٰ کہ کوئی علم باقی نہیں رہے گا تو  
لوگ جاہلوں کو اپنا امام بنائیں گے اور ان سے مسائل پوچھیں  
جائیں گے تو وہ بغیر علم فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے اور  
لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔

### 23- باب الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيثِ.

84 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَسْعَدَ النَّاسَ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ، أَنْ لَا يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ  
أَوَّلَ مِنْكَ، لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى  
الْحَدِيثِ، أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ، مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِنْ  
قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ).

### 24- باب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ.

86 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ  
قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللَّهَ لَا  
يُقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا، يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ،  
وَلَكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ، حَتَّى إِذَا  
لَمْ يَبْقَ عَالِمًا، اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَالًا،  
فَسُئِلُوا، فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ، فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا).



## 25- باب يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ

يَوْمًا فِي الْعِلْمِ-

87- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَتِ

النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: غَلَبْنَا عَلَيْكَ الرِّجَالَ، فَاجْعَلْ لَنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ، فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ، فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ، فَكَانَ فِيهَا قَالَ لَهُنَّ: (مَا مِنْكُمْ أَمْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِيهَا، إِلَّا كَانَ لَهَا جَنَابًا مِنَ النَّارِ). فَقَالَتِ أَمْرَأَةٌ وَاثْنَتَيْنِ فَقَالَ: (وَاثْنَتَيْنِ). وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: (لَمْ يَبْلُغُوا الْجُنْتَ).

کیا عورتوں کی تعلیم کے لیے

الگ دن مقرر کیا جائے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چند عورتیں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں مرد آپ ﷺ کی جانب ہم سے سبقت لے گئے لہذا ہمارے لیے بھی کوئی دن مقرر فرمادیں آپ ﷺ نے ان کے لیے ایک دن مقرر فرمادیا چنانچہ اس دن نصیحت فرمائی اور شرعی احکام بتائے اور ان سے فرمایا تم میرے جو عورت اپنے تین بچے آگے بھیجے تو وہ اس کے لیے جہنم سے آڑ ہو جائیں گے ایک عورت عرض گزار ہوئی کہ دو بچے فرمایا کہ دو بچوں کا بھی یہی حکم ہے اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ تین بچے جو یعنی بلوغ کی عمر تک نہ پہنچے ہوں۔

ایک بات سننے کے بعد سمجھنے کے لیے

دوبارہ پوچھنا یہاں تک کہ سمجھ جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا حساب ہوا وہ عذاب دیا گیا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض ہوا اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے ”عنقریب اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا“۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے مراد اعمال کا پیش ہونا ہے لیکن جس سے حساب میں پوچھ گچھ ہوئی تو وہ ہلاک ہوا۔

حاضر کو چاہیے کہ علمی بات غائب تک پہنچا دے

حضرت ابو شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فتح مکہ کے دن ایک ایسا ارشاد محفوظ کیا جسے

## 26- باب مَنْ سَمِعَ شَيْئًا

فَرَاجَعَ حَتَّى يَعْرِفَهُ-

88- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ

حُوسِبَ غُلِبَ). قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: أَوْ لَيْسَ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: (فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا) فَقَالَ: (إِنَّمَا ذَلِكَ الْعَرْضُ، وَلَكِنْ: مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ يَهْلِكُ).

## 27- باب لِيُبَلِّغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ-

89- عَنْ أَبِي شَرِيحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: الْغَدَّ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ

يَقُولُ قَوْلًا، سَمِعْتُهُ أُذُنَايَ وَوَعَاةَ قَلْبِي.  
وَأَبْهَرْتُهُ عَيْنَايَ، حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ، حَمْدَ اللَّهِ  
وَأَشْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ،  
وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ، فَلَا يَحِلُّ لِامْرِءٍ يُؤْمِنُ  
بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلَا  
يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً، فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فِيهَا، فَقُولُوا: إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ  
لِرَسُولِهِ، وَلَمْ يَأْذِنْ لَكُمْ، وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا  
سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ  
كَحُرْمَتِهَا بِالْأُمْسِ، وَلِيَبْلُغَ الشَّاهِدُ  
الْغَايِبَ).

28- بَابُ إِثْمٍ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

90- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: (لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ، فَإِنَّهُ  
مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ).

91- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، يَقُولُ: (مَنْ  
يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ).

92- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:  
(تَسْتَوُوا بِأَسْمِي وَلَا تَكْتُمُوا بِكُنْيَتِي، وَمَنْ رَأَى  
فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَى، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ

میں نے کانوں سے سنا اور دل میں محفوظ کر لیا اور میری دونوں  
آنکھوں نے دیکھا جب آپ ﷺ یہ ارشاد فرمایا چنانچہ اللہ تعالیٰ کی  
حمد و ثناء بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ مکہ مکرمہ کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا  
ہے لوگوں نے حرام نہیں کیا ہے پس یہ کسی شخص کے لیے حلال نہیں  
جو اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو کہ وہاں خونریزی کرے اور اس  
کا درخت کاٹے اگر کوئی اللہ کے رسول کے فعال کو دلیل بنائے تو  
اس سے کہو کہ اللہ نے اپنے رسول اللہ ﷺ کو اجازت دی تھی مگر  
تمہیں اس کی اجازت نہیں۔ اور مجھے بھی دن دن میں کچھ گھڑی کے  
لیے اجازت تھی پھر آج اس کی حرمت اُسی طرح ہو گئی جیسی کل تھی۔  
جو یہاں حاضر کو چاہیے کہ یہ بات غائب تک پہنچا دے۔

نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھنے کا گناہ

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں  
نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جھوٹی  
بات منسوب نہ کرو کیونکہ جو مجھ پر جھوٹ باندھے گا وہ اپنا ٹھکانہ  
جہنم میں ڈال جائیگا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ”جو میرے  
متعلق ایسی بات جو میں نے نہ کہی ہو تو وہ آگ کے اندر اپنا  
ٹھکانہ بنائے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا: میرے نام پہ نام رکھو لیکن میری کنیت پر کنیت نہ رکھو  
اور جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے یقیناً مجھے ہی دیکھا

کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا اور جس نے دائرہ  
مجھ پر جھوٹ باندھا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

علمی باتیں لکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مکہ مکرمہ سے قتل اور ہاتھی کو روک دیا  
ہے اور اللہ کے رسول ﷺ اور ایمان والوں کو ان (کفار) پر  
غالب فرمادیا۔ خبردار یہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال نہیں تھا  
اور نہ ہی میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ خبردار! یہ میرے  
لیے بھی دن میں کچھ گھڑی کے لیے حلال ہوا تھا۔ خبردار! درُوس  
گھڑی کے بعد حرام ہو گیا نہ اس کے کانٹے توڑے جائیں نہ  
اس کے درخت کاٹے جائیں اور نہ وہاں گری ہوئی چیز ٹھالی  
جائے۔ اور جس کا کوئی آدمی مارا جائے اس کو دو میں سے ایک کا  
اختیار ہے دیت لے لے اور چاہے تو قصاص۔ پس اہل یمن  
کے ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ بھی لکھ دیجیے فرمایا  
ابو فلاں کو لکھ دو۔ قریش میں سے ایک شخص نے عرض کی یا رسول  
اللہ ﷺ مگر اذخر (خوشبودار گھاس) کے سوا کیونکہ اسے ہم اپنے  
گھروں اور قبروں کے لیے استعمال کرتے ہیں آپ ﷺ نے  
فرمایا ہاں اذخر کے سوا اذخر کے سوا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
جب نبی کریم ﷺ زیادہ علیل ہو گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا  
میرے پاس لکھنے کا سامان لاؤ تاکہ میں تحریر لکھ دو تاکہ میرے  
بعد تم گمراہ نہ ہو سکو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ پر  
مرض کا غلبہ ہے اور اللہ کی کتاب ہمارے پاس موجود ہے جو

فِي صُورَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَتَبَوَّأْ  
مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

29- باب كِتَابَةِ الْعِلْمِ.

93- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَالَ: إِنْ أَلَّهَ حَبَسَ عَنْ مَكَّةَ الْقَتْلَ - وَسَلَّطَ  
عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَالْمُؤْمِنِينَ، أَلَّا وَإِنَّهَا  
لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي، أَلَّا  
وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ، أَلَّا وَإِنَّهَا  
سَاعَتِي هَذِهِ حَرَامٌ، لَا يُحْتَلُّ شَوْكُهَا، وَلَا  
يُغْضَدُ شَجَرُهَا، وَلَا تُلْتَقَطُ سَاقِطُهَا إِلَّا  
لِلنَّسِيبِ، فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ: إِمَّا أَنْ  
يُعْقَلَ، وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ). فَبَاءَ رَجُلٌ  
مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ: أَكْتُبُ لِي يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
فَقَالَ: (اَكْتُبُوا لِي فُلَانٍ). فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ  
قُرَيْشٍ: إِلَّا إِذْ خِرَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي  
بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِلَّا  
إِذْ خِرَ إِلَّا إِذْ خِرَ).

94 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَبَّأْنَا أَشَدَّ

بِالنَّبِيِّ ﷺ. وَجَعَهُ قَالَ: (اُتُونِي بِكِتَابٍ  
أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَا تَضِلُّوا بَعْدَهُ). قَالَ  
عُمَرُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا  
كِتَابُ اللَّهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ اللَّغَطُ.

قَالَ (قَوْمُوا عَلَيَّ وَلَا يَلْبِغِي عِنْدِي التَّزَارُعُ).

ہمارے لیے کافی ہے تو اس پر کافی اختلاف ہوا اور شور و غل ہوا تو فرمایا میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس جھگڑا منسوب نہیں ہے۔

### رات کو تعلیم و نصیحت

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ ایک رات بیدار ہوئے تو فرمایا سبحان اللہ! آج رات کتنے فتنے نازل کیے گئے اور کتنے خزانے کھول دیے گئے ان حجرے والیوں کو جگادو دنیا میں لباس پہننے والی اکثر ایسی ہیں جو آخرت میں برہنہ ہوں گی۔

### رات کو علمی مذاکرہ کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے اپنی آخری عمر مبارک میں ہمیں عشاء کی نماز پڑھائی جب سلام پھیر دیا تو کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا ”کیا تم نے اس رات کو دیکھا؟ آج کی رات سے ایک صد سال بعد کوئی شخص بھی باقی نہ رہے گا جو آج زمین پر موجود ہے۔“

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی خالہ اور نبی ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے گھر رات گزاری اور اس رات نبی کریم ﷺ ان کے پاس ہی تھے پس نبی کریم ﷺ عشاء ادا کی پھر اپنے دولت کدہ تشریف لائے اور چار رکعتیں پڑھ کر استراحت فرمانے لگے پھر بیدار ہوئے اور فرمایا کیا بچہ سو گیا ہے؟ یا کچھ اس جیسا ہی لفظ فرمایا پھر نماز پڑھنے لگے میں بھی آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے اپنی داہنی

### 30- باب العلم والعظة بالليل.

95 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ. ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ: (سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ، وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ، أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجْرِ، فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ).

### 31- باب السرِّ بالعلم.

96 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ. الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ، فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ: (أَرَأَيْتُكُمْ لَيْلَتُكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا، لَا يَبْقَى مِنْهُ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ).

97 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَيْتٌ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ. عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ. الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ، فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ نَامَ، ثُمَّ قَامَ، ثُمَّ قَالَ: (نَامَ الْغُلَامُ). أَوْ كَلِمَةً تُشَبِّهُهَا، ثُمَّ قَامَ، فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ، فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ، فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ، ثُمَّ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ نَامَ.

حَتَّى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ حَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

طرف کر لیا پس پانچ رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعت پڑھیں  
استراحت فرمانے لگے یہاں تک کہ میں نے آپ کے خزانے  
نے بعد نماز کے لیے باہر تشریف لے گئے۔

فائدہ: واضح ہو کہ یہ آپ ﷺ کے خصوصی فضائل میں سے ہے کہ سونے سے آپ ﷺ کا وضو نہیں ٹوٹتا تھا جیسا کہ حدیث  
مبارکہ میں آیا ہے کہ میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا۔

### 32- بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ - علم کو حفظ کرنا

98 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَثْلَو: (إِنَّ النَّبِينَ يَكْتُبُونَ مَا أُنْزِلَنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ) إِلَى قَوْلِهِ (الرَّحِيمِ) إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ السُّهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الضُّغْنُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنْ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ. وَإِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيَسْبِغَ بَطْنِيهِ وَيَحْضُرَ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
لوگ کہتے ہیں ابو ہریرہ کثرت سے روایت کرتا ہے اگر اللہ کی  
کتاب میں یہ دو آیات نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی روایت  
نہ کرتا۔ پھر تلاوت فرمائی ”بے شک جو لوگ چھپاتے ہیں جو  
نازل کہیں ہم نے نشانیوں سے اور ہدایت ... الرحیم تک“ ہے  
شک ہمارے مہاجر بھائی تو بازار میں خرید و فروخت میں  
مغروف رہتے ہیں اور ہمارے انصاری بھائی اپنے کھیتوں اور  
بانگات میں کام میں لگے رہتے ہیں جبکہ ابو ہریرہ اپنا پیٹھ میں  
کچھ ڈال کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا ہے جبکہ  
دوسرے حاضر نہ ہوتے اور وہ یاد کر لیتا جو دوسرے نہیں رکھ سکتے  
تھے۔

99 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ. قَالَ (ابْسُطْ رِدَائَكَ) فَبَسَطْتُهُ. قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: (عُمَّهُ) فَصَمَمْتُهُ. فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
فرمایا میں عرض گزار ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کے کثرت  
ارشادات سننا ہوں مگر بھول جاتا ہوں فرمایا اپنی چادر بچھاؤ پس  
میں نے اسے بچھا دیا پس آپ اپنے دونوں مبارک ہاتھوں سے  
لوپ بھر کر ڈالی اور فرمایا اسے اپنے اوپر لپیٹ لو میں نے اسے  
لپیٹ لیا تو اس کے بعد کسی چیز کو نہ بھولا۔



فائدہ: معلوم ہوا بارگاہ رسالت میں استغاثہ پیش کرنا اور مدد چاہنا ہرگز شرک نہیں کیونکہ آپ ﷺ کی نعمتوں کو تقسیم کرنے پر مامور فرمائے گئے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ عطا فرمانے پر بھی قدرت و اختیار رکھتے ہیں جیسا کہ حدیث مبارکہ سے ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی چادر میں لپ بھر کر ایسی چیز ڈالی جو کسی کو نظر نہ آئی تھی اور اس کے بعد حضرت ابو ہریرہ کا حافظہ بہت بہتر ہو گیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو تھیلے علم حاصل کیا ہے ایک کو میں نے لوگوں میں پھیلا دیا جبکہ دوسرے کو اگر میں لوگوں پر ظاہر کروں تو میرا یہ گناہ کاٹ ڈالا جائے گا۔

علماء کی بارگاہ میں خاموش رہنا

حضرت جرید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ان سے ارشاد فرمایا ”لوگوں کو خاموش کراؤ“ پھر فرمایا میرے بعد کفر کی طرف نہ لوٹ جانا کہ ایک دوسرے کی گرنیں مارنے لگو۔

عالم کیلئے مستحب ہے جب اس سے پوچھا جائے

لوگوں میں جاننے والا کون ہے؟

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت موسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل میں خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا سب میں بڑا عالم کون ہے؟ فرمایا میں سب سے زیادہ علم والا ہوں اللہ تعالیٰ نے ان پر عتاب فرمایا کیونکہ انہوں نے علم کی نسبت اس کی طرف نہیں کی تھی۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی۔ مجمع البحرین میں میرا ایک بندہ ایسا ہے جو تجھ سے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے اے رب کیسے ملوں؟ علم ہوا ایک پھلی کو تھیلے میں

100 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَعَائِدِينَ: فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثْنَتْهُ، وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثْنَتْهُ قُطِعَ هَذَا الْبُلْعُومُ.

33- باب الإنصات للعلماء.

101 - عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ: (اسْتَنْصِبِ النَّاسَ) فَقَالَ: (لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا. يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ).

34- باب مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ

إِذَا سُئِلَ: أَجِبِ النَّاسَ أَعْلَمُ؟

102 - عَنْ أَبِي بُرَيْدٍ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فُسِّئِلَ: أَجِبِ النَّاسَ أَعْلَمُ؟ فَقَالَ: أَنَا أَعْلَمُ، فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ، إِذْ لَمْ يَزِدْ الْعِلْمَ إِلَيْهِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ، هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ. قَالَ: يَا رَبِّ، وَكَيْفَ بِهِ؟ فَقِيلَ لَهُ: ائْتِ حُوثًا فِي مَكْتَلٍ، فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ لَمْ، فَاثْلُقْ وَانْطَلِقْ بِفَتَاهُ



رکھو جہاں وہ گم ہو جائے وہیں وہ ملے گا۔ وہ اپنے خادم توشع بن نون کے ہمراہ چلے اور مچھلی کو تھیلے میں ڈال لیا۔ یہاں تک کہ جب ایک پتھر کے پاس پہنچے تو اس پر سر رکھ کر سو گئے تو مچھلی تھیلے سے نکلی اور سمندر میں چلی گئی جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کے خادم کو تعجب میں ڈال دیا۔ وہ دونوں باقی رات اور دن بھر چلتے رہے جب صبح ہوئی تو حضرت موسیٰ نے خادم سے فرمایا: ناشتہ لاؤ ہمیں تو اس سفر میں تھکاوٹ ہو گئی ہے حالانکہ موسیٰ علیہ السلام جب تک اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے جس کا انہیں حکم دیا گیا تھا اس وقت تک انہوں نے کچھ تھکاوٹ محسوس نہ کی تھی۔ خادم عرض گزار ہوا آپ نے ملاحظہ نہیں فرمایا کہ جب ہم پتھر کے پاس پہنچے تو میں مچھلی کو بھول گیا (اس کا ذکر نہ کیا) حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ اسی جگہ کی تو میں تلاش ہے آخر وہ دونوں اپنے قدموں کے نشانات پر لوٹے جب پتھر کے پاس پہنچے تو وہاں ایک شخص کو کپڑے میں لیٹا ہوا دیکھ یا فرمایا کہ اس نے کپڑا لپیٹ رکھا تھا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سلام کیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا آپ کی زمین میں سلام کہاں سے آیا؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں موسیٰ ہوں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا کیا بنی اسرائیل کے موسیٰ ہو؟ فرمایا ہاں اور اجازت مانگی کہ کیا میں آپ کے ساتھ رہ سکتا ہوں تاکہ آپ مجھے وہ سکھادیں جو تعلیم آپ کو دی گئی ہے۔ فرمایا آپ میرے ساتھ رہ کر مہربنہ کر سکیں گے۔ اے موسیٰ مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے علموں میں سے ایک مجھے دیا ہے جو آپ کے پاس نہیں ہے اور آپ کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک ایسا علم دیا ہے جسے میں نہیں جانتا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: عنقریب آپ مجھے مہربان کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے

يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلًا حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُئُوسَهُمَا وَنَامَا، فَأَنْسَلَ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ فَأَتَتْهُ سَبِيلُهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا، وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجْبًا، فَأَنْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ: آتِنَا غَدَائِنَا، لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا، وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أَمَرَ بِهِ، فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ: أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ؟ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ، قَالَ مُوسَى: ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعِي، فَأَرْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا، فَلَمَّا أَتَيْنَاهَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسْتَجِي بِثَوْبٍ، أَوْ قَالَ تَسْتَجِي بِثَوْبِهِ، فَسَلَّمَ مُوسَى، فَقَالَ الْخَضِرُ: وَأَنْتَ بِأَرْضِكَ السَّلَامُ؟ فَقَالَ: أَنَا مُوسَى، فَقَالَ: مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: هَلْ أَتَّبَعَكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رَشَدًا؟ قَالَ: إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، يَا مُوسَى، إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لَا تَعْلَمُهُ أَنْتَ، وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لَا أَعْلَمُهُ قَالَ: سَتَجِدُنِي إِنِ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا، وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا، فَأَنْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ، فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ، فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا، فَعَرَفَ الْخَضِرُ، فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ، فَجَاءَ عَصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى

حَرْفِ الشَّيْنَةِ، فَتَقَرَّ نَقْرَةً أَوْ نَقَرَتَيْنِ فِي  
الْبَحْرِ، فَقَالَ الْخَضِرُ: يَا مُوسَى مَا نَقَضَ عَلَيَّ  
وَعَلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلَّا كَنَقْرَةٍ هَذَا  
الْعُصْفُورُ فِي الْبَحْرِ، فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ  
الْوَجِاحِ الشَّيْنَةِ فَزَعَهُ، فَقَالَ مُوسَى: قَوْمُ  
تَحْمَلُونَا بِغَيْرِ تَوَلٍّ، عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ  
فَحَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا، قَالَ: أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ  
تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ: لَا تَوَاجِدُنِي بِمَا  
نَسِيتُكَ وَلَا تَزِدْهُنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا، فَكَانَتْ  
الْأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا، فَاِنْطَلَقَا فَإِذَا  
غُلَامٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغُلَمَانِ، فَآخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ  
مِنْ أَعْلَاهُ فَاقتلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ مُوسَى:  
أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ، قَالَ: أَلَمْ  
أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا، قَالَ  
ابْنُ عَمِيْنَةَ: وَهَذَا أَوْ كُذِّ - فَاِنْطَلَقَا، حَتَّى إِذَا  
أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا، فَأَبَوْا أَنْ  
يُضَيِّفُوهُمَا، فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ  
يَنْقُضَ، قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ، فَقَالَ  
مُوسَى: لَوْ شِئْتُ لَاتَّخَذْتُ عَلَيْهِ أَجْرًا، قَالَ:  
هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
(يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى، لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَضَّ  
عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِ هَذَا).

کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ پس دونوں سمندر کے  
کنارے چلے ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی پھر دونوں کے پاس  
سے ایک کشتی گزری انہوں نے کشتی والوں سے کہا ہمیں سوار کر  
لو۔ حضرت خضر علیہ السلام پہچان لیے گئے تو کرائے کے بغیر سوار کر  
لیے گئے۔ اتنے میں ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے بیٹھ کر  
ایک یا دو چونچیں سمندر میں ماریں حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا  
اے موسیٰ میرا اور آپ کا علم اللہ تعالیٰ کے علم کے سامنے اسی  
طرح ہے جیسے چڑیا کا سمندر میں چونچ مارنا۔ پھر حضرت خضر  
علیہ السلام نے کشتی کے تختوں میں ایک تختہ اکھاڑ ڈالا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
کہنے لگے ان لوگوں نے تو تمہیں کرائے کے بغیر سوار کیا اور آپ  
نے اس کو توڑ دیا تاکہ سوار ڈوب جائیں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے  
فرمایا: کیا میں نے نہ کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر  
سکیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا بھول پر مواخذہ نہ کیجیے اور  
میرے معاملے کو تنگی میں نہ ڈالے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
موسیٰ علیہ السلام کا پہلا اعتراض بھول کے سبب تھا۔ پس دونوں چل  
دیئے تو ایک لڑکا لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا حضرت خضر علیہ السلام  
نے اس کا سر پکڑا اور تن سے جدا کر دیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ  
نے ایک پاک جان کو ناحق قتل کر دیا حضرت خضر علیہ السلام نے فرمایا  
میں نے آپ سے نہیں کہا تھا کہ آپ میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر  
سکیں گے۔ ابن عیینہ نے کہا یہ اس سے زیادہ تاکید ہے۔  
دونوں چل دیے یہاں تک کہ ایک بستی والوں کے پاس آئے  
اور ان سے کھانا مانگا تو انہوں نے کھلانے سے انکار کر دیا اسی  
دوران ایک دیوار دیکھی جو گرنے کے قریب تھی۔ حضرت خضر  
علیہ السلام نے اسے اپنے ہاتھ سے سہارا دے کر سیدھا کر دیا۔ حضرت

موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا اگر آپ چاہتے تو ان سے مزدور لی لے لیتے۔ حضرت علیہ السلام نے فرمایا اب میرے اور آپ کے درمیان جدائی آچکی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ موسیٰ پر رحم فرمائے کاش وہ صبر کرتے تو دونوں کا واقعہ مزید تمہیں بتا دیتا جاتا۔“

عالم بیٹھا ہوا اور اس سے کھڑے  
کھڑے سوال کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض گزار رہا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی راہ میں جہاد کرنا کسے کہتے ہیں؟ کیونکہ ہم اس کوئی ناراضگی کے باعث لڑتا ہے اور کوئی طرف داری کے سبب لڑتا ہے فرمایا جو اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو تو وہ اللہ کی راہ میں لڑتا ہے۔

ارشاد الہی: تم علم نہیں  
دے گئے ہو مگر تھوڑا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں مدینہ منورہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چل رہا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک چھتری سے ٹیک لگائے چل رہے تھے کہ یہودیوں کے ایک گروہ کے پاس سے گزر ہوا بعض نے آپ میں کہا ان سے روح کے متعلق دریافت کرو جب کہ بعض نے کہا دریافت نہ کرو مبادہ وہ ایسی بات کہیں جو تمہیں ناگوار ہو۔ بعض نے کہا ہم ضرور پوچھیں گے۔ پس ایک آدمی نے کھڑے ہو کر کہا۔ اے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم روح کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خاموش

35- باب مَنْ سَأَلَ وَهُوَ  
قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا.

103 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَإِنْ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا، وَيُقَاتِلُ حِمِيَّةً، فَقَالَ: (مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ).

36- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَمَا  
أَوْتَيْتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا).

104 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَرِبِ الْهَيْدِيَّةِ، وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَصِيْبٍ مَعَهُ، فَمَرَّ بِبَنَفْرِ مِنَ الْيَهُودِ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ؛ وَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَا تَسْأَلُوهُ، لَا يَجِبُ فِيهِ شَيْءٌ تَكْزُهُوْنَهُ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَنَسْأَلَنَّهُ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ، فَقُلْتُ: إِنَّهُ يُوحَى

رہے تو میں نے کہا آپ ﷺ پر وحی آ رہی ہے میں کھڑا رہا جب وحی موقوف ہوئی تو فرمایا ”تم سے روح کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرما دو میرے رب کے حکم سے ہے اور تمہیں علم نہیں دیا گیا مگر تھوڑا۔“

بعض کو تعلیم دینے کے لیے مخصوص کرنا کہ دوسرے سمجھ نہیں سکیں گے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک دفعہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں اور سعادت مند ہوں پھر آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ! انہوں نے پھر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں اور سعادت مند ہوں۔ تین مرتبہ ایسا ہوا پھر فرمایا ”جو کوئی سچے دل سے گواہی دے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو اللہ اس پر جہنم کو حرام فرما دیتا ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا میں یہ بات لوگوں کو نہ بتا دوں تاکہ وہ خوش ہو جائیں فرمایا کہ پھر اسی پر تکیہ کر لیں گے۔ پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت یہ حدیث گناہ سے بچنے کی خاطر لوگوں میں بیان فرمادی۔

علم حاصل کرنے میں شرمانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بابرکت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے نہیں

إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ قَالَ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا).

37- باب مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا

دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةً أَنْ لَا يَفْهَمُوا.

105 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

وَمُعَاذُ رَدِيفُهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ (يَا مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ). قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ. قَالَ (يَا مُعَاذُ). قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ. ثَلَاثًا. قَالَ (مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ، إِلَّا حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّاسِ). قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُوا؟ قَالَ (إِذَا يَتَّكِلُوا). وَأُخْبِرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ نَامًا.

38- باب الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ.

106 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: جَاءَتْ أُمُّ سَلِيمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنْ

شرماتا۔ کیا عورت کو احکام ہو تو اس پر غسل لازم ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہاں جب کہ وہ پانی (مٹی) دیکھے حضرت اس سلمہ جیٹا نے منہ ڈھانپ لیا اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ کیا عورتوں کو بھی احکام ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں تیرا ہاتھ خاک آلود ہو ورنہ بچہ ماں سے مشابہت کیوں رکھتا ہے۔

جو شرمائے اور دوسروں کے

ذریعے سوال پوچھے

حضرت علی جیٹا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا ”میری مذی زیادہ نکلا کرتی تھی تو میں نے حضرت مقداد سے کہا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھیں۔ انہوں نے پوچھ تو آپ ﷺ نے فرمایا مذی کے سبب وضو کرنا پڑتا ہے۔

مسجد میں علمی مذاکرہ

کرنا اور فتویٰ دینا

حضرت عبداللہ بن عمر جیٹا سے روایت ہے کہ ایک آدمی مسجد میں کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ آپ ہمیں کس مقام سے احرام باندھنے کا حکم فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اہل مدینہ زوالخلفہ سے احرام باندھیں۔ اہل شام حنفہ سے احرام باندھیں اور اہل نجد قرین سے۔

حضرت ابن عمر جیٹا نے فرمایا لوگوں کا کہنا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اہل یمن یلم سے احرام باندھیں۔ حضرت ابن عمر جیٹا فرماتے ہیں میں اس بات کو پوری طرح یاد نہ رکھ سکا۔

الْحَقُّ، فَقَالَ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلِ إِذَا احْتَلَمَتْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِذَا رَأَتْ الْمَاءَ، فَغَطَّتْ أُمَّ سِنَّةً يَغْيَى وَجْهَهَا، وَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَتَحْتِلِمُ الْمَرْأَةُ، قَالَ: (نَعَمْ تَرَبُّثُ يَمِينِكَ فِيمَا يُشِيرُهَا وَلَدَهَا).

39- باب من استعجيا

فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ.

107 - عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: كُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً،

فَأَمَرْتُ الْيَقْدَادَ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: (فِيهِ الْوُضُوءُ).

40- باب ذِكْرِ الْعِلْمِ

وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

108 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ، أَنَّ رَجُلًا

قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهْلَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَهْلُ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْخَلِيفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجَحْفَةِ، وَيَهْلُ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرِينِ).

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: وَيَذْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (وَيَهْلُ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمَلَمَ). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: وَلَمْ أَفْقَهُ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

#### 41- باب مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرِ مِمَّا سَأَلَهُ

109 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا  
سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ مَا يَلْبَسُ الْمُحَرَّمُ، فَقَالَ:  
(لَا يَلْبَسُ الْقَبِيضَ، وَلَا الْعِمَامَةَ، وَلَا  
الشَّرَاوِيلَ، وَلَا الْبُرُنْسَ، وَلَا ثَوْبًا مَسَّهُ  
الْوَرَسُ أَوْ الرَّعْفَرَانُ، فَإِنْ لَمْ يَجِدِ الثَّعْلَيْنِ  
فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ، وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا  
تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ).

#### سائل کو اس کے سوال سے زیادہ جواب دینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص  
نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا احرام باندھنے والا کیا پہنے: فرمایا نہ  
قمیص، نہ پاجامہ، نہ شلوار نہ ٹوپی اور نہ ایسا کپڑا جس میں درس یا  
زعفران لگی ہو اور اگر جوتے میسر نہ ہوں تو موزے پہن لو اور  
انہیں اوپر سے کاٹ ڈالے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
4- کتاب الوضوء  
وضو کا بیان

بغیر وضو نماز مقبول نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جس کا وضو ٹوٹ جائے حتیٰ کہ دوبارہ وضو کر لے حضرت موت کے ایک شخص نے پوچھا اے ابو ہریرہ بے وضو ہونا کیا ہے انہوں نے فرمایا ”پیچھے کے مقام سے ہوا خارج ہونا“۔

وضو کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بروز قیامت میری امت کے لوگ بلائے جائیں گے جبکہ وضو کے اثرات کے باعث ان کے اعضاء وضو چمکتے ہوں گے جو تم میں سے اپنی چمک کو بڑھانے کی طاقت رکھتا ہو تو اسے بڑھانی چاہیے۔

شک کے باعث دوبارہ وضو نہ کرے جب تک یقین نہ ہو

حضرت عبد اللہ زید بن انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص کا حال دریافت کیا کہ جس شخص کو نماز میں خیال گزرے کہ شاید کچھ (حدث) ہوا ہے۔ فرمایا کہ نماز نہ توڑے یا ختم نہ کرے یہاں کہ آوار

1- باب لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ بِغَيْرِ طَهْوٍ۔

110- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تُقْبَلُ صَلَاةٌ مَنْ أَحْدَثَ حَتَّى يَتَوَضَّأَ). قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرَمَوْتَ: مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ۔

2- باب فَضْلِ الْوُضُوءِ۔

111- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُتَجَلِّدِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ)۔

3- باب لَا يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيَقِنَ۔

112- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدٍ الْأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ شَكَاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الرَّجُلَ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ: (لَا يَنْفَتِلْ - أَوْ لَا يَنْصَرِفْ -

حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَحْذَرُ يَحَا).

سنے یا بدبو پائے۔

#### 4- بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ.

ہلکا وضو کرنا

113 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نَامَ حَتَّى نَفَعَ ثُمَّ صَلَّى - وَلَمْ يَتَوَضَّأْ وَرُبَّمَا قَالَ: اضْطَجَعَ حَتَّى نَفَعَ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ استراحت فرما رہے تھے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر نماز پڑھی۔ کبھی راوی نے یہ کہا کہ لیٹ گئے یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔

#### 5- بَابُ اسْتِبَاحِ الْوُضُوءِ.

پورا وضو کرنا

114 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشَّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ، ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسَبِّحِ الْوُضُوءَ. فَقُلْتُ: الصَّلَاةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ (الصَّلَاةُ أَمَامَكَ). فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمَزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ، فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ، فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَتَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ، ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُ فَصَلَّى، وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا.

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ گھاتی میں اترے پیشاب کیا پھر ہاتھ منہ دھویا اور پورا وضو نہ کیا۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ ”نماز، فرمایا نماز آگے پڑھیں گے پس سوار ہو گئے جب مزدلفہ پہنچے اتر گئے پس وضو کیا اور پورا وضو کیا پھر اقامت کہی گئی تو آپ ﷺ نے نماز مغرب پڑھائی۔ پھر ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے مقام پر بٹھا دیا۔ پھر عشاء کی اقامت ہوئی تو نماز پڑھی اور دونوں کے درمیان کوئی اور نماز نہ پڑھی۔

#### 6- بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ

ایک چلو بھر کر دونوں

مِنْ عُرْفَةٍ وَاحِدَةٍ.

ہاتھوں سے چہرہ دھونا

115 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ، أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَمَضَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ، ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَجَعَلَ بِهَا هَكَذَا، أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا وَجْهَهُ، ثُمَّ أَخَذَ عُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے وضو کیا تو اپنا منہ دھویا اور ایک چلو پانی لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں پانی لیا پھر ایک چلو لے کر دوسرے ہاتھ میں ڈالا اور اس کے ساتھ اپنے چہرے کو دھویا۔ پھر ایک چلو سے اپنے ہاتھ دھویا پھر ایک چلو لے کر اس سے بایاں ہاتھ دھویا پھر اپنے سرہ

الْيُمْنَى، ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ مَاءٍ، فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ  
الْيُسْرَى، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ أَخَذَ غُرْفَةً مِنْ  
مَاءٍ فَرَشَّ عَلَى رِجْلِهِ الْيُمْنَى حَتَّى غَسَلَهَا، ثُمَّ  
أَخَذَ غُرْفَةً أُخْرَى، فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَمْنَى  
رِجْلَهُ الْيُسْرَى، ثُمَّ قَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ.

## 7- باب مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ.

116- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ: (اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ).

## 8- باب وَضْعُ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

117- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
دَخَلَ الْخَلَاءَ، قَالَ: فَوَضَعْتُ لَهُ وُضوءًا فَقَالَ:  
(مَنْ وَضَعَ هَذَا؟) فَأُخْبِرَ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ فَقِّهْهُ  
فِي الدِّينِ).

## 9- باب لَا تُسْتَقْبَلُ الْقِبْلَةُ

بِبَوْلٍ وَلَا غَائِطٍ.

118- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ:  
لَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ الْغَائِطُ  
يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يُؤَلِّهَا ظَهْرَهُ، شَرِّقُوا  
غُرُبُوا).

## 10- باب مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لِبْنَتَيْنِ.

119- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: إِنَّ نَاسًا

سُحَّ كُنِيَ بِحُرَّاءٍ جُلُوسًا فِي نَارٍ، فَجَاءَ أَحَدُهُمْ بِمِائِدَةٍ  
أَسَ دَعَا بِحُرٍّ دُوسَرٍ جُلُوسٍ فِي نَارٍ، فَجَاءَ أَحَدُهُمْ بِمِائِدَةٍ  
بَعْدَ فَرَمَايَا فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَوَاسِي حُرَّتٍ وَخُبْرَتٍ، بَعْدَ  
جَ.

## بیت الخلاء جاتے وقت کیا کہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی  
کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ فرماتے ”اے  
اللہ میں تاپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔“

## بیت الخلاء میں پانی رکھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی  
کریم ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کیسے  
پانی رکھ دیا تو فرمایا کہ یہ کس نے رکھا ہے؟ آپ ﷺ کو بتایا گیا تو  
آپ ﷺ نے فرمایا ”اے اللہ سے دین کی سمجھ بوجھ عطا فرما۔“

## قضائے حاجت یا پیشاب کے

وقت قبلہ رخ نہ بیٹھے

حضرت ابوالبوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب تم میں سے کوئی  
قضائے حاجت کے لیے جائے تو قبلہ رخ منہ اور پیٹھ نہ کرے  
بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف کرے۔“

## دواہینٹوں پر بیٹھ کر قضائے حاجت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے

يَقُولُونَ: إِذَا قَعُدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ، فَلَا تَسْتَقْبِلِ الْعِزَّةَ وَلَا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ. لَقَدْ ارْتَفَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتِ لَنَا، فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى لَبَنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمُقَدَّسِ بِحَاجَتِهِ.

## 11- باب خروج النساء إلى البراز

120 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ

كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَدَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ، وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْبَحُ، فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ: اجْتَبِ نِسَائِكَ، فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَفْعَلُ، فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ، زَوْجَةُ النَّبِيِّ ﷺ، لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً، وَكَانَتْ امْرَأَةً طَوِيلَةً، فَتَادَاهَا عُمَرُ: أَلَا قَدْ عَرَفْنَاكَ يَا سَوْدَةُ، جِرْصًا عَلَى أَنْ يَأْزِلَ الْحِجَابُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ الْحِجَابِ.

## 12- باب الاستنجاء بالماء

121 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ بِحَاجَتِهِ أَجْبَى أَنَا وَغُلَامٌ، مَعَنَا إِذَا وَهْ مِنْ مَاءٍ.

## 13- باب حمل العذرة مع الماء في الاستنجاء

122 - وَفِي رَوَايَةٍ: مِنْ مَاءٍ وَعَذْرَةٍ.

فرمایا کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جب تم قضاے حاجت کے لیے بیٹھو تو قبلہ یا بیت المقدس کی طرف منہ نہ کیا کرو حالانکہ ایک روز میں اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ دو اینٹوں پر بیٹھے بیت المقدس کی طرف رخ کر کے حاجت رفع کر رہے ہیں۔

## رفع حاجت کیلئے عورتوں کا باہر نکلنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات قضاے حاجت کے لیے رات کے وقت مناصع کی طرف نکلتی تھیں جو ایک کشادہ ٹیلہ ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بارہا خدمت اقدس میں عرض گزار ہوئے کہ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیے لیکن رسول اللہ ﷺ ایسا نہیں کرتے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا ایک رات عشاء کے وقت باہر نکلیں وہ قد آدرتھیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں آواز دی۔ اے سودہ میں نے آپ کو پہچان لیا۔ مقصد یہ تھا کہ پردے کا حکم نازل ہو۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نازل فرمادیا۔

## پانی سے استنجاء کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب رفع حاجت کے لیے تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا اپنے ساتھ پانی کا ایک برتن لے کر خدمت میں حاضر ہو جاتے (تاکہ اس سے استنجاء فرمائیں)

## استنجاء کے وقت پانی کے ساتھ نیزہ بھی رکھنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ پانی کے

يُسْتَنْجَى بِالنَّهْيِ.

14- بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

123 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ (إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي

الْإِنَاءِ، وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسُّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ،

وَلَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِينِهِ).

15- بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ.

124 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اتَّبَعْتُ

النَّبِيَّ ﷺ. وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ، فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ

فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ: (ابْغِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضُ

بِهَا - أَوْ لَحْوَةً - وَلَا تَأْتِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ).

فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي، فَوَضَعْتُهَا إِلَى

جَنْبِهِ، وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ، فَلَمَّا قَضَى اتَّبَعْتُهُ بِهِنَّ.

16- بَابُ لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ.

125 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. الْغَائِطَ، فَأَمَرَنِي أَنْ

أَتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ

وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ

رَوْثَةً، فَأَتَيْتُهُ بِهَا، فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَالْقَى

الرَّوْثَةَ، وَقَالَ: (هَذَا رُكُوسٌ).

17- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً.

126 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: تَوَضَّأَ

ساتھ نیزہ بھی ہوتا اور آپ ﷺ پانی سے استنجا فرماتے۔

دائیں ہاتھ سے استنجا کرنے کی ممانعت

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا  
جب تم میں کوئی کچھ پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب بیت  
الخلاء جائے تو نہ دائیں ہاتھ سے اپنی شرمگاہ کو چھوئے اور نہ ہی  
دائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔

ڈھیلوں سے استنجا کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک میں نبی  
کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے لگے تو میں  
آپ ﷺ کے پیچھے گیا۔ آپ ﷺ نے مجھے اپنے قریب دیکھا تو  
فرمایا میرے لیے ڈھیلا تلاش کرو تا کہ استنجا کروں۔ یا ایسا ہی لفظ  
فرمایا۔ لیکن ہڈی اور گوبر نہ لانا۔ چنانچہ میں اپنے کپڑے کے بو  
میں ڈھیلے لے کر حاضر خدمت ہوا اور آپ کے قریب رکھ دیئے  
اور ہٹ گیا آپ ﷺ نے فارغ ہو کر نہیں استعمال فرمایا۔

گوبر سے استنجا نہ کرے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں  
نے فرمایا نبی کریم ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے جانے  
لگے تو مجھے پتھر لانے کا حکم فرمایا مجھے دو پتھر تول گئے لیکن تیسرے  
ڈھونڈنے کے باوجود نہ مل سکا۔ میں نے گوبر کا ایک سوکھا ٹکڑا لیا  
اور خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے دونوں پتھر لے لیے اور  
گوبر کا ٹکڑا اچھینک دیا اور فرمایا یہ ناپاک ہے۔

اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھونا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا



النَّبِيِّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً.

18- بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

127- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ.

19- بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا.

128- عَنْ عُمَانَ بْنِ عُثْمَانَ دَعَا يَأْتَاءُ

فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَعَسَلَهُمَا، ثُمَّ  
أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضَضَ، وَاسْتَنْشَقَ،  
ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، وَيَدَيْهِ إِلَى  
الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثًا، ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ، ثُمَّ غَسَلَ  
رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ، ثُمَّ قَالَ:  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوءِي  
هَذَا، ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ، لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ،  
غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

129- وَفِي رَوَايَةٍ: أَنَّ عُمَانَ قَالَ: أَلَا

أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلَا آيَةٌ فِي كِتَابِ اللَّهِ مَا  
حَدَّثْتُكُمْ بِهِ، سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا  
يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ، وَيُصَلِّي  
الصَّلَاةَ إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلَاةِ حَتَّى  
يُصَلِّيَهَا). قَالَ عُرْوَةُ الْآيَةُ: (إِنَّ الَّذِينَ  
يَكْتُمُونَ مَا أُنْزِلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ).

20- بَابُ الْإِسْتِنْشَاقِ فِي الْوُضُوءِ.

130- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ

کہ نبی کریم ﷺ نے اعضائے وضو کو ایک ایک بار دھویا۔

اعضائے وضو کو دو دو بار دھونا

حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

نبی کریم ﷺ نے اعضائے وضو کو دو دو بار دھویا۔

اعضائے وضو کو تین تین بار دھونا

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

نے ایک برتن پانی کا منگوا یا تو اپنے ہاتھوں پر تین مرتبہ پانی ڈالا  
اور انہیں دھویا پھر دایاں ہاتھ برتن میں ڈال کر کھلی کی اوزناک  
میں پانی لیا پھر تین مرتبہ اپنے چہرے کو دھویا اور دونوں ہاتھوں کو  
کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا اس کے بعد اپنے سر کا مسح کیا پھر  
دونوں پیروں کو ٹخنوں تک تین مرتبہ دھویا پھر رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا جو میرے وضو کی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو  
رکعت پڑھے جن میں خیالات دل میں نہ دے تو اس کے پچھلے  
تمام گناہ بخش دیے جائیں گے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

نے فرمایا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں اور اگر یہ آیت  
نہ ہوئی تو میں تمہیں وہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے نبی کریم ﷺ  
کو یہ فرماتے سنا ہے جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور نماز  
پڑھے تو اس نماز سے دوسری نماز کے درمیان ہونے والے گناہ  
معاف کر دیے جائیں گے اور وہ آیت یہ ہے: ”جو لوگ  
چھپاتے ہیں جو ہم نے نازل کیا۔“

وضو میں ناک صاف کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ



نے فرمایا کہ ”جو کوئی وضو کرے تو چاہیے کہ اپنی ناک صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے استنجاء کرے تو طاق پتھر لے۔

استنجاء کے لیے طاق ڈھیلے لینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک میں بھی پانی لے اور پھر اسے صاف کرے اور جو استنجاء کرے تو طاق ڈھیلے لے اور تم میں کوئی سوکراٹھے تو وضو کے پانی میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے اپنا ہاتھ دھو لے کیونکہ تم میں کوئی نہیں جانتا کہ اس کا ہاتھ رات کہاں کہاں تھا۔

جو جوتے پہنتا ہو وہ دونوں پیروں کو

دھوئے اور جوتوں پر مسح نہ کرے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ ان پر کسی نے اعتراض کیا اور کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ آپ حجر اسود اور رکن یمانی کے علاوہ بیت اللہ کے کسی کو نہ کوہا تھ نہیں لگاتے اور آپ سستی جوتے پہنتے ہیں زرد خضاب لگاتے ہیں۔ اور مکہ مکرمہ میں لوگ ذی الحجہ کا چاند نظر آتے ہی احرام باندھ لیتے ہیں مگر آپ آنھویں تاریخ تک احرام نہیں باندھتے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ ارکان کی بات یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں یمانی رکنوں کے علاوہ کسی دوسرے رکن کو ہاتھ نہیں لگاتے تھے اور سستی جوتے کا معاملہ یہ ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو بغیر بالوں کے جوتے پہنے دیکھا اور آپ ﷺ ان میں وضو فرماتے لہذا میں بھی یہی پہنتا پسند کرتا ہوں اور رہا زرد خضاب تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو لگاتے دیکھا ہے پس میں بھی زرد

قَالَ: (مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ، وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ).

21- باب الاستنجاء وترًا.

131 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثَمًّا لِيَنْزِلَ، وَمَنْ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ، وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لَا يَنْدِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ).

22- باب غسل الرجلين في

النعلين ولا يمسح على النعلين.

132 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا وَقَدْ قِيلَ لَهُ: رَأَيْتُكَ لَا تَمْسُحُ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَرَأَيْتُكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السَّبْتِيَّةَ تَصْبِغُ بِالصُّفْرَةِ، وَرَأَيْتُكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهْلَ النَّاسِ إِذَا رَأَوْا الْهِلَالَ وَلَمْ يُهَلِّ أَنْتَ حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ. قَالَ: أَمَّا الْأَرْكَانُ: فَإِنِّي لَمَّا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَمْسُحُ إِلَّا الْيَمَانِيَيْنِ، وَأَمَّا النِّعَالُ السَّبْتِيَّةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعْرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا، فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا، وَأَمَّا الصُّفْرَةُ: فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَصْبِغُ بِهَا فَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَصْبِغَ بِهَا، وَأَمَّا

أَنْ يَخْذُلَ. فَأَمَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَضْبَعُ يَهَا  
فَإِنْ نَهَى أَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ يَبْهُلُ حَتَّى تَنْتَبِذَ بِهِ  
رَأْسَهُ

23- بَابُ التَّيْمُنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

113- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

يُغْبِطُ التَّيْمُنَ فِي تَنْغِيلِهِ وَتَرْجُلِهِ وَظَهْوَرِهِ وَفِي  
شَأْنِهِ كُلِّهِ.

24- بَابُ التَّيْمَنِ فِي الْوُضُوءِ

إِذَا حَاطَتْ الصَّلَاةُ.

134- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَحَاطَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ.  
فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوُضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ. فَأَتَى  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يَوْضُوءُ. فَوَضَعَ ذَلِكَ الْإِثْمَ يَدَهُ.  
وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّعُوا مِنْهُ. قَالَ: فَرَأَيْتُ  
الْمَاءَ يَنْبُغُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ. حَتَّى تَوْضَّعُوا  
مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ.

مصاب کو پسند کرتا: وہ اور احرام باندھنے کی بات یہ سنا۔ میں  
نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت تک احرام باندھتے نہیں دیکھے  
جب تک آپ کی آٹھنی آپ ﷺ کو لے کر نہ اٹھ جاتی۔

وضو اور غسل دائیں طرف سے شروع کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جوتے پہنتے، کتھلی کرتے اور وضو دینے  
تمام کاموں میں دائیں طرف سے ابتدا کرنا پسند فرماتے۔

نماز کے وقت

پانی تلاش کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ  
میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا  
لوگوں نے پانی تلاش کیا تو نہ ملا، پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت  
اقدم میں وضو کے لیے ایک برتن میں پانی پیش کیا گیا تو آپ  
ﷺ نے اس برتن میں اپنا دست مبارک برتن میں ڈالا اور  
لوگوں کو حکم دیا کہ اس سے وضو کریں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان  
ہے کہ میں نے آپ ﷺ کی انگشتان مبارک کے نیچے سے پانی  
اچلتے دیکھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

فائدہ: نبی کریم ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پانی کا اہل پڑنا ایک عظیم معجزہ ہے جو آپ کے تصرف و اختیار کی منہ بولتی

تصدیق ہے کہ آپ جو چاہیں وہ کرنے پر قدرت رکھتے ہیں۔

وہ پانی جس سے آدمی کے

بال دھوئے جائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

جب اپنا سر اقدس منڈوا یا تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے سب سے

25- بَابُ الْمَاءِ الَّذِي

يُغْسَلُ بِهِ شَعْرُ الْإِنْسَانِ.

135- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ. لَمَّا خَلَقَ رَأْسَهُ، كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَوَّلَ

مَنْ أَخَذَ مِنْ شَعْرَةٍ.

پہلے آپ ﷺ کے موئے مبارک حاصل کیے۔

فائدہ: مذکورہ حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نزدیک نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک متبرک اور مقدس سمجھے جاتے تھے اور وہ ان سے فیض و برکتیں حاصل کرنے کے لیے انہیں حاصل کرنے کے لیے ایک دوسرے پر بہت لے جاتے تھے۔ یہ آثار انہیں دنیا و مافیہا سے زیادہ عزیز تر تھے۔

## 26 باب: إِذَا شَرِبَ

الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ

جب کتابرتن میں

منہ ڈال کر پی لے

136 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ

ﷺ قَالَ: (إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءٍ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کتا تمہارے برتن میں سے پی لے تو وہ اس برتن کو سات دفعہ دھوئے۔“

137 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: كَانَتْ الْكِلَابُ تَبُولُ، وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ، فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمْ يَكُونُوا يُزْشُونَ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں کتے مسجد میں پیشاب کرتے اور آتے جاتے تھے اور لوگ اس جگہ پر کوئی چیز نہیں چھڑکتے تھے۔

## 27- باب مَنْ لَمْ يَزِ الْوُضُوءَ

إِلَّا مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ.

خارج ہونے کے مقام سے حدت

واقع ہو تو وضو ضروری ہے

138 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ نماز میں بیٹھا رہتا ہے جب تک مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہے یہاں تک کہ وضو نہ ہو جائے۔

139 - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ سَأَلْتُ

عُمَانَ بْنَ عَفَّانَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قُلْتُ:

أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ، قَالَ عُمَانُ:

يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ.

قَالَ عُمَانُ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ کوئی شخص جماع کرے مگر انزال نہ ہو تو؟ فرمایا کہ وہ نماز کا ساد وضو کرے اور اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی فرماتے سنا ہے پس میں (راوی) نے حضرت علی

فَسَأَلْتُ عَنْ ذَلِكَ عَيْثًا وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَأَبِي  
بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ - فَأَمَرُوهُ بِذَلِكَ.  
140 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ أُرْسِلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ  
وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَعَلَّنَا  
أَعْجَلْنَاكَ) فَقَالَ نَعَمْ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ: (إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ فُحِطَتْ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ).

حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت ابی بن کعب سے بھی یہ  
مسئلہ دریافت کیا تو انہوں نے بھی مجھے یہی جواب دیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ایک انصاری کو بلوایا وہ بارگاہ اقدس میں اس حالت  
میں حاضر ہوئے کہ ان کے سر سے پانی ٹیک رہا تھا نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا ہم نے تمہیں جلدی میں ڈال دیا؟ وہ عرض گز رہے  
ہاں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم جلدی میں ہو اور منی  
رک جائے تو وضو کر لیا کرو۔

### جو ساتھی کو وضو کروائے

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر  
میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ آپ ﷺ قضاے حاجت  
کے لیے تشریف لے گئے اور (واپسی پر) حضرت مغیرہ رضی اللہ  
عنہ آپ ﷺ پانی ڈالنے لگے اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔ آپ  
ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک اور دونوں دست مبارک دھوئے، در سر  
اقدس پر مسح فرمایا اور سوزوں پر مسح فرمایا۔

### بغیر وضو قرآن پڑھنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک رات  
انہوں نے نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ  
عنہا کے پاس گزاری جو ان کی خالہ تھیں۔ انہوں نے کہا میں بستر کی  
چوڑائی کی طرف لیٹ گیا جبکہ رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی  
زوجہ مطہرہ لمبائی کے رخ لیٹ گئے اور آرام فرمایا یہاں تک کہ  
آدھی رات ہو گئی یا کسی قدر کم و بیش پھر رسول اللہ ﷺ - عید رسول  
ﷺ گئے اور اپنے چہرہ مبارک پر ہاتھ پھیرنے لگے پھر آپ ﷺ

### 28- باب الرَّجُلِ يُوضِي صَاحِبَهُ.

141 - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ: أَنَّهُ كَانَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، وَأَنَّهُ ذَهَبَ بِحَاجَةٍ  
لَهُ، وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ  
يَتَوَضَّأُ، فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ، وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ،  
وَمَسَحَ عَلَى الْخَفَيْنِ.

### 29- باب قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ

142 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ: أَنَّهُ بَاتَ  
لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَهِيَ  
خَالَتُهُ، فَاضْطَجَعَتْ فِي عَرَضِ الْوِسَادَةِ،  
وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَأَهْلُهُ فِي طَوْلِهَا.  
فَنَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ  
الَلَّيْلُ، أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ،  
اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ

نے سورہ آل عمران کی آخری دس آیات تلاوت فرمائیں پھر ایک لٹکے ہوئے مشکینزے کی طرف گئے اور اچھی طرح وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ میں بھی کھڑا ہو گیا اور ویب ہی کیا جیسے آپ ﷺ نے یہ پھر میں آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑا ہو گیا آپ ﷺ نے میرے سر پر دایاں ہاتھ رکھا اور میرے دائیں کان کو پکڑ کر دبایا پس دو رکعتیں پڑھیں پھر دور کعتیں پھر دور کعتیں پھر دور رکعتیں پھر دور رکعتیں پھر دو رکعتیں پھر لیٹ گئے یہاں تک کہ مؤذن حاضر ہوا۔ پس کھڑے ہو کر ہلکی سی دور کعتیں پڑھیں پھر باہر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔ یہ حدیث پہلی گزر چکی ہے لیکن ایک کا فائدہ دوسرے سے کچھ مختلف ہے۔

پورے سر کا مسح کرنا

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے پوچھا کیا آپ مجھے دکھا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح وضو کیا کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”ہاں“ پھر پانی منگوا کر اسے اپنے ہاتھوں پر ڈال تو ہاتھوں کو دو دفعہ دھویا پھر کلی کی اور تین دفعہ ناک میں پانی یا پھر تین دفعہ چہرے کو دھویا پھر دو دفعہ کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر اپنے دونوں ہاتھوں سے سر کا مسح کیا تو انہیں آگے سے پیچھے گئے یعنی سر کی ابتداء سے گدی تک پھر اسی جگہ واپس آئے جہاں سے ابتداء کی تھی پھر دونوں پیر دھوئے۔

عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ. ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ  
الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ. ثُمَّ قَامَ إِلَى  
شَيْءٍ مُعَلَّقَةٍ. فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وَضُوئَهُ.  
ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي. قَالَ: فَقُبْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ  
مَا صَنَعَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُبْتُ إِلَى جَنْبِهِ. فَوَضَعَ  
يَدَهُ الِئْمَنَى عَلَى رَأْسِي. وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى.  
يَشْتَلِيهَا. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ  
رَكْعَتَيْنِ. ثُمَّ أَوْتَرَ. ثُمَّ اضْطَجَعَ. حَتَّى أَتَاهُ  
الْمُؤَذِّنُ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ. ثُمَّ خَرَجَ  
فَصَلَّى الصُّبْحَ وَقَدْ تَقَدَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ وَفِي  
كُلِّ مِنْهَا مَا لَيْسَ فِي الْآخَرِ.

30- باب مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ.

143 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ: أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَدَعَا بِمَاءٍ، فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا، ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ، ثُمَّ غَسَلَ إِلَى الْإِزْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ، فَأَقْبَلَ بِهَا وَأَذْبَرَ، بَدَأَ بِمُقَدِّمِ رَأْسِهِ، حَتَّى ذَهَبَ بِهَا إِلَى قَفَاةٍ، ثُمَّ رَدَّهَمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ، ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ



31- باب اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ  
144 - عَنْ أَبِي جَحْفَةَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ، فَأُلِيَ يَوْضُوءَهُ فَتَوَضَّأَ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ، فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ، وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ.

لوگوں کے وضو سے بچے ہوئے پانی کو استعمال کرنا  
حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے پانی لایا گیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا پھر لوگ آپ ﷺ کے بچے ہوئے پانی کو لینے لگے اور اسے اپنے اوپر ملنے لگے پھر نبی کریم ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں پڑھیں اور (نماز کے دوران) آپ ﷺ کے سامنے نیزہ گاڑا گیا تھا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ صحابہ کرام نبی کریم ﷺ سے وابستہ ہر چیز کو اپنے لیے باعث تبرک سمجھتے تھے یہاں تک کہ وضو کا پانی بھی نہ چھوڑا اور اسے اپنے اوپر مل لیا۔

145 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعَ. فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَانِي بِالْبَرَكَاتِ، ثُمَّ تَوَضَّأَ. فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوءِهِ، ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ. فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، مِثْلَ زِيَةِ الْحَجَلَةِ.

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میری خالہ جان مجھے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرا بھانجا بیمار ہے تو آپ ﷺ نے مجھ پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی پھر وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کا پانی پیا اور آپ ﷺ کے پیچھے کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ کے دونوں کاندھوں کے درمیان مہربوت کی زیارت کی جو کبوتر کے انڈے جیسی تھی۔

32- باب وَضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

146 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الرَّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّئُونَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، جَمِيعًا.

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک مرد اور عورت ساتھ وضو کر لیا کرتے تھے۔

33- باب صَبِّ النَّبِيِّ ﷺ

وَضُوءُهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ.

147 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ

نبی کریم ﷺ کا اپنے وضو کے بچے ہوئے

پانی کو بے ہوش آدمی پر چھڑکنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ



رسول اللہ ﷺ میری عبادت کے لیے تشریف لائے میں نے کہا: یا رسول اللہ مجھ پر غشی طاری تھی آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور باقی بچا ہوا پانی میرے اوپر چھڑک دیا تو میں ہوش میں آ گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری میراث کس کے لیے ہوگی جبکہ میں تو کلمہ ہوں (یعنی والدین و اولاد میں سے کوئی نہیں) تو یہ میراث نازر ہوئی۔

لگن سے غسل و وضو کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نماز کا وقت ہو گیا تو جس کا گھر نزدیک تھا وہ اپنے گھر چلا گیا اور باقی حضرات وہیں رہے پس رسول اللہ ﷺ کی خدمت قدم میں ایک پتھر کا لگن پیش کیا گیا جس میں پانی تھا اس کا منہ اتنا چھوڑا تھا کہ اس میں اپنی ہتھیلی نہیں پھیرا سکتے تھے لیکن سب حضرات نے اس سے وضو کر لیا ہم نے عرض کی کہ اس وقت آپ کتنے تھے فرمایا کہ ۸۰ سے زیادہ۔

فائدہ: سبحان اللہ عز وجل۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نبی کریم ﷺ کے تصرف و اختیار کا منہ بولتا ثبوت ہے کہ ایک چھوٹے سے برتن سے اسی (۸۰) سے زائد صحابہ کرام نے وضو فرمایا اور پانی کم نہ پڑا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبی ﷺ نے ایک پیالہ منگوا یا جس میں پانی تھا تو آپ نے پے دونوں ہاتھ اور اپنا چہرہ اس میں دھویا، اور اس میں گل کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتی ہیں کہ بی سوتیل کا جسم بوجھل ہو گیا اور آپ کی تکلیف زیادہ ہوئی تو آپ نے اپنی ازواج سے اجازت طلب کی کہ آپ بیماری کے یام میں میرے گھر میں رہیں تو انھوں نے آپ کو اجازت دے دی، تو نبی ﷺ نکلے دو مردوں کے درمیان کہ آپ کے دونوں پاؤں زمین میں نہ

يَعُودُنِي، وَأَنَا مَرِيضٌ لَا أُعْقِلُ، فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوئِهِ، فَعَقَلْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَنِ الْيَرَاثُ؟ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلَالَةٌ، فَزَلْتُ آيَةَ الْفَرَائِضِ۔

34- باب الغسل والوضوء في البغضب

148- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: حَضَرَتِ الصَّلَاةُ

فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ، وَبَقِيَ قَوْمٌ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، يَمْخُضُ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ، فَصَغَرَ الْبَغْضُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ، قُلْنَا: كَمْ كُنْتُمْ؟ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً۔

149- عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا

بِقَدْحٍ فِيهِ مَاءٌ، فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَجَحَّ فِيهِ

150- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ

وَاسْتَدْبَرَهُ وَجَعُهُ، اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمْرَضَ فِي بَيْتِي، فَأَذِنَ لَهُ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَحْتَ رَجُلَاةٍ فِي الْأَرْضِ، بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ، وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا۔

تُحَدِّثُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاسْتَمَدَّ وَجَعَهُ: (هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قَرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْ كَيْتُهُنَّ لَعَلَّ أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ). وَأَجْلَسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَضُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى صَبَقَ يُسَبِّرُ إِلَيْنَا: (أَنْ قَدْ فَعَلْتُمْ). ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ.

کھینچ رہے تھے حضرت عباسؓ اور ایک درخت کے درمیان۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اپنے گھر میں داخل ہونے اور اپنی تکلیف کے بڑھ جانے کے بعد تم مجھ پر ایسے سات مشکیزے انڈیلو جن کا منہ نہیں کھولا گیا۔ شاید کے میں ان لوگوں کے پاس جاؤں اور آپ کو بٹھایا گیا حضرت حفصہؓ کے بڑے برتن میں پھر ہم آپ پر وہ پانی ڈالیں شروع ہو گئے یہاں تک کہ آپ نے اشارہ فرمایا کہ تم اپنا کام کر چکی ہو، پھر آپ لوگوں کی جانب تشریف لے گئے۔

151 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ، فَأَتَى بِقَدَاحٍ رَحْرَاجٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ، فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ، قَالَ أَنَسٌ: فَخَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مِنْهُ، مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ.

حضرت انسؓ روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پانی کا ایک برتن منگوایا تو آپ کے پاس ایک کشادہ پیالہ لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا تو آپ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھیں حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ پانی کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ آپ کی انگلیوں سے پھوٹ رہا تھا، حضرت انسؓ کہتے ہیں جن لوگوں نے اس پانی سے وضو کیا تو میں نے اندازہ لگایا وہ ستر سے اسی تک میں ہیں۔

### 35- باب الوُضُوءِ بِالْمُدِّ.

152 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْتَسِلُ - أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ - بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أُمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ.

حضرت انسؓ روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ایک صاع سے پانچ مد تک پانی سے غسل فرمایا کرتے اور ایک مد سے وضو فرمایا کرتے۔

### 36- باب الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

153 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ. وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ: سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَسْأَلْ

موزوں پر مسح کرنا  
حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے حضرت عمرؓ سے یہ مسئلہ دریافت کیا تو فرمایا ہاں۔ اور فرمایا جب حضرت سعدؓ تمہیں نبی کریم ﷺ کی کوئی حدیث بیان

عَنْهُ غَيْرُهُ.

154 - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضُّبَرِيِّ أَنَّ  
رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ.

155 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ رَأَى  
النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ.

37- بَابُ إِذَا أُدْخِلَ

رَجُلِيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

156 - عَنْ الْبُغَيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ  
مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأُخْبِرْتُ لِأَنْزَعُ خُفَّيْهِ،  
فَقَالَ: (دَعُهُمَا، فَإِنِّي أُدْخِلُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ).  
فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا.

38- بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ

مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ.

157 - عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:  
أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَخْتَرُ مِنْ كِتْفِ شَاةٍ،  
فَدَعَى إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَلْفَى السَّكِينِ، فَصَلَّى وَلَمْ  
يَتَوَضَّأْ.

39- بَابُ مَنْ مَضَضَ

مِنْ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

158 - عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ أَنَّهُ خَرَجَ  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ، حَتَّى إِذَا كَانُوا  
بِالنَّضْبَاءِ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ، فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ

کیا کریں تو کسی دوسرے سے اس کے متعلق نہ پوچھا کر دے۔

حضرت عمرو بن امیہ طبری جی سے روایت ہے کہ انہوں  
نے رسول اللہ ﷺ کو موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔  
حضرت عمرو بن امیہ طبری جی سے روایت ہے کہ  
انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے عمامہ مبارک اور  
موزوں پر مسح فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

جب پاک پیروں پر

موزے پہنے ہوں

حضرت مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا  
کہ ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں آپ ﷺ کے  
موزے مبارک اتارنے کے لیے جھکا تو فرمایا رہنے دو کیونکہ یہ  
پہنتے وقت میرے پاؤں پاک تھے۔ پھر ان پر مسح فرمایا۔

جو بکری کا گوشت اور ستو

کھانے کے بعد وضو نہ کرے

حضرت عمر بن امیہ طبری جی سے روایت ہے کہ انہوں  
نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ بکری کے شانے کا گوشت کاٹ  
کر تناول فرماتے دیکھا پس آپ ﷺ کو نماز کے بلا دیا گیا تو  
چھری رھدی اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی لیکن وضو نہیں کیا۔

جو ستوپہ کرکلی کرے

اور وضو نہ کرے

حضرت سوید بن نعمان جی سے روایت ہے کہ فتح خیبر  
کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ گئے جب صبح کے مقام  
پر پہنچے جو خیبر کے نزدیک ہے تو آپ ﷺ نے نماز عصر پڑھی

پھر ذرا راہ طلب فرمایا تو صرف ستون ہی موجود تھے جو آپ ﷺ کے حکم سے گھولے گئے پس رسول اللہ ﷺ نے تناول فرمائے اور ہم سب نے بھی پئے پھر نماز مغرب پڑھنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ ﷺ نے کلی فرمائی اور ہم نے بھی کلی کی پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔

دَعَا بِالرَّزَادِ فَلَمْ يُؤْتِ إِلَّا بِالشَّوْبِيِّ فَأَمَرَهُ  
فَأُتِيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ  
إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضَضَ وَمَضَضْنَا ثُمَّ صَلَّى  
وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ن کے پاس شانے کا گوشت تناول فرمایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا۔  
کیا دودھ پینے کے بعد کلی کرے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ نوش فرمایا تو کلی فرمائی اور فرمایا کہ اس میں چکناہٹ ہوتی ہے۔

159 - عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ  
عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

40- بَابُ هَلْ يُمَضِّضُ مِنَ اللَّبَنِ.

160 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا فَمَضَضَ وَقَالَ: (إِنَّ لَهُ دَسْمًا). تَابَعَهُ يُونُسُ وَصَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.

41- بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْمِ وَمَنْ

لَمْ يَرِ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ  
أَوْ الْخَفَقَةِ وَضُوءًا.

161 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:

(إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ التَّوْمُ فَإِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَا يَذْهَبُ لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسْبُ نَفْسَهُ).

162 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا

نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلَاةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ).

نیند سے وضو لازم آنا اور جواد گنھنے

اور جھونکا لینے سے

وضو لازم نہ سمجھے

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی نماز پڑھتا ہوا اوٹ گھٹنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ نیند کا زور ٹوٹ جائے کیونکہ جب کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو اسے کیا معلوم کہ اپنے لیے استغفار کر رہا ہے یا اپنے آپ کو بدی دے رہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کسی کو نماز میں اوٹ گھٹانے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے یہاں تک کہ جو پڑھ رہا ہے اسے سمجھنے لگے۔

## 42- باب الوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ.

163 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ. قَالَ: وَكَانَ يُجْزِي أَوَّلَ الْوُضُوءِ مَا لَمْ يُحْدِثْ.

## 43- باب مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ

لَا يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ.

164 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ

بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ، فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذِّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يُعَذِّبَانِ، وَمَا يُعَذِّبَانِ فِي كَبِيرٍ). ثُمَّ قَالَ: (هَلْ كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ، وَكَانَ الْآخَرُ يَمْشِي بِالنَّسِيبَةِ). ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كِسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً. فَقِيلَ لَهُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا، قَالَ: (لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ تَيْبَسَا أَوْ إِلَى أَنْ يَيْبَسَا).

## 44- باب مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ.

165 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَوَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ.

## 45- باب تَرْكِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ

الْأَعْرَافِ حَتَّى فَرَّغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

166 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَامَ أَعْرَافِيٌّ

## حدث کے بغیر وضو کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز کے لیے وضو فرمایا کرتے تھے پھر فرمایا ہم اسی وضو کو کافی سمجھتے جب تک حدت نہ ہو جائے۔

## پیشاب کے چھینٹوں سے

نہ بچنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظمہ کے ایک باغ کے پاس سے گزرے تو وہ انسانوں کی آوازیں سنیں جن کو ن کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں عذاب دیا جا رہا ہے اور کسی بڑی بات پر نہیں پھر فرمایا کیوں نہیں ان میں سے ایک تو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا اور دوسرا چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر ایک ٹہنی طلب فرمائی اور اس کے دو حصے فرما کر ہر قبر پر ایک حصہ لگا دیا آپ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے ایسا کیوں کیا؟ فرمایا کہ امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں گی تو ان کے عذاب میں کمی رہے گی۔

## پیشاب کو دھوئے کا بیان

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت سے فارغ ہو جاتے تو میں آپ ﷺ کی خدمت میں پانی حاضر کر دیتا تو آپ ﷺ ستر فرما لیتے۔

نبی کریم ﷺ اور لوگوں نے اعرابی کو چھوڑ دیا یہاں

تک کہ وہ مسجد میں پیشاب سے فارغ ہو گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَّاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ (دَعُوهُ وَهَرِّقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجَلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذُنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُتَيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعْتَبِرِينَ).

#### 46- باب بَوْلِ الصَّبْيَانِ

167 - عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ: أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ. لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ. إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فِي جُحْرٍ. فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ. لَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ.

#### 47- باب الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا

168 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ. فَبَالَ قَائِمًا. ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَمَسَحَهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ.

#### 48- باب الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ

#### وَالْتَسْتُرُ بِالْحَبَائِطِ

169 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: فَأَنْتَبَذْتُ مِنْهُ. فَأَشَارَ إِلَيَّ فَمَسَحَهُ. فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِيهِ حَتَّى فَرَغَ.

کہ ایک اعرابی مسجد میں کھڑے ہو کر پیشاب کرنے لگا تو لوگ اُسے پکڑنے لگے نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو اور اسکے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو کیونکہ تمہیں آسانی کے لیے بھیجا گیا ہے، سختی کے لیے نہیں بھیجا گیا۔

#### شیر خوار بچوں کا پیشاب

حضرت ام قیس بنت محض جتنا سے روایت ہے کہ وہ اپنے ایک چھوٹے بچے کو لے کر بارگاہ رسالت میں حاضر خدمت ہوئیں جو ابھی کھانا نہیں کھاتا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی گود میں بٹھالیا تو اس نے آپ ﷺ کے پٹروں پر پیشاب کر دیا تو آپ ﷺ نے پانی طلب فرما کر اس پر چھڑک دیا اور اُسے نہ دھویا۔

#### کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا

حضرت حذیفہ جثنیہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک قوم کے کوڑے کے ڈھیر پر تشریف لے گئے تو وہاں کھڑے ہو کر پیشاب فرمایا پھر پانی طلب فرمایا تو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور آپ ﷺ نے وضو فرمایا۔

#### دیوار کی آڑ میں اپنے ساتھی کے

#### پاس پیشاب کرنا

حضرت حذیفہ جثنیہ ہی سے ایک اور روایت ہے انہوں نے کہا (جب آپ ﷺ پیشاب فرمانے لگے) تو میں ہٹ گیا تو مجھے اشارے سے بلایا پس میں پیچھے کھڑا رہا یہاں تک کہ آپ ﷺ فارغ ہو گئے۔



## خون کو دھونا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی۔ ارشاد فرمائیے کہ ہم میں سے کسی کے کپڑے میں حیض کا خون لگ جائے تو کیا کرے؟ فرمایا کہ اسے مے پھر اس پر پانی ڈال کر اسے صاف کر لے اور اس میں نماز پڑھے۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ فاطمہ بنت ابوجہش نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ میں مستحاضہ ہوں پاک نہیں ہوتی ہوں تو کیا نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں یہ تو رگ کا خون ہے حیض نہیں۔ جب تمہارے حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دیا کرو اور جب گزر جائیں تو غسل کر کے خون دھولیا کرو اور نماز پڑھا کرو۔ اور فرمایا البتہ ہر نماز کے لیے نیا وضو کرتی رہو یہاں تک کہ پھر حیض کا وقت آجائے۔

## منی کا دھونا اور اسے کھرچ ڈالنا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے کپڑے سے جنابت کے اثرات دھو دیا کرتی آپ ﷺ نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے اور پانی کے اثرات آپ ﷺ کے کپڑوں پر باقی ہوتے تھے۔

اونٹ، بکریوں اور دیگر چوپایوں کے

پیشاب اور ان کے باندھنے کی جگہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

## 49- باب غَسْلِ الدِّمِ.

170 - عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ: جَاءَتِ امْرَأَةً إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ، كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: (تَمَحُّهُ، ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالنَّهَاءِ، وَتَنْضَحُهُ، وَتُصَلِّي فِيهِ).

171 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: جَاءَتِ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهَرُ، أَفَادْعُ الصَّلَاةَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا، إِنَّمَا ذَلِكَ عِرْقٌ، وَلَيْسَ بِحَيْضٍ، فَإِذَا أَقْبَلَتْ حَيْضُكَ فَادْعِي الصَّلَاةَ، وَإِذَا أَذْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكَ الدِّمَّ ثُمَّ صَلِّي). قَالَ: (ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ، حَتَّى يَجِيئَكَ ذَلِكَ الْوَقْتُ).

## 50- باب غَسْلِ الْمَنِيِّ.

172 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنْتُ أُغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ، وَإِنْ بَقِيَ الْمَاءُ فِي ثَوْبِهِ.

## 51- باب أَبْوَالِ الْإِبِلِ وَالذَّوَابِّ

وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا.

173 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ أَنَاسٌ مِنْ

عُكِّلِ أَوْ عُرِيْنَةً، فَاجْتَوُوا الْمَدِيْنَةَ، فَأَمَرَهُمُ  
النَّبِيُّ ﷺ: بِلِقَاحٍ، وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا  
وَالْبَائِغِهَا، فَاَنْطَلَقُوا، فَلَمَّا صَحُّوا، قَتَلُوا رَاعِي  
النَّبِيِّ ﷺ، وَاسْتَأَقُوا النَّعَمَ، فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ  
النَّهَارِ، فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ، فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ  
جِئَ بِهِمْ، فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ،  
وَسَمَرَتْ أَعْيُنُهُمْ، وَالْقَوَا فِي الْحَرَّةِ يَسْتَسْقُونَ  
فَلَا يُسْقَوْنَ.

174 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ، يُصَلِّي، قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي  
مَرَايِضِ الْغَنَمِ.

52- بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ

فِي السَّهْنِ وَالْمَاءِ.

175 - عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ،  
سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ، فَقَالَ:  
(الْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوْهُ، وَكُلُّوا  
سَمْنَكُمْ).

176 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:  
(كُلُّ كَلِمٍ يُكَلِّمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ،  
يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا، إِذْ طُعِنَتْ،  
تَفْجَرُ دَمًا، اللَّوْنُ لَوْنُ الدِّمِ، وَالْعَرْفُ عَرْفُ

قبیلہ عکلی یا عرینہ کے کچھ لوگ مدینہ منورہ آئے تو یہ رہ گئے  
نبی کریم ﷺ نے انہیں اونٹنیوں کی چراگاہ میں چسے باندھے  
فرمایا۔ اور فرمایا کہ ان کا پیشاب اور دودھ پیئیں۔ ۱۰۰ پیسے  
جب صحت یاب ہو گئے تو انہوں نے نبی کریم ﷺ کے چرواہے  
کو قتل کر دیا اور چوپایوں کو ہانگ کر لے گئے صبح کے وقت جب  
یہ خبر پہنچی تو ان کا تعاقب کرنے آ دی روانہ کیے گئے۔ سورن بلند  
ہونے پر انہیں پکڑ کر لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر ان کے ہاتھ  
پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور آنکھوں میں گرم سلائیاں بھیری  
گئیں اور دھوپ میں ڈال دیا گیا وہ پانی مانگتے مگر پانی نہیں دیا  
جاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
مسجد نبوی کی تعمیر سے قبل بکریوں کے باڑوں میں نماز ادا فرمایا  
کرتے تھے۔

اگر گھی اور پانی میں

نجاست پڑ جائے

حضرت ميمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے  
ایک چوبیا کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں گر گئی تھی فرمایا کہ  
اسے نکال دو اور اس کے ارد گرد سے پھینک دو اور باقی گھی کو  
استعمال کرلو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا مسلمان کو جو زخم اللہ کی راہ میں لگتا ہے وہ بروز  
قیامت اسکی حالت میں ہوگا جیسے آج ہی زخم لگا ہوا اور خون کے  
رنگ کا خون بہہ رہا ہوگا خوشبو مشک جیسی ہوگی۔

(الْمَسْكُ)

## 53- باب الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ.

177- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ).

## 54- باب إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي

قَذْرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ.

178 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ، وَأَبُو جَهْلٍ وَأَصْحَابُ لَهُ جُلُوسٌ، إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَيُّكُمْ يَجِيئُ بِسَلَى جَزُورٍ بَيْنِي فَلَانَ، فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ؟ فَأَنْبَعَثَ أَشَقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ، فَنَظَرَ حَتَّى إِذَا سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ، وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ، وَأَنَا أَنْظُرُ، لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا، لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ، قَالَ: فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ، حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ، فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ، فَرَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ)، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ، قَالَ: وَكَانُوا يَزُورُونَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ، ثُمَّ سَمَى: (اللَّهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ، وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ

## ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے جو جاری نہ ہو کہ پھر اسی سے غسل کرنا پڑ جائے۔

## جب نمازی کی پیٹھ پر گندگی یا مردار ڈال

دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کعبہ شریف کے قریب نماز ادا فرما رہے تھے جبکہ ابو جہل اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے ایک دوسرے سے کہنے لگے تم میں سے کون ہے جو فلاں قبیلہ کے آدمی کی ادھڑی لا کر محمد ﷺ کی پشت پر لا کر رکھ جب وہ سجدے کی حالت میں ہوں۔ قوم میں سے ایک بد بخت اٹھا اور اُسے اٹھ لایا انتظار کیا یہاں تک کہ جب نبی کریم ﷺ سجدے میں چلے گئے تو اس نے آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان پشت پر رکھ دی میں دیکھ رہا تھا میرے ساتھ کوئی نہ تھا اس لیے میں کچھ نہ کر سکتا تھا۔ وہ ہنستے ہوئے ایک دوسرے پر گرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدے میں ہی رہے اپنا سر مبارک نہ اٹھایا۔ یہاں تک کہ حضرت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور اُسے آپ ﷺ کی پشت مبارک سے اٹھا کر پھینک دیا۔ تب آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا پھر تین مرتبہ فرمایا یا اللہ قریش کو دیکھ۔ رسول اللہ ﷺ کا اس طرح بددعا کرنا ان پر

رَبِيعَةَ. وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَالْوَلِيدَ بْنَ عُثْبَةَ،  
وَأُمِّيَّةَ بْنَ خَلْفٍ، وَعُقْبَةَ بْنَ أَبِي مُعَيْطٍ). وَعَدَّ  
السَّابِعَ فَتَنَسِيَهُ الرَّاوى. قَالَ: فَوَالَّذِي نَفْسِي  
بِيَدِهِ، لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
ضَرْعَى فِي الْقَلْبِ قَلْبِ بَدْنٍ.

گراں گزرا۔ وہ کہنے لگے اس شہر میں دعا قبول ہوتی ہے پھر  
آپ نے نام لے کر فرمایا اے اللہ ابو جہل کو دیکھ، اور عقبہ بن  
ربیعہ اور ولید بن عقبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ بن ابومعیط کو۔  
ساتویں کا نام لیا جس کو میں بھول گیا۔ پھر کہہ قسم، اس ذات کی  
جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جن کے نام رسول  
اللہ ﷺ نے لیے تھے وہ سب کے سب بدر کے گڑھے میں مار  
کر پھینک دیئے گئے تھے۔

تھوک اور اینٹ وغیرہ کو

کپڑے میں لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم ﷺ نے اپنے کپڑے میں تھوکا۔

عورت کا اپنے باپ کے

چہرے سے خون دھونا

حضرت اہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے لوگوں  
نے ان سے سوال کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زخم پر کون سی دوا لگائی  
گئی تھی انہوں نے فرمایا اس کے متعلق جاننے والا یہ ہے مگر وہ  
کوئی باقی نہیں رہا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے کر  
آتے اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا چہرہ مبارک سے خون دھوتیں پھر  
ایک ٹاٹ کا ٹکڑا لاکر جلایا گیا اور وہ زخم میں بھرا گیا۔

مسواک

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو  
آپ کو اپنے ہاتھ سے مسواک فرماتے ہوئے پایا۔ مسواک

55- باب الْبُرَاقِ وَالْمُخَاطِ

وَمُخَوِّدَةٍ فِي الثُّوبِ.

179 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: بَرَّقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي

ثَوْبِهِ.

56- باب غَسْلِ الْمَرْأَةِ

أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ.

180 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ

سَأَلَهُ النَّاسُ: يَا نَبِيَّ شَيْءٌ دُوِيَ جُرْحُ  
النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي.  
كَانَ عَلِيٌّ يَحِيئُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ، وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ  
عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ. فَأَخَذَ حَصِيرًا فَأَخْرَقَ فُحْشِي  
بِهِ جُرْحَهُ.

57- باب السَّوَالِكِ.

181 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: أَتَيْتُ

النَّبِيَّ ﷺ. فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنْ بِسَوَالِكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ  
(أُعْ أَعْ). وَالسَّوَالِكُ فِيهِ، كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ.

آپ ﷺ کے منہ میں تھی اور آپ ﷺ اُغ اُغ کی آواز نکالتے گویا تے فرما رہے ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اٹھتے تو پہلے مسواک سے اپنا منہ مبارک صاف فرمایا کرتے تھے۔

پہلے بڑے کو مسواک دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے خواب میں دیکھا میں مسواک کر رہا ہوں پھر دو آدمی میرے پاس آئے ان میں سے ایک دوسرے سے بڑا تھا میں نے مسواک چھوٹے کو پکڑا دی تو مجھ سے کہا: گھر کے بڑے کو دیجیے پس میں نے بڑے کو دے دی۔

رات کو با وضو سونے کی فضیلت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم سونے کے لیے جاؤ تو نماز کے وضو جیسا وضو کر لیا کرو اور پھر اپنی کر دھو لیٹ جاؤ کرو پھر یہ کہو: اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف کر دیا اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کر دیا اور تجھ سے رغبت اور تجھ سے ڈرنے ہوئے اپنی پیٹھ جھکا دی تیرے سوا کوئی جائے پناہ، درنجات کی جگہ نہیں اے اللہ میں تیری کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی اور تیرے نبی ﷺ پر جنہیں تو نے بھیجا۔ اب اگر تم اس رات مر گئے تو تم فطرت پر ہو گے اور ان کلمات تو آخریں ہو۔ راوی نے کہا میں نے یہ کلمات نبی کریم ﷺ کے سامنے دہرائے جب میں اس جگہ پہنچا اللھم امنک کتابک الہی اربل

182 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ، يَشُوصُ فَاهُ بِالسَّوَاكِ.

58- بَابُ دَفْعِ السَّوَاكِ إِلَى الْأَكْبَرِ

183 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ

(أَرَانِي أَتَسَوَّكَ بِسَوَاكِهِ فَيَجَانِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الْآخَرِ. فَتَنَاوَلْتُ السَّوَاكَ الْأَصْغَرَ مِنْهُمَا، فَقِيلَ لِي: كَبِّرْ. فَدَفَعْتُهُ إِلَى الْأَكْبَرِ مِنْهُمَا).

59- بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

184 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وَضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قُلْ: اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَاتَّجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ، رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَى مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ. اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ. فَإِنْ مِتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ، فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ، وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ). قَالَ: فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَنَبَا بَلَعْتُ: (اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي

أَنْزَلْتُ). قُلْتُ وَرَسُولِكَ. قَالَ (لَا، وَنَبِيِّكَ  
 الَّذِي أَرْسَلْتُ).  
 وَرَسُولِكَ كَمَا تَوْفَّرَ مَا يَنْهَى بَكَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتُ  
 كَبُورِ





بسم الله الرحمن الرحيم

## 5- کتاب الغسل

غسل کا بیان

غسل سے قبل وضو کرنا

## 1- باب الوُضوء قبل الغُسل.

185 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فغَسَلَ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُغْلِلُ بِهَا أَصُولَ شَعْرِهِ ثُمَّ يَضْبُ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ، ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جُلْدِهِ كُلِّهِ.

186 - عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ: تَوَضَّأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ، وَغَسَلَ قَرْجَهُ، وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَى رِجْلَيْهِ فغَسَلَهُمَا، خَذِيهَ غُسْلَهُ مِنَ الْجَنَابَةِ.

## 2- باب غُسلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ.

187 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ.

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ صدیقہ نے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو پہلے اپنے ہاتھوں کو دھوتے نماز کے وضو کی طرح وضو کرتے پھر اپنی انگلیوں مبارک کو پانی میں ڈالتے اور بالوں کی جڑوں میں داخل فرماتے پھر ہاتھوں سے تین لپ پانی اپنے سر مبارک میں ڈالتے پھر پانی اپنے تمام جسم مبارک پر بہا لیا کرتے۔

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ بنت حنفیہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے نماز کے وضو جیسا وضو کیا مگر پاؤں نہیں دھوئے اور اپنی شرمگاہ اور جہاں نجاست لگی ہوئی تھی اسے دھویا پھر اپنے اوپر پانی بہایا اس کے بعد غسل کی جگہ سے ہٹ کر اپنے پیروں کو دھویا یہ آپ ﷺ کا غسل جنابت تھا۔

مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ غسل کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ نے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور نبی کریم ﷺ مل کر ایک ہی برتن سے غسل کیا کرتے تھے۔ وہ برتن قدح تھا (بڑا پیالہ) جسے فرق کہا جاتا تھا۔

## 3- باب الغُسلِ بالصَّاعِ وَنَحْوِهِ.

188- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَتْ

عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ. فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوِ مِنْ صَاعٍ. فَأَغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا. وَبَيَّنَّهَا وَبَيْنَ السَّائِلِ حِجَابٌ.

189- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَأَلَهُ

رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ. فَقَالَ: يَكْفِيكَ صَاعٌ. فَقَالَ رَجُلٌ: مَا يَكْفِينِي. فَقَالَ جَابِرٌ: كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعْرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ، ثُمَّ أَقْنَانِي ثَوْبٌ.

ایک صاع کے برابر ہی (پانی سے) غسل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے ایک صاع کے برابر برتن منگوا یا اس سے غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا جبکہ ان کے اور سائل کے درمیان پردہ پڑا تھا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے غسل کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تمہارے لیے ایک صاع پانی کافی ہے۔ ایک اور شخص نے کہا میرے لیے تو کافی نہیں ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اتنا پانی اُن کے لیے کافی ہوتا تھا جن کے بال بھی تم سے زیادہ تھے اور جو تم سے بہتر تھے۔ (یعنی رسول اللہ ﷺ) پھر ایک کپڑے میں ہماری امامت رانی۔

جو سر پر تین مرتبہ پانی بہائے

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرمایا۔

## 4- باب مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا.

190- عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمَّا أَنَا فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا). وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كُلَّتَيْهِمَا.

جو نہاتے وقت حلاب یا

خوشبو سے ابتدا کرے

## 5- باب مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ

أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ.

191- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوِ الْحِلَابِ. فَأَخَذَ بِكَفِّهِ. فَبَدَأَ بِشِقِ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ. فَقَالَ بِهَمَا عَلَى رَأْسِهِ.

حضرت عائشہ صدیقہ جہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب جنابت کا غسل کرتے تو حلاب وغیرہ کوئی چیز منگواتے اور اسے اپنی ہتھیلی میں لے کر پہلے سر کے دائیں حصہ سے ابتدا کرتے پھر بائیں جانب پھر دونوں ہاتھوں سے سر کے درمیان

میں لگاتے۔

## مجامعت کے بعد دوبارہ کرے

حضرت عائشہ صدیقہ جنتی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی اس کے بعد آپ ﷺ اپنی سب ازواج مطہرات کے پاس جاتے پھر صبح کو احرام باندھ لیتے اور آپ سے خوشبو آ رہی ہوتی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات اور دن کی ایک ہی ساعت میں اپنی ازواج مطہرات کے پاس ہو کر آ جاتے تھے۔ اور جبکہ وہ گیارہ تھیں۔ جبکہ ایک اور روایت میں نو کی تعداد کا ذکر ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا اتنی طاقت تھی؟ فرمایا ہم تو کہتے تھے کہ آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت عطا فرمائی گئی ہے۔

## جو خوشبو لگا کر غسل کرے

حضرت عائشہ صدیقہ جنتی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا گویا میں نبی کریم ﷺ کی مانگ مبارک میں خوشبو کی چمک دیکھ رہی ہوں جبکہ آپ ﷺ احرام میں تھے۔

## غسل کے دوران بالوں میں خدل کرنا

حضرت عائشہ جنتی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے اپنے ہاتھوں کو دھوتے پھر نماز کے وضو جیسا وضو کرتے پھر غسل کرتے پھر اپنے ہاتھوں سے بالوں میں خدال کرتے حتیٰ کہ آپ کو یقین ہو جاتا کہ جلد تر ہو گئی ہے تو اس پر تین مرتبہ پانی بہاتے پھر بارے جسم مبارک کو دھوتے۔

## 6 باب: إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ

192 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ، ثُمَّ يُصْبِحُ مُحَرِّمًا يَنْضَخُ طِيبًا.

193 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ، مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ. وَفِي رَوَايَةٍ: تِسْعُ نِسْوَةٍ. قِيلَ لِأَنَسٍ: أَوْ كَانَ يُطِيبُ ذَلِكَ؟ قَالَ: كُنَّ نَسَحَتُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ.

## 7- بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ وَاعْتَسَلَ

194 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى

وَبَيْصِ الطَّيِّبِ، فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ.

## 8- بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ أَثْنَاءَ الْغُسْلِ

195 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ، غَسَلَ يَدَيْهِ، وَتَوَضَّأَ وَضُوئَهُ لِلصَّلَاةِ، ثُمَّ اغْتَسَلَ، ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ، حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّ قَدْ أَرَوَى بَشَرَتَهُ، أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ.

9- باب إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ  
جُنُبٌ يَخْرُجُ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَّمَّمُ.

196 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: أُقِيمَتِ  
الصَّلَاةُ، وَعُدِلَتِ الصُّفُوفُ قِيَامًا، فَخَرَجَ  
إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَاةٍ  
ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا: (مَكَانَكُمْ). ثُمَّ  
رَجَعَ فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ،  
فَكَثَرَتْ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ.

جب مسجد میں جنبی ہونا یاد آئے تو  
یونہی نکل جائے اور تیمم نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نماز کی اقامت کی گئی اور کھڑے ہو کر صفیں برابر کر لی گئیں تو  
رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے تو جب اپنے مصلے پر کھڑے  
آپ ﷺ کو اپنا جنبی ہونا یاد آیا چنانچہ ہم سے فرمایا کہ اپنی جگہ رہو۔  
پھر گئے اور جلدی غسل فرما کر واپس تشریف لے آئے اور آپ کے سر  
مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا۔ آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور ہم  
آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔

جو اکیلا تنہائی میں برہنہ غسل کرے

10 باب مَنْ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخُلُوةِ  
197 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ  
ﷺ قَالَ (كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ  
عُرَاءً، يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، وَكَانَ مُوسَى  
يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ، فَقَالُوا: وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى  
أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلَّا أَنَّهُ أَكْذَرُ، فَذَهَبَ مَرَّةً  
يَغْتَسِلُ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ، فَفَرَخَ الْحَجَرُ  
بِثَوْبِهِ، فَخَرَجَ مُوسَى فِي إِثَرِهِ، يَقُولُ: تَوْبِي يَا حَجَرُ.  
حَتَّى نَظَرْتُ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى، فَقَالُوا:  
وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ، فَطَفِقَ  
بِالْحَجَرِ ضَرْبًا). فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: وَاللَّهِ إِنَّهُ  
لَنَدَبٍ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ، ضَرْبًا بِالْحَجَرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے ارشاد فرمایا بنی اسرائیل ایک دوسرے کے سامنے برہنہ  
غسل کیا کرتے تھے۔ اور ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہتے جبکہ  
حضرت موسیٰ علیہ السلام تنہا نہاتے۔ لوگ کہتے خدا کی قسم حضرت موسیٰ  
ہمارے ساتھ اسی لیے نہیں نہاتے کہ ان کے خبیثے پھولے ہوئے  
ہیں۔ ایک دفعہ وہ نہانے لگے اور اپنے کپڑے ایک پتھر پر رکھ  
دیئے۔ پتھر ان کے کپڑے لے کر بھاگا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اس  
کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے اے پتھر میرے کپڑے  
دے دے، اے پتھر میرے کپڑے دے دے یہاں تک کہ  
بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ لیا اور کہا خدا کی قسم موسیٰ  
کو تو کوئی بیماری نہیں ہے پھر انہوں نے اپنے کپڑے لے لیے اور  
پتھر کو ضرب لگانے لگے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم  
موسیٰ علیہ السلام کی مار کے چھ یا سات نشان پتھر پر موجود ہیں۔

198 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ

ﷺ قَالَ: (بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ. فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَبِي فِي ثَوْبِهِ. فَنَادَاهُ رَبُّهُ: يَا أَيُّوبُ، أَلَمْ أَكُنْ أَغْنِيْكَ عَنْ تَرِي، قَالَ: بَلَى وَعِزَّتِكَ، وَلَكِنْ لَا غِنَى لِي عَنْ بَرَكَتِكَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام برہنہ غسل فرما رہے تھے کہ ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں۔ حضرت ایوب انہیں اپنے کپڑے میں جمع کرنے لگے تو حق تعالیٰ نے ندا فرمائی ”اے ایوب جو تم دیکھ رہے ہو کیا میں نے تمہیں اس سے بے نیاز نہیں کر دیا؟ حضرت ایوب علیہ السلام عرض گزار ہوئے کہ تیری عزت کی قسم کیوں نہیں لیکن میں تیری کرم نوازی سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔

## 11- باب التَّسْتُرِ فِي

### الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

199 - عَنْ أُمِّ هَانِي بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ

قَالَتْ: ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. عَامَ الْفَتْحِ، فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ. فَقَالَ: (مَنْ هَذِهِ). فَقُلْتُ: أَنَا أُمُّ هَانِي.

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

انہوں نے فرمایا کہ فتح مکہ کے سال میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت ہوئی تو میں نے آپ ﷺ کو غسل فرماتے پایا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ پر پردہ کیے ہوئے تھیں۔ آپ نے فرمایا یہ کون ہے میں عرض گزار ہوئی میں ام ہانی ہوں۔

## 12- باب عَرَى الْجُنُبِ

### وَأَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ.

200 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ

فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ. قَالَ: فَأَتَخَنَسْتُ مِنْهُ. فَذَهَبَ فَأَتَسَلَّتْ. ثُمَّ جِئْتُ. فَقَالَ: (أَيُّنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). قَالَ: كُنْتُ جُنُبًا. فَكَرِهْتُ أَنْ أَجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ. فَقَالَ: (سُبْحَانَ اللَّهِ، إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

انہیں مدینہ منورہ میں کسی جگہ ملے اور یہ جنبی تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں آپ ﷺ سے ایک طرف ہو گیا جا کر غسل کیا پھر حاضر خدمت ہوا فرمایا اے ابو ہریرہ تم کہاں تھے؟ عرض گزار رہو کہ میں جنبی تھا لہذا بغیر طہارت آپ کی خدمت میں حاضر ہونا میں نے ناپسند کیا۔ فرمایا سبحان اللہ! مومن کبھی نجس نہیں ہوتا۔

يَنْجُسُ).

13- بَابُ مَبِيتِ الْجُنُبِ إِذَا تَوَضَّأَ

201- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سَأَلَ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ: أَيَزُقُّدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ، قَالَ: (نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَزُقُّدْ وَهُوَ جُنُبٌ).

جنبی سونے سے پہلے وضو کر لے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضرت عمر بن

خطاب رضی اللہ عنہ نے سرکار علیہ السلام سے عرض کی کہ کیا ہم میں سے کوئی حالت جنابت میں سو سکتا ہے؟ فرمایا ہاں تم میں جب کوئی جنابت سے ہو تو وضو کرے پھر سو جائے۔

جب ختنے مل جائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا جب آدمی اپنی بیوی کے چار شاخوں کے درمیان بیٹھ جائے اور اس کے ساتھ کوشش (مجامعت) کرے تو غسل واجب ہو گیا۔

14- بَابُ إِذَا التَّقَى الْخِتَانَانِ.

202- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ:

(إِذَا جَلَسَ بَيْنَ شُعْبَيْهَا الْأَرْبَعِ، ثُمَّ جَهَدَهَا، فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ).





بسم الله الرحمن الرحيم  
6- کتاب الحيض  
حيض کا بیان

حائضہ کو کیا کرنا چاہیے

حضرت عائشہ صدیقہ جنتنا سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم صرف حج کے ارادے سے نکلے جب سرف کے مقام پر پہنچے تو مجھے حیض آ گیا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں رو رہی تھی فرمایا تمہیں کیا ہو؟ یا یس! کیا؟ میں نے عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آدم کی بیٹیوں کے لیے لکھ دیا ہے تم بھی دوسرے حاجیوں کی طرح سب کام کرتی رہو صرف بیت اللہ شریف کا طواف نہ کرنا۔ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کی طرف سے گانے کی قربانی دی۔

حائضہ کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا  
اور اس میں کنگھی کرنا

حضرت عائشہ صدیقہ جنتنا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں حیض کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کیا کرتی تھی۔

حضرت عائشہ جنتنا سے دوسری روایت ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور اپنا سر مبارک ان کے نزدیک کر دیتے اور وہ حجرے میں سے حالت حیض میں آپ ﷺ

1- باب الأمر بالنفساء إذا نَفَسْنَ

203 - عَنْ عَائِشَةَ خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ. فَلَمَّا كُنْتُ بِسِرْفِ حِضَّتِي. فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَأَنَا أَبْكِي قَالَ: (مَا لَكَ أَنْفَسْتِ). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ. فَأَقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ). قَالَتْ: وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ.

2- باب غَسْلِ الْحَائِضِ  
رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ.

204 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كُنْتُ أُرْجِلُ رَأْسَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ

205 - وَفِي رَوَايَةٍ: وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ.

يُذْنِي لَهَا رَأْسَهُ. فِي حُجْرَتِهَا. فَتَرْجِلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ.

کو نکلی کر دیا کرتی تھیں۔

مرد کا اپنی حائضہ بیوی کی

گود میں تلاوت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میری گود میں ٹیک لگا لیتے تھے جبکہ میں حیض سے ہوتی پھر آپ ﷺ تلاوت قرآن فرمایا کرتے۔

جو حیض کو نفاس کہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک چادر میں لپیٹی ہوئی تھی کہ مجھے حیض آ گیا۔ میں نے جا کر حیض کے کپڑے پہن لیے۔ فرمایا کیا تمہیں نفاس آ گیا؟ عرض گزار ہوئی جی ہاں۔ پھر آپ ﷺ نے مجھے بلایا اور میں اسی چادر میں آپ ﷺ کے ساتھ لیٹ گئی۔

حائضہ کے ساتھ لیٹنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں اور نبی کریم ﷺ ایک برتن سے جنابت کا غسل کر لیتے اور میں حیض سے ہوتی اور آپ ﷺ حکم فرماتے تو میں ازار باندھ لیتی تو آپ ﷺ میرے ساتھ لیٹ جاتے اور حالت اعتکاف میں آپ ﷺ اپنا سر مبارک میری طرف کر دیتے تو میں اسے دھو دیتی جبکہ میں حائضہ ہوتی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک اور روایت ہے فرماتی ہیں جب ہم میں سے کسی کو حیض آتا اور رسول اللہ ﷺ اس کے

3- باب قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي

تَحْرِيرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ.

206- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِي فِي تَحْرِيرِي وَأَنَا حَائِضٌ. ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ.

4- باب: مَنْ سَمِيَ الْيَنْفَاسَ حَيْضًا.

207- عَنْ أُورِ سَلَمَةَ قَالَتْ: بَيْنَا أَنَا مَعَ

النَّبِيِّ ﷺ. مُضْطَجِعَةً فِي تَحِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ. فَأَنْسَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي قَالَ (أَنْفُسَتْ). قُلْتُ نَعَمْ. فَدَعَانِي، فَأُضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْحَبِيلَةِ.

5- باب: مُبَاشَرَةُ الْحَائِضِ.

208- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ، يَكَلَّا كَأُجُنُبٍ، وَكَانَ يَأْمُرُنِي، فَأَتَّزِرُ، فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ. وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ. وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ، فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ.

209- وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا، فَأَرَادَ

ساتھ لیٹنا چاہتے تو اسے حکم فرماتے کہ ازراہ باندھ۔ پھر اس کے ساتھ لیٹ جاتے۔ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں تم میں سے کون ہے جو رسول اللہ ﷺ کی طرح اپنی خواہش پر قابو رکھتا ہے۔

### حائضہ کا روزہ ترک کرنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کو عید گاہ کی طرف نکلے تو عورتوں کے پاس سے گزر ہوا فرمایا اے عورتو! صدقہ دو کیونکہ میں نے جہنم میں تمہاری اکثریت دیکھی ہے عرض گزر ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کیوں؟ فرمایا کہ کثرت سے عت کرنے اور خاندان کی ناشکری کرنے کے سبب میں تم سے زیادہ عقل اور دین میں نقص رکھنے والیوں کو نہ دیکھ جو تمہاری طرح دانش مند آدمی کی عقل پر غالب آ جاتی ہوں۔ عرض گزر ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمارے دین اور عقل میں کیا نقص ہے فرمایا کیا تمہاری گواہی مرد کی آدمی گواہی کے برابر نہیں ہم نے کہا کیوں نہیں فرمایا کہ یہ تمہاری عقل میں نقص کے سبب ہے اور فرمایا کیا ایسا نہیں کہ جب تم حائضہ میں ہوتی ہو تو نہ نماز پڑھتی ہو اور نہ روزے رکھتی ہو۔ عرض گزر ہوئیں ہوں نہیں فرمایا کہ یہی اس کے دین کا نقص ہے۔

### مستحاضہ کا اعتکاف کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک زوجہ مطہرہ کے ساتھ اعتکاف فرمایا حارثہ کہ وہ مستحاضہ تھیں اور خون دیکھتی رہتی تھیں اور خون کے باعث نیچے عشت

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُبَايِرَهَا. أَمْرُهُ أَنْ تَتَزَرَ فِي قَوْرِ حَيْضَتِهَا. ثُمَّ يُبَايِرَهَا. قَالَتْ: وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ، كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ.

### 6- باب تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمِ.

210- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَطْحَى - أَوْ فِطْرٍ - إِلَى الْبُصْلِ، فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ: (يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ، فَإِنِّي أُرِيكُمْ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ). قُلْنَ: وَبِمَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ، وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلِ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِبِلِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ). قُلْنَ: وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (الْيُسُ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ). قُلْنَ: بَلَى. قَالَ: (فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا، الْيُسُ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تُصُمْ؟). قُلْنَ: بَلَى. قَالَ (فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا).

### 7- باب الْإِعْتِكَافِ لِلْمُسْتَحَاضَةِ

211- عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ نِسَائِهِ، وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ. فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّلَسْتَ تَحْتَهَا مِنْ

الذم

رکھ لیتی تھیں۔

غسل حیض کے بعد

عورت کا خوشبو لگانا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبیوں نے فرمایا کہ ہمیں میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنے کی ممانعت ہے۔ دی گئی تھی مگر شوہر پر چار ماہ دس دن تک کہ نہ ہم سر ملے گا میں اور نہ خوشبو اور نہ ہی کوئی رنگین کپڑا پہنیں سوائے اس کے جس کا دھاگا بناوٹ میں رنگا ہوا ہو۔ اور ہمیں اجازت دی کہ جب ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو اور غسل کر لے تو کتہ پٹھار (ایک قسم کی خوشبو) کے استعمال کی اور ہمیں جنازوں کے ساتھ جانے سے منع فرما دیا گیا تھا۔

جب عورت حیض سے پاک ہو

تو اپنا بدن ملے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ایک عورت نے نبی کریم ﷺ سے حیض کے غسل کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے غسل کا طریقہ ارشاد فرمایا کہ مشک لگا ہو اور وہی کا ٹمڑا لے کر اس سے جسم پاک کر و عرض گزار ہوئی اس سے کیسے پاکی حاصل کروں؟ فرمایا اس سے پاک کر و عرض گزار ہوئی کس طرح؟ فرمایا سبحان اللہ! پاکی حاصل کرو حضرت عائشہ فرماتی ہیں میں نے اسے اپنی طرف کھینچا اور اسے بتایا کہ اس کے ساتھ خون کی جگہ صاف کر۔

غسل حیض کے وقت

عورت کا کنگھا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

8- باب الطيب للمرأة

عند غسلها من الحيض.

212 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ . قَالَتْ كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُجِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا . وَلَا نَكْتَجِلُ . وَلَا نَتَطَيَّبُ . وَلَا نَلْبَسُ ثَوْبًا مَضْبُوعًا إِلَّا ثَوْبَ عَصَبٍ . وَقَدْ رُخِصَ لَنَا عِنْدَ الظُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلْتُ إِحْدَانَا مِنْ قَحِيضِهَا . فِي نُبْدَةٍ مِنْ كُسْتٍ أَظْفَارٍ . وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ .

9- باب ذلك المرأة لنفسها

إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْحَيْضِ.

213 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ . عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْحَيْضِ . فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ . قَالَ (خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكِ فَتَطْهَرِي بِهَا) . قَالَتْ: كَيْفَ أَتَطْهَرُ بِهَا؟ قَالَ: (تَطْهَرِي بِهَا) . قَالَتْ: كَيْفَ؟ قَالَ: (سُبْحَانَ اللَّهِ تَطْهَرِي) . فَاجْتَبِذِي بِهَا إِلَى فَقُلْتُ: تَتَّبِعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ .

10- باب امتشاط المرأة

عند غسلها من الحيض.

214 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ  
فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ، فَرَعِمْتُ  
أَنْبَهَا حَاضَتْ، وَلَمْ تَطْهَرْ حَتَّى دَخَلْتُ لَيْلَةَ  
عَرَفَةَ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ  
وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ، فَقَالَ لَهَا رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (انْقُضِي رَأْسَكُمْ، وَامْتَشِطِي، وَأَمْسِكِي  
عَنْ عُمْرَتِكِ). فَفَعَلْتُ، فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ  
أَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمَنِ، لَيْلَةَ الْحَضْبَةِ، فَأَعْمَرَنِي مِنَ  
الشَّعِيرِ، مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ.

### 11- باب نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعْرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْحَيْضِ.

215 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِإِهْلَالِ ذِي الْحِجَّةِ، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهَلَ بِعُمْرَةٍ  
فَلْيُهَلِّ، فَإِنِّي لَوْلَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ  
بِعُمْرَةٍ). فَأَهَلَ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَ  
بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ، وَسَأَلَتِ الْحَدِيثَ، وَذَكَرْتُ  
حَيْضَتَهَا قَالَتْ: أُرْسَلَ مَعِيَ أَخِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
إِلَى الشَّعِيرِ، فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ، وَلَمْ يَكُنْ فِي  
شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ. هَذَا مِنْ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ.

### 12- باب لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

216 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حجۃ الوداع میں ہجرت  
باندھا میں ان میں سے تھی جنہوں نے تمتع کی نیت کی تھی اور  
قربانی ساتھ نہیں لائے تھے کہ مجھے حیض آ گیا اور عرفہ کی رات  
تک پاک نہیں ہوئی تھی میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ یہ  
نویں ذی الحجہ کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تو  
رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا اپنا سر کھول دو اس میں کٹھن  
کر دو اور اپنے عمرے کو موتوں کیے رہو۔ میں نے یہی کیا جب  
میں نے حج مکمل کر لیا تو آپ ﷺ نے حضرت عبدالرحمن کو حنبہ  
دالی رات حکم فرمایا تو وہ مجھے تنعیم سے عمرہ کروائے میرے  
عمرے کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا۔

### غسل حیض کے وقت عورت کا

اپنے بال کھولنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم ذی الحجہ کا  
چاند دیکھتے ہی نکل کھڑے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کہ جو چاہے عمرہ کا احرام باندھ لے کیونکہ میں رجب اور  
ساتھ نہ لاتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ بس بعض نے عمرہ کا حرم  
باندھا اور کچھ نے حج کا۔ اس کے بعد حضرت عائشہ نے پوری  
حدیث بیان فرمائی اور اپنے حیض کا بھی ذکر کیا اور فرمایا آپ  
ﷺ نے میرے ساتھ میرے بھائی عبدالرحمن حنظلہ کو تنعیم تک  
بھیجا وہاں عمرہ کا احرام باندھ لیا اور ان سب باتوں میں نہ قربانی  
لازم آئی نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ صدقہ دینا پڑا۔

حائضہ نماز کی قضا نہ کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عورت ان کی

قَالَتْ: أَتُحْزِي إِيَّاهُنَا صَلَاتِنَا إِذَا ظَهَرَتْ؟  
فَقَالَتْ أَحْزُورِيَّةُ أُنْتُ، كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ  
ﷺ. فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ. أَوْ قَالَتْ: فَلَا نَفْعَلُهُ.

خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کیا ہمارے لیے یا نہ  
دنوں کی نمازیں کافی ہیں۔ حیض کی نمازوں کی قضاء پڑھے؟  
فرمایا تم تردد یہ ہو؟ ہمیں نبی کریم ﷺ کے پاس حیض آتا تھا  
لیکن آپ ﷺ ہمیں اس کا حکم نہیں فرماتے تھے یا نہ ہم ایسا  
نہیں کرتے تھے۔

### 13- بَابُ النَّوْمِ مَعَ

الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا.

217 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ حَدِيثُ حَيْضِهَا  
وَهِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحَمِيلَةِ، ثُمَّ قَالَتْ فِي هَذِهِ  
الرِّوَايَةِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْبِلُهَا وَهُوَ  
صَائِمٌ.

حائضہ کے ساتھ سونا جبکہ وہ

حیض کے کپڑوں میں ہو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے حیض کے متعلق حدیث مکرر چکی  
جس میں ان کا حیض کی حالت میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک  
چادر میں لیٹنا مذکور ہوا اور یہ بھی روایت ہوا کہ نبی کریم ﷺ روزہ  
کی حالت میں ان کے ساتھ بوس و کنار کرتے تھے۔

حائضہ کا عیدین میں شامل ہونا

### 14- بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ.

218 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: سَمِعْتُ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (تَخْرُجُ الْعَوَائِئُ  
ذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحَيْضُ وَلَيْسَ هُنَّ  
الْحَيَرُ، وَدَعْوَةُ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحَيْضُ  
الْبُصْلَى). قِيلَ لَهَا: الْحَيْضُ؛ فَقَالَتْ: أَلَيْسَ  
يَشْهَدْنَ عَرَفَةَ، وَكَذَا وَكَذَا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جو ان، پردہ نشین اور حائضہ  
عورتیں بھی باہر نکلیں اور بھلائی و خیر اور مسلمانوں کی دعا میں  
شامل ہوں مگر حائضہ عید گاہ سے دور رہیں۔ کسی نے کہا کیا حائضہ  
بھی (شریک ہوں) تو ام عطیہ نے جواب دیا کیا حیض والیاں  
عرفات اور فلاں فلاں جگہ حاضر نہیں ہوتیں۔

ایام حیض کے علاوہ زرد

اور سفید لارنگ دیکھنا

### 15- بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ

فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ.

219 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا  
لَا نَعْدُ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا.

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ ہم سفید اور زرد رنگ کی کچھ پرواہ نہ کرتیں تھیں۔



طواف زیارت کے بعد اگر عورت کو حیض آجائے  
نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ انہوں نے بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم  
صفیہ بنت حی کو حیض آگیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا شاید وہ  
ہمیں روکے گی کیا اس نے تمہارے ساتھ طواف زیارت کیا  
ہے؟ انہوں نے عرض کی کہ چکی ہے فرمایا تو پھر چلی جاؤ۔  
نفاس والی عورت کا نماز اور اس کا طریقہ

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ  
عورت حالت زچگی میں وفات پاگئی تو نبی کریم ﷺ نے اس کی  
نماز جنازہ پڑھی اور اس کے درمیان کھڑے ہوئے۔

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے کہ وہ حائضہ ہوتیں اور نماز نہ پڑھتیں تھیں اور نبی کریم ﷺ  
کی جائے نماز کے سامنے لیٹی ہوتیں تھیں۔ آپ ﷺ ہڈی  
چادر میں نماز پڑھتے جب سجدہ فرماتے تو آپ ﷺ کا کچھ کپڑا  
ان سے کس ہو جاتا تھا۔

16- باب الْمَرْأَةُ تَحِيضُ بَعْدَ الْإِفَاضَةِ

220 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا

قَالَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ  
صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ  
ﷺ (لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا، أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ  
مَعَكُنَّ). فَقَالُوا بَلَى. قَالَ (فَاخْرُجِي).

17- باب الصَّلَاةِ عَلَى النَّفْسَاءِ وَسُنَّتِهَا

221 - عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدَبٍ أَنَّ أَمْرَأَةً

مَاتَتْ فِي بَطْنٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ. فَقَامَ  
وَسَبَّحَهَا.

222 - عَنْ مَيْمُونَةَ - زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا

كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لَا تُصَلِّي، وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ  
بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى  
خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ.



بسم الله الرحمن الرحيم

## 7- کتاب التیمم

تیمم کا بیان

ارشاد الہی ”پس تم پانی نہ پاؤ.....“

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے حتیٰ کہ ہم بیدار یا زبات الجیش کے مقام پر پہنچے تو میرا ہارٹوٹ کر گر گیا پس رسول اللہ ﷺ اس کی تلاش میں ٹھہر گئے اور آپ ﷺ کے ساتھ اور لوگ بھی ٹھہر گئے اور وہاں پانی موجود نہ تھا۔ لوگ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ نے دیکھا نہیں کہ عائشہ نے کیا کیا؟ رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو ٹھہرا دیا جب کہ یہاں پانی بھی موجود نہیں اور نہ ہی ان کے پاس پانی ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے۔ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر سر رکھے استراحت فرما رہے تھے۔ کہنے لگے تم نے رسول اللہ ﷺ اور لوگوں کو یہاں رکھ دیا جبکہ ان کے یہاں پانی موجود نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مجھے ڈانٹنے لگے اور جو اللہ نے چاہا مجھے کہتے رہے اور میری کوکھ میں ہاتھ سے کچو کا لگا یا میں نے حرکت نہیں کی کیونکہ رسول اللہ ﷺ میرے زانو پر آرام فرما رہے تھے جب صبح کے وقت رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور پانی موجود نہ تھا تو اللہ عزوجل نے تیمم کی آیات نازل فرمائیں۔

## 1- باب {فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً}

223- عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ. حَتَّى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ - أَوْ بِذَاتِ الْجُبَيْشِ - انْقَطَعَ عِقْدِي. فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. عَلَى الْيَمَاسِ. وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ. وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ. فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا: أَلَا تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ؟ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَالنَّاسِ. وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ. وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ. وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَاضِعُ رَأْسِهِ عَلَى فُجْدِي قَدْ بَامَ. فَقَالَ: حَبَسْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. وَالنَّاسَ. وَلَيَسُوا عَلَى مَاءٍ. وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ. وَقَالَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَقُولَ. وَجَعَلَ يَطْعُنِي بِبِدِيهِ فِي خَاصِرَتِي. فَلَا يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلَّا مَكَانُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. عَلَى فُجْدِي. فَأَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ آيَةَ التَّيْمُمِ فَتَيَمَّمُوا. فَقَالَ

أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِرِ: مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ، قَالَتْ: فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ، فَأَصْبْنَا الْعَقْدَ تَحْتَهُ.

224 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (أُعْطِيَتْ خَمْسًا، لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي: نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا، فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكْتُهُ الصَّلَاةَ فَلْيُصَلِّ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي، وَأُعْطِيَتْ الشَّفَاعَةُ، وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً، وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً).

چنانچہ تیمم کیا گیا۔ حضرت اسید بن مغیر رضی اللہ عنہ نے اے آل ابو بکر! یہ آپ کی پہلی برکت نہیں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں سوار تھی جب اس کو اٹھایا تو ہمارا اس کے نیچے سے مل گیا۔ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ چیزیں عطا فرمائی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں ① ایک مہینہ کی مسافت پر رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی ② میرے لیے زمین کو مسجد اور پاک کرنے والی بنا دیا گیا ہے کہ میری امت کا کوئی بھی شخص جہاں بھی نماز کا دقت پائے تو نماز پڑھ لے ③ اور میرے لیے مال غنیمت کو حلال فرما دیا گیا جبکہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے بھی حلال نہیں کیا گیا ④ اور مجھے شفاعت کی اجازت عطا فرمائی گئی ⑤ ہر نبی صرف اپنی ہی قوم کے لیے مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث فرمایا گیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک بخوبی واضح ہو گیا کہ سید عالم ﷺ کو تصرف و اختیار حاصل ہے بظاہر و مشکیزے پانی پوری جماعت اور ان کے جانوروں کو نہ صرف کافی ہو گیا بلکہ مشکیزے پہلے سے بھی زیادہ پانی سے بھر گئے اس میں زہرہ برابر بھی کمی نہ آئی بلکہ زیادتی ہو گئی آپ ﷺ کے تصرف و اختیار کو ظاہر کرتی یہ ایک شاندار حدیث ہے۔

پانی نہ ملے اور نماز فوت ہو جانے کا خوف ہو تو حضر میں تیمم کرنا

2- بَابُ التَّيْمُمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوَتْ الصَّلَاةِ.

225 - عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ بْنِ الْحَارِثِ الْأَنْصَارِيِّ، قَالَ: أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ مَخُوبِئِرٍ جَمَلٍ، فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ السَّلَامَ، حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ، فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ، ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ.

حضرت ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہجر جمل سے تشریف لا رہے تھے تو ایک شخص ملا اس نے آپ ﷺ کو سلام کیا نبی کریم ﷺ نے اسے جواب نہ دیا حتیٰ کہ آپ ﷺ ایک دیوار کے پاس تشریف لائے اور چہرے اور ہاتھوں پر مسح کیا

پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

تیمم کرنے والے کا ہاتھوں پر پھونک مارنا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ کو یاد ہے کہ ہم ایک سفر میں تھے تو (جنابت کے سبب) آپ نے تو نماز نہ پڑھی اور میں نے مٹی میں لوٹ پوٹ ہو کر نماز پڑھ لی۔ پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے لیے ایسا کرنا ہی کافی تھا پھر آپ ﷺ نے اپنی دونوں مبارک ہتھیلیاں زمین پر ماریں اور ان پر پھونکا پھر اس سے اپنے چہرے اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا۔

مسلمان کا وضو کے لیے پاک مٹی

پانی کے بدلے کافی ہے

حضرت عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر میں تھے اور چلتے رہے یہاں تک کہ رات کا آخری حصہ آ گیا تو ہم نے پڑاؤ کیا مسافر کو اس وقت نیند بہت پیاری ہوتی ہے چنانچہ ایسے سوئے کہ سورج کی تپش نے ہمیں جگا پہلے فلاں بیدار ہوئے پھر فلاں پھر فلاں پھر چوتھے شخص حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے۔ جب نبی کریم ﷺ استراحت فرماتے تو ہم آپ ﷺ کو نہ جگاتے حتیٰ کہ آپ ﷺ خود بیدار ہو جاتے۔ کیونکہ ہم نہیں جانتے تھے کہ خواب میں آپ ﷺ کے ساتھ کیا واقع ہو رہا ہو۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انہوں نے لوگوں کی پریشانی دیکھی اور وہ دلیر آدمی

3- باب الْمُتَيَّمُّ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا.

226 - عَنْ عَمْرِو بْنِ يَاسِرٍ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ: أَمَا تَذَكُرُ أَنَّ كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ، فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ، وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكُ فَصَلَّيْتُ، فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا). فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفِّهِ الْأَرْضَ، وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ.

4- باب الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ

الْمُسْلِمِ، يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ.

227 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخَزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ اللَّهَ عَنْهَا قَالَ: كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَإِنَّا أَسْرَيْنَا، حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ، وَقَعْنَا وَقْعَةً، وَلَا وَقْعَةَ أَحَلَّ عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا، فَمَا أَيْقَظُنَا إِلَّا حَرُّ الشَّمْسِ، وَكَانَ أَوَّلُ مَنْ اسْتَيْقَظَ فُلَانٌ ثُمَّ فُلَانٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ يَسْتَيْقِظُ، لَأَنَّا لَا نَدْرِي مَا يَخْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ، فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ، وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ، وَكَانَ رَجُلًا جَلِيدًا، فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، فَمَا زَالَ

يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ، حَتَّى اسْتَيْقَظَ  
لِصَوْتِهِ النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكُوا إِلَيْهِ  
الَّذِي أَصَابَهُمْ قَالَ: (لَا ضَيْرَ أَوْ لَا يَضِيرُ،  
ارْتَحِلُوا). فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ  
فَدَعَا بِالْوُضوءِ، فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى  
بِالنَّاسِ. فَلَمَّا انْقَضَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، إِذَا هُوَ  
بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ، قَالَ: (مَا  
مَنَعَكَ يَا فُلَانُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ؟). قَالَ:  
أَصَابَتْهُ جَنَابَةٌ وَلَا مَاءَ. قَالَ: (عَلَيْكَ  
بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ). ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ ﷺ.  
فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ  
فَدَعَا فُلَانًا وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ: (ادْهَبَا فَاِتْبِعِيَا  
النَّاءَ). فَانْطَلَقَا، فَتَلَقِيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ،  
أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا، فَقَالَا  
لَهَا: أَيُّنَ النَّاءِ؟ قَالَتْ: عَهْدِي بِالنَّاءِ أُمِسَ  
هَذِهِ السَّاعَةُ، وَنَفَرْنَا خُلُوفَ. قَالَا لَهَا:  
انْطَلِقِي إِذَا، قَالَتْ: إِلَى أَيُّنَ؟ قَالَا: إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ. قَالَتْ: الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّائِي؟ قَالَا:  
هُوَ الَّذِي تُعْنِينَ، فَانْطَلِقِي، فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ  
ﷺ. وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ. قَالَ: فَاسْتَنْزِلُوهُمَا عَنْ  
بَعِيرِهَا، وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ. بِإِنَاءٍ، فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ  
أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ، أَوْ السَّطِيحَتَيْنِ، وَأَوْكَأَ  
أَفْوَاهَهُمَا، وَأَطْلَقَ الْعَزَائِلَ، وَنُودِيَ فِي النَّاسِ:  
اسْقُوا وَاسْتَقُوا. فَسَقَى مَنْ سَقَى، وَاسْتَقَى

تھے لہذا انہوں نے تکبیر بلند کی اور برابر بلند آواز سے تکبیر  
کہتے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی آواز سے نبی کریم  
ﷺ بیدار ہو گئے۔ تو لوگوں نے آپ ﷺ سے اس پریشانی  
کا شکایت کی تو فرمایا کچھ نقصان نہیں، دکھ حرج نہیں۔ اب  
کوچ کرو۔ لوگ روانہ ہوئے تھوڑی مسافت کے بعد اتر گئے  
اور وضو کے لیے پانی طلب فرمایا پھر وضو فرمایا پھر نماز سے  
لیے اذان دی گئی پھر آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی جب  
نماز سے فارغ ہوئے تو ایک شخص کو الگ بیٹھے ہوئے دیکھا  
جس نے لوگوں کے ساتھ نماز نہیں پڑھی تھی۔ فرمایا اے فلاں  
تمہیں لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ وہ  
عرض گزار ہوا جنابت سے ہوں اور پانی موجود نہیں فرمایا  
تمہارے لیے مٹی کافی تھی۔ پھر نبی کریم ﷺ روانہ ہوئے تو  
لوگوں نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی آپ ﷺ  
اترے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ایک دوسرے شخص کو طلب فرمایا  
اور فرمایا دونوں جاؤ اور پانی تلاش کرو۔ دونوں روانہ ہوئے  
انہیں ایک عورت ملی جو اپنے اونٹ پر دو مشکیزوں کو لٹکائے  
بیٹھی تھی۔ انہوں نے اُس سے کہا پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا  
کل اسی وقت مجھے پانی ملا تھا اور ہمارے مرد پیچھے ہیں۔  
انہوں نے اس سے کہا کہ چلو تو اس نے کہا کہاں؟ انہوں نے  
کہا رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ کہا جو نئے دین والا کہلاتا  
ہے۔ دونوں نے کہا ہاں وہی جنہیں تو ایسا کہتی ہے۔ وہ سے  
لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس لے کر حاضر خدمت ہوئے اور  
سارا ماجرا عرض کر دیا۔ فرمایا کہ اتے اونٹ سے اتار لو۔ اور  
نبی کریم ﷺ نے ایک برتن طلب فرمایا اس میں دونوں



مَنْ شَاءَ، وَكَانَ آخِرَ ذَلِكَ أَنْ أُعْطِيَ الَّذِي  
أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ: (اذهَبْ،  
فَافْرِغْهُ عَلَيْكَ). وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا  
يُفْعَلُ بِمَائِهَا، وَابْتَدَأَ اللَّهُ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا، وَإِنَّهُ  
لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلًّا مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ  
فِيهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اجْمَعُوا لَهَا). فَجَمَعُوا  
لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَذَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ، حَتَّى  
جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا، فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ، وَحَمَلُوهَا  
عَلَى بَعِيرٍهَا، وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا، قَالَ  
لَهَا: (تَعْلَمِينَ مَا رَزَيْنَا مِنْ مَائِكَ شَيْئًا،  
وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا). فَأَثَرُ أَهْلِهَا،  
وَقَدْ اخْتَبَسَتْ عَنْهُمْ، قَالُوا: مَا حَبَسَكَ يَا  
فُلَانَةُ؟ قَالَتْ: الْعَجَبُ، لَقِيتُنِي رَجُلًا، فَذَهَبَا  
بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ: الصَّابِيُّ، فَفَعَلَ كَذَا  
وَكَذَا، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَا سَحَرَ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ  
وَهَذِهِ. وَقَالَتْ بِأَصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَابِيَّةَ:  
فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي: السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ  
أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا، فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ  
ذَلِكَ، يُغَيِّرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمَشْرِكِينَ،  
وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ، فَقَالَتْ  
يَوْمًا لِقَوْمِهَا: مَا أَرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ  
يَدْعُونَكُمْ عَمْدًا، فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ؟  
فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ.

مشکیزوں کے منہ کھول دیئے اور پانی نکالا پھر لوگوں کو خبر کر دی  
گئی کہ پانی پیو اور جانوروں کو بھی پلاؤ۔ پس پینے والے نے  
پیا اور جس نے چاہا پلایا اور آخر میں اس شخص کو بھی پانی دیا گیا  
جس کو جنابت تھی فرمایا کہ جاؤ اور اسے اپنے اوپر بہا لو وہ  
عورت وہاں کھڑی یہ منظر دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے  
ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ خدا کی قسم جب پانی لینا بند کر دیا گیا تو ایسا  
معلوم ہوا کہ وہ پہلے سے بھی زیادہ بھرے ہوئے ہیں۔ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا اس کے لیے کچھ جمع کر دو لوگوں نے اس  
کے لیے عجوہ کھجور آٹا اور ستون جمع کیا حتیٰ کہ کافی مقدار میں اس  
کے پاس جمع ہو گیا اسے ایک کپڑے میں باندھ کر اس کے  
اونٹ پر سوار کر دیا گیا اور کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا گیا آپ  
ﷺ نے اس سے فرمایا جانتی ہو ہم نے تمہارے پانی میں سے  
کچھ کم نہ کیا بلکہ ہمیں تو اللہ نے پلایا ہے۔ پھر وہ اپنے گھر  
والوں میں واپس ہوئی چونکہ دیر سے پہنچی تھی اس لیے ان  
لوگوں نے کہا اے فلاں تجھے کس نے روکا تھا؟ اس نے کہا  
تعب کی بات ہے مجھے دو آدمی ملے جو مجھے اس شخص کے پاس  
لے گئے جو نئے دین والا کہلاتا ہے اس نے ایسا ایسا کیا۔ اللہ  
کی قسم وہ اُس کے اور اس کے درمیان (اس نے آسمان اور  
زمین کی طرف اپنی درمیان اور شہادت والی انگلی اٹھا کر  
اشارہ کیا۔ ان سب میں سب سے بڑا جادوگر ہے یا وہ اللہ کا  
برحق رسول ہے۔ پھر مسلمان اس کے ارد گرد مشرکوں پر توحید  
کرے اور جن لوگوں میں وہ عورت ہوتی ان کو دانستہ چھوڑ  
دیتے۔ ایک روز اس نے اپنی قوم سے کہا کہ میرے خیال  
میں یہ لوگ تمہیں جان بوجھ کر چھوڑ دیتے ہیں تو کیا تمہیں



اسلام سے کچھ رغبت نہیں؟ تب انہوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حق تعالیٰ نے انبیاء کرام کو مجھے جو فضائل و کمالات و خصوصیات عطا فرمائیں وہ تمام کی تمام اپنے محبوب اور ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ کو عطا فرمادیں اور یہی نہیں اور اپنے محبوب کو وہ فضائل و کمالات و خصوصیات بھی عطا فرمادیں جو انبیاء کرام میں سے کسی کو عطا نہیں فرمائے گئے تو واضح ہو گیا کہ رب تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ پر جامع الصفات کی خصوصیت کا اعزاز عطا فرمایا ان میں سے پانچ کا ذکر مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں ہوا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 8- کتاب الصلاة

## نماز کا بیان

معراج میں نماز فرض

ہونے کی کیفیت

1- باب کَيْفَ فُرِضَتْ

الصَّلَاةُ فِي الْإِسْرَاءِ

228- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ أَبُو

خَرِيٍّ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (فَرَجَّ عَنْ

سَقْفِ بَيْتِي وَأَنَا بِمَكَّةَ، فَنَزَلَ جِبْرِيلُ، فَفَرَجَ

صَدْرِي، ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءٍ زَمْزَمَ، ثُمَّ جَاءَ

بِطُشْتٍ مِنْ ذَهَبٍ، فُمْتَلِي حِكْمَةً وَإِيمَانًا،

فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي، ثُمَّ أَطْبَقَهُ، ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي

فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى

السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ جِبْرِيلُ لِحَازِنِ السَّمَاءِ:

اِفْتَحْ، قَالَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: هَذَا جِبْرِيلُ.

قَالَ: هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ: نَعَمْ مَعِيَ مُحَمَّدٌ

ﷺ.. فَقَالَ: أُرْسِلْ إِلَيْهِ؛ قَالَ: نَعَمْ. فَلَمَّا

فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا، فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ

عَلَى يَمِينِهِ أَسْوَدَةٌ وَعَلَى يَسَارِهِ أَسْوَدَةٌ. إِذَا نَظَرَ

قَبْلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ، وَإِذَا نَظَرَ قَبْلَ يَسَارِهِ بَكَى.

فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ.

قُلْتُ لَجِبْرِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا آدَمُ. وَهَذِهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا  
 حضرت ابو زررہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا  
 جب میں مکہ مکرمہ میں تھا تو میرے مکان کی چھت کھلی اور  
 جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے پھر میرا سینہ چاک کیا اسے آب زم زم  
 سے دھویا پھر سونے کا ایک ٹشت لائے جو ایمان و حکمت سے  
 بھرا ہوا تھا اور وہ میرے سینے میں اندر لے دیا گیا پھر اسے بند کر  
 دیا گیا۔ پھر میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے لے کر آسمان کی طرف چڑھے  
 جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرائیل علیہ السلام نے آسمان کے  
 خازن سے دروازہ کھولنے کو کہا اس نے پوچھا کون ہے؟ کہا میں  
 جبرائیل ہوں اس نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ میرے  
 ساتھ محمد ﷺ ہیں۔ پوچھا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں پھر جب  
 دروازہ کھولا تو ہم آسمان دنیا پر چڑھے وہاں ایک شخص بیٹھا تھا  
 جس کے دائیں بائیں جم غفیر تھا جب وہ دائیں جانب دیکھا تو  
 ہنسا اور بائیں جانب دیکھا تو روتا۔ پھر اس نے کہا صالح نبی  
 صالح بیٹے خوش آمدید! میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کون  
 ہیں؟ کہا یہ حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور دائیں بائیں جو جم غفیر ہے

الْأَسْوَدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ  
فَأَهْلُ الْيَسِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَالْأَسْوَدَةُ  
الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ  
يَمِينِهِ ضَوَّكَ وَإِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى  
عَرَجَ بِى إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِحَازِنَتِهَا:  
افْتَحْ فَقَالَ لَهُ حَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الْأَوَّلُ  
فَفَتَحَ قَالَ أَنَسُ: فَذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ فِي  
السَّمَوَاتِ آدَمَ، وَإِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى وَعِيسَى  
وَإِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُثَبِّتْ  
كَيْفَ مَنَازِلَهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ: أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ  
فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا، وَإِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ  
الْثَّانِيَةِ، قَالَ أَنَسُ: فَلَمَّا مَرَّ جَبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ  
ﷺ. بِإِبْرَاهِيمَ، قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْأَخِ الصَّالِحِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا  
إِبْرَاهِيمُ. ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا  
بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ مَنْ هَذَا  
قَالَ هَذَا مُوسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ  
مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَالْأَخِ الصَّالِحِ. قُلْتُ:  
مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا عِيسَى. ثُمَّ مَرَرْتُ  
بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ: مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ  
وَالْإِبْنِ الصَّالِحِ. قُلْتُ: مَنْ هَذَا قَالَ: هَذَا  
إِبْرَاهِيمُ ﷺ.

قَالَ: ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَبُو حَبَّةٍ الْأَنْصَارِيُّ  
يَقُولَانِ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (ثُمَّ عَرَجَ بِى حَتَّى

ان کی اولاد ہیں دائیں والے جنتی اور بائیں والے جہنمی ہیں اس  
لیے دائیں جانب دیکھ کر ہنستے ہیں اور بائیں جانب دیکھ کر  
روتے ہیں پھر مجھے لے کر دوسرے آسمان کو چڑھے اور اس سے  
خازن سے دروازہ کھولنے کے لیے کہا اور اس نے بھی وہی گنجینہ  
کی جو پہلے نے کی تھی چنانچہ اس نے دروازہ کھول دیا۔ حضرت  
انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوذر کے ذکر کے مطابق رسول  
اللہ ﷺ نے آسمانوں میں حضرت آدم، حضرت ادریس،  
حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات  
فرمائی لیکن ان کے مقامات یاد نہیں رہے ہاں حضرت آدم علیہ السلام  
آسمان اول پر تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام چھٹے آسمان پر۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب جبرائیل علیہ السلام نبی کریم ﷺ  
کو حضرت ادریس علیہ السلام کے پاس سے لے کر گزرے تو انہوں  
نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے پوچھا یہ  
کون ہیں؟ کہا یہ حضرت ادریس علیہ السلام ہیں۔ پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام  
کے پاس سے گزرا۔ تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی  
خوش آمدید میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ کہا یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام  
ہیں۔ پھر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے  
کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش آمدید۔ میں نے کہا یہ کون  
ہیں؟ کہا یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں پھر میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے  
پاس سے گزرا تو انہوں نے کہا صالح نبی اور صالح بھائی خوش  
آمدید۔ میں نے پوچھا یہ کون ہیں، کہا یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام  
ہیں۔

حضرت ابن عباس اور حضرت ابو حبیہ انصاری رحمہما اللہ کا  
بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پھر مجھے اوپر لے کر چڑھے

ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ  
 الْأُقْلَامِ). قَالَ ابْنُ حَزْمٍ وَأَنْسُ بَيْنَ مَالِكٍ:  
 قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فَفَرَضَ اللَّهُ عَلَى أُمَّتِي خُمْسِينَ  
 صَلَاةً. فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ. حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى  
 مُوسَى فَقَالَ: مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ؟  
 قُلْتُ: فَرَضَ خُمْسِينَ صَلَاةً. قَالَ: فَارْجِعْ إِلَى  
 رَبِّكَ. فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَجَعْتُ  
 فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى. قُلْتُ:  
 وَضَعَ شَطْرَهَا. فَقَالَ: رَاجِعْ رَبِّكَ. فَإِنَّ أُمَّتَكَ  
 لَا تُطِيقُ. فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا. فَرَجَعْتُ  
 إِلَيْهِ. فَقَالَ: ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ. فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا  
 تُطِيقُ ذَلِكَ. فَرَجَعْتُهُ. فَقَالَ: هِيَ خُمْسٌ. وَهِيَ  
 خُمْسُونَ. لَا يُبَدِّلُ الْقَوْلُ لَدَائِي. فَرَجَعْتُ إِلَى  
 مُوسَى. فَقَالَ: رَاجِعْ رَبِّكَ. فَقُلْتُ:  
 اسْتَحْيَيْتُكَ مِنْ رَبِّي. ثُمَّ انْطَلَقْتُ بِي حَتَّى انْتَهَيْتُ  
 بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى. وَغَشِيَتْهَا أَلْوَانٌ لَا أُدْرِي  
 مَا هِيَ. ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ. فَإِذَا فِيهَا حَبَائِلُ  
 اللَّوْلُؤِ. وَإِذَا تُرَابُهَا الْيَسْكُ).

یہاں تک کہ میں بہت اونچے مقام پر پہنچ گیا جہاں میں قلموں  
 کی آوازیں سناتا تھا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم  
 ﷺ نے ارشاد فرمایا پس اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس  
 نمازیں فرض کیں میں اس حکم کے ساتھ واپس لوٹا تو حضرت  
 موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا۔ انہوں نے پوچھا اللہ تعالیٰ نے  
 آپ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا پچاس نمازیں  
 انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف واپس جائیں کیونکہ آپ کی  
 امت اتنی طاقت نہیں رکھتی ہے واپس لوٹا تو کچھ نمازیں کم کر دی  
 گئیں۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس واپس آیا اور کہا کچھ  
 نمازیں کم کر دی گئی ہیں انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف پھر  
 واپس جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی طاقت بھی نہیں رکھتی پس  
 میں واپس گیا تو کچھ نمازیں اور کم کر دی گئیں میں پھر ان کی  
 طرف آیا تو انہوں نے کہا پھر اپنے رب کی طرف واپس  
 جائیں کیونکہ آپ کی امت اتنی بھری طاقت نہیں رکھتی۔ میں  
 واپس لوٹا بالا آخر ارشاد ہوا یہ پانچ ہیں ہمارے قول نہیں بدلتا (ثواب  
 کے لحاظ سے) پچاس ہیں۔ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا  
 تو انہوں نے کہا اپنے رب کی طرف دوبارہ جاسیئے میں نے کہا مجھے  
 اپنے رب سے حیا آتی ہے۔ پھر مجھے لے کر چلے یہاں تک کہ  
 سدرۃ المنتہی تک پہنچا دیا جسے کئی طرح کے رنگوں نے ڈھانپ رکھا  
 تھا۔ جن کے متعلق میں (از خود) نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے۔ پھر مجھے  
 جنت میں داخل کر دیا گیا جس میں موتیوں کے ہار ہیں اور اس کی  
 مٹی مشک ہے۔

حضرت ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
 ہے انہوں نے فرمایا رب تعالیٰ نے جب نماز فرض کی تھی تو حضرت

229 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ:

(فَرَضَ اللَّهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا. رَكَعَتَيْنِ

اور سفر کے لیے دو اور رکعتیں فرض کی تھیں۔ فرق نماز میں تو اتنی ہی رہی مگر عصر کی نماز میں اضافہ کر دیا گیا۔

نماز کے لیے کپڑے پہننے کی فرضیت

حضرت عمران بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے میں نماز پڑھی اور اس کے دونوں سرے ڈال لیے تھے۔

ایک کپڑے میں

لپیٹ کر نماز پڑھنا

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کی بیان کردہ حدیث جس میں فتح مکہ کے روز نبی کریم ﷺ کی نماز کا ذکر ہے وہ پہلے گزر چکی ہے۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ہی کپڑے کو پیٹ کر آٹھ رکعت نماز پڑھی۔ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو میں عرض گزار ہوئی۔ یا رسول اللہ ﷺ میرا بھائی ایک شخص فلاں بن امیرہ کو قتل کرنا چاہتا ہے جبکہ اس کو میں نے فلاں پناہ دی ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ام ہانی جس کو تم نے پناہ دی ہے اسے ہم نے پناہ دی ہے۔ حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ یہ چاشت کی نماز تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کے متعلق پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم سب کے پاس دو کپڑے ہوتے ہیں؟

رُفِعَتْ فِي الْحَضَرِ وَالشَّفَرِ فَأَلِزَتْ صَلَاةَ الشَّفَرِ وَزِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ.

2- باب وجوب الصلوة في الثياب

230- عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ ظَرْفَيْهِ.

3- باب الصلوة في الثوب

الوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ.

231- عَنْ أُمِّ هَانِيَةَ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: حَدِيثُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ تَقْدِمُ.

232- وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ: فَصَّلِي

تَمَانِي رَكَعَاتٍ، مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، زَعَمَ ابْنُ أُتَيْ، أَنَّهُ قَاتِلُ رَجُلٍ قَدْ أُجْزَتْهُ، فَلَانَ بْنِ هُبَيْرَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (قَدْ أُجْزْنَا مَنْ أُجْزِيَ يَا أُمُّ هَانِيَةَ). قَالَتْ أُمُّ هَانِيَةَ: وَذَلِكَ حُضِّي.

233- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ سَائِلًا سَأَلَ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: عَنِ الصَّلَاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أُولَئِكَ كُمْ ثَوْبَانِ).

#### 4- باب إِذَا صَلَّى فِي الثُّوبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلَى عَاتِقَيْهِ.

234 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يُصَلِّي أَحَدُكُمْ فِي الثُّوبِ  
الْوَحِيدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ).

235 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ  
أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ صَلَّى فِي  
ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ).

#### 5- باب إِذَا كَانَ الثُّوبُ ضَيِّقًا.

236 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَقَالَ:  
خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ.  
فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أُمْرِي، فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي  
وَعَلَى ثَوْبٍ وَاحِدٍ، فَاسْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى  
جَانِبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (مَا الشَّرَى يَا  
جَابِرُ؟) فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي، فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ:  
(مَا هَذَا إِلَّا شَيْءٌ أَلَدَى رَأَيْتُ). قُلْتُ: كَانَ  
ثَوْبٌ. قَالَ: (فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَجِئْ بِهِ،  
وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ).

237 - عَنْ سَهْلِ قَالَ: كَانَ رِجَالٌ  
يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. عَاقِدِي أَرْزِهِمْ عَلَى  
أَعْنَاقِهِمْ، كَهَيْئَةِ الصَّبِيَّانِ، وَقَالَ لِلنِّسَاءِ لَا  
تَرْفَعْنَ رُؤُوسَكُمْ حَتَّى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ  
جُلُوسًا.

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو  
اسے اپنے کندھے پر ڈال لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا ”تم میں سے کوئی ایک کپڑے میں اس  
طرح نماز نہ پڑھے کہ اس کے کندھے پر کوئی چیز نہ ہو۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول  
اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز  
پڑھے تو اس کے دونوں سر کو کامدھوں پر ڈال دے۔

جب کپڑا تنگ ہو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں  
نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھا رات کے وقت کسی حاجت  
کے سبب آپ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ کو نماز  
پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا میں نے اُسے  
لپیٹا اور آپ ﷺ کے پہلوئے مبارک میں نماز پڑھنے لگا جب  
فارغ ہوا تو فرمایا اے جابر رات کیسے آئے؟ میں نے حاجت  
عرض کی پھر کام سے فارغ ہوا تو فرمایا یہ کپڑا لپیٹنا کیسے تھا جو میں  
نے دیکھا۔ میں نے عرض کی ایک ہی کپڑا ہے فرمایا اگر وسیع ہو تو  
لپیٹ لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو صرف تہہ بند بنا لو۔

حضرت سہل سعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس حالت میں نماز پڑھتے  
کہ اپنی چادروں کو بچوں کی طرح اپنی گردنوں میں باندھ لیا  
کرتے اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا کہ جب تک مرد سیدھے ہو  
کرنہ بیٹھ جائیں وہ اپنے سروں کو نہ اٹھائیں۔



## 6- باب الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ.

238- عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: كُنْتُ

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ: (يَا مُغِيرَةُ خُذِ  
 الْإِذَاوَةَ) فَأَخَذْتُهَا فَأَنْطَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 حَتَّى تَوَارَى عَنِّي فَقَصَصَ حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ  
 شَّامِيَّةٌ فَلَنَعَبْتُ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كِتْفِهَا  
 فَضَاقَتْهُ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ  
 عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وَضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَمَسَحَ عَلَى  
 خُفَيْهِ ثُمَّ صَلَّى.

## 7- باب كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ

239- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ يُحَدِّثُ: أَنَّ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ  
 لِلْكَعْبَةِ، وَعَلَيْهِ إِزَارَةٌ. فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا ابْنَ أَخِي، لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَتَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى  
 مَنْكِبَيْكَ ذَوْنَ الْحِجَارَةِ. قَالَ: فَحَلَلْتُ فَجَعَلْتُ عَلَى  
 مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ، فَمَا رَأَيْ بَعْدَ  
 ذَلِكَ عُرْيَانًا ﷺ.

## 8- باب مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ.

240- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّهُ قَالَ:

نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اسْتِمَالِ الصَّمَاءِ وَأَنْ  
 يُحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى قَرْجِهِ

## شامی جبہ میں نماز پڑھنا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 فرمایا کہ میں ایک سفر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا۔ فرمایا اسے  
 مغیرہ پانی کا برتن لاؤ میں نے پیش کر دیا تو رسول اللہ ﷺ چپے  
 گئے یہاں تک کہ میری نگاہوں سے اوجھل ہو گئے۔ آپ ﷺ نے اپنی حاجت رفع فرمائی۔ اس وقت آپ ﷺ کے اوپر  
 شامی جبہ تھا۔ آپ ﷺ اس کی آستین سے اپنا ہاتھ نکالنے لگے  
 چونکہ وہ تنگ تھی پس آپ ﷺ نے اس کے نیچے سے ہاتھ نکال  
 پھر میں نے پانی ڈالا اور آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو فرمایا  
 اور اپنے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

## نماز میں برہنہ ہونے کی کراہت

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 کہا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے لیے پتھر اٹھا کر لا رہے تھے اور  
 آپ کے اوپر صرف تہہ بند تھا آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ  
 نے آپ ﷺ سے کہا اے میرے بھتیجے تم اپنا تہہ بند اپنے  
 کندھوں پر رکھ لیجیے تاکہ پتھر سے بچاؤ ہو جائے۔ حضرت جابر  
 بیان فرماتے ہیں کہ انہوں نے تہہ بند اتار کر جیسے کندھے پر رکھ  
 آپ ﷺ اسی لمحے بے ہوش ہو گئے اس کے بعد آپ ﷺ کو  
 کبھی برہنہ نہیں دیکھا گیا۔

## ستر میں کیا چھپائے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کپڑا سخت کس کر لپٹنے کو منع فرمایا اور  
 آپ نے ایک کپڑے اس طرح لپٹ کر جینٹے سے منع فرمایا

مِنْهُ شَيْءٌ.

241- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ: عَنِ اللَّيَاسِ وَالْتِبَازِ وَأَنْ يَشْتَبِلَ الصَّمَاءُ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي تَوْبٍ وَاحِدٍ.

242 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ قَالَ: بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ يُؤَذِّنُ بِمَنًى: أَنْ لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُزَيَّانَ. ثُمَّ أُرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا، فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مَنًى يَوْمَ النَّحْرِ: لَا يَحْجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكًا وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُزَيَّانَ.

9- باب مَا يُذَكَّرُ فِي الْفَحْدِ.

243 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ، فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغُلَاسٍ، فَرَكِبَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ، وَرَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ، وَأَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ، فَأَجْرَى نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ فِي رُقَاقٍ خَيْبَرَ، وَإِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَحْدَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَحْدِهِ، حَتَّى إِنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ فَحْدِ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ

کہ اس کی شرمگاہ پر اس کا کچھ حصہ نہ ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے چھونے اور پھینکنے والی دونوں قسم کی خرید و فروخت سے منع فرمایا ہے اور کپڑا سخت کس کر لپیٹنے اور ایک ہی کپڑے میں لپٹ جانے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حج میں قربانی کے روز منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تا کہ ہم منیٰ میں یہ منادی کر دیں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ کا طواف کرے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دے کر روانہ فرمایا کہ وہ سورۃ براءت کا اعلان کر دیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے منیٰ کے لوگوں میں قربانی کے دن یہ اعلان فرمایا کہ آج کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی شخص برہنہ ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

ران کے بارے میں کیا ذکر آیا ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر فوج کشی کی تو ہم نے صبح کی نماز اس سے قریب ہی اول وقت میں ادا کی پھر نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سوار ہوئے، میں حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار ہوا۔ نبی کریم ﷺ خیبر کی گلیوں میں سواری دوڑا رہے تھے اور میرا گھنٹا نبی کریم ﷺ کی ران مبارک سے چھو جاتا تھا۔ پھر آپ ﷺ نے اپنی ران مبارک سے چادر ہٹا دی اور میں ران مبارک کی

قَالَ: (اللَّهُ أَكْبَرُ، خَرَبْتُ خَيْبَرُ، إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ، فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذِرِينَ). قَالَهَا ثَلَاثًا. قَالَ: وَخَرَجَ الْقَوْمُ إِلَى أَعْمَالِهِمْ، فَقَالُوا: مُحَمَّدٌ وَالْحَبِيسُ، يَعْنِي الْجَيْشُ، قَالَ فَأَصْبَنَاهَا عَنُوءَةً، فَجَمَعَ السَّبِي، فَجَاءَ دُحِيَّةُ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أُعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبِي، قَالَ: (اذهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً)، فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُثَيٍّ، فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أُعْطِيتَ دُحِيَّةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُثَيٍّ، سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَالنَّضِيرِ، لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ، قَالَ: (ادْعُوهُ بِهَا)، فَجَاءَ بِهَا، فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: (خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبِي غَيْرَهَا)، قَالَ: فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ، وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَتَزَوَّجَهَا، وَجَعَلَ صَدَاقَهَا عِثْقَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ، جَهَّزَهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ، فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ، فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا، فَقَالَ: (مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ)، وَبَسَطَ نِطْعًا، فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالثَّمَرِ، وَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِئُ بِالسَّمَنِ، قَالَ: وَأَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ الشَّوَيْقَ، قَالَ: فَحَاسُوا حَيْسًا، فَكَانَتْ وَلِيَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سفیدی کو دیکھ رہا تھا پس جب بستی میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے تکبیر کہی اور فرمایا خیر کے لیے خرابی ہے کیونکہ جب ہم سی قوم کے صحن میں پڑاؤ کرتے ہیں تو تنبیہ کیے گئے لوگوں کی صبح بہت خراب ہوتی ہے۔ یہ تین دفعہ فرمایا۔ راوی کہتے ہیں قوم کے لوگ جب اپنے کام کی غرض سے نکلے تو کہنے لگے محمد اور ان کا لشکر۔ راوی کہتے ہیں ہم نے اسے فتح کر لیا اور قیدیوں کو جمع کر لیا۔ حضرت وحیہ رضی اللہ عنہا حاضر بارگاہ ہوئے اور عرض کی یا نبی اللہ ﷺ مجھے قیدیوں میں سے ایک لونڈی عطا فرما دیجیے۔ فرمایا جاؤ کوئی لونڈی لے لو۔ انہوں نے صفیہ بنت حنی کو لے لیا۔ ایک شخص خدمت اقدس میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ ﷺ آپ نے صفیہ بنت حنی حضرت وحیہ کو عطا فرمادی جو قبیلہ قرظہ اور نضیر کی سردار ہے۔ آپ کے علاوہ کوئی اور اس کے لیے نہیں آپ ﷺ نے حضرت وحیہ کو طلب فرمایا چنانچہ وہ حاضر بارگاہ ہوئے آپ ﷺ نے صفیہ کو دیکھا اور حضرت وحیہ سے ارشاد فرمایا تم اس کے علاوہ قیدیوں میں سے دوسری لونڈی لے لو۔ راوی کا بیان ہے نبی کریم ﷺ نے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح فرمایا اور ان کا مہر ان کی آزادی قرار دیا روانگی کے بعد ابھی راستہ ہی میں تھے کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے انھیں آپ ﷺ کے لیے مزین و آراستہ کیا اور رات آپ ﷺ کی بارگاہ میں پیش کیا نبی کریم ﷺ نے شان عروسی کے ساتھ صبح کی اور ارشاد فرمایا کہ جس کے پاس کھانے کی جو چیز ہے وہ لے آئے اور چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا۔ کوئی کھجوریں لے آیا اور کوئی گھی لے آیا۔ راوی کہتے ہیں کہ شاید ستو کا بھی ذکر ہوا۔ پھر ان کا حسیس (ان چیزوں سے تیار کیا ہوا کھانا) بنایا گیا اور یہ رسول اللہ ﷺ کی

دعوت ولیمہ تھی۔

عورت کتنے کپڑوں میں

نماز پڑھے

حضرت عائشہ صدیقہ جنتنا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھاتے تو آپ ﷺ کے ساتھ کچھ سونہ خواتین بھی اپنی چادروں میں لپیٹ کر حاضر ہوتیں پھر اپنے گھروں کو واپس ہوتیں کہ کوئی انہیں پہچان نہ پاتا۔

جب کوئی کشیدہ کاری والے کپڑوں میں نماز پڑھے

حضرت عائشہ جنتنا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک کشیدہ کاری والی چادر میں نماز دیا فرمائی اور اس کے نقوش کو ملاحظہ فرمایا جب فارغ ہوئے تو فرمایا میری یہ چادر ابو جہم جنتنا کو دے آؤ اور اس سے اس کی سادہ چادر لے آؤ کیونکہ اس نے نماز میں میری توجہ بٹائی تھی۔

اگر صلیب یا تصاویر بنے کپڑوں میں

نماز پڑھی تو کیا نماز فاسد ہو جائے گی؟

حضرت انس جنتنا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حضرت عائشہ جنتنا کے پاس ایک پردہ تھا جسے انہوں نے گھر کے ایک جانب لٹکایا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے سامنے سے اس پردے کو ہٹا دو کیونکہ اس کی تصاویر میری نماز میں سامنے آتی رہتی ہیں۔

جو ریشمی جینے میں نماز پڑھے

پھر اسے اتار دے

حضرت عقبہ بن عامر جنتنا سے روایت ہے انہوں نے

10- باب فی کَمْ تُصَلِّي

الْمَرْأَةُ فِي الْغِيَابِ

244 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ، فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءً مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِعَاتٍ فِي مِرْطَاهِنَ، ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ، مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ.

11- بَابُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ.

245 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي

ثَوْبٍ لَهَا أَعْلَامٌ، فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (اذهَبُوا بِخَبِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَانْثَوِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ، فَإِنَّهَا أَلْهَثِي أَيْقَاعًا عَنْ صَلَاتِي).

12- بَابُ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلَّبٍ أَوْ

تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ

246 - عَنْ أَنَسٍ كَانَ قِرَامًا لِعَائِشَةَ،

سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكَ هَذَا، فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي).

13- بَابُ مَنْ صَلَّى فِي

فَرْوَجٍ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ.

247 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: أَهْدَيْتُ

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَرُوجُ حَرِيرٍ. فَلَيْسَ لَهُ فَصْلٌ فِيهِ. ثُمَّ انْصَرَفَ. فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا. كَالْكَارِهِ لَهُ. وَقَالَ: (لَا يَنْبَغِي هَذَا لِلْمُتَّقِينَ)

فرمایا نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک ریشمی جبہ تحفہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اسے زیب تن فرما کر نماز پڑھی پھر فارغ ہوئے تو اسے سختی سے کھینچ کر اتار دیا گویا وہ آپ ﷺ کو ناگوار خاطر ہوا اور فرمایا یہ پرہیزگاروں کے لیے غیر مناسب ہے۔

سرخ کپڑے میں نماز پڑنا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک چمڑے کے سرخ خیمے میں دیکھا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کے وضو کے لیے پانی اٹھا لائے اور میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وضو کے لیے پانی کی طرف لپکے جسے مل گیا اس نے اسے اپنے اوپر مل لیا اور جسے اس میں سے کچھ بھی نہ ملا اس نے اپنے ساتھی کے ہاتھ سے تری حاصل کی۔ پھر میں نے دیکھا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے ایک نیزہ اٹھا کر گاڑ دیا اور نبی کریم ﷺ اپنا سرخ جوڑا سمیٹتے ہوئے جلوہ افروز ہوئے اور نیزے کی طرف رخ کر کے لوگوں کو دور کھینچیں پڑھائیں اور میں نے دیکھا کہ نیزے کے آگے سے لوگ اور جانور گزر رہے تھے۔

چھت، منبر اور لکڑی پر

نماز پڑھنا

حضرت مہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ منبر کس چیز کا تھا؟ انہوں نے فرمایا لوگوں میں مجھ سے زیادہ اس کے متعلق جاننے والا کوئی نہیں وہ غابہ کے جھڑ سے بنا تھا جسے فلاں عورت کے فلاں غلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بنایا تھا۔ جب وہ بن گیا اور رکھ دیا گیا تو رسول

14- باب الصلاة في الثوب الأحمر

248- عَنْ أَبِي جَحِيْفَةَ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ فِي قُبَّةِ حَمْرَاءٍ مِنْ أَدَمٍ. وَرَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ يَنْتَدِيُونَ ذَلِكَ الْوَضُوءَ. فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ مِنْهُ. وَمَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ. ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَّزَهَا. وَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءٍ مُشَيَّرًا. صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ. وَرَأَيْتُ النَّاسَ وَالْذَّوَابَّ يَمْشُونَ مِنْ بَدَنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ.

15- باب الصلاة في السطوح

وَالْمِنْبَرِ وَالْخَشَبِ.

249- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ وَقَدْ سَأَلَ:

مِنْ أَبِي شَيْبَةَ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ: مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي. هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ. عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةٍ. لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَقَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حِينَ عَمِلَ وَوُضِعَ. فَاسْتَقْبَلَ



اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر کہی لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے، آپ ﷺ نے قرأت کی اور رکوع کیا اور لوگوں نے بھی رکوع کیا پھر سر مبارک اٹھایا اور کچھ پیچھے ہٹ کر سجدہ فرمایا، پھر مقبرہ دوبارہ رونق افروز ہوئے پھر قرأت کی پھر رکوع کیا پھر رکوع سے سر مبارک اٹھایا اور کچھ پیچھے ہٹے حتیٰ کہ زمین پر سجدہ کیا۔ یہی قصہ ہے۔

### چٹائی پر نماز

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی دادی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو انہوں نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا۔ آپ ﷺ نے تناؤں فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھڑے ہو جاؤ تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک چٹائی اٹھائی جو زیادہ عرصہ گزرنے کے سبب سیاہ ہو گئی تھی میں نے اس پر پانی ڈالا پھر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے تو آپ ﷺ کے پیچھے میں نے اور ایک یتیم نے صف بنائی اور بوڑھی خاتون ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی پھر بعد فراغت تشریف لے گئے۔

### فرش پر نماز

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے پاؤں آپ کی طرف ہوتے جب آپ ﷺ سجدہ فرماتے تو مجھے دبا دیتے میں پاؤں سمیٹ لیتی اور جب قیام فرماتے تو پھر پھیلا لیتی۔ فرماتی ہیں ان دنوں گھروں میں چراغ

الْقِبْلَةَ، وَكَثَّرَ وَقَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ، فَقَرَأَ وَرَكَعَ وَرَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى، فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ، ثُمَّ عَادَ إِلَى السُّبُرِ، ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ، فَهَذَا شَأْنُهُ.

### 16- باب الصلاة على الحَصِيرِ.

250 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَدَّتَهُ مَلِيكَةَ دَعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِبَطْعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهَا، فَأَكَلَ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: (قُومُوا فَلَا صَبِيلَ لَكُمْ). قَالَ أَنَسٌ: فَقُنْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا، قَدْ اسْوَدَّ مِنْ طُولِ مَا لَيْسَ، فَنَضَعُهُ بِمَاءٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَصَفَفْتُ وَالْيَتِيمَ وَرَأْتُهُ وَالْحُجُوزَ مِنْ وَرَائِنَا، فَصَلَّى لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفَ.

### 17- باب الصلاة على الفِرَاشِ.

251 - عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ: كُنْتُ أَنَا وَبَيْنَ يَدَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَرِجُلَايَ فِي قَبْلَتِهِ، فَإِذَا سَجَدَ عَمَزَنِي، فَتَقَبَّضْتُ رِجْلَ. فَإِذَا قَامَ بَسَطَتْهُمَا. قَالَتْ وَالْبُيُوتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ.



نہیں ہوتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے اور وہ آپ سیدہ اور قبلہ کے درمیان میں جواز سے نہ تہن لیتی ہوتی تھیں۔

گرمی کی شدت کے سبب

کپڑے پر سجدہ کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے تو گرمی کی شدت کے سبب ہم اس سے کوئی اپنے کپڑے کے کنارے کو سجدہ کی جگہ پر رکھ دیتے تھے۔

جوتوں کے ساتھ نماز پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جوتوں کے ساتھ نماز پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں۔

موزوں کے ساتھ نماز پڑھنا

حضرت جرید بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک مرتبہ پیشاب کیا۔ پھر وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھی۔ ان سے اس کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے لوگ یہ حدیث بہت پسند کرتے کیونکہ حضرت جریر بن عبد اللہ نے آخر میں اسلام قبول کیا تھا۔

سجدوں میں بازو کشادہ

اور پہلو کو علیحدہ رکھے

حضرت عبد اللہ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

252 - وَعَنْهَا رَضِيَ لَنَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَفَرَّقَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ.

عَنِ فِرَاشِ أَهْلِهِ رَاحِضَ الْجَنَازَةِ.

18- بَابُ السُّجُودِ عَلَى

الثُّوبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ.

253 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا

نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَيَضَعُ أَحَدُنَا ظَرْفَ

الثُّوبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ.

19- بَابُ الصَّلَاةِ فِي النَّعَالِ.

254 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ:

أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

20- بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخُفَّافِ.

255 - عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ بَالَ ثُمَّ

تَوَضَّأَ. وَمَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ. ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى.

فَسُئِلَ فَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. صَنَعَ مِثْلَ

هَذَا. فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ. لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ

مَنْ أَسْلَمَ.

21- بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ

وَيُجَافِي فِي السُّجُودِ.

256 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَجَ بَيْنَ يَدَيْهِ.  
حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطِيئِهِ.

کریم ﷺ جب نماز ادا فرماتے تو دونوں بازوؤں کے درمیان  
اتنی کشادگی رکھتے کہ مبارک بغلوں کی سفیدی ظاہر ہو جاتی  
تھی۔

### قبلہ رو ہونے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہماری نماز کی سی نماز  
پڑھے، ہمارے قبلہ کی جانب منہ کرے اور ہمارا اذیحہ کھائے تو  
وہ ایسا مسلمان ہے جس کے لیے اللہ کی پناہ ہے اور اللہ کے  
رسول ﷺ کی پناہ ہے۔ تو اللہ کی پناہ کو ضائع نہ کرنا۔

ارشاد الہی ”مقام ابراہیم کو

نماز کی جگہ بناؤ“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے اس شخص  
کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرے کے لیے بیت اللہ  
شریف کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی کیا وہ  
اپنی بیوی کے پاس جاسکتا ہے؟ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ  
تشریف لائے تو بیت اللہ شریف کا سات مرتبہ طواف کیا اور مقام  
ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں ادا فرمائیں پھر صفا و مروہ کے درمیان  
سعی فرمائی۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ کی ذات تمہارے لیے  
بہترین نمونہ ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ جب نبی کریم ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس  
کے تمام طرف دعا فرمائی اور جب تک باہر تشریف نہ لے آئے  
نماز ادا نہ فرمائی۔ جب باہر تشریف لے آئے کعبہ شریف کے

### 22- باب فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ.

257 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ:  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا، وَاسْتَقْبَلَ  
قِبْلَتَنَا، وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا، فَذَلِكَ الْمُسْلِمُ،  
الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ رَسُولِهِ، فَلَا تُخْفَرُوا  
اللَّهُ فِي ذِمَّتِهِ).

### 23- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَاسْتَقْبِلُوا

مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلِّينَ)

258 - عَنْ ابْنِ عُمرَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ  
طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ، وَلَمْ يَطْفِ بِبَيْنِ الصَّفَا  
وَالْمَرْوَةِ، أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ؟ فَقَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ.  
فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا، وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ  
رُكْعَتَيْنِ، وَطَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَدْ  
كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

### 259 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا دَخَلَ

النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ، دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا، وَلَمْ  
يُصَلِّ حَتَّى خَرَجَ مِنْهُ، فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ  
رُكْعَتَيْنِ فِي قَبْلِ الْكَعْبَةِ، وَقَالَ: (هَذِهِ

الْقِبْلَةُ).

24- بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

260 - عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ - رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا. قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَلَّى نَحْوَ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا. تَقَدَّمَ وَبَيْنَهُمَا مَخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ.

261 - عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ. فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ، نَزَلَ فَأَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ.

262 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ إِبْرَاهِيمُ

الرَّائِي عَنْ عَلْقَمَةَ الرَّوِيِّ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ: لَا

أُخْرَى: زَادَ أَوْ نَقَصَ - فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ! أَحَدَثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْئٌ؟ قَالَ:

(وَمَا ذَاكَ). قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَكَذَا. فَثَنَى

رِجْلَيْهِ وَأَسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ. وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ

ثُمَّ سَمَّ. فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بَوَّجَهُ قَالَ: (إِنَّهُ

لَوْ حَدَّثَ فِي الصَّلَاةِ شَيْئٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ، وَلَكِنْ

إِنَّمَا نَابَشَرُ مِثْلُكُمْ. أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ. فَإِذَا

نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي. وَإِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي

صَلَاتِهِ فَلْيَتَحَرَّى الصَّوَابَ. فَلْيَتِمَّ عَلَيْهِ

ثُمَّ يُسَبِّحْ. ثُمَّ يَسْجُدْ سَجْدَتَيْنِ).

سامنے دو رکعت ادا فرمائی اور فرمایا یہی قہد ہے۔

جہاں کہیں ہو قبلہ کی طرف رخ کرے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے سولہ یا ستر دسینے بیت مقدس کی

طرف رخ کر کے نماز پڑھی۔ یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے لیکن

دونوں کے الفاظ میں اختلاف ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اپنی سواری پر نماز ادا فرمایا کرتے خواہ

اس کا منہ کسی طرف ہوتا اور جب فرض نماز کا ارادہ فرماتے تو

اترتے اور قبلہ رخ ہو جاتے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں

نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائی۔ براہیم یہ

حدیث حضرت علقمہ سے اور وہ ابن مسعود سے بیان کرتے

ہیں ”مجھے نہیں معلوم کچھ اضافہ کیا تھا یا کی۔ جب سلام پھیرا تو

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا نماز کا کوئی نیا حکم آ گیا ہے؟

فرمایا بات کیا ہے؟ عرض کی آپ نے اتنی اتنی کھینچیں پڑھیں

ہیں، یہ سن کر اپنے دونوں مبارک پیروں کو پھیرا قبلہ رخ ہو کر

دوسرے کے پھر سلام پھیر دیا جب ہماری طرف متوجہ

ہوئے تو فرمایا اگر نماز کا کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں بتاتا لیکن

میں بھی تمہاری طرح انسان ہوں۔ تمہاری طرح میں بھی

بھول جاتا ہوں۔ جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلا دیا کرنا

اور تم میں سے کوئی جب اپنی نماز میں شک پائے تو اسے پنے

گمان پر نماز پوری کر کے سلام پھیر دے اس کے بعد دو

سجدے کر لے۔

غیر قبلہ کی طرف  
سہوا نماز پڑھ لی  
تو اس کا اعادہ نہیں

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میرے رب عزوجل سے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی ہے۔ فرمایا میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کاش مقام ابراہیم ہماری نماز کی جگہ ہوتی۔ تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ“۔ آیت خوب بھی اس طرح نازل ہوئی۔ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ کاش ازواج مطہرات کو آپ پر دے کا حکم فرما، میں کیونکہ ان سے ہر اچھا برا بات کرتا ہے۔ تو پردے کی ایک آیت نازل ہوئی۔ ازواج مطہرات نے باہمی شک و شبہ کے سبب آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا اگر رسول اللہ ﷺ آپ کو طلاق دے دیں تو رب تعالیٰ انہیں آپ کے بدلے لے اور بیویاں عطا فرمائے تو یہ آیت (جو سورۃ تحریم میں ہے) نازل ہوئی۔

مسجد سے تھوک کو

ہاتھ سے صاف کرنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے قبلہ کی طرف کچھ بلغم دیکھا تو یہ بات آپ ﷺ کو غور و خفا سے ہوئی جو آپ ﷺ کے چہرہ مبارک سے ظاہر ہوئی، آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور اپنے دست مبارک سے صاف کر دیا اور

25۔ باب مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ، وَمَنْ

لَا يَزِي إِعَادَةً عَلَى مَنْ سَهَا

فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ

263 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

وَأَفَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

لَوْ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَزَلْتُمْ

(وَاتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى) وَآيَةُ

الْحِجَابِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ أَمَرْتَ

نِسَاءَكَ أَنْ يَخْتَجِبْنَ، فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ

وَالْفَاجِرُ. فَكَذَلِكَ آيَةُ الْحِجَابِ، وَاجْتَمَعَ نِسَاءُ

النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ: (عَسَى

رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا)

فَكَذَلِكَ هَذِهِ الْآيَةُ.

26۔ باب حَاكِ الْبُزَاقِ

بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ.

264 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى

مُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِ، حَتَّى رُئِيَ فِي

وَجْهِهِ، فَقَامَ فَعَكَهُ بِيَدِهِ، فَقَالَ: (إِنَّ أَحَدَكُمْ

إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ، فَإِنَّهُ يُتَاجَى رَبَّهُ، أَوْ إِنْ رَبَّهُ

بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ، فَلَا يَذُرُّ قَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ، وَلَكِنْ عَنْ يَسَارِهِ، أَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ). ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ، ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: (أَوْ يَفْعَلْ هَكَذَا).

## 27- باب لَا يَبْصُقُ عَنْ

### يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

265 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: حَدِيثُ النَّخَامَةِ، وَفِيهِ زِيَادَةٌ: (وَلَا عَلَى عَنْ يَمِينِهِ).

## 28- باب كَفَّارَةُ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

266 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ، وَكَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا).

## 29- باب عِظَةُ الْإِمَامِ النَّاسِ فِي

### إِثْمَامِ الصَّلَاةِ، وَذِكْرِ الْقِبْلَةِ.

267 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَهُنَا، فَوَاللَّهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَلَا رُكُوعُكُمْ، إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءَ ظَهْرِي).

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ہر چھٹی ہوئی شے کو بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ دل کی حالت و کیفیت سے بھی باخبر ہیں۔ خشوع تو دل کی پوشیدہ کیفیت کا نام ہے مگر آپ ﷺ کی نگاہ مبارکہ سے یہ بھی پوشیدہ نہیں۔ اور پیٹھے پیچھے لوگوں کا رکوع ملاحظہ فرمالینا بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ آگے پیچھے دائیں بائیں اندھیرا حصار دور نزدیک، ہر شے کو ملاحظہ فرماتے کی نورانی طاقت رکھتے ہیں جس سے کسی مسلمان کو شک کا شائبہ تک نہیں۔

فرمایا کہ تم میں جب کوئی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو اپنے رب سے مناجات کرتا ہے یا یہ فرمایا اس کے اور قبلہ کے درمیان اس کا رب ہوتا ہے پس تم قبلہ کی طرف نہ تھوکا کرو بلکہ بائیں جانب یا پیروں کے نیچے۔ پھر اپنی چادر کا ایک سراپاں میں تھوکا پھر اسے الٹ پلٹ کیا پھر فرمایا کہ یا ایسے کرے۔

## نماز میں اپنی دائیں

### جانب نہ تھو کے

مذکورہ بالا حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں کہ اپنی دائیں جانب نہ تھو کے۔

## مسجد میں تھوکنے کا کفارہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مسجد میں تھوکنا مغلطہ اور اس کا کفارہ اسے دفن کر دینا ہے۔

## امام کا لوگوں کو نماز مکمل کرنے کی

### نصیحت اور قبلہ کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میرا منہ اس طرف دیکھتے ہو خدا کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع چھپا ہے نہ رکوع اور میں تمہیں پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ہر چھٹی ہوئی شے کو بھی ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ یہاں تک کہ دل کی حالت و کیفیت سے بھی باخبر ہیں۔ خشوع تو دل کی پوشیدہ کیفیت کا نام ہے مگر آپ ﷺ کی نگاہ مبارکہ سے یہ بھی پوشیدہ نہیں۔ اور پیٹھے پیچھے لوگوں کا رکوع ملاحظہ فرمالینا بھی اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ آگے پیچھے دائیں بائیں اندھیرا حصار دور نزدیک، ہر شے کو ملاحظہ فرماتے کی نورانی طاقت رکھتے ہیں جس سے کسی مسلمان کو شک کا شائبہ تک نہیں۔

## 30- باب هل يقال مسجد بني فلان

268 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

سَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُظْمِرَتْ مِنَ الْحَفِيَاءِ،  
وَأَمَدَهَا ثِنْتَةُ الْوَدَاعِ، وَسَابِقَ بَيْنَ الْخَيْلِ  
الَّتِي لَمْ تُضَمَّرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي  
زُرَيْعٍ، وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِي سَبَقِ

## کیا بنی فلاں کی مسجد کہہ سکتے ہیں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول  
اللہ ﷺ نے سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ مقام حفیاء سے  
ثنیۃ الوداع تک اور بغیر سدھائے ہوئے گھوڑوں کی دوڑ ثنیۃ  
الوداع سے مسجد بنی زریف تک کروائی۔ اور حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہما بھی ان حضرات میں شامل تھے جنہوں نے دوڑ میں  
حصہ لیا۔

## مسجد میں تقسیم کرنا اور کھجور کے

## خوشے لٹکانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم ﷺ کے پاس بحرین سے کچھ مال پیش کیا گیا آپ  
ﷺ نے فرمایا اسے مسجد میں ڈھیر کر دو یہ مال جو پیش کیا گیا  
مقدار میں بہت زیادہ تھا۔ پس رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے  
تشریف لے گئے اور اس کی طرف متوجہ نہ ہوئے پس نماز سے  
فارغ ہوئے تو اس کے پاس تشریف فرما ہوئے، اور جس کو دیکھتے  
اسے عطا فرماتے جاتے۔ جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ حاضر خدمت  
ہوئے تو عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ مجھے بھی عنایت  
فرمائیے کیونکہ میں نے اپنا اور عقیل کا فدیہ دیا تھا رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا اٹھا لو۔ انہوں نے اپنے کپڑے میں مال بھر لیا  
جب اٹھانے لگے تو اٹھ نہ سکا عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ  
کسی کو حکم فرمائیے کہ مجھے یہ مال اٹھا دے۔ فرمایا ”نہیں“ عرض  
گزار ہوئے آپ ہی اٹھا کر مجھ پر رکھ دیں۔ فرمایا ”نہیں“ پس  
کچھ مال کم کیا پھر بھی نہ اٹھایا گیا عرض گزار ہوئے کسی کو حکم

## 31- باب القسمة وتعليق

## القنوي في المسجد.

269 - عَنْ أَنَسٍ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ:

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ ﷺ:  
(الْثُّرُوءُ فِي الْمَسْجِدِ). وَكَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أَتَى بِهِ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى  
الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ، فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ  
جَاءَ لِحُلَسِ إِلَيْهِ، فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أُعْطَاهُ.  
إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْطِنِي،  
فَأَنِّي قَادَيْتُ نَفْسِي وَقَادَيْتُ عَقِيلًا، فَقَالَ لَهُ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (خُذْ). لِحْنًا فِي ثَوْبِهِ، ثُمَّ ذَهَبَ  
يُقَلِّعُهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مُرْ  
بَعْضَهُمْ يَرْفَعُهُ إِلَيَّ، قَالَ: (لَا). قَالَ: فَارْفَعُهُ  
أَنْتَ عَلَيَّ، قَالَ: (لَا). فَتَنَزَّ مِنْهُ، ثُمَّ احْتَمَلَهُ،  
فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَمَا زَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا، عَجَبًا



مِنْ حَزِينَةٍ قَدْ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَحَرَّمَهَا  
بِرَحْمَةٍ

فرمایے کہ مجھے یہ حال اٹھائے فرمایا "نہیں" پھر عرض کی کہ آپ  
اٹھو اور میں فرمایا "نہیں" پھر کچھ کم کیا تو اسے اٹھ گیا اور اپنے  
کندھے پر روک کر چلے گئے۔ رسول اللہ ﷺ ان کی رغبت پر  
تعجب کرتے ہوئے انہیں دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ ہر روز  
انہی سے اوجھل ہو گئے الغرض رسول اللہ ﷺ اس وقت  
کھڑے رہے کہ ایک درہم بھی نہ بچا۔

گھروں میں مساجد بنانا

حضرت محمود بن ربیع انساری رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ  
حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ان اصحاب  
میں سے ہیں جو انصار میں سے ہیں اور غزوہ بدر میں شریک  
ہوئے تھے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر  
ہوئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ میری بیٹائی کمزور  
ہو گئی ہے اور میں اپنی قوم کو نماز پڑھاتا ہوں جب بارش ہوتی  
ہے اور تالہ بنے لگتا ہے جو میرے اور ان کے درمیان ہے تو میں  
انہیں نماز پڑھانے مسجد تک نہیں آسکتا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں  
چاہتا ہوں کہ آپ میرے غریب خانے کو قدم رنجہ فرمائیں اور  
نماز پڑھیں تاکہ میں اسے نماز کی جگہ بنا لوں۔ رووی بیان  
کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انشاء اللہ تعالیٰ میں  
ایسا کروں گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگلے روز وہ  
چڑھے رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف  
لائے اور رسول اللہ ﷺ نے اجازت طلب فرمائی تو میں نے  
اجازت دی، اندر داخلہ فرمانے کے بعد تشریف فرما نہیں ہوئے  
بلکہ فرمایا تم سر کے کس حصے میں نماز پڑھانا چاہتے ہو؟ میں نے

32- باب المساجد في البيوت.

270- عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ

أَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخْبَابَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ مِنْ شَيْءٍ بَدَأَ مِنْ الْأَنْصَارِ - أَنَّهُ أَتَى  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَدْ  
أَتَاكَ بَصْرِي وَأَنَا أَصْلِي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتْ  
الْمَطَارُ سَأَلَ الْوَدَى الَّذِي بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ  
لَمْ أَتَمِيعْ أَنْ أَتَى مَسْجِدَهُمْ فَأَخْبَى لِيهِمْ.  
وَوَحَّيْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّي فِي  
بَيْتِي فَأَتِيكَ مُصَلِّي قَالَ: فَقَالَ لَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (مَا فَعَلَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ). قَالَ عُثْمَانُ:  
فَقَالَ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: وَأَبُو بَكْرٍ حِينَ  
رَفَعَ السُّنْدَ فَاسْتَأْذَنَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
فَأَبَتْ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتَّى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ  
قَالَ: (أَيُّنَ تُحِبُّ أَنْ أَصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ). قَالَ:  
فَأَشْرَفْتُ لَهُ إِلَى تَأْخِيئِهِ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَلَّيْنَا. فَصَلَّى

رَكَعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. قَالَ: وَحَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ. قَالَ: فَثَابِتٌ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذُوو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا، فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ: أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدَّخِينِ أَوْ ابْنُ الدُّخْنِ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: ذَلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَقُلْ ذَلِكَ، أَلَا تَرَأَوْا قَدْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يُرِيدُ بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ). قَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: فَإِنَّا نَرَى وَجْهَهُ وَنَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ).

گھر کے ایک حصے کی طرف اشارہ کر دیا۔ پس رسول اللہ ﷺ وہاں کھڑے ہوئے اور تکبیر کہی پس ہم بھی صف بستہ ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں پھر سلام پھیر دیا پھر ہم نے آپ کے لیے کھجراتیار کر کے آپ ﷺ کو روک لیا پس گھر در محلے کے کئی لوگ اکٹھے ہو گئے ان میں سے کوئی کہنے لگا کہ مالک بن دخیش یا ابن دخن کہاں ہے؟ کسی نے کہا وہ تو منافق ہے کیونکہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت نہیں کرتا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایسے نہ کہو کیا تم نہیں جانتے کہ وہ خالص اللہ عزوجل کی رضا کے لیے آلہ اللہ کہتا ہے۔ اس نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ بظاہر تو ہم اس کا میلان اور خیر خواہی منافقین کے ساتھ دیکھتے نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو محض اللہ عزوجل کی رضا کے لیے لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ عزوجل نے اس پر روزِ قیامت کو حرام فرما دیا ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے صحابہ کا عشق رسول اور عقیدت و محبت کا پتہ چلتا ہے کہ حضرت عثمان کا رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض گزار ہونا کہ ان کے گھر آ کر نماز پڑھائیں محض عشق رسول ﷺ کے سبب تھا۔ ورنہ وہ آپ ﷺ کو بلانے بغیر بھی اپنے گھر کو نماز بنا سکتے تھے لیکن آپ کی اس پروانہ وار محبت اور والہانہ عقیدت نے انہیں اس درخواست پر اسباب۔

کیا زمانہ جاہلیت میں بنی ہوئی مشرکوں کی قبریں کھود کر ان جگہوں پر مساجد بنائی جائیں؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ام حبیبہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے حبشہ میں ایک گرجا دیکھا جس میں تصویریں تھیں تو نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر فرمایا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی نیک آدمی مرجاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں اس کی تصویر بنا

33- باب هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَيُتَّخَذُ مَكَانَهَا مَسَاجِدَ.

271 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَأُمَّ

سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ. فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (إِنَّ أَوْلَيْكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ

الصُّورَ، فَأُولَٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

272 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَغْلَى الْمَدِينَةِ، فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ. فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ، كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَأَبُو بَكْرٍ رَدْفُهُ، وَمَلَأَ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ، حَتَّى أَلْقَى بِفَنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ، وَكَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ أَكْرَمَتْهُ الصَّلَاةُ، وَيُصَلِّيَ فِي مَرَايِضِ الْغَنَمِ، وَأَنَّهُ أَمَرَ بِنَاءَ الْمَسْجِدِ، فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَأٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ: يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا). قَالُوا لَا وَاللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ. فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ. قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ، وَفِيهِ خَرِبٌ، وَفِيهِ تَحْلٌ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ، ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِيَتْ، وَبِالتَّحْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا التَّحْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ، وَجَعَلُوا عِضَادَتِيهِ الْحِجَارَةَ، وَجَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخَرَ، وَهُمْ يَزْتَجِرُونَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَهُوَ يَقُولُ (اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَاعْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ).

لیتے ہیں لوگ بروز قیامت اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز ہوئے تو عمر ابن عوف نامی قبیلے میں پڑاؤ فرمایا پس نبی کریم ﷺ نے ان میں چودہ شب قیام فرمایا پھر بنو نجار کو پیغام رسا فرمایا تو دو سو رین لٹکائے حاضر خدمت ہوئے۔ گویا میں نبی کریم ﷺ کو اب بھی سواری پر دیکھ رہا ہوں۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے پیچھے بیٹھے ہیں اور بنی نجار کے لوگ ارد گرد ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے باہر اترے۔ اور آپ ﷺ بھی پسند فرماتے تھے کہ جہاں نماز کا وقت ہو جائے وہیں نماز پڑھ لی جائے اور بکریوں کے بازے میں بھی نماز ادا فرمالیا کرتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے تعمیر مسجد کا حکم فرمایا اور بنی نجار کے لوگوں کو طلب فرما کر ارشاد فرمایا ہے بنی نجار تم اپنے اس باغ کی قیمت مجھ سے لے لو وہ عرض گزار ہوئے کہ خدا کی قسم نہیں۔ ہم تو اس کی قیمت صرف اللہ عزوجل ہی سے لیں گے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس میں کیا تھا۔ اس میں مشرکین کی قبریں، کھنڈرات اور کچھ کھجور کے درخت تھے۔ نبی کریم ﷺ کے حکم کے مطابق قبریں اکھاڑ دی گئیں، کھنڈرات برابر کر دی گئیں اور کھجور کے درخت کاٹ دیے گئے اور ان کی لکڑیوں سے مسجد کے سامنے قبلہ کی طرف دیوار بنا کر انہیں پتھروں سے سہارا دے دیا گیا۔ دور جز پڑھتے پتھر اٹھا کر لاتے رہے اور نبی کریم ﷺ بھی ان کے ہمراہ فرماتے جاتے ”اے اللہ آخرت کی بھدائی کے سوا کوئی

بھلائی نہیں۔ پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما۔

اونٹوں کے تھانوں میں نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ اپنے اونٹ کی طرف نماز پڑھتے اور فرماتے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

جو نماز پڑھے اور اس کے سامنے تنور، آگ

یا ایسی چیز ہو جس کی عبادت کی جاتی ہو

جبکہ اس کا مقصد رضائے الہی ہو؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جہنم کو میرے سامنے پیش کیا گیا اور میں نماز پڑھ رہا تھا۔

قبرستان میں نماز پڑھنے کی کراہت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی نمازوں میں سے کچھ اپنے گھروں میں ادا کرو اور انہیں قبرستان نہ بناؤ۔

باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان دونوں نے بیان فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا ظاہری وقت آخر قریب آیا تو اپنی چادر اپنے چہرہ مبارک پر ڈالتے اور گھبراہٹ ہونے پر چہرہ انور سے اسے بناتے اور اس حالت میں ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کی لعنت ہو یہودیوں، نصاریٰ پر جنہوں نے اپنے انبیاء کرام کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ تو یا ان کے افعال سے بچنے کے لیے ارشاد فرماتے تھے۔

34- باب الصلاة في مواضع الإبل

273- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عَلَى بَعِيرِهِ. وَقَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

35- باب من صلى وقد دامه تنور

أَوْ تَارٍ أَوْ شَيْءٍ مَّا يُعْبَدُ،

فَأَرَادَ بِهِ اللَّهُ.

274- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (عُرِضَتْ عَلَى النَّارِ وَأَنَا أَصِلُ).

36- باب كراهية الصلاة في المقابر

275- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ

(اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ، وَلَا تَتَّخِذُوا قُبُورًا).

37- باب

276- عَنْ عَائِشَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ

قَالَا: لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. طَفِقَ يَطْرَحُ خِمِصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ، فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ: (لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ). يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا.

فائدہ: معلوم ہونا چاہیے کہ شریعت میں قبروں پر سجدہ کرنا یا انہیں سجدہ گاہ بنالینے کی سخت ممانعت آئی ہے۔ اہل بیت صاحب مزار سے فیض حاصل کرنے کی نیت سے وہاں حاضری دینا اور ان کے وسیلے سے دعا کرنا جائز ہے اور بزرگان دین و صلحین سے ثابت ہے اور شریعت میں کسی جگہ اس کی ممانعت وارد نہیں ہوئی یہی ہم اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

### 38- باب تَوَمُّ الْمَرَأَةِ فِي الْمَسْجِدِ.

277 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ

سَوْدَاءَ بَحْتِي مِنَ الْعَرَبِ، فَأَعْتَقُوهَا، فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ: فَخَرَجَتْ صَبِيَّةً لَهُمْ، عَلَيْهَا وَشَاحُ أَحْمَرٌ مِنْ سُيُورٍ، قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ، أَوْ وَقَعَ مِنْهَا، فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّةٌ وَهُوَ مُلْقَى، فَحَسِبَتْهُ لَحْنًا فَخَطَفَتْهُ قَالَتْ: فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ: فَأَتَيْتُهُنَّ بِهِنَّ، قَالَتْ: فَطَفِقُوا يُفْتِشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ: وَاللَّهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ، إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّةُ فَأَلْقَتْهُ، قَالَتْ: فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ: فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي إِنَّمَا تَهْتُمُونِي بِهِ، زَعَمْتُمْ - وَأَنَا مِنْهُ بَرِيءَةٌ، وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ: فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأَسْلَمَتْ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَكَانَ لَهَا خَبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ: فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدِّثُ عِنْدِي، قَالَتْ: فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي فَجَلِيسًا إِلَّا قَالَتْ: وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَيْتِنَا إِلَّا أَنَّهُ مِنْ بَلَدَةِ الْكُفْرِ لَنَجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ لَهَا: مَا شَأْنُكَ، لَا تَقْعُدِينَ مَعِيَ مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتُ هَذَا، قَالَتْ: فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کے پاس ایک سیاہ قام لونڈی تھی جسے، نہوں نے آزاد کر دیا مگر وہ ان کے ساتھ رہی۔ اس کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ ان کی ایک لڑکی باہر نکلی اس نے سرخ تسمے کا ایک ہار پہنا ہوا تھا جسے اس نے اتار کر رکھ دیا یا پھر وہ خود گر گیا ایک چیل اس کے پاس سے گزری اور گوشت سمجھ کر جھپٹ کر لے گئی۔ اس نے کہا تجھے دالوں نے اسے تلاش کیا لیکن نہ ملا انہوں نے مجھ پر ازم لگایا اور میری تلاش لینے لگے حتیٰ کہ میری شرمگاہ میں بھی دیکھا۔ اس نے کہا اللہ کی قسم اتنے میں وہی چیل آئی اور اس نے وہ ہار گر دیا جو ہمارے درمیان گرا۔ میں نے کہا یہ جہاں جس کا تم مجھ پر زور لگاتے ہو حالانکہ میں اس سے بری ہوں یہ وہی ہے۔ پھر وہ لونڈی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئی اور اسلام قبول کر لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے لیے مسجد میں خیمہ یا جھونپڑا بنا دیا گیا اور فرمایا کہ وہ میرے پاس آتی اور باتیں کرتی اور جب میرے پاس بیٹھتی تو یہ ضرور کہتی کہ وہ ہار کا دن رب تعالیٰ کے عجائبات میں سے ہے جس نے مجھ کو کفر کے شہر سے نجات دلائی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں میں نے اس سے کہا کیا بات ہے کہ جب بھی تم میرے پاس بیٹھتی ہو تو یہی کہتی ہو؟ بس اس نے مجھ سے واقعہ بیان کیا۔



## 39- باب تَوَمُّدِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

278 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلَيْهَا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: (أَيْنَ ابْنُ عَمِّكَ). قَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَعَاظِبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقُلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لِإِنْسَانٍ: (انْظُرْ أَيْنَ هُوَ). فَجَاءَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، قَدْ سَقَطَ رِذَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ، وَأَصَابَهُ تُرَابٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: (فُؤُا تَرَابٍ، فُؤُا تَرَابٍ).

## مسجد میں مردوں کا سونا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کو نہ پایا فرمایا تمہارے بچے کا بیٹا کہاں ہے؟ عرض گزار ہوئیں کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ ناچاقی ہو گئی ہے لہذا مارا شکلی میں کہیں چلے گئے ہیں اور میرے پاس قیلولہ نہیں فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا دیکھو وہ کہاں ہیں؟ وہ گیا اور آ کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو وہ لیٹے ہوئے تھے اور ان کے ایک پہلو سے چادر گر گئی تھی اور مٹی لگ گئی تھی رسول اللہ ﷺ ان پر سے مٹی جھاڑتے اور فرماتے جاتے ابو تراب! کھڑے ہو جاؤ، ابو تراب کھڑے ہو جاؤ۔

فائدہ: خیال رہے کہ عرب کے محاورے میں باپ کے عزیز کو چچا زاد کہا جاتا ہے لہذا یہاں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا چچا زاد فرمایا گیا۔

## 40- باب إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ

فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ.

279 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السَّلَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمْ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ).

## جب مسجد میں داخل ہو تو

دو رکعتیں پڑھے

حضرت ابو قتادہ سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لیا کرے“

## مسجد کی تعمیر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے مبارک عہد میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بنائی گئی تھی اور اس کی چھت شخوں کی تھی اور ستون کھجور کی

## 41- باب بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ.

280 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا. قَالَ: إِنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللِّبْنِ، وَسَقْفُهُ الْجَرِيدُ، وَعَمْدُهُ



لکڑی کے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس میں دلی اضافہ نہیں کیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس میں اضافہ کیا اور ایسی تعمیر کی جیسے عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کی گئی تھی اس کی بنیادوں پر پہلی اینٹوں، شاخوں اور کھجور کی لکڑی کے ستون بنائے گئے۔ پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس میں تبدیلی کی اور اس میں بہت سا اضافہ کیا اور اس کی دیواریں منقش پتھروں اور چوٹے سے تعمیر کروائیں اور ستون بھی منقش پتھروں کے بنائے اور چھت سا گوان کی لکڑی سے بنوائیں۔

### تعمیر مسجد میں تعاون

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز حدیث بیان کرتے ہوئے مسجد نبوی کی تعمیر کا ذکر کرنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھا کر لاتے تھے جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں دیکھا تو انکے جسم سے مٹی صاف کرتے ہوئے ارشاد فرمانے لگے، عمار رضی اللہ عنہ! کو ایک باغی گروہ شہید کرے گا، یہ انہیں جنت کی طرف بلائیں گے اور وہ انہیں دوزخ کی طرف بلائیں گے۔ حضرت ابوسعید خدری نے کہا کہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

### جو مسجد تعمیر کرے

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب انہوں نے مسجد تعمیر کی تو لوگ اس کے متعلق باتیں کرنے لگے تب انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو محض رضائے الہی کے لیے مسجد بنائے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا ہی گھر جنت میں بنادیتا ہے۔

حَشَبُ النَّخْلِ، فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا، وَزَادَ فِيهِ عُمَرُ. وَبَنَاهُ عَلَى بُلَيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. بِاللَّيْنِ وَالْحَرِيدِ، وَأَعَادَ عُمَدَهُ حَشَبًا، ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ، فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً، وَبَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَالْقَصَصَةِ، وَجَعَلَ عُمَدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ، وَسَقَفَهُ بِالسَّاجِ.

### 42 باب التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ.

281 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ بِحَدِيثٍ يَوْمًا حَتَّى أَتَى ذِكْرَ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: كُنَّا نَحْمِلُ لَبْنَةً لَبْنَةً، وَعَمَّارٌ لَبْنَتَيْنِ لَبْنَتَيْنِ، فَرَأَاهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ، وَيَقُولُ: (وَيْحَ عَمَّارٍ، تَقْتُلُهُ الْفِتْنَةُ الْبَاغِيَّةُ، يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ، وَيَدْعُوهُمْ إِلَى النَّارِ). قَالَ: يَقُولُ عَمَّارٌ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الْفِتَنِ.

### 43- باب مَنْ بَنَى مَسْجِدًا.

282 - عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانٍ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ، قَالَ: إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ، وَإِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ بَنَى مَسْجِدًا - يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ، بَنَى اللَّهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ).

## 44- باب يَأْخُذُ بِنُصُولِ

النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ.

283 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ سِهَامٌ. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا).

## 45- باب: الْمُرُورُ فِي الْمَسْجِدِ

284 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا، أَوْ أَسْوَاقِنَا، بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا، لَا يَغْرِزْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا).

## 46- باب: الشَّعْرُ فِي الْمَسْجِدِ

285 - عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَشْهَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَلَشِدُّكَ اللَّهُ، هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يَا حَسَّانُ، أُجِبْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: اللَّهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ؟) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: نَعَمْ.

## 47- باب أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

286 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَالْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ. أُنْظِرُ إِلَى لَعِبِهِمْ. فِي رَوَايَةٍ: يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ.

جب مسجد سے گزرے تو تیر کا پھل (نوک) پکڑے رکھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیوں نے فرمایا ایک پادری مسجد سے گزرا اور اس کے پاس تیر تھے، رسول اللہ ﷺ نے اسے فرمایا ”ان کے پھلوں کو پکڑے رکھو“۔

مسجد سے گزرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ہماری مساجد، ہمارے بازاروں سے تیر لے کر گزرے تو ان کے پھل پکڑے رکھے تاکہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان کو زخمی نہ کرے۔

مسجد میں شعر پڑھنا

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اے اللہ تو حسان کی روح القدس سے مدد فرما۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں۔

نیزے والوں کا مسجد میں ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیوں نے فرمایا کہ میں نے ایک دن رسول اللہ ﷺ کو اپنے حجرے کے دروازے پر دیکھا اور حبشی مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر میں چھپائے ہوئے تھے اور میں ان کا کھیل دیکھ رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ اپنے ہتھیاروں

سے مکمل رہے تھے۔

مسجد میں تقاضا کرنا

اور پیچھے پڑ جانا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن ابی حذرد جلیلیؓ سے مسجد نبوی میں اپنے قرض کا تقاضہ کیا جو ان پر تھا پس آوازیں بلند ہوئیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے بھی سن لیں جبکہ آپ ﷺ اپنے دوست کدے میں تشریف فرما تھے پھر ان کی طرف تشریف لائے اور حجرے کا پردہ ہٹا کر آواز دی اے کعب! عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ حاضر ہوں۔ اشارہ کرتے ہوئے فرمایا اپنے قرض سے تن کم کر دو، عرض گزار ہوئے جیسا آپ کا حکم میں نے کر دیا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا اٹھو اور اس کا قرض ادا کر دو۔

مسجد کی صفائی کرنا اور چھتھرے

کوڑا کرکٹ اور تنکے اٹھانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ فام مرد یا سیاہ فام عورت مسجد نبوی میں جھڑو دیا کرتی تھی وہ فوت ہو گئی تو نبی کریم ﷺ نے لوگوں سے اس کے متعلق دریافت فرمایا۔ انہوں نے کہا وہ فوت ہو گئی فرمایا پھر تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں اب مجھے اس کی قبر بتاؤ پھر اس کی قبر پر تشریف لے گئے اور اس پر نماز پڑھی۔

مسجد میں شراب کی

تجارت حرام ہونا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

48- باب التَّقَاضِي

وَالْمَلَا زِمَةً فِي الْمَسْجِدِ.

287 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنُ أَبِي حَذْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ. فَأَرْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتَّى سَمِعَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَهُوَ فِي بَيْتِهِ. فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا. حَتَّى كَشَفَ سِجْفَ خُجْرَتِهِ. فَنَادَى: (يَا كَعْبُ). قَالَ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هَذَا). وَأَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيْ الشَّطْرَ قَالَ: لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (قُمْ فَاقْضِهِ).

49- باب كُنُسِ الْمَسْجِدِ وَالتَّقَاطِطِ

الْمُخْرَقِ وَالْقَذَى وَالْعِيدَانِ.

288 - ثَمَنُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا أَسْوَدًا أَوْ امْرَأَةً سَوْدَاءَ - كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ. فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ. عَنْهُ فَقَالُوا: مَاتَ. قَالَ: (أَفَلَا كُنْتُمْ أَذُنْتُمُونِي بِهِ ذُلُونِي عَلَى قَبْرِهِ). - أَوْ قَالَ قَبْرِهَا. فَأَتَى قَبْرَهُ فَصَلَّى عَلَيْهِ.

50- باب تَحْرِيمِ تِجَارَةِ

الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ.

289 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا أُنْزِلَ

جب سود سے متعلقہ سورۃ البقرہ کی آیات نازل ہوئیں تو نبی کریم ﷺ مسجد میں تشریف لے گئے اور انہیں لوگوں سے سامنے تلاوت فرمایا پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمادیا۔

قیدی یا قرض دار مسجد میں

باندھ دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ گزشتہ رات ایک سرکش جن اچانک میرے سامنے آ گیا یا ایسا ہی لفظ فرمایا تا کہ میری نماز توڑ دے مگر اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر غلبہ دے دیا تو میں نے ارادہ کیا اُسے مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ صبح کے وقت تم سب بھی اسے دیکھ لو لیکن مجھے اپنے بھائی سلیمان کی بات یاد آ گئی کہ اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھے ایسی بادشاہت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ دی جائے۔

مریض و غیرہ کے لیے

مسجد میں خیمہ لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ غزوہ خندق کے موقع پر حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو بہت اندام کی رگ میں زخم لگا تو نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے مسجد نبوی میں خیمہ لگوا دیا تا کہ ان کی قرینہ سے عیادت فرما سکیں اور مسجد میں بنو غفار کا بھی خیمہ تھا جب خون ان کی طرف بہہ کر گیا تو وہ گھبرا گئے اور کہنے لگے اے خیمہ والو یہ تمہاری طرف سے ہمارے پاس کیا آ رہا ہے؟ دیکھا تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا تھا آخروہ اسی زخم کے باعث وفات پا گئے۔

الْآيَاتِ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرَّبِّ. خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ. ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ.

51- باب الأسير أو الغريم

يُرَبِّطُ فِي الْمَسْجِدِ.

290- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ عَفْرِيثًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتْ عَلَى الْبَارِحَةِ - أَوْ كَلِمَةً تَحْوِي - لِيَقْطَعَ عَلَى الصَّلَاةِ. فَأَمَكَّنَنِي اللَّهُ مِنْهُ. فَأَرَدْتُ أَنْ أُزِيظَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ. حَتَّى تُصْبِحُوا وَتَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ. فَذَاكَرْتُ قَوْلَ أَبِي سُلَيْمَانَ: اذْبِ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي).

52- باب الخيمة في المسجد

لِلْمَرْضَى وَغَيْرِهِمْ.

291- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أُصِيبَ سَعْدُ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأُكْحَلِ. فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ. لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ. فَلَمْ يَزَعْهُمْ - وَفِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ - إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ. فَقَالُوا: يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ. مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قَبْلِكُمْ؟ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْدُو جُرْحُهُ دَمًا. فَمَاتَ فِيهَا.

ضرورتاً اونٹ کو مسجد میں لے جانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے اپنی بیماری کی شکایت رسول اللہ ﷺ سے کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں کے پیچھے پیچھے اپنی سواری پر سوار رہو کر طواف کرو چنانچہ میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ بیت اللہ شریف کے ایک جانب کھڑے ہو کر نماز میں سورۃ والطور تلاوت فرما رہے تھے۔

باب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے اصحاب میں سے دو آپ ﷺ کے پاس سے باہر نکلے جبہ رات اندھیری تھی اور ان کے ساتھ چراغ جیسی چیزیں تھیں جو ان کے ہاتھوں میں چمک رہی تھیں جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ہر ایک کے ساتھ ایک ایک چراغ تھا یہاں تک کہ وہ اپنے گھر والوں میں پہنچ گئے۔

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ رکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا یا پھر جو کچھ اس سے پاس ہے پسند کرنے کا اختیار دیا تو اس نے اس چیز کو اختیار کیا جو اللہ کے پاس ہے یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ روتے ہوئے گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا یہ بزرگ کیوں روتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے اپنے بندے کو دنیا یا آخرت سے کسی ایک کو پسند کرنے کا اختیار دیا اور اس بندے نے وہ پسند کیا جو اللہ کے

53- إِدْخَالُ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

292 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: شَكَّوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي، قَالَ: (طَوِّفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَأَنْتِ رَاكِبَةٌ)۔

فَطُفْتُ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ، يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَكِتَابِ مَسْطُورٍ۔

54- باب

293 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ

النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ، وَمَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ، يُضِيَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا، فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ، حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ۔

55- باب الْخُوخَةِ وَالْمَمَرِ فِي الْمَسْجِدِ۔

294 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: (إِنَّ اللَّهَ خَيْرٌ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ)۔ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللَّهُ خَيْرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَبَيْنَ مَا عِنْدَهُ، فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللَّهِ، فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا، قَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ لَا



تَبِكَ، إِنَّ أَمَنَ النَّاسَ عَلَى فِي صُحْبَتِهِ وَمَالِهِ  
أَبُوبَكْرٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا مِنْ أُمَّتِي  
لَا تَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ، وَلَكِنْ أَخُوَّةُ الْإِسْلَامِ  
وَمَوَدَّةُ، لَا يَبْقَدَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلَّا سُدَّ إِلَّا  
بَابُ أَبِي بَكْرٍ).

پاس ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ ہی وہ بندہ ہیں اور حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب سے زیادہ علم والے ہیں پھر فرمایا اسے ابو  
بکر نہ رو ساتھ نبھانے اور مال لٹانے میں سب سے زیادہ  
احسان مجھ پر ابو بکر کا ہے اگر میں اپنی امت میں سے کسی کو خلیل  
بناتا تو ابو بکر کو بناتا لیکن اسلامی اخوت و محبت تو ہے۔ دیکھو مسجد  
میں ابو بکر کے دروازے سوا کوئی دروازہ کھلا نہ رہے۔

295 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: خَرَجَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ،  
عَاصِبًا رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ، فَقَعَدَ عَلَى الْبَيْتِ، فَحَبَدَ  
اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ  
النَّاسِ أَحَدٌ أَمِنَ عَلَى فِي نَفْسِهِ وَمَالِهِ مِنْ أَبِي  
بَكْرٍ بَنِ أَبِي قُحَافَةٍ، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ  
النَّاسِ خَلِيلًا لَا تَتَّخِذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلًا، وَلَكِنْ  
خُلَّةُ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ، سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ  
فِي هَذَا الْمَسْجِدِ، غَيْرَ خَوْخَةٍ أَبِي بَكْرٍ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اس مرض میں باہر تشریف لائے جس  
میں وفات پائی تھی سر مبارک پر ہٹی بندھی ہوئی تھی اور منبر پر  
رواق افروز ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کی پھر ارشاد فرمایا کہ  
لوگوں میں ایسا کوئی نہیں جس کے جان و مال کا احسان مجھ پر ابو  
بکر بن ابی قحافہ سے بڑھ کر ہو۔ اور میں لوگوں میں کسی کو خلیل  
بناتا تو ابو بکر کو اپنا خلیل بناتا لیکن اسلامی دوستی سب سے بہتر  
ہے۔ میری طرف سے مسجد میں کھلنے والی ہر کھڑکی کو بند کر دو  
سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی فضیلت کا منہ بولتا ثبوت ہے ساتھ ساتھ ہی یہ بھی بخوبی واضح ہو  
گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے نزدیک یا رغار سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا مقام سب سے ارفع و اعلیٰ ہے۔

## 56- باب الأبواب والغلق

### لِلْكَعْبَةِ وَالْمَسَاجِدِ

296 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ

قَدِمَ مَكَّةَ، فَدَعَا عُمَانَ بْنَ ظَلْحَةَ، فَفَتَحَ  
الْبَابَ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، وَبِلَالٌ وَأُسَامَةُ بْنُ  
زَيْدٍ، وَعُمَانُ بْنُ ظَلْحَةَ، ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ،

کعبہ شریف اور مساجد میں دروازے

رکھنا اور انہیں بند کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو حضرت عثمان بن طلحہ کو طلب  
فرمایا تو انہوں نے بیت اللہ شریف کا دروازہ کھول دیا پھر نبی  
کریم ﷺ حضرت بلال، حضرت اسامہ بن زید اور حضرت



فَلَبِثْتُ فِيهِ سَاعَةً، ثُمَّ خَرَجُوا. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِأَلَا، فَقَالَ: صَلَّى فِيهِ، فَقُلْتُ: يَا أُبَيُّ، قَالَ: بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى

عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے پھر روز دہنہ بیان اور ایک ساعت اندر رہے پھر ہر تشریف سے آئے۔ ابن عمر بیان ہے میں جلدی سے اٹھا اور حضرت بادل رضی اللہ عنہ سے پوچھا اور انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں نماز پڑھ رہے ہیں نے پوچھا کس مقام پر؟ تو انہوں نے فرمایا دونوں ستونوں کے درمیان۔ ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ میں یہ پوچھنا بھول گیا کہ کتنی نماز پڑھیں۔

### مسجد میں حلقہ بنانا اور بیٹھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ منبر پر جلوہ فرورہتے تھے ایک آدمی نے پوچھا رات کی نماز کے بارے میں آپ کا کیا حکم ہے؟ فرمایا اور رکعتیں اور جب صبح ہو جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت پڑھو اور ساری نماز کو دو تر بنا لو اور فرمایا کرتے کہ رات کی نماز کے آخر میں وتر ادا کیا کرو کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا حکم دیا ہے۔

### مسجد میں سیدھا لیٹنا

حضرت عبد اللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں سیدھا لیٹے اور اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں مبارک پر رکھے ہوئے دیکھا ہے۔

### بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جماعت کے ساتھ نماز گھر اور بازار کی نماز سے پچیس درجے زیادہ رکھتی ہے۔ کیونکہ تم میں

### 57- باب الْخَلْقِ وَالْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

297 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ

رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ، قَالَ: (مَثْنَى مَثْنَى، فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً، فَأَوْتَرْتَ لَهُ مَا صَلَّى). وَإِنَّهُ كَانَ يَقُولُ: اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وَتَرَا، فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرِيهِ.

### 58- باب الْإِسْتِلقاءِ فِي الْمَسْجِدِ

298 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مُسْتَقْبِعًا فِي الْمَسْجِدِ، وَاضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الْأُخْرَى.

### 59- باب الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

299 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

(صَلَاةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَصَلَاتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَعِشْرِينَ دَرَجَةً، فَإِنَّ

سے جب کوئی شخص اچھی طرح وضو کرے اور اچھی طرح وضو کر کے مسجد میں نماز ہی کے ارادے سے آئے تو ہر قدم کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک درجہ بلند فرمادیتا ہے اور اس کے باعث ایک گناہ مٹا دیتا ہے حتیٰ کہ مسجد میں داخل ہو جب مسجد میں داخل ہو جائے تو وہ نماز میں شمار ہوتا رہتا ہے جب تک وہ نماز کے لیے وہاں رہے۔ اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اسی جگہ بیٹھا رہے جہاں نماز پڑھی تھی۔ کہ اسے اللہ اس کی مغفرت فرمائے اللہ اس پر رحم فرما، جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔

مسجد وغیرہ میں انگلیاں

دوسری انگلیوں میں ڈالنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ فرمایا ”بیشک ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے عمارت کی طرح ہے کہ جس کا ایک حصہ دوسرے کو تقویت پہنچاتا ہے۔ اور آپ ﷺ نے اپنی مبارک انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں داخل فرمایا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دونوں نمازوں میں سے ایک نماز پڑھائی پھر سلام پھیر دیا۔ پس مسجد میں گاڑی ہوئی ایک لکڑی کے پاس جا کھڑے ہوئے اور اس سے ٹیک لگالی گویا ناراض تھے دایاں دست مبارک بائیں پر رکھ لیا اور مبارک انگلیاں انگلیوں میں داخل فرمائیں اور دایاں رخسار مبارک اپنے بائیں دست مبارک کی پشت مبارک پر رکھ لیا جلدی جانے والے مسجد کے دروازوں

أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ وَأَتَى الْمَسْجِدَ لَا يُرِيدُ إِلَّا الصَّلَاةَ لَمْ يَحْطُ خُطْوَةً إِلَّا رَفَعَهُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَةً، وَحَظَّ عَنْهُ خَطِيئَةٌ، حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ، وَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ، وَتُصَلِّي - يَعْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، مَا لَمْ يُحَدِّثْ فِيهِ).

60- باب تشبيك الأصابع

في المسجد وغيره.

300- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَإِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُلْبَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا. وَشَبَّكَ أَصَابِعَهُ.

301 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. إِحْدَى صَلَاتِي الْعِشِيِّ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ. فَقَامَ إِلَى خَشْبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا، كَأَنَّهُ غَضَبَانُ، وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى، وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ، وَوَضَعَ خَدَّهُ الْأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى، وَخَرَجَتِ السَّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ.

کے دروازوں سے نکل گئے اور لوگوں کو کہا کیا نماز کم ہوئی ہے اور لوگوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تھے مگر انہیں کام کی ہمت نہ ہوئی اور لوگوں میں ایک صاحب لمبے ہاتھوں والے بھی تھے جنہیں ذوالیدین بھی کہا جاتا تھا وہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی ہے۔ فرمایا نہ بھولا ہوں نہ نماز کم ہوئی پھر فرمایا کیا ذوالیدین صحیح کہتے ہیں؟ عرض کی گئی ہاں۔ آپ ﷺ آگے بڑھے اور چھوڑی ہوئی نماز پڑھائی پھر سلام پھیرا پھر تکبیر کہی اور سجدہ کیا جو آپ کے سجدوں کی طرح تھا یا اس سے کچھ لمبا تھا پھر سر مبارک اٹھا کر تکبیر کہی پھر سلام پھیر دیا۔

فَقَالُوا: قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ وَفِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ. وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طَوْلٌ، يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْسَيْتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ؟ قَالَ: (لَمْ أَنْسَ، وَلَمْ تُقْصَرْ). فَقَالَ: (أَكُنَّا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ؟). فَقَالُوا: نَعَمْ، فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ، ثُمَّ سَلَّمَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ كَبَّرَ وَسَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَكَبَّرَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

### 61- باب المساجد التي على

طريق المدينة. والبواضيع

التي صلى فيها النبي ﷺ.

302 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ وَيَقُولُ: أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأُمُكِنَةِ.

303 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِينَ يَعْتَمِرُ، وَفِي حَجَّتِهِ حِينَ حَجَّ، تَحْتَ سَمُرَةٍ، فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ، وَكَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجَّ أَوْ عَمَرَةٍ

مدینہ منورہ کے راستوں میں وہ مساجد

اور وہ مقامات جہاں نبی کریم ﷺ نے

نماز ادا فرمائی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے راستوں میں، مقامات پر نماز پڑھا کرتے اور فرماتے کہ بے شک نبی کریم ﷺ کو ان مقامات پر نماز پڑھتے دیکھا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عمرے کے لیے تشریف لے جاتے تو ذی الحلیفہ میں اترتے۔ اور جب حجۃ الوداع میں حج کے لیے تشریف لے گئے تو بول کے درخت کے نیچے اترے جہاں ذی الحلیفہ کی مسجد ہے اور جب اس راستے سے غزوہ، حج یا عمرہ سے واپس ہوتے تو

حَبَطَ مِنْ بَطْنٍ وَادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنٍ وَادٍ  
أَنَاحَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي  
السَّحْرِ قِيَّةً، فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ، لَيْسَ عِنْدَ  
الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ، وَلَا عَلَى الْأَكْمَةِ الَّتِي  
عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ كَانَ ثُمَّ خَلِيجُ يُصَلِّي عَبْدُ اللَّهِ  
عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُتُبٌ، كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ  
يُصَلِّي، فَدَخَا السَّيْلُ فِيهِ بِالْبَطْحَاءِ، حَتَّى دَفَنَ  
ذَلِكَ الْمَكَانَ، الَّذِي كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِيهِ.

304 - وَحَدَّثَ عَبْدُ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ.

صَلَّى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ، الَّذِي دُونَ  
الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرْفِ الرَّوْحَاءِ، وَقَدْ كَانَ عَبْدُ  
اللَّهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلَّى فِيهِ  
النَّبِيُّ ﷺ، يَقُولُ: ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ، حِينَ تَقُومُ  
فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي، وَذَلِكَ الْمَسْجِدُ عَلَى حَافَةِ  
الطَّرِيقِ الْيُنَنِيِّ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، بَيْنَهُ  
وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ، أَوْ نَحْوِ  
ذَلِكَ.

305 - وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي إِلَى الْعِرْقِ

الَّذِي عِنْدَ مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَذَلِكَ الْعِرْقُ  
أَنْتَهَاءُ طَرَفِهِ عَلَى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ  
الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْمُنْصَرَفِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ  
إِلَى مَكَّةَ، وَقَدْ ابْتَنَيْتَ ثُمَّ مَسْجِدَهُ، فَلَمْ يَكُنْ  
عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ

وادی کے نشیب میں اترتے جب وادی کے نیچے سے وہاں پر  
جاتے تو اپنی اونٹنی کو وادی کے شرقی کنارے پر واقع بطحا میں  
بٹھاتے اور آ خرشب میں وہیں آرام فرماتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔  
یہ جگہ اس مسجد کے پاس واقع نہیں جو پتھروں پر بنی ہوئی ہے  
اور نہ اس ٹیلے پر ہے جس پر مسجد واقع ہے بلکہ اس جگہ ایک گہرا  
نالہ تھا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس نماز ادا فرمایا کرتے  
اور اس کے اندر کچھ تو دے تھے۔ رسول اللہ ﷺ وہاں نماز ادا  
فرمایا کرتے تھے پھر اس میں بطحا سے سیلاب آیا یہاں تک کہ وہ  
جگہ چھپ گئی جہاں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھا کرتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے اس مقام پر بھی نماز پڑھی جہاں چھوٹی سی مسجد ہے جو  
روحا کی بلندی پر موجود مسجد کے قریب واقع ہے۔ حضرت عبد  
اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس مقام کو جانتے تھے جہاں رسول اللہ ﷺ نے  
نماز ادا فرمائی تھی۔ وہ فرماتے تھے کہ جب تم مسجد میں نماز  
پڑھنے کھڑے ہو تو وہ جگہ تمہارے دائیں جانب پڑتی ہے اور  
جب مکہ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے یہ مسجد راستے کے دائیں  
کنارے پر واقع ہے۔ اس جگہ اور بڑی مسجد کے درمیان پتھر  
پھینکنے کا فاصلہ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اس پہاڑی کے پاس بھی نماز  
ادا فرمایا کرتے جو روحا کے آخری کنارے پر واقع ہے اور اس  
پہاڑی کا ایک کنارہ مسجد کے قریب ہے جو مکہ مکرمہ کو جاتے  
ہوئے اس پہاڑی اور روحا کے آخر حصے کے درمیان تھی۔ اب  
وہاں ایک اور مسجد بن گئی ہے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہما اس مسجد میں  
نماز نہیں پڑھا کرتے تھے بلکہ اسے اپنی بائیں جانب چھوڑ

دیتے اور اس کے آگے پہاڑی کے پاس خود نماز پڑھا کرتے  
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ صبح کے وقت روحا سے چلتے پھر اس جگہ پہنچ  
کر نماز ظہر ادا فرماتے اور جب مکہ سے آتے تو صبح سے قبل  
سحری کے آخری وقت وہاں پہاڑ فرماتے حتیٰ کہ نماز فجر ادا  
فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
روشہ کے قریب راستے کے قدامتیں جانب ایک ہموار کشادہ جگہ  
میں ایک سایہ دار درخت کے نیچے اترتے۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس  
ٹیلے سے دور آ جاتے جو روشہ کے راستے سے دو میل پر ہے۔  
اس درخت کا اوپر والا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور اوپر سے حمیدہ ہو کر  
اپنی جڑ پر قائم ہے اور اس کی جڑ میں کئی تو دے ہیں۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
نے اس تو دے کے کنارے پر بھی نماز ادا فرمائی جو  
ہضہ کو جاتے ہوئے مقام عرج کے پیچھے واقع ہے۔ اس مسجد  
کے پاس دو یا تین قبریں ہیں ان قبروں کے اوپر نیچے پتھر رکھے  
ہوئے ہیں۔ یہ راستے کے دائیں جانب پتھروں کی بڑی سوں  
کے پاس ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سورج ڈھلنے کے بعد دوپہر  
کو عرج سے ان پتھروں کی سلوں کے درمیان چلتے اور اس مسجد  
میں نماز ظہر ادا فرماتے۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے  
بڑے درختوں کے قریب اترتے جو راستے کے بائیں جانب بدنی  
پہاڑی سے قریب وادی سے ملے ہوئے ہیں یہ وادی برکی سے

عَنْ يَسَارِهِ وَوَرَائِهِ، وَيُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ  
نَفْسِهِ، وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرْوَحُ مِنَ الرِّوْحَاءِ، فَلَا  
يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتَّى يَأْتِيَ ذَلِكَ الْمَكَانَ، فَيُصَلِّي  
فِيهِ الظُّهْرَ، وَإِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ، فَإِنْ مَرَّ بِهِ  
قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ، أَوْ مِنْ آخِرِ الشَّعْرِ، عَرَّسَ  
حَتَّى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ.

306 - وَحَدَّثَ عَبْدُ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ، دُونَ الرُّوَيْثَةِ،  
عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ، وَوَجَاةِ الطَّرِيقِ، فِي مَكَانٍ  
بَطْحٍ سَهْلٍ، حَتَّى يُفْطِنَ مِنْ أَكْمَةِ دُوَيْنِ بَرِيدِ  
الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ، وَقَدْ انْكَسَرَ أَغْلَاهَا، فَأَنْثَى  
فِي جَوْفِهَا، وَهِيَ قَائِمَةٌ عَلَى سَاقٍ، وَفِي سَاقِهَا  
كُثْبٌ كَثِيرَةٌ.

307 - وَحَدَّثَ عَبْدُ اللَّهِ: أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم

صَلَّى فِي ظَرْفِ ثَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَأَنْتَ  
ذَاهِبَ إِلَى حَضْبَةِ عِنْدَ ذَلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ  
ثَلَاثَةٍ، عَلَى الْقُبُورِ رَحْمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ  
الطَّرِيقِ، عِنْدَ سَلِمَاتِ الطَّرِيقِ، بَيْنَ أَوْلِيكَ  
السَّلِمَاتِ، كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَرْوَحُ مِنَ الْعَرْجِ  
بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالنَّهَارِ، فَيُصَلِّي  
الظُّهْرَ فِي ذَلِكَ الْمَسْجِدِ.

308 - قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم عِنْدَ سَرْحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، فِي  
مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى، ذَلِكَ الْمَسِيلُ لِأَصْبَقِ



بِكَرَاعٍ حَرْشَى، بَيْنَهُ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غُلُوَةٍ. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يُصَلِّي إِلَى سَرْحَةٍ، هِيَ أَقْرَبُ الشَّرْحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ، وَهِيَ أَطْوَلُهُنَّ. 309 - وَيَقُولُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظُّهْرَانِ، قَبْلَ الْمَدِينَةِ، حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفَرَاوَاتِ، يَنْزِلُ فِي بَطْنٍ ذَلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ، وَأَنْتَ ذَاهِبٌ إِلَى مَكَّةَ، لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمِيَّةٌ بِحَجَرٍ.

310 - قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طَوًى، وَيَبِيتُ حَتَّى يُصْبِحَ، ثُمَّ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ، وَمُصَلَّى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ، لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ، وَلَكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذَلِكَ عَلَى أَكْمَةِ غَلِيظَةٍ.

311 - وَأَنَّ عَبْدَ اللَّهِ حَدَّثَهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتِي الْجَبَلِ، الَّذِي بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ، فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثُمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكْمَةِ، وَمُصَلَّى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكْمَةِ السُّودَاءِ، تَدْعُ مِنَ الْأَكْمَةِ عَشْرَةَ أَذْوَاعٍ أَوْ نَحْوَهَا، ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنْ

کنارے سے ٹلی ہوئی ہے۔ اس کے اور راستے کے درمیان فاصلہ ایک تیر پھینکنے کے برابر ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ اس درخت کے پاس نماز ادا فرماتے جو راستے کے زیادہ قریب اور وہاں درختوں میں سب سے لمبا تھا۔

حضرت عبداللہ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس وادی میں پڑاؤ فرماتے جو مرا الظہران کے قریب مقام صفوات سے اترتے وقت مدینہ منورہ کی جانب ہے۔ آپ وادی کے نشیب میں اترتے جو راستے کے بائیں جانب مکہ مکرمہ جاتے ہوئے واقع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی جگہ اور عام راستہ کے درمیان ایک پتھر پھینکنے کا فاصلہ تھا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مقام ذی طوی میں اتر کر تے تو وہاں رات گزارتے اور نماز فجر ادا فرما کر مکہ مکرمہ کی جانب روانہ ہوتے یہاں رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک سخت ٹیلے پر تھی اور اس مسجد میں نہیں جواب اس جگہ بنائی گئی ہے بلکہ وہ اس کے نشیب میں سخت نیچے پر واقع تھی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اس پہاڑ کے دونوں کناروں کا رخ فرماتے جو کعبہ کی جانب اس کے اور اونچے پہاڑ کے درمیان ہے۔ پھر آپ نے مسجد کو جو وہاں بنائی ہے اپنے بائیں جانب رکھ جو ٹیلے کے کنارے پر ہے اور نبی کریم ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ رنگ کے ٹیلے پر تھی۔ اگر تم ٹیلے سے تقریباً اس ہاتھ چھوڑ کر وہاں نماز پڑھو تو تمہارا رخ پہاڑ کے دونوں کناروں



الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَ الْكَعْبَةِ.

کے سامنے ہوگا جو تمہارے اور کعبے کے درمیان ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے آقا رسول اللہ ﷺ سے ہے اور عقیدت و محبت رکھتے تھے یہی وجہ ہے کہ ان کی پوری کوشش ہوتی کہ ان تمام مقامات اور مساجد میں نماز ادا فرمائیں جہاں ان کے علم کے مطابق نبی کریم ﷺ نے نماز ادا فرمائیں تھیں۔

## 62- باب سُتْرَةُ الْإِمَامِ

سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سترہ مقتدیوں کا  
بھی سترہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب عید کے دن باہر تشریف لاتے تو نیزے کا حکم فرماتے جو آپ ﷺ کے سامنے گاڑ دیا جاتا۔ پس اس کی طرف نماز ادا فرماتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے اور سفر کے دوران اسی طرح کیا کرتے بعد امراء نے اس طریقے کو اپنایا۔

312 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتَوْضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ، وَكَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ، فَمِنْ لَمَّا اتَّخَذَهَا الْأُمَرَاءُ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے لوگوں کو بطحاء میں نماز پڑھائی سامنے نیزہ گڑا۔ تھ ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں بھی پڑھیں۔ سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

313 - عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى

بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ - وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ الظُّهْرَ رَكَعَتَيْنِ، وَالْعَصْرَ رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْجَمَارُ.

جائے نماز اور سترہ کے

درمیان کتنا فاصلہ ہو؟

## 63- باب قَدْرِ كَمْ يَنْتَبِغِي أَنْ

يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّيِ وَالسُّتْرَةِ.

314 - عَنْ سَهْلِ قَالَ: كَانَ بَيْنَ مُصَلِّيِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبَيْنَ الْجِدَارِ مِثْرُ الشَّاةِ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کی جائے نماز اور دیوار کے درمیان ایک بکری گزر جانے کے برابر فاصلہ ہوتا تھا۔

## 64- باب الصَّلَاةِ إِلَى الْعَنَزَةِ.

باب نیزے کی آڑ میں نماز پڑھنا

315 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعَتْهُ أَنَا وَغُلَامٌ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب رفع حاجت کے لیے باہر

وَمَعَنَا عُكَاظَةٌ، أَوْ عَصَا أَوْ عَنَزَةٌ، وَمَعَنَا إِدَاوَةٌ  
فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ تَوَلَّانَا الْإِدَاوَةَ.

تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا پیچھے جاتے اور ہمارے  
ساتھ نوک دار لکڑی لاشمی یا نیزہ ہوتا اور پانی کی چھاگل بھی ساتھ  
ہوتی جب آپ ﷺ حاجت سے فارغ ہو جاتے تو ہم آپ کی  
خدمت میں چھاگل پیش کر دیتے۔

ستون کی آڑ میں نماز پڑھنا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس  
ستون کے پاس نماز ادا فرماتے جو مصحف کے پاس ہے۔ عرض  
کی گئی اے ابو مسلم آپ خاص اس ستون کے پاس ہی نماز  
پڑھنے کی کوشش کیوں کرتے ہیں۔ فرمایا میں نے نبی کریم  
ﷺ خاص اس کے پاس نماز ادا فرماتے ہوئے دیکھا ہے۔

جماعت کے علاوہ ستونوں کے

درمیان نماز پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رسول اللہ ﷺ کے کعبہ  
مشرّفہ کے اندر تشریف لے جانے کی روایت ہے کہ حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ جب باہر آئے تو ان سے میں نے پوچھا کہ نبی کریم  
ﷺ نے کیا کیا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ ایک ستون کو بائیں  
جانب ایک کودائیں جانب رکھا اور تین ستون عقب میں تھے  
پھر نماز ادا فرمائی اور ان دنوں بیت اللہ کی عمارت کے چھ ستون  
تھے۔ ایک روایت کے مطابق دو ستونوں کو اپنے دائیں جانب  
رکھا۔

سواری، اونٹ، درخت اور پالان کی

آڑ میں نماز پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

65- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الْأُسْطُوَانَةِ.

316 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ كَانَ

يُصَلِّي عِنْدَ الْأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ.  
فَقِيلَ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، أَرَأَيْكَ تَتَخَرَّى الصَّلَاةَ  
عِنْدَ هَذِهِ الْأُسْطُوَانَةِ. قَالَ: فَإِنِّي رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ يَتَخَرَّى الصَّلَاةَ عِنْدَهَا.

66- بَابُ الصَّلَاةِ بَيْنَ

السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ.

317 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ حَدِيثُ

دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ: فَسَأَلْتُ بِلَالَ  
حِينَ خَرَجَ: مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: جَعَلَ  
عُمُودًا عَنْ يَسَارِهِ، وَعُمُودًا عَنْ يَمِينِهِ، وَثَلَاثَةَ  
أَعْمِدَةٍ وَرَأَاهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ  
أَعْمِدَةٍ. وَفِي رَوَايَةٍ: عُمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ.

67- بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ

وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

318 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ

أَنَّهُ كَانَ يُعْرِضُ رَاحِلَتَهُ لِيُصَلِّيَ إِلَيْهَا. قُلْتُ: أَفَرَأَيْتَ إِذَا قَبَّتِ الرِّكَابُ؟ قَالَ: كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيُعْتِلُهُ. فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ. أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ. وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ.

### 68- باب الصلاة إلى الشَّير

319 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: أَعْدَلْتُنَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ، لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى الشَّرِيرِ، فَيَجِيئُ النَّبِيُّ ﷺ، فَيَتَوَسَّطُ الشَّرِيرَ فَيُصَلِّي، فَأَكْرَهُ أَنْ أَسْلَعَهُ فَأَنْسَلُ مِنْ قَبْلِ رِجْلِي الشَّرِيرَ حَتَّى أَنْسَلُ مِنْ رِجْلَانِي.

### 69- باب يَرُدُّ الْبُصْلَى مِنْ مَرَبَيْنِ يَدَيْهِ

320 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي يَوْمٍ مِنْ جُمُعَةٍ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ، فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُو سَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ، فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلَّا بَيْنَ يَدَيْهِ. فَعَادَ لِيَجْتَازَ، فَدَفَعَهُ أَبُو سَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الْأُولَى. فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ، فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ، وَدَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ، فَقَالَ: مَا لَكَ وَلِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ؟ قَالَ:

مَنْعَنِي ابْنِي سَوَارِي كَوْتَرُ جَھَا بَٹھاتے اس کی آڑ میں نماز پڑھنے لیتے۔ ان سے پوچھا گیا کہ جب سواریاں چلی جائیں؟ فرمایا: آپ ﷺ پالان کو سامنے کر لیتے اور اس کے آخری یا نزدیک پچھلے حصے کی آڑ میں نماز ادا فرما لیتے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بھی یہی طرز عمل تھا۔

### چار پائی کی آڑ میں نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم نے تو ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا۔ حالانکہ میں نے اپنے آپ کو چار پائی پہ لیٹی ہوئے دیکھا اور نبی کریم ﷺ تشریف لاتے اور چار پائی کے درمیانی حصے کی آڑ میں نماز ادا فرماتے۔ مجھے یہ ناپسند ہوتا لہذا پائنتی کی طرف کھسک کر باہر نکل جاتی۔

### نمازی سامنے سے گزرنے والے کو روکے گا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ روز جمعہ نماز پڑھ رہے تھے اور کسی چیز کو لوگوں سے سترہ بنایا ہو تھا۔ پس بنی ابومعیط کے ایک نوجوان نے ان کے آگے سے گزرنے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو سینے سے دھکیل کر دور کرنا چاہا نوجوان نے نظر دوڑائی اور کوئی راستہ نہ پا کر پھر گزرتا چاہا تو حضرت ابوسعید نے پہلے سے زیادہ سخت سخت دھکا دیا۔ وہ حضرت ابوسعید سے ناراض ہو کر مروان کے پاس چلا گیا اور حضرت ابوسعید کی اس معاملے کے متعلق شکایت کی حضرت ابوسعید بھی اس کے پیچھے مروان کے پاس پہنچ گئے اس نے کہا اے ابوسعید آپ کا اور آپ کے بھتیجے کا کیا معاملہ ہے؟ فرمایا کہ

میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تم میں سے جب کوئی نماز پڑھے تو کسی چیز کو لوگوں سے سترہ کر لے پس کوئی آگے سے گزرنا چاہے تو اسے روکے اور اگر وہ نہ روکے تو اس سے لڑے کیونکہ وہ شیطان ہے۔

### نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

حضرت ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان جائے کہ اس پر کتنا گناہ ہے تو وہ سامنے سے گزرنے کے بجائے وہاں چالیس تک کھڑے رہنے کو بہتر سمجھے۔ راوی کہتے ہیں کہ مجھے خیال نہیں کہ چالیس دن کہے، یا مہینے یا سال۔

### سوئے ہوئے کے پیچھے نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز پڑھتے رہتے اور میں فرش پر چوڑائی میں سوئے رہتی۔ جب آپ ﷺ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگادیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

### جب نماز کے دوران چھوٹی پنچگی کو

### گردن پر اٹھائے رکھے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تو امامہ بنت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کو اٹھا لیا کرتے جو حضرت ابو العاص بن ربیع بن عبد شمس کی بیٹی تھی۔ جب سجدے میں جاتے تو انہیں بٹھا دیتے جب قیام فرماتے تو اسے اٹھا لیتے۔

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَلْيَدْفَعْهُ، إِنْ أَبَى فَلْيَقَاتِلْهُ، فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ).

### 70- باب إِثْمُ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

321- عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: (لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ، لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ). قَالَ الرَّوَاي: لَا أُخْرِى، أَقَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً.

### 71- باب الصَّلَاةِ خَلْفَ النَّائِمِ.

322- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

يُصَلِّي وَأَنَا رَاقِدَةٌ، مُعْتَزِّضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُؤْتِرَ أَقْظِي فَأُوتِرْتُ.

### 72- باب إِذَا حَمَلَ جَارِيَةٌ

### صَغِيرَةً عَلَى عُنْقِهِ فِي الصَّلَاةِ.

323- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي، وَهُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبِ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَهِيَ لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ، فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا، وَإِذَا قَامَ حَمَلَهَا.

73- باب الْمَرْأَةُ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي  
شَيْئًا مِنَ الْأَذَى.

324 - حَدِيثُ ابْنِ مَسْعُودٍ فِي دَعَاءِ

النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قُرَيْشٍ يَوْمَ وَضَعُوا عَلَيْهِ السَّلَى،  
تَقَدَّمَ. وَقَالَ هُنَا فِي آخِرَةٍ: سُحِبُوا إِلَى  
الْقَلْبِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَأَتَّبِعْ  
أَصْحَابَ الْقَلْبِ لَعْنَةً).

عورت کا نمازی پر سے  
گندگی صاف کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ یہ حدیث  
جس میں نبی کریم ﷺ کا قریش کے لیے بددعا کرنا مذکور ہے  
جس دن انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر نماز کی حاست میں اونٹنی کی  
اوجھڑی ڈال دی تھی۔ اس روایت کے آخر میں یہ بھی مذکور ہے  
کہ پھر ان کو گھسیٹ کر بدر کے کنوئیں میں پھینک دیا گیا۔ پھر  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس کنوئیں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 9- کتاب مواقیات الصلاة نماز کے اوقات کا بیان

نمازوں کے اوقات اور ان کی فضیلت

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس تشریف لے گئے اور ایک دن عراق میں انہوں نے نماز میں کچھ تاخیر کی تو فرمایا اے مغیرہ یہ کیا کیا؟ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور انہوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی نماز ادا فرمائی پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی، پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی پھر نماز پڑھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ادا فرمائی۔ فرمائی اس کے بعد آپ نے فرمایا مجھے یہی حکم دیا گیا۔

نماز کفارہ ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو فرمایا آپ میں سے فتنے کے متعلق کس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا۔ فرمایا ہے شک آپ اس بارے میں دلیر ہیں۔ میں نے کہا انسان کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی، مال، اولاد اور ہمسائے میں ہوتا ہے اس کو نماز، روزہ، صدقہ اور امر و نہی دور کر دیتے ہیں۔ فرمایا میں اس کے

1- باب مواقیات الصلاة وفضلها.

325 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ

دَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَقَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا، وَهُوَ بِالْعِرَاقِ، فَقَالَ: مَا هَذَا يَا مُغِيرَةُ، أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ: أَنَّ جِبْرِيلَ نَزَلَ فَصَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ صَلَّى، فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ قَالَ: (هَذَا أَمْرٌ).

2- باب الصلاة كفارة

326 - عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا

عِنْدَ عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ: أَنَا، كَمَا قَالَ: قَالَ: إِنَّكَ عَلَيْهِ - أَوْ عَلَيْهَا - لَجَرِي. قُلْتُ: (فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ). قَالَ: لَيْسَ هَذَا أَرِيدُ وَلَكِنْ



الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا تَمُوجُ الْبَحْرُ. قَالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ. إِنَّ بَيْتَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: أَيُكْسِرُ أَمْرُ يُفْتَحُ، قَالَ يُكْسَرُ. قَالَ: إِذَا لَا يُغْلَقُ أَبَدًا. قِيلَ لِحَدِيثِهِ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ، إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثِ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ. فَسُئِلَ: مَنْ الْبَابُ؟ فَقَالَ: عُمَرُ.

بارے میں نہیں پوچھتا بلکہ وہ فتنہ جو سمندر کی موجوں کی طرح موجزن ہوگا کہا اے امیر المؤمنین آپ کو اس سے کیا خطرہ؟ جبکہ آپ کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ فرمایا بتائیے توڑا جائے گا یا کھولا جائے گا۔ کہا توڑا جائے گا فرمایا پھر کبھی بند نہیں ہوگا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کو جانتے تھے۔ کہا ہاں جیسے رات کے بعد گلابان میں نے تم سے وہ حدیث بیان کی ہے جس میں غلطیاں نہیں۔ عمر نے دروازے کے بارے پوچھا تو کہا کہ دروازہ خود حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

327 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنْ امْرَأَةٍ قُبْلَةً، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَأَخْبَرَهُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ: (أَلِمَ الصَّلَاةَ طَرَفِي النَّهَارِ وَزُلْفَا مِنْ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ الشَّيْئَاتِ). فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلِي هَذَا؟ قَالَ: (يَجْمَعُ أُمَّتِي كُلَّهُمْ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے کسی عورت کو بوسہ دیا پس اس نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر بتا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے وحی نازل فرمائی ”نماز قائم کرو دن کے دونوں کناروں پر اور کچھ رات گئے۔ بے شک نیکیاں برائیوں کو دور کر دیتی ہیں“۔ وہ شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرے لیے ہی ہے فرمایا کہ میری ساری امت کے لیے۔

328 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ (لَمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي) (ارواہ البخاری ۱۴۶۸۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت میں یہ اضافہ ہے فرمایا ”یہ حکم میری امت کے ہر اس فرد کے لیے ہے جس نے اس پر عمل کیا“۔

### وقت پر نماز پڑھنے کی فضیلت

### 3- باب فَضْلِ الصَّلَاةِ لَوَقْتِهَا.

329 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: (الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا). قَالَ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: (بِرُّ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبیوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی اللہ کو کون سا عمل محبوب ہے؟ فرمایا ”نماز کو اس کے وقت پر پڑھنا“ عرض کی

الْوَالِدَيْنِ). قَالَ: ثُمَّ أَتَى، قَالَ: (الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ). قَالَ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ يَحْيَى عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَلَوْ اسْتَزِدُّهُ.

پھر ان کے بعد فرمایا ”والدین کے ساتھ نیکی کرنا۔ عرض اس کے بعد؟ فرمایا اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے یہی پوچھا اگر اور پوچھتا تو اور ارشاد فرمادیتے۔

### پانچوں نمازیں کفارہ ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا غور کرو اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو یہ کہتے ہو اس کے جسم پر میل باقی رہے گا۔ عرض گزار ہوئے ذرا بھی میل باقی نہ رہے گا فرمایا کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہی ہے کہ انکے ذریعے اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔

### نمازی اپنے رب سے مناجات کرتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سجدے اعتدال سے کرو تم میں سے کوئی اپنی کلاں یاں کتے کی طرح نہ بچھائے اور جب تھوکنا چاہے تو اپنے سامنے اور اپنی دائیں جانب نہ تھوکے کیونکہ وہ اپنے رب سے مناجات کر رہا ہوتا ہے۔

### گرمی کی شدت میں ظہر ٹھنڈے وقت میں پڑھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب گرمی کی شدت ہو تو نماز ٹھنڈے وقت پڑھا کرو کیونکہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہوتی ہے۔ جہنم نے اپنے رب سے شکایت کی کہ اے میرے رب میرا ایک حصہ دوسرے کو کھا رہا ہے پس

### 4- باب الصَّلَوَاتِ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ.

330 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ، يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ كَذِبِهِ). قَالُوا: لَا يُبْقِي مِنْ كَذِبِهِ شَيْئًا. قَالَ (فَلَذِكِ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهَا الْخَطَايَا).

### 5- باب الْمُصَلِّي يُتَاجَى رَبَّهُ.

331 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ، وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ أَيْدِيَهُ وَلَا عَيْنِيهِ كَالْكَلْبِ، وَإِذَا بَرَّقَ فَلَا يَزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ، فَإِنَّهُ يُتَاجَى رَبَّهُ).

### 6- باب الْإِبْرَادِ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ.

332 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ، فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ. وَاشْتَكَّتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا، فَقَالَتْ: رَبِّ أَكُلَ بَعْضُ بَعْضًا، فَأَذِنَ لَهَا بِنَفْسَيْنِ، نَفْسٍ فِي الشِّتَاءِ وَنَفْسٍ فِي

الضَّيْفِ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ، وَأَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهِرِيرِ.

اللہ تعالیٰ نے اسے دوسانس لینے کی اجازت عطا فرمائی یہ سانس سردی میں اور ایک سانس گرمی میں وہ اس سے زیادہ گرم ہے جو تم محسوس کرتے ہو اور وہ اس سے زیادہ سرد ہے جو تم محسوس کرتے ہو۔

333- عَنْ أَبِي ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَأَرَادَ الْمُؤَدِّينَ أَنْ يُؤَدِّنَ لِلظُّهْرِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَبْرِدْ). ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَدِّنَ فَقَالَ لَهُ: (أَبْرِدْ). حَتَّى رَأَيْنَا فَيْئَ الثَّلُولِ.

حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے مؤذن نے ظہر کی اذان کا ارادہ کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ٹھنڈا ہونے دو۔ پھر اذان کا ارادہ کیا تو فرمایا ٹھنڈا ہونے دو حتیٰ کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔

### 7- باب وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

334 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ رَاغَبَتِ الشَّمْسُ، فَصَلَّى الظُّهْرَ، فَقَامَ عَلَى الْبَيْتِ، فَذَكَرَ السَّاعَةَ، فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عَظِيمًا، ثُمَّ قَالَ: (مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ، فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ بِهِ، مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هَذَا). فَأَكْثَرَ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَأَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: (سَلُونِي). فَقَامَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ حُدَافَةَ الشَّهْبِيُّ فَقَالَ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: (أَبُوكَ حُدَافَةُ). ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ: (سَلُونِي). فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: رَضِينَا بِاللَّهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا. فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ: (عُرِضَتْ عَلَى الْجَنَّةِ وَالنَّارِ آيَاتُ فِي

### ظہر کا وقت زوال کے بعد ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ سورج ڈھلنے پر رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور نماز ظہر ادا فرمائی پھر منبر پر کھڑے ہو کر قیامت کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ اس میں بڑے بڑے امور پیش آئیں گے پھر فرمایا جو کوئی مجھ سے کچھ پوچھنا چاہے پوچھ لے تم جو کچھ پوچھو گے میں تمہیں اسی جگہ بتا دوں گا پس لوگ بہت زیادہ رونے لگے اور آپ ﷺ بار بار یہی ارشاد فرماتے رہے کہ مجھ سے پوچھ لو۔ تو حضرت عبداللہ بن حذافہ بھی جیٹھ کھڑے ہوئے اور پوچھا میرا باپ کون ہے؟ فرمایا تمہارا باپ حذافہ ہے۔ پھر ارشاد فرمایا مجھ سے پوچھ لو پس حضرت عمر جیٹھ دوڑا نو بیٹھ کر عرض گزار ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد مصطفیٰ ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے تو آپ ﷺ نے خاموشی فرمائی پھر ارشاد فرمایا ابھی دیور کے

عُرِضَ هَذَا الْحَائِطُ، فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْلِ وَالْكَثَرِ). قَدْ تَقَدَّمَ بَعْضُ هَذَا الْحَدِيثِ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ مِنْ رَوَايَةِ أَبِي مُوسَى لَكِنْ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَةٌ وَمُغَايِرَةٌ أَلْفَاظٍ.

اس گوشے میں میرے سامنے جنت اور دوزخ کو پیش کیا گیا میں نے ایسی بھلی اور اور بری چیز نہیں دیکھی۔ اس حدیث کا کچھ حصہ کتاب العلم میں حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی روایت میں بیان ہو چکا ہے لیکن الفاظ کے اضافے اور کچھ تبدیلی کے سبب یہاں دوبارہ ذکر کی گئی ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نبی کریم ﷺ کے علم غیب کو بخوبی واضح کر رہی ہے۔ آپ ﷺ کا صحابہ کرام صحیحہ ارضوان سے بار بار ارشاد فرمانا مجھ سے جو پوچھنا چاہو پوچھ لو پھر حضرت عبداللہ بن حذیفہ کے باپ کا نام بتانا اور مسجد نبوی کے ایک دیوار میں جنت و دوزخ کو ملاحظہ فرمالینا آپ کی علمی وسعتوں کا ثبوت ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب صبح کی نماز ادا فرماتے تو ہم اپنے پاس والے کو پہچان لیتے اور آپ اس میں ساٹھ سے سو آیات مبارکہ تک تلاوت فرماتے اور نماز ظہر سورج ڈھلنے پر ادا فرماتے اور عصر اس وقت ادا فرماتے کہ اس کے بعد ہم میں سے کوئی مدینہ منورہ کے آخر تک جا کر لوٹ آتا تو سورج کی روشنی تیز ہوتی اور مغرب کے بارے میں جو فرمایا وہ راوی بھول گیا اور عشا کو تہائی رات تک مؤخر کرنے میں کوئی پروا نہ فرماتے۔ پھر فرمایا کہ آدھی رات تک۔

### ظہر کو عصر تک مؤخر کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں نماز پڑھائی سات اور آٹھ رکعتیں ظہر، عصر، مغرب و عشاء کی۔

### وقت عصر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث جو نمبر 337

335 - عَنْ أَبِي بَرزَةَ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَأَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ، وَيَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السَّيِّئِينَ إِلَى الْيَائَةِ، وَيُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ، وَالْعَصْرَ وَأَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ، وَنَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ، وَلَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ، ثُمَّ قَالَ: إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ.

### 8- باب تأخير الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

336 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَثَمَانِيًّا: الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ.

### 9- باب وَقْتُ الْعَصْرِ

337 - حَدِيثُ أَبِي بَرزَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي

ذَكَرَ الصَّلَوَاتِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وَقَالَ فِي الرَّوَايَةِ  
لَهَا ذَكَرَ الْعِشَاءَ : وَكَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا  
وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا.

338 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: كُنَّا  
نُصَلِّي الْعَصْرَ، ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى نَبِي  
عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، فَتَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ.

339 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ  
مُرْتَفِعَةٌ حَتَّى، فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي،  
فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ، وَبَعْضُ الْعَوَالِي  
مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ.

10- بَابُ إِثْمٍ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ.

340 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: (الَّذِي تَفَوُّتَهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ، كَأَنَّمَا وَتَرَ  
أَهْلَهُ وَمَالَهُ).

11- بَابُ مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ.

341 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:  
فِي يَوْمٍ ذِي غَنِيمٍ: بَكَّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ، فَإِنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ  
خَبِطَ عَمَلُهُ).

12- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْعَصْرِ.

342 - عَنْ جَرِيرٍ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ  
النَّبِيِّ ﷺ، فَنَظَرْنَا إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً فَقَالَ: (إِنَّكُمْ

کے متعلق پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں عشاء کے ذکر کے  
بعد یہ اضافہ ہے کہ آپ ﷺ عشاء سے پہلے سونے اور اس کے  
بعد باتیں کرنے کو ناپسند فرمایا کرتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم  
عصر کی نماز پڑھ لیتے پھر کوئی آدمی قبیلہ بنو عمرو بن عوف کی طرف  
جاتا تو انہیں عصر کی نماز پڑھتے ہوئے پاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
رسول اللہ ﷺ نماز عصر ادا فرمالیا کرتے اور سورج بند اور  
روشن ہوتا کہ اگر کوئی عوالی کی طرف جاتا تو بھی سورج بلند ہی  
ہوتا۔ اور عوالی کے بعض مقامات مدینہ منورہ سے تقریباً چار میل  
پر تھے۔

نماز عصر قضا ہو جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا جس شخص کی نماز عصر قضا ہو گئی گویا اس کے گھر بار اور  
مال اسباب بر باد ہو گیا۔

جس نے نماز عصر ترک کر دی

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک  
روز جبکہ بادل چھائے ہوئے تھے فرمایا کہ عصر کی نماز جہدی  
پڑھ لو کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس نے عصر کی  
نماز ترک کر دی اس کے نیک اعمال خالص ہو گئے۔

نماز عصر کی فضیلت

حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا  
کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر تھے آپ ﷺ



سَتَرُونَ رَبَّكُمْ. كَمَا تَرُونَ هَذَا الْقَمَرَ. لَا تُضَامُونَ فِي رُؤْيَيْهِ. فَإِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلِبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلِ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا). ثُمَّ قَرَأَ: (وَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ).

343- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ:

قَالَ (يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ: مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ، وَيَجْتَهِنُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ يَرْجِعُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ، فَيَسْأَلُهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ: كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي، فَيَقُولُونَ: تَرَكْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ، وَأَتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ).

13- بَابُ مَنْ أَذْرَكَ رَكْعَةً

مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ.

344- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا أَذْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ، فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ، وَإِذَا أَذْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيَتِمَّ صَلَاتَهُ).

345- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

سے رات کے وقت چاند کو ملاحظہ فرمایا کر ارشاد فرمایا ”منقریب تم اپنے رب کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھتے ہو اور دیکھنے میں کوئی دقت نہ ہوگی تو اگر تم سے ہو سکے تو سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے سے قبل کی نمازوں پر مغلوب نہ ہو جاؤ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”پاکی بیان کر اپنے رب کی تعریف کے ساتھ سورج طلوع ہونے سے پہلے اور غروب ہونے پہلے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ”رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے تمہارے پاس باری باری آتے ہیں اور نماز فجر اور نماز عصر میں جمع ہوتے ہیں پھر جوتے ہیں وہ اوپر چڑھ جاتے ہیں تو آپ کا رب ان سے پوچھتا ہے حالانکہ وہ اپنے بندوں کو خوب جانتا ہے۔ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ وہ عرض کرتے ہیں ہم نے انہیں نماز پڑھتے چھوڑا اور جب ان کے پاس گئے تب بھی وہ نماز پڑھ رہے تھے۔“

جس نے عصر کی ایک رکعت

غروب ہونے سے پہلے پالی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی کو سورج غروب ہونے سے قبل عصر کا ایک سجدہ مل جائے تو وہ اپنی نماز مکمل کر لے اور جب اسے سورج طلوع ہونے سے پہلے نماز صبح کا ایک سجدہ مل جائے تو وہ بھی اپنی نماز مکمل کر لے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے



عَنْهَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِي مَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ كَمَا بَدَنَ صَلَاةَ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، أَوْتَى أَهْلَ التَّوْرَةِ التَّوْرَةَ، فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا، فَأَعْطُوا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، ثُمَّ أَوْتَى أَهْلَ الْإِنْجِيلِ الْإِنْجِيلَ، فَعَمِلُوا إِلَى صَلَاةِ الْعَصْرِ، ثُمَّ عَجَزُوا، فَأَعْطُوا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، ثُمَّ أَوْتَيْنَا الْقُرْآنَ، فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ، فَأَعْطَيْنَا قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ: أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هَؤُلَاءِ قِيْرَاطَيْنِ قِيْرَاطَيْنِ، وَأَعْطَيْتَنَا قِيْرَاطًا قِيْرَاطًا، وَنَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلًا، قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: كُلَّ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَهُوَ فَضْلِي أَوْتِيَهُ مَنْ أَشَاءُ).

#### 14- باب وَقْتِ الْمَغْرِبِ.

346 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ: كُنَّا نَصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا، وَإِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ.

347 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ، وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةً، وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ.

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ تمہاری عمر پہلی امتوں سے مقابلے میں ایسی ہے جسے نماز عصر سے غروب آفتاب تک ہ وقت۔ توریت والوں کو توریت عطا کی گئی تو انہوں نے آدھے دن تک کام یہاں تک کہ تھک گئے۔ تو انہیں ایک ایک قیراط عطا کیا گیا پھر انجیل والوں کو انجیل عطا کی گئی تو انہوں نے نماز عصر تک کام کیا یہاں تک کہ تھک گئے تو انہیں بھی ایک ایک قیراط عطا کیا گیا۔ پھر ہمیں قرآن پاک عطا کیا گیا تو ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط عطا کیے گئے۔ دونوں کتابوں والوں نے کہا اے ہمارے رب تو نے انہیں دو دو قیراط عطا کیے اور ہمیں ایک ایک قیراط جبکہ ہم نے کام ان سے زیادہ کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کیا میں نے تمہاری مزدوری دینے میں کچھ ظلم کیا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئے نہیں۔ فرمایا یہ تو میرا فضل جسے چاہتا ہوں دیتا ہوں۔

#### وقت مغرب

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب پڑھتے تھے اور جب ہم میں کوئی واپس لوٹتا تو وہ تیر کے گرنے کے مواقع کو دیکھ لیتا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر کی نماز دو پہر کے وقت، دافرت اور عصر ایسے وقت جب سورج خوب روشن ہوتا اور مغرب جبکہ

وَالْعِشَاءُ أَحْيَانًا وَأَحْيَانًا، إِذَا رَأَهُمُ اجْتَمَعُوا  
عَجَلًا، وَإِذَا رَأَهُمُ أَبْطَؤُا آخَرًا، وَالصُّبْحُ كَانُوا، أَوْ  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ. يُصَلِّيَهَا بِغَلَسٍ.

15- بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ

يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ.

348- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ.

قَالَ: (لَا تَغْلِبَنَّكُمُ الْأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ  
صَلَاتِكُمُ الْمَغْرِبِ). قَالَ: الْأَعْرَابُ هِيَ  
الْعِشَاءُ.

16- بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ.

349- عَنْ عَائِشَةَ أَخْبَرَتْهُ قَالَتْ: أَعْتَمَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ  
يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ، فَلَمْ يَخْرُجْ حَتَّى قَالَ عُمَرُ:  
ثَامِرُ النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ. فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ  
الْمَسْجِدِ: (مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ  
غَيْرُكُمْ).

350- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: كُنْتُ أَنَا

وَأَصْحَابِي الَّذِينَ قَدِمُوا مَعِيَ فِي السَّفِينَةِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمْ نَزُولًا فِي بَقِيعِ بَطْحَانَ، وَالنَّبِيُّ ﷺ.  
بِالْمَدِينَةِ، فَكَانَ يَتَنَآوَبُ النَّبِيُّ ﷺ. عِنْدَ  
صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ، فَوَافَقَنَا

واجب ہو جاتی اور نماز عشاء کبھی کسی وقت بھی کسی وقت۔ جب  
لوگوں کو جمع ہوتا ملاحظہ فرماتے تو جلدی ادا فرما لیتے اور جب  
انہیں دیر سے آتا ملاحظہ فرماتے تو مؤخر فرما دیتے۔ اور نماز صبح  
لوگ یا نبی کریم ﷺ اندھیرے سے میں ادا فرماتے۔

جو مغرب کو عشاء

کہنا پسند نہ کرے

حضرت عبداللہ مزنئی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ ہو کہ اعرابی نماز مغرب کے نام کے  
بارے میں تم پر غالب نہ آجائیں فرمایا کہ اعرابی کہتے کہ یہی  
عشاء ہے۔

عشاء کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ایک رات عشاء کی نماز میں تاخیر کر دی یہ  
بات اسلام پھیلنے سے پہلے کی ہے آپ ﷺ دولت کدے سے  
تشریف نہ لائے تھے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی  
عورتیں اور بچے سو رہے ہیں تو آپ ﷺ تشریف لے گئے اور اہل  
مسجد سے فرمایا تمہارے علاوہ اہل زمین میں کوئی اس کا منتظر  
نہیں ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
میں اور میرے ساتھ کشتی میں آنے والے وادی بطحان میں پڑاؤ  
ڈالے ہوئے تھے اور نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ میں رونق افروز  
تھے تو ہم میں سے ہر ایک باری باری رات عشاء کے وقت  
حاضر خدمت ہوتا۔ ایک روز میں اور میرے ساتھی نبی کریم

النَّبِيِّ - عَلَيْهِ السَّلَام - أَنَا وَأَصْحَابِي، وَلَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتَّى ابْتَهَارَ اللَّيْلُ، ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ، فَصَلَّى بِهِمْ، فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ: (عَلَى رِسَالِكُمْ، إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللَّهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هَذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ). أَوْ قَالَ: (مَا صَلَّى هَذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ). لَا يَنْدِي أَتَى الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ، قَالَ أَبُو مُوسَى: فَرَجَعْنَا، فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

### 17- باب النُّومِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غَلِبَ

351 - حَدِيثٌ: أَعْتَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

بِالْعِشَاءِ نَادَاهُ عُمَرُ تَقَدَّمَ، وَفِي هَذَا زِيَادَةٌ. قَالَتْ: وَكَانُوا يُصَلُّونَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ. وَفِي رَوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: فَخَرَجَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الْآنَ، يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً، وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ: (لَوْلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لِأَمْرِهِمْ أَنْ يُصَلُّوَهَا هَكَذَا).

352 - وَحَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ: كَيْفَ وَضَعَ

ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ ﷺ کسی کام میں مصروف تھے اور نماز مؤخر فرمادی یہاں تک کہ نصف رات گزر گئی پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور انہیں نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد حاضرین سے فرمایا اپنی جگہ بیٹھو اور خوشخبری ہے کہ تم پر اللہ تعالیٰ کا تم پر انعام ہے کہ بارگاہ تمہارے سوا کوئی ایسا نہیں جو اس نماز کو اس وقت پڑھتا ہو یا پھر فرمایا کہ اس وقت تمہارے سوا کسی نے نہیں پڑھی۔ نہیں معلوم کہ دونوں جملوں میں سے کون سا جملہ ارشاد فرمایا۔ حضرت ابو موسیٰؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن کر بہ خوش ہو کر لوٹے۔

### غلبے کے سبب عشاء سے پہلے سو جانا

حضرت عائشہؓ سے جو روایت کردہ حدیث پہلے ہو گئی جس میں ذکر تھا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے نماز عشاء میں اس قدر تاخیر فرمادی کہ حضرت عمرؓ نے آ کر عرض کی یہاں اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ حضرت عائشہؓ نے ارشاد فرمایا صحابہ کرامؓ سرخی غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک اس نماز کو پڑھ لیتے تھے۔ حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ فرمایا پس نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے گویا میں اب بھی دیکھ رہا ہوں کہ سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور سر مبارک پر دست مبارک رکھا ہوا ہے فرمایا اگر میں اپنی امت کے لیے مشقت نہ جانتا تو حکم دیتا کہ عشاء کی نماز اسی طرح پڑھتے رہیں۔

حضرت ابن عباسؓ نے سر مبارک پر دست مبارک

النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ يَدُهُ: فَبَدَدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ، ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا، يُمِزُّهَا كَذَلِكَ عَلَى الرَّأْسِ، حَتَّى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ ظَرْفَ الْأُذُنِ، مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدُغِ، وَنَاحِيَةِ اللَّحْيَةِ، لَا يُقْصَرُ وَلَا يَبْطِشُ إِلَّا كَذَلِكَ.

17- بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى يَصْفِ اللَّيْلِ 353 - وَرَوَى أَنَسٌ فَقَالَ فِيهِ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبَيْصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَيْنِ.

رکھنے کی کیفیت بیان کی کہ نبی کریم ﷺ نے اپنا دست مبارک سر مبارک پر رکھا اور اپنی مبارک انگلیوں کو کشادہ فرما کر ان سے پورے سر مبارک کے ایک طرف رکھے اور انہیں ملا کر سر مبارک پر یوں پھیرا کہ مبارک انگوٹھا کان مبارک کی لو سے مل گیا جو چیز سر کے قریب ریش کے کنارے سے ملتی ہے نہ آستہ روئی سے کیا اور نہ جلدی بلکہ اس طرح کیا۔

عشاء کا وقت آدھی رات تک ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی یہ حدیث روایت کی گئی ہے اور اس میں انہوں نے یہ اضافہ فرمایا کہ آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک گویا میں آج رات بھی دیکھ رہا ہوں۔

### فجر کی نماز کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو ٹھنڈی نمازیں پڑھیں وہ جنت میں داخل ہو گیا۔

### وقت فجر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز کے لیے کھڑے ہوئے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ دونوں کے درمیان کتنا وقت تھا۔ فرمایا بچاس یا ساٹھ آیت کے برابر۔

حضرت ہبل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میں اپنے گھر والوں کے ساتھ سحری کرتا پھر جلدی کرتا

### 19- بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

354 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ صَلَّى الْبُرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ).

### 20- بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

355 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ: أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ، قُلْتُ: كَمْ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ، يَغْنِي آيَةً.

356 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي، ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةً فِي أَنْ أُحْدِرَكَ

صَلَاةُ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

21- بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ

حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

357- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: شَهِدَا عِنْدِي

رَجُلَانِ مَرْضِيَّوْنَ، وَأَرْضَاهُمَا عِنْدِي عُمَرُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى

تَشْرُقَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ.

358 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: (لَا تَحْزَرُوا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ

وَلَا غُرُوبَهَا).

359 - قَالَ: ابْنُ عُمَرَ: وَقَالَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ: (إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِرُوا

الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ

الشَّمْسِ فَأَخِرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ).

360 - حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَعَنْ لِبَسَتَيْنِ

تَقْدِمُ، وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: وَعَنْ صَلَاتَيْنِ:

نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَطْلُعَ

الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ.

تاکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ سکوں۔

فجر کے بعد نماز یہاں تک کہ

سورج بلند ہو جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

میرے سامنے کچھ معتبر اشخاص نے شہادت دی جن میں میرے

سب سے زیادہ معتبر حضرت عمر ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے صبح کے

بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا یہاں تک کہ سورج روشن ہو جائے

اور عصر کے بعد یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سورج کے طلوع و غروب ہوتے

وقت نماز کا قصد نہ کیا کرو۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب سورج کا کنارہ طلوع ہو جائے تو

نماز موقوف کر دو یہاں تک کہ بلند ہو جائے اور جب سورج کا

کنارہ غروب ہو جائے تو نماز موقوف کر دو یہاں تک کہ چھپ

جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث کہ رسول

اللہ ﷺ نے دو تجارتوں دو لباسوں سے منع فرمایا یہ حدیث پہلے

گزر چکی ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ کیا ہے کہ دو نمازوں

سے بھی منع فرمایا ہے۔ ایک فجر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا

یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور دوسری عصر کے بعد

یہاں تک کہ غروب ہو جائے۔



## 22- باب لَا يَتَخَرَّى الصَّلَاةَ

قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ۔

361- عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَوَّبْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهِمَا. وَلَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا. يَعْنِي: الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ۔

## 23- باب مَا يُصَلِّي بَعْدَ

الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا۔

362- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَالَّذِي ذَهَبَ بِهِ، مَا تَرَ كُفَّهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ. وَمَا لَقِيَ اللَّهَ تَعَالَى حَتَّى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ. وَكَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا، تَعْنِي الرَّكَعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهِمَا، وَلَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ خِيفَةً أَنْ يُثْقَلَ عَلَى أُمَّتِهِ، وَكَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ۔

## 24- باب الْأَذَانُ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

363 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: سِرْنَا مَعَ

النَّبِيِّ ﷺ. لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: لَوْ عَرَّسَتْ بِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ). قَالَ بِلَالٌ أَنَا أَوْقُظُكُمْ. فَأَضْطَجَعُوا وَأَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ، فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ. فَاسْتَيْقَظَ

## سورج غروب سے پہلے

نماز کا قصد نہ کرے

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تم یہ نماز پڑھتے ہو حالانکہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صحبت یا برکت میں رہے لیکن ہم نے آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا بلکہ اس سے منع فرمایا یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

عصر کے بعد قضا اور اس

طرح کی نماز پڑھنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی جو اپنے محبوب ﷺ کو لے گئی۔ آپ ﷺ نے انہیں کبھی ترک نہیں فرمایا یہاں تک کہ بارگاہ الہی میں حاضر ہو گئے اور آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ کے پاس جانے سے قبل نماز پڑھنے میں دشواری ہونے لگی تو آپ اکثر نماز بیٹھ کر ادا فرماتے۔ یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں نبی کریم ﷺ انہیں پڑھتے لیکن مسجد میں نہیں پڑھتے تھے آپ ﷺ کی امت پر دشواری نہ ہو جائے اور آپ ﷺ امت کے لیے تخفیف پسند فرماتے تھے۔

وقت گزرنے کے بعد اذان دینا

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ رات کے وقت سفر کر رہے تھے کچھ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کاش آپ ہمارے ساتھ آرام فرماتے فرمایا مجھے خوف ہے کہ مبارک تم نماز کے وقت سوتے رہ جاؤ۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ سب کو جگا دوں گا چنانچہ سب لیٹ گئے اور حضرت بلال نے اپنی



سواری سے ٹیک لگائی مگر آنکھوں میں نیند کا غلبہ ہوا اور سو گئے۔ پس نبی کریم ﷺ بیدار ہوئے اس وقت سورج کا کنارہ طلوع ہو چکا تھا۔ فرمایا اے بلال تم نے کیا کہا تھا، عرض کہ کہ ایسی نیند مجھے کبھی نہیں آئی فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب چاہا تمہاری رجوع و قبض فرمایا اور جب چاہا تمہیں واپس کر دیا۔ اسے بلاں ٹھو۔ اور لوگوں کو نماز کے لیے اذان دو۔ پس وضو کیا اور جب سورج بلند ہو گیا روشن ہو گیا تو کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

جو وقت گزرنے کے بعد لوگوں کو

باجماعت نماز پڑھائے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خندق کے روز سورج غروب ہونے کے بعد کفار قریش کو برا بھلا کہنے لگے عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ سورج غروب ہو گیا میں نماز عصر نہ پڑھ سکا۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خدا کی قسم میں نے بھی نہیں پڑھی پس ہم نے بھون کی جانب رخ کیا تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور ہم نے بھی کیا پس سورج غروب ہونے کے بعد نماز عصر پڑھی پھر نماز مغرب پڑھی۔

جو نماز پڑھنا بھول جائے

یاد آنے پر پڑھ لے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا ”جو نماز پڑھنا بھول جائے جب یاد آئے پڑھ لے۔ اس کا کفارہ سوائے اس کے کہ اور کچھ نہیں (ارشاد باری تعالیٰ) اور نماز قائم کرو میری یاد کے لیے۔

النَّبِيُّ ﷺ. وَقَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ. فَقَالَ: (يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ؟) قَالَ: مَا أَلْقَيْتُ عَلَيْكَ نَوْمَةً مِثْلَهَا قَطُّ. قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ، وَرَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ، يَا بِلَالُ. ثُمَّ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ). فَتَوَضَّأَ. فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَابْيَاضَتْ، قَامَ فَصَلَّى.

25- باب مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ

جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ.

364 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ

الْخَطَّابِ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا عَرَبَتِ الشَّمْسُ. فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ. قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كُنْتُ أَصِلِي الْعَصْرَ، حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا). فَقُمْنَا إِلَى بَطْحَانَ. فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَتَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلَّى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا عَرَبَتِ الشَّمْسُ. ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ.

26- باب مَنْ نَسِيَ صَلَاةً

فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا

365 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ:

(مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا. لَا كُفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذَلِكَ). (وَأَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي).

## باب-27

366- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا أَنْتَظَرْتُمْ الصَّلَاةَ).

## باب-28

367 - حَدِيثُهُ: عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ. تَقَدَّمَ. وَبِهِ رِوَايَةٌ خُتَا عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَا يَبْقَى مَعْنٍ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ) يُرِيدُ بِذَلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذَلِكَ الْقَرْنَ.

368 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ كَانُوا نَاسًا فَقَرَاءَ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيُكْثِرْ بِثَالِثٍ، وَإِنْ أَرْبَعٍ فَخَامِسٍ أَوْ سَادِسٍ). وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَأَنْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشْرَةٍ قَالَ: فَهَؤُلَاءِ أَنَا وَأَبِي وَأُمِّي فَلَا أُدْرِي قَالَ وَأَمْرًا بِي وَخَادِمٌ بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ. وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ، ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ. فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ. قَالَتْ لَهُ أَمْرَأَتُهُ: وَمَا حَبَسَكَ عَنْ أَصْيَافِكَ، أَوْ قَالَتْ ضَيْفُكَ؟ قَالَ أَوْ مَا عَشَّيْتِهِمْ؟ قَالَتْ أَبُوتَا حَتَّى تَجِيءَ، قَدْ

## باب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تک تم نماز کے انتظار میں ہو گویا برابر نماز ہی میں ہو۔

## باب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ ایک اور حدیث جو اختتام صدی سے متعلق ہے پہلے گزر چکی ہے اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بھی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”آج جو زمین کی پشت پر ہیں ان میں سے ایک بھی باقی نہیں رہے گا اس سے آپ ﷺ کی مراد یہ تھی کہ یہ صدی ختم ہو جائے گی۔“

حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اصحاب صفہ نادار لوگ تھے اور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرا لے جائے اور چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تین حضرات کو لے گئے اور نبی کریم ﷺ دس کو۔ عبدالرحمن کہتے ہیں کہ میں میرے اور والدہ اور راوی کو یاد نہیں کہ میری بیوی اور خادم بھی فرمایا جو میرے اور میرے والد کے گھر میں ہوتا تھا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے رات کا کھانا نبی کریم ﷺ کے گھر کھایا پھر وہیں ٹھہرے پھر عشاء کی نماز پڑھی پھر واپس گئے تھوڑی دیر ٹھہرے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ نے آرام فرمایا پھر کچھ رات گئے واپس آئے ان کی اہلیہ عرض کرنے ہوئیں کہ آپ کو اپنے مہمانوں کے پاس آنے سے کس چیز نے روکا۔ فرمایا کہ کیا انہیں کھانا نہیں کھلایا؟ عرض گزار ہوئیں آپ

عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ: فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ  
فَقُلْتُ: يَا خَنَزِيرٌ، لِمَ دَعَّ وَسَبَّ. وَقَالَ: كُلُوا لَا  
هَيْمَةً فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا، وَإِيْمُ اللَّهِ  
مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبًّا مِنْ أَسْفَلِهَا  
أَكْثَرُ مِنْهَا. قَالَ: حَتَّى شَبِعُوا وَصَارَتْ أَكْثَرُ  
مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ. فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُو بَكْرٍ فَإِذَا  
هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا. فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ: يَا  
أُنْحَتِ نَبِي فِرَاسٍ مَا هَذَا، قَالَتْ: لَا وَقَرَّةٌ  
عَلَيَّ، لَيْسَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِشَلَابِ  
مَرَاتٍ. فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ: إِنَّمَا كَانَ  
ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ، يَعْنِي يَمِينَهُ، ثُمَّ أَكَلَ  
مِنْهَا لُقْمَةً، ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَأَصْبَحَتْ  
عِنْدَهُ، وَكَانَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى  
الْأَجَلَ. فَفَرَّقْنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا، مَعَ كُلِّ رَجُلٍ  
مِنْهُمْ أَتَانَسَ، اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ.  
فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ. أَوْ كَمَا قَالَ.

کے آنے تک انہوں نے انکار کر دیا۔ (عبدالرحمن بن عوف) میں جا کر چپ گیا حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انہیں سخت سے پھر مہمانوں سے کہا کھائیے اور کہا خدا کی قسم میں اسے بھی میں کھاؤں گا۔ اور اللہ کی قسم ہم جو لقمہ اٹھاتے تو اس سے نیچے اور بڑھ جاتا۔ پس سب سیر ہو گئے اور جس قدر کھانا پہلے تو اس سے کہیں زیادہ بچ گیا۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ تھا۔ پس اپنی اہلیہ سے فرمایا: بنی فراس کی بہن یہ کیا ہے؟ عرض گزار ہوئیں اے میری نکھوں کی ٹھنڈک اب تو اس سے تین گناہ زیادہ ہے پس حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اس میں سے تناول فرمایا اور فرمایا کہ وہ قسم شیطان کی طرف سے تھی پھر ایک لقمہ اس میں سے کھا کر پھر بن کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ وہ صبح تک آپ ﷺ کے پاس موجود رہا۔ (عبدالرحمن کہتے ہیں) ہمارے اور قوم کے درمیان معاہدہ تھا جس کی مدت ختم ہو گئی تو بارہ آدمی ان سے عہد ہو گئے اور ہر شخص کے ساتھ کتنے آدمی تھے یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے پس ان سب نے اس میں سے کھایا۔ انہوں نے یہی فرمایا۔

فائدہ: کھانا کھالینے کے باوجود اس کی مقدار کا پہلے سے بڑھ جانا حضرت ابو بکر صدیقؓ کی کھلی کرامت تھی۔ معصوم ہو کر اہل اولیاء برحق ہے اور اس کا انکار لایق ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
10- کتاب الاذان  
اذان کا بیان

اذان کا آغاز

1- باب بدء الاذان

369 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ: كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّيُونَ الصَّلَاةَ، لَيْسَ يُنَادَى لَهَا، فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذَلِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخَذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارَى، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: بَلْ بُوْقًا مِثْلَ قُرْنِ الْيَهُودِ، فَقَالَ عُمَرُ: أَوْلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَا بِلَالُ، ثُمَّ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب مسلمان مدینہ منورہ سے آئے تو نماز کے لیے اندازے سے جمع ہو جایا کرتے تھے اس کے لیے اعلان نہیں ہوتا تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے متعلق بات چیت کی بعض نے کہا ہم عیسائیوں کے ناقوس کی طرح ناقوس بجایا کریں گے اور بعض نے کہا یہودیوں کی طرح سینگ۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا ہم ایک آدمی مقرر نہ کر لیں جو نماز کے لیے اعلان کر دیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اے بلال اٹھو اور نماز کے لیے اعلان کر دو۔

اذان دو دو دفعہ ہے

2- باب الاذان مثنی.

370 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ، وَأَنْ يُؤَيِّرَ الْإِقَامَةَ، إِلَّا الْإِقَامَةَ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا گیا کہ اذان میں دو دو دفعہ کلمات کہیں اور تکبیر میں قد قامت الصلوٰۃ کے علاوہ دیگر کلمات ایک ایک دفعہ کہے۔

اذان دینے کے فضیلت

3- باب فضل التَّأْدِينِ.

371 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَذْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو

صَرَاطٌ. حَتَّى لَا يَسْمَعَ التَّأْخِيزَ. فَإِذَا قُضِيَ  
النِّدَاءُ أَقْبَلَ. حَتَّى إِذَا تَوَبَّ بِالصَّلَاةِ أَذْبَرَ. حَتَّى  
إِذَا قُضِيَ التَّشْوِيبُ أَقْبَلَ. حَتَّى يَخْطُرَ بَدَنُ  
الْمَرْءِ وَنَفْسِهِ. يَقُولُ: اذْكُرْ كَذَا، اذْكُرْ كَذَا.  
لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ. حَتَّى يَظُلَّ الرَّجُلُ لَا يَنْدِرِي  
كَمَ صَلَّيْ.

شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور ان کی ہوا خارت ہوتی جاتی  
ہے۔ یہاں تک کہ اذان کی آواز سنائی نہیں دیتی جب اذان مکر  
ہو جاتی ہے تو واپس آ جاتا ہے یہاں تک کہ پھر جب اقامت  
کہی جائے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے اور جب مکمل ہو جائے تو  
پھر سامنے آتا ہے اور دل میں دوسرے ڈالتا ہے اور کہتا ہے یہ  
بات یاد کرو بات یاد کرو باتیں جو اسے یاد نہیں ہوتیں حتیٰ کہ  
آدی بھول جاتا ہے کہ اس نے کتنی نماز پڑھی ہے۔

بلند آواز سے اذان دینا

4- بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ.

372 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ:

سَمِعْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لِإِنَّهُ لَا يَسْمَعُ  
مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ، جَنْ وَلَا إِنْشَ وَلَا شَيْءَ  
إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ  
مؤذن کی اذان کو جو بھی جن یا انسان یا دوسرا کوئی سنتا ہے وہ روز  
قیامت اس کے لیے گواہی دے گا۔

اذان کے سبب خونریزی سے رک جانا

5- بَابُ مَا يُحَقِّنُ بِالْأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

373 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ:

كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا، لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتَّى  
يُصْبِحَ وَيَنْظُرَ: فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ،  
وَإِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم نبی کریم  
ﷺ کے ساتھ کسی قوم سے لڑتے تو ہم صبح ہونے تک حمد کرنے  
سے رکے رہتے اگر اذان سن لیتے تو ان پر ہاتھ نہ اٹھاتے،  
اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔

جب اذان سنے تو کیا کہے؟

6- بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُتَادِي

374 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا  
مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو مؤذن کہتا  
ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مؤذن

کی طرح اٹھ کر ان محمد رسول اللہ کہا مگر جب مؤذن نے حی

375 - عَنْ مُعَاوِيَةَ مِثْلَهُ، إِلَى قَوْلِهِ:

(وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ) وَلَمَّا قَالَ: (حَيَّ

عَلَى الصَّلَاةِ، قَالَ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ  
وَقَالَ: هَكَذَا سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ.  
7- باب الدُّعَاءِ عِنْدَ النَّدَاءِ.

376 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ حِينَ يَسْمَعُ النَّدَاءَ:  
اللَّهُمَّ رَبِّ هَذِهِ الدَّعْوَةُ الثَّامَّةُ، وَالصَّلَاةُ  
الْقَائِمَةُ، آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ،  
وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ، حَلَّتْ لَهُ  
شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

الصَّلَاةُ کہا تو انہوں نے لا حول ولا قوۃ انا باللہ کہہ اور فرمایا میں  
نے نبی کریم ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔  
اذان کے بعد کی دعا پڑھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اذان سن کر یہ دعا پڑھے "سے اللہ  
اس کامل دعوت اور قائم ہونے والی نماز کے رب محمد مصطفیٰ ﷺ  
کو وسیلہ اور فضیلت عطا فرما اور انہیں مقم محمود عطا فرما جس کا تو  
نے ان سے وعدہ فرمایا ہے" تو اسے قیامت کے روز میری  
شفاعت حلال ہوگی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے روز روشن کی طرح بخوبی واضح ہو گیا کہ ہمارے آقا و مولیٰ ﷺ اپنے گناہ گار امتیوں کی  
شفاعت فرمائیں گے اور حق تعالیٰ ان کی شفاعت کو قبول فرمائے گا۔ مقام محمود حشر کے میدان میں سب سے اعلیٰ و ارفع مقام ہوگا جہاں  
صرف اور صرف نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہوں گے اور تمام اولین و آخرین آپ ﷺ کی مدح سرائی کریں گے۔ اسی مقام محمود کو  
مقام وسیلہ و مقام فضیلت کہا جاتا ہے جو آپ ﷺ کی شفاعت پر ایمان رکھتے ہیں انشاء اللہ انہیں ہی آپ ﷺ کی شفاعت نصیب  
ہوگی۔

اذان دینے کے لیے قرعہ ڈالنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان اور پہلی صف  
میں کیا ہے تو پھر اگر قرعہ ڈالے بغیر اسے پانا دشوار ہوتا ہے  
ضرور قرعہ ڈالتے۔ اور اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ ظہر میں  
جلدی کرنا کیسا ہے تو ضرور اس کی طرف سبقت کرتے اور  
اگر معلوم ہوتا کہ عشاء اور فجر میں کیا ہے تو ان میں ضرور حاضر  
ہوں اگرچہ گھٹنوں کے بل آنا پڑے۔

8- باب الإِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ.

377 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
قَالَ: (لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النَّدَاءِ وَالصَّغْرِ  
الْأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إِلَّا أَنْ يَسْتَهْمُوا عَلَيْهِ  
لَأَسْتَهْمُوا، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي التَّهْجِيرِ  
لَأَسْتَبَقُوا إِلَيْهِ، وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِي الْعَتَمَةِ  
وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا).



## 9- باب أذان الأعمى إذا

كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

378- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ بِلَالَ بْنَ بَلَّالٍ فَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ). قَالَ: وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى لَا يُنَادِي حَتَّى يُقَالَ لَهُ: أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ.

## 10- باب الأذان بعد الفجر

379- عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَبَدَأَ الصُّبْحَ صَلَّى رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تَقَامَ الصَّلَاةُ.

## 11- باب الأذان قبل الفجر

380- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدُكُمْ، أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ، أَذَانَ بِلَالٍ مِنْ سَحُورِهِ، فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ - أَوْ يُنَادِي - بِلَيْلٍ، لِيَرْجِعَ قَائِمُكُمْ، وَلِيُنَبِّئَهُ تَكْمُكُمْ، وَلِيَسَّ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ). وَقَالَ بِأَصَابِعِهِ وَرَفَعَهَا إِلَى فَوْقِ، وَطَاطَأَ إِلَى أَسْفَلٍ: (حَتَّى يَقُولَ هَكَذَا). يَشِيرُ بِسَبَابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْآخَرَى، ثُمَّ مَدَّهَا عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ.

تاہنا کا اذان دینا اگر اسے

کوئی وقت بتانے والا ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بلال رات کو اذان دیتے ہیں لہذا کھاتے پیتے رہو جب تک کہ ابن ام مکتوم اذان نہ دیں۔ راوی کا بیان ہے کہ وہ تاہنا تھے اور وہ اس وقت تک اذان نہ دیتے جب تک کہ انہیں یہ کہا نہیں جاتا کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔

طلوع فجر کے بعد اذان دینا

حضرت حفصہ بنتہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ مؤذن جب صبح کی اذان دے دیتا تو آپ ﷺ نماز کھڑی ہونے سے پہلے بلکی سی دو رکعتیں پڑھ لیا کرتے تھے۔

طلوع فجر سے پہلے پہلے اذان دینا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی بلال کی اذان سن کر اپنی سحری نہ روکے کیونکہ وہ رات کے وقت اذان کہتے ہیں تاکہ قیام کرنے والا فارغ ہو کر لوٹ جائے اور جو سویا ہوا ہے وہ بیدار ہو جائے اور اسے فجر یا صبح نہ کہے اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کرتے ہوئے انہیں اوپر اٹھایا پھر نیچے لے آئے پھر فرمایا فجر ایسے ہوتی ہے آپ ﷺ نے اپنی شہادت کی دونوں انگلیوں کو ایک دوسرے پر رکھا پھر انہیں دائیں بائیں پھیلا دیا۔

12- باب بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ  
381- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ الْمُرِّي أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ  
فَلَا تَأْتِي لِمَنْ شَاءَ) وَفِي رَوَايَةٍ: (بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ  
صَلَاةٌ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ). ثُمَّ قَالَ فِي  
الْقَائِلَةِ - (لِمَنْ شَاءَ).

اذان و اقامت کے درمیان جو چاہے نماز پڑھے  
حضرت عبداللہ بن مغفل مریؓ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا دونوں اذانوں کے  
درمیان نماز ہے اگر کوئی چاہے دونوں اذانوں کے درمیان نماز  
ہے اگر کوئی چاہے۔ ایک اور روایت میں ہے فرمایا دونوں  
اذانوں کے درمیان نماز ہے دونوں اذانوں کے درمیان  
نماز ہے تیسری دفعہ فرمایا کہ جو کوئی چاہے۔

جو کہے کہ سفر میں ایک ہی

مؤذن اذان دے

حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ  
انہوں نے فرمایا کہ میں اپنی قوم کے کچھ لوگوں کے ہمراہ نبی  
کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور ہم نے آپ ﷺ  
کے پاس بیس راتیں قیام کیا۔ آپ ﷺ بہت رحم دس اور شفیق  
تھے جب آپ ﷺ نے ہماری توجہ اپنے اہل و عیال کی طرف  
ملاحظہ فرمائی تو ارشاد فرمایا اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، اپنے اہل  
خانہ کے ساتھ رہو انہیں دین کی تعلیم دو اور نماز پڑھتے رہو۔  
جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان دے اور جو  
تم میں بڑا ہو وہ تمہیں نماز پڑھائے۔

حضرت مالک بن حویرثؓ سے روایت ہے کہ دو  
آدمی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ سفر  
کرنا چاہتے تھے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم سفر پر نکلو تو  
اذان کہنا اور اقامت کہنا پھر تم میں سے جو بڑا ہو وہ اقامت  
کرائے۔

13- باب مَنْ قَالَ لِيُؤْذِنَ

فِي السَّفَرِ مُؤْذِنٌ وَاحِدٌ.

382- عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ:  
أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي، فَأَقَمْنَا  
عِنْدَهُ عَشْرِينَ لَيْلَةً، وَكَانَ رَجِيماً رَفِيقاً، فَلَمَّا  
رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ: (ارْجِعُوا  
فَكُونُوا فِيهِمْ وَعَلَيْهِمْ، وَصَلُّوا، فَإِذَا  
خَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤْذِنَ لَكُمْ أَحَدُكُمْ.  
وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْبَرُكُمْ).

383- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ: أَلَّا  
رَجُلَانِ النَّبِيِّ ﷺ. يُرِيدَانِ السَّفَرَ، فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا، فَأَذِنَا، ثُمَّ أَقِيمَا.  
ثُمَّ لِيُؤَمِّكُمَا أَكْبَرُكُمَا).

إِنْ شِئْتُمْ (إِنْ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا)

391 - عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: (أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ  
أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَشَى. وَالَّذِي يَنْتَظِرُ  
الصَّلَاةَ حَتَّى يُصَلِّيَهَا مَعَ الْإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا  
مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ).

حضرت ابو موسیٰ جیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سب سے زیادہ نماز کا ثواب ان  
لوگوں کو ملتا ہے جو دور سے چل کر آتے ہیں پھر وہ جو ان کی  
نسبت زیادہ دور سے آتے ہیں جو شخص نماز کا منتظر رہتا ہے  
یہاں تک کہ امام کے ساتھ نماز پڑھتا ہے اس کا ثواب اس شخص  
سے زیادہ ہے جو نماز پڑھے پھر سو جائے۔

ظہر اول وقت پڑھنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ جیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا ایک شخص راستے میں جا رہا تھا کہ اس نے راستے  
میں کانٹے دار مٹی دیکھی تو اسے بٹا دیا اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو قبول  
فرمایا اور اس کی مغفرت فرمادی۔ پھر ارشاد فرمایا شہداء پانچ ہیں:  
طاغون سے، پیٹ کے عارضہ سے، ڈوبنے سے، دب کر مرنے سے  
اور اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہونے سے۔ حدیث کا بقیہ  
حصہ پہلے گزر چکا ہے۔

ہر قدم پر ثواب

حضرت انس جیؓ سے روایت ہے کہ نبی سلمہ نے ارادہ کیا  
کہ نقل مکانی کر کے نبی کریم ﷺ کے قریب آسکیں۔ نبی کریم  
ﷺ نے مدینہ منورہ کو خالی کر دینا پسند فرمایا بندہ ارشاد فرمایا کہ  
کیا تم اپنے قدموں کا ثواب پانا نہیں چاہتے؟

عشاء کی نماز باجماعت ادا کرنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ جیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

21- باب فَضْلِ التَّهَجُّدِ إِلَى الظُّهْرِ

392 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: (بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ عُصْنًا  
شَوْكًا عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخْرَعَهُ. فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ. فَغَفَرَ  
لَهُ). ثُمَّ قَالَ (الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ: الْمَطْعُونُ،  
وَالنَّبْطُونُ، وَالْغَرِيقُ، وَصَاحِبُ الْهَدْمِ،  
وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ). وَبَاقِي الْحَدِيثِ  
تَقْدِمُ.

22- باب أَحْتِسَابِ الْآثَارِ.

393 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ بَنِي سَلَمَةَ أَرَادُوا أَنْ

يَتَحَوَّلُوا مِنْ مَنَازِلِهِمْ. فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ  
النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ فَكَّرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. أَنْ  
يُعْرُوا الْمَدِينَةَ. فَقَالَ: (أَلَا تَحْتَسِبُونَ  
آثَارَكُمْ).

23- باب فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

394 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ. (لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلُ عَلَى الْمُتَافِقِينَ مِنْ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَلَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوًّا).

24- باب مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ، وَفَضْلُ الْمَسَاجِدِ.

395 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللَّهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ، وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ، وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ، وَرَجُلَانِ تَحَابَّتَا فِي اللَّهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ، وَرَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ إِنْ أَحَافُ اللَّهُ، وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ، وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللَّهَ خَالِيًا، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ).

25- باب فَضْلٍ مَنْ عَدَا

أَوْ رَاحَ إِلَى الْمَسْجِدِ.

396 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (مَنْ عَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَرَاحَ أَعَدَّ اللَّهُ لَهُ نَزْلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، كُلَّمَا عَدَا أَوْ رَاحَ

کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافقین پر فجر اور عشاء کی نماز سے زیادہ بھاری کوئی نماز نہیں ہے۔ اگر انہیں معلوم ہو جائے کہ ان میں کیا ہے تو گھٹنوں کے بل بھی حاضر ہوتے۔

جو مسجد میں بیٹھ کر نماز کا انتظار کرے

اور مساجد کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سات اشخاص کو اللہ تعالیٰ اپنے سایہ رحمت میں جگہ عطا فرمائے گا کہ جس روز اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ ① عادل حکمران، ② وہ نوجوان جو اپنے رب کی عبادت میں پردان چڑھا، ③ وہ آدمی جس کا دل مسجد میں اٹکا رہتا ہے، ④ وہ دو اشخاص جو اللہ کی محبت میں جمع ہوں اور اسی کے لیے جدا ہوں، ⑤ وہ آدمی جسے کوئی منصب و جمال والی عورت بلائے اور وہ کہہ دے میں اللہ سے ڈرتا ہوں، ⑥ وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے حتیٰ کہ اس کے بائیں ہاتھ کو معلوم نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا، ⑦ وہ شخص جو تنہائی میں اللہ کا ذکر کرے اور اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگیں۔

صبح و شام مسجد جانے

والے کی کیفیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو صبح و شام مسجد میں جائے تو اللہ تعالیٰ جنت میں اس کے لیے اتنی ہی مرتبہ مہربانی فرمائے گا جتنی مرتبہ وہ صبح و شام مسجد میں گیا ہوگا۔

جب نماز کی اقامت ہو جائے تو فرض  
نماز کے سوا کوئی نماز نہ پڑھے

حضرت عبداللہ بن مالک ابن خنیسہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو مدح فرمایا کہ اقامت کہی جا رہی ہے اور وہ دو رکعتیں پڑھ رہا ہے جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگوں نے اسے گھیر لیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا کیا صبح کی چار؟ کیا صبح کی چار رکعات ہیں؟

جماعت میں حاضر ہونے  
کے لیے مریض کی حد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ اس بیماری میں تھے جس میں وصال ہو۔ اور نماز کے وقت اذان کہی گئی فرمایا ابو بکر کو کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ عرض کی گئی کہ ابو بکر نرم دل ہیں جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو لوگوں کو نماز نہ پڑھاسکیں گے۔ دوبارہ فرمایا تو دوبارہ وہی عرض کی گئی تیسری مرتبہ وہی حکم فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم حضرت یوسف کو گھیرنے والیوں کی طرح معصوم ہوتی ہو ابو بکر سے کہو لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے باہر تشریف لائے۔ نبی کریم ﷺ نے کچھ افادہ محسوس کیا تو دو اشخاص کا سہارا لیے ہوئے تشریف لائے گویا میں اب بھی آپ کے پاؤں مبارک کو مرض کے باعث زمین پر لگتا ہوا دیکھ رہی ہوں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو دیکھ کر پیچھے ہٹنے کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم

26- بَابُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ  
فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْكُتُوبَةُ.

397- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَالِكٍ ابْنِ بُحَيْنَةَ، رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا وَقَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكَعَتَيْنِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَاتَ بِهِنَّ النَّاسُ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الصُّبْحُ أَرْبَعًا، الصُّبْحُ أَرْبَعًا).

27- بَابُ حَدِّ الْمَرِيضِ  
أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ.

398 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، مَرَضُهُ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، فَخَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ، فَقَالَ: (مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ). فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ، إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ. وَأَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ، فَأَعَادَ الثَّلَاثَةَ فَقَالَ: (إِنْ كُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ). فَخَرَجَ أَبُو بَكْرٍ فَصَلَّى، فَوَجَدَ النَّبِيَّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خَفَّةً، فَخَرَجَ يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ رَجُلِيهِ تَخْطَانِ مِنَ الْوَجَعِ، فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ، فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ. أَنْ مَكَانَكَ، ثُمَّ أَتَى بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي



وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ. وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ  
بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَفِي رَوَايَةٍ: جَلَسَ عَنْ يَسَارِ  
أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا.

399- وَعَنْهَا. فِي رَوَايَةٍ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ  
النَّبِيُّ ﷺ. وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ أَنْ  
يُمَرِّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَ لَهُ. وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقْدِيمُ  
أَنفَاءً.

28- بَابُ هَلْ يُصَلِّي الْإِمَامُ مِمَّنْ حَضَرَ  
وَهَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ  
400- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ  
فِي يَوْمٍ ذِي زُدْجٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى  
الصَّلَاةِ. قَالَ: قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرَّحَالِ. فَنَظَرَ  
بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ. فَكَانَتْهُمْ أَنْكَرُوا. فَقَالَ  
كَانَكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا، إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ  
خَيْرٌ مِنِّي - يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِنَّهَا عَزَمَةٌ، وَإِنِّي  
كَرِهْتُ أَنْ أُخْرِجَكُمْ.

401- عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ مِنْ

ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو پھر آپ ﷺ کو لایا گیا  
تو آپ ﷺ نے ان کے پہلو میں بیٹھ گئے پھر آپ ﷺ نے  
نماز شروع فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی  
اقتدا میں نماز پڑھی جبکہ باقی لوگوں نے حضرت ابو بکر صدیق  
رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں نماز پڑھی۔ ایک اور روایت میں ہے کہ آپ  
ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر نماز ادا فرمائی۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ انہوں  
نے فرمایا جب نبی کریم ﷺ شدید بیمار ہو گئے تو آپ ﷺ نے  
اپنی ازواج سے میرے پاس رہنے کی اجازت طلب فرمائی تو  
سب نے اجازت دے دی۔ باقی حدیث ابھی اوپر گزری ہے۔

کیا جو حاضر ہوں امام انہیں نماز پڑھا دے کیا  
جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ایک  
کچھڑ والے روز ہمیں خطبہ دیا اور مؤذن کو حکم فرمایا جب وہ حی علی  
الصلوٰۃ پر پہنچے تو یوں کہہ لے کہ اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز  
پڑھ لیں۔ پس بعض لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے  
گویا انہیں اعتراض تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ  
تمہیں اس پر اعتراض ہے حالانکہ یہ کام اس مبارک شخصیت  
نے کیا ہے جو مجھ سے بہت بہتر ہے یعنی نبی کریم ﷺ تمہیں آنا  
پڑ جاتا اس لیے میں نے پسند نہ کیا کہ تمہیں مشقت میں ڈال  
دوں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ



الْأَنْصَارِ: إِنْ لَمْ أَسْتَطِيعِ الصَّلَاةَ مَعَكَ. وَكَانَ رَجُلًا ضَعْفًا، فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا، فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا، وَنَضَحَ ظَرْفَ الْحَصِيرِ، صَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لَأَنْسِ: أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى، قَالَ: مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ.

ایک انصاری شخص نے عرض کی میں آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ وہ ایک باری بھر کم آدمی تھا۔ اس نے نبی کریم ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور اپنے گھر آنے کی دعوت پیش کی۔ پس آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھائی اور ایک کنارے کو دھویا۔ اس پر آپ ﷺ نے دو رکعتیں پڑھیں۔ فرمائیں۔ آل جارود میں سے ایک آدمی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی کریم ﷺ نماز چاشت، رات، صبح کرتے تھے، فرمایا میں نے اس روز کے علاوہ آپ ﷺ کو یہ نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا۔

## 29- بَابُ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ

### وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

402 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا قُبِضَ الْعِشَاءُ فَأَبْدُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ، وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عِشَائِكُمْ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب رات کا کھانا سامنے آ جائے تو نماز مغرب پڑھنے سے پہلے اسے کھا لو اور کھانے میں جلدی نہ کرو۔

## 30- بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةٍ أَهْلِهِ

### فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

403 - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: مَا كَانَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ؟ قَالَتْ: كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةٍ أَهْلِهِ، تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ.

جو گھر والوں کے کام میں مصروف ہو

پس نماز کی اقامت ہونے پر چلا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ اپنے دولت کدے میں کیا کرتے تھے، انہوں نے فرمایا کہ اپنے اہل خانہ کے کاموں میں مصروف رہتے اور جب نماز کا وقت ہو جاتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

#### 14 باب: الأذان والإقامة للمسافر إذا كانوا جماعة.

384- عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُهُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثَرِهِ (أَلَا صَلُّوا فِي الرَّحَالِ). فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوْ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ.

مسافر کے لیے اذان و اقامت  
اگر وہ زیادہ ہوں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مؤذن کو حکم فرماتے کہ اذان دو اور پھر آواز دو کہ اپنے اپنے ٹھکانوں پر نماز پڑھ لو یہ حکم بحالت سفر سرد یا بارش وانی رات دیا جاتا تھا۔

#### 15- باب قول الرجل فَاتْتَنَا الصَّلَاةَ

385 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نَصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلْبَةَ رَجَالٍ. فَلَمَّا صَلَّى قَالَ: (مَا شَأْنُكُمْ). قَالُوا: اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلَاةِ. قَالَ: (فَلَا تَفْعَلُوا. إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلَاةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ. فَمَا أَخَذَكُمُ فَصَلُّوا. وَمَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا).

حضرت ابو قتادہ جثنی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی بھگم دوڑ سنی جب نماز پڑھ چکے تو فرمایا تمہیں کیا ہوا؟ دو عرض گزار ہوئے ہم نے نماز کے لیے عجلت کی فرمایا یہ نہ کرنا جب نماز کے لیے آؤ تو سکون سے آؤ جو ملے پڑھو جو رہو جائے پوری کرلو۔

اقامت کے وقت امام کو دیکھ کر  
لوگ کب کھڑے ہوں؟

حضرت ابو قتادہ جثنی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب نماز کے لیے اقامت کہی جائے تو کھڑے نہ ہوا کرو جب تک مجھے آواز نہ ملے۔“

امام کو اقامت کے بعد کوئی  
ضرورت پیش آ جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک مرتبہ نماز کی اقامت کہی گئی اور نبی کریم ﷺ مسجد کے ایک

#### 16- باب مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا الْإِمَامَ عِنْدَ الْإِقَامَةِ.

386 - وَعَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي).

#### 17- باب الإمام تعرض له الحاجة بعد الإقامة.

387 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُتَاجَى رَجُلًا فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ.

فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ

گوشتے میں کسی آدمی سے سرگوشی فرما رہے تھے۔ آپ ﷺ نے نماز کے لیے قیام نہ فرمایا یہاں تک کہ لوگوں کو نیند آنے لگی۔

### 18- باب وجوب صلاة الجماعة

388 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ أُمَرَ بِمُحَاطَبِ قَبِيحَ خَطْبٍ، ثُمَّ أُمَرَ بِالصَّلَاةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا، ثُمَّ أُمَرَ رَجُلًا فَيُؤَمِّرَ النَّاسَ، ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأَحَرَّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ: أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا، أَوْ مِزْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ).

باجماعت نماز پڑھنے کا واجب ہونا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں نے ارادہ کر لیا کہ لکڑیاں جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لیے اذان کا حکم دوں پھر کسی شخص کو لوگوں کی امامت کرنے کا حکم دوں اور پھر میں ایسے لوگوں کی طرف جاؤں (جو جماعت کے تارک ہیں) پھر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں، قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ان میں کسی کو یہ علم ہو جائے کہ اسے موتی ہڈی یا دو عمدہ کھریاں ملیں گی وہ عشاء میں ضرور حاضر ہو۔

### 19- باب فضل صلاة الجماعة

389 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: (صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَعِشْرِينَ كَرَجَةً).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا باجماعت نماز تنہا شخص کی نماز سے ستر کمرے درجے فضیلت رکھتی ہے۔

### 20- باب فضل صلاة الفجر في جماعة

390 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ يَقُولُ (تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيعِ صَلَاةُ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ، بِخَمْسٍ وَعِشْرِينَ جُزْءًا، وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَمَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ). ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَأَقْرَأُوا

نماز فجر باجماعت پڑھنے کی فضیلت  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ باجماعت نماز تنہا کی نماز پر پچیس درجے فضیلت رکھتی ہے اور رات اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں جمع ہوتے ہیں پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر چاہو تو یہ پڑھ لو۔

## 31- باب مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ وَهُوَ لَا

يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ

النَّبِيِّ ﷺ. وَسُنَّتَهُ.

404 - عَنْ مَالِكُ بْنُ الْحَوَارِثِ قَالَ: إِنِّي

لَأُصَلِّي بِكُمْ وَمَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ أَصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي.

جو لوگوں کو نماز پڑھائے اور اس کا

ارادہ نبی کریم ﷺ کی نماز

اور سنتیں سکھانا ہو

حضرت مالک بن حواریث سے روایت ہے کہ میں نے فرمایا میں تمہیں نماز پڑھاؤں گا اس نماز سے میرا ارادہ ہے کہ جس طرح میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے اسی طرح پڑھاؤں۔

صاحب علم و فضل امامت کا

زیادہ مستحق ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث کہ ابو بکر سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں پہلے گزر چکی ہے وہ اس روایت میں فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا پائیں گے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے کہیں کہ حضرت ابو بکر جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کے باعث لوگوں کو اپنی آواز نہ سنا پائیں گے لہذا حضرت عمر کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم تو حضرت یوسف علیہ السلام والی عورتوں کی طرح ہو۔ ابو بکر سے کہو کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا آپ سے مجھے بھلائی نہیں پہنچی۔

## 32- باب أَهْلُ الْعِلْمِ

وَالْفَضْلُ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ.

405 - عَنْ عَائِشَةَ حَدِيث: مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ

فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ، تَقَدَّمَ، وَفِي هَذِهِ الزَّوَايَةِ قَالَتْ: قُلْتُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ، لَمْ يُسَبِّحِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمَرَّ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ حَفْصَةَ: قُولِي لَهُ: إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ، لَمْ يُسَبِّحِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ، فَمَرَّ عُمَرُ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ. فَفَعَلْتُ حَفْصَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَهْ، إِنَّكُمْ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ، مَرُّوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ). فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لَأُصِيبَ مِنْكَ خَيْرًا.

406 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي

لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ. الَّذِي تُؤَلِّي فِيهِ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الْإِثْنَيْنِ، وَهُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلَاةِ، فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ. سِتْرَ الْحُجْرَةِ، يَنْظُرُ إِلَيْنَا. وَهُوَ قَائِمٌ، كَانَ وَجْهُهُ وَرَقَةً مُصْغَفٍ، ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ، فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتِنَ مِنَ الْفَرَجِ بِرُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ، فَتَكَصَّ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقْبَتِهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ، وَظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. خَارِجٌ إِلَى الصَّلَاةِ، فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ. أَنْ أَمْتُوا صَلَاتَكُمْ، وَأَرْغَى السِّتْرَ. فَتَوَلَّى مِنْ يَوْمِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کی مرض وصال میں نماز پڑھایا کرتے تھے یہاں تک کہ پیر کے روز نماز میں صف بستہ تھے تو نبی کریم ﷺ نے حجرے کا پردہ اٹھایا اور ہماری طرف دیکھنے لگے۔ آپ ﷺ کھڑے تھے اور آپ ﷺ کا چہرہ مبارک گویا مصحف کا ورق تھا۔ پر تبسم نہ کیا، ہر اس خوشی میں ﷺ کا دیدار کرتے رہے پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے تاکہ صف میں مل جائیں انہیں مان تھا کہ شاید نبی کریم ﷺ نماز کے لیے تشریف دار ہے ہیں۔ آپ ﷺ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی نماز پوری کر دو اور پردہ گرا دیا۔ نبی کریم ﷺ نے اسی روز وصال فرمایا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک صحابہ کرام کے عشق سول و تعظیم نبی ﷺ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ غور فرمائیں کہ صبح کرام نماز کے دوران ہی اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے دیدار سے سیراب ہوتے رہے اسی طرح سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی دوران امامت ہی خواہش میں پیچھے ہٹنے لگے کہ سرور عالم ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا کریں۔ یہاں نبی کریم ﷺ بھی صبح کرام پر ناراض نہیں ہوئے کہ نماز کے دوران نماز سے توجہ ہٹا کر مجھے کیوں دیکھ رہے ہو یا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر ناراضگی نہ فرمائی کہ نماز پڑھاتے پڑھاتے پیچھے کیوں ہٹنے لگے بلکہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں بالخصوص وہ لوگ غور کریں جو دوران نماز آقا و مولیٰ ﷺ کے خیال آنے سے تزلزل و گدھے کا خیال آنا پسند کرتے ہیں (نعوذ باللہ)۔

33- باب مَنْ دَخَلَ لِيَوْمٍ

النَّاسُ فَجَاءَ الْإِمَامَ

407 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ، فَخَانَتْ الصَّلَاةَ، فَجَاءَ الْمُؤَدِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ: أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمُ؟

جو لوگوں کی امامت کر رہا ہو کہ

پہلا امام آجائے

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمرو بن عوف کے پاس صبح کی غرض سے تشریف لے گئے۔ نماز کا وقت ہو گیا تو مؤذن نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے عرض کی کیا آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں گے؟



قَالَ: نَعَمْ: فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ، لِحَاجَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَالتَّاسُ فِي الصَّلَاةِ، فَتَخَلَّصَ حَتَّى وَقَفَ فِي الصَّفِّ، فَصَفَّقَ النَّاسُ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ، فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ التَّفَتَّ، فَرَأَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَنْ أَمُكِّنْ مَكَانَكَ، فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - يَدَيْهِ، لِحَيْدِ اللَّهِ عَلَى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مِنْ ذَلِكَ، ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى اسْتَوَى فِي الصَّفِّ، وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَصَلَّى، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَتُبِتَ إِذَا أَمَرْتُكَ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا كَانَ لِإِبْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ، مَنْ رَأَاهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ، فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ التُّفِيتَ إِلَيْهِ، وَإِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ).

آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے لوگ نماز میں تھے آپ ﷺ صفوں میں داخل ہو کر صف میں کھڑے ہو گئے۔ لوگوں نے اپنے ہاتھ پہ ہاتھ مارا جبکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز میں کسی طرف میں التفات نہ کرتے تھے پھر لوگوں نے متواتر ایسا کیا تو وہ متوجہ ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تو آپ نے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ عطا فرمایا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹے اور صف میں آئے اور رسول اللہ ﷺ آگے تشریف لے آئے اور نماز پڑھائی۔ پھر فارغ ہو کر ارشاد فرمایا اے ابو بکر تمہیں اپنی جگہ پر رہنے سے کس چیز نے منع کیا؟ جبکہ میں نے اجازت دے دی تھی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ، بن ابی قحافہ میں یہ جرأت نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے کھڑے ہو کر نماز پڑھائے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تمہیں متواتر اپنے ہاتھ پر ہاتھ مارتے دیکھا جب نماز میں کوئی بات پیش آئے تو سبحان اللہ کہو جب وہ سبحان اللہ کہے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا۔ اور اپنے ہاتھ پہ ہاتھ مارنا عورتوں کے لیے ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ کرام کی محبتوں کو ظاہر کرتی ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کی اجازت ملنے کے باوجود نماز میں بھی آپ ﷺ کے آگے کھڑا ہونا پسند نہ فرمایا اور اجازت ملنے پر بھی حضور ﷺ کی اقتداء میں نماز ادا فرمائی۔ یہی حال صحابہ کرام علیہم الرضوان کا تھا کہ حالانکہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء میں نماز جاری تھی لیکن جیسے ہی رسول اللہ ﷺ تشریف لائے سب نے آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھنا پسند کیا اسی لیے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متواتر ہاتھ بجا کر نبی کریم ﷺ کی موجودگی کی طرف توجہ دلائی اور یوں سب نے اپنے آپ کا دوسولہ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی۔



34- بَابُ إِثْمَا جُعِلَ الْإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ  
 408 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَمَّا ثَقُلَ  
 النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: (أَصَلَّى النَّاسُ). قُلْنَا: لَا يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ. قَالَ: (ضَعُوا لِي  
 مَاءً فِي الْبُخْضِ). قَالَتْ: فَفَعَلْنَا، فَأَغْتَسَلَ.  
 فَذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ.  
 فَقَالَ ﷺ: (أَصَلَّى النَّاسُ). قُلْنَا: لَا، هُمْ  
 يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (ضَعُوا لِي مَاءً  
 فِي الْبُخْضِ). قَالَتْ: فَقَعَدَ فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ  
 ذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ:  
 (أَصَلَّى النَّاسُ). قُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا  
 رَسُولَ اللَّهِ، فَقَالَ: (ضَعُوا لِي مَاءً فِي  
 الْبُخْضِ)، فَقَعَدَ فَأَغْتَسَلَ، ثُمَّ ذَهَبَ لِيَتَوَضَّأَ  
 فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ، ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ: (أَصَلَّى  
 النَّاسُ). فَقُلْنَا: لَا، هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ، وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ، يَنْتَظِرُونَ  
 النَّبِيَّ ﷺ لِصَلَاةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ - فَأَرْسَلَ  
 النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَأَتَاهُ  
 الرَّسُولُ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ  
 تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَكَانَ رَجُلًا  
 رَفِيقًا: يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ:  
 أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ، فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الْآيَاتِ،  
 وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ.

امام اس لیے بنایا جائے تاکہ اس کی پیروی کی جائے  
 حضرت عائشہ صدیقہ جنتیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
 فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کے مرض نے شدت اختیار کی تو  
 ارشاد فرمایا کہ کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی نہیں  
 بلکہ یا رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے انتظار میں ہیں پھر آپ ﷺ  
 نے ارشاد فرمایا میرے لیے ایک لگن میں پانی رکھ دو ہم نے یہی  
 کیا تو غسل فرمایا پھر جانا چاہا غشی طاری ہو گئی افاقہ ہوا تو فرمایا  
 لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ وہ  
 آپ کے انتظار میں ہیں فرمایا میرے لیے لگن میں پانی رکھ دو  
 پس اٹھے اور غسل فرمایا پھر جانے لگے تو غشی طاری ہو گئی جب  
 افاقہ ہوا تو فرمایا کیا لوگوں نے نماز پڑھ لی؟ ہم نے عرض کی نہیں یا  
 رسول اللہ ﷺ وہ آپ کے انتظار میں ہیں۔ لوگ مسجد میں  
 رکے عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے۔ پس نبی کریم ﷺ نے  
 حضرت ابو بکر صدیق جنتیہ کے پاس پیغام بھیجا کہ وہ لوگوں کو نماز  
 پڑھائیں۔ پس قاصد نے جا کر آپ ﷺ کو بتایا کہ رسول اللہ  
 ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ حضرت  
 ابو بکر صدیق جنتیہ نرم دل انسان تھے انہوں نے حضرت عمر  
 فاروق جنتیہ سے فرمایا کہ آپ نماز پڑھائیں، حضرت عمر فاروق  
 جنتیہ نے فرمایا کہ آپ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں اس کے بعد  
 ابو بکر صدیق جنتیہ ان ایام میں نماز پڑھاتے رہے۔ باقی  
 حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

409- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثٌ

صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَهُوَ شَاكٍ، تَقَدَّمَ وَفِي  
هَذِهِ الرَّوَايَةِ قَالَ: وَإِذَا صَلَّى جَالِسًا فَصَلُّوا  
جُلُوسًا).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث جس میں  
نبی کریم ﷺ کی بیماری کے سبب گھر میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے  
پہلے گزر چکی ہے۔ اس روایت میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر  
نماز پڑھو۔

امام کے پیچھے کب سجدہ کرے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
رسول اللہ ﷺ صبح اللہ لمن حمدہ کہتے تو ہم میں سے کوئی ایک بھی  
اپنی پیٹھ نہ جھکاتا جب تک نبی کریم ﷺ سجدے میں نہ چلے  
جاتے پھر اس کے بعد ہم سجدے میں جاتے۔

امام سے پہلے

سراٹھانے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کیا تم میں  
سے جو بھی اپنا سر امام سے پہلے اٹھا لیتا ہے اسے اس بات کا ڈر  
نہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا سر جیسا کر دے یا اللہ  
تعالیٰ اس کی صوت گدھے جیسی کر دے۔“

غلام اور آزاد کردہ غلام

اور نابالغ بچے کی امامت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان  
کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سنو، اور اطاعت  
کرو اگرچہ حبشی عی تم پر حاکم مقرر کیا جائے جس کا سر منقہ جیسا

35- بَابُ مَتَى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

410 - عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ إِذَا قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، لَمْ يَخْنِ  
أَحَدًا مِنَّا ظَهْرَهُ، حَتَّى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ. سَاجِدًا،  
ثُمَّ نَقَعَ سُجُودًا بَعْدَهُ.

36- بَابُ إِثْمٍ مَنْ رَفَعَ

رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ

411- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ:

(أَمَّا يَخْشَى أَحَدُكُمْ، أَوْ: أَلَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ،  
إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الْإِمَامِ، أَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ  
رَأْسَهُ رَأْسَ جَمَارٍ، أَوْ يَجْعَلَ اللَّهُ صُورَتَهُ صُورَةَ  
جَمَارٍ).

37- بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى.

وَالْغُلَامِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمَ.

412 - عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ:

(اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتُعِذَ عَلَيْكُمْ  
حَبَشِيٌّ، كَانَ رَأْسُهُ زَيْبَةً).

### 38- باب إِذَا لَمْ يُتِمَّ الْإِمَامُ

وَأَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

413 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

قَالَ: (يُصَلُّونَ لَكُمْ، فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ، وَإِنْ أَخْطَأُوا فَكُمُ وَعَلَيْهِمْ).

### 39- باب يَقُومُ عَنْ يَمِينِ الْإِمَامِ

يَحْذَاهُ سَوَاءٌ إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ.

414 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ حَدِيثٌ مَبْنِيٌّ فِي

بَيْتٍ خَالَتِهِ تَقْدُّمُ، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: ثُمَّ نَامَ حَتَّى نَفَخَ، وَكَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ، ثُمَّ أَتَاهُ الْمَوْذِنُ، فَخَرَجَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ.

### 40- باب إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَكَانَ

لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلَّى.

415 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ مُعَاذَ بْنَ

جَبَلٍ كَانَ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَوْمُ قَوْمِهِ، فَصَلَّى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ، فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ، فَكَانَ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ: (فَتَانِ فَتَانِ) ثَلَاثَ مَرَّاتٍ أَوْ قَالَ: (فَاتِنَا فَاتِنَا فَاتِنِ)

جب امام کی نماز پوری نہ ہو

اور مقتدی پوری کر لیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر صحیح پڑھائیں تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اگر غلطی کریں تو تمہیں ثواب سے محروم کر اس کا وبال ان پر ہوگا۔

جب دو نمازی ہوں تو مقتدی امام کے

دائیں جانب کھڑا ہوا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کردہ حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں انہوں نے اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھبرات بسر کرنے کا ذکر کیا ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ پھر آپ ﷺ استراحت فرمانے لگے حتیٰ کہ سانس کی آواز آنے لگی اور جب آپ سوتے تو سانس کی آواز ضرور آتی تھی اس کے بعد مؤذن حاضر خدمت ہوا تو تشریف لے گئے اور نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

جب امام طول دے اور کسی شخص کو حاجت پیش آئے

تو نکل جائے پھر نماز پڑھے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھا کرتے اس کے بعد جا کر اپنی قوم کی امامت کرتے۔ ایک دن انہوں نے عشاء کی نماز پڑھائی اور اس میں سورۃ البقرہ تلاوت کی تو ایک شخص نماز سے نکل گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو اس سے رنج ہوا یہ بات جب نبی کریم ﷺ تک یہ بات پہنچی تو آپ ﷺ

وَأَمْرُهُ بِسُورَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفْصَلِ.

41- باب تَخْفِيفِ الْإِمَامِ فِي الْقِيَامِ  
وَإِثْمَامِ الرَّكُوعِ وَالسُّجُودِ.

416 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ:

وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلَاةِ  
الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلَانٍ، مِمَّا يُطِيلُ بَنًا، فَمَا  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا  
مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ مِنْكُمْ مُنْفِرِينَ،  
فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ، فَإِنْ فِيهِمْ  
الضَّعِيفُ وَالْكَبِيرُ وَذَا الْحَاجَةِ).

417 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا حَدِيثٌ مُعَادٍ، وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ:  
(فَلَوْلَا صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمِ رَبِّكَ، وَالشَّمْسِ  
وَضُحَاهَا، وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى).

42- باب الْإِيجَازِ فِي الصَّلَاةِ وَإِكْمَالِهَا

418 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

يُوجِزُ الصَّلَاةَ وَيُكْمِلُهَا.

43- باب مَنْ أَخَفَّ الصَّلَاةَ

عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ.

419 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:

(إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلَاةِ أُرِيدُ أَنْ أَطُولَ فِيهَا.

نے تین دفعہ ارشاد فرمایا فتان فتان یا فرمایا فاست فاست فاستنا، پھر  
حکم دیا اوساط مفصل کی دو سورتیں پڑھا کرو۔

امام کا قیام میں تخفیف کرنا

اور رکوع و سجود پورے کرنا

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص مرض گزار

ہوا یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں صبح کی نماز میں فلاں شخص کی

وجہ سے رہ جاتا ہوں وہ ہمیں لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ پس میں

نے رسول اللہ ﷺ کو نصیحت کرنے میں اس سے زیادہ ناراضگی

میں نہیں دیکھا اس کے بعد آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں

سے کچھ لوگ متنفر کرنے والے ہیں پس جو تم میں سے لوگوں کو

نماز پڑھائے اسے چاہیے کہ ہلکی پڑھائے کیونکہ ان میں کمزور،

بوڑھے اور حاجتمند بھی ہوتے ہیں۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے نماز

چکی ہے جس میں ذکر ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا تم

نے نماز میں سبح اسم ربك الاعلیٰ والشمس وطلعها اور للیل اذ یغشی

کیوں نہ پڑھی؟

نماز اختصار کے ساتھ پوری پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی

کریم ﷺ نماز مختصر اور کامل ادا فرمایا کرتے تھے۔

جو بچے کے رونے کی وجہ سے

نماز مختصر کر دے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میں نماز پڑھانے

فَأَسْمِعْ بُكَاءَ الصَّبِيِّ، فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلَاتِي، كَرَاهِيَةً  
أَنْ أَشُقَّى عَلَى أُمِّهِ).

کھڑا ہوتا ہوں اور ارادہ کرتا ہوں کہ اسے لمبی پڑھاؤں نہیں  
کسی بچے کے رونے کی آواز سنتا ہوں تو میں اپنی نماز کو مختصر کر  
دیتا ہوں کیونکہ میں اس کی ماں کو تکلیف میں ڈالنا ناپسند کرتا  
ہوں۔

#### 44- بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

##### عِنْدَ الْإِقَامَةِ

420 - عَنْ الثُّعْبَانَ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (لَتُسَوَّيَنَّ صُفُوفُكُمْ، أَوْ لَيَخَالِفَنَّ  
اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِكُمْ).

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تم اپنی صفوں کو درست رکھو  
ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔“

#### 45- إِقْبَالُ الْإِمَامِ عَلَى النَّاسِ

##### عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

421 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:  
(أَقْبِسُوا صُفُوفَكُمْ، وَتَرَاصُّوا، فَإِنِّي أَرَاكُمْ  
مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي).

صفیں درست ہوتے وقت امام کا

لوگوں کی طرف متوجہ ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا اپنی صفیں سیدھی کیا کرو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ کہ  
میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں۔

جب امام اور لوگوں کے

درمیان دیوار یا سترہ ہو

#### 46- بَابُ إِذَا كَانَ بَيْنَ الْإِمَامِ

##### وَبَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سِتْرَةٌ.

422 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ، وَجِدَارُ  
الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ، فَرَأَى النَّاسَ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ  
فَقَامَ أَتَانَسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، فَأَصْبَحُوا  
فَتَحَدَّثُوا بِذَلِكَ، فَقَامَ لَيْلَةَ الثَّانِيَةِ، فَقَامَ  
مَعَهُ أَتَانَسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاتِهِ، صَنَعُوا ذَلِكَ  
لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةً، حَتَّى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ،

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز میرے حجرہ میں پڑھا کرتے  
تھے اور حجرے کی دیوار نیچی تھی۔ پس لوگوں نے نبی کریم ﷺ  
کا جسم منور دیکھا تو آپ کے پیچھے نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے پھر  
صبح لوگوں سے انہوں نے اس بات کا ذکر کیا۔ دوسری رات جب  
آپ ﷺ نے قیام فرمایا تو لوگ بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھنے  
کے لیے کھڑے ہو گئے۔ ایسا دو یا تین رات ہوا یہاں تک



جَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذَلِكَ النَّاسُ فَقَالَ: (إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ).

#### 47- باب صَلَاةِ اللَّيْلِ

423 - وَفِي هَذَا الْحَدِيثِ مِنْ رَوَايَةِ زَيْدِ

بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زِيَادَةُ أَنَّهُ قَالَ: (قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ، فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْكُتُوبَةُ).

#### 48- باب رَفْعِ اليَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ

##### الأُولَى مَعَ الْإِفْتِتَاحِ سَوَاءً

424 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَلَوَ مَنْكِبَيْهِ، إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ، وَإِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ، وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذَلِكَ أَيْضًا وَقَالَ: (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ). وَكَانَ لَا يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السُّجُودِ.

#### 49- باب وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى

425 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: كَانَ

النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ.

#### 50- باب مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

426 - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بیٹھ گئے اور باہر تشریف نہ لے گئے پھر صبح ہونے کے بعد لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو فرمایا مجھے اس کا ڈر ہوا کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ فرمادی جائے۔

#### رات کی نماز

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بھی روایت ہے البتہ اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے سمجھ لیا اور دیکھ لیا جو تم نے کیا۔ اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی افضل نماز وہ ہے جو وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے۔

#### نماز کی ابتدا میں تکبیر تحریمہ

##### کے لیے ہاتھ بلند کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے یہاں تک کہ کندھوں کے برابر آ جاتے اور جب رکوع کی تکبیر کہتے اور اپنا سر مبارک اٹھاتے تو اسی طرح کرتے اور سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد کہتے۔ مگر وہ سجدوں میں ایسا نہیں کرتے تھے۔

#### نماز میں دایاں ہاتھ بائیں پر رکھنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نماز میں اپنے دائیں کو اپنی بائیں کلائی پر رکھیں۔

#### تکبیر کے بعد کیا پڑھے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ



وَعَمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ).

427 - عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَبَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً، فَقُلْتُ: يَا أَبَا وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ؟ قَالَ: (أَقُولُ: اللَّهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اللَّهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنْقَى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالطَّلْحِ وَالْبَرَدِ).

51-باب

428 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ: حَدِيثُ

الْكُسُوفِ وَقَدْ تَقَدَّمَ.

429- وفي هذه الرواية قالت: (قَدْ دَنَتْ

مِثْلِي الْجَنَّةُ حَتَّى لَوْ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لِحُتُّكُمْ بِقَطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا، وَدَنَتْ مِثْلِي النَّارُ حَتَّى قُلْتُ: أَيُّ رَبِّ وَأَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ - حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ - تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ: مَا شَأْنُ هَذِهِ قَالُوا: حَبَسَتْهَا حَتَّى مَاتَتْ جُوعًا، لَا أَطْعَمَتْنَاهَا، وَلَا أَرْسَلْتْنَاهَا تَأْكُلُ). حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ (مِنْ خَشْيَةِ أَوْ خَشْيَةِ الْأَرْضِ).

حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز الحمد للہ رب العالمین سے شروع فرمایا کرتے تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریر اور قرأت کے درمیان کچھ توقف فرماتے تھے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان توقف فرماتے ہیں کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا میں کہتا ہوں یا اللہ مجھ سے میری خطاؤں کو اتنی دور کر دے جتنی دور مشرق سے مغرب ہے۔ یا اللہ مجھے خطاؤں سے یوں پاک فرما دے جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہو جاتا ہے۔ یا اللہ میری خطاؤں کو پانی برف اور اولوں سے دھو دے۔

باب

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کسوف پہلے گزر چکی ہے۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ اس حدیث میں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جنت میرے اتنے قریب کر دی گئی کہ اگر میں چاہتا تو اس کے خوشوں میں سے ایک خوشہ تمہارے لیے لے آتا اور مجھ سے دور رخ اتنی قریب کر دی گئی کہ یہاں تک کہ میں نے عرض کی اے اللہ کیا میں ان کے ساتھ ہوں۔ پھر ایک عورت دیکھی راوی کا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس کو بلی پنچوں سے نوچ رہی تھی میں نے کہا اس عورت کو کیا ہوا فرشتوں نے عرض کی اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا نہ تو اسے خود کھانا دیتی تھی اور نہ اسے کھلا چھوڑتی کہ کچھ کھا لیتی۔

راوی کا خیال ہے کہ فرمایا حشرات الارض۔

نماز میں امام کی

طرف نظر کرنا

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے عرض کیا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ ظہر و عصر میں کچھ قرأت فرمایا کرتے تھے تو فرمایا ہاں، ہم نے عرض کی آپ کو کیسے علم ہو جاتا تھا، فرمایا کہ ریش مبارک کی حرکت سے۔

نماز میں آسمان کی

طرف نظر کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگوں کا کیا حال کہ وہ نماز میں اپنی نظریں آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں پھر آپ ﷺ نے اس بارے سختی سے فرمایا کہ لوگ اس سے باز رہیں ورنہ ان کی بیٹائی کو اچک لیا جائے گا۔

نماز میں ادھر ادھر التفات کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز میں ادھر ادھر التفات کرنے کے متعلق پوچھا فرمایا یہ خلل ہے پس شیطان بندے کی نماز میں مغل ہو جاتا ہے۔

امام اور مقتدی کے لیے تمام نمازوں میں

قرآن پڑھنے کا وجوب

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اہل کوفہ نے حضرت سعد کی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے

52- باب رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

430 - عَنْ خَبَابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ

لَهُ: أَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ، قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ لَهُ: بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُونَ ذَلِكَ، قَالَ: بِأَضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ.

53- باب رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى

السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ.

431 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: (مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ). فَأَشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ: (لَيَنْتَعِهَنَّ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ).

54- باب الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

432 - عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ: عَنْ الْإِلْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ، فَقَالَ: (هُوَ اخْتِلَاسٌ، يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ).

55- باب وَجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ

وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا.

433 - عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: شَكَأ أَهْلُ

الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - فَعَزَلَهُ

وَاسْتَغْمَلْ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا، فَشَكُّوا حَتَّى ذَكَّرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ: يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ أَنَّكَ لَا تُحْسِنُ تُصَلِّي، قَالَ: أَمَّا أَنَا، وَاللَّهِ فَإِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي بِهِمْ صَلَاةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا أَخْرِمُهُ عَنْهَا، أَصَلِّي صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الْأُولَيَيْنِ، وَأُخِفُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ، قَالَ: ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ، فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلًا أَوْ رَجُلًا إِلَى الْكُوفَةِ، فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ، وَلَمْ يَدْعُ مَسْجِدًا إِلَّا سَأَلَ عَنْهُ، وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا، حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِلْبَنِيِّ عَبَّاسٍ، فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ، يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ، قَالَ: أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لَا يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ، وَلَا يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ، وَلَا يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ، قَالَ سَعْدٌ: أَمَّا وَاللَّهِ لَا دَعْوَةَ بِثَلَاثٍ، اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا، قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً، فَأُطِلْ عُمَرَةَ، وَأُطِلْ فَقْرَهُ، وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ، وَكَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ: شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ، أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ، قَالَ الرَّوَايُ عَنْ جَابِرٍ: قَالَ رَأَيْتُهُ بَعْدُ، قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ، وَإِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطَّرِيقِ يَغَيِّرُهُنَّ.

شکایت کی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں معزول کر کے ان کی جگہ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو عامل بنا دیا۔ انہوں نے حضرت سعد بن ہیر کی یہاں تک شکایت کی یہ نماز اچھی طرح نہیں پڑھتے۔ پس حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا اے ابو اسحاق لوگ کہتے ہیں کہ آپ اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے۔ آپ نے عرض کی خدا کی قسم میں تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی نماز کی طرح پڑھاتا ہوں اور اس میں کمی نہیں کرتا۔ جب عشاء کی نماز پڑھاتا ہوں تو پہلی دو رکعتوں میں دیر لگاتا اور آخری دو رکعتیں ہلکی پڑھاتا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابواحق میرا آپ کی نسبت یہی گمان ہے پھر آپ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص یا کئی اشخاص ان کے ہمراہ کوفہ روانہ کیے تاکہ اہل کوفہ سے معلوم کریں انہوں نے وہاں کوئی مسجد نہ چھوڑی وہاں ان کے متعلق پوچھا تو سب نے ان کی تعریف کی یہاں تک کہ جب بنی عباس کی مسجد میں داخل ہوئے تو ان کا ایک آدمی کھڑا ہوا جو اسامہ بن قتادہ کہیں یا جاتا تھا۔ کینت ابو سعد تھی اس نے کہا جب آپ نے ہمیں قسم دی ہے تو سنئے ①۔ سعد جہاد میں لشکر کے ساتھ نہیں جاتے تھے، ② مال نینمت برابر تقسیم نہیں کرتے تھے، ③ فیصلے میں عدل نہیں کرتے تھے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر فرمایا اللہ کی قسم میں تجھے تین بددعائیں دیتا ہوں۔ ① اے اللہ اگر تیرا یہ بندہ جھوٹا ہے اور محض دکھلاوے اور ستانے کے لیے کھڑا ہوا ہے تو اس کی عمر لمبی کر دے اس کی تنگ دستی میں اضافہ کر دے اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے۔ اس کے بعد جب اس کا حال پوچھا جاتا تو کہتے آفت میں پھنسے ہوئے کو سعد کی بددعا لگی ہے۔ حضرت جابر

جیٹھ سے بیان کرنے والا راوی کہتا ہے کہ میں نے اسے دیکھا کہ بڑھاپے کے سبب اس کے دونوں ابرو آنکھوں پر جھکے ہوئے تھے اور وہ راستے میں گزرتی لڑکیوں کو چھیڑتا اور انہیں اشارے کرتا۔

حضرت عبادہ بن صامت جیٹھ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے اس کی نماز ہی نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ جیٹھ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول ﷺ مسجد میں تشریف لائے تو ایک شخص بھی داخل ہوا اور نماز پڑھ کر نبی کریم ﷺ کو سلام عرض کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دینے کے بعد ارشاد فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر خدمت ہوا۔ سلام عرض کیا فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ وہ واپس گیا اور اسی طرح نماز پڑھ کر حاضر خدمت ہوا، سلام عرض کیا فرمایا واپس جاؤ اور نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی تین مرتبہ فرمایا وہ عرض گزار ہوا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے مجھے اس سے بہتر نماز نہیں آتی مجھے سکھا دیجیے۔ فرمایا جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو پھر قرآن پاک میں سے تمہیں جو یاد ہو اس میں سے پڑھو پھر رکوع کرو، رکوع میں اطمینان سے رہو، پھر سر اٹھاؤ اور سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو اور سجدے میں اطمینان سے رہو پھر سر اٹھاؤ تو اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اسی طرح نماز پوری کرو۔

434- عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ).

435- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ، فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى، فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَرَدَّ وَقَالَ: (ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ). فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ) فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى، ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ). ثَلَاثًا، فَقَالَ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَحْسِنُ غَيْرَهُ، فَعَلَّيْنِي، فَقَالَ: (إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ، ثُمَّ اقْرَأْ مَا تيسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ، ثُمَّ ارْكَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَعْتِدِلَ قَائِمًا، ثُمَّ اسْجُدْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا، ثُمَّ ارْفَعْ حَتَّى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا، وَافْعَلْ ذَلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا).

## 56- باب الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

436 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكَعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ. وَيُسَبِّحُ الْآيَةَ أحيانًا. وَكَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ. وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى. وَكَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكَعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَيُقْصِرُ فِي الثَّانِيَةِ.

## 57- باب الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

437 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا - أَنَّهُ أَمَرَ الْفَضْلَ سَمِعَتْهُ وَهُوَ يَقْرَأُ: (وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا) فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّ وَاللَّهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَائَتِكَ هَذِهِ السُّورَةِ. إِنَّهَا لِأَخِيرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ.

438 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ: سَمِعْتُ

النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِطَوِيلِ الطُّوَلَيْنِ.

## 58- باب الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

439 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ.

## ظہر میں قرأت

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۃ فاتحہ اور سورۃیں قرأت فرمایا کرتے پہلی رکعت میں طویل قرأت فرماتے اور دوسری میں مختصر فرماتے اور کبھی کسی آیت کو سن بھی دیتے اور عصر کی نماز میں سورۃ فاتحہ اور دو سورۃیں پڑھتے فرماتے پہلی رکعت دوسری رکعت سے طویل فرماتے اور صبح کی نماز کی پہلی رکعت طویل فرماتے اور دوسری مختصر فرماتے تھے۔

## مغرب میں قرأت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا نے انہیں سورۃ والمرسلات عرفا پڑھتے ہوئے سنا تو فرمایا اے بیٹے تم نے یہ سورۃ پڑھ کر مجھے یاد دلادیا کہ یہی وہ آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی جسے آپ ﷺ مغرب کی نماز میں قرأت فرمائی۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں لمبی سورتوں میں سے زیادہ لمبی سورۃ پڑھتے ہوئے سنا۔

## مغرب میں بلند آواز سے قرأت کرنا

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب کی نماز میں سورۃ والطور قرأت فرماتے سنا۔



## 59- باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

440- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ رضي الله عنه الْعَتَمَةَ. فَقَرَأَ: (إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) فَسَجَدَ. فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ

## عشاء میں سجدے والی سورۃ قرأت کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک دفعہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورۃ اذا السماء انشقت قرأت فرمائی اور سجدہ فرمایا میں بھی اس سورت کے ساتھ ہمیشہ یہ سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جا ملوں۔

## عشاء میں قرأت

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ سفر میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشاء کی نماز میں ایک رکعت میں سورۃ التین والتین والزیٹون قرأت فرمائی ایک اور روایت میں ہے کہ فرمایا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اچھی آواز کے ساتھ قرأت کرنے والا کسی کو نہ دیکھا۔

## فجر میں قرأت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہر نماز میں قرأت کرنی چاہیے۔ پھر جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سنا میں تو ہم تمہیں سنا دیتے ہیں اور جس میں ہم سے پوشیدہ رکھا ہم تم سے پوشیدہ رکھتے ہیں اور اگر تم سورۃ فاتحہ سے زیادہ قرأت نہ بھی کرو تو کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

## فجر میں بلند آواز سے قرأت کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے چند اصحاب کے ہمراہ بازار عکاز کی طرف تشریف لے جا رہے تھے جب کہ شیاطین کو آسمانی خبروں سے روک دیا گیا تھا اور ان پر شعلے ڈالے جاتے تھے۔

## 60- باب الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ.

441 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ فِي سَفَرٍ. فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكَعَتَيْنِ (وَالثَّلَاثِينَ وَالزَّيْطُونَ).

## 61- باب الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ.

442 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ: فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ، فَمَا أَسْمَعُنَا رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَسْمَعُنَاكُمْ، وَمَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ، وَإِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أَمْرِ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ، وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ.

## 62- باب الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

443- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - قَالَ: انْطَلَقَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ غَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ، وَقَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَبَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ، وَأُرْسِلَتْ



عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ. فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ. فَقَالُوا: مَا لَكُمْ؛ فَقَالُوا: حِيلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ وَأُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ. قَالُوا: مَا حَالُ بَيْنِكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَّثَ قَاضِرُؤَا مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا، فَاَنْظُرُوا مَا هَذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ، فَاَنْصَرَفَ أُولَئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةٍ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ بِتَخْلَةٍ، عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عَكَاظٍ. وَهُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمِعُوا لَهُ فَقَالُوا: هَذَا وَاللَّهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ خَيْرِ السَّمَاءِ، فَهَذَا لَكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ، وَقَالُوا: يَا قَوْمَنَا: (إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَلَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ. (قُلْ أَوْحَى إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَوْحَى إِلَيْهِ قَوْلُ الْحَيِّ).

444 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَرَأَ

النَّبِيُّ ﷺ. فِيمَا أُمِرَ، وَسَكَتَ فِيمَا أُمِرَ (وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا) (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ).

شیاطین اپنے قوم کی طرف لوٹ آئے اور کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کیا تمہیں آسمانی خبروں سے روک دیا گیا ہے اور ہم پر شعلے برسائے جاتے ہیں قوم نے کہا ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کوئی نئی چیز حائل ہو گئی ہے پس مشرق و مغرب کو چھان مارو کہ وہ حائل ہونے والی چیز کیا ہے پس اسے ڈھونڈنے نکلے۔ ان میں شامل وہ جنات جو تہامہ کی جانب نکلے تھے وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف آ پہنچے آپ ﷺ اس وقت مقام نخلہ میں تھے اور بازار عکاز کا ارادہ رکھتے تھے۔ اس وقت آپ ﷺ اپنے صحابہ کے ساتھ فجر کی نماز ادا فرما رہے تھے۔ جب انہوں نے قرآن مجید سنا تو کہنے لگے اللہ قسم یہی وہ کلام ہے جو ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حائل ہو گیا ہے پس اسی مقام سے اپنے قوم کی طرف واپس ہوئے اور ان سے کہا ہم نے ایک عجیب کلام سنا جو ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے ہیں ہم اپنے رب کے ساتھ اب کسی کو شریک نہ کریں گے۔ پس اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر یہ سورت نازل فرمائی۔ قل اوحی الی۔ اور آپ ﷺ کو ہدایت دہی جنات کی باتیں بتائی گئیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو جس نماز میں جہر سے پڑھنے کا حکم ہوا آپ ﷺ نے جہر سے پڑھا اور جس میں آہستہ پڑھنے کا حکم ہوا اسے آہستہ پڑھا ”اور تمہارا رب بھولنے والا نہیں اور تمہارے لیے اللہ کے رسول کی سیرت میں بہترین نمونہ

ہے“

63- باب الْجَمْعُ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي

الرَّكْعَةِ وَالْقِرَاءَةُ بِالْخَوَاتِيمِ،

وَبُورَةِ قَبْلَ سُورَةٍ، وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ.

445 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ

فَقَالَ: قَرَأْتُ الْمُفْصَلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ.

فَقَالَ: هَذَا كَهَذَا الشَّعْرِ، لَقَدْ عَرَفْتُ النُّظَائِرَ

الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ، قَدْ كَرَّ

عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفْصَلِ، سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ

رَكْعَةٍ.

64- باب يَقْرَأُ فِي الْأَخْرَيْنِ

بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

446 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ، فِي الْأُولَيْنِ بِأَمْرِ

الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ، وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ

الْأَخْرَيْنِ بِأَمْرِ الْكِتَابِ، وَيُسَبِّعُنَا الْآيَةَ،

وَيُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي

الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ، وَهَكَذَا فِي الْعَصْرِ، وَهَكَذَا فِي

الصُّبْحِ.

65- باب جَهْرَ الْإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

447 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ:

إِذَا أَمَّنَ الْإِمَامُ فَأَمِّنُوا، فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ

تَأْمِينَهُ تَأْمِنَ الْبَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

ایک رکعت میں دو سورتیں جمع کرنا اور آخری

آیات قرأت کرنا اور سورت سے پہلی

سورت اور سورت کی پہلی آیات پڑھنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے

پاس ایک شخص حاضر ہو کر عرض گزار ہوا آج میں نے مفصل کی

تمام سورتیں ایک رکعت میں پڑھیں فرمایا کہ اسی طرح تیزی

سے جیسے شعر پڑھتے ہیں۔ میں ان تمام سورتوں کو جانتا ہوں

جنہیں نبی کریم ﷺ ملا کر قرأت فرمایا کرتے تھے۔ پھر آپ

ﷺ نے مفصل کی بیس سورتیں بیان کیں۔ یعنی ہر رکعت میں دو

دو سورتیں۔

آخری دو رکعتوں میں صرف

سورة فاتحہ قرأت کی جائے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ

ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورة فاتحہ اور دو سورتیں بھی قرأت

فرمایا کرتے تھے۔ اور دو رکعتوں میں صرف سورة فاتحہ پڑھتے

اور کبھی کوئی آیت ہمیں سنا بھی دیتے۔ اور آپ پہلی رکعت کو

دوسری رکعت سے طول دیتے اسی طرح عصر اور فجر کی نماز میں

یہی کیا کرتے تھے۔

امام کا بلند آواز سے آمین کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کیونکہ جس

کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل گئی اس کے پچھلے تمام گناہ

ذُنْبِهِ).

معاف کر دیے جائیں گے۔

### آمین کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے تو فرشتے آسمان میں آمین کہتے ہیں اگر دونوں کی آمین مل گئی تو اس سے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

### 66- بَابُ فَضْلِ التَّامِينَ

448 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ: آمِينَ، وَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: آمِينَ، فَوَافَقَتْ أَحَدَاهُمَا الْأُخْرَى، عُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

### 67- بَابُ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ.

449 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى

النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ رَاكِعٌ، فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ، فذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (زَادَكَ اللَّهُ حِرْصًا وَلَا تَعُدْ).

جب صف میں شامل ہونے سے پہلے رکوع کر لے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں اس وقت پہنچے جب آپ ﷺ رکوع میں تھے۔ پس انہوں نے صف میں ملنے سے پہلے رکوع کر لیا پھر نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا اللہ تمہارے شوق میں اضافہ فرمائے لیکن دوبارہ ایسا نہ کرنا۔

### رکوع میں تکبیر مکمل کہنا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بصرہ میں نماز پڑھی تو فرمایا انہوں نے ہمیں وہ نماز یاد کروادی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے پھر فرمایا جب آپ ﷺ اٹھتے اور جھکتے تو اس وقت تکبیر کہا کرتے تھے۔

### 68- بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

450 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ

عَلِيٍّ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ: ذَكَرْنَا هَذَا الرَّجُلَ صَلَاةً، كُنَّا نُصَلِّيْهَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَكُلَّمَا وَضَعَ.

### سجدے سے کھڑے ہوتے وقت تکبیر کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تو تکبیر کہتے جب رکوع فرماتے تکبیر کہتے پھر سمع اللہ لمن حمدہ رکوع سے پیٹھ سیدھی

### 69- بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي السُّجُودِ

451 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ، ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ، ثُمَّ يَقُولُ: (سَمِعَ اللَّهُ

يَمْنُ بِحَمْدِهِ). حِينَ يَزْفَعُ صَلَاتَهُ مِنَ الرُّكُوعِ  
ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ قَائِمٌ: (رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ).

70- بَابُ وَضْعِ الْأَكْفِ

عَلَى الرُّكْبِ فِي الرُّكُوعِ

452 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّهُ صَلَّى

إِلَى جَنْبِهِ ابْنُهُ مُصْعَبٌ قَالَ: فَطَبَّقْتُ يَدَيَّ  
كَأَنَّيَ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ لَحْذَيَّ. فَهَيَّأَنِي أَبِي  
وَقَالَ: كُنَّا نَفْعَلُهُ فَهَيَّأْنَا عَنْهُ، وَأَمَرْنَا أَنْ  
نَضَعَ أَيْدِينَا عَلَى الرُّكْبِ.

71- بَابُ اسْتِوَاءِ الظُّهْرِ فِي

الرُّكُوعِ. وَالْأَظْمِنَانِ فِيهِ.

453 - عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: كَانَ رُكُوعُ

النَّبِيِّ ﷺ. وَسُجُودُهُ وَبَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَإِذَا رَفَعَ  
مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَالْقُعُودَ قَرِيبًا  
مِنَ السَّوَاءِ.

72- بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

454 - عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا -

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ  
وَسُجُودِهِ: (سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ  
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي).

455 - وَعَنْهَا فِي رَوَايَةٍ أُخْرَى: يَتَأَوَّلُ

الْقُرْآنَ.

کرتے وقت کہتے۔ پھر سیدھے کھڑے ہو کر ربنا دلک الحمد کہتے۔

رکوع میں ہتھیلیاں

گھٹنوں پر رکھنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
مرتبہ ان کے فرزند حضرت معصب رضی اللہ عنہ نے ان کے پہلو میں نماز  
پڑھی حضرت معصب فرماتے ہیں میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو  
ملا کر اپنے گھٹنوں کے درمیان رکھ لیا میرے والد نے مجھے منع فرمایا  
اور ارشاد فرمایا ہم ایسا ہی کرتے تھے مگر ہمیں اس سے روک دیا گیا  
اور حکم فرمایا کہ اپنے ہاتھ گھٹنوں پر رکھیں۔

رکوع میں پیٹھ سیدھی رکھنا اور اس میں

اظمینان سے رہنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا رکوع و سجود اور سجدوں کا درمیانی وقت  
اور رکوع کے بعد قومہ یہ سب سوائے قیام اور تشہد کے برابر  
ہوتے تھے۔

رکوع میں دعا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ ارشاد فرماتی ہیں  
کہ نبی کریم ﷺ اپنے رکوع و سجود میں یہ فرماتے ”تو پاک ہے  
اے اللہ! اور اپنی تعریف کے ساتھ ہے ہمارے رب۔ اے  
اللہ میری مغفرت فرما۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ ایک  
دوسری روایت سے ان الفاظ میں بیان ہوئی ہے کہ آپ ﷺ

قرآن کی تلاوت فرماتے تھے۔

## اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب امام سمع اللہ لمن حمد کہے تو تم ربنا لک الحمد کہو جس کا یہ کہنا فرشتوں کے کہنے کے مطابق ہوگا اس کے پچھلے گنہ بخش دیئے جائیں گے۔

## باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں نبی کریم ﷺ کی نماز سے قریب نہ کر دوں پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ظہر، عشاء اور صبح کی نماز کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمد کہنے کے بعد قنوت پڑھتے یعنی مسلمانوں کے لیے دعا فرماتے اور کافروں پر لعنت فرماتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قنوت نماز فجر اور مغرب میں ہے

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک دن نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے جب آپ ﷺ نے رکوع سے سر مبارک اٹھا کر سمع اللہ لمن حمد فرمایا تو پیچھے سے ایک آدمی نے کہا: اے ہمارے رب تیرے ہی لیے تعریف ہے بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا یہ کلمات کس نے کہے: وہ عرض گزار ہوا میں نے فرمایا کہ میں نے تم سے زیادہ

## 73- باب فضل اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

456- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا قَالَ الْإِمَامُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ. فَقُولُوا: اللَّهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ. فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلَهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ، غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ).

## 74- باب

457- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لِأَقْرَبَنِّ

صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ.. فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ، وَصَلَاةِ الْعِشَاءِ، وَصَلَاةِ الصُّبْحِ، بَعْدَ مَا يَقُولُ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَيَلْعَنُ الْكُفَّارَ.

458- عَنْ أَنَسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ - قَالَ:

كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ.

459- عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرِّيِّ قَالَ:

كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ، قَالَ: (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ). فَقَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ (مَنْ الْمُشْكِلُ). قَالَ: أَنَا. قَالَ: (رَأَيْتُ بِضْعَةَ وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا. أَتَيْهُمْ

يَكْتُبُهَا أَوَّلًا).

فرشتوں کو انہیں لکھنے پر سبقت کرتے ہوئے دیکھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ علم مصطفیٰ ﷺ کی ایک جھلک پیش کرتی نظر آتی ہے کہ آپ ﷺ نے دورانِ نماز ہی ایک صحابی کے ربنا لک الحمد کثیراً طیباً مبارکاً منہ سے کہنے پر تیس سے زائد فرشتوں کو دیکھ لیا جو ان کلمات کا ثواب لکھنے کے لیے جھپٹ رہے تھے یعنی آپ ﷺ کے علم غیب سے نہ ہی فرشتوں کی تعداد پوشیدہ رہی اور نہ ہی یہ بات کہ وہ ثواب کے لیے ایک دوسرے پر سبقت کر رہے ہیں۔ سبحان اللہ عزوجل!

## 75- باب الإِظْمَانِ بَيْنَهُ حِينَ

يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ.

460 - عَنْ أَنَسٍ كَانَ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ

النَّبِيِّ ﷺ. فَكَانَ يُصَلِّي. وَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتَّى نَقُولَ قَدْ نَبِئَ.

رکوع سے سر اٹھانے کے بعد

اطمینان سے کھڑا ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت وہ ہمیں نبی کریم ﷺ کا طریقہ نماز بتا رہے تھے چنانچہ نماز کیلئے کھڑے ہوتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو قیام کرتے حتیٰ کہ ہم کہنے لگتے کہ بھول گئے ہیں۔

## 76- باب يَهُوَى بِالتَّكْبِيرِ

حِينَ يَسْجُدُ

461- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ:

سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمَدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. يَدْعُو

لِرَجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ

أَجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ

وَعِيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ، وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ

الْمُؤْمِنِينَ، اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ،

وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسَنِي يُوسُفَ).

وَأَهْلَ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ.

سجدے میں تکبیر

کہتا ہوا جھکے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب سر اٹھاتے اور سمع اللہ لمن حمدہ اور ربنا ولک الحمد کہتے تو کچھ لوگوں کے نام لے کر ان کے لیے دعا فرماتے اور فرماتے اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات عطا فرما۔ اے اللہ قبیلہ مضر پر اپنی گرفت سخت فرما اور ان پر حضرت یوسف علیہ السلام کے عہد جیسی قحط سالی مسلط فرما۔ ان دنوں اہل مشرق سے قبیلہ مضر والے تھے جو آپ ﷺ کے مخالف تھے۔



## 77- باب فضل الشُّجُودِ

462 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّاسَ

قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلْ تَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: (هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ؟). قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ؟). قَالُوا: لَا. قَالَ: (فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذَلِكَ، يُخَشِّرُ النَّاسَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيَقُولُ: مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ. فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ، وَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ، وَتَبْقَى هَذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا، فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ: هَذَا مَكَانُنَا حَتَّى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا، فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاكَ. فَيَأْتِيهِمُ اللَّهُ فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: أَنْتَ رَبُّنَا، فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانِي جَهَنَّمَ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأَمَّتِهِ، وَلَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ، وَكَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ: اللَّهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ، وَفِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبٌ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ؟). قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: (فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ، غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ

## سجدوں کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہم قیامت میں اپنے رب عزوجل کو دیکھیں گے؟ فرمایا کہ شب بدر کے چاند میں جبکہ اس پر ابر نہ ہو کیا تم اسے دیکھنے میں شک کرتے ہو! عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں۔ فرمایا کہ کیا تم سورج کے دیکھنے میں شک کرتے ہو جبکہ بادل نہ ہوں فرمایا نہیں فرمایا تو تم اپنے رب کو اسی طرح دیکھو کہ جب روز قیامت لوگوں کو اکٹھا کیا جائے گا تو فرمایا جائے گا جو جس کی عبادت کرتا تھا وہ اس کے پیچھے جائے چنانچہ کوئی سورج کے پیچھے ہو جائے گا کوئی چاند کے پیچھے اور کچھ بتوں کے پیچھے پھر اس امت کے لوگ باقی رہ جائیں جس میں امت کے منافق بھی ہوں گے تو اللہ عزوجل اس تجلی کے ساتھ جسے وہ نہ پہچانتے ہوں گے جلوہ فرمائے گا اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں اس پر لوگ کہیں گے ہم یہیں ٹھہرے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا رب ہم پر جلوہ فرمائے پس جب ہمارا رب ہم پر جلوہ فرمائے گا تو ہم اسے پہچانیں گے اب اللہ عزوجل ان پر جلوہ فرمائیں گے اس تجلی کے ساتھ جسے وہ پہچانتے ہوں گے اور فرمائے گا میں تمہارا رب ہوں اب لوگ کہیں گے ہاں تو ہمارا رب ہے۔ اب اللہ عزوجل انہیں بلائے اور جہنم کی پشت پر پل صراط قائم کیا جائے گا۔ رسولوں میں سب سے پہلے میں اپنی امت کے ساتھ اسے پار کروں گا اس دن رسولوں کے سوا کوئی کلام نہ کرے گا اور رسولوں کا کلام اس دن یہ ہوگا۔ اے اللہ سلامت رکھ اور جہنم میں سعدان کے

عَلَيْهَا إِلَّا اللَّهُ، تَخْطِفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ،  
فِيهِمْ مَنْ يُوَبِّقُ بِعَمَلِهِ، وَمِنْهُمْ مَنْ يُخْرَجُ  
ثُمَّ يَنْجُو، حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةً مِنْ أَرَادَ مِنْ  
أَهْلِ النَّارِ، أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ: أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ  
كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، فَيُخْرِجُونَهُمْ وَيَعْرِفُونَهُمْ  
بِآثَارِ السُّجُودِ، وَحَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ  
أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ مِنَ النَّارِ، فَكُلُّ ابْنِ  
آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ، فَيُخْرِجُونَ  
مِنَ النَّارِ قَدْ أُمْتَحَشُوا، فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ  
الْحَيَاةِ، فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي حِمِيلِ  
السَّيْلِ، ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ  
الْعِبَادِ، وَيَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَهُوَ  
آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولاً الْجَنَّةَ، مُقْبِلٌ بِوَجْهِهِ  
بِقِبْلِ النَّارِ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ اضْرِفْ وَجْهِي عَنِ  
النَّارِ، قَدْ قَسَبَنِي بِمَحْضِهَا، وَأُخْرِقَنِي ذِكَاؤُهَا.  
فَيَقُولُ: هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فَعَلْتُ ذَلِكَ بِكَ أَنْ  
تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ؟ فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ، فَيُعْطِي  
اللَّهُ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ، فَيَضْرِفُ اللَّهُ  
وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ، فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ، رَأَى  
بِهَجَّتِهَا سَكَّتْ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، ثُمَّ  
قَالَ: يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ، فَيَقُولُ  
اللَّهُ: أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعُهُودَ وَالْمَوَاقِيقَ  
أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ؟ فَيَقُولُ  
يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشَقَى خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: فَمَا

کائناتوں کی مثل آنکڑے ہوں گے۔ کیا تم نے سعدان کے  
کاٹنے دیکھے؟ لوگوں نے عرض کیا ہاں فرمایا وہ آنکڑے سعدان  
کے کائناتوں کی مثل ہیں مگر وہ کتنے بڑے ہیں اللہ کے سوا کوئی  
نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے اعمال کی وجہ سے لوگوں کو جھپٹ لیں  
گے کچھ اپنے عمل بد کی سزائیں ہلاک ہوں گے اور کچھ ریزہ ریزہ  
ہو جائیں گے پھر نجات پا جائیں گے یہاں تک کہ اللہ عزوجل  
جہنمیوں میں جس کے ساتھ مہربانی کا ارادہ فرمائے گا تو فرشتوں  
کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی عبادت کرتے تھے ان کو نکالو۔ اب  
فرشتے انہیں نکالیں گے اور انہیں سجدوں کے نشانات سے  
فرشتے پہچانیں گے۔ اور اللہ نے جہنم پر حرام فرمایا ہے کہ وہ  
سجدے کے نشان کھائے یہ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے  
ابن آدم کے پورے جسم کو آگ کھائے گی سوائے سجدے کے  
نشان کے یہ لوگ جہنم سے نکالے جائیں گے تو سیاہ کوئلہ ہو چکے  
ہوں گے اب ان پر آب حیات ڈالا جائے گا تو ان کے اعضاء  
ایسے اگیں گے جیسے دانہ سیلاب کے بہاؤ میں پھوٹتا ہے، اس کے  
بعد اللہ بندوں کے درمیان فیصلے فرمادے گا اور ایک شخص جنت و  
دوزخ کے درمیان رہ جائے گا اور یہ جہنمیوں میں سب سے آخر  
میں جنت میں داخل ہوگا اس کا چہرہ جہنم کی طرف ہوگا اب وہ  
عرض کرے گا اے رب میرا چہرہ جہنم سے پھیر دے اس کی بدبو  
نے میرا دم گھونٹ دیا ہے اور اس کی گرمی نے مجھے جھلسا دیا ہے  
اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا اگر تیرے ساتھ یہ کر دیا جائے تو کیا  
تو اس کے علاوہ اور کچھ مانگے گا تو بندہ کہے گا تیری عزت کی قسم  
نہیں رب اللہ عزوجل جتنا چاہے گا اس سے عہد و پیمان سے گا  
پھر اللہ عزوجل اس کے چہرے کو جہنم طرف سے پھیر دے گا

عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ؛  
فَيَقُولُ: لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ.  
فَيُعْطِي رَبُّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَمِيثَاقٍ.  
فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا، فَرَأَى  
زَهْرَتَهَا، وَمَا فِيهَا مِنَ النَّظَرَةِ وَالشُّرُورِ.  
فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ، فَيَقُولُ: يَا  
رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ، فَيَقُولُ اللَّهُ: وَيْحَكَ يَا ابْنَ  
آدَمَ مَا أَغْدَلَكَ، أَلَيْسَ قَدْ أُعْطِيتَ الْعَهْدَ  
وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ  
فَيَقُولُ: يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشَقَى خَلْقِكَ.  
فَيَضْحَكُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْهُ، ثُمَّ يَأْذُنُ لَهُ فِي  
دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ: تَمَنَّ. فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا  
انْقَطَعَتْ أُمِّيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ زِدْ مِنْ  
كَذَا وَكَذَا، أَقْبَلْ يَدَ يَزِيدَ رَبُّهُ، حَتَّى إِذَا انْتَهَتْ  
بِهِ الْأَمَانِيُّ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ  
مَعَهُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ -  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا - إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:  
(قَالَ اللَّهُ لَكَ ذَلِكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ). قَالَ أَبُو  
هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَّا قَوْلَهُ:  
(لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ). قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: إِنِّي  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (ذَلِكَ لَكَ وَعَشْرَةٌ أَمْثَالِهِ).

اب وہ جنت کی طرف منہ کر لے گا اس کی ترد تازی دیکھے گا جب  
تک اللہ چاہے گا چپ رہے گا پھر کہے گا اے رب مجھے جنت  
کے دروازے کے پاس کر دے تو اللہ عزوجل اس سے فرمائے گا  
کیا تم نے عہد و پیمان نہیں کیا تھا کہ جو مانگ چکا ہوں اس سے  
علاوہ اور کچھ نہیں مانگوں گا تو وہ عرض کرے گا اے رب میں  
تیری مخلوق میں سب سے زیادہ میں بد نصیب نہ رہوں۔ اب  
اللہ عزوجل فرمائے گا اگر تجھے یہ دے دیا جائے تو اس کے علاوہ  
اور کچھ تو نہیں مانگے گا اس پر عرض کرے گا تیری عزت کی قسم  
اس کے علاوہ اب اور کچھ نہیں مانگوں گا اب اس کا رب اس سے  
قول و قرار جتنا چاہے گا لے گا پھر اسے جنت کے دروازے پر  
پہنچا دے گا پھر جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچے گا اور اس کی  
شادابی اور اس میں جو ترد تازی اور خوشی ہے دیکھے گا تو جب تک  
اللہ چاہے گا چپ رہے گا پھر عرض کرے گا اے رب مجھے جنت  
میں داخل فرما دے اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا اے آدم کے  
بیٹے تیرے لیے خرابی ہو کس چیز نے تجھے عہد شکن بنا دیا کیا تو  
نے قول و قرار نہیں کیا تھا کہ جو کچھ مجھے دیا گیا ہے اس کے علاوہ  
اور کچھ نہیں مانگوں گا تو وہ عرض کرے گا اے رب مجھے اپنی  
مخلوق کا سب سے زیادہ بد نصیب نہ بنا اس پر اللہ عزوجل اپنی  
شان کے لائق بنے گا پھر اس کو جنت میں داخل ہونے کی  
اجازت دے گا اور فرمائے گا آرزو کر یہاں تک کہ اس کی آرزو  
ختم ہو جائے گی تو اللہ عزوجل فرمائے گا تیرے لیے یہ ہے اور  
اس کے برابر اور بھی دیا جاتا ہے۔ حضرت ابو سعید خدری رضی  
نے حضرت ابو ہریرہ رضی سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا تیرے لیے یہ ہے اور اس کا

دس گنا۔ تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بھی ارشاد ہے مجھے یاد نہیں صرف یہ یاد ہے یہ تیرے لیے ہے اور اس کے برابر اور۔ ابو سعید فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرمایا یہ تیرے لیے ہے اور اس کا دس گناہ اور۔

### سات ہڈیوں پر سجدہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے پیشانی پر ناک کی طرف ہاتھ سے اشارہ فرمایا، دونوں ہاتھوں دونوں گھٹنوں اور دونوں پیروں پر۔ اور یہ حکم بھی فرمایا کہ بالوں اور کپڑوں کو نہ سمیٹا جائے۔

### دونوں سجدوں کے درمیان ٹھہرے رہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں اس میں کوتاہی نہیں کروں گا کہ تمہیں اسی طرح نماز پڑھاؤں جیسے میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

### سجدوں میں کلائیوں کو نہ بچھائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سجدوں میں اعتدال رکھو اور تم میں سے کوئی کوئی اپنی کلائیوں کو کتے کی طرح نہ بچھائے۔

### جو نماز میں طاق رکعت میں

### سیدھا بیٹھ جائے پھر کھڑا ہو

حضرت مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں

### 78- باب السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ

463 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فِي رَوَايَةٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمَرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظَمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ. وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَأَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ. وَلَا تَكُفِّتِ الشِّيَابَ وَالشَّعَرَ).

### 79- باب الْهُكَيْتِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

464 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: لَا أَلُو أَنْ أَصِلَ

بِكُمِّ كَتَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقْدِمَ.

### 80- باب لَا يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

465 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ. وَلَا يَبْسُطُ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِساطَ الْكَلْبِ).

### 81- باب مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا

فِي وَثَرٍ مِنْ صَلَاتِهِ ثُمَّ نَهَضَ -

466 - عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ أَنَّهُ رَأَى

النَّبِيِّ ﷺ. يُصَلِّي، فَإِذَا كَانَ فِي وَثْرٍ مِنْ صَلَاتِهِ  
لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا.

نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو جب نماز کی حاق  
رکعت میں ہوتے تو کھڑے نہ ہوتے یہاں تک کہ سیدھے نہ  
بیٹھ جاتے۔

## 82- باب يُكَبِّرُ وَهُوَ

يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ.

467 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى، فَجَاءَهُ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ  
رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ، وَحِينَ سَجَدَ، وَحِينَ رَفَعَ.  
وَحِينَ قَامَ مِنَ الرُّكْعَتَيْنِ وَقَالَ: هَكَذَا  
رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ.

دونوں سجدوں سے  
اٹھتے ہوئے تکبیر کہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
نماز پڑھائی پس جب سجدے سے سر اٹھایا اور جب پھر سجدہ کیا  
اور پھر سر اٹھایا اور جب دو رکعتوں کے بعد کھڑے ہوئے تو  
آواز سے تکبیر کہی پھر فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ایسا ہی  
کرتے دیکھا ہے۔

## 83 باب سُنَّةُ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

468 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ

فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ، وَأَنَّهُ رَأَى وَلَدَهُ فَعَلَ  
ذَلِكَ فَنَهَاهُ، وَقَالَ: إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ  
تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى، وَتَثْنِي الْيُسْرَى،  
فَقَالَ لَهُ: إِنَّكَ تَفْعَلُ ذَلِكَ، فَقَالَ: إِنَّ رِجْلَيَّ  
لَا تَحْمِلَانِي.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نماز میں  
چار زانو بیٹھتے لیکن جب انہوں نے اپنے بچے کو ایسا کرتے  
دیکھا تو اسے منع کیا اور ارشاد فرمایا کہ نماز میں سنت طریقہ یہ  
ہے کہ اپنے دائیں پیر کو کھڑا رکھو اور بائیں کو بچھا لیو۔ آپ کے  
بیٹے نے عرض کی آپ ایسا کیوں کرتے ہیں انہوں نے فرمایا  
کہ میرے پیر میرا بوجھ نہیں اٹھا سکتے۔

469 - عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا كُنْتُ أَحْفَظُكُمْ لِصَلَاةِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ  
حِذَاءَ مَنْكَبَيْهِ، وَإِذَا رَكَعَ أَمَكَّنَ يَدَيْهِ مِنْ  
رُكْبَتَيْهِ، ثُمَّ هَضَرَ ظَهْرَهُ، فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ  
اسْتَوَى حَتَّى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ، فَإِذَا سَجَدَ

حضرت حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی نماز آپ سب سے زیادہ یاد  
ہے۔ میں نے دیکھا کہ جب آپ ﷺ تکبیر تحریر کہتے تو اپنے  
دو ہاتھ کندھوں تک کرتے اور جب رکوع فرماتے تو اپنے ہاتھ  
گھٹنوں پر جما لیتے اور پیٹھ کو جھکا لیتے۔ جب سر اٹھاتے تو بالکل  
سیدھے ہو جاتے کہ ہر جوڑا اپنی جگہ پر آ جاتا اور جب سجدہ



فرماتے تو ہاتھوں کو نہ بچھاتے اور نہ ہی سینے اور پیروں کی انگلیاں قبلہ رخ رکھتے۔ جب دوسری رکعت پر بیٹھتے تو بائیں پیر پر بیٹھتے اور دایاں پیر کھڑا رکھتے۔ جب آخری رکعت میں بیٹھتے تو بائیں پیر کو آگے کر دیتے اور دایاں پیر کو کھڑا کر لیتے اور اپنی نشت گاہ کے بل بیٹھ جاتے۔

جو پہلا تشہد

واجب نہ کہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو قبیلہ از دھنؤہ سے بنی عبد مناف کے صیف اور نبی کریم ﷺ کے اصحاب سے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے انھیں صبر کی نماز پڑھائی تو پہلی دو رکعتوں کے بعد بیٹھنے نہیں کھڑے ہو گئے تو لوگ بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہو گئے حتیٰ کہ جب نماز پوری ہو گئی اور لوگ سلام پھیرنے کے منتظر تھے تو آپ ﷺ نے بیٹھنے ہوئے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے قبل دو سجدے کیے، پھر سلام پھیرا۔

آخری قعدہ میں تشہد

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب ہم نبی کریم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھتے تو کہتے حضرت جبرائیل اور حضرت میکائیل پر سلام نماں فلاں پر سلام۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف توجہ فرمائی اور ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تو سلام ہے۔ جب تم سے کوئی نماز پڑھتے تو کہے تمام زبانیں، بدلی و مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ سلام ہو آپ

وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَلَا قَابِضِهِمَا، وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ، فَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلَى رِجْلِهِ الْيُسْرَى، وَنَصَبَ الْيُمْنَى، وَإِذَا جَلَسَ فِي الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ، قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَنَصَبَ الْآخَرَى وَقَعَدَ عَلَى مَقْعَدَتِهِ.

84- باب مَنْ لَمْ يَزِرْ

التَّشَهُدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا.

470 - عَنْ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ ابْنَ مُحَيِّنَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ مِنْ أَزْدِ شَنْوَةَ وَهُوَ حَلِيفُ ابْنِي عَبْدِ مَنَافٍ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى عَلَيْهِمُ الظُّهْرَ، فَقَامَ فِي الرُّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ، لَمْ يَجْلِسْ، فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ، وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَتَهُ، كَثُرَ وَهُوَ جَالِسٌ، فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ، ثُمَّ سَلَّمَ.

85- باب التَّشَهُدِ فِي الْآخِرَةِ.

471 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ. قُلْنَا: السَّلَامُ عَلَى اللَّهِ، السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ، السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَفُلَانٍ. فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (إِنَّ اللَّهَ هُوَ السَّلَامُ، فَإِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلْ:



التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ.  
السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ.  
السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ.  
فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلَّهِ  
صَاحِبٌ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ. أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ. وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ.

### 86- باب الدعاء قبل السلام.

472 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّحْيَا وَفِتْنَةِ الْمَنَابِتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثِمِ وَالْمَغْرِمِ). فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيدُ مِنَ الْمَغْرِمِ؛ فَقَالَ: (إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ).

473 - عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ: عَلَيَّ دُعَاءٌ أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي. قَالَ: (قُلِ اللَّهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا، وَلَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ، فَاعْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ، وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ).

پراے نبی اور اللہ کی رحمت اور آپ کی برکتیں۔ سلام موبکر پر۔  
اللہ کے نیک بندوں پر، جب تمہیں کہو گے تو یہ سلام صدقین  
کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گا خواہ وہ آسمان پر ہو یا زمین  
پر۔ کہو میں گواہی دیتا ہوں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، میں  
گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

### سلام سے پہلے دعا

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یوں دعا کیا کرتے تھے  
اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ لیتا ہوں اور مسیح دجال کے  
فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کے فتنے سے  
تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میں گناہوں اور قرض سے تیری  
پناہ لیتا ہوں۔ کسی نے عرض کی کہ آپ قرض سے اکثر پناہ مانگتے  
ہیں! فرمایا جب آدمی قرض دار ہو تو بات کرتے ہوئے جھوٹ  
بولتا ہے وعدہ کرتا ہے تو خلاف ورزی کرتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول  
اللہ ﷺ خدمت میں عرض گزار ہوئے کہ مجھے ایسی دعا عظیم فرما  
دیں جسے میں اپنی نماز میں پڑھا کروں۔ ارشاد فرمایا یوں کہا  
کرد اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا ہے اور تیرے  
سوا گناہوں کو کوئی معاف نہیں کرتا پس اپنے کرم سے مجھے  
معاف فرما دے اور مجھ پر رحم فرما کیونکہ تو ہی بخشنے والا مہربان  
ہے۔

## 87- باب مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ

الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشْهِيدِ.

474- حدیث ابن مسعود رضی اللہ عنہ  
 فِي التَّشْهِيدِ تَقْدِمُ قَرِيبًا. وَقَالَ فِي هَذِهِ  
 الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ: (وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ  
 وَرَسُولُهُ): (ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أُعْجِبُهُ إِلَيْهِ  
 فَيَقْدِمُ).

## 88- باب التسليم

475- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ، قَامَ  
 النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ، وَمَكَثَ يَسِيرًا  
 قَبْلَ أَنْ يَقُومَ.

## 89- باب يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الْإِمَامُ

476- عَنْ عِثْبَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
 صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ.

## 90- باب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ

477- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
 أَنَّ رَفَعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ  
 النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ  
 النَّبِيِّ ﷺ. وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا  
 انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ.

## تشہد کے بعد

جو چاہے دعا کرے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تشہد کے بارے میں  
 روایت پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں واخمد ان محمداً عبده و  
 رسولہ کے بعد مزید فرمایا پھر جو دعا پسند ہو اسے اختیار کرے اور  
 اس کے ذریعے دعا کرے۔

## سلام پھیرنا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
 جب رسول اللہ ﷺ جب سلام پھیرتے تو سلام پھیرتے ہی  
 عورتیں کھڑی ہو جائیں اور آپ ﷺ کھڑے ہونے سے پہلے  
 تھوڑی دیر ٹھہرے رہتے۔

## جب امام سلام پھیرے پھر سلام پھیرے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا  
 کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی پس جب  
 آپ ﷺ نے سلام پھیر دیا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

## نماز کے بعد ذکر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
 ﷺ کے عہد مبارک میں لوگوں کا فرض نماز سے فارغ ہو کر آواز  
 کے ساتھ کرنا رائج تھا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں  
 اسے سن کر جان لیتا کہ لوگ فارغ ہو گئے ہیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ عہد نبوی ﷺ کے زمانہ مبارک میں بھی فرض نمازوں کے بعد بلند

آواز سے ذکر کرنا رائج تھا اور نبی کریم ﷺ نے اس منع نہیں فرمایا بلکہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اسے اپنا معمول بنایا ہوا تھا جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ میں ذکر کی آوازوں سے نماز کا ختم ہو جانا جان لیتا تھا۔

478- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالُوا: ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الْأَمْوَالِ بِالدَّجَاتِ الْعُلَا وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ: يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَيَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ، وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ يُحْجُونَ بِهَا، وَيَعْتَمِرُونَ، وَيُجَاهِدُونَ، وَيَتَصَدَّقُونَ قَالَ (أَلَا أُحَدِّثُكُمْ بِأَمْرٍ إِنْ أَخَذْتُمْ بِهِ أَذْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ، وَلَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ، وَكُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانِيهِ، إِلَّا مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ؛ تُسَبِّحُونَ وَتُحَمِّدُونَ، وَتُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ). قَالَ الرَّوَايُ: فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا، فَقَالَ بَعْضُنَا: نُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُحَمِّدُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ، وَنُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ، فَقَالَ: (تَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ، وَالْحَمْدُ لِلَّهِ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، حَتَّى يَكُونَ مِنْهُمْ كُلِّهِنَّ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ).

479- عَنْ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ مَكْتُوبَةٍ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، اللَّهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ، وَلَا مُعْطِيَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: کچھ غریب لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوئے اور عرض گزار ہوئے کہ صاحب ثروت لوگ اپنے مال کے سبب بلند درجات اور دائمی نعمتیں پا گئے وہ نماز پڑھتے ہیں جیسے ہم پڑھتے ہیں روزے رکھتے ہیں جیسے ہم رکھتے ہیں لیکن انہیں مالی فضیلت حاصل ہے جس کے سبب وہ حج و عمرہ جہاد و صدقات ادا کرتے ہیں۔ فرمایا کیا تمہیں ایسا کام نہ بتاؤں کہ اس پر عمل کرنے سے اُن لوگوں پر سبقت لے جاؤ اور تمہارے بعد تمہیں کوئی نہ مل سکے گا اور تم لوگوں میں بہتر ہو جاؤ گے سوائے اس کے جو اسی طرح عمل کرے۔ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کہا کرو۔ راوی نے بیان کیا کہ پھر ہمارے درمیان اختلاف ہوا کچھ نے کہا کہ ہم ۳۳ بار سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ اور ۳۴ بار اللہ اکبر پڑھیں پھر ہم نے پوچھا تو انہوں نے فرمایا تم سبحان اللہ الحمد للہ اور اللہ اکبر کہا کرو یہاں تک کہ ان میں سے ہر ایک ۳۳، ۳۳ بار ہو جائے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یوں کہا کرتے تھے ”نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسکی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اے اللہ جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روک

لَهَا مَنَعَتْ. وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَنَّةِ مِنْكَ الْجَنَّةُ).

دے اسے کوئی دینے والا نہیں اور کسی بزرگ کی بزرگی تیرے مقابلے میں کوئی نفع نہیں دے گی۔

## 91- باب يَسْتَقْبِلُ الْإِمَامُ

النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

480 - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ.

امام کا سلام پھیرنے کے بعد  
لوگوں کی طرف منہ کرنا

حضرت سمروہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ جب نماز مکمل فرما لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف فرمایا کرتے تھے۔

حضرت زید بن خالد الجعفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہمیں بارش والی رات صبح کی نماز مقام حدیبیہ میں پڑھائی جب فارغ ہوئے تو ہم لوگوں کی طرف رخ کر کے ارشاد فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ تمہارے رب عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟ عرض گزار ہوئے اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ فرماتا ہے میرے بندوں نے صبح کی تو کچھ مومن رہے اور کچھ کافر ہو گئے۔ جس نے یہ کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان رکھنے والا ہے اور ستاروں کا منکر ہے اور جس نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کے سبب بارش برسائی تو اس نے میرا انکار کیا اور ستاروں پر ایمان رکھنے والا ہے۔

نماز سے فارغ ہو کر دائیں

اور بائیں جانب رخ کرنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنی نماز میں شیطان کا حصہ نہ رکھے کہ نماز سے فارغ ہو کر دائیں جانب رخ کرنا ضروری جانے

## 92- باب الْإِنْصِرَافِ

عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

482 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ

عَنْهُ قَالَ: لَا يَجْعَلُ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلَاتِهِ، يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لَا يَنْصَرِفَ

کیونکہ میں نبی کریم ﷺ کو متعدد بار بائیں طرف رخ کر کے  
فرماتے دیکھا ہے۔

کچے لہسن اور پیاز

اور گندنا کے بارے میں حکم

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جس نے اس درخت  
میں سے کھایا یعنی لہسن سے۔ وہ ہمارے پاس ہماری مساجد میں  
نہ آئے۔ راوی نے کہا میں نے عرض کی اس کا کیا مطلب ہے  
فرمایا میرے خیال میں کچا لہسن ہے یہ بھی کہا گیا کہ اس کی بدبو  
ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے اور ہماری  
مسجد سے الگ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے رہے نبی کریم ﷺ  
کی خدمت اقدس میں ایک بانڈی پیش کی گئی جس میں سبز  
ترکاریاں تھیں آپ ﷺ کو اس میں سے کچھ بو محسوس ہوئی تو  
اس کے بارے میں دریافت فرمایا چنانچہ اس میں جو سبزیاں  
تھیں آپ کو بتادی گئیں تو فرمایا کہ اسے میرے صحابہ کو دے دو پھر  
جب انہوں نے اسے دیکھا تو کچھ نے کھانا پسند کیا تو آپ ﷺ  
نے فرمایا ”تم کھا لو کیونکہ میں تو اس سے سرگوشی کرتا ہوں جس  
سے تم سرگوشی نہیں کرتے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاس سبز

ترکاریوں کا طبق لایا گیا تھا۔

إِلَّا عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا  
يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ.

93- باب مَا جَاءَ فِي الثُّومِ

النَّحْيِ وَالْبَصْلِ وَالْكَرَّاتِ.

483 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ أَكَلَ مِنْ خَشَاةِ  
الشَّجَرَةِ - يُرِيدُ الثُّومَ - فَلَا يَغْشَاَنَا فِي  
مَسَاجِدِنَا). قَالَ الرَّوَايُ: قُلْتُ لَجَابِرٍ: مَا  
يَعْنِي بِهِ؟ قَالَ: مَا أَرَاةُ يَعْنِي إِلَّا نَيْثَهُ. وَقِيلَ:  
إِلَّا نَيْثَهُ.

484 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: زَعَمَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَكَلَ  
ثُومًا أَوْ بَصَلًا فَلْيَعْتَزِلْنَا - أَوْ قَالَ: (فَلْيَعْتَزِلْ  
مَسْجِدَنَا. وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ). وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُنِي  
بِقُدْرِ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا.  
فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ:  
(قَرِّبُونَهَا) إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ. فَلَمَّا رَأَاهُ  
كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ: (كُلْ فَإِنِّي أَنَا جِي مَنْ لَا  
تُنَاجِي).

485- وفي رواية: أُنِي بِبَنْدٍ. يَعْنِي طَبَقًا.

فِيهِ خَضِرَاتٌ.

## 94- باب وُضُوءِ الصَّبْيَانِ.

486 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى قَبْرِ مَنْبُوحٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ.

487 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ).

488 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

وَقَدْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَلَوْ لَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ، يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ، أَلَيْ الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ ابْنِ الصَّلْتِ، ثُمَّ خَطَبَ، ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعظَهُنَّ، وَذَكَرَهُنَّ، وَأَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ، فَجَعَلْتُ الْمَرْأَةُ تَهْوِي بِبَيْتِهَا إِلَى خَلْقِهَا، تُلْقِي فِي تَوْبٍ بِلَالٍ، ثُمَّ أَتَى هُوَ وَبِلَالُ الْبَيْتِ.

## 95- باب خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى

الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ.

489 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا اسْتَأْذَنَكُم نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأَذِّنُوا لَهُنَّ).

## چھوٹے بچوں کا وضو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک قبر (بچے کی) پر سے گزرے جو سب سے الگ تھلگ تھی وہاں آپ ﷺ نے امامت فرمائی اور لوگوں نے صف بندی کی۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب ان سے ایک شخص نے پوچھا کیا آپ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عید گاہ گئے؟ انہوں نے فرمایا ہاں اور اگر آپ ﷺ سے میری قرابت داری نہ ہوتی تو کم عمری کے سبب نا جاسکتا تھا۔ آپ ﷺ پہلے اس نشان کے قریب آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس تھا وہاں آپ ﷺ نے خطبہ دیا۔ پھر عورتوں کے پاس تشریف لائے انہیں وعظ و نصیحت فرمائی اور صدقہ کرنے کا حکم فرمایا۔ تو ایک عورت نے اپنی انگوٹھی کی طرف ہاتھ بڑھایا اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی چادر میں ڈالتے لگی پھر آپ ﷺ اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ گھر لوٹ آئے۔

## عورتوں کا رات اور اندھیرے میں

مساجد کے لیے نکلنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری عورتیں اگر رات کو مسجد جانے کی اجازت طلب کریں تو انہیں اجازت دے دو۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 11- کتاب الجمعة

### جمعة کا بیان

#### جمعة کی فرضیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے کہ ہم آخر میں آ رہے ہیں اور قیامت میں پہلے ہوں گے۔ بات یہ ہے کہ انہیں ہم سے پہلے کتاب دی گئی اور یہی دن ان کے لیے بھی مقرر ہو تھا لیکن انہوں نے اختلاف کیا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی طرف ہمیں ہدایت دی یہ لوگ اسی وجہ سے ہم سے پیچھے ہیں کیونکہ یہود کل (ہفتہ) اور نصاریٰ پر سوں (اتوار) مقرر کریں گے۔

#### جمعة کے لیے خوشبو

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے لیے گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جمعة کے روز غسل ہر بالغ پر واجب ہے اور اگر میسر ہو تو مسواک کرنا اور خوشبو لگانا۔“

#### جمعة کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو جمعة کو جنابت کے غسل کی طرح غسل کرے پھر جائے تو گویا اس نے اونٹ صدقہ کیا اور دوسری ساعت میں گیا تو اس نے گائے صدقہ کی اور جو تیسری ساعت میں گیا تو

#### 1- باب فرض الجمعة

490 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، بَيِّدَ أَنتَهُمُ أَوْتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا، ثُمَّ هَذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ، فَاخْتَلَفُوا فِيهِ، فَهَذَا نَا اللَّهُ، فَالْنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ: الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارَى بَعْدَ غَدٍ)

#### 2- باب الطيب للجمعة

491 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ، وَأَنْ يَسْتَنَّْ وَأَنْ يَمَسَّ طِبًّا إِنْ وَجَدَ).

#### 3- باب فضل الجمعة

492 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَهُ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ، فَكَأَنَّمَا

قَرَّبَ بَقَرَةً، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ،  
فَكَأَمَّا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ، وَمَنْ رَاحَ فِي  
السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ، فَكَأَمَّا قَرَّبَ دَجَاجَةً، وَمَنْ  
رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَمَّا قَرَّبَ بَيْضَةً،  
فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ  
يَسْتَبِغُونَ الذِّكْرَ).

#### 4- باب الذَّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

493 - عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طَهْرٍ،  
وَيَذْهَبُ مِنْ دُفْنِهِ، أَوْ يَمْسُ مِنْ طِيبٍ بَيْتِهِ،  
ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفْرِقُ بَيْنَ الثَّانِيَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا  
كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا  
عُفِّرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْآخَرَى).

494 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
قِيلَ لَهُ: ذَكَرَ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: (اغْتَسِلُوا  
يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُؤُوسَكُمْ وَإِنْ لَمْ  
تَكُونُوا جُنُبًا، وَأَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ). فَقَالَ:  
أَمَّا الْغُسْلُ فَتَنَعَمُ، وَأَمَّا الطِّيبُ فَلَا أُدْرِي.

#### 5- باب يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

495 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ وَجَدَ حُلَّةَ سَيَرَاءٍ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ

اس میں صدقہ کیا اور جو چوتھی ساعت میں گیا تو اس نے مرغی  
صدقہ کی اور جو پانچویں ساعت میں گیا تو اس نے انڈا صدقہ  
کیا۔ پس جبکہ امام نکل آیا تو فرشتے حاضر ہو جاتے ہیں اور ذکر  
سنتے ہیں۔

#### جمعہ کو تیل لگانا

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص بھی جمعہ کو غسل  
کرے اور جتنا ہو سکے خوب پاک ہو لے اور تیل لگا لے یا  
خوشبو لے پھر نکلے اور دو کے درمیان تفریق نہ کرے پھر اس  
کے مقدور میں جتنا بھی لکھا ہو نماز پڑھے پھر جب امام خطبہ دے  
تو چپ رہے تو اس سے دوسرے جمعہ کے مابین جو کچھ کرے  
سب بخش دیا جائے گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے پوچھا  
گیا لوگوں نے ذکر کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جمعہ  
کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو دھوؤ اگرچہ جنب نہ ہو اور خوشبو  
لگاؤ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا غسل تو ٹھیک ہے لیکن  
خوشبو تو میں نہیں جانتا۔

#### عمدہ لباس پہنے جو میسر ہو

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
مسجد کے دروازے پر ریشمی جوڑا دیکھا تو عرض کیا یا رسول  
اللہ ﷺ اگر حضور اسے خرید لیتے اور جمعہ کے دن اور جب وفد

حاضر ہوتے تو اس وقت پہنتے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے وہی پہنتا ہے جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں دیسے ہی جوڑے آئے تو اس میں سے ایک جوڑا عمر بن خطاب کو دیا۔ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ مجھے پہننے کے لیے عطا فرما رہے ہیں حالانکہ حلقہ عطارہ کے بارے میں آپ ﷺ فرمایا چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم پہننے کے لیے نہیں دیا ہے تو حضرت عمر بن خطاب نے یہ جوڑا مکے کے باشندے اپنے ایک مشرک بھائی کو پہننے کے لیے دے دیا۔

### جمعہ کے دن مسواک

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر میری امت پہ شاق نہ ہوتا یا یہ فرمایا اگر لوگوں پر شاق نہ ہوتا تو انہیں ہر نماز کے ساتھ مسواک کا حکم دیتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے مسواک کے بارے میں تم سے بہت کچھ فرمایا ہے۔

### جمعہ کے روز نماز فجر میں

#### کیا قرأت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن فجر میں سورۃ الحمد تنزیل اور هل آتی علی الانسان پڑھا کرتے تھے۔

الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ). ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْهَا حُلٌّ، فَأَعْطَى عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ؟ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنِّي لَمْ أَكُسِّهَا لِيَلْبَسَهَا). فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَالَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا.

### 6- باب السَّوَالِثِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

496- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَوْلَا أَنْ أَشُقَّى عَلَى أُمَّتِي، أَوْ عَلَى النَّاسِ، لَأَمَرْتُهُمْ بِالسَّوَالِثِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ).

497- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السَّوَالِثِ).

### 7- باب مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ

#### الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

498- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ (الْم تَنْزِيلُ) السَّجْدَةَ وَ: (هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ).

## 8- باب الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمَدِينِ

499- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، الْإِمَامُ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَمَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا، وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ - قَالَ: وَحَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ: وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَمَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ).

## دیہات اور شہر میں جمعہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ تم سب نگہبان ہو اور سب سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا امام نگہبان ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی مرد اپنے اہل کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں نگہبان ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ نوکر اپنے آقا کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں باز پرس ہوگی اور میں نے یہ گمان کیا انہوں نے یہ بھی ضرور کہا ہے اور مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا تم سب نگہبان ہو اور تم سب سے اپنی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

کیا اس پر غسل جمعہ واجب ہے جسے

جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں یہ ذکر تھا کہ ہم بعد کے زمانے والے ہیں لیکن قیامت کے دن آگے ہوں گے پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ ہر مسلمان پر ہفتہ میں ایک بار غسل ضروری ہے اس روز وہ اپنا بدن اور سر دھوئے۔

جمعہ کے لیے کہاں سے آئے

اور کس پر یہ واجب ہے؟

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں

## 9- باب هَلْ يَجِبُ غُسْلُ الْجُمُعَةِ

عَلَى مَنْ لَا تَجِبُ عَلَيْهِ.

500- حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

(أَتَى الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ) تَقْدِمَ قَرِيبًا، وَزَادَ هُنَا فِي آخِرِهِ. ثُمَّ قَالَ: (حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْتَسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَجَسَدَهُ).

## 10- باب مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى

الْجُمُعَةُ وَعَلَى مَنْ تَجِبُ

501- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ  
مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُونَ فِي الْغُبَارِ  
يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمْ  
الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ  
وَهُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَوْ أَنَّكُمْ  
تَظَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هَذَا).

502- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ  
النَّاسُ مَهْنَةً أَنْفُسِهِمْ، وَكَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى  
الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ: لَوْ  
اغْتَسَلْتُمْ.

503- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ  
وَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ.

11. بَابُ إِذَا اشْتَرَا الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

504- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَرَ بِالصَّلَاةِ وَإِذَا  
اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ.

12- بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

505- عَنْ أَبِي عُبَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
قَالَ: وَهُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ  
يَقُولُ: (مَنْ إِغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ  
حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ).

کہ لوگ باری باری اپنے گھروں اور دیہاتوں سے جمعہ کے  
لیے غبار میں آتے ان پر غبار پڑ جاتا اور انہیں پیسہ بھتان میں  
ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے  
حضور ﷺ میرے پاس تشریف فرما تھے تو نبی کریم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا آج کے دن کے لیے اگر تم غسل کر لیتے تو اچھا ہوتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
لوگ اپنے کام خود کر لیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے آتے  
تو اسی حالت میں چلے آتے تو ان سے کہا گیا اگر تم غسل کر لیتے  
تو اچھا ہوتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب  
سورج ڈھل جاتا تو جمعہ پڑھتے تھے۔

جب جمعہ کے روز شدید گرمی ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
جب سخت ٹھنڈک ہوتی تو نماز اول وقت میں پڑھتے اور جب  
گرمی کی شدت ہوتی تو ٹھنڈا کرتے یعنی جمعہ کو۔

جمعہ کے لیے روانگی

حضرت ابو عبس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ جمعہ کی نماز کو  
جاتے وقت کہنے لگے میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا  
ہے کہ جس شخص کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اللہ تعالیٰ  
اسے جہنم پر حرام فرمادیتا ہے۔

### 13- باب لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ

أَخَاهُ وَيَقْعُدُ مَكَانَهُ.

506 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَيَجْلِسَ فِيهِ. قِيلَ: الْجُمُعَةُ، قَالَ: الْجُمُعَةُ وَغَيْرُهَا.

### 14- باب الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

507 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ: كَانَ

الْبِدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ، عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَثُرَ النَّاسُ زَادَ الْبِدَاءُ الثَّالِثَ عَلَى الزُّورَاءِ.

### 15- باب الْمَوْذِنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

508 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي رَوَايَةٍ

قَالَ: وَلَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مَوْذِنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ. وَكَانَ الثَّالِثِينَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الْإِمَامُ، يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ.

### 16- باب يَجِبُ الْأَذَانُ

عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ.

509 - عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُ جَالِسٌ عَلَى الْمِنْبَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَلَمَّا أَذَّنَ الْمَوْذِنُ، قَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ

کوئی اپنے بھائی کو اٹھا کر

اس کی جگہ نہ بیٹھے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھے۔ پوچھا گیا جمعہ کو تو فرمایا جمعہ ہو یا کوئی اور جمع۔

### جمعہ کے دن کی اذان

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما کے زمانہ مبارک میں جمعہ کے دن صرف پہلی اذان تھی اور یہ اس وقت ہوتی جب امام منبر پر تشریف رکھتے جب حضرت عثمان خلیفہ ہوئے اور لوگوں کی کثرت ہو گئی تو انہوں نے تیسری ندا زائد کی جو زوراء پردی جاتی تھی۔

### جمعہ کے روز ایک مؤذن ہو

حضرت سائب بن یزید ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ کا ایک ہی مؤذن تھا اور روز جمعہ صرف ایک ہی اذان دی جاتی تھی وہ بھی اس وقت جب امام منبر پر بیٹھ جاتا۔

### روز جمعہ (امام) جب منبر پر اذان

سنے تو جواب دے

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ

جمعہ کے دن منبر پر بیٹھے تھے مؤذن اذان دے رہا تھا۔ مؤذن نے کہا اللہ اکبر اللہ اکبر تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا اللہ اکبر



أَكْبَرُ. قَالَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. اللَّهُ أَكْبَرُ  
اللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ  
مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ  
اللَّهِ. فَقَالَ: مُعَاوِيَةُ: وَأَنَا. فَلَمَّا أَنْ قَضَى  
التَّأْذِينَ. قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنِّي سَمِعْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى هَذَا الْمَجْلِسِ، حِينَ أَذَّنَ  
الْمُؤَذِّنُ، يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي.

### 17- باب الخطبة على المنبر

510 - حديث سهل بن سعد في أمر  
المنبر تقدم وذكُرُ صلاته عليه ورجوعه  
الفهري وزاد في هذه الرواية: فَلَمَّا فَرَغَ  
أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: (يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّمَا  
صَنَعْتُ هَذَا لِتَأْتُمُّوا وَلِتَعْلَمُوا صَلَاتِي).

511 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُ قَالَ: كَانَ جِدْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ.  
فَلَمَّا وَضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ، سَمِعْنَا لِلْجِدْعِ مِثْلَ  
أَصْوَاتِ الْعِشَارِ، حَتَّى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ. فَوَضَعَ  
يَدَهُ عَلَيْهِ.

### 18- باب الخطبة قائماً

512 - عَنْ بَنِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا، ثُمَّ يَقْعُدُ، ثُمَّ  
يَقُومُ، كَمَا تَفْعَلُونَ الْآنَ.

اللہ اکبر پھر مؤذن نے کہا اشہدان لا الہ الا اللہ تو حضرت معاویہ  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میں بھی یہی کہتا ہوں۔ مؤذن نے کہا اشہدان  
محمد رسول اللہ تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی یہی کہتا  
ہوں۔ اے لوگو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس جگہ سنا ہے کہ  
جب مؤذن اذان کہتا تو حضور ﷺ بھی وہی فرماتے جو تم نے  
مجھ سے میری بات سنی ہے۔

### منبر پر خطبہ پڑھنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی وہ روایت جو منبر سے متعلق  
تھی پہلے گزر چکی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ کا منبر پر نر  
پڑھنے پھر فوراً نیچے اترنے کا ذکر ہے اس میں یہ اضافہ ہے کہ  
آپ ﷺ نے بعد فراغت لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر ارشاد  
فرمایا اے لوگو! میں نے یہ اس لیے کہا کہ تم میری پیروی کرو اور  
میری نماز سیکھ لو۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ ایک کھجور کا تنا تھا جس پر خطبے کے وقت نبی کریم ﷺ  
کھڑے ہوتے تھے جب منبر رکھا گیا تو ہم نے اس سے دس ماہ  
کی حاملہ اونٹنی کی آواز کی طرح آواز سنی یہاں تک کہ حضور ﷺ  
منبر سے اترے اور اس پر دست مبارک رکھا۔

### کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ ارشاد فرماتے پھر بیٹھتے پھر  
کھڑے ہوتے جیسے تم اس وقت کرتے ہو۔

## 19- باب مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ

بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ.

513- عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَّا بَعْدُ أَوْ سُبْحِي فَقَسَمَهُ، فَأَعْطَى رَجُلًا وَتَرَكَ رَجُلًا، فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا، فَحَيَّدَ اللَّهُ ثُمَّ أَتْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ، فَوَاللَّهِ إِنْ لَأُعْطِيَ الرَّجُلُ، وَأَدْعُ الرَّجُلُ، وَالَّذِي أَدْعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِيَ، وَلَكِنْ أُعْطِيَ أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَجِ، وَأَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللَّهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ، فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبٍ). فَوَاللَّهِ مَا أَحَبُّ إِلَيَّ بِكَلِمَةٍ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مُحَمَّدٌ النَّعَمِ.

514- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَحَيَّدَ اللَّهُ تَعَالَى وَأَتْنَى عَلَى اللَّهِ وَمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ.

515- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ، وَكَانَ آخِرَ فَجْلِسٍ جَلَسَهُ، مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكَبَيْهِ، قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعَصَابَةٍ دَسِمَةٍ، فَحَيَّدَ اللَّهُ

جس نے خطبہ میں

ثناء کے بعد اما بعد کہا

حضرت عمر بن تغلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کچھ مال کچھ آیا تو حضور ﷺ نے کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا اس کے بعد حضور ﷺ کو یہ خبر ملی کہ جن کو آپ نے نہیں دیا ناخوش ہیں آپ نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اما بعد اللہ کی قسم! میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو نہیں دیتا لیکن جس کو چھوڑ دیتا ہوں وہ میرے نزدیک اس شخص سے زیادہ عزیز ہوتا ہے جس کو دیتا ہوں نیز کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان میں بے صبری اور بوکھل ہٹ دیکھتا ہوں اور کچھ کو ان کی میر چشتی اور بھلائی کے سبب چھوڑ دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے انھیں لوگوں میں سے عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ بھی تھے ان کا بیان ہے کہ اللہ کی قسم! یہ میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمہ کے عوض مجھے سرخ اونٹ ملیں۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک شب نماز کے بعد کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی اس کے شان کے لائق حمد و ثنا فرمائی پھر فرمایا اما بعد۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا حضور ﷺ میں آخری مجلس تھی اپنے کاندھے پر چادر پتے ہوئے اور ہاتھوں پر ربڑنی پٹی باندھے ہوئے تھے پہلے اللہ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد ارشاد فرمایا اے لوگو! میرے قریب آؤ

لوگ ہر طرف سے جمع ہو گئے پھر فرمایا اے اللہ! یہ انصار کا قبیلہ ہے، جائے گا اور لوگ زیادہ ہوں تو جو بھی امت محمدیہ کا دلی ہے، یہ استطاعت رکھے کہ جسے چاہے نقصان پہنچائے اور جسے چاہے نفع تو اسے لازم ہے کہ ان کے احسان کرنے والوں سے احسان کو قبول کرے اور ناپسندیدہ اقدام کرنے والوں کو معاف کرے۔

جب امام خطبہ کے دوران کسی کو آتا دیکھتے تو اسے دو اسے دو رکعتیں پڑھنے کا حکم دے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جمعہ کے دن لوگوں کو خطبہ دے رہے تھے کہ ایک صاحب حاضر ہوئے تو ان سے دریافت فرمایا اے فلاں نماز پڑھی؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں تو ارشاد فرما یا اٹھ اور نماز پڑھ۔

جمعہ کے روز دوران خطبہ

بارش کے لیے دعا کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں قحط ہو گیا۔ ایک بار نبی کریم ﷺ جمعے کے دن خطبہ دے رہے تھے کہ ایک اعرابی کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مال تباہ ہو گیا اہل وعیاء بھوکے ہیں آپ اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں تو حضور ﷺ نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے اور حالت یہ تھی کہ ہم آسمان میں بادل کا چھوٹا سا ٹکڑا بھی نہیں دیکھتے تھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ حضور ﷺ نے ابھی دست مبارک نیچے بھی نہیں کیے تھے کہ پہاڑوں کی طرح بادل اٹھا حضور ﷺ

وَأَتْنِي عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: (أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي) فَنَابُوا إِلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيُّ مِنَ الْأَنْصَارِ. يَقُولُونَ. وَيَكْفُرُ النَّاسُ. فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةٍ مُعْتَدِيَةً. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَظْهَرَ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُ فِيهِ أَحَدًا. فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ. وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ).

20- باب إِذَا رَأَى الْإِمَامُ رَجُلًا جَاءَ

وَهُوَ يَخْطُبُ، أَمَرَ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

516 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: جَاءَ

رَجُلٌ، وَالنَّبِيُّ ﷺ. يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَقَالَ: (أَصَلَّيْتَ يَا فَلَانُ). قَالَ لَا. قَالَ: (فَمُ فَا رَكْع). فَارْكَعْ).

21- باب الْإِسْتِسْقَاءِ

فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

517 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: أَصَابَتِ

النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ. يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ. قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَ الْمَالُ وَجَاعَ الْعِيَالُ. فَادْعُ اللَّهَ لَنَا. فَرَفَعَ يَدَيْهِ. وَمَا تَرَى فِي السَّمَاءِ قَرَعَةً. قَوَالِدِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى تَارَ السَّحَابَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ. ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ. فَمَطَرْنَا يَوْمَئِذٍ ذَلِكَ. وَمِنَ الْغَدِ.

وَبَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ، حَتَّى الْجُمُعَةِ الْآخِرَى، وَقَامَ ذَلِكَ الْأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَهْتَمُّ الْبِنَاءُ وَغَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللَّهَ لَنَا، فَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا، وَلَا عَلَيْنَا)، فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةِ مِنَ السَّحَابِ إِلَّا انْفَرَجَتْ، وَصَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجُزْبَةِ، وَسَالَ الْوَادِي قَنَاقَةً شَهْرًا، وَلَمْ يَجِبْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلَّا حَدَّثَ بِالْجُودِ.

منبر پر ہی تشریف فرما تھے کہ میں نے دیکھا کہ بارش حضور ﷺ کی ریش مبارک پر گر رہی ہے اس روز دن بھر بارش ہوئی اور اس کے بعد والے دن بھی اور اس کے بعد وائے دن بھی دوسرے جمعہ تک مسلسل ہوتی رہی۔ دوسرے جمعہ کو وہی اعرابی یا کوئی اور کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ گھر گر گئے، مال ڈوب گئے اللہ سے ہمارے لیے دعا فرمائیں اب حضور ﷺ نے دست مبارک اٹھانے اور دعا فرمائی اے اللہ ہمارے ارد گرد ہر سا ہم پر مت برسا۔ حضور ﷺ اپنے دست مبارک سے جس طرف اشارہ فرماتے بادل پھٹ جاتا اور مدینہ گول حوض کے مثل ہو گیا اور وادی قناتہ ایک ماہ تک بہتی رہی جس طرف سے جو آیا اس نے بارش کی کثرت کی خبر دی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ نبی کریم ﷺ آپ کے تصرف و اختیار کا منہ بولتا شاہکار ہے۔ شدید قحط سالی اور بادل کا دور دور تک نام و نشان نہیں مگر آپ ﷺ کے ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے ہی بادل نمودار ہوا اور بارش ہونے لگی اور ایسی ہوئی کہ ایک ہفتے تک ہوتی رہی پھر فریاد پیش کی گئی تو موسلا دھار بارش آپ کا اشارہ پاتے ہی بند ہو گئی اور جہاں جہاں اشارہ فرمایا صرف وہیں بارش ہوتی رہی۔ یعنی آسمان کی بارش پر بھی آپ کو تصرف حاصل ہے اور ایسا تصرف کہ لوگوں کے اطراف میں تو برس رہی ہے مگر لوگوں پر نہیں برس رہی۔ سبحان اللہ۔

روز جمعہ امام کے خطبہ کے

دوران خاموش رہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جمعہ کے دن امام خطبہ دے رہا ہو اور تم نے اپنے ساتھی سے کہا چپ رہ۔ تو تم نے لغو کیا۔“

روز جمعہ کے ایک ساعت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

22- بَابُ الْإِنْصَابِ يَوْمَ

الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ

518 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ: أَنْصِتْ، وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ، فَقَدْ لَغَوْتَ).

23- بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

519 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

نے جمعہ کے دن کا تذکرہ فرمایا اور ارشاد فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اس وقت جو بھی بندہ مومن جو کچھ بھی نماز پڑھتے ہوئے اللہ سے مانگے گا اللہ اسے عطا فرمائے گا اور ہاتھ سے اشارہ کر کے بتایا کہ یہ ساعت بہت کم ہے۔

اگر جمعہ کی نماز میں کچھ لوگ

امام سے علیحدہ ہو جائیں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ غلے سے لدا ہوا ایک قافلہ آیا سب لوگ قافلے کی طرف چلے گئے یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ صرف بارہ آدمی رہ گئے اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ ”جب تجارت یا ہوا بے دیکھتے ہیں تو اس طرف دوڑ پڑتے ہیں اور تمہیں کھڑا چھوڑ دیتے ہیں۔“

نماز جمعہ کے بعد اور اس سے قبل نماز پڑھنا

حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعت پڑھتے تھے اور ظہر کے بعد دو رکعت مغرب کے بعد دو رکعت گھر میں پڑھتے تھے اور عشاء کے بعد دو رکعت اور جمعہ کے بعد نماز نہیں پڑھتے تھے یہاں تک کہ گھر واپس ہو کر دو رکعت پڑھتے تھے۔

اللہ ﷻ. ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، فَقَالَ: (فِيهِ سَاعَةٌ، لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ، وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي، يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ). وَأَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا.

24- بَابُ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ

الْإِمَامِ فِي صَلَاةِ الْجُمُعَةِ.

520 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا، فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتَّى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا. فَكَرَزَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا).

25- بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَقَبْلَهَا

521 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي: قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ، وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ، وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ. وَكَانَ لَا يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتَّى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ.





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 12- کتاب صلاة الخوف

### نماز خوف کا بیان

نماز خوف

#### 1- باب صلاة الخوف.

522- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَبْلَ تَجْدٍ،  
فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ. يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتِ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ.  
وَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يَمْنُنُ مَعَهُ. وَسَجَدَ  
سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ  
تُصَلِّ، فَجَاءُوا، فَرَكَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. بِهِمْ  
رُكْعَةً، وَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ، فَقَامَ كُلُّ  
وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رُكْعَةً وَسَجَدَ  
سَجْدَتَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نے نجد کی  
جانب ایک غزوہ میں شرکت کی دشمن سے ہمارا آمن سامن  
ہوا تو ہم نے ان کے مقابل صف بندی کی تو رسول اللہ  
ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی کہ ایک گروہ حضور ﷺ کے  
ساتھ کھڑا ہوا اور ایک گروہ دشمن کے مقابل رہا۔ رسول  
اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کے ساتھ رکوع کیا اور دو  
سجدے کیے پھر یہ گروہ وہاں چلا گیا جہاں وہ گروہ تھا جس  
نے نماز نہیں پڑھی تھی اب وہ لوگ آئے اور رسول اللہ  
ﷺ نے ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ پھر سلام پھیر  
اس کے بعد ان میں سے ہر ایک نے تنہا تنہا ایک رکوع اور  
دو سجدے کیے۔

با پیادہ و سوار ہو کر نماز خوف پڑھنا

#### 2- باب صلاة الخوف رجلاً و ركباناً

523- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ.

قَالَ: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (وَإِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ  
ذَلِكَ، فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَرُكْبَانًا).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت میں، تنہا  
اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر دشمن زیادہ  
ہوں تو کھڑے کھڑے اور سوار ہونے کی حالت میں اشارے  
سے نماز پڑھیں۔



### 3۔ باب صَلَاةِ الطَّالِبِ

وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا وَإِهْمَاءً

524 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ: (لَا

يُصَلِّيَنَّ أَحَدُ الْعَصْرِ إِلَّا فِي بَيْتِي قُرَيْظَةَ).

فَأَذْرَكَ بَعْضُهُمُ الْعَصْرَ فِي الطَّرِيقِ. فَقَالَ

بَعْضُهُمْ: لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا. وَقَالَ

بَعْضُهُمْ: بَلْ نُصَلِّي. لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذَلِكَ. فَذَكَرَ

لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ يُعَيِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ.

تعاقب کرنے یا تعاقب شدہ کا سواری پر

اور اشارے سے نماز پڑھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب جنگ احزاب سے لوٹے تو ہر

ارشاد فرمایا کہ ہر شخص قبیلہ بنو قریظہ پہنچ کر نماز عصر ادا کرے یہ کہ

لوگ راستے ہی میں تھے کہ عصر کا وقت ہو گیا ان میں سے کچھ

لوگوں نے کہا جب تک ہم وہاں پہنچ نہ جائیں گے عصر نہیں

پڑھیں گے اور ان میں سے بعض لوگوں نے کہا ہم پڑھیں گے

حضور ﷺ کا مقصد یہ نہیں تھا۔ ان دونوں باتوں کو نبی کریم ﷺ

سے ذکر کیا گیا تو حضور ﷺ نے کسی سے سرزنش نہیں کی۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 13- کتاب العیدین

### عیدین کا بیان

روزِ عید بر چھیاں اور ڈھالیں

حضرت عائشہ صدیقہ جیٹھنا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم ﷺ میرے یہاں تشریف لائے اور میرے پاس دو بچیاں بعات کے حالات پر مشتمل گانا گا رہی تھیں حضور ﷺ بستر پر لیٹ گئے اور اپنا چہرہ انور پھیر لیا۔ حضرت ابو بکر آئے تو انہوں نے مجھے ڈانٹا اور فرمایا شیطان کا راگ؟ نبی کریم ﷺ کے حضور۔ اب رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف رخ انور فرمایا اور ارشاد فرمایا جانے دو۔ آج عید کا دن ہے۔ جب حضرت ابو بکر نے ان سے توجہ ہٹالی تو میں نے ان دونوں کو اشارہ کیا وہ چلی گئیں۔

یوم الفطر (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھانا

حضرت انس جیٹھنا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یوم الفطر کو اس وقت تک تشریف نہ لے جاتے جب تک چند چھوہارے تناول نہ فرما لیتے اور انہیں طاق عدد کھاتے۔

قربانی کے دن کھانا

حضرت براء بن عازب جیٹھنا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو خطبہ ارشاد فرماتے سنا آپ

1- باب الحَرَابِ وَالذَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

525 - عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ:

دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَعِنْدِي جَارِيَتَانِ، تُغَنِّيَانِ بِغَنَاءِ بُعَاثَ، فَاصْطَجَعَ عَلَى الْفَرَاشِ وَحَوْلَ وَجْهِهِ، وَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ: مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ. فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (دَعُوهُمَا) فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزَ لِيهِمَا فَخَرَجَتَا.

2- باب الأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

526 - عَنْ أَنَسٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ لَا يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتَّى يَأْكُلَ تَمْرَاتٍ. وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: وَيَأْكُلُهُنَّ وَثْرًا.

3- باب الأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

527 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ، فَقَالَ: (إِنَّ أَوَّلَ مَا

تَبَدَّأَ بِهِ فِي يَوْمِنَا هَذَا أَنْ نُصَلِّيَ، ثُمَّ نَرْجِعَ  
فَنَنْحَرَ، فَمَنْ فَعَلَ، فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا). وَعَنْهُ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: خَطَبْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ  
الْأُضْحَى بَعْدَ الصَّلَاةِ فَقَالَ: (مَنْ صَلَّى  
صَلَاتِنَا، وَنَسَكَ نُسَكَنَا، فَقَدْ أَصَابَ النُّسَكَ،  
وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلَاةِ،  
وَلَا نُسَكَ لَهُ). فَقَالَ أَبُو بَرْدَةَ بْنُ نِيَّارٍ: خَالَ  
الْبَرَاءَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ  
الصَّلَاةِ، وَعَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلِ وَشُرْبٍ،  
وَأَحَبُّنَا أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي  
بَيْتِي، فَذَبَحْتُ شَاتِي وَتَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ  
الصَّلَاةَ. قَالَ: (شَأْئُكَ شَاءُ لَحْمٍ). قَالَ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً،  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ، أَفَتُجْزِي عَنِّي؟ قَالَ:  
(نَعَمْ، وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ).

#### 4- باب الخروج إلى المصلى بغير منبر

528 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ  
الْفِطْرِ وَالْأُضْحَى إِلَى الْمِصْلَى، فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ  
بِهِ الصَّلَاةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُومُ مُقَابِلَ  
النَّاسِ، وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ،  
فَيَعِظُهُمْ وَيُوصِيهِمْ وَيَأْمُرُهُمْ، فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ  
أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قِطْعَهُ، أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَهُ، ثُمَّ

ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ہماری طرح نماز پڑھی اور نماز  
طرح قربانی کی تو اس کی قربانی درست ہوئی اور جس نے نماز  
سے پہلے قربانی کی تو وہ نماز سے پہلے ہے۔ اور اس کی قربانی  
نہیں ہوئی۔ اس پر ابو بردہ بن نیار حضرت براء کے ماموں  
ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنی بکری کی قربانی  
نماز سے پہلے کر ڈالی اور میں نے یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے  
پینے کا دن ہے اور میں نے یہ پسند کیا کہ میری بکری سب سے  
پہلی ہو جو میرے گھر میں ذبح کی جائے۔ اس لیے میں نے اپنی  
بکری ذبح کر دی اور نماز کے لیے آنے سے پہلے کھا بھی رہا  
ہے۔ ارشاد فرمایا تیری بکری گوشت کی بکری ہے تو انہوں نے  
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس بکری کا ایک بچہ ہے جو  
ایک سال سے کم کا ہے وہ مجھے دو بکریوں سے زیادہ پسند ہے کہ  
وہ میری طرف سے کافی ہوگا ارشاد فرمایا ہاں اور تیرے بعد کسی  
کی طرف سے کافی نہ ہوگا۔

#### بغیر منبر عید گاہ کے لیے نکلنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ  
تشریف لے جاتے سب سے پہلے نماز پڑھتے پھر رخ ہٹاتے  
اور لوگوں کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی اپنی  
صفوں پر بیٹھے رہتے تو انہیں نصیحت فرماتے، اور انہیں قسم  
فرماتے۔ اب اگر لشکر بھیجتا ہوتا تو اسے الگ کر دیتے یا اگر کسی  
بات کا حکم دینا چاہتے تو اس کا حکم دیتے پھر لوٹتے۔ حضرت ابو

سعید بن جبشہ نے فرمایا لوگ اسی طریقے پر رہے یہاں تک کہ میں مردان کے ساتھ عید گاہ چلا اور وہ مدینے کا حاکم تھا۔ عید الفطر یا عید الفطر میں۔ جب ہم عید گاہ پہنچے تو دیکھا کہ ایک منبر ہے جسے کثیر بن صلت نے بنایا ہے اور مردان چاہتا ہے کہ منبر پر چڑھے تو میں نے اس کا کپڑا پکڑا اس کو کھینچا اس پر اس نے مجھے کھینچا اور منبر پر نماز سے پہلے چڑھ گیا میں نے اس سے کہا تم نے سنت بدل ڈالی خدا کی قسم تو اس نے کہا اے ابوسعید جو تم جانتے ہو وہ بات چلی گئی تو میں نے کہا اللہ کی قسم جو میں جانتا ہوں یہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا اس پر اس نے کہا لوگ نماز کے بعد ہمارے لیے بیٹھیں گے نہیں اس لیے میں نے اسے نماز سے پہلے کر دیا ہے۔

عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر  
جانا اور نماز خطبہ سے پہلے ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عید الفطر اور عید الفطر میں اذان نہیں ہوتی۔

خطبہ نماز عید کے بعد ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نماز عید رسول اللہ ﷺ حضرت ابوبکر و حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کیساتھ پڑھی ہے یہ سب خطبہ سے پہلے عید کی نماز پڑھتے تھے۔

ایام تشریق کے عمل کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

يَنْصَرِفُ. قَالَ أَبُو سَعِيدٍ: فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ، وَهُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ، فِي أَطْحَى أَوْ فِطْرٍ، فَلَمَّا أَتَيْنَا الْبُصْطَى إِذَا مِنْدَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ، فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ، فَجَبَدْتُ بِثَوْبِهِ، فَجَبَدَنِي فَارْتَفَعَ، فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقُلْتُ لَهُ: غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ، فَقَالَ: أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ. فَقُلْتُ: مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِنَّا لَا أَعْلَمُ، فَقَالَ: إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ.

5- باب المَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ وَالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

529 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَا: لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَلَا يَوْمَ الْأُطْحَى.

6- باب الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ.

530 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ.

7- باب فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

531 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مَنْ دَانَ دَنًا مِنْ دَنِيٍّ لَمْ يَدْخُلْ الْجَنَّةَ" عمل سے افضل دوسرے دنوں کا عمل نہیں لوگوں سے مرض کیا جہاد میں نہیں؟ فرمایا جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص جو اپنے جان و مال کو خطر میں ڈال کر دشمن سے مقابلہ کرے اور کچھ واپس نہ لائے۔

منیٰ کے دنوں اور جب عرفات کو

جائے تو تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے منیٰ سے عرفات جاتے ہوئے تکبیر کے بارے میں پوچھا کہ آپ لوگ نبی ﷺ کے ساتھ کیسے کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہتا اس پر کوئی انکار نہیں کرتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہتا اور اس پر کوئی انکار نہیں کرتا۔

عید گاہ میں قربانی کے روز

نحر اور ذبح کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ میں قربانی کے روز اونٹ یا کسی اور جانور کی قربانی کیا کرتے تھے۔

جو عید کے دن راستہ

بدل کرواپس لوٹے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب عید کا دن ہوتا تو نبی کریم ﷺ راستہ بدل کر آتے جاتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حبشیوں سے متعلق روایت کردہ حدیث پہلے گزر چکی ہے یہاں اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اعتراض کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ انہیں جانے دو۔ اے بنی ارفدہ! المینن سے کھیلو۔

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامِ الْعَشْرِ أَفْضَلَ مِنَ الْعَمَلِ فِي هَذِهِ). قَالُوا: وَلَا الْجِهَادُ؟ قَالَ: (وَلَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ).

8- باب التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى

وَإِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ.

532- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمَلِيَّ لَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ، وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكِرُ عَلَيْهِ.

9- باب النَّحْرِ وَالذَّبْحِ

بِالْمُصَلَّى يَوْمَ النَّحْرِ

533- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَرُ، أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلَّى.

10- باب مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ

إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ.

534- عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمَ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ.

535- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي

أَمْرِ الْحَبْشَةِ تَقَدَّمَ، وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ:

فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (دَعَهُمْ، أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 14- کتاب الوتر

### وتر کا بیان

وتر کے بارے میں روایات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے رات کی نماز کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا رات کی نماز دو رکعتیں ہیں جب تم میں سے کوئی سوچے اور جانے کا اندیشہ ہو تو ایک رکعت اور پڑھ لے تو یہ اس کی پڑھ لی ہوئی نماز کو وتر بنادے گی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعت پڑھتے اور یہ حضور کی رات کی رات میں نماز تھی اس میں سجدہ اتنا طویل فرماتے کہ اس میں تم میں سے کوئی بھی آیت پڑھ لیتا اور نماز فجر سے پہلے دو رکعت پڑھتے پھر رات کی کروٹ پر لیٹتے یہاں تک کہ مؤذن نماز کے لیے حاضر ہوتا۔

وتر کے اوقات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے رات کے ہر حصے میں وتر پڑھے سچ صادق ہونے تک۔

### 1- باب مَا جَاءَ فِي الْوُتْرِ

536 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَلَاةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمْ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُؤَيِّرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى).

537 - أَنَّ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً. كَانَتْ تِلْكَ صَلَاتُهُ - تَعْنِي بِاللَّيْلِ - فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ ثَمَانِينَ آيَةً. قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَيَكُفَّ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الْفَجْرِ. ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ بِالصَّلَاةِ.

### 2- باب سَاعَاتِ الْوُتْرِ

538 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كُلُّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَانْتَهَى وَتَرُهُ إِلَى الشَّخْرِ.



## 3- باب لِيَجْعَلَ آخِرَ صَلَاتِهِ وَتَرًا

539 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وَتَرًا).

## نماز کے آخر کو وتر بنائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات کی نماز کے آخر کو وتر بناؤ۔

## 4- باب الْوُتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ.

540 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ.

## سواری پر وتر پڑھنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اونٹ پر وتر پڑھا کرتے تھے۔

## رکوع سے قبل اور بعد قنوت پڑھنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے سوال ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز صبح میں قنوت پڑھی فرمایا یا نہیں تو عرض کیا گیا کہ رکوع سے پہلے یا بعد تو فرمایا رکوع کے بعد تھوڑے دنوں تک۔

## 5- باب الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَبَعْدَهُ

541 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ:

أَقْنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقِيلَ: لَهُ أَوْقَنْتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ؟ قَالَ: قَنْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے قنوت کے

بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا قنوت ہے پھر دریافت کیا گیا رکوع سے پہلے یا بعد تو فرمایا رکوع سے پہلے پھر جب ان سے کہا گیا کہ فلاں شخص نے تو خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ رکوع کے بعد ہے تو فرمایا اس نے غلط کہا۔ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد صرف ایک مہینہ قنوت پڑھی ہے۔ میرے خیال میں حضور ﷺ نے کچھ لوگوں کو مشرکین کی ایک قوم کی جانب بھیجا تھا جنہیں قراء کہا جاتا تھا جو ستر تھے ان لوگوں کے علاوہ ان میں اور رسول اللہ ﷺ کے مابین عہد تھا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک مہینہ قنوت پڑھی۔ انکی بلائ کی دعا فرماتے تھے۔

542 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: سُئِلَ عَنِ

الْقُنُوتِ، فَقَالَ: قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ، فَقِيلَ لَهُ: قَبْلَ: الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ قَبْلَهُ. قِيلَ: فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَ عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ. فَقَالَ كَذَبَ، إِنَّمَا قَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا - أَرَأَاهُ - كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَاءُ، رُحَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْبُشَيْرِ كَيْنَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَهْدٌ فَقَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ.

543 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ بھی روایت ہے کہ انہوں نے

قَالَ: قَتَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِجْلِي  
وَذُكُورًا

فرمایا کہ مہربا اور تیرے قاتل پر کسی پانی نہ



بسم الله الرحمن الرحيم

## 15- کتاب الاستسقاء

## استسقاء کا بیان

## 1- باب الاستسقاء

## دعائے استسقاء

544- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي، وَحَوْلَ رِدَائِهِ. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: وَصَلَّى رَكَعَتَيْنِ.

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نماز استسقاء پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے اور اپنی چادر مبارکہ اٹھ دی۔ انہی سے ایک روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ وہاں آپ ﷺ نے دو رکعت نماز ادا فرمائی۔

## 2- باب دعاء النبي ﷺ (اجعلها

سليين كسني يوسف).

545 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حَدَّثَنَا دُعَاءُ النَّبِيِّ ﷺ: الْمُسْتَضْعِفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، وَعَلَى مُضَرَ تَقَدَّمَ، وَقَالَ فِي آخِرِ هَذِهِ الرِّوَايَةِ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (غِفَارُ غَفَرِ اللَّهِ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهُ).

نبی کریم ﷺ کا دعا فرمانا کہ ان پر ایسا قحط مسلط فرما جیسا حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں تھا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ وہ حدیث پہے گزر چکی ہے جس میں کمزور مسلمانوں کے لیے دعا اور قبیلہ ہمزہ پر بددعا کا ذکر ہے یہاں آخر میں یہ اضافہ ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قبیلہ غفار کو اللہ تعالیٰ بخش دے اور قبیلہ اسم کو سلامت رکھے۔

546 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِذْبَارًا، قَالَ: (اللَّهُمَّ سَبِّحْ كَسَبِّحْ يُوسُفَ). فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ، حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجَيْفَ، وَيَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے لوگوں کی اسلام سے روگردانی دیکھی تو یہ دعا کی اسے اللہ حضرت یوسف علیہ السلام کی طرح ان پر سات سال کا قحط مسلط فرماتا تو انہیں قحط نے آیا جس نے ہر چیز ختم کر دی یہاں تک کہ ان لوگوں نے چمڑے، مردار تک

السَّمَاءُ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ. فَأَتَاهُ  
أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ  
اللَّهِ وَبِصَلَةِ الرَّحِمِ. وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ خَلَكُوا.  
فَادْعُ اللَّهَ لَهُمْ. قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (فَارْتَقِبْ  
يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ) إِلَى قَوْلِهِ:  
(عَائِدُونَ \* يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى)  
فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ. وَقَدْ مَضَتْ الدُّخَانُ  
وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ.

کھائے اور جب آسمان کی جانب نکلتے تو بھوک کی وجہ سے  
دھواں دکھائی دیتا تو ابوسفیان رضی اللہ عنہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے  
اور عرض کیا اے محمد ﷺ آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کا حکم  
دیتے ہیں اور آپ کی قوم ہلاک ہو رہی ہے اللہ سے ان کے لیے دعا  
کریں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ”تو تم اس دن کا انتظار کرو جب  
آسمان واضح طور دھواں لائے گا“ اللہ عزوجل کے اس ارشاد تک ہم  
کچھ دنوں کے لیے عذاب کھول دیتے ہیں تم پھر وہی کرو گے جس  
دن ہم سب سے بڑی گرفت کریں گے یہ گرفت واقعہ بدر ہے۔  
دھواں اور یہ گرفت و تسلط اور روم کی نشانی ظاہر ہو چکی۔

547- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: رُبَّمَا ذَكَّرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ، وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَى  
وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي، فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ  
كُلُّ مِيزَابٍ. وَهُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ:

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ کبھی شاعر کے اس قول کو یاد کرتا ہوں اور نبی کریم ﷺ  
کے روئے انور کو دیکھتا ہوں جو بارش کی دعا کرتے ہوئے اس  
وقت تک منبر سے نہیں اترتے جب تک تمام پرنا لے زوروں  
بے گرنے نہیں لگتے اور یہ ابو طالب کا شعر ہے:

وَأَبْيَضُ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ يَمَالُ  
الْيَتَامَى عِصَّةً لِلْأَرْمَلِ.

وہ گوری رنگت والے بارحمت کو وسیلہ جس کا کافی ہے  
یتیموں کا وہ والی ہے سہارا ہے یتیموں کا

548- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ كَانَ إِذَا فُحِطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: اللَّهُمَّ إِنَّا كُنَّا  
نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا، وَإِنَّا نَتَوَسَّلُ  
إِلَيْكَ بِعِمَّةِ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا، قَالَ فَيُسْقَوْنَ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی یہ  
عادت تھی کہ جب لوگ قحط میں مبتلا ہوتے تو حضرت عباس  
بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے وسیلے سے بارش کی دعا فرماتے اور  
فرماتے اے اللہ ہم تیری بارگاہ میں اپنے نبی ﷺ کا وسیلہ  
لے کر آتے تو ہمیں سیراب کرتا اور اب ہم اپنے نبی  
ﷺ کے چچا کا وسیلہ لے کر آئے ہیں ہم پر بارش برسے۔  
راوی کا بیان ہے کہ پھر بارش برسنے لگتی۔

### 3- باب الاستسقاء في المسجد الجامع

549 - حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ بِالْغَيْثِ، تَكَرَّرَ كَثِيرًا، الرِّوَايَةُ: فَمَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا، ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذَلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ، فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَلَكَتِ الْأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ، فَادْعُ اللَّهَ يُمَسِّكْهَا، قَالَ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا، اللَّهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْأَجَامِ وَالْظُرَابِ وَالْأُودِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ). قَالَ: فَانْقَطَعَتْ وَخَرَجْنَا تَمْشِي فِي الشَّمْسِ.

### 4- باب الاستسقاء في خطبة

الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ.

550 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ أَغِثْنَا، اللَّهُمَّ أَغِثْنَا اللَّهُمَّ أَغِثْنَا).

### 5- باب كيف حوّل النبي ﷺ

ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ.

551 - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ فِي

### جامع مسجد میں دعاء استسقاء

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت کردہ حدیث مبارکہ جو اس شخص کے متعلق جو مسجد میں آیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے اور اس شخص نے آپ ﷺ سے بارش کے لیے دعا کی درخواست کی تھی کئی بار گزر چکی ہے اس روایت میں اتنے اضافہ ہے کہ ہم نے ایک ہفتہ سورج نہیں دیکھا پھر اگلے جمعہ کو ایک آدمی اسی دروازے سے اندر داخل ہوا اور رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ دے رہے تھے وہ آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ جانور ہلاک ہو گئے اور راستے بند ہو گئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ اسے روک لے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے دست مبارک اٹھائے اور فرمایا اے اللہ ہمارے ارد گرد ہم پر نہیں اے اللہ پہاڑوں، نیوں، میدانوں، وادیوں اور درختوں کے اگلے کی جگہوں پر، پس بارش رک گئی اور ہم دھوپ میں چلنے لگے۔

### جمعہ کے خطبہ میں غیر قبلہ منہ کی

دعائے استسقاء کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک اٹھا کر دعا فرمائی اے اللہ! ہم پر مینہ برسا، اے اللہ! ہم پر مینہ برسا اے اللہ! ہم پر مینہ برسا۔

### نبی کریم ﷺ نے اپنی پشت مبارک

لوگوں کی طرف کس طرح پھیری

حضرت عبد اللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث استسقاء

الاستسقاء تقدم. وفي هذه الرواية قَالَ: فَعَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ، وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو. ثُمَّ حَوَّلَ رِذَائَهُ، ثُمَّ صَلَّى لِنَارِ كَعْتَيْنِ جَهَنَّمَ فِيهِمَا بِالْقِرَاطَةِ.

6- باب رفع الإمام يده في الاستسقاء  
552- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ، وَإِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطِئِهِ.

7- باب مَا يُقَالُ إِذَا أَمْطَرَتْ.  
553- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ: (صَبِّبْنَا فِغًا).

8- باب إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ.  
554- عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ.

9- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (نُصِرْتُ بِالْصَّبَا).  
555- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (نُصِرْتُ بِالْصَّبَا، وَأُهْلِكْتُ عَادًا بِالدَّبُورِ).

پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے لوگوں کی طرف پشت مبارک کر لی اور قبلہ رخ ہو کر دعا فرمائی پھر اپنی چادر الٹ دی پھر ہمیں دو رکعتیں پڑھائیں اور ان میں بلند آواز سے قرأت کی۔

دعا کے استسقاء میں امام کا ہاتھوں کو اٹھانا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ استسقاء کے علاوہ کسی دعا میں دست مبارک نہیں اٹھاتے تھے اور اتنا اٹھاتے کہ بغل مبارک کی سفیدی دکھائی دیتی۔

بارش کے وقت کیا کہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش ملاحظہ فرماتے تو یہ دعا پڑھتے اے اللہ اسے نفع دینے والے بارش بنا۔

جب سخت ہوا چلے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب سخت ہوا چلتی تو اس کا اثر نبی کریم ﷺ کے چہرہ مبارک سے پہچانا جاتا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک کہ

باد صبا سے مدد

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرقی ہوا سے میری مدد کی گئی اور مغربی ہوا سے عادی کو ہلاک کیا گیا۔



## زلزلوں اور فتنوں سے متعلق نشانیاں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ برکت عطا فرما شام میں اور نین میں اور عرض گزار ہوئے مجھ کے لیے بھی تو آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ برکت عطا فرما شام میں اور نین میں لوگ عرض گزار ہوئے مجھ کے لیے بھی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا گروہ بھی۔

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کی یہ پیش گوئی حرف بہ حرف صحیح ثابت ہوئی اور جس ارض فتن کی آپ ﷺ نے نشاندہی فرمائی تھی وہاں واقعی شیخ محمد بن عبد الوہاب بخدی کی صورت میں فتنہ پیدا ہوا اور اس کے پیروکار شیطانی گروہ کی صورت میں بھولے بھولے مسلمانوں کو درغلائے اور بہکانے پر کمر بستہ ہو گئے مسلمانوں میں افتراق و انتشار پھیلانے لگے جو آج تک جاری ہے اور ان شیطانی گروہ نے وہ وہ فساد و تباہی مچائی جو کسی فتنہ و جال سے کم نہیں مگر یہ کچھ بھی کر لیں تاریخ اسلام گواہ ہے کہ اللہ عز و جل کی نصرت و حمایت مسلمانوں کے ساتھ ہی ہے اور رہے گی۔

اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا کہ  
بارش کب آئے گی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا غیب کی کنجی پانچ ہیں جنہیں صرف اللہ ہی جانتا ہے۔ کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا اور کوئی نہیں جانتا کہ ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ کس زمین پر مرے گا اور کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب آئے گی۔

فائدہ: واضح ہو کر یہاں مراد یہ ہے کہ ان پانچ باتوں کا علم اللہ تعالیٰ کے بتائے بغیر کسی کو نہیں ہو سکتا یہاں یہ مطلب ہرگز نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان پانچ چیزوں کا علم کسی کو دیا ہی نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ اور دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام کو بھی اور اولیاء اللہ علیہم السلام نے بارہا اللہ کے بتائے سے ان غیب خمسہ کی خبریں دی ہیں۔

## 10- بَاب مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

556 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي تَمِينِنَا. قَالُوا: وَفِي تَجِدِنَا. قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَفِي تَمِينِنَا. قَالُوا: وَفِي تَجِدِنَا. قَالَ: هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ.

## 11- بَاب لَا يَدْرِي مَتَى

يَجِيئُ الْمَطَرُ إِلَّا اللَّهُ.

557 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مِفْتَاحُ الْغَيْبِ تَمَسُّ لَا يَغْنَمُهَا إِلَّا اللَّهُ: لَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ وَلَا يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الْأَرْحَامِ، وَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا، وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ، وَمَا تَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيئُ الْمَطَرُ).

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
16- کتاب الکسوف  
کسوف کا بیان

سورج گرہن کی نماز

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ اپنی چادر کھینٹ ہوئے اٹھے یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہوئے اور دو رکعت نماز پڑھی یہاں تک کہ سورج خجل گیا اس کے بعد فرمایا کہ سورج اور چاند میں گرہن کسی کی موت کی وجہ سے نہیں لگتا اور جب اسے دیکھو تو نماز پڑھو اور دعا کرو یہاں تک کہ گرہن دور ہو جائے۔ انہی سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ دونوں کو گرہن کر کے اپنے بندوں کو ڈراتا ہے حدیث گرہن کئی بار روایت کی گئی ہے چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا جس دن حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تھا۔ لوگوں نے کہا ابراہیم کی وفات کی وجہ سے سورج میں گرہن لگا ہے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج اور چاند میں کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے گرہن نہیں لگتا جب تم گرہن دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔

1- باب الصَّلَاةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ  
558 - عَنْ أَبِي هَكْرَةَ قَالَ: كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَلْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ. يَجُزُّ رِدَائُهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ. حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ. فَقَالَ ﷺ: (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ. فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا. وَادْعُوا. حَتَّى يُكْشَفَ مَا بَكُمْ). وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: (وَلَكِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يُخَوِّفُ بِهِتَا عِبَادَهُ). وَتَكَرَّرَ حَدِيثُ الْكُسُوفِ كَثِيرًا فِي رَوَايَةِ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ. فَقَالَ النَّاسُ: كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ. فَإِذَا رَأَيْتُمُ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللَّهَ).

## گرہن کے وقت صدقہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں سورج گرہن لگا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی حضور ﷺ نے اس نماز میں قیام کیا تو لمبا قیام کیا پھر رکوع کیا تو رکوع کو بھی لمبا کیا اس کے بعد پھر قیام کیا تو لمبا قیام کیا مگر پہلے والے قیام سے کم۔ اس کے بعد رکوع کیا تو رکوع کو طویل کیا مگر یہ پہلے والے رکوع سے کم تھا اس کے بعد سجدہ کیا تو سجدہ بھی طویل کیا اس کے بعد دوسری رکعت میں بھی اس کے مثل عمل کیا جو پہلے میں کیا تھا پھر نماز سے فارغ ہوئے تو سورج کھل چکا تھا اس کے بعد دو گونہ خطبہ دیا تو اللہ کی حمد و ثنا کی اس کے بعد فرمایا سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں کسی کی موت اور پیدائش کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا جب گرہن دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور تکبیر پڑھو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو اس کے بعد فرمایا اے محمد ﷺ کی امت اللہ عزوجل سے بڑھ کر کوئی غیرت مند نہیں کہ اس کا بندہ زنا کرے یا اس کی باندگی زنا کرے اے محمد ﷺ کی امت! جو میں جانتا ہوں، گرم جانتے تو جنتے کم اور روتے زیادہ۔

## گرہن میں الصلوٰۃ جامعۃ کی

## ندا کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں جب سورج

## 2- باب الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ.

559 - فِي رَوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ: خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَصَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالنَّاسِ. فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ. ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ. ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ. وَهُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ. ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ. وَهُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ. ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ. ثُمَّ فَعَلَ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأَوَّلِ. ثُمَّ انْصَرَفَ. وَقَدْ انْجَلَتِ الشَّمْسُ. فَخَطَبَ النَّاسَ. فَحَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ، لَا يَنْخَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَلَا لِحَيَاتِهِ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذَلِكَ فَادْعُوا اللَّهَ وَكَبِّرُوا، وَصَلُّوا وَتَصَدَّقُوا). ثُمَّ قَالَ: (يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللَّهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ أَنْ يَزِنِي عَبْدُهُ أَوْ تَزِنِي أُمَّتُهُ، يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ، وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَغْنَمَ لَضَحِكُكُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا).

## 3- باب النِّدَاءِ بِالصَّلَاةِ

## جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ

560 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. نُودِيَ إِنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ.

#### 4- باب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ

#### الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

561 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا، فَقَالَتْ لَهَا: أَعَاذَكَ

اللَّهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. فَسَأَلَتْ عَائِشَةَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: أَيْعَذِبُ النَّاسُ فِي

قُبُورِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَائِدًا بِاللَّهِ

مِنْ ذَلِكَ. ثُمَّ ذَكَرَتْ حَدِيثَ الْكُسُوفِ. ثُمَّ

قَالَتْ فِي آخِرِهِ: ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ

عَذَابِ الْقَبْرِ.

#### 5- باب صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

562 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

ذَكَرَ حَدِيثَ الْكُسُوفِ بِطَوْلِهِ ثُمَّ قَالَ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ، رَأَيْتُكَ تَتَأَوَّلُ شَيْئًا فِي

مَقَامِكَ، ثُمَّ رَأَيْتُكَ تَغْكَعُ؟ قَالَ ﷺ: (إِنِّي

رَأَيْتُ الْجَنَّةَ، فَتَتَأَوَّلُ عَنْقُودًا، وَلَوْ أَصْبَتْهُ

لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَ مِنَ الدُّنْيَا، وَأُرِيتُ النَّارَ:

فَلَمْ أَرَ مِنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ. وَرَأَيْتُ

أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ). قَالُوا: بِمَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

قَالَ: (بِكُفْرِهِنَّ). قِيلَ: يَكْفُرْنَ بِاللَّهِ قَالَ:

(يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ، وَيَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ، لَوْ

أَحْسَنْتُ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ، ثُمَّ رَأَتْ

غُرْبَن لَهَا تَوْدَادِي غَنَى الصَّلَاةَ جَامِعَةً.

گرہن لگا تو تواد کی گنی الصلوٰۃ جامعۃ۔

پناہ مانگنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی عورت

ان کی خدمت میں مانگنے آئی تو کہا اللہ آپ کو عذاب قبر سے

محفوظ رکھے اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ

سے دریافت فرمایا کیا لوگوں پر قبر میں عذاب ہوتا ہے تو حضور

ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے اللہ کی پناہ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا نے حدیث گرہن کا ذکر فرمایا جس کے آخر میں ہے کہ پھر آپ

ﷺ نے لوگوں کو حکم دیا کہ وہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

#### نماز کسوف باجماعت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سورج

گرہن کا طویل واقعہ ذکر کرنے کے بعد کہا کہ لوگوں نے عرض کیا یا

رسول اللہ ﷺ ہم نے حضور کو دیکھا کہ اپنی جگہ کھڑے کھڑے کچھ

لیا ہے پھر ہم نے دیکھا کہ حضور پیچھے ہٹ آئے تو فرمایا میں نے

جنت کو دیکھا تو چاہا کہ ایک گچھا انکور لے لوں اگر میں اسے لے بیٹا تو

جب تک دنیا رہتی تم لوگ اسے کھاتے اور میں نے جہنم کو دیکھا اس

سے زیادہ ہولناک منظر میں نے کبھی نہیں دیکھا جہنیموں میں میں

نے زیادہ عورتوں کو دیکھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ

کیوں؟ تو فرمایا ان کے انکار کرنے کی وجہ سے عرض کیا گیا یا

عورتیں اللہ کا انکار کرتی ہیں فرمایا شوہر کی ناشکرئی کرتی ہیں اور احسان

نہیں مانتیں اگر ان کے ساتھ زمانے بھر کا احسان کرو اور پھر وہی

ناگوار بات دیکھیں تو کہیں گی میں نے تم سے بھی ولی بھائی نہیں دیکھی ہے۔

جو سورج گرہن میں غلام

آزاد کرنا محبوب رکھے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرے گا حکم فرمایا۔

سورج گرہن میں ذکر کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ سورج میں گرہن لگا تو نبی کریم ﷺ گھبرا کر اٹھے حضور کو اندیشہ ہوا کہ قیامت آگئی مسجد میں تشریف لائے اور اتنے لمبے قیام رکوع و سجود کے ساتھ نماز پڑھی کہ میں نے بھی ایسا کرتے نہیں دیکھا تھا۔ ارشاد فرمایا ان نشانیوں کو اللہ عز و جل بھیجتا ہے کسی کی موت یا پیدائش کی وجہ سے ایسا نہیں ہوتا اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے جب ان میں کچھ دیکھو تو اللہ کے ذکر و ربانیت سے معافی مانگنے کی طرف بڑھو۔

کسوف کی نماز میں بلند آواز کے ساتھ قرأت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نماز کسوف میں قرأت جہر سے کی جب قرأت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی اور رکوع سے اٹھے تو سميع اللہ لمن حمد رہنا و لک الحمد کہا پھر نماز کسوف میں دوبارہ قرأت کی یعنی دو رکعتوں میں چار رکوع اور سجدے۔

مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا  
قَطُّ

6- بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ

فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

563 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ: لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ.

7- بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ.

564 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَسَفَتِ الشَّمْسُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ، فَرَعَا، يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ، فَأَتَى الْمَسْجِدَ، فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَرُكُوعٍ وَسُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ، وَقَالَ: (هَذِهِ الْآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللَّهُ، لَا تَكُونُ لِمَوْتٍ أَحَدٍ، وَلَا لِحَيَاتِهِ، وَلَكِنْ يُخَوِّفُ اللَّهُ بِهَا عِبَادَهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذَلِكَ، فَافْرَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَدُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ).

8- بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ.

565 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ بِقِرَائَتِهِ، فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَائَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ، وَإِذَا رَفَعَ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ. ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ، أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَأَرْبَعَ سَجَدَاتٍ.

فائدہ: واضح: نوکر مذکور بالا حدیث مبارکہ میں سورج گرہن کے وقت نبی کریم ﷺ کا منہ بھی "یہ تھیں" سے یہ قیمت آگئی ہے۔ یہ تمثیل راوی نے اپنی طرف سے بیان کی ہے ورنہ درحقیقت راوی کو یہ بتایا تھا کہ نبی کریم ﷺ یہ خوفزدہ ہوتے جیسے کوئی قیامت آ جانے سے ڈرتا ہے ورنہ آپ ﷺ کو نبی قیامت کے آنے کے وقت سے قبل نے "عز وجل" نے اپنے محبوب و امانت غیوب ﷺ کو غیب کا علم عطا فرمایا ہے۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
17- کتاب سجود القرآن  
سجدہ تلاوت کا بیان

## 1- باب مَا جَاءَ فِي سُجُودِ

## الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

566 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا، وَسَجَدَ مَنْ مَعَهُ، غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصَى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَقَالَ: يَكْفِيَنِي هَذَا. قَرَأْتُهُ بَعْدَ ذَلِكَ قِتْلَ كَافِرًا.

## 2- باب سَجْدَةِ ص

567 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: (ص) لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ، وَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا.

## 3- باب سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ.

وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وَضُوءٌ.

568 - وَحَدِيثُهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا مِنْ رَوَايَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: وَسَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ

## سجدہ تلاوت

## اور اس کا طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۃ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور حضور ﷺ کے ساتھ جتنے لوگ تھے سب نے سجدہ کیا علاوہ ایک بڑھے کے جس نے ایک مٹھی کنکری یا دھوڑی اور اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا مجھے یہ کافی ہے اس کے بعد میں نے اس کو دیکھا کہ کافر رہنے کی حالت میں قتل ہو گیا۔

## سورۃ ”ص“ میں سجدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ”ص“ میں سجدہ حتمی نہیں اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے دیکھا ہے۔

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا

اور مشرک ناپاک ہے اس کا کوئی وضو نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے سورۃ نجم کا سجدہ فرمایا جو ابھی حضرت عبداللہ بن مسعود کی روایت کردہ حدیث میں گزر چکا ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور انسانوں سے

وَالْإِنْسُ.

سجدہ کیا۔

4- بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَلَمْ يَسْجُدْ.

جو ایک آیت سجدہ تلاوت کرے مگر سجدہ نہ کرے

569 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ (وَالنَّجْمِ) فَلَمْ يَسْجُدْ

نبی کریم ﷺ کے حضور سورۃ نجم تلاوت کی تو آپ ﷺ نے اس

فِيهَا.

میں سجدہ نہیں فرمایا۔

5- بَابُ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ

سورۃ انشقاق میں سجدہ

570 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَرَأَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

(إِذَا السَّمَاءُ انشَقَّتْ) فَسَجَدَ بِهَا فَقِيلَ لَهُ فِي

سورۃ انشقاق تلاوت کی اور اس میں سجدہ کیا ان سے پوچھا گیا

ذَلِكَ: قَالَ: لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدْ لَمْ

کیا آپ نے سرکار علیہ السلام کو سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے؟

أَسْجُدْ.

فرمایا اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو سجدہ فرماتے ہوئے نہ

دیکھا ہوتا تو میں بھی سجدہ نہ کرتا۔

6- بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا

جو ہجوم کے سبب سجدہ کے لیے

لِلسُّجُودِ مِنَ الزَّحَامِ.

جگہ نہ پائے

571 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السُّورَةَ الَّتِي فِيهَا

نبی کریم ﷺ وہ سورت تلاوت فرماتے جس میں سجدہ ہوتا تو

السَّجْدَةُ فَيَسْجُدُ وَلَيَسْجُدُ حَتَّى مَا يَجِدُ أَحَدًا

سجدہ فرماتے اور ہم بھی سجدہ کرتے حتیٰ کہ ہم میں سے بعض کو تو

مَكَانًا لِمَوْضِعِ جَنْبَتِهِ.

پیشانی رکھنے کے لیے جگہ بھی نہیں ملتی تھی۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 18- کتاب تقصیر الصلاة

## نماز قصر کا بیان

قصر کے بارے میں اور کتنے قیام پر  
مسافر قصر کرے

## 1- باب مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ

وَكَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سفر میں انیس دن قیام فرمایا اور اس عرصہ میں قصر فرماتے رہے۔  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی معیت میں مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تک گئے اس دوران آپ ﷺ دو دور رکعتیں پڑھتے رہے حتیٰ کہ ہم لوگ مدینہ منورہ واپس آ گئے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ مکہ میں کتنے دن ٹھہرے رہے فرمایا ہم نے وہاں دس دن قیام کیا۔

منیٰ میں نماز

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی اس کے خلافت کے ایام میں۔ پھر انہوں نے پوری پڑھی۔  
حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے پورے طور پر امن کی حالت میں منیٰ میں دو رکعت پڑھائی۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نہیں بتایا گیا

572 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ.

573 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ، فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ، حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ. قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا؟ قَالَ: أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا.

## 2- باب الصَّلَاةِ بِمِنَى

574 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ، وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَمَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَقَمْتُمَا.

575 - عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمِنَ مَا كَانَ بِمِنَى رَكْعَتَيْنِ.

576 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَهَا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں چار رکعتیں پڑھائیں تو انہوں نے! اللہ پڑھا پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں نے منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں۔ کاش ان چاروں رکعتوں کے بجائے میرے حصے قبول کی ہوئی دو رکعتیں ہوتیں۔

### کب نماز قصر کرے؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتی ہو اسے جائز نہیں کہ ایک دن اور رات کی دوری پر محرم کے بغیر سفر کرے۔

### دوران سفر مغرب کی تین رکعات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب سفر میں جدی مقصود ہوتی تو مغرب کو دیر میں پڑھتے اور تین رکعت پڑھتے پھر سلام پھیرتے کچھ دیر ٹھہر کر عشاء کی نماز لیے اقامت کہہ دیتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے اور عشاء کے بعد نفل نہیں پڑھتے۔ جب رات میں اٹھتے تو پڑھتے۔

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سواری پر بغیر قبلہ رخ ہوئے نفل نماز پڑھ لیتے تھے۔

### گدھے پر نفل نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گدھے پر

قیل له: صَلَّى بِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَنَى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ. اسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ. وَصَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِمَنَى رَكَعَتَيْنِ. فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعٍ رَكَعَاتٍ رُكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ.

### 3- باب فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةُ

577- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيرَةَ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ).

### 4- باب يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلَاثًا فِي السَّفَرِ

578- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَتَتْهُ الشَّيْءُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّي بِهَا ثَلَاثًا، ثُمَّ يُسَلِّمُ، ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَسُ حَتَّى يُقِيمَ الْعِشَاءَ، فَيُصَلِّي بِهَا رَكَعَتَيْنِ، ثُمَّ يُسَلِّمُ، وَلَا يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتَّى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ.

579- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَهُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ.

### 5- صَلَاةُ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

580- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنََّّهُ صَلَّى

عَلَى حِمَارٍ وَوَجْهَهُ عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ، فَقِيلَ لَهُ:  
تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ، فَقَالَ: لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ۔

6- باب مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي

السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ۔

581 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
صَعِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ،  
وَقَالَ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ (لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ  
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ)۔

7- باب مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ

فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَوَاتِ وَقَبْلَهَا۔

582 - عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ، صَلَّى السُّبْعَةَ بِاللَّيْلِ فِي  
السَّفَرِ، عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ۔

8- باب الْجَمْعُ فِي السَّفَرِ

بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

583 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ  
وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ، وَيَجْمَعُ بَيْنَ  
الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ۔

9- باب إِذَا لَمْ يُطِقْ

قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ۔

584 - عَنْ عُمَرَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ

بِحَالَتِ سَوَارِي نَمَاز پڑھی اور انکار رخ قبلہ کے بائیں جانب تھا جب  
ان سے کہا گیا کہ آپ غیر قبلہ رخ کیے نماز پڑھتے ہیں تو فرمایا اگر  
میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے نہ دیکھا ہوتا تو ایسا نہ کرتا۔

جو حالت سفر میں نماز کے بعد

نفل نہیں پڑھتا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہا مگر میں نے حضور ﷺ کو سفر میں  
نفل پڑھتے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تمہارے لیے رسول  
اللہ ﷺ کی ذات میں بہترین نمونہ عمل ہے۔

جو حالت سفر میں نماز سے قبل

اور بعد میں نفل پڑھتا ہو

حضرت عامر بن ربیعہ سے روایت ہے انہوں نے نبی  
کریم ﷺ کو دوران سفر رات کے وقت سواری کی پیٹھ پر نوافل  
پڑھتے خواہ اس کا منہ کسی طرح ہو جاتا۔

سفر میں مغرب

اور عشاء کو ملا لینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں ہوتے تو ظہر و عصر جمع فرما لیتے  
اور مغرب اور عشاء بھی۔

جو بیٹھ کر نہ پڑھ سکے تو لیٹ کر

کروٹ لے کر پڑھ لے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ فِي بَوَاسِيرٍ. فَسَأَلْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ عَنْ الصَّلَاةِ فَقَالَ: (صَلِّ قَائِمًا.  
فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا، فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى  
جَنْبٍ).

10 اِذَا صَلَّيْتَ قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ  
أَوْ وَجَدَ خِفَةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ

585 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي  
صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ، فَكَانَ يَقْرَأُ  
قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ، فَكَرَأَ نَحْوًا  
مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً، ثُمَّ رَكَعَ.  
586 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ:  
ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرُّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ، فَإِذَا  
قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ: فَإِنْ كُنْتُ يَقْضَى تَحَدَّثَ  
مَعِيَ، وَإِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ.

بتایا کہ مجھے بوا سیر تھی تو میں نے نبی کریم ﷺ سے نماز کے  
بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کھڑے ہو کر پڑھ، اگر اس کی  
استطاعت نہ ہو تو بیٹھ کر اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو گروٹ پر۔

جب بیٹھ کر نماز پڑھے پھر مرض میں کمی  
محسوس کرے تو باقی نماز مکمل کر لے

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں  
نے رسول اللہ ﷺ کو رات کی نماز بیٹھ کر پڑھتے ہوئے کبھی  
نہیں دیکھا۔ حضور ﷺ کا سن مبارک جب زیادہ ہو گیا تو بیٹھ  
کر پڑھتے رہتے جب رکوع کا راہ فرماتے تو کھڑے ہو جاتے  
اور تیس یا چالیس آیات کے قریب پڑھتے پھر رکوع فرماتے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک روایت میں اضافہ ہے  
کہ آپ ﷺ دوسری رکعت میں ایسی ہی پڑھتے اور نماز سے  
فراغت کے بعد مجھے جاگتا پاتے تو میرے ساتھ گفتگو فرماتے  
اور اگر میں سوئی ہوئی ہوتی تو لیٹ جاتے۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
19: کتاب التہجد  
تہجد کا بیان

1- باب التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ

رات کو تہجد پڑھنا

587 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ: (اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ قَيِّمُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، لَكَ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَمَنْ فِيهِنَّ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ مَلِكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَلَكَ الْحَمْدُ، أَنْتَ الْحَقُّ، وَوَعْدُكَ الْحَقُّ، وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ، وَقَوْلُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ حَقٌّ، اللَّهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ، وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ، وَإِلَيْكَ أُنَبِّتُ، وَبِكَ خَاصَمْتُ، وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ، فَاعْفُ رِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ، وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ، أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، أَوْ: لَا إِلَهَ غَيْرُكَ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے اٹھتے تھے تو یہ پڑھتے "اے اللہ تیرے لیے حمد ہے اور تو آسمان اور زمین اور ان میں جتنے ہیں سب کو قائم رکھنے والا ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے تو آسمانوں اور زمین اور ان میں جتنے ہیں سب کا نور ہے اور تیرے ہی لیے حمد ہے تو آسمان و زمین اور جتنے ان میں ہیں ان سب پر تیری ہی حکومت ہے اور تیرے لیے ہی حمد ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ حق ہے اور تیری ملاقات حق ہے اور تیرا ارشاد حق ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور تمام انبیاء حق ہیں اور محمد حق ہے اور قیامت حق اے اللہ میں تیرا ہی تابع فرمان ہوں اور تجھ ہی پر ایمان لایا اور تجھ ہی پر بھروسہ کیا اور تیری ہی طرف رجوع ہوا اور تیرے ہی خاطر جھگڑا اور تجھ ہی کو حاکم مانا تو مجھے بخش دے جو لغزشیں مجھ سے پہلے ہوئیں یا جو بعد میں ہوں گی اور جو میں نے چھپ کر کیا اور جن کو میں نے علانیہ کیا تو ہی آگے بڑھانے والا ہے تو ہی پیچھے کرنے والا ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں اور تیرے علاوہ کوئی پرستش کے لائق نہیں۔

## رات کے قیام کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی حیات مبارکہ میں جب کوئی شخص خواب دیکھتا تو رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا مجھے تمنا ہوئی کہ کوئی خواب دیکھوں تو اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں اور میں نو عمر جوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ میں مسجد میں سوتا تھا میں نے خواب دیکھا گویا دو فرشتوں نے مجھے پکڑا اور جہنم کے پاس لے گئے میں نے جہنم کو دیکھا وہ کنوئیں کی طرح پیچ دار بنی ہوئی ہے اور اس کے دوستوں ہیں اس میں کچھ لوگ ہیں جنہیں میں پہچانتا ہوں۔ میں کہنے لگا جہنم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس کے دور ایک دوسرا فرشتہ ملا اور اس نے کہا مت ڈرو میں نے یہ خواب حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا (اپنی بہن) سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو فرمایا عبد اللہ اچھا شخص ہے کاش یہ رات میں نماز پڑھتا۔ اس کے بعد وہ رات میں بہت کم سوتے تھے۔

## مریض کا رات کا قیام ترک کرنا

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہوئے تو ایک یا دو راتیں قیام نہ فرمایا۔

نبی کریم ﷺ کا بغیر واجب قرار دیئے

رات کی نماز اور نوافل کی ترغیب دلانا

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ یہ رات

رسول اللہ ﷺ ان کے اور اپنی دختر نیک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا

## 2- باب فضل قیام اللیل

588 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَضَاهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقْضَاهَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَكُنْتُ غُلَامًا مَا شَأْنًا. وَكُنْتُ أَنَا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَانِ أَخَذَا بِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ. فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَهَيِّ الْبُيُوتِ. وَإِذَا لَهَا قَرْنَانِ. وَإِذَا فِيهَا أَنْاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ. فَجَعَلْتُ أَقُولُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ النَّارِ. قَالَ: فَلَقِينَا مَلَكَ آخَرَ فَقَالَ لِي: لَمْ تُرَخْ. فَقَضَيْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَضَتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: (نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللَّهِ. لَمْ يَكُنْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ). فَكَانَ بَعْدَ لَا يَتَأَمَّرُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا.

## 3- باب ترك القیام للمریض

589 - عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ:

اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ.

## 4- باب تحريض النبی ﷺ عَلَى صَلَاةِ

اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيحَابٍ

590 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ طَرَقَهُ وَفَاطِمَةُ بِنْتُ

پس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تم دونوں نماز نہیں پڑھتے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہماری جان اللہ کے قبضے میں ہے جب چاہتا ہے کہ ہمیں اٹھا دے تو ہم اٹھ جاتے ہیں جب میں نے یہ عرض کیا تو آپ ﷺ واپس ہو گئے اور مجھ سے پوچھنے میں فرمایا پھر جب رخ انور موڑ لیا تو میں نے سنا کہ اپنے زانوئے اقدس پر ہاتھ مار رہے تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ انسان ہر چیز سے زیادہ جھنجھڑا ہوا ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ: (أَلَا تُصَلِّيَانِ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْفُسَنَا بِيَدِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا. فَأَنْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَلَمْ يَرْجِعْ إِلَى شَيْئٍ. ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَهُوَ مُوَلِّ يَضْرِبُ فُجَذَهُ وَهُوَ يَقُولُ ((وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْئٍ جَدَلًا)).

591- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَدْعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةً أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفَرِّضَ عَلَيْهِمْ، وَمَا سَبَّحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ، وَإِنِّي لَأَسْمِعُهَا.

5- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ.

حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ.

592- عَنْ الْمُبَيْرِزَةِ بِنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتَّى تَرِمَ قَدَمَاهُ، أَوْ سَاقَاهُ، فَيُقَالُ لَهُ: فَيَقُولُ: (أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا).

6- بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

593- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَهُ: (أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللَّهِ صَلَاةُ دَاوُدَ - عَلَيْهِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک عمل چھوڑ دیتے تھے حالانکہ اسے کرنا پسند فرماتے تھے اس اندیشے کے سبب کہ لوگ وہ عمل کریں گے تو ان پر فرض کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز پاشت کبھی (التزام) نہیں پڑھی لیکن میں اسے پڑھتی ہوں۔

نبی کریم ﷺ کا قیام حتیٰ کہ

پاؤں مبارک پر درم آ جاتا

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھتے تھے کہ حضور ﷺ کے قدم مبارک یا حضور ﷺ کی پنڈلیاں مبارکہ درم کر آتی تھیں۔ خدمت اقدس میں عرض کیا جاتا تو فرماتے کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں۔

جو سحری کے وقت سو رہے

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمام نمازوں سے زیادہ محبوب اللہ عزوجل کو حضرت داؤد علیہ السلام کی نماز ہے اور سب

السَّلَامُ. وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللَّهِ صِيَامُ دَاوُدَ.  
وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ وَيَنَامُ  
سُدُسَهُ. وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا).

594- عَنْ عَائِشَةَ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا - كَانَ  
أَحَبَّ الْعَمَلِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الدَّائِمُ. قِيلَ لَهَا:  
مَتَى كَانَ يَقُومُ؟ قَالَتْ: كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ  
الصَّارِخَ.

595- وَفِي رَوَايَةٍ: إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ  
فَصَلَّى.

596- وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ: مَا أَلْفَاهُ  
الشَّعْرُ عِنْدِي إِلَّا كَلِمًا. تَغْنِي النَّبِيَّ ﷺ.

## 7- بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

597- عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً. فَلَمْ يَزَلْ  
قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ. قِيلَ: وَمَا  
هَمَمْتَ؟ قَالَ: هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَأَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ.

## 8- بَابُ كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ

وَكَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ  
598- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ عَشْرَةَ

روزوں سے بڑھ کر پسندیدہ اللہ عزوجل کو حضرت داؤد علیہ السلام کا روزہ ہے آپ آدمی رات تک سوئے رہے اور تہائی رات تک قیام فرماتے پھر چھٹے چھٹے میں سو جاتے۔ اور ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن انظار کرتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو سب سے زیادہ وہ عمل محبوب تھا جو ہمیشہ ہوتا رہے آپ سے پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ رات کو کب قیام فرماتے تھے فرمایا جب مرغ کی آواز سنئے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت میں ہے کہ جب مرغ کی آواز سنئے تو اٹھ کر نماز ادا فرماتے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو رات کے آخری حصے میں سوتے ہوئے دیکھا ہے۔

## رات کی نماز میں طویل قیام کرنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی حضور اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ میں نے ایک ناپسندیدہ کام کا ارادہ کر لیا۔ ان سے پوچھا گیا کہ کیا ارادہ کر لیا تھا تو فرمایا: میں نے قصد کر لیا کہ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر خود بیٹھ جاؤں۔

## نبی کریم ﷺ رات کی نماز

### کتنی پڑھا کرتے تھے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز تیرہ رکعت تھی۔

رُكْعَةُ يَغْبِي بِاللَّيْلِ

599 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رُكْعَةً. مِنْهَا الْوُتْرُ وَرُكْعَتَا الْفَجْرِ.

9- بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ

وَتَوْمِهِ وَمَا نُسَخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

600 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يَصُومَ مِنْهُ، وَيَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لَا يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا، وَكَانَ لَا تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلَّا رَأَيْتَهُ، وَلَا تَلَمَّا إِلَّا رَأَيْتَهُ.

10- بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ

الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ.

601 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ عُقْدَةٍ: عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنْ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللَّهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلَّى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رات میں تیرہ رکعتیں پڑھتے، اُن ہی میں وتر اور فجر کی دو رکعت سنت بھی ہوتیں۔

نبی کریم ﷺ کا رات کو قیام کرنا

اور سونا اور رات کا قیام کتنا منسوخ ہوا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مہینے میں روزہ نہ رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ گمان کرتے کہ اب اس مہینے میں روزہ نہ رکھیں گے اور روزہ رکھتے تو اتنا کہ ہم گمان کرتے کہ اب روزہ نہ چھوڑیں گے اور حضور ﷺ کا یہ حال تھا کہ ہم اگر رات میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے تو پڑھتے ہوئے دیکھتے اور سویا ہو دیکھنا چاہتے تو دیکھ لیتے۔

اگر رات کو نماز نہ پڑھے تو

شیطان کا گدی پر گرہ لگانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں کوئی سوتا رہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہ لگا دیتا ہے اور ہر گرہ کے وقت تھکی دیتا ہے کہ ابھی بھی رات باقی ہے سو یا رہ۔ اب اگر وہ جاگ گیا اور اللہ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر وضو کرے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر نماز پڑھے تو ایک اور گرہ کھل جاتی ہے تو وہ ہشاش بشاش خوش و خرم صبح کرتا ہے ورنہ افسردہ سست رہتا ہے۔

## 11- باب إِذَا نَامَ وَلَمْ يُصَلِّ

بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ-

602 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ: مَا زَالَ نَائِمًا حَتَّى أَصْبَحَ، مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ. فَقَالَ: (بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ).

## 12- باب الدُّعَاءِ وَالصَّلَاةِ

مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ.

603 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يُنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ، يَقُولُ: مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ، مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأُغْفِرَ لَهُ).

## 13- باب مَنْ نَامَ أَوَّلَ

اللَّيْلِ وَأَحْيَا آخِرَهُ.

604 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

سُئِلَتْ: عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ، قَالَتْ: كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ، وَيَقُومُ آخِرَهُ، فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ، فَإِذَا أَدْنَى الْمُؤَذِّنُ وَثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ، وَإِلَّا تَوَضَّأَ وَخَرَجَ.

جو نماز نہ پڑھے بلکہ سوتا رہے تو شیطان

اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک شخص کا تذکرہ ہوا اور یہ کہا گیا کہ صبح تک سویا رہا نماز کے لیے نہیں اٹھا تو فرمایا شیطان نے اس کے کان میں پیشاب کر دیا ہے۔

رات کے آخری حصے میں

دعا کرنا اور نماز پڑھنا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

ارشاد فرمایا ہمارا رب تبارک و تعالیٰ ہر رات پہلے آسمان پر تجلی خاص فرماتا ہے جبکہ آخری تہائی رات باقی رہتی ہے فرماتا ہے جو کوئی مجھے پکارے میں اس کی پکار سنوں گا جو کوئی مجھ سے مانگتا ہے میں اسے دوں گا جو کوئی مجھ سے مغفرت چاہتا ہے اسے بخش دوں گا۔

جو رات کے پہلے حصے میں

سوئے اور آخری میں جاگے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے نبی کریم ﷺ

کی رات کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا رات کے اول میں سوتے اور آخر میں اٹھتے اور نماز پڑھتے پھر اپنے بستر پر تشریف لے جاتے جب مؤذن آذان کہتا تو تیزی سے اٹھتے اگر غسل کی حاجت ہوتی تو غسل فرماتے ورنہ وضو فرماتے اور باہر تشریف لے جاتے۔



## 14- باب قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ.

### بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَغَيْرِهِ.

605 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

سُئِلَتْ: عَنْ صَلَاتِهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ: مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً، يُصَلِّي أَرْبَعًا، فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلَا تَسْلُ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُولِهِنَّ، ثُمَّ يُصَلِّي ثَلَاثًا، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُؤَيِّرَ؟ فَقَالَ: (يَا عَائِشَةُ إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِي).

## نبی کریم ﷺ کا رمضان وغیرہ میں

### رات کا قیام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسی ہوا کرتی تھی۔ تو فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ رمضان یا کسی اور مہینے میں گیارہ رکعت سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔ چار رکعت پڑھتے اس کی خوبی اور درازی کو مت پوچھو پھر چار پڑھتے اس کی خوبی اور درازی کو مت پوچھو اس کے بعد تین رکعت (وتر) پڑھتے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں تو فرمایا میری آنکھ سوتی ہے اور دل نہیں سوتا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہوا کہ حالت خواب میں بھی حضور پر نور ﷺ کا دل جاگتا رہتا ہے اور آپ ﷺ اپنی امت کے حالات و واقعات سے باخبر ہوتے ہیں جب حالت خواب کی یہ حالت ہے تو بیداری میں کیا حال ہوگا آپ ﷺ کیونکر اپنی امت سے بے خبر رہ سکتے ہیں۔

## عبادت میں شدت

### مکروہ ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی بندھی ہے دریافت فرمایا یہ کیسی رسی ہے تو لوگوں نے کہا یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی رسی ہے جب تھک جاتی ہیں تو اس سے سہارا لگاتی ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں۔ اسے کھول دو جب تک نشاط ہو نماز پڑھو جب تھک جاؤ تو بیٹھ جاؤ۔

## 15- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ

### التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ.

606 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ، فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ الشَّارِئَتَيْنِ، فَقَالَ: (مَا هَذَا الْحَبْلُ). قَالُوا: هَذَا حَبْلٌ لِرَزِينَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا، حُلُوهُ، لِيُصَلِّيَ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ).

## 16- باب مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ

الْلَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

607 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ).

## 17- باب فَضْلِ مَنْ تَعَاَزَّ

مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

608 - عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَعَاَزَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. الْحَمْدُ لِلَّهِ، وَسُبْحَانَ اللَّهِ، وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَاللَّهُ أَكْبَرُ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي، أَوْ دَعَا اسْتَجِيبَ لَهُ، فَإِنْ تَوَضَّأَ وَصَلَّى قُبِلَتْ صَلَاتُهُ).

## 609 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ: وَهُوَ يَقْضِي فِي قِصَصِهِ وَهُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. إِنَّ أَحَالَكُمْ لَا يَقُولُ الرَّقِئَ. يَعْنِي بِذَلِكَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ وَفِينَا رَسُولُ اللَّهِ يَتْلُو كِتَابَهُ إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعٌ أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا بِهِ

رات سے قیام کرنے کے بعد

پھر اسے ترک کر دینا ناپسندیدہ ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا کہ اے عبد اللہ فلاں کے مثل نہ ہو جانا جو رات میں قیام کرتا تھا پھر چھوڑ دیا۔

اس شخص کی فضیلت جو

رات اُٹھے اور نماز پڑھے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی رات میں آنکھ کھلی اور یہ پڑھا اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لیے ملک ہے اسی کے لیے حمد ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے سب تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور اللہ پاک ہے اور اللہ بہت بڑا ہے گناہوں سے بچنے اور نیکیاں کرنے کی طاقت اللہ ہی کی عطا ہے اس کے بعد کہے اللہ بخش دے یا اور کوئی دعا کرے تو قبول ہوگی پھر اگر وضو کر کے نماز پڑھے تو نماز بھی قبول ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ وعظ فرماتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کا تذکرہ کر رہے تھے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تمہارے بھائی (عبد اللہ بن رواحہ) فحش بات (اشعار) نہیں کہتا بلکہ وہ ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اللہ کی کتاب تلاوت کرتے ہیں جب مشہور و معروف فجر بلند ہوتی ہے ہم کو گمراہی کے بعد ہدایت دکھائی۔ ہمارے دل یہ یقین کر چکے ہیں کہ انہوں

نے جو فرمایا صحیح ہے۔ رات میں اپنا پہلا اپنے سے پہلے  
ہیں جب کہ شریکین پر بستر بھاری رہتے ہیں۔

مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعٌ يَبِيتُ يُجَاهِي جَنْبَهُ  
عَنْ فَرَّاشِهِ إِذَا اسْتَفْقَلَتْ بِالْمُشْرِكَينَ  
الْمَضَاجِعُ.

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بخوبی معلوم ہو گیا کہ مجالس و وعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک بامقصد ہے۔  
ہے لہذا محافل عید امیلا والہی ﷺ میں مروجہ قصد خوانی اور سیرت پر بیان و نعت خوانی وغیرہ نہ صرف جائز بلکہ مستحب و پسندیدہ عمل ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک خوب  
دیکھا گو یا میرے ہاتھ میں ریشمی کپڑے کا ٹکڑا ہے جس میں جنت  
میں جس مقام پر جانا چاہتا ہوں وہ مجھے اُڑا کر لے جاتا ہے میں  
نے یہ بھی دیکھا کہ جیسے میرے پاس دو فرد آئے۔ بعد میں وہ  
پوری حدیث بیان فرمائی جو پہلے گزر چکی ہے۔

نفل میں دو رکعتیں کر کے پڑھنے کا بیان

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم  
فرماتے تھے جیسے قرآن کی سورت کی تعلیم فرماتے تھے۔  
فرماتے تھے کہ جب کسی کام کا پختہ ارادہ کر لو تو دو رکعت نماز  
پڑھو فرض نہیں نفل۔ پھر یہ عرض کر دے اللہ میں تیرے ممت  
خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت سے قوت چاہتا ہوں اور تجھ  
سے تیرے فضل عظیم کا سوال کرتا ہوں اس لیے کہ تو قدرت  
رکھتا ہے اور میں نہیں رکھتا تو جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیو  
کا جاننے والا ہے اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین  
میرے معاش اور میرے انجام میں بہتر ہے۔ یا یہ فرمایا کہ

610 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةً  
إِسْتَبْرَقٍ. فَكَأَنِّي لَا أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا  
ظَارَتْ إِلَيَّ. وَرَأَيْتُ كَأَنَّ الثَّنَيْنِ  
أَتَيَانِي. وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ.

18 - بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

611 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يُعَلِّمُنَا  
الِاسْتِخَارَةَ فِي الْأُمُورِ كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ  
مِنَ الْقُرْآنِ. يَقُولُ: (إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالْأَمْرِ  
فَلْيَرْكَعْ رَكَعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ. ثُمَّ  
لِيَقُلْ: اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ  
وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ. وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ  
الْعَظِيمِ. فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ. وَتَعْلَمُ وَلَا  
أَعْلَمُ. وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ. اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتَ  
تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَمَعَاشِي

وَعَاقِبَةُ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِي وَآجِلِهِ،  
فَاقْدُرْهُ لِي وَيَسِّرْهُ لِي، ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ، وَإِنْ  
كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي  
وَمَعَاشِي وَعَاقِبَةِ أَمْرِي، أَوْ قَالَ: فِي عَاجِلِ  
أَمْرِي وَآجِلِهِ، فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ،  
وَاقْدُرْ لِي الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ أَرْضِنِي بِهِ.  
قَالَ: وَيُسَبِّحُ حَاجَتَهُ).

### 19- باب تَعَاهِدِ رَكْعَتِي

الْفَجْرِ وَمَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا.

612- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ التَّوَافِلِ  
أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهِدًا عَلَى رَكْعَتِي الْفَجْرِ.

### 20- باب مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتِي الْفَجْرِ

613- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ

النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرُّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ  
صَلَاةِ الصُّبْحِ، حَتَّى إِذَا لَأَقُولُ: هَلْ قَرَأَ بِأَمْرِ  
الْكِتَابِ.

### 21- باب صَلَاةِ الضُّحَى فِي السَّفَرِ

614- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ، لَا أَدْعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ:  
صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ، وَصَلَاةِ  
الضُّحَى، وَتَوَمُّدٍ عَلَى وَثْرٍ.

ابھی یا آئندہ تو اسے میرے لیے مقدر فرما اور اسے میرے  
لیے آسان فرما پھر اس میں میرے لیے برکت عطا فرما، اگر  
تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین میرے معاش اور میرے  
انجام میں برا ہے یا فرمایا ابھی یا آئندہ تو اسے مجھ سے پھر  
دے اور مجھے اس سے پھر دے اور بھلائی جہاں کہیں ہو  
میرے لیے مقدر فرما پھر مجھے اس پر راضی کر دے۔ آپ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا پھر اپنی حاجت بیان کرے۔

### فجر کی دو رکعتوں پر مداومت کرنا

اور جس نے انہیں نفل کہا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ نوافل میں سے کسی اور نماز کی فجر کی دو رکعتوں سے  
زیادہ پابندی نہیں فرمایا کرتے تھے۔

### فجر کی رکعتوں میں کیا قرأت کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
نبی کریم ﷺ صبح کی نماز سے پہلے ان دو رکعتوں کو ہلکی پڑھتے  
یہاں تک کہ میں کہتی کیا صرف سورۃ فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

### حضر میں نماز چاشت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ میرے خلیل ﷺ نے مجھے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے  
میں ان کو مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا۔ ہر مہینے میں تین دن کا  
روزہ اور نماز چاشت اور وتر پڑھ کر سونا۔

## ظہر سے پہلے کی رکعتیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار اور صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں نہیں چھوڑتے تھے۔

## مغرب سے پہلے نماز

حضرت عبداللہ قرظی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مغرب کی نماز سے پہلے نفل پڑھو تیسری مرتبہ فرمایا جو کوئی چاہے۔ اس خدشہ کے تحت کے لوگ اسے سنت نہ سمجھ لیں۔

## 22- باب الرَّكَعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

615 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدْعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكَعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ.

## 23- باب الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

616 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ). قَالَ فِي الثَّالِثَةِ: لِمَنْ شَاءَ. كَرَاهِيَةً أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً.



بسم الله الرحمن الرحيم

## 20- کتاب الصلاة فی مسجد مکة والمدينة

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی مسجد میں نماز کا بیان

مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی  
مسجد میں نماز کی فضیلت1- باب فضل الصلاة فی  
مسجد مکة والمدينة

617- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى).

618- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ).

## 2- باب مسجد قباء

619- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ لَا يُصَلِّي مِنَ الصُّحَى إِلَّا فِي يَوْمَيْنِ: يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا طَوْفًا، ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ، وَيَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ، فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ. قَالَ: وَكَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَمَاشِيًا. وَكَانَ يَقُولُ لَهُ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف ① مسجد حرام ② مسجد نبوی ﷺ اور مسجد اقصیٰ۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری مسجد کی نماز دوسری مساجد کی ہزار نمازوں سے بہتر ہے سوائے حرم کی نماز کے۔“

## مسجد قبا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نماز چاشت نہیں پڑھتے تھے مگر دو روز ایک اس روز جب مکہ مکرمہ پہنچے کیونکہ وہ اس میں چاشت کے وقت پہنچے پس بیت اللہ شریف کا طواف کرتے اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعتیں پڑھتے اور دوسرے اس روز جب مسجد قباء میں جاتے اور اس میں وہ ہر ہفتے کو جاتے اور جب مسجد میں داخل ہو جاتے تو یہ ناپسند کرتے کہ نماز پڑھے بغیر اس میں سے نکل آئیں۔ وہ بیان فرمایا کرتے کہ رسول اللہ ﷺ سوار یا پیدل اس تک تشریف لایا کرتے وہ



إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَلَا  
أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ  
لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لَا تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ  
الشَّمْسِ وَلَا غُرُوبَهَا.

فرماتے ہیں کہ میں اسی طرح کرتا ہوں جس طرح میں نے  
اپنے ساتھیوں کو کرتے ہوئے دیکھا اور میں کسی کو منع نہیں کرتا  
خواہ وہ رات اور دن کی جس ساعت میں چاہے نماز پڑھے  
سوائے اس کے کہ سورج طلوع ہونے اور سورج غروب ہونے  
کے وقت قصد نہ کرے۔

### 3- باب فضل مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

620 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ  
مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضٍ).

قبر انور اور منبر رسول کے درمیانی حصے کی فضیلت  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میرے  
گھر اور میرے منبر کا درمیانی حصہ جنت کے باغوں میں سے  
ایک باغ ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 21- کتاب العمل فی الصلاة نماز میں عمل کا بیان

نماز میں

کلام کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نماز میں ہوا کرتے تھے اور ہم آپ کو سلام کیا کرتے اور آپ ﷺ ہمیں جواب مرحمت فرماتے۔ جب ہم نے نجاشی کے پاس سے آنے کے بعد آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے جواب نہ دیا اور فرمایا کہ نماز میں مشغولیت ہوا کرتی ہے۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نماز میں آپس میں کلام کر لیا کرتے یہاں تک کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”نمازوں کی حفاظت کرو“ پس ہمیں خاموش رہنے کا حکم فرمایا گیا۔

دوران نماز کنکریاں ہٹانا

حضرت معقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو سجد کرتے وقت مٹی ہموار کرتے فرمایا اگر کرنا ہے تو ایک ہی دفعہ کرے۔

1- باب مَا يَنْهَى عَنْهُ مِنَ

الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

621 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ. وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ، فَيَرُدُّ عَلَيْنَا، فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ، سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدِّ عَلَيْنَا، وَقَالَ: (إِنْ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا).

622 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَدُنَا يَكَلِّمُ صَاحِبَهُ فِي الصَّلَاةِ، حَتَّى تَزَلَّتْ: (حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ) الْآيَةِ، فَأَمَرْنَا بِالشُّكُوتِ.

2- باب مَسْحِ الْخَصْيِ فِي الصَّلَاةِ

623 - عَنْ مُعَيْقِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ. قَالَ: (إِنْ كُنْتَ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً).

### 3-بَابُ إِذَا انْفَلَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

624 - عَنْ أَبِي بَرزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ صَلَّى يَوْمًا فِي غَزْوَةٍ وَيَحَامُ دَابَّتُهُ بِيَدِهِ  
فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تَنَارِعُهُ وَجَعَلَ يَتَّبِعُهَا، فَقِيلَ  
لَهُ فِي ذَلِكَ، فَقَالَ: وَإِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ،  
وَتَمَانٍ، وَشَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ، وَإِنِّي أَنْ كُنْتُ أَنْ  
أَرَا جَعَلَ مَعَ دَائِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدْعَاهَا تَرْجِعُ  
إِلَى مَالِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ.

625 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ

حَدِيثَ الْخُسُوفِ وَقَالَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ  
قَوْلِهِ: وَلَقَدْ رَأَيْتُ النَّارَ يَخْطُمُ بَعْضُهَا بَعْضًا  
وَرَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحْيٍ وَهُوَ الَّذِي سَيَّبَ  
الشَّوَائِبَ.

### 4-بَابُ لَا يُرَدُّ السَّلَامُ فِي الصَّلَاةِ

626 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ  
فَانْطَلَقْتُ، ثُمَّ رَجَعْتُ وَقَدْ قَضَيْتُهَا، فَأَتَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ  
فِي قَلْبِي مَا اللَّهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: لَعَلَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَيْ أَبْطَأْتُ ثُمَّ  
سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ، فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ

جب دوران نماز کسی کا جانور بھاگ جائے

حضرت ابو بزرہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

ایک غزوہ میں جانور کی لگام ہاتھ میں لے کر نماز پڑھی جب وہ  
جانور بدکنے لگا تو آپ اس کا پیچھا کرنے لگے جب ان سے اس  
کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمانے لگے کہ میں رسول اللہ  
ﷺ کے ساتھ چھ یا سات یا آٹھ بار غزوات میں شریک رہا  
ہوں اور میں نے آپ ﷺ کو سہولت پسند پایا۔ تو اگر میں اپنی  
سواری کے ساتھ رہوں تو یہ بات مجھے زیادہ محبوب ہے بجائے  
اس کے کہ یہ اصطبل چلی جائے اور مجھے دقت ہو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ سورہ گرہن سے

متعلق حدیث پہلے گزر چکی ہے اسی روایت کے مطابق رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا بعض  
حصہ بعض کو کھا رہا ہے۔ میں نے اس میں عمرو بن لُحی کو دیکھا جس  
نے بتوں کے نام پر جانور چھوڑ دینے کی اسم (سائبہ) نکالی  
تھی۔

### دوران نماز سلام کا جواب نہ دیا جائے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اپنے کسی کام سے بھیجا اور میں  
وہ کر کے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو  
سلام عرض کیا آپ ﷺ نے جواب مرحمت نہ فرمایا۔ میرے  
دل میں خدشہ ہوا اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے میں نے اپنے  
دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ سے میرے دیر سے  
آنے کے سبب ناراض ہیں میں نے پھر سلام عرض کیا آپ سربراہ

مِنَ الْمَرْءِ الْأُولَى، ثُمَّ سَأَلْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ  
فَقَالَ: (إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أُرَدَّ عَلَيْكَ أَلِي كُنْتُ  
أُصَلِّي). وَكَانَ عَلَى رَأْسِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ  
الْقِبْلَةِ.

نے پھر جواب مرحمت نہ فرمایا میرے دل میں پہلے سے زیادہ  
خوشہ پیدا ہوا پھر سلام عرض کیا تو آپ ﷺ نے جواب  
مرحمت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ میں نے جواب اس لیے نہیں  
دیا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔ آپ اس وقت اپنی سواری پر تھے  
اور قبلہ رخ نہ تھے۔

نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے نماز میں کمر پر ہاتھ رکھنے سے منع  
فرمایا ہے۔

5- بَابُ الْخَضِرِ فِي الصَّلَاةِ

627- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُخْتَصِرًا.



بسم الله الرحمن الرحيم  
22- کتاب السهو  
سهو کا بیان

جب پانچ رکعات پڑھ لے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہر کی پانچ رکعتیں پڑھا دیں۔ عرض کیا گیا کہ نماز بڑھا دی گئی ہے۔ فرمایا کیا بات ہے؟ عرض کیا گیا کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں۔ آپ ﷺ نے سلام پھیر کر دو سجدے فرمائے۔

جب دوران نماز کوئی کلام کرے تو وہ ہاتھ سے اشارہ کرے اور سنے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے عصر کے بعد نماز پڑھنے سے منع فرمایا پھر میں نے آپ ﷺ کو دو رکعتیں پڑھتے ہوئے دیکھا اس وقت میرے پاس انصاری عورتیں تھیں میں نے ایک لڑکی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا اور اس سے کہا کہ آپ ﷺ کے پہلو مبارک کے پاس کھڑے ہو کر عرض کرنا یا رسول اللہ ﷺ ام سلمہ نے کہا ہے کہ میں نے آپ کو منع فرماتے سنا ہے جبکہ آپ ﷺ کو پڑھتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔ اگر رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے تجھے اشارہ فرمائیں تو پیچھے ہٹ جانا۔ لڑکی نے یہ ہی کیا آپ ﷺ نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا تو وہ ہٹ گئی بعد فراغت ارشاد فرمایا اے بیت

1- باب إِذَا صَلَّى خَمْسًا

628 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ: أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ؟ فَقَالَ: (وَمَا ذَاكَ). قَالَ: صَلَّيْتُ خَمْسًا. فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ.

2- باب إِذَا كَلِمَةً وَهُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ.

629 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا وَكَانَ وَعِنْدِي نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ قُولِي لَهُ: تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللَّهِ سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَأَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا؛ فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ. فَفَعَلْتُ الْجَارِيَةُ، فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرْتُ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: (يَا بِنْتُ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرُّكْعَتَيْنِ بَعْدَ

نُصَرِّفُ فَإِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عِبْدِ الْقَبْرِ  
فَسَأَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ  
فَهَذَا تَأْتَانِ

اسیہ تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کا پوچھا ہے تو میرے پاس مبرا تیس  
کے لوگ آئے جس کے سب ظہر کی دو رکعتیں نہ پڑھ سکا یہ وہی دو  
رکعتیں ہیں۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
23- کتاب الجنائز  
جنازہ کا بیان

جس کا آخری کلام  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ هُوَ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے بشارت دی کہ میری امت میں سے جو شخص اس طرح مرے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ میں نے عرض کی اگر چہ زنا اور چوری کرے فرمایا اگر چہ زنا اور چوری کرے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو وہ داخل جہنم ہوگا اور میں نے عرض کی کہ جو اس حالت میں فوت ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو وہ داخل جنت ہوگا۔

جنازوں کے پیچھے چلنا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سات چیزوں کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا۔ جنازوں کے پیچھے چلنے، اور بیمار پر پی اور دعوت قبول کرنے اور مظلوم کی مدد کرنے اور قسم پوری کرنے

1- بَابُ مَنْ كَانَ آخِرُ  
كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

630 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَتَانِي أَبٌ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي - أَوْ قَالَ: بَشَّرَنِي - أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ). قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ).

631 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ). وَقُلْتُ: أَنَا: مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ.

2- بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

632 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ: بِسَبْعٍ، وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَإِجَابَةِ الدَّاعِي، وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ، وَإِتْرَارِ الْقَسَمِ، وَرَدِّ

السَّلَامِ، وَتَشْيِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَهَانَا عَنْ  
أَنِيبَةِ الْفِضَّةِ، وَخَاتِمِ الذَّهَبِ، وَالْحَرِيرِ،  
وَالذِّيَبَاجِ وَالْقَتِيعِ، وَالْإِسْتَبْرَقِ.

3- باب الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ

بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي كَفَنِهِ.

633 - عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

أَمْرًا مِّنَ الْأَنْصَارِ بِأَيِّعَتِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ  
اُقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُمَانُ بْنُ  
مَطْعُونٍ، فَأَنْزَلْنَا فِي أَبْيَاتِنَا، فَوَجَعَ وَجَعَهُ  
الَّذِي تُوفِّي فِيهِ، فَلَمَّا تُوفِّيَ وَغُسِّلَ وَكُفِّنَ فِي  
أَتَوَابِهِ، دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: رَحِمَهُ اللَّهُ  
عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ، فَشَهِدَاكَ عَلَيَّ: لَقَدْ  
أَكْرَمَكَ اللَّهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَمَا يُدْرِيكَ  
أَنَّ اللَّهَ قَدْ أَكْرَمَهُ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ  
اللَّهِ مَنْ يُكْرِمُهُ اللَّهُ؟ فَقَالَ: (أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ  
الْيَقِينُ، وَاللَّهُ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ، وَاللَّهُ مَا  
أُكْرِمِي، وَأَنَا رَسُولُ اللَّهِ، مَا يُفْعَلُ بِي). قَالَتْ:  
فَوَاللَّهِ لَا أُرْجِي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا.

اور سلام اور چھینک کا جواب دینے کا حکم فرمایا اور چاندی کے  
برتن استعمال کرنے، سونے کی انگھوٹی اور حریر اور دیبا قز اور  
استبرق پہننے سے منع فرمایا۔

میت کے پاس اُس وقت جانا

جب اُسے کفن میں لپیٹ دیا گیا ہو

حضرت ام العلاء رضی اللہ عنہا ایک انصاری خاتون جنہوں نے

نبی کریم ﷺ سے بیعت کی تھی سے روایت ہے کہ انہوں نے

فرمایا جب مہاجر بن قرعہ اندازی کے ذریعے تقسیم ہوئے تو

حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ ہمارے حصے میں آئے ہم انہیں

اپنے گھر لے آئے۔ وہ چانک مرض وفات میں مبتلا ہو گئے

جب ان کی وفات ہو گئی اور غسل دے کر ان کو کپڑوں میں کفن

دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا اے ابو

السائب آپ پر اللہ کی رحمت ہو آپ کے بارے میں میری

گواہی ہے کہ ضرور اللہ نے آپ کو عزت دی ہے۔ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں

عزت دی ہے میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں

باپ آپ پر قربان میں نہیں جانتی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

ان پر موت وارد ہو چکی اور خدا کی قسم میں ان کے لیے بھلائی کی

امید کرتا ہوں بخدا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں میں (از خود)

نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا عرض گزار ہوئیں خدا

کی قسم اس کے بعد میں کسی کی پاکی بیان نہیں کروں گی۔

فائدہ: واضح ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ بخدا میں بھی نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا اس روایت میں

درپردہ یہ بیان فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ عزوجل کے بتائے بغیر تو میں اپنے بارے میں بھی نہیں جانتا۔ اور اسی مفہوم کے تحت آپ

نے اُن انصاریہ خاتون سے بھی یہی ارشاد فرمایا کہ تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ انہیں عزت دی گئی ہے۔

634 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثُّوبَ عَنْ وَجْهِهِ، أَبْكِي، وَيَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلْتُ عَمِّي فَاطِمَةُ تَبْكِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ، مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتَّى رَفَعْتُمُوهُ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب میرے والد شہید کر دیے گئے تو میں نے ان کے چہرے میں کپڑا ہٹا کر روتا تھا اور لوگ مجھے منع کرتے تھے اور نبی کریم ﷺ منع نہیں فرماتے تھے۔ پھر میری بھوپھی فاطمہ روئے لگیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رو مت کرو فرشتے ان پر اپنے پروں سے سایہ کئے رہیں گے یہاں تک کہ تم انہیں اٹھا لو گے۔

### جو کسی کے مرنے کی اطلاع

#### اس کے ورثہ کو دے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کے فوت ہونے کی اسی دن اطلاع فرمائی جس دن وہ فوت ہوئے اور عید گاہ تشریف لے گئے اور صف لگائی اور چار تکبیریں پڑھیں۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ علم زید نے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے لیا اور وہ بھی شہید کر دیئے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو جاری تھے۔ (فرمایا) پھر علم خالد بن ولید نے بغیر حکم کے لیا انہیں فتح نصیب ہوئی۔

### 4- باب الرَّجُلِ يَنْتَعِي إِلَى

#### أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ.

635 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَعِيَ النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، خَرَجَ إِلَى الْمُصَلَّى، فَصَفَّ بِهِمْ وَكَثَّرَ أَرْبَعًا.

636 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأَصِيبَ، ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأَصِيبَ - وَإِنْ عَيَّنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَتَذِرَ فَإِنْ - ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ امْرَأَةٍ فَفُتِحَ لَهُ).

فائدہ: سبحان اللہ! مذکورہ بالا حدیث مبارکہ رسول اللہ ﷺ کے علم غیب کا واضح ثبوت ہے۔ آپ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہونے کے باوجود جنگ موتہ میں ہونے والے واقعات اپنی چشمان مبارک سے ملاحظہ فرما رہے تھے اور مسجد نبوی میں تشریف فرما ہوئے صحابہ کرام کو خبر دیتے جا رہے تھے۔ اور عام نگاہوں سے اوجھل یہ جنگ حالات آپ ﷺ کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ تھے۔ یعنی دور و نزدیک ظاہر و پوشیدہ نظارے آپ کے لیے یکساں ہوا کرتے تھے جو چاہتے ملاحظہ فرما لیتے تھے۔

## 5- باب فَضْلِ مَنْ

مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَأُحْتَسَبَ.

637 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا مِنْ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَقَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَهُ يَنْتَلِعُوا الْحَيْثُ، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ).

## 6- باب مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وَثَرًا

638 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَنَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ، فَقَالَ: (اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ إِنْ رَأَيْتُمْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْأُخْرَةِ كَافُورًا، أَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُورٍ، فَإِذَا فَرَّغْتُمْ فَأَذِنِّي. فَلَمَّا فَرَّغْنَا أَذْنَاهُ، فَأَعْطَانَا حِقْوَهُ، فَقَالَ: أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ. تَعْنِي إِزَارَةً).

## 7- باب يُبْدَأُ بِمَيِّمِ الْمَيِّتِ

639 - وَفِي رَوَايَةٍ أُخْرَى أَنَّهُ قَالَ: (الْبَدَأُ بِمَيِّمِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا). قَالَتْ: وَمَشْطِنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ.

## 8- باب الثِّيَابِ الْبَيْضِ لِلْكَفَنِ

640 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

اس کی فضیلت جس کا بچہ فوت ہو

جائے اور وہ صبر کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس مسلمان کے تین نابالغ بچے وفات پا جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت و فضل کے سبب جنت میں داخل فرمائے گا۔

میت کو طاق مرتبہ غسل دینا مستحب ہے

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنی صاحبزادی کی وفات کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا اسے تین یا پانچ بار اگر ضرورت سمجھو تو اس سے بھی زیادہ مرتبہ پانی اور بیری سے غسل دو اور آخر میں کافور ملا لو اور جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے خبر دینا۔ چنانچہ جب ہم فارغ ہو چکیں تو خبر کر دی تو آپ ﷺ نے اپنا تہبند مبارک دیا اور فرمایا اسے جسم پر لپیٹ دو۔

میت کے داہنی جانب سے شروع کرنا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ داہنی جانب اور مقامات وضو سے غسل شروع کرنا۔ حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے کنگھی کر کے ان کے بالوں کے تین حصے کر دیئے تھے۔

سفید کپڑوں کا کفن

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ،  
بَيْضَ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْبُفٍ، لَيْسَ فِيهِمْ  
قَمِيصٌ وَلَا عِمَامَةٌ.

### 9- بَابُ الْكَفْنِ فِي ثَوْبَيْنِ

641- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.  
بِعَرَفَةَ، إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ:  
فَأَوْقَصَتْهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ  
وَسِدْرٍ، وَكَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ، وَلَا تُحَيِّطُوهُ وَلَا  
تُخَيِّرُوا رَأْسَهُ، فَإِنَّهُ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ  
مَلْبِيًا).

### 10- بَابُ الْكَفْنِ لِلْمَيِّتِ

642- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. أَنَّ  
عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي لَهْمًا تُوُفِيَ، جَاءَ ابْنُهُ إِلَى  
النَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْطِنِي  
قَمِيصَكَ أَكْفِنُهُ فِيهِ، وَصَلِّ عَلَيْهِ، وَاسْتَغْفِرْ  
لَهُ، فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. قَمِيصَهُ فَقَالَ: (إِذْنِي  
أُصَلِّي عَلَيْهِ). فَأَذَنَهُ، فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ  
جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: أَلَيْسَ اللَّهُ  
نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ؟ فَقَالَ: (أَنَا  
بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ، قَالَ: (اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا  
تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً  
فَلَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ). فَصَلَّى عَلَيْهِ، فَتَرَلَتْ:

کو تین یمنی سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا جو سحول کے بنے ہوئے  
روئی کے تھے ان میں نہ کرتا تھا اور نہ عمامہ

### دو کپڑوں کا کفن

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ عرفہ میں وقوف کیے  
ہوئے تھے کہ اپنی سواری سے گر پڑے جس سے ان کی گردن  
ٹوٹ گئی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا انہیں پانی اور بیری سے  
نہلا دو اور دو کپڑوں میں کفن دو اور اسے خوشبو نہ لگاؤ اور نہ اس کا  
سر ڈھانپو کیونکہ یہ قیامت کے دن لہیک کہتا ہوا اٹھے گا۔

### میت کے لیے کفن

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب عبد  
اللہ بن ابی منافق مر گیا تو اس کے فرزند نبی کریم ﷺ کی  
خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنا کرتا عنایت  
فرمائیں تاکہ اس میں اسے کفن دوں اور اس کی نماز جنازہ  
پڑھائیں اور اس کے لیے بخشش کی دعا فرمائیں نبی کریم ﷺ  
نے اپنا کرتا عنایت فرمایا اور ارشاد فرمایا مجھے اطلاع دینا اس کی  
نماز پڑھ دوں گا۔ جب آپ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اس  
کی نماز جنازہ پڑھنے کا ارادہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں  
روک لیا اور عرض کیا حضور ﷺ کیا اللہ نے آپ کو منافقین پر  
نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا؟ تو ارشاد فرمایا کہ مجھے دو باتوں  
میں سے ایک کا اختیار دیا گیا ہے ارشاد ہوا ان کی بخشش چاہو یا



(وَلَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا)۔

نہ چاہو اگر سر مرتبہ بخشش چاہو تو بھی اللہ ہرگز نہیں بخشے گا۔ پھر حضور ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اس کے بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”ان میں سے کسی پر کبھی نماز نہ پڑھنا“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ عبد اللہ بن ابی منافق کی میت پر تشریف لائے جبکہ اُسے قبر میں رکھ دیا گیا تھا۔ اُسے نکالا گیا تو آپ ﷺ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور اُسے اپنی قمیض پہنائی۔

جب کفن نہ ملے مگر اتنا کہ جو سر کو چھپائے  
یا پاؤں کو تو سر چھپا دیا جائے

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ اللہ کی رضا جوئی کے لیے ہجرت کی تو ہمارا اجر اللہ کے ذمہ کرم پر ہو گیا ہم میں سے بہت فوت ہو گئے اور اپنے اجر میں سے کچھ نہیں کھایا انہیں میں معصب بن عمیر بھی ہیں اور ہم میں وہ ہیں جن کا پھل پک گیا اور وہ جن جن کر کھا رہے ہیں۔ یہ اُحد کے دن شہد ہوئے تو ہمیں انہیں کفنانے کے لیے سوائے چھوٹی سی چادر کے کچھ نہیں ملا جب ہم اس سے ان کا سر ڈھانپتے تو پاؤں نکل جاتے اور جب ان کے پاؤں ڈھانپتے تو ان کا سر اس سے باہر آ جاتا تو ہمیں نبی کریم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے سر کو ڈھانپ دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

زمانہ نبوی ﷺ میں جس نے اپنا کفن تیار رکھا اور آپ ﷺ نے اس پر منع نہ فرمایا  
حضرت اہل بیت سے روایت ہے کہ ایک خاتون نبی کریم

643 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَى النَّبِيِّ ﷺ. عَبْدَ اللَّهِ بْنُ أَبِي بَعْدَ مَا دُفِنَ. فَأَخْرَجَهُ. فَتَفَتَ فِيهِ مِنْ رِيْقِهِ وَالْبَسَهُ قَمِيصَهُ.

11- باب إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفْنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غُطِّيَ رَأْسُهُ

644 - عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللَّهِ. فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللَّهِ. فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا. مِنْهُمْ مُضْعَبُ بْنُ عَمِيرٍ. وَمِنَّا مَنْ أُيْتِعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ. فَهُوَ يَهْدِيهَا. فُقِلَ يَوْمَ أَحَدٍ فَلَمْ يَجِدْ مَا يُكْفِيهِ بِهِ إِلَّا بُرْدَةً. إِذَا غَطَيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ. وَإِذَا غَطَيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ. فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ. أَنْ نَغْطِيَ رَأْسَهُ. وَأَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ.

12- باب مَنْ اسْتَعَدَّ الْكَفْنَ فِي

زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

645 - عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَنَّ



امْرَأَةً جَاءَتْ النَّبِيَّ ﷺ بِزُرْدَةٍ مَّنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا، أَتَدْرُونَ مَا الزُّرْدَةُ قَالُوا: الشَّيْئَةُ، قَالَ: نَعَمْ. قَالَتْ: نَسَجْتُهَا بِيَدِي، فَجِئْتُ لَأَكْسُو كَهَا. فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ، مُخْتَاجًا إِلَيْهَا، فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا إِزَارَةٌ، فَحَسَنَتَا فَلَا نَ فَقَالَ: اكْسِينِيهَا، مَا أَحْسَنَتَا. قَالَ الْقَوْمُ: مَا أَحْسَنَتْ، لِبَسَهَا النَّبِيُّ ﷺ، مُخْتَاجًا إِلَيْهَا، ثُمَّ سَأَلَتْهُ وَعَلِمْتُ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ. قَالَ: إِلَيَّ وَاللَّهِ، مَا سَأَلْتُهِ لَأَلْبَسَهَا، إِنَّمَا سَأَلْتُهِ لَتَكُونَ كَفِيًّا. قَالَ سَهْلٌ: فَكَانَتْ كَفَّتَهُ.

ﷺ کی خدمت ایک بچی ہوئی حاشیہ دار بردہ لائیں فرمایا تم لوگ جانتے ہو بردہ کیا چیز ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ چادر فرمایا ہاں اسے عرض کیا میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے اور اس لیے لائی ہوں کہ حضور ﷺ کو پہناؤں چنانچہ اس وقت آپ کو اس کی حاجت بھی تھی اُسے قبول فرمایا۔ پھر کاشانہ اقدس سے ہماری طرف تشریف لائے اور اس چادر کا تہبند پہنے ہوئے تھے۔ فلاں صاحب نے کہا بہت اچھی ہے اور عرض کیا مجھے عنایت فرمادیں بہت عمدہ چادر ہے۔ لوگوں نے کہا تم نے اچھا کام نہیں کیا اے نبی کریم ﷺ نے اس حال میں پہنا کہ اس کی حاجت تھی اب تم نے مانگ لی اور تمہیں معلوم ہے کہ حضور کسی کو محروم نہیں فرماتے تو انہوں نے کہا بخدا میں نے اس لیے نہیں، نگاہے کہ اسے پہنوں میں نے اس لیے مانگا ہے کہ میرا کفن ہو۔ حضرت سہل جیؓ فرماتے ہیں کہ پھر اسی چادر سے ان صاحب کا کفن تیار ہوا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے عشق و عقیدت کا منہ بولا ثبوت ہے کہ صحابہ کرام حضور پر نور ﷺ سے نسبت رکھنے والی ہر ہر شے کو اپنے لیے مبارک و باعث خیر جانتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ مذکورہ صحابی نے آپ ﷺ کے تہبند شریف کو اپنا کفن بنانا اس لیے سعادت سمجھا اور بال آخراہنی اس خواہش کے سبب آپ کو اسی چادر کا کفن دیا گیا۔

### 13- باب اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزِ

646 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: نُهَيْتُنَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَلَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا.

### 14- باب إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

647 - عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ

عورت کیلئے اپنے شوہر کے علاوہ سوگ

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا

روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو

اللہ ﷻ یَقُولُ: (لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تُوَمِّنُ بِاللهِ  
وَالْيَوْمِ الْآخِرِ تَحِدُّ عَلَى مَتِّبٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا  
عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا)

### 15۔ باب زیارۃ القبور

648۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرِ  
فَقَالَ: (اتَّقِي اللَّهَ وَاصْبِرِي). قَالَتْ: إِلَيْكَ  
عَنِّي، فَإِنَّكَ لَمْ تُصِبْ بِمُصِيبَتِي، وَلَمْ تَعْرِفْهُ.  
فَقِيلَ لَهَا: إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ. فَأَتَتْ بَابَ  
النَّبِيِّ ﷺ. فَلَمْ تَحِدْ عِنْدَهُ بَوَائِدٍ، فَقَالَتْ:  
لَمْ أَعْرِفْكَ. فَقَالَ: (إِنَّمَا الصَّدُورُ عِنْدَ الصَّدَمَةِ  
الْأُولَى).

### 16۔ باب قول النبي ﷺ: (يُعَذَّبُ

الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ)

إِذَا كَانَ النُّوحُ مِنْ سُنَّتِهِ

649۔ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: أُرْسِلَتْ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ: (إِنَّ ابْنَتِي  
قُبِضَ فَأْتِنَا). فَأُرْسِلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ  
وَيَقُولُ: (إِنَّ إِلَهَ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى، وَكُلُّ شَيْءٍ  
عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى، فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ).  
فَأُرْسِلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لِيَأْتِيَنَّهَا، فَقَامَ  
وَمَعَهُ: سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ، وَأُبَيُّ  
بْنُ كَعْبٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ، وَرِجَالٌ، فَرَفَعَ إِلَى

یہ فرماتے سنا کہ جو عورت اللہ اور آخرت سے دن پر ایمان رکھتی  
ہو اسے یہ جائز نہیں کہ شوہر کے علاوہ کسی اور پر تین دن سے  
زیادہ سوگ منائے ہاں شوہر پر چار ماہ دس دن سوگ منائے۔

### قبروں کی زیارت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک عورت کے پاس سے  
گزرے جو قبر کے پاس رو رہی تھی۔ فرمایا کہ اللہ سے ڈرو اور  
صبر کرو اس نے کہا ہٹ جائیے آپ کو کیا معلوم کہ مجھ پر کیا  
مصیبت آ پڑی ہے پھر اسے بتایا گیا کہ وہ نبی کریم ﷺ تھیں۔  
وہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئی دروازے پر  
کوئی دربان نہ تھا عرض کی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہیں تھا۔  
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا صبر صدمہ کے شروع میں ہوتا ہے۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان مبارک میت کو اس کے

گھر والوں کے رونے کے سبب عذاب دیا جاتا

ہے جبکہ ان کے ہاں نوحہ کرنے کا رواج ہو

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ کی صاحبزادی نے حضور ﷺ کے پاس خبر بھیجی کہ  
میرے پاس جلد تشریف لے آئیں میرا بیٹا حالت نزع میں ہے  
آپ ﷺ نے ان کو کہلوا یا جاؤ کہو وہ سدم کہتے ہیں اور فرماتے ہیں  
کہ بے شک اللہ ہی کا ہے جو اس نے لیا اور اسی کا ہے جو اس نے دیا  
اور ہر چیز کی اس کی بارگاہ میں معیاد مقرر ہے۔ چاہیے کہ صبر کرو اور  
ثواب کی امید رکھو۔ پھر آپ کی صاحبزادی نے آپ ﷺ کو کہلایا  
کہ وہ حضور کو قسم دیتی ہیں ضرور تشریف لائیں اب آپ ﷺ اسے

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. الصَّبِيُّ وَنَفْسُهُ تَتَقَعَّقُ. قَالَ: حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ: كَأَنَّهَا شَرْ. فَقَاضَتْ عَيْنَاهُ. فَقَالَ سَعْدٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا هَذَا؟ فَقَالَ: (هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَإِنَّمَا يَرَحِمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ).

650 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ. جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ. قَالَ: فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ. قَالَ: فَقَالَ: (هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ). فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا. قَالَ: (فَانْزِلْ). قَالَ: فَتَزَلَّ فِي قَبْرِهَا.

651 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ). فَبَلَغَ ذَلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا بَعْدَ مَوْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. فَقَالَتْ: رَحِمَ اللَّهُ عُمَرَ. وَاللَّهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ. وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ (إِنَّ اللَّهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ). وَقَالَتْ حَسْبُكُمْ الْقُرْآنُ (وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَى).

اور آپ ﷺ کے ساتھ سعد بن عبادہ معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت اور بہت سے لوگ تھے۔ جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو وہ بچا آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا گیا اور حضور ﷺ نے اسے گود میں لے لیا وہ دم توڑ رہا تھا۔ گویا پرانی سوکھی مشک ہے اس کے اثر سے آپ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ یہ کیا ہے؟ فرمایا یہ شفقت ہے جسے اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں پیدا فرمایا ہے اور اللہ اپنے بندوں میں سے رحم کرنے والوں ہی پر رحم فرماتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کے جنازہ میں حاضر تھے آپ قبر کے پاس بیٹھے ہوئے تھے میں نے دیکھا کہ آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے پھر آپ نے فرمایا کہ کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے آج رات ہم بستری نہ کی ہو؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں ہوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ہی اسے قبر میں اتارو چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میت کو اس پر اس کے اعزہ کے کچھ رونے کی وجہ سے عذاب دیا جاتا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یہ خبر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو ملی تو انہوں نے فرمایا اللہ عمر رضی اللہ عنہ پر رحم کرے اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ مومن کو اس کے اعزہ کے رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ عذاب میں مبتلا کرتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کافر پر اس کے اعزہ کے اس پر رونے کے باعث عذاب زیادہ کرتا ہے تمہارے لیے قرآن (کی یہ آیت) کافی ہے: ”کوئی شخص کسی

دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک یہودیہ عورت (کی قبر) کے پاس سے گزرے جس پر اس کے گھر والے رو رہے تھے فرمایا کہ یہ اس پر روہیں اور اسے اس کی قبر میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

میت پر نوحہ کرنا

مکروہ ہے

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مجھ پر جھوٹ باندھنا ایسا نہیں جیسا کسی اور پر جھوٹ باندھنا جو میرے متعلق جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔ اور میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ بھی فرماتے سنا ہے کہ جس پر نوحہ کیا جاتا ہے اُسے نوحہ کے سبب عذاب دیا جاتا ہے۔

جو اپنے رخسار پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے فرمایا جو اپنے رخسار پیٹے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کے دور کی طرح چیخے چلائے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کا حضرت سعد بن خولہ کیلئے اظہارِ افسوس حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال میری بیماری پر کے لیے تشریف لائے میری اس بیماری میں جو شدید ہوئی تھی میں نے عرض کیا بیماری نے مجھے اس حد تک پہنچایا ہے اور میں

میں نے عرض کیا بیماری نے مجھے اس حد تک پہنچایا ہے اور میں

652- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى يَهُودِيَةٍ بَيْكِي عَلَيْهَا أَهْلِهَا. فَقَالَ: (لَهُمْ لَيَبْكُونَ عَلَيْهَا. وَإِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا).

17 باب مَا يُكْرَهُ مِنَ

النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

653- عَنِ الْبَغِيرَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ كَذِبًا عَلَى لَيْسَ كَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَن كَذَبَ عَلَى مُتَعَبِدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ). سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ).

18 باب لَيْسَ مِمَّا مِنْ ضَرْبِ الْخُذُودِ

654- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ (لَيْسَ مِمَّا مِنْ لَطَمِ الْخُذُودِ وَشَقَى الْجُيُوبِ. وَدَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ).

19 باب: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

655- عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ مَا تَرَى. وَأَنَا ذُو مَالٍ. وَلَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ. أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلَاثِي مَا لِي؟ قَالَ:

(۱۰) فَقُلْتُ: بِالشَّطْرِ، فَقَالَ: (۱۱) ثُمَّ قَالَ:  
(الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ، أَوْ كَثِيرٌ، إِنَّكَ أَنْ تَنْدَرَ  
وَرَثَتِكَ أَغْنِيَاءَ، خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَنْدَهُمْ عَالَةً  
يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ، وَإِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً  
تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا أُجِزَتْ بِهَا، حَتَّى مَا  
تَجْعَلَ فِي فِي امْرَأَتِكَ). فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
أُخَلِّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي، قَالَ: (إِنَّكَ لَنْ تُخَلِّفَ  
فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا أُرْكَزَتْ بِهِ دَرَجَةٌ  
وَرَفَعَةٌ، ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلِّفَ حَتَّى يَنْفَعَكَ بِكَ  
أَقْوَامٌ، وَيُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ، اللَّهُمَّ أَمِّصْ  
لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ،  
لَكِنَّ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ). يَزِي لَه رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ.

اپنے مال کا دو تہائی صدقہ کر دوں فرمایا نہیں تو میں نے عرض کیا  
آدھا تو فرمایا نہیں پھر آپ ﷺ نے خود ہی ارشاد فرمایا تہائی اور  
تہائی بڑا ہے یا فرمایا تہائی بہت ہے تم اپنے وارثین کو مالدار چھوڑو،  
یہ بہتر ہے اس سے کہ ان کو تنگ دست چھوڑو اور وہ لوگوں سے  
سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تو جو بھی اللہ کی رضا کے لیے خرچ  
کرے گا اس پر ثواب پائے گا یہاں تک کہ جو رقم اپنی بیوی کے  
منہ میں ڈالے گا اس پر بھی ثواب ملے گا میں نے عرض کیا یا رسول  
اللہ ﷺ کیا میں اپنے اصحاب کے چلے جانے کے بعد پیچھے رہ  
جاؤں گا؟ فرمایا تم ہرگز پیچھے نہیں رہو گے اس کے بعد تم جو بھی  
نیک عمل کرو گے اس کے ذریعے تم اپنے درجے اور مرتبے کو بلند  
کرو گے اس کے بعد تم زندہ رہو گے یہاں تک کہ تم سے کچھ  
قوموں کو نفع پہنچے گا اور دوسروں کو نقصان۔ اے اللہ میرے صحابہ  
کی ہجرت پوری فرماتا اور انہیں ایڑیوں کے بل مت پلٹانا۔ لیکن  
قابل رحم سعد بن خولہ جن کے لیے رسول اللہ ﷺ دکھ کا اظہار فرما  
رہے تھے وہ کے میں فوت ہوئے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور داناتے غیوب ﷺ کے علم غیب کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپ کا ارشاد حرف بہ حرف صحیح  
ثابت ہوا اور مذکورہ صحابی مدت تک حیات رہے اور ایران و عراق ان کے ہاتھوں فتح ہوا اور بے شمار لوگ ان کے دست حق پر مسلمان  
ہوئے اور بہت سے ان کے ہاتھوں داصل جہنم ہوئے۔

### مصیبت کے وقت

### سرمنڈوانے کی ممانعت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
دفعہ وہ سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ ان پر غشی طاری ہو گئی اور  
ان کا سر ان کی اہلیہ کی گود میں تھا۔ انہیں اتنی طاقت نہ تھی کہ کچھ

### 20- باب مَا يُنْهَى مِنَ

### الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

656- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَجَعَ

وَجَعًا، فَغَشِيَ عَلَيْهِ، وَرَأْسُهُ فِي شَجَرٍ امْرَأَةٌ مِنْ  
أَهْلِهِ فَبَكَتْ، فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا



شَيْئًا، فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: أَنَا بَرِيءٌ مِّنْ بَرِيءٍ  
مِّنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِيءٌ  
مِّنَ الصَّالِقَةِ، وَالْحَالِقَةِ، وَالشَّاقِقَةِ.

کہہ سکیں جب افاقہ ہوا تو فرمایا میں بیزار ہوں اس سے جس  
سے رسول اللہ ﷺ بیزار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ مصیبت پر  
چیننے والی سر مونڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے بیزار  
ہیں۔

جو مصیبت کے وقت  
غمگین ہو کے بیٹھ جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا  
کہ جب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ  
کے شہید ہونے کی خبر آپ ﷺ کے پاس آئی تو ایسے بیٹھے تھے  
کہ آپ ﷺ کا اندرونی غم ظاہر ہو رہا تھا اور میں دروازے  
کے سوراخ سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور عرض  
کیا جعفر رضی اللہ عنہ کی خواتین رو رہی ہیں تو انہیں حضور ﷺ نے حکم  
فرمایا کہ انہیں روک دو وہ شخص گیا پھر دوبارہ آیا اور کہا انہوں نے  
بات نہیں مانی تو فرمایا انہیں منع کر دو پھر وہ حاضر بارگاہ ہوئے اور  
کہا یا رسول اللہ ﷺ بخدا وہ ہم پر غالب آ گئیں نہیں مانتیں  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں بالآخر فرمایا ان کے منہ میں  
دھول ڈال دو۔

جو مصیبت میں اپنا  
غم ظاہر نہ کرے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ایک صاحبزادے فوت ہو گئے،  
وہ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ باہر تھے جب ان کی اہلیہ نے دیکھا کہ بچہ مر گیا  
ہے تو کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو عمر کے ایک کنارے پر لیٹا دیا۔

21- بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ  
الْمُصِيبَةِ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ

657- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ، قَتَلَ ابْنُ حَارِثَةَ وَجَعَفَرٍ  
وَابْنِ رَوَاحَةَ، جَلَسَ يُعْرِفُ فِيهِ الْحُزْنَ، وَأَنَا  
أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ - شَقِ الْبَابِ - فَأَتَاهُ  
رَجُلٌ فَقَالَ: إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ، وَذَكَرَ بُكَائِهِنَّ،  
فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْتَاهُرْنَ، فَلَحَبَتْ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةُ:  
فَأَخْبَرَهُ أَتَمَّ لَمْ يُطْعَمَتْ، فَقَالَ: (اغْمِضِي).  
فَأَتَاهُ الثَّالِثَةُ، قَالَ: وَاللَّهِ غَلَبَنَنَا يَا رَسُولَ  
اللَّهِ. فَرَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ: (فَاخْفِي أَفْوَاهِيهِنَّ  
الْحُزَابِ).

22- بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ  
حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

658- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: مَاتَ ابْنُ لَإِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَبُو  
طَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتْ أُمُّهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ،  
هَيَّأَتْ شَيْئًا، وَتَحَنَّنَتْ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ، فَلَمَّا



دیا جب ابو طلحہ آئے تو پوچھا بچہ کیسا ہے انہوں نے بتایا کہ سکون  
بتایا کہ سکون کے ساتھ ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ آرام پا لے گا  
چنانچہ رات گزاری جب صبح غسل کیا جب باہر جانے کا ارادہ کیا تو  
بتایا کہ وہ فوت ہو گیا۔ پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی پھر  
نبی کریم ﷺ کو جو پیش آیا تھا وہ بتایا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا اللہ عزوجل تم دونوں کو اس رات میں برکت دے گا ایک  
انصاری شخص کا بیان ہے کہ ان کے نولڑکے ہوئے اور سب قرآن  
کے قاری تھے۔

فرمان نبوی ﷺ: بے شک ہم

تیرے غم میں مبتلا ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ  
ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے گھر گئے تو  
حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ ان ہی کے گھر پرورش پا رہے تھے رسول  
اللہ ﷺ نے حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو لے کر بوسہ دیا اور سونگھا پھر  
دوبارہ وہاں پھر گئے تو ابراہیم رضی اللہ عنہ دم توڑ رہے تھے پس رسول  
اللہ ﷺ کی چشمان مبارک سے آنسو بہنے لگے حضرت عبد  
الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ بھی؟ تو  
فرمایا اے ابن عوف یہ شفقت ہے پھر دوبارہ آنسو نکلے تو فرمایا  
بے شک آنکھ روتی ہے اور دل غم زدہ ہے مگر زبان پر وہی ہے  
جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور ہم اے ابراہیم تیری جدائی  
سے غمگین ہیں۔

جاء أَبُو طَلْحَةَ قَالَ: كَيْفَ الْغُلَامُ؟ قَالَتْ:  
قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ، وَأَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدْ  
اسْتَرَاحَ. فَبَاتَ، فَلَبَا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ، فَلَمَّا  
أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ، فَصَلَّى مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ أُخْبِرَ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا، فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي  
لَيْلَتِكُمَا). قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: فَرَأَيْتُ  
لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ، كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ.

23- باب قول النبي ﷺ:

(إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ)

659- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلْنَا  
مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. عَلَى أَبِي سَيْفِ الْقَيْنِ -  
وَكَانَ ظُلُمًا إِبْرَاهِيمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَأَخَذَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَشَمَّهُ، ثُمَّ  
دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِبْرَاهِيمُ يَجُودُ  
بِنَفْسِهِ، فَجَعَلْتُ عَيْنَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.  
تَذْرِفَانِ. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ: (يَا  
ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ). ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى  
فَقَالَ ﷺ: (إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ، وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ  
وَلَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا، وَإِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا  
إِبْرَاهِيمَ لَمَحْزُونُونَ).

## 24- باب الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

(660) - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اشْتَكَيْتُكَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ. يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَسَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَعَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ. فَقَالَ: (قَدْ قُطِعَ). قَالُوا: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ. فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمَ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ. بَكَوْا فَقَالَ: (أَلَا تَسْتَعُونَ. إِنَّ اللَّهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ. وَلَا يُحْزِنُ الْقَلْبَ. وَلَكِنْ يُعَذِّبُ بِهِمَا - وَأَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ - أَوْ يَزِيحُكُمْ. وَإِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ).

## مریض کے پاس رونا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت سعد بن عبادہؓ ایک بیماری میں مبتلا ہوئے تو ان کے پاس نبی کریم ﷺ اور ان کے ساتھ ہی حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم تشریف لائے۔ جب ان کے پاس پہنچے تو انہیں اپنے گھر والوں کے جھرمٹ میں پایا۔ دریافت فرمایا قضا کر گئے تو لوگوں نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ۔ پھر آپ ﷺ رو پڑے جب لوگوں نے نبی کریم ﷺ کو روتے ہوئے دیکھا تو سب رونے لگے ارشاد فرمایا کیا تم نے نہیں سنا آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر اللہ ہرگز عذاب نہیں فرماتا ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے اور زبان کی طرف اشارہ فرمایا یا تم فرماتا ہے۔ اور بے شک میت کے اہل کے رونے سے اس پر عذاب ہوتا ہے۔

## 25- باب مَا يُنْهَى عَنِ النَّوْحِ

### وَالْبُكَاءِ وَالزُّجْرِ عَنْ ذَلِكَ

(661) - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَتْ: أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ. عِنْدَ الْبَيْعَةِ أَنْ لَا نَنُوحَ. فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرَ خَمْسٍ نِسْوَةٍ: أُمِّ سُلَيْمٍ وَأُمِّ الْعَلَاءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةً مُعَاذٍ. وَامْرَأَتَانِ. أَوْ ابْنَةُ أَبِي سَبْرَةَ. وَامْرَأَةٌ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٌ أُخْرَى.

## نوحہ چیخنے چلانے کی ممانعت

### اور اس پر زجر و تنبیخ کرنا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے بیعت لیتے وقت عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں ہم میں سے کسی نے یہ عہد پورا نہ کیا سوائے پانچ عورتوں کے یعنی ام سلیم، ام العلاء، ابوسبرہ کی بیٹی جو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں اور ایک دوسری عورت۔

## جنازے کے لیے کھڑا ہونا

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم

## 26- باب الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

(662) - عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا ”جب تم میں سے کوئی جنازہ دیکھے اگر وہ اس کے ساتھ جانا چاہتا ہو تو کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ جنازے کو پیچھے چھوڑ دیا جائے یا جنازہ اسے پیچھے چھوڑے یا پیچھے چھوڑنے سے پہلے اسے زمین پر رکھ دیا جائے۔“

جنازے کے لیے کھڑا ہو تو کب بیٹھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مردان کا ہاتھ پکڑا اور دونوں بیٹھ گئے اور ابھی جنازہ زمین پر رکھا نہیں گیا تھا اتنے میں حضرت ابوسعید خدری آئے اور مردان کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کھڑے ہو جاؤ بخدا انہیں معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس سے منع فرمایا اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا انہوں نے سچ کہا۔

جو یہودی کے جنازے کیلئے کھڑا ہو

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمارے قریب سے ایک جنازہ گزرا تو نبی کریم ﷺ اس کے لیے کھڑے ہو گئے اور ہم بھی کھڑے ہو گئے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ یہودی کا جنازہ ہے تو فرمایا جب جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ۔

عورتوں کے سوا

جنازہ مرد اٹھائیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب میت چار پائی پر رکھ دی جاتی ہے اور لوگ اسے اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو وہ اگر نیک ہوتی ہے تو کہتی ہے مجھے آگے لے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتی تو کہتی ہے

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا، أَوْ تَخْلِفَهُ، أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخْلِفَهُ.

27- بَابُ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

663 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

أَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ وَهَمَا فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ، فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ: ثُمَّ قَوْلَ اللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. تَهَاكَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَدَقَ.

28- بَابُ مَنْ قَامَ لِلْجَنَازَةِ يَهُودِيٌّ

665 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهَا قَالَ: مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ. وَقُمْنَا بِهِ. فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهَا جَنَازَةٌ يَهُودِيٌّ، قَالَ: (إِذَا رَأَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُومُوا).

29- بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ

الْجَنَازَةَ دُونَ النِّسَاءِ.

665 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا وَضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ، فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ: قَدِّمُونِي. وَإِنْ كَانَتْ

غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ: يَا وَيْلَهَا، أَنِّ يَذْهَبُونَ بِهَا.  
يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ، وَلَوْ سَمِعَهُ  
صَعِقَ).

### 30- باب الشُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ.

666 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (أَشْرَعُوا بِالْجَنَازَةِ، فَإِنْ تَكَ  
صَالِحَةٌ فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا إِلَيْهِ، وَإِنْ يَكُ سَوَى  
ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ).

### 31- باب فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

667 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
قِيلَ لَهُ: إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ:  
مَنْ تَبَعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ. فَقَالَ: أَكْثَرُ أَبُو  
هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا. فَصَدَقَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا أَبَا هُرَيْرَةَ، وَقَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ. فَقَالَ: ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا نَعْدُ قِرَاطًا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ.

### 32- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ

### الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

668 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ:  
(لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى، اتَّخَذُوا قُبُورَ  
أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا). قَالَتْ: وَلَوْلَا ذَلِكَ  
لَأَبْرَزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ

ہائے مجھے کہاں لے جاتے ہو اس کی آواز کو انسان کے سوا ہر چیز  
سنتی ہے اور اگر انسان سن لے تو بے ہوش ہو جائے۔

### جنازہ کو جلدی لے جانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جنازے کو تیزی  
سے لے چلو اگر وہ نیک ہے تو خیر کو آگے بھیج رہے ہو اور اگر کچھ  
اور ہے تو شر کو اپنی گردنوں سے اتار دو گے۔

### جنازے کے پیچھے جانے کی فضیلت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کہا گیا  
کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جنازے کے پیچھے  
گیا اس کے لیے ایک قیراط ہے تو ابن عمر نے فرمایا ابو  
ہریرہ رضی اللہ عنہ کثرت سے حدیث بیان کرتے ہیں اس کی  
تصدیق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کی اور فرمایا میں نے رسول  
اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے تو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
پھر تو ہم نے بہت سے قیراط ضائع کر دیے۔

### قبروں پر مساجد

### بنانے کی کراہت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے  
بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ اپنی اس بیماری میں جس میں وصال  
فرمایا ارشاد فرمایا اللہ یہود و نصاریٰ پر لعنت فرمائے۔ انہوں نے  
اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجد بنا لیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں  
اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر مبارک ظاہر رہتی مگر یہی اندیشہ

مَسْجِدًا۔

تھا کہ مسجد نہ بنالیا جائے۔

## 33- بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النَّفْسَاءِ

نفاس والی کی نماز جنازہ جبکہ وہ

إِذَا مَاتَتْ فِي نَفَاسِهَا۔

نفاس میں مری ہو

669 - عَنْ سَمُرَةَ بِنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ

مَاتَتْ فِي نَفَاسِهَا، فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک نفاس والی عورت پر نماز پڑھی جو فوت ہو گئی تھی تو آپ اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے۔

## 34- بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ

نماز جنازہ میں

الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

سورة فاتحہ پڑھنا

670 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ: لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جنازے پر سورة فاتحہ پڑھی اور فرمایا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ سنت ہے۔

## 35- بَابُ الْمَيِّتِ يَسْمَعُ خَفَقَ النِّعَالِ

مردہ جو توں کی آہٹ سنتا ہے

671 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (الْعَبْدُ إِذَا وَضِعَ فِي قَبْرِهِ، وَتَوَلَّى وَذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ يَعَالِيهِمْ، أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، فَيُقَالُ: انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ، أَبَدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا، وَأَمَّا الْكَافِرُ، أَوِ الْمُنَافِقُ، فَيَقُولُ: لَا أُحْدِرُ، كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ، فَيُقَالُ: لَا كَذِبْتَ وَلَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں۔ بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی واپس ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ ان کے جو توں کی چاپ سن رہا ہوتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھاتے ہیں اور دونوں اس سے پوچھتے ہیں تو ان صاحب کے بارے میں کیا کہتے تھا تو وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اس پر اس سے کہا جائے گا جہنم میں اپنے ٹھکانے کو دیکھ اللہ نے اس کے بدلے جنت میں تیرا ٹھکانہ بنا دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ دونوں کو دیکھے گا لیکن کافر یا منافق تو وہ یہ کہے گا میں نہیں جانتا جو وہ کہتے تھے



میں بھی وہی کہتا تھا تو اس سے کہا جائے گا تو نے نہ اپنی عقل سے جان نہ بتانے سے مانا، اس کے بعد لوہے کے ہتھوڑے سے اس کے دونوں کانوں کے درمیان مارا جائے گا جس سے وہ چیخے گا اتنے زور سے کہ انسان اور جن کے علاوہ آس پاس کی سب چیزیں سنیں گی۔

جو کسی مقدس جگہ یا اس کے

قریب دفن ہونا محبوب رکھتا ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں ملک الموت بھیجے گئے تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے انہیں ایسا تھپڑ مارا کہ ان کی آنکھ پھوٹ گئی وہ اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کیا تو نے ایسے بندے کے پاس بھیجا ہے جو موت نہیں چاہتے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی آنکھ درست فرمادی اور فرمایا جاؤ اور ان سے عرض کرو اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھیں ان کے ہاتھ کے نیچے جتنے بال آئیں گے ہر بال کے عوض ایک سال زندگی ملے گی حضرت موسیٰ علیہ السلام عرض گزار ہوئے اے رب عزوجل پھر اس کے بعد کیا ہوگا فرمایا موت تو عرض کی کیا ایسا ہے تو ابھی سہی اور اللہ تعالیٰ سے سوال کیا مجھے ارض مقدس سے قریب کر دے پتھر پھینکنے کے برابر۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں وہاں ہوتا تو تمہیں انکی قبر دکھاتا جو راستے سے ایک طرف سرخ ٹیلے پر ہے۔

شہید کی نماز جنازہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ شہدائے احد میں سے دو حضرات کو ایک کپڑے میں جمع فرماتے پھر فرماتے کہ ان میں سے قرآن مجید

تَلَيْتَ. ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ، فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ).

36- باب مَنْ أَحَبَّ الدَّخْنَ فِي

الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوَهَا

672- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

(أُرْسِلَ مَلَكَ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ، فَلَمَّا جَاءَهُ صَكُّهُ، فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: أُرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ، فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ، وَقَالَ: ارْجِعْ، فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَنْثَرِ ثَوْبٍ، فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ. قَالَ: أَيُّ رَبِّ، ثُمَّ مَاذَا؟ قَالَ: ثُمَّ الْمَوْتُ. قَالَ فَلَان. فَسَأَلَ اللَّهُ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمِيَةً بِحَجَرٍ). قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (فَلَوْ كُنْتُ ثُمَّ لَأُرِيْتُكُمْ قَبْرَهُ، إِلَى جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكُثَيْبِ الْأَخْمَرِ).

37- باب الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

673- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أَحَدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ



يَقُولُ: (أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخَذَ الْقُرْآنَ). فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ. وَقَالَ: (أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). وَأَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ. وَلَمْ يُغَسَّلُوا وَلَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ.

674- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى النَّبِيِّ، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ: (إِنِّي فَرَطُكُمْ، وَأَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ، وَإِنِّي وَاللَّهِ لَا أَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الْآنَ، وَإِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، أَوْ مَفَاتِيحَ الْأَرْضِ، وَإِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي، وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا).

کس کو زیادہ آتا ہے پھر جب دونوں میں سے کسی کی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو لحد میں پہلے اسے رکھا جاتا اور فرمایا کہ میں قیامت کے دن ان کا گواہ ہوں اور انہیں خون سمیت دفن کرنے کا حکم دیا نہ انہیں غسل دیا گیا اور نہ ان پر نماز جنازہ پڑھی گئی۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز شہدائے احد پر نماز پڑھنے کے لیے تشریف لے گئے جیسے میت پر نماز پڑھی جاتی ہے پھر منبر پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا میں تمہارا پیش رو ہوں اور میں تمہارا گواہ ہوں اور میں بخدا اپنے حوض کو اس وقت دیکھ رہا ہوں اور مجھے زمین کے تمام خزانوں کی کل کنجیاں یا زمین کی سب کنجیاں دی گئی ہیں اور بخدا مجھے یہ اندیشہ نہیں کہ تم لوگ میرے اور شرک کر دے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ دنیا کو دوسروں سے زیادہ حاصل کرنے کی خواہش کرو گے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ کی نورانی بصیرت کا یہ عالم تھا کہ زمین پر تشریف فرما ہو کر اپنا حوض کوثر ماحظہ فرمایا کرتے تھے۔ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ نے اپنے محبوب کو تمام خزانوں کی کنجیاں عطا فرما کر بادشاہی عطا فرمادی کہ جسے چاہیں جب چاہیں جتنا چاہیں عطا فرمادیں اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور دائیہ غیوب ﷺ کو اپنی امت کے شرک میں مبتلا ہونے کا کوئی خوف و خدشہ نہیں لہذا اہلسنت والجماعت پر شرک کا فتویٰ لگانے والے بصیرت سے محروم ہیں۔

38 إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ

يُصَلَّى عَلَيْهِ؟ وَهَلْ يُعْرَضُ

عَلَى الصَّبِيِّ الْإِسْلَامُ؟

675- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ

جب کوئی بچہ اسلام قبول کر لے

اور وفات پا جائے تو کیا

اس پر نماز پڑھی جائے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دوسرے حضرات کی معیت

النَّبِيِّ ﷺ. فِي رَهْطٍ قَبْلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى  
وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصَّبِيَّانِ، عِنْدَ أُطَمٍ بَنِي  
مَغَالَةَ، وَقَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلْمَ فَلَمْ  
يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ  
لِابْنِ صَيَّادٍ: (تَشْهَدُ أَلَيْ رَسُولُ اللَّهِ) فَنَظَرَ  
إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ  
الْأَمِّيَّةِ. فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَتَشْهَدُ  
أَلَيْ رَسُولُ اللَّهِ؟ فَرَفَضَهُ وَقَالَ: أَمَنْتُ بِاللَّهِ  
وَبِرَسُولِهِ. فَقَالَ لَهُ: (مَاذَا تَرَى). قَالَ ابْنُ  
صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَكَاذِبٌ. فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (خُلِطَ عَلَيْكَ الْأَمْرُ) ثُمَّ قَالَ لَهُ  
النَّبِيُّ ﷺ: (إِلَيَّ قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا). فَقَالَ  
ابْنُ صَيَّادٍ: هُوَ الدُّخُّ. فَقَالَ: (أَحْسًا، فَلَنْ  
تَعْدُو قَدْرَكَ). فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعْنِي  
يَا رَسُولَ اللَّهِ أَطْرِبُ عُنُقَهُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
(إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلِّطَ عَلَيْهِ، وَإِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا  
خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ). وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا انْطَلَقَ بَعْدَ ذَلِكَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ. وَأَبَى بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا  
ابْنُ صَيَّادٍ، وَهُوَ يَحْتَلُّ أَنْ يَسْمَعَ مِنْ ابْنِ صَيَّادٍ  
شَيْئًا، قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَأَاهُ  
النَّبِيُّ ﷺ. وَهُوَ مُضْطَجِعٌ، يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ  
فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْرَةٌ، فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ

میں ابن صیاد کی طرف تشریف لے گئے یہاں تک کہ اسے بنی  
مغالہ کے ٹیلوں میں بچوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد سن  
بلوغ کے قریب تھا اسے پتہ نہ چلا یہاں تک کہ نبی کریم ﷺ  
نے اسے اپنا دست مبارک لگا دیا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا کیا تو یہ  
گواہی دیتا ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں تو اس نے آپ ﷺ  
کی جانب دیکھا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ امیوں  
کے رسول ہیں پھر ابن صیاد نے کہا کیا آپ گواہی دیتے ہیں کہ  
میں اللہ کا رسول ہوں تو آپ ﷺ نے اسے چھوڑ دیا اور فرمایا  
میں اللہ اور اس کے تمام رسولوں پر ایمان لایا پھر اس سے فرمایا  
تو کیا دیکھتا ہے ابن صیاد نے کہا میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور  
جھوٹا بھی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تجھ پر معاملہ مخلوط ہو  
گیا۔ پھر نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا میں نے تیرے لیے  
دل میں ایک بات چھپائی ہے ابن صیاد نے کہا وہ دُخ ہے فرمایا  
برا ہو تو اپنی بساط سے آگے ہرگز نہیں بڑھ پائے گا حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اجازت دیجیے میں اس کی گردن، ٹاڈوں؟ تو  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر یہ وہی ہے تو تم اس پر قابو نہیں پاؤ گے  
اور اگر وہ نہیں تو اس کے قتل میں کوئی خاص فائدہ نہیں۔ ابن  
عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں اس کے بعد ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ اور  
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہما اس باغ میں تشریف لے گئے جس  
میں ابن صیاد رہتا تھا آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ ابن صیاد کی کوئی  
بات سنیں اس سے پہلے کہ وہ آپ کو دیکھے نبی کریم ﷺ نے  
دیکھا کہ وہ چادر اوڑھ کر لیٹا گنگنا رہا ہے ابن صیاد کی ماں نے  
رسول اللہ ﷺ کو درخت کی آڑ میں چھپے ہوئے دیکھ کر  
ابن صیاد سے کہا اے صاف یہ ابن صیاد کا نام ہے یہ محمد ﷺ ہیں

فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ: يَا صَافٍ - وَهُوَ اسْمُ ابْنِ  
صَيَّادٍ هَذَا مُحَمَّدٌ ﷺ. فَتَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (لَوْ تَرَ كُنْهَ بَدَنٍ).

676- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ  
غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ. فَمَرَضَ، فَأَتَاهُ  
النَّبِيُّ ﷺ. يَعُودُهُ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ:  
(أَسْلِمَ). فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَهُوَ عِنْدَهُ. فَقَالَ لَهُ:  
أَطِيعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ. فَأَسْلَمَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ.  
وَهُوَ يَقُولُ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ  
النَّارِ).

677- عَنْ أَبِي حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى  
الْفِطْرَةِ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ، أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ  
يُمَجِّسَانِهِ. كَمَا تُنْتَجِعُ الْبَيْهَمَةُ بِبَيْهَمَةٍ جَمْعًا.  
هَلْ تُحْشُونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءٍ). ثُمَّ يَقُولُ  
أَبُو حُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ  
النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ  
الْقَيِّمُ)

39- باب إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ  
الْمَوْتِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

678- عَنْ الْمُسَيَّبِ بْنِ حَزْنٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةَ، جَاءَهُ

ابن صیاد اٹھ بیٹھا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے نبی  
دینی تو مکمل جاتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہ  
یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا وہ بیمار ہو گیا تو نبی  
کی عیادت کے لیے نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور  
اس کے سرہانے بیٹھے اور اس سے فرمایا مسلمان ہو جا تو اس نے  
اپنے باپ کی طرف دیکھا اس کے باپ نے کہا ابوالقاسم کی بات  
مان لے اس پر وہ مسلمان ہو گیا نبی کریم ﷺ یہ فرماتے ہوئے  
باہر تشریف لائے اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے اسے جہنم سے بچ  
لیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کوئی پیدا ہونے والا نہیں  
مگر فطرت پر پیدا ہوتا ہے لیکن اس کے والدین اسے یہودی یا  
نصرانی یا مجوسی بنا لیتے ہیں جیسا کہ چوپایہ صحیح سالم بچہ جتنا ہے یہ  
تم ان میں کوئی کن کنا دیکھتے ہو پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ  
آیت تلاوت فرماتے ”اللہ کی فطرت وہی ہے جس پر لوگوں کو  
پیدا کیا۔“

جب مشرک مرتے وقت  
لا الہ الا اللہ کہے

حضرت مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو رسول اللہ ﷺ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلٍ بْنُ  
هَشَامٍ. وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ.  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِأَبِي طَالِبٍ: (يَا عَمَّ، قُلْ  
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ  
اللَّهِ). فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا  
أَبَا طَالِبٍ، أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ  
يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. يَعْزِضُهَا عَلَيْهِ، وَيَعُودَانِ  
بِتِلْكَ التَّمَالَةِ، حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا  
كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، وَأَبَى أَنْ  
يَقُولَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(أَمَّا وَاللَّهِ لَا أَسْتَغْفِرُكَ لَكَ، مَا لَمْ أَتِهِ أَنَّهُ عَنكَ).  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ: (مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ).

#### 40- باب مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ

عِنْدَ الْقَبْرِ، وَقُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ.

679 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا

فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقِیِّ، فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ.

فَقَعَدَ وَقَعَدْنَا حَوْلَهُ، وَمَعَهُ مِخْصَرَةٌ، فَتَنَسَّسَ.

لِنَجْعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: (مَا مِنْكُمْ

مِنْ أَحَدٍ، مَا مِنْ نَفْسٍ مَنُفُوسَةٍ إِلَّا كُتِبَ

مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، وَإِلَّا قَدْ كُتِبَ:

شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،

أَفَلَا تَنْشِكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَنَدْعُ الْعَمَلَ، فَمَنْ

كَانَ مِنْهُمْ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلٍ

اس کے پاس تشریف لائے تو وہاں ابو جہل بن ہشام اور عبد اللہ  
بن مغیرہ کو موجود پایا رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا اسے  
چچا لا الہ الا اللہ کہہ لیجیے میں اللہ کے حضور اس کی گواہی دوں گا اس  
پر ابو جہل اور عبد اللہ بن ابو امیہ نے کہا اسے ابو طالب تم عبد  
المطلب کی ملت سے پھرو گے؟ رسول اللہ ﷺ اس پر کلمہ تو حید  
پیش فرماتے رہے اور وہ دونوں وہی لوٹاتے رہے یہاں تک کہ  
ابو طالب نے آخر میں کہا میں عبد المطلب کی ملت پر ہوں اور لا الہ  
الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لیکن خدا کی  
قسم میں برابر آپ کے لیے دعائے مغفرت کرتا رہوں گا جب  
تک مجھے روک نہ دیا گیا چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل  
فرمائی ”نبی اور مسلمانوں کے شایان شان نہیں کہ مشرکین کے لیے  
بخشش طلب کریں اگرچہ وہ ان کے قریب ہوں کیوں نہ ہوں۔“

محدث کا قبر کے پاس نصیحت کرنا اور اس کے

ساتھیوں کا ارد گرد بیٹھ جانا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم بقیع

غرقہ میں ہم ایک جنازے میں تھے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے

پاس تشریف لائے اور ہم حضور ﷺ کے ارد گرد بیٹھے اور آپ ﷺ

کے ساتھ ایک چھڑی تھی آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک جھکا لیا اور

اپنی چھڑی سے زمین کریدنے لگے پھر ارشاد فرمایا تم میں سے ہر

شخص کی جگہ جنت اور دوزخ میں لکھی جا چکی ہے اور یہ بھی کہ وہ

بد بخت ہے یا نیک بخت۔ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ

ﷺ ہم اپنے لکھے ہوئے پر بھروسہ کر کے عمل کرنا نہ چھوڑ دیں پس

جو سعادت مند ہو گا سعادت مندوں جیسے کام کرے گا اور جو ہر

أَهْلِ السَّعَادَةِ. وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ  
الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ؛  
قَالَ: (أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ  
أَهْلِ السَّعَادَةِ. وَأَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ  
لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ. ثُمَّ قَرَأَ: (فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى  
وَاتَّقَى).

#### 41- باب مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

680 - عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ (مَنْ حَلَفَ بِمَلَّةٍ غَيْرِ  
الْإِسْلَامِ، كَاذِبًا مُتَعَبِّدًا، فَهُوَ كَمَا قَالَ: وَمَنْ  
قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ غُلِبَ بِهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ).

681 - عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (كَانَ بِرَجُلٍ جَرَّاحٌ فَقَتَلَ  
نَفْسَهُ، فَقَالَ اللَّهُ هَذَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ،  
حَرَمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ).

682 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. (الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي  
النَّارِ، وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ).

#### 42- باب ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

683 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَرُّوا  
بِجَنَازَةٍ فَأَثْنُوا عَلَيْهَا خَيْرًا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ.

میں سے بد بخت ہو گا وہ بد بختوں جیسے کام کرے گا۔ فرمایا کہ  
سعادت مندوں کے لیے سعادت کے کام آسان کر دیے جاتے  
ہیں اور بد بختوں کے لیے بد بختی والے عمل آسان کر دیے جاتے  
ہیں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”لیکن وہ جس  
نے اللہ کی راہ میں دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور سب سے اچھی  
بات کی تصدیق کی تو ہم اسے آسانی مہیا کریں گے۔“

#### خودکشی کرنے والے کا حکم

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی  
کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو  
اسلام کے علاوہ کسی دین پر ہونے کی جھوٹی قسم کھائے وہ وہی  
ہی ہے جیسا کہا اور جس نے خود کو کسی اٹھیا رے قتل کیا وہ جہنم میں  
اسی کے ساتھ عذاب دیا جائے گا۔

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک زخمی  
شخص نے خود کو قتل کر لیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے  
نے خود ہی جان دے دی تو میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”جس نے اپنا گلا گھونٹا وہ جہنم میں گلا  
گھونٹتا رہے گا اور جو اپنے کو نیزہ گھونپ کر مرے گا وہ جہنم میں  
نیزہ گھونپتا رہے گا۔“

#### لوگوں کا میت کی تعریف کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
لوگ ایک جنازے کو لے کر گزر رہے تھے تو لوگوں نے اس کی



(وَجَبَتْ). ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأُتِنُوا عَلَيْهَا شَرًّا. فَقَالَ: (وَجَبَتْ). فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ؛ قَالَ: (هَذَا أَتْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا، لَوْ جَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ، وَهَذَا أَتْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا، لَوْ جَبَتْ لَهُ النَّارُ، أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ).

اچھائی بیان کی تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا واجب ہوگئی پھر دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو لوگوں نے اس کی برائی بیان کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا واجب ہوگئی۔ تو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا واجب ہوگئی فرمایا ایک کی اچھائی بیان کی تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ایک کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لیے دوزخ واجب ہوگئی تم لوگ زمین میں اللہ کے گواہ ہو۔

684- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ). فَقُلْنَا: وَثَلَاثَةٌ قَالَ: (وَثَلَاثَةٌ). فَقُلْنَا: وَاثْنَانِ قَالَ: (وَاثْنَانِ). ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ.

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس مسلمان کے بھلے ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اسے اللہ تعالیٰ داخل جنت فرمائے گا ہم عرض گزار ہوئے اور تین فرمایا کہ تین بھی ہم عرض گزار ہوئے کہ دو فرمایا کہ دو بھی پھر ہم نے ایک کے متعلق نہیں پوچھا۔

#### 43- باب مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

685 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَذَلِكَ قَوْلُهُ: (يُشَيِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ)).

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب مومن اپنی قبر میں بٹھایا جاتا ہے تو اس کے پاس فرشتے بھیجے جاتے ہیں اس کے بعد وہ گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اسی کے مطابق اللہ عزوجل کا فرمان ہے ”اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو مضبوط بات پر قائم رکھتا ہے۔“

686- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَظْلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْقَلْبِ فَقَالَ: (وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا). فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا، فَقَالَ: (مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ گڑھے والے کفار کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا تم سے تمہارے پروردگار نے جو وعدہ فرمایا تھا کیا تم نے اس کو برحق پایا۔ تو حضور سے عرض کیا گیا حضور مردوں کو پکارتے ہیں



وَلَكِنْ لَا يُحْيِيهِمْ). فرمایا تم ان سے زیادہ نہیں سنتے مگر وہ جواب نہیں دیتے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے مردوں کا سماع ثابت ہوا یعنی مردے زندوں کی طرح بلکہ ان سے بھی زیادہ سماعت کی طاقت رکھتے ہیں جب کفار مردوں کا یہ حال ہے تو مسلمان اور پھر اولیاء اللہ کی سماعت کا کیا حال ہوگا۔ لہذا جو مردوں کے سماع کا انکار کرے تو اس کا یہ انکار حدیث کے مقابلے میں کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

687- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الْآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ حَقٌّ. وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتَى).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ (بدر کے مقتولین کے متعلق) رسول اللہ ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ اس وقت وہ جانتے ہیں کہ جو میں ان سے کہتا تھا وہ ٹھیک تھا اور بے شک ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”بے شک آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے ہو۔“

688- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يَفْتَتِنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ طَمَعُ الْمُسْلِمُونَ حَقَّةً.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خطبہ دینے کھڑے ہوئے تو قبر کی آزمائش کا ذکر فرمایا کہ اس میں آدمی کو آزمایا جائے گا جب آپ ﷺ نے اس کا ذکر فرمایا تو مسلمانوں کی چینیں نکل گئیں۔

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

44- بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

689- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ. وَقَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ، فَسَمِعَ صَوْتًا، فَقَالَ: (يَهُودُ تُعَذِّبُ فِي قُبُورِهَا).

حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور سورج ڈوب چکا تھا تو ایک آواز سنی اس پر فرمایا یہودیوں کو ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا ہے۔

690- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعائیں کرتے تھے اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے جہنم کے عذاب سے زندگی اور موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے۔

## 45- باب الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ

## مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

691 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ، عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ، إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

## 46- باب مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

692 - عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ لَهُ مَرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ).

## 47- باب مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

693 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ: (اللَّهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ).

694 - عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةَ الصُّبْحِ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ، فَقَالَ: (مَنْ رَأَى مِنْكُمْ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا)، قَالَ: فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا، فَيَقُولُ: مَا

## میت کو صبح و شام اس کا

## ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی مر جاتا ہے تو اس پر اس کا ٹھکانہ صبح و شام پیش کیا جاتا ہے اگر وہ جنتی ہے تو جنتیوں میں سے اور اگر جہنمی ہے تو جہنمیوں میں سے۔ اور اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانہ ہے یہاں تک کہ قیامت کے روز اللہ تعالیٰ اسے اٹھائے گا۔

## مسلمانوں کی اولاد کا حکم

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا وصال ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے لیے جنت میں ایک دودھ پلانے والی ہے۔

## مشرکوں کی اولاد کا حکم

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا اللہ نے جب ان کو پیدا کیا تھا تو وہ خوب جانتا تھا کہ یہ کیا کریں گے۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو اپنا رخ انور ہماری طرف کر کے متوجہ ہو جاتے اور فرماتے آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اب اگر کسی نے کوئی

شَاءَ اللَّهُ، فَسَأَلْنَا يَوْمًا، فَقَالَ: (هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا). قُلْنَا لَا قَالَ: (لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي، فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلْبٌ مِنْ حَدِيدٍ. قَالَ: إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلْبَ فِي شِدْقِهِ، حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ، ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَيَلْتَمِسُ شِدْقَهُ هَذَا، فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ. قُلْتُ: مَا هَذَا؟ قَالَ: انْطَلِقْ. فَاَنْطَلَقْنَا، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ، وَرَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ، أَوْ صَخْرَةٍ، فَيَشْدُخُ بِهِ رَأْسَهُ، فَإِذَا صَرَبَهُ تَدَخَّلَ الْحَجَرُ، فَاَنْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ، فَلَا يَزْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَمِسَ رَأْسَهُ، وَعَادَ رَأْسَهُ كَمَا هُوَ، فَعَادَ إِلَيْهِ فَصَرَبَهُ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: انْطَلِقْ. فَاَنْطَلَقْنَا إِلَى ثَقِيبٍ مِثْلِ الثَّنُورِ، أَعْلَاهُ ضَيْقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ، يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ، فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا، فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا، وَفِيهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: انْطَلِقْ. فَاَنْطَلَقْنَا، حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ، فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسْطِ النَّهْرِ، قَالَ يَزِيدُ وَوَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ، عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ، وَعَلَى شَطِئِ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ، فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي

خواب دیکھا تو بیان کرتا اس پر جو اللہ چاہتا بیان فرماتے تھے، مجھے نے ایک دن ہم سے دریافت فرمایا کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے، ہم عرض گزار ہوئے نہیں فرمایا تو آج رات میں نے دیکھا کہ دو آدمی میرے پاس آئے اور میرا ہاتھ چڑھ کر مجھے ارض مقدس کی طرف لے گئے۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا، ایک کھڑا تھا جس کے ہاتھ میں لوہے کا ٹکڑا ہے جسے اس نے جڑے میں داخل کرتا ہے اور گدی تک پہنچ جاتا ہے۔ اسی طرف دوسری طرف کرتا ہے اور پہلا جڑ جاتا ہے پھر دوبارہ اسی طرف کرتا ہے میں نے کہا یہ کیا ہے کہا آگے چلے۔ ہم چلے یہاں تک کہ چپت لیٹے ہوئے ایک شخص کے پاس پہنچے ایک شخص اس کے سر پر لوہے کا موصل یا پتھر لیٹے کھڑا ہے اور اس سے اس کے سر کو مارتا ہے جب مارتا تو پتھر لڑھک جاتا یہ شخص جا کر اس پتھر کو لے آتا وہ جب تک لوٹتا اس کا سر ٹھیک ہو جاتا اور سر دیباہی ہو جاتا جیسا پہلے تھا وہ شخص پلٹ کر پھر اسے مارتا میں نے پوچھا یہ کون ہے ان دونوں نے کہا تشریف لے چلے۔ آگے چلے تو ایک نور جیسے گڑھے کے پاس پہنچے جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے وسیع تھا اس کے نیچے آگ بھڑک رہی تھی جب اس میں جوش آتا تو لوگ نکلنے کے قریب ہو جاتے اور زرم پڑتی تو نیچے چلے جاتے اس میں مرد اور عورت سب ننگے تھے میں نے کہا یہ یہ ہے کہا آگے چلے ہم چلے یہاں تک کہ ایک خون کی ندی پر آئے اس میں ایک شخص کھڑا تھا اور ندی کے کنارے ایک شخص کھڑا ہے جس کے آگے پتھر ہیں جو شخص ندی میں ہے وہ آگے آتا ہے جب چاہتا ہے کہ نکل جائے تو وہ شخص پتھر سے اس کے منہ پر مارتا ہے تو اسے وہیں لوٹا دیتا ہے جہاں تھا جب بھی دو آتا

النَّهْرِ، فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي  
فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ، لِيَجْعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ  
رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ، فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ. فَقُلْتُ: مَا  
هَذَا؟ قَالَا: انْطَلِقْ. فَأَنْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا  
إِلَى رَوْضَةٍ خَضِرَاءَ، فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ، وَفِي  
أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِيبَتَانِ، وَإِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ  
الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا، فَصَعِدَا فِي  
الشَّجَرَةِ، وَأَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرِ قَطُّ أَحْسَنَ  
مِنْهَا، فِيهَا رِجَالٌ شُبُوحٌ وَشَبَابٌ وَنِسَاءٌ  
وَصِيبَتَانِ، ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا فِي  
الشَّجَرَةِ فَأَدْخَلَانِي دَارًا، هِيَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ  
فِيهَا شُبُوحٌ وَشَبَابٌ. قُلْتُ: طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ،  
فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُمْ. قَالَا: نَعَمْ، أَمَّا الَّذِي  
رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذِبِ،  
فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ، فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى  
يَوْمِ الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ  
فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ، فَتَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ،  
وَلَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ، يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ  
الْقِيَامَةِ، وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثَّقَبِ فَهُمْ  
الرُّنَاةُ. وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهْرِ أَكَلُوا الرِّبَا.  
وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ، وَالصِّبْيَتَانِ حَوْلُهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ،  
وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكُ خَازِنُ النَّارِ.  
وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةٍ

ہے کہ نکل جائے اس کے منہ پر وہ شخص دوسرا پتھر مارتا ہے تو  
جہاں تھا وہیں لوٹ جاتا ہے میں نے پوچھا یہ کیا ہے تو ان  
دونوں نے کہا چلئے۔ ہم آگے چلے تو ایک سرسبز باغ میں پہنچے  
اس میں ایک بہت بڑا درخت تھا جس کی جڑ میں ایک بوڑھا اور  
بچے تھے جبکہ ایک آدمی درخت کے قریب اپنے سامنے آگ  
جلا رہا تھا دونوں مجھے لے کر ایک درخت پر چڑھ گئے اور مجھے  
ایک گھر میں لے گئے جو بڑا خوبصورت اور عمدہ تھا جس میں  
بوڑھے اور جوان تھے۔ پھر مجھے وہاں سے نکال کر دوسری شاخ  
پر چڑھایا وہاں بھی ایک مکان تھا جس میں مجھے داخل کیا وہ  
مکان پہلے سے بھی زیادہ عمدہ شاندار تھا اس میں بھی کچھ بوڑھے  
اور جوان موجود تھے۔ میں نے کہا تم نے مجھے ساری رات پھرایا  
ہے لہذا مجھے بتاؤ جو میں نے دیکھا ہے دونوں نے کہا اچھا وہ جس  
کا جبر اچرا جاتا تھا جھوٹا ہے جھوٹ بولتا ہے اور اس سے نقل کر  
کے دور دور تک پہنچ جاتا ہے اس کے ساتھ قیامت تک یہی کیا  
جائے گا جس کو آپ نے دیکھا کہ اس کا سر پھوڑا جا رہا ہے تو اس  
کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید سکھایا تو اس کے باوجود رات کو سو  
جاتا اور دن میں اس پر عمل نہ کرتا اس کے ساتھ قیامت تک یہی  
ہوتا رہے گا اور جنہیں گڑھے میں دیکھا زانی ہیں اور جنہیں ندی  
میں دیکھا سودخور ہیں اور اس درخت کی جڑ میں جو بزرگ تھے  
وہ ابراہیم علیہ السلام ہیں اور ان کے ارد گرد لوگوں کے بچے ہیں اور جو  
آگ جلا رہا تھا وہ داروغہ جہنم تھا اور پہلا گھر جس میں آپ داخل  
ہوئے وہ عام مسلمانوں کا تھا اور دوسرا شہداء کا گھر ہے اور میں  
جبرئیل ہوں اور یہ میکاں ہیں اپنا سر اٹھائیے میں نے سرائٹھیا تو  
میرے اوپر بادل جیسی چیز تھی دونوں نے کہا یہ آپ کی قیامت گاہ

ہے اب میں نے کہا مجھے چھوڑ دو میں اپنے گھر جاؤں تو کہا آپ کی عمر ابھی باقی ہے جسے پورا نہیں فرمایا ہے جب اسے پوری فرمائیں گے تو اپنے گھر تشریف لے جائیں گے۔

### ناگہانی موت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا میری ماں اچانک انتقال کر گئیں میں گمان کرتا ہوں کہ اگر اس وقت بول پاتیں تو صدقہ کرتیں اگر میں ان کی طرف سے صدقہ کروں تو انہیں ثواب ملے گا؟ فرمایا ضرور ملے گا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ ایصال ثواب کا ثبوت ہے جیسا کہ اہلسنت والجماعت ایصال ثواب کے قائل ہیں اسی حدیث کو دلیل بناتے ہیں۔ جو ایصال ثواب کو نہ مانے تو اس کی کم نہیں ہے اور کچھ نہیں۔

نبی کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر صدیق

و حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی قبر مبارک

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض میں عذر کے طور پر فرمایا کرتے تھے آج میں کہاں ہوں؟ کل کس کے پاس ہوں گا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کے سبب۔ میری باری میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو قبض فرمایا جبکہ آپ ﷺ میرے پہلو اور سینے کے درمیان تھے اور میرے گھر میں دفن کیے گئے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

الْمُؤْمِنِينَ، وَأَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ، وَأَنَا جِبْرِيلُ، وَهَذَا مِيكَائِيلُ، فَارْفَعْ رَأْسَكَ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ، قَالَا: ذَاكَ مَنَزِلُكَ، قُلْتُ: ادْعَانِي أَدْخُلْ مَنَزِلِي. قَالَا: إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمْرٌ لَمْ تَسْتَغْبِلْهُ، فَلَوْ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنَزِلَكَ).

### 48- باب مَوْتِ الْفَجَاءَةِ

695 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ أُمِّي افْتُلِثَتْ نَفْسُهَا، وَأَظْلُمَ لَوْ تَكَلَّمْتُ تَصَدَّقْتُ، فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ).

### 49- باب مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ.

وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

696 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ: إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ: (أَيُّنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا) اسْتَبْطَأَ لِيَوْمِ عَائِشَةَ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَخْرِي وَنَخْرِي، وَدُفِنَ فِي بَيْتِي.

697- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



قال: تُؤْتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَهُوَ رَاضٍ عَنْ هَؤُلَاءِ الثَّفَرِ السِّتَةِ. فَسَتَى السِّتَةُ. فَسَتَى: عُمَانٌ وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ، وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

50- باب مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الْأَمْوَاتِ

698- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تُسَبُّوْا الْأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا).

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ ان حضرات سے راضی تھے، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت عبد الرحمن بن عوف اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہم۔

مردوں کو برا بھلا کہنے کی ممانعت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ جو انہوں نے آگے بھیجا تھا اس تک پہنچ گئے ہیں۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
24- کتاب الزکاة  
زکوة کا بیان

زکوة کی فرضیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجے وقت ان سے ارشاد فرمایا ان کو اس کی دعوت دو کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں پس اگر وہ اسے قبول کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر روزانہ دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں اگر یہ بھی مان لیں تو انہیں بتانا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے مالوں میں زکوة فرض کی ہے جو ان کے مالداروں سے لی جائے گی اور ان کے محتاجوں پر لوٹا دی جائے گی۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے ایسا عمل بتائیے جو مجھے جنت میں داخل کر دے تو لوگوں نے کہا اسے کیا ہو گیا اسے کیا ہو گیا اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا بھلا اسے کیا ہو گیا ہے تم اللہ کی عبادت کرو کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نماز قائم کرنا، زکوة دیتے رہنا اور صلہ رحمی کرتے رہنا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے

1- باب وجوب الزکاة

699 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَقَالَ: (ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ رَسُولَ اللَّهِ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِيَذَلِكَ فَأَعْلِبُهُمْ أَنَّ اللَّهَ قَدْ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ، فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِيَذَلِكَ، فَأَعْلِبُهُمْ أَنَّ اللَّهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ، تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَاءِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ).

700 - عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ. قَالَ: مَا لَهُ مَا لَهُ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَرْبَ مَالَهُ، تَعْبُدُ اللَّهَ، وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَتُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ).

701 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَ: دَلَّنِي عَلَى عَمَلٍ

إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. قَالَ: (تَعْبُدُ اللَّهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا، وَتُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ، وَتُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ، وَتَصُومُ رَمَضَانَ). قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَرِيدُ عَلَى هَذَا. فَلَمَّا وُلِيَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا).

702- وعنه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا تَوَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ؟ وَقَدْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أُمِرْتُ أَنْ أَقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَنَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ، وَحِسَابُهُ عَلَى اللَّهِ). فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا أَقَاتِلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ، فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ، وَاللَّهُ لَوْ مَنَعُونِي عَنَّا قَاتِلًا كَانُوا يُؤْذُونَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنَعِهَا. قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللَّهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ.

## 2- باب إثم مانع الزكاة

703 - وعنه رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

کوئی ایسا عمل بتائیے کہ جسے کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں فرمایا اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور فرض نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو عرض گزار ہوئے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں اس پر کوئی اضافہ نہیں کروں گا جب وہ چھے گئے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو کسی جنتی کو دیکھنا چاہتا تو اس شخص کو دیکھ لے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور اہل عرب میں سے کچھ نے کفر کیا تو حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ان لوگوں سے کیسے لڑیں گے جب کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے لڑو یہاں تک کہ وہ کہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ۔ جس نے یہ کہہ لیا اس نے اپنا مال اپنی جان محفوظ کر لی مگر اسلام کے حق کی وجہ سے اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں ان سے لڑوں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرتے ہیں کیونکہ زکوٰۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ روکیں جو وہ رسول اللہ ﷺ کو دیا کرتے تھے تو میں اسے روکنے پر ان سے لڑوں گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اللہ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے سینے کو قاتل کے لیے کھول دیا تھا میں جان گیا کہ یہی حق ہے۔

## زکوٰۃ ادا نہ کرنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

النَّبِيُّ ﷺ. (تَأْتِي الْإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا، عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطْوُهُ بِأُخْفَافِهَا، وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ، إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا، تَطْوُهُ بِأُظْلَافِهَا، وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا). قَالَ: (وَمِنْ حَقِّهَا أَنْ تُخْلَبَ عَلَى الْمَاءِ). قَالَ: (وَلَا يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارُ، فَيَقُولُ: يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَغْتُ، وَلَا يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ، فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ بَلَغْتُ).

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اونٹ میں سے اس کا حق نہ دیا جائے تو قیامت کے دن جیسا تھا اس سے بہتر ہو کر اپنے مالک کے پاس آئے گا اور اسے اپنے پاؤں سے کچلے گا اور جب بکری میں اس کا حق نہ دیا جائے تو وہ قیامت کے دن جیسی تھی اس سے بہتر ہو کر اپنے مالک کے پاس آئے گی اور اسے اپنے پاؤں سے کچلے گی اور اپنے سینگوں سے مارے گی۔ آپ نے فرمایا ان کا حق یہ ہے کہ اُسے پانی پر دوہا جائے۔ فرمایا تم میں سے کوئی قیامت کے روز اپنی گردن پر بکری اٹھائے نہ آئے جو میاں رہی ہو کہے یا محمد ﷺ (فریادری کریں) اور میں (اس شخص) سے کہوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا اور کوئی اپنی گردن پر اونٹ اٹھائے نہ آئے جو بلبلارہا ہو اور کہے اے محمد ﷺ (فریادری کریں) اور میں (اس شخص) سے کہوں میں تیرے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا تھا۔

704 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. (مَنْ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا، فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاَتَهُ، مُثِّلَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ رَبِيبَتَانِ، يُطَوِّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ، يَغْيِي شِدْقَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ: أَنَا مَالِكَ، أَنَا كَنْزُكَ، ثُمَّ تَلَا: (لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْغُلُونَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے اللہ نے مال دیا پھر اس نے زکوٰۃ نہ دی تو اس کا یہ مال بروز قیامت گنجا سانپ بنا دیا جائے گا جس کے سر پر دو سیاہ نشان ہوں گے قیامت کے روز اسے طوق کی طرح پہنایا جائے گا پھر وہ اس کے دونوں جبڑوں کو چبائے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ کریمہ تلاوت فرمائی۔ ”وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس مال میں جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے یہ گمن نہ کریں وہ ان کے لیے بہتر ہے بلکہ وہ ان کے لیے برا ہے جس کے ساتھ بخل کرتے تھے قیامت کے روز اس کا طوق پہنائے

جائیں گے۔

جس کی زکوٰۃ دی جائے وہ کنز نہیں

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ اوقیہ سے کم میں زکوٰۃ نہیں اور نہ پانچ اونٹ سے کم میں اور نہ پانچ دوق (اناج) سے کم میں۔

پاک کمائی سے صدقہ رنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص پاک کمائی سے کھجور کے برابر صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ پاک کمائی کو ہی قبول فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے داہنے دست قدرت میں لیتا ہے پھر اسے بڑھاتا ہے جیسے تم لوگ اپنے پھڑے کو پالتے ہو کہ وہ (صدقہ) پہاڑ کی مثل ہو جاتا ہے۔

رد ہونے سے قبل صدقہ دینا

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے کہ لوگو صدقہ کرو اس لیے کہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے اور اسے قبول کرنے والا نہیں ملے گا وہ کہے گا اگر کل لائے ہوتے تو لے لیتا آج مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک مال

3- باب مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

705 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمُسٍ أَوْاقٍ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمُسٍ دَوْدٌ صَدَقَةٌ، وَلَيْسَ فِيهَا دُونَ خُمُسٍ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ).

4- باب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

706 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ ثَمَرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ، وَلَا يَقْبَلُ اللَّهُ إِلَّا الطَّيِّبَ، فَإِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ، ثُمَّ يُرَبِّهَا لِصَاحِبِهِ، كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلَوْهٗ، حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ).

5- باب الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

707 - عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ، يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ، فَلَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا، يَقُولُ الرَّجُلُ: لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأُمْسِ لَقَبِلْتُهَا، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلَا حَاجَةَ لِي بِهَا).

708 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَكْثُرَ

فِيكُمْ الْمَالُ، فَيَفِيضُ، حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ  
مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ  
الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لَا أَرَبَ لِي۔

کی کثرت ہو جائے گی اور وہ بہتا پھرے گا یہاں تک کہ مال  
والے کو یہ فکر رہے گی کہ اس کا صدقہ کون قبول کرے گا یہاں  
تک وہ کسی کو دینا چاہے گا تو وہ کہے گا مجھے اس کی ضرورت  
نہیں۔

709- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَهُ  
رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعِيْلَةَ، وَالْآخَرُ يَشْكُو  
قَطْعَ السَّبِيلِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمَّا قَطْعُ  
السَّبِيلِ: فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكَ إِلَّا قَلِيلٌ حَتَّى  
تَخْرُجَ الْعِيْرُ إِلَى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ، وَأَمَّا الْعِيْلَةُ:  
فَإِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ  
بِصَدَقَتِهِ، لَا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ، ثُمَّ لَيَقْفَنَ  
أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ، لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ  
حِجَابٌ، وَلَا تُرْجَمَانِ يُتْرَكُ لَمْ لَهُ، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ:  
أَلَمْ أُوتِكَ مَالًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى، ثُمَّ لَيَقُولَنَّ:  
أَلَمْ أُزِيلْ إِلَيْكَ رَسُولًا؟ فَلَيَقُولَنَّ: بَلَى،  
فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، ثُمَّ يَنْظُرُ  
عَنْ شِمَالِهِ فَلَا يَرَى إِلَّا النَّارَ، فَلَيَتَّقِدَنَّ  
أَحَدُكُمْ النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ، فَإِنْ لَمْ يَجِدْ  
فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر خدمت تھا کہ دو  
شخص آئے ان میں سے ایک نے تنگدستی کی شکایت کی اور  
دوسرے نے رہزنوں کی شکایت کی تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کہ راہزنی؟ تھوڑے ہی دنوں کے بعد وہ وقت آئے گا کہ  
قافلہ بغیر محافظ کے مکہ جائے گا اور تنگ دستی؟ تو قیامت قائم نہ ہو  
گی یہاں تک کہ آدمی صدقہ لیے پھرے گا اور اسے قبول کرنے  
والا نہیں ملے گا پھر تم میں سے کوئی اللہ کی بارگاہ میں اس طرح  
کھڑا ہو گا کہ دونوں کے درمیان کوئی حجاب نہ ہو گا اور نہ کوئی  
ترجمان جو اس کی ترجمانی کرے پھر اس سے کہا جائے گا کہ کیا  
تجھے مال نہیں دیا گیا؟ وہ کہے گا کیوں نہیں پھر کہا جائے گا کیا  
تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ کہے گا کیوں نہیں پس اپنی  
دائیں جانب دیکھے گا تو صرف آگ ہی دکھائی دے گی پھر  
بائیں طرف نظر گھمائے گا تو صرف آگ نظر آئے گی۔ پس بچو  
خواہ ایک کھجور ہی کے ذریعے اور اگر یہ میسر نہ ہو تو اچھی بات سے  
ذریعے۔

آگ سے بچو خواہ کھجور کا ٹکڑا

اور تھوڑا صدقہ دے کر

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم

6- بَابُ اتَّقُوا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ

تَمْرَةٍ. وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

710- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ



النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطْلُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيَرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدَ يَتَّبِعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلْذَنُّ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ).

711 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَمَرْنَا بِالصَّدَقَةِ، انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى الشُّوقِ، فَيُعَامِلُ، فَيُصِيبُ الْبَدَّ، وَإِنْ لَبِغَ مِنْهُمْ الْيَوْمَ لِمِائَةِ أَلْفٍ.

712 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَتْ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ، فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ، فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا، فَكَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا، وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا، ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ، فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا، فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَنْ ابْتُلِيَ مِنْ هَذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنْ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ).

### 7- باب أُمِّي الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ

713 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُمِّي الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا؟ قَالَ: (أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ شَيْءٍ، تَخْشَى الْفَقْرَ وَتَأْمُلُ الْغِنَى، وَلَا تُمِهِلَ حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ

نفلہم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ انسان سونے کا صدقہ لے کر گھومتا پھرے گا اور کسی کو نہ پائے گا جو اسے لے اور ایک مرد کی ماتحتی اور پناہ میں چالیس عورتیں رہیں گی کیونکہ مردوں کی کمی ہوگی اور عورتوں کی کثرت ہوگی۔

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کا حکم فرمایا تو ہم بازار جاتے اور بار برداری کرتے اور ایک مدت اس سے صدقہ کرتے اور آج ہم میں سے کچھ لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت سوال کرنے کے لیے آئی اس کے ساتھ اس کی دو بچیاں تھیں میرے پاس اس وقت ایک کھجور کے سوا کچھ نہ تھا میں نے وہ اسے دے دی اس نے اسے دونوں بچیوں میں تقسیم کر دیا اور اس میں سے کچھ نہیں کھایا پھر وہ کھڑی ہوئی اور چلی گئی اور نبی کریم ﷺ تشریف لائے میں نے آپ ﷺ کو یہ واقعہ بتایا تو ارشاد فرمایا کہ جو ان بچیوں سے آرمایا جائے وہ اس کے لیے آگ سے آڑ بن جائے گی۔

### کون سا صدقہ افضل ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کون سا صدقہ ثواب میں سب سے زیادہ ہے فرمایا وہ صدقہ جو تندرستی اور مال کی حرص محتاجی کے اندیشے اور مالدار کی آرزو کی حالت میں کرے اور اتنی دیر نہ کرے کہ جان گلے میں آ پھنسے



الْخُنُومَ قُلْتُ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا،  
وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ.

8- باب.

714 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ  
بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَيْنَا  
أَسْرَعُ بِكَ لِحُقُوقِنا، قَالَ: (أَطْوَلُكُمْ يَدًا).  
فَأَخَذُوا قَصَبَهُ يَنْدَعُونَها، فَكَانَتْ سَوْدَةً  
أَطْوَلَهُنَّ يَدًا، فَعَلِمْنَا بَعْدُ: أَنَّمَا كَانَتْ طَوَّلَ  
يَدِهَا الصَّدَقَةُ، وَكَانَتْ أَسْرَعَنَا لِحُقُوقِنا،  
وَكَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ.

اور کہے کہ اتنا فلاں کے لیے اور اتنا فلاں کے لیے تاکہ وہ فلاں (وارث) کا ہو چکا۔

باب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ بعض ازواج نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا ہم میں سے کون آپ سے کون طے کی فرمایا جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہے وہ چھری لے کر ہاتھ ناپنے لگیں تو ان میں حضرت سہیل کے ہاتھ سب سے لمبے تھے بعد میں ہمیں معلوم ہوا کہ سہیل ہاتھوں سے صدقہ دینا مراد تھا اور ہم میں سے سب پہلے (حضرت زینب بنت جحش) نبی کریم ﷺ سے جا ملیں کیونکہ وہ صدقہ کرنا پسند کرتی تھیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ازواج مطہرات کا بھی یہی عقیدہ تھا کہ نبی کریم ﷺ کو علم غیب عطا فرمایا ہے ہذا آپ ﷺ کو کون کب مرے گا اسی لیے ازواج مطہرات نے آپ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ ہم میں سے کون آپ ﷺ سے پہلے ملے گی۔ اور آپ ﷺ نے جو اشارہ فرمایا وہ بالکل درست ثابت ہوا اگر آپ ﷺ کو علم نہ ہوتا تو آپ ﷺ فرما دیتے کہ یہ مجھے علم نہیں آپ ﷺ کا منع نہ فرمانا اور اشارہ فرما دینا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ کو علم غیب کا علم رکھتے ہیں۔

جب لاعلمی میں کسی مالدار کو

صدقہ دے دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے کہا میں صدقہ کروں گا وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے ایک چور کے ہاتھ میں دے دیا صبح لوگوں میں چرچا ہوا کہ چور کو صدقہ دیا گیا۔ اس شخص نے کہا اے اللہ تیرے لیے حمد ہے میں صدقہ کروں گا پھر وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک زانیہ کو دے دیا صبح لوگوں میں چرچا ہوا کہ

9- باب إِذَا تُصَدِّقَ عَلَى

غَنِيٍّ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ

715 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (قَالَ رَجُلٌ: لَا تُصَدِّقَنَّ  
بِصَّدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَّدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدِ  
سَارِقٍ، فَأُصْبَحُوا يَتَخَدُّونَ تُصَدِّقَ عَلَى  
سَارِقٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ، لَا تُصَدِّقَنَّ  
بِصَّدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَّدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِي

زَانِيَةٍ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ؛ لَا تُصَدِّقَنَّ بِصَدَقَةٍ، فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ، فَوَضَعَهَا فِي يَدَيَّ غَنِيٍّ، فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ: تُصَدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَعَلَى زَانِيَةٍ، وَعَلَى غَنِيٍّ. فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ: أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ: فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سِرْقَتِهِ، وَأَمَّا الزَّانِيَةُ: فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا، وَأَمَّا الْغَنِيُّ: فَلَعَلَّهُ يَغْتَبِرُ فَيَنْفِقُ بِمَا أُعْطَاهُ اللَّهُ).

### 10- بَابُ إِذَا تُصَدِّقَ عَلَى

ابْنِهِ وَهُوَ لَا يَشْعُرُ

716 - عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَبِي وَجَدِّي، وَخَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي، وَخَاصَمْتُ إِلَيْهِ، كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ، فَبُحِثُ فَأَخَذْتُهَا، فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا إِلَيْكَ أَرَدْتُ، فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: (لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ، وَلَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ).

آج ایک زانیہ کو صدقہ دیا گیا اس نے کہا اے اللہ زانیہ کو صدقہ دینے پر تیرے لیے حمد ہے میں صدقہ کروں گا وہ پھر اپنا صدقہ لے کر نکلا اور ایک مالدار کو صدقہ دے دیا صبح چہ چاہوا مالدار کو صدقہ دیا گیا اس نے کہا اے اللہ لیے تیرے لیے حمد ہے چور اور زانیہ اور مالدار کو صدقہ دینے پر اسے کہا گیا کہ تم نے چور کو جو صدقہ دیا تو اس کا فائدہ یہ کہ وہ چوری کرنے سے رک جائے گا اور زانیہ کو دینے سے یہ کہ وہ زنا سے باز آ جائے گی اور مالدار کو دینے سے یہ کہ وہ عبرت حاصل کرے گا اللہ عزوجل کے دیئے ہوئے میں سے خرچ کرے گا۔

### جب لاشعوری میں بیٹے کو

صدقہ دے دیا جائے

حضرت معن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے اور میرے والد اور دادا نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی اور آپ ﷺ نے میری منگنی کی اور نکاح کر دیا میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں یہ استغاثہ کیا کہ میرے والد یزید نے کچھ دینار صدقہ کے لیے نکالے اور ایک شخص کے پاس مسجد میں رکھ دیئے میں اُس سے انہیں لے آیا اور لے کر والد کے پاس آیا تو انہوں نے کہا خدا کی قسم میرا تمہیں دینے کا ارادہ نہیں تھا تو ان کے خلاف رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں استغاثہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اے یزید تمہیں تمہاری نیت کا اجر مل گیا اور اسے معین تم نے جو لے لیا وہ تمہارا ہے

## 11- باب مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ

بِالصَّدَقَةِ وَلَمْ يُنَاولِ بِنَفْسِهِ

717- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا أَنْفَقْتَ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا، غَيْرَ مُفْسِدَةٍ، كَانَ لَهَا أَجْرُهَا مِمَّا أَنْفَقَتْ، وَلِزَوْجِهَا أَجْرُهُ مِمَّا كَسَبَ، وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ، لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا).

## 12- باب لَا صَدَقَةٌ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غَنَى

718- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: (الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ، وَخَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غَنَى، وَمَنْ يَسْتَغْفِرْ يُعْفَهِهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ).

719- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ: وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ: (الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى، فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ، وَالْيَدُ السُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ).

## 13- باب التَّحْرِيزِ عَلَى

الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

720- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

جو خود اپنے ہاتھ سے صدقہ نہ دے

بلکہ اپنے خادم کو اس کا حکم دے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کسی کو دے اور فساد کا باعث نہ ہو تو اسے دینے کا ثواب ملے گا اور اس کے شوہر کو کمانے کا اور خازن کو بھی اسی طرح ملے گا اور ایک کا ثواب دوسرے کے ثواب میں کمی نہ کرے گا۔

صدقہ وہی ہے کہ دے کر بھی غنی رہے

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے اپنے اہل و عیال پر خرچ کر دو بہترین صدقہ وہ ہے جس کے بعد محتاجی نہ ہو جو سوال کرنے سے بچے گا اللہ اسے بچالے گا اور جو غنی رہنا چاہے گا اسے غنی کر دے گا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر شریف پر صدقہ کرنے، سوال سے بچنے اور سوال کرنے کا تذکرہ فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا ہے اور نیچے والا سوال کرنے والا ہے۔

صدقہ کی ترغیب دلانا

اور اس کی سفارش کرنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طَلَبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ، قَالَ: (اشْفَعُوا تُوجَرُوا، وَيَقْضَى اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ).

721- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تُوَكِّي فَيُوكِي عَلَيْكَ). وَفِي رَوَايَةٍ: (لَا تُحْصِي فَيُحْصِي اللَّهُ عَلَيْكَ).

#### 14- بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

722- وَفِي رَوَايَةٍ: (لَا تُوعِي فَيُوعِي اللَّهُ عَلَيْكَ، اَرْضَطِي مَا اسْتَطَعْتَ).

#### 15- بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي

الشِّرْكَ ثُمَّ أَسْلَمَ

723- عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَدَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَصِلَةٍ رَحِمٍ، فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ).

#### 16- بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ

بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ.

724- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی سائل آتا یا آپ ﷺ کی خدمت میں کوئی حاجت پیش کی جاتی تو فرماتے سفارش کرو اجر پاؤ گے اور اللہ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہے فیصلہ کر داتا ہے۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ دست رو دینا تم سے روک لیا جائے گا۔ ایک روایت ہے کہ گنومت ورنہ اللہ بھی اسی حساب سے دے گا۔

#### استطاعت کے مطابق صدقہ دینا

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بندہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے بھی بند کر لے گا اور اپنی استطاعت کے مطابق خرچ کرتی رہو۔

جس نے حالتِ شرک میں

صدقہ دیا پھر مسلمان ہو گیا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کچھ کام میں دور جاہلیت میں بہ نیت عبادت کرتا تھا جیسے صدقہ، غلام آزاد کرنا، صلہ رحمی کرنا کیا ان میں میرے لیے ثواب ہے۔ تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے کی ہوئی نیکیوں کی بدولت تمہیں اسلام نصیب ہوا۔

خادم کا بغیر نیت فساد کے اپنے

مالک کی اجازت سے صدقہ دینا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (الْحَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِدُ - وَرُبَّمَا قَالَ: يُعْطَى - مَا أَمَرَ بِهِ، كَامِلًا مُوَفَّرًا، طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ، فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أَمَرَ لَهُ بِهِ، أَحَدُ الْمُتَصَدِّقِينَ).

17- باب قول الله تعالى: (فَأَمَّا

مَنْ أُعْطِيَ وَاتَّقَى) اللَّهُمَّ

أَعْطِ مُنْفِقًا مَالٍ خَلْفًا.

725 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ

فِيهِ، إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ، فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا:

اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا، وَيَقُولُ الْآخَرُ:

اللَّهُمَّ أَعْطِ مُسْكًا تَلْفًا).

18- باب مثل البخيل والمتصدق

726 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. يَقُولُ: (مَثَلُ الْبَخِيلِ

وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ، عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ

حَدِيدٍ، مِنْ ثِيْبَيْهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا، فَأَمَّا الْمُنْفِقُ

فَلَا يُنْفِقُ إِلَّا سَبْعَتِ أَؤُ وَفَرَّتْ عَلَى جُلْدِهِ

حَتَّى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُو أَثَرَهُ، وَأَمَّا الْبَخِيلُ:

فَلَا يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلَّا لَزِقَتْ كُلُّ حَلَقَةٍ

مَكَانَهَا، فَهُوَ يَوْسَعُهَا فَلَا تَتَّسِعُ).

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "وہ مسلمان امانت دار خزانچی جسے کچھ دینے کا حکم دیا گیا اور وہ پورا کرے۔" کبھی آپ یوں فرماتے کہ جس کے لیے حکم دیا جاتا ہے اس کے سپرد کر دے تو وہ بھی صدقہ کرنے والوں میں سے ایک ہوگا۔

فرمان الہی: "جس نے دیا اور خدا سے ڈرا"

اور دعا کہ اے اللہ مال خرچ کرنے

والے کو بدلہ عطا فرما

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے ارشاد فرمایا اور روزانہ صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں

سے ایک کہتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ عطا فرما

دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کے مال کو برباد کر دے۔

صدقہ کرنے والے اور بخیل کی مثال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بخیل اور صدقہ کرنے

والے کی مثال ان دو اشخاص کی سی ہے جو لوہے کے چنے پہنے

ہوئے ہیں چھاتی سے طلق تک خرچ کرنے والا جب مال خرچ

کرتا ہے تو جبہ وسیع ہو کر اس کے جسم پر پھیل جاتا ہے یہاں تک

کہ اس کی انگلیوں اور نشان قدم مٹانے لگتا ہے اور بخیل جب کچھ

خرچ کرنا چاہتا ہے تو ہر حلقہ اپنی جگہ چپک جاتا ہے وہ پھیلا نا

چاہتا ہے مگر پھیلا نہیں پاتا۔



## 19- باب عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ.

727 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ). فَقَالُوا: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، فَمَنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: (يَعْمَلْ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَيَتَصَدَّقُ). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: (يُعِدُّ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ). قَالُوا: فَإِنْ لَمْ يَجِدْ؟ قَالَ: (فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ، وَلْيُنْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ).

## ہر مسلمان صدقہ کرے اگر نہ کر سکے تو نیک عمل کرے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان پر صدقہ ہے لوگ عرض گزار ہوئے یا نبی ﷺ جو کچھ نہ پائے تو کیا کرے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اپنے کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے عرض کیا جو اس کی بھی استطاعت نہ رکھے تو فرمایا مظلوم حاجت مند کی مدد کرے عرض گزار ہوئے اگر یہ بھی نہ کر سکے؟ فرمایا نیک عمل کرے اور برائی سے بچے تو یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔

## 20- باب قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ.

728 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأُرْسِلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِنْهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (عِنْدَكُمْ شَيْءٌ). فَقُلْتُ لَا إِلَّا مَا أُرْسِلْتُ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ: (هَاتِي فَقَدْ بَلَغَتْ فِجْلَهَا).

## زکوٰۃ اور صدقہ کتنی

### مقدار میں دیا جائے

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نسیمہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک بکری بھیجی گئی انہوں نے اس میں سے کچھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجا۔ نبی کریم ﷺ نے دریافت فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے تو فرمایا نہیں سوائے اس بکری کے گوشت کے جو نسیمہ نے بھیجی ہے تو فرمایا لاؤ کیونکہ وہ اپنی جگہ پر پہنچ چکی۔

## زکوٰۃ میں سامان لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ احکام لکھے جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا تھا کہ جس کی زکوٰۃ ایک سالہ اونٹنی تک پہنچے اور اس کے پاس نہ ہو اور دو سالہ اونٹنی ہو تو وہی قبول کر لی جائے اور زکوٰۃ

## 21- باب الْعَرَضُ فِي الزَّكَاةِ.

729 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الْبَيِّنَاتِ أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ: (وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتُ فَحَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ، وَعِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ،



فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ، وَيُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ جِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا، وَعِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ، فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ، وَلَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ.

22- باب لَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ

وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ.

730 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الْبَيِّ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (وَلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ، وَلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ، خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ).

23- باب مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا

يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

731 - وَفِي رَوَايَةٍ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الْبَيِّ قَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ، فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ).

24- باب زَكَاةُ الْإِبِلِ

732 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْهَجْرَةِ فَقَالَ: (وَيْحَكَ، إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ، فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبَحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ لَنْ

لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے۔ اگر اس کے پاس ایک سالہ اونٹنی نہ ہو اور دو سالہ اونٹ ہو تو یہی لے لیا جائے گا، اس کے ساتھ اس کو کچھ بھی نہیں دیا جائے گا۔

الگ الگ مال جمع نہ کیے جائیں

اور یکجا مال الگ نہ کیے جائیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وہی چیزیں ان کے لیے لکھیں جو رسول اللہ ﷺ نے مقرر فرمائی تھیں (اس میں یہ بھی تھا) زکوٰۃ کے ذریعے متفرق مال کو جمع نہ کیا جائے اور جو مال جمع ہے اسے متفرق نہ کیا جائے۔

جب مال دو شریکوں کا ہو تو دونوں سے

(زکوٰۃ کا) حصہ برابر لیا جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ لکھ دیا جو رسول اللہ ﷺ نے فرض فرمائے تھے کہ جو مال دو شریکوں کا ہو تو وہ (زکوٰۃ کا) حصہ برابر برابر ادا کریں۔

اونٹوں کی زکوٰۃ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کے بارے میں پوچھا تو فرمایا تم پر افسوس ہو ہجرت تمہارے لیے سخت ہے کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں جن کی تم زکوٰۃ دیتے ہو اس نے عرض کیا ہاں فرمایا دریاؤں کے اس پار عمل کرتے رہو اللہ تمہارے عمل سے

يَتْرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا).

25- بَابُ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةٌ

بُنْتُ مَخَاضٍ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ

733- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي

أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ. (مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنْ

الْإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ، وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ

وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَيَجْعَلُ

مَعَهَا شَاتِلَيْنِ إِنْ اسْتَيْسَرَ تَا لَهُ أَوْ عَشْرَيْنِ

دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ،

وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ، وَعِنْدَهُ الْجَذَعَةُ، فَإِنَّهَا

تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ، وَيُعْطِيهِ الْبُصْدِيُّ

عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِلَيْنِ، وَمَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ

صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَلَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلَّا بُنْتُ لَبُونٍ،

فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بُنْتُ لَبُونٍ، وَيُعْطَى شَاتِلَيْنِ

أَوْ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا، وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بُنْتُ

لَبُونٍ وَعِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ،

وَيُعْطِيهِ الْبُصْدِيُّ عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ شَاتِلَيْنِ،

وَمَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بُنْتُ لَبُونٍ، وَلَيْسَتْ

عِنْدَهُ وَعِنْدَهُ بُنْتُ مَخَاضٍ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ

بُنْتُ مَخَاضٍ، وَيُعْطَى مَعَهَا عَشْرَيْنِ دِرْهَمًا أَوْ

شَاتِلَيْنِ).

کچھ ضائع نہیں فرمائے گا۔

جس پر زکوٰۃ ایک سالہ اونٹنی تک

پہنچے لیکن اس کے پاس نہ ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے زکوٰۃ کی وہ مقدار لکھی جس کا اللہ

نے اپنے رسول ﷺ کو حکم فرمایا تھا کہ جس پر زکوٰۃ کی چار سالہ

اونٹنی لازم آئے اور اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین سالہ ہو تو تین سالہ

ہی قبول کر لی جائیگی۔ ساتھ ہی دو بکریاں لی جائیں گی، اگر میسر

ہوں۔ ورنہ بیس درہم اور جس کی زکوٰۃ تین سالہ اونٹنی تک پہنچے

اور اس کے پاس تین سالہ نہ ہو بلکہ چار سالہ ہو تو چار سالہ سے یہ

جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے اور

جس کی زکوٰۃ تین سالہ اونٹنی تک پہنچے اور اس کے پاس دو سالہ ہو

تو اس سے دو سالہ ہی لے لی جائے اور ساتھ ہی بیس درہم یا دو

بکریاں بھی لی جائیں۔ اور جس پر زکوٰۃ کی دو سالہ اونٹنی لازم

آئے اور اس کے پاس تین سالہ ہو تو اس سے یہی قبول کیا

جائے اور زکوٰۃ لینے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے اور

جس کی زکوٰۃ دو سالہ اونٹنی تک پہنچے لیکن اس کے پاس نہ ہو

بلکہ ایک سالہ ہو تو اس سے ایک سالہ ہی قبول کی جائیگی اور وہ

ساتھ ہی بیس درہم یا دو بکریاں دے۔

## بکریوں کی زکوٰۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے تحریر لکھی جب انہیں بحرین روانہ کیا۔

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم دار ہے۔ یہ وہ فرض زکوٰۃ ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض فرمائی اور جس کا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کا حکم فرمایا ہے۔ جس مسلمان سے اس کے مطابق مانگا جائے وہ دے اور جس سے اس سے زیادہ مانگا جائے وہ نہ دے جو بیس اونٹوں اور اس سے کم میں ہر پانچ پر ایک بکری دے پھر جب پچیس سے پینتیس تک ہو تو ایک سالہ اونٹ ہے۔ چھیالیس سے ستر تک تین سالہ اونٹ ہے جو جفتی کے لائق ہو جب اکسٹھ سے پچتر ہو جائیں تو ان پر چار سالہ اونٹ ہے۔ پھر جب چھتر سے نوے تک پہنچ جائے تو ان میں دو عدد دو سالہ اونٹیاں ہیں جب اکانوے سے لے کر ایک سو بیس تک پہنچ جائے تو دو عدد تین سالہ اونٹیاں ہیں جو جفتی کے لائق ہوں اور جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس پر دو سالہ اونٹ اور ہر پچاس پر ایک تین سالہ اونٹ اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں مگر یہ کہ مالک چاہے تو دیدے اور جب پانچ اونٹ ہوں جائیں تو ان پر ایک بکری ہے اور چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ یہ ہے کہ جب چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں تو ایک بکری ہے اور جب ایک سو اکیس سے دو سو تک ہوں تو دو بکریاں ہیں پھر جب دو سو سے زائد ہو کر تین سو تک پہنچ جائیں تو تین بکریاں

## 26- بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

734 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هَذَا الْكِتَابَ لَهَا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
هَذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ، وَالَّتِي أَمَرَ اللَّهُ بِهَِا رَسُولُهُ، فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطَهَا، وَمَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ: (فِي أَرْبَعٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا، مِنَ الْغَنَمِ، مِنْ كُلِّ خُمْسٍ شَاةٌ، إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَعِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَثَلَاثِينَ فَفِيهَا بَنْتُ خَنَاضٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى، فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرَوْقَةُ الْجَمَلِ، فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَسِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَسَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ، فَإِذَا بَلَغَتْ - يَعْنِي - سِتًّا وَسَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بَنْتُ لَبُونٍ، فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَتِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرَوْقَتَا الْجَمَلِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَمِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بَنْتُ لَبُونٍ، وَفِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ

فِيهَا صَدَقَةٌ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا، فَإِذَا بَلَغَتْ  
خُمُسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ. وَفِي صَدَقَةِ  
الْغَنَمِ: فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى  
عِشْرِينَ وَمِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ  
وَمِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ، فَإِذَا زَادَتْ عَلَى  
مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ، فَإِذَا  
زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِمِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ، فَإِذَا  
كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً  
وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ  
رَبُّهَا. وَفِي الزَّيْتِ رُبْعُ الْعُشْرِ، فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا  
تِسْعِينَ وَمِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ، إِلَّا أَنْ يَشَاءَ  
رَبُّهَا).

ہیں اور اگر تین سو سے بڑھ جائیں تو ہر سو میں ایک بکری دین  
ہوگی۔ اور اگر کسی کے پاس چالیس سے ایک بھی کم ہو تو اس پر  
کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک اپنی خوشی سے چاہے تو دیدے اور  
چاندی میں چالیسواں حصہ ہے اگر کسی کے پاس چاندی ایک سو  
نو سے درہم ہو تو اس میں کچھ نہیں مگر یہ کہ مالک اپنی خوشی سے  
چاہے تو دے دے۔

## 27- باب لَا تُؤْخَذُ فِي

## الصَّدَقَةِ إِلَّا السَّلِيمُ

735 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَا بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ، أَلَيْسَ أَمَرَ اللَّهُ  
رَسُولَهُ ﷺ. (وَلَا يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ، وَلَا  
ذَاتُ عَوَارٍ، وَلَا تَيْسٌ، إِلَّا مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ).

## 28- باب لَا تُؤْخَذُ كَرَائِمُ

## أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

736 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
حَدِيثُ بَعْثِ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ

## زكوة میں صرف

## اچھا جانور لیا جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا جس کا حکم اللہ نے  
اپنے رسول ﷺ کو فرمایا تھا کہ زکوٰۃ میں بوڑھی بکری، درہمی  
جانور نہ دیا جائے اور نہ ہی نر۔ ہاں زکوٰۃ لینے والا چاہے تو  
لے سکتا ہے۔

## زکوٰۃ میں لوگوں سے

## اعلیٰ مال نہ چھانٹا جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی وہ روایت کہ وہ حدیث جس  
میں حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجنے کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہے

وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: (إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلُ كِتَابٍ، وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ، ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهِ: وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ).

## 29- بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الْأَقَارِبِ

737- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الْأَنْصَارِ بِالْمَدِينَةِ مَالًا مِنْ نَحْلٍ، وَكَانَ أَحَبَّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْزُخَاءَ، وَكَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَيَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ النَّبِيُّ: فَلَمَّا أُتِرْتُ هَذِهِ الْآيَةُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ: (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) وَإِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْزُخَاءَ، وَإِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ، فَضَعُهَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ. قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (بِحُكْمِ ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ، ذَلِكَ مَالٌ رَاجِحٌ، وَقَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ، وَإِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ). فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ: أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَبَنِي عَمِّهِ.

اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ اسے معاذ تو ایسی قوم میں رہے ہو جو اہل کتاب ہیں پھر باقی حدیث اتر کی جس میں آخر میں ہے کہ لوگوں کے اعلیٰ مال چھانٹ لینے سے بچنا۔

## رشتہ داروں کو زکوٰۃ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سب سے زیادہ کھجوروں کے باغات تھے چنانچہ وہ مدینہ منورہ میں تمام انصار سے زیادہ مالدار تھے۔ اور تمام مالوں میں انہیں بیرخاء سب سے زیادہ پسند تھا اور یہ مسجد کے سامنے تھا اور رسول اللہ ﷺ اس میں جاتے تھے اور اس میں بہت صاف پانی تھا۔ اسے نوش فرماتے تھے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”تم بھلائی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ اپنی اس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہو“ تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”تم بھلائی کو نہیں پاسکتے یہاں تک کہ اپنی اس چیز میں سے خرچ کرو جو تمہیں محبوب ہو“ اور پھر مجھے اپنے اموال میں سب سے زیادہ محبوب بیرخاء ہے وہ اللہ کے لیے صدقہ ہے میں امید کرتا ہوں کہ میرا تو اب آخرت کے لیے ذخیرہ ہے پس یا رسول اللہ ﷺ آپ جیسے چاہیں اللہ کے لیے اسے خرچ کریں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شاہش یہ نفع دینے والا مال ہے اور تم نے جو کچھ کہا میں نے من لیا میرے نزدیک یہ مناسب ہے کہ اسے قریبی رشتہ داروں کو دے دو۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ایسا ہی کرتا ہوں پس حضرت ابو



طلحہ جیٹو نے اسے سب سے قریبی رشتہ داروں اور چچا زاد بھائیوں میں تقسیم کر دیا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت کردہ حدیث یہ ہے گزر چکی ہے جو نبی کریم ﷺ ورحیمہما اللہ کے عید و گاہ تشریف لے جانے کے بارے میں ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ جب آپ ﷺ فارغ ہوئے اور اپنے دولت کدے کی طرف واپس ہوئے تو حضرت ابن مسعود کی زوجہ محترمہ نے حاضر بارگاہ ہونے کی اجازت مانگی چنانچہ عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ زینب جیٹو حاضر ہونا چاہتی ہیں فرما یا کون سی زینب عرض کی گئی کہ ابن مسعود جیٹو کی زوجہ فرما یا اچھا آنے دو اجازت پا کر وہ حاضر بارگاہ ہوئیں اور عرض کی یا نبی اللہ ﷺ آج آپ نے صدقہ کا حکم فرمایا ہے میرے پاس زیور ہے جو میں صدقہ کرنا چاہتی ہوں ابن مسعود جیٹو کا خیال ہے جنہیں میں صدقہ دوں ان سے زیادہ مستحق وہ اور ان کا بیٹا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ابن مسعود نے سچ کہا تمہارا شوہر اور تمہارا بیٹا ان سے زیادہ مستحق ہیں جن کو تم صدقہ دو۔

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی زکوٰۃ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ورحیمہما اللہ نے ارشاد فرمایا کہ مسلمان پر اس کے گھوڑے اور غلام کی زکوٰۃ نہیں۔

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

738 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ فِي خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى تَقَدَّمَ، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَأْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ، امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ: (أَيُّ الزَّيَانِبِ؟) فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ. قَالَ: (نَعَمْ ائْذِنُوا لَهَا). فَأَذِنَ لَهَا. قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ، وَكَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي، فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ، فَرَأَى ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَوَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ. فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ. (صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ زَوْجُكَ وَوَلَدُكَ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ).

30- باب لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

739 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ).

31- باب الصَّدَقَةُ عَلَى الْيَتَامَى

740 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ



عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَجَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ: (إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَزِينَتِهَا). فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوَيَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقِيلَ لَهُ: مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ. وَلَا يُكَلِّمُكَ، فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ. الْوَحْيُ، قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّخَصَاءُ فَقَالَ: (أَيُّنَ السَّائِلُ؟) وَكَأَنَّهُ حَمْدُهُ. فَقَالَ: (إِنَّهُ لَا يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ، وَإِنْ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُبْلِمُ، إِلَّا أَكَلَةَ الْخَضِرَاءِ، أَكَلْتُ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا، اسْتَقْبَلَتْ عَيْنُ الشَّمْسِ، فَثَلَطَتْ، وَبَالَتْ، وَارْتَعَتْ، وَإِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصِيرَةٌ خُلُوءٌ، فَيَنْعَمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أُعْطِيَ مِنْهُ الْيُسْكِينُ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ - أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ. وَإِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ، كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ، وَيَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

### 32- باب الزكاة على الزوج

#### وَالْأَيْتَامُ فِي الْحَجَرِ

741 - عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ

مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدِيثُهَا الْمُتَقَدِّمُ قَرِيبًا. وَقَالَتْ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: انْطَلَقْتُ إِلَى

فرمایا کہ ایک دن نبی کریم ﷺ منبر پر تھے جلوسہ افروز ہوئے اور ہم آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھے تھے ارشاد فرمایا میں تم لوگوں پر اس کا اندیشہ رکھتا ہوں کہ میرے بعد تم پر دنیا کی تر و تازگی و زینت کشادہ کر دی جائے گی۔ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا بھلائی برائی لائے گی نبی کریم ﷺ خاموش رہے اس سے کہا گیا تمہیں کیا ہوا کہ نبی کریم ﷺ سے بات کرتے ہو اور وہ تجھ سے بات نہیں کرتے۔ پھر ہم نے دیکھا کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے پھر آپ ﷺ نے پسینہ مبارک پونچھ دیا فرمایا سائل کہاں ہے گویا وہ آپ ﷺ نے اس کی تعریف کی۔ فرمایا بھلائی برائی نہیں لاتی جیسے فصل بہار جو ایسی گھاس اگنی ہے جو جانور کو مار ڈالتی ہے یا بیمار ڈال دیتی ہے سوائے اس جانور کے جو سبزہ کھائے یہاں تک کہ اس کی دونوں کوکھیں بھر جائیں اور وہ سورج کی طرف منہ کرے گو برا اور پیشاب کرے اور جرے۔ بے شک یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے وہ مسلمان فحش اچھا ہے جو اس میں سے مسکین اور یتیم اور مسافر کو دے یا حیر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اور جو مال ناحق لیتا ہے وہ ایسا ہے کہ کھاتا ہے مگر سیر نہیں ہوتا اور یہ مال اس کے خلاف روز قیامت گواہ ہوگا۔

شوہر اور زیر پرورش

یتیموں کو زکوٰۃ دینا

حضرت زینب بنت جحش زوجہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس گئی تو انصاریہ

النَّبِيِّ ﷺ. فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى  
الْبَابِ حَاجَتَهَا مِثْلَ حَاجَتِي. فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٍ  
فَقُلْنَا: سَلِ النَّبِيَّ ﷺ. أَيْخُزِي عَلَيَّ أَنْ أُنْفِقَ  
عَلَى زَوْجِي وَأَيْتَامِي فِي خَجَرِي، فَسَأَلَهُ فَقَالَ:  
(نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ  
الصَّدَقَةِ).

742 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلِي أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ  
عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِمَّا هُمْ بَنِي. فَقَالَ: (أَنْفِقِي  
عَلَيْهِمْ، فَلَيْتَ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتَ عَلَيْهِمْ).

33- بِأَقْوَلِ اللَّهِ تَعَالَى {وَفِي الزَّكَاةِ  
وَالْغَرَامِينِ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ}

743 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ: مَنَعَ ابْنُ  
جُمَيْلٍ، وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ، وَعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ  
الْمُطَّلِبِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا يَنْقِمُ ابْنُ  
جُمَيْلٍ إِلَّا أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ،  
وَأَمَّا خَالِدٌ: فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا، قَدْ  
احْتَبَسَ أَذْرَاعَهُ وَأَعْتَدَهُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا  
الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ: فَعَمَّ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ. فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَمِثْلُهَا مَعَهَا).

خاتون کو پایا اور اس کی ضرورت بھی میرے جیسی تھی حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ ہمارے پاس سے گزرے تو ہم نے کہا نبی کریم ﷺ  
سے دریافت کریں کہ اگر میں اپنے شوہر اور اپنی پرورش میں  
رہنے والی یتیموں پر خرچ کروں تو کیا یہ میرے لیے کافی ہے  
چنانچہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے پوچھا تو ارشاد فرمایا ہاں ان کے  
لیے دگنا اجر ہے ایک قرابت داری کا اور ایک صدقہ کرنے کا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے لیے کچھ ثواب  
ہے کہ میں ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے بچوں پر خرچ کرتی ہوں وہ میرے  
ہی بیٹے ہیں فرمایا ان پر خرچ کرو کہ ان پر جو کچھ بھی خرچ کرو گی  
اس کا تمہیں اجر ملے گا۔

فرمان الہی ”اور مقروضوں

اور راہ خدا میں خرچ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ کا حکم فرمایا تو عرض کیا گیا کہ ابن  
جمیل، اور خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب نے دینے سے  
انکار کر دیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابن جمیل کو تو  
یہی برا لگا کہ وہ تنگ دست تھا اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی  
کر دیا مگر خالد پر تم لوگ ظلم کرتے ہو جبکہ اس نے اپنی زرہیں  
اور ہتھیار وغیرہ اللہ کی راہ میں وقف کر رکھے ہیں اور عباس بن  
عبدالمطلب تو یہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں ان کی زکوٰۃ ان پر  
ہے اور اس کے ساتھ اس کے برابر اور بھی۔

## سوال سے بچنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو انہیں عطا فرمایا۔ پھر سوال کیا پھر عطا فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس بڑے کچھ تھا ختم ہو گیا تو فرمایا میرے پاس جو مال ہو گا تم سے بچ کر نہیں رکھوں گا اور جو مانگنے سے بچے گا اللہ اسے بچائے گا اور جو مستغنی رہے گا اللہ اسے غنی کر دے گا اور جو صبر سے کام لے گا اللہ اسے صبر عطا کرے گا اور کسی کو کوئی نعمت صبر سے بہتر اور وسیع تر نہیں ملی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے تمہارا اپنی رسی لے کر اپنی پیٹھ پر لکڑیاں ڈھو کر لانا اس سے بہتر ہے کسی کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے وہ دے یا منع کر دے۔

حضرت زبیر بن جراح رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت میں ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تم میں سے کوئی اپنی رسی لے اور اپنی پیٹھ پر لکڑی کا گٹھالہ دکرے اور اسے بیچے جس کے سبب اللہ اس کی آبرو بچالے اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے اور کوئی اسے دے یا نہ دے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مانگا تو مجھے عطا فرمایا پھر مانگا تو پھر عطا فرمایا اس کے بعد پھر مانگا تو عطا فرمایا اس کے

## 34- باب الإِسْتِعْفَافِ عَنِ الْبَسْأَلَةِ

744 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ، حَتَّى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ: (مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أُدْخِرَهُ عَنْكُمْ، وَمَنْ يَسْتَغْفِفْ يُعِفَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللَّهُ، وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصْبِرْهُ اللَّهُ، وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَأَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ).

745 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلَى ظَهْرِهِ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا، فَيَسْأَلَهُ: أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ).

746 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (فَيَأْتِي بِحِزْمَةِ الْحَطَبِ عَلَى ظَهْرِهِ فَيَبِيعُهَا فَيَكْفِيَ اللَّهُ بِهَا وَجْهَهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ، أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ).

747 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي، ثُمَّ

قَالَ: (يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالُ خَصِيْرَةٌ حُلُوَّةٌ لِمَنْ أَخَذَهُ بِسَعَاوَةِ نَفْسٍ يُورِكَ لَهُ فِيهِ. وَمَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ. وَكَانَ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ. أَلَيْدُ الْعُلَيَّا خَيْرٌ مِنَ أَلَيْدِ السُّفْلَى). قَالَ حَكِيمٌ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ. لَا أَرِزُ أَحَدًا بِعَدَّتِكَ شَيْئًا. حَتَّى أَفَارِقَ الدُّنْيَا. فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْتِي أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ. ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَتَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا. فَقَالَ عُمَرُ: إِلَى أَشْهَدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ. أَلِي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقُّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْتِي أَنْ يَأْخُذَهُ. فَلَمْ يَرِزْ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى تُوُفِيَ.

بعد فرمایا اسے حکیم یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جو اسے نفس کی سخاوت کے ساتھ لیتا ہے تو اس کے لیے مبارک ہے اور جو لالچ کے ساتھ لے اسے مبارک نہیں اور وہ اس شخص کی طرح ہے کہ کھائے اور سیر نہ ہو اور والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے کسی سے کوئی چیز قبول نہ کروں گا یہاں تک کہ اس دنیا کو چھوڑ جاؤں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرت حکیم رضی اللہ عنہ کو دینے کے لیے بلاتے لیکن وہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بھی انہیں کچھ دینے کے لیے بلایا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اے مردہ مسلمین میں تم لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ مال غنیمت سے ان کا جو حق ہے میں انہیں دیتا ہوں وہ لینے سے انکار کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کے بعد حضرت حکیم رضی اللہ عنہ نے کسی مال قبول نہیں کیا یہاں تک کہ وفات پا گئے۔

جسے اللہ تعالیٰ بغیر سوال اور نفس کی

طمع کے بغیر عطا فرمائے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ مجھے کچھ عطا فرماتے تھے تو میں عرض کرتا اے عطا فرمائیے جو مجھ سے زیادہ نیک دست ہے تو ارشاد فرمایا اس مال کو لے لو کہ اگر تمہارے پاس آئے تو تم اس کا لالچ نہ رکھو اور نہ مانگو اور جو ایسا نہ ہو تو اس کے پیچھے نہ پڑو۔

35- باب مَنْ أَعْطَاهُ اللَّهُ شَيْئًا مِنْ

غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَلَا إِشْرَافِ نَفْسٍ

748- عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ. فَأَقُولُ: أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي. فَقَالَ: (خُذْهُ. إِذَا جَاءَكَ مِنْ هَذَا الْمَالِ شَيْءٌ. وَأَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَلَا سَائِلٍ. فَخُذْهُ. وَمَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ).

## 36- باب مَنْ سَأَلَ

## النَّاسَ تَكْثُرًا

749- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتَّى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُرْعَةٌ لِحِمٍّ) وَقَالَ: إِنَّ الشَّمْسَ تَذْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ، فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ، ثُمَّ بِمُوسَى، ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ).

## جو مال میں اضافے کے لیے

## لوگوں سے سوال کرے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ عالم نے ارشاد فرمایا جو مال میں اضافے کے لیے لوگوں سے سوال کرے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں سے سوال کرتا رہیگا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس حال میں آئیگا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا کوئی ٹکڑا نہیں ہوگا اور قیامت کے دن سورج نزدیک ہوگا یہاں تک کہ پسینہ آدھے کان تک پہنچ جائیگا لوگ اسی حالت میں ہوں گے اور حضرت آدم علیہ السلام پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام اور محمد ﷺ سے استغاثہ کریں گے۔

## غنی کی حد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسکین وہ نہیں جو ایک دو نعمتوں یا ایک دو کھجوروں کے لیے در بدر پھرے بلکہ مسکین وہ ہے جسے حیات ہو اور لوگوں کو اس کی حالت معلوم نہ ہو کہ اسے صدقہ دیں اور نہ وہ کھڑا رہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔

## کھجوروں کا اندازہ لگانا

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ غزوہ تبوک کے لیے نکلے جب آپ ﷺ وادی القریٰ تشریف لائے تو ایک عورت ملی جو اپنے باغ میں تھی نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا (کھجوروں کا) اندازہ لگاؤ اور رسول اللہ ﷺ نے دس وقت

## 37- باب حَدُّ الْغَنِيِّ

750- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ الْيَسْكِينُ الَّذِي يَطْوِفُ عَلَى النَّاسِ، تَرْدُذُهُ اللَّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ، وَالشُّبْرَةُ وَالشُّمْرَتَانِ، وَلَكِنَّ الْيَسْكِينُ الَّذِي لَا يَجِدُ غَنًى يُغْنِيهِ، وَلَا يُفْطِنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقَ عَلَيْهِ، وَلَا يَقُومُ فَيَسْأَلَ النَّاسَ).

## 38- باب خَرْصِ الثَّمَرِ

751- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرَى، إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيقَةٍ لَهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لِأَصْحَابِهِ (اخْرُصُوا). وَخَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ



لَهَا: (أَخَصَى مَا يَخْرُجُ مِنْهَا). فَلَمَّا أَتَيْنَا  
تَبُوكَ قَالَ: (أَمَّا إِنَّهَا سَتَهَبُ اللَّيْلَةَ رِيحٌ  
شَدِيدَةٌ فَلَا يَقُومَنَّ أَحَدٌ وَمَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيرٌ  
فَلْيَغْلِقْهُ). فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ  
فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَاهُ بِجَبَلٍ طَيِّبٍ. وَأَهْدَى مَلِكَ  
أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا.  
وَكَتَبَ لَهُ بِبَعْرِهِمْ. فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرَى  
قَالَ لِلْمَرْأَةِ: (كَمْ جَاءَ حَدِيقَتِكَ؟). قَالَتْ:  
عَشْرَةٌ أَوْ سِتٌّ. خَرَصَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ. فَمَنْ أَرَادَ  
مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِيَ فَلْيَتَعَجَّلْ). فَلَمَّا قَالَ  
الرَّوَايُ كَلِمَةً مَعْنَاهَا: أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ  
قَالَ: (هَذِهِ طَابَةُ). فَلَمَّا رَأَى أَحَدًا قَالَ:  
(هَذَا جُبَيْلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ. أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ  
دُورٍ الْأَنْصَارِ؟). قَالُوا: بَلَى. قَالَ: (دُورُ بَنِي  
النَّجَّارِ، ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِ الْأَشْهَلِ، ثُمَّ دُورُ  
بَنِي سَاعِدَةَ، أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ  
وَفِي كُلِّ دُورٍ الْأَنْصَارِ. يَعْنِي: خَيْرًا).

کا اندازہ لگایا اور اس عورت سے فرمایا اس سے جو نکلے اس کا  
حساب رکھنا۔ جب ہم تبوک پہنچے تو فرمایا آج رات سخت آندھی  
آئے گی لہذا کوئی کھڑا نہ ہو اور جس کے پاس اونٹ ہو اس کا گھٹنا  
بھی باندھ دے۔ ہم نے باندھ دیا اور سخت آندھی آئی اور ایک  
شخص کھڑا ہو گیا تو اسے طے کے پہاڑوں میں پھینک دیا۔ ایلہ  
کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک سفید  
نجر اور چادر نذر کی آپ نے اس کے لیے اس کا ٹلک لکھ دیا پھر  
جب وادی القریٰ واپس تشریف لائے تو اس عورت سے پوچھا  
تمہارے باغ میں کتنی کھجوریں آئیں؟ تو اس نے بتایا کہ دس  
وسق رسول اللہ ﷺ کے اندازے کے مطابق پھر نبی کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا میں جلد مدینہ منورہ پہنچنا چاہتا ہوں جو تم میں  
سے جلد چلنا چاہے وہ میرے ساتھ چلے۔ جب مدینہ منورہ نظر  
آنے لگا تو ارشاد فرمایا یہ طاہہ ہے اور جب احد کو دیکھا تو  
فرمایا یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے  
ہیں کیا تمہیں انصار کے سب سے بہتر گھر کا بتاؤں؟ لوگ  
عرض گزار ہوئے ضرور ارشاد فرمائیے تو ارشاد فرمایا بنی نجار  
کے گھر ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی ساعدہ کے یا بنی  
حارث بن خزرج کے گھر اور انصار کے ہر گھر میں خیر ہے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک میں کئی باتیں غور طلب ہیں۔ ایک تو نگاہ مصطفیٰ ﷺ کا کمال کہ باغ میں لگے درختوں میں  
لگی کھجوروں کا بالکل درست شمار فرمایا کہ دس وسق اندازہ لگایا تو دس وسق ہی نکلیں۔ پھر مذکورہ بالا حدیث مبارک سے حضور دانائے  
غیب ﷺ کا علم غیب بھی ظاہر ہو رہا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ آج سخت آندھی آئے گی تو وہی ہوا اور رات تیز آندھی آئی جس نے  
ایک کھڑے ہوئے شخص کو اٹھا کر دو پہاڑوں پر پھینک دیا ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ سرکار عالی وقار کی نافرمانی سخت ہلاکت کا  
سبب ہے کہ آپ ﷺ نے آندھی میں کھڑے ہونے سے منع فرمایا تھا لیکن ایک منافق نے حضور کے فرمان مبارک کو پس پشت



ڈالا اور کھڑا ہو گیا جس کی سزا یہ ملی کہ ہوانے اُسے اڑا کر پہاڑوں پر جا پھینکا اور وہ ہلاک ہو گیا۔ مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے بھی یہ معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کے عشق میں سرشار تو تھے ہی مگر پہاڑ بھی آپ ﷺ سے محبت و عقیدت رکھتے تھے جیسا کہ آپ نے فرمایا کہ احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ جو حضور پر نور ﷺ سے محبت کرتا ہے تو آپ ﷺ بھی اس سے محبت کرتے ہیں جیسا کہ ارشاد فرمایا احد پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ سبحان اللہ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے آقائے مولا ﷺ سے محبت و عقیدت رکھتے ہیں اور بدلے میں نبی کریم ﷺ کی محبت پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے اور دونوں جہاں میں سرخروئی اور کامیابی اس کا نصیب ہو جاتی ہے۔

## 39- باب الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ

آب بَارِئِ وَأَب جَارِي

مَاءِ السَّمَاءِ وَبِالسَّمَاءِ الْجَارِي.

سیراب ہوئی فصل میں عشر ہے

752 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ، أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا، الْعُشْرُ، وَمَا سَقَى بِالنَّضْحِ يَصْفُ الْعُشْرُ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے بارش اور چشمے سے سینچا جائے یا خود ہی نم ہو تو اس فصل میں دسواں حصہ لیا جائے اور جو کنوئیں سے سینچی جائے اس میں نصف عشر یعنی بیسواں حصہ لیا جائے۔

## 40- بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ الثَّمَرِ عِنْدَ

جَبِ دَرَخْتٍ سَكْجُورِ

صَرَامِ النَّخْلِ. وَهَلْ يُتْرَكُ

تَوْرِيں جَائِیں اس وقت

الصَّبِيءُ فَيَمَسُّ ثَمَرَ الصَّدَقَةِ

ان کی زکوٰۃ لینا

753 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں کھجوریں درخت سے اترتے ہی پیش کی جاتیں یہ اپنی کھجوریں لاتا اور یہ اپنی کھجوریں لاتا یہاں تک کہ کھجوروں کا ڈھیر لگ جاتا حضرت امام حسن و حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما ان کھجوروں سے کھیل کرتے۔ ایک دن ان میں سے ایک نے کھجور لی اور اپنے منہ میں ڈال لی رسول اللہ ﷺ نے دیکھ لیا تو اس کھجور کو ان کے منہ سے نکالا اور فرمایا کیا تم

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُؤْتَى بِالثَّمَرِ عِنْدَ صَرَامِ النَّخْلِ، فَيَجِيءُ هَذَا بِثَمَرِهِ وَهَذَا مِنْ ثَمَرِهِ، حَتَّى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ ثَمَرٍ، فَيَجْعَلُ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذَلِكَ الثَّمَرِ، فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا ثَمَرَةً، فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ، فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ،

فَقَالَ: (أَمَّا عَلِمْتُ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ).

41- باب: هَلْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ وَلَا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِي صَدَقَتَهُ غَيْرُهُ.

754 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَصَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ، وَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ، فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقَالَ: (لَا تَشْتَرِ وَلَا تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ، وَإِنْ أَعْطَاكَ بِدَرَاهِمٍ، فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْمِهِ).

42- باب الصَّدَقَةِ عَلَى

مَوَالِي أَرْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ.

755 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةَ مَيْتَةٍ، أُعْطِيَتْهَا مَوْلَاةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هَلَا أَنْتَفَعْتُمْ بِحِلْيَتِهَا؟) قَالُوا: إِنَّمَا مَيْتَةٌ، قَالَ: (إِنَّمَا حَرَمَ أَكْلُهَا).

43- باب إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ.

756 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: أُنِيَ بِلَحْمٍ تُصَدِّقُ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ، فَقَالَ: (هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ، وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ).

نہیں جانتے کہ آل محمد ﷺ زکوٰۃ نہیں کھاتے۔

کیا اپنا صدقہ خرید سکتا ہے دوسرے کا  
صدقہ خریدنے میں کوئی قباحت نہیں

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو جہاد کے لیے گھوڑا دیا اس نے وہ برہا کر دیا تو میں نے اسے خریدنے کا ارادہ کیا اور یہی گمان کیا کہ اسے خریدنے کی رخصت ہوگی پھر میں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو فرمایا اپنے صدقے کو نہ لو، خواہ تمہیں ایک درہم بھی مل جائے کیونکہ اپنے صدقے کو واپس لینے والیسا ہے جیسے اپنی قے کو چاٹنے والا۔

نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے

غلاموں کو صدقہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مردہ بکری دیکھی جو حضرت میسونہ بنت نبی کی آزاد کردہ لونڈی کو زکوٰۃ میں دی گئی تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کی کھال سے نفع کیوں نہ حاصل کیا؟ لوگ عرض گزار ہوئے یہ تو مردار ہے فرمایا اس کا کھانا ہی حرام ہے۔

جب صدقہ کی ملکیت بدل جائے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں صدقے کا گوشت پیش کیا گیا جو بریرہ کو صدقہ کیا گیا تھا تو ارشاد فرمایا وہ بریرہ پر صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

## 44- باب أَخْذِ الصَّدَقَةَ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ

وَتُرَدِّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا.

757 - حَدِيثُ مُعَاذٍ، وَبَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: (وَأَتَى دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ).

## 45- باب صَلَاةِ الْإِمَامِ وَدُعَائِهِ

لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

758 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَا قَوْمَ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ: (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ فُلَانٍ). فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى آلِ أَبِي أَوْفَى).

## 46- باب مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

759 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَن يُسَلِّفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ، فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ، فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ، فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا، فَأَخَذَ خَشَبَةً فَتَقَرَّهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ، فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ، فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ).

امیروں سے صدقہ وصول کر کے فقیروں کو

دیا جائے خواہ وہ کہیں ہوں

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ان کو یمن بھیجنے کا ذکر پہلے مذکور ہو چکا اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ مظلوم کی بدعا سے ڈرتے رہنا کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان حجاب نہیں ہوتا۔

صدقہ دینے والوں کو

امام کا دعائے رحمت دینا

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں جب کوئی قوم اپنا صدقہ لے کر آتی تو ارشاد فرماتے: اے اللہ آل فلان پر رحمت نازل فرما۔ چنانچہ میرے والد اپنا صدقہ لے کر حاضر خدمت ہوئے تو فرمایا اے اللہ آل ابی اوفی پر رحمت نازل فرما۔

جو مال سمندر سے نکالا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک شخص نے دوسرے سے ہزار دینار مانگا تو اس کو دے دیا وہ سمندر میں سفر کے ارادے سے نکلا لیکن سواری نہ ملی تو ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اس میں ہزار دینار رکھے اور اس لکڑی کو سمندر میں بہا دیا پھر جس شخص نے قرض دیا تھا وہ نکلا اور اسے گھروالوں کے ایندھن کے لیے لے گیا پھر پوری حدیث بیان فرماتے ہوئے فرمایا جب اُسے چیرا تو مال رکھا ہوا پایا۔

## 47- باب فی الزکاة الخُمُس

760 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْعَبَاءُ جُبَارٌ، وَالْبُيُوتُ جُبَارٌ، وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ، وَفِي الزَّكَاةِ الْخُمُسُ).

## دینے میں خمس دینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جانور کے روندے ہوئے کنویں میں گرنے والے اور معدن یعنی کان میں دبنے والے کا کوئی تاوان نہیں اور مدفون خزانے ملنے پر خمس ہے۔

## 48- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا) وَمَحَاسِبَةُ الْمُصْطَفِينَ

مَعَ الْإِمَامِ

761 - عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَسَدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ، يُدْعَى ابْنُ اللَّثْبِيَّةِ، فَلَمَّا جَاءَ حَاسِبُهُ.

## فرمان الہی "اور اس پر کام

کرنے والے اور مصدقوں سے

حاکم کے ساتھ حساب لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد کے ایک شخص کو بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے عامل بنایا جن کو ابن لثبیہ کہا جاتا ہے جب وہ واپس آئے تو ان سے حساب لیا۔

## 49- باب وَسَمِ الْإِمَامِ

إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

762 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. يَعْبُدُ اللَّهُ بْنُ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَيِّتَهُ، فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْبَيْسَمِ، يَسْمُرُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ.

## حاکم کا اپنے ہاتھ سے

زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں صبح کے وقت حضرت عبد اللہ بن ابوطالبہ رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں تحنیک کے لیے حاضر ہوا تو میں نے آپ ﷺ کو دیکھا تو آپ ﷺ کے دست مبارک میں داغ لگانے کا آلہ تھا جس سے زکوٰۃ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 25- کتاب صدقة الفطر

## صدقة فطر کا بیان

## 1- باب فَرَضَ صَدَقَةُ الْفِطْرِ

763 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ، صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلَاةِ.

## 2- باب الصَّدَقَةُ قَبْلَ الْعِيدِ

764 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، وَكَانَ طَعَامُنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالْأَقِطُ وَالشَّنُرُ.

## 3- باب صَدَقَةُ الْفِطْرِ

عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

765 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ، صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ، وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ.

## صدقة فطر کا فرض ہونا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمایا ہر مسلمان غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور چھوٹے اور بڑے پر۔ اور حکم فرمایا کہ یہ لوگوں کے نماز کے لیے نکلنے سے پہلے ہی ادا کر دیا جائے۔

## عید سے پہلے صدقہ فطر کی ادائیگی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک صاع اپنے کھانے میں سے دیا کرتے تھے اور اس وقت جو کشمش، پنیر اور کھجوریں ہماری خوراک ہوا کرتی تھیں۔

## غلام اور آزاد پر

## صدقہ فطر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقہ فطر ایک صاع جو یا ایک صاع کھجوریں فرض فرمائیں ہر چھوٹے اور بڑے اور آزاد اور غلام پر۔

بسم الله الرحمن الرحيم

## 26- کتاب الحج

### حج کا بیان

#### حج کا وجوب اور اس کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ فضل بن ابی سوار تھے تو قبیلہ خثعم کی ایک عورت آئی فضل رضی اللہ عنہ اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ عورت ان کی طرف دیکھنے لگی تو نبی کریم ﷺ نے حضرت فضل رضی اللہ عنہ کا چہرہ دوسری طرف کر دیا اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے اپنے بندوں پر حج فرض کیا ہے لیکن میرے والد بہت بوڑھے ہیں سواری پر نہیں بیٹھ سکتے کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں؟ ارشاد فرمایا کر سکتی ہو اور حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

فرمان الہی ”تمہارے پاس لوگ پیدل آئیں گے اور دہلی اوٹنیوں پر سوار ہو کر جو دور دراز راستوں سے پہنچے ہوں گے تاکہ اپنا فائدہ پائیں“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہو جاتے جب سواری سیدھی کھڑی ہو جاتی تو تلبیہ کہتے۔

سوار ہو کر حج کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

#### 1- باب وجوب الحج وفضله

766 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَجَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ، فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشَّقِ الْأَخْرِ. فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَكْثَرُ كَيْتٍ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا، لَا يَنْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ، أَفَأَحْجُّ عَنْهُ؟ قَالَ: (نَعَمْ). وَذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ.

2- باب قول الله تعالى: (يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ) لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ.

767 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يَهْلُ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً.

#### 3- باب الحج على الرّحل

768 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ



اللَّهُ ﷻ. نَحَجَّ عَلَى رَحْلٍ. وَكَانَتْ زَامِلَتُهُ.

#### 4- باب فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

769 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْأَعْمَالِ، أَمْ أَفْلَا تُجَاهِدُ؟ قَالَ: (لَا، لَكُنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ).

770 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ حَجَّ لِلَّهِ، فَلَمْ يَزِفْ وَلَمْ يَفْسُقْ، رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ).

#### 5- باب مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

771 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتْ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ، وَلِأَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةَ، وَلِأَهْلِ تَجْدِ قَرْنَ الْمَنَازِلِ، وَلِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلْمَلَمَ، هُنَّ لِأَهْلِيهِنَّ، وَلِیَمَنِ آبِ أُنَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ، مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ، فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ، فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلَ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ.

#### 6- باب

772 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلَّى بِهَا. وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ

سوار ہو کر حج کیا اور اس پر سامان بھی تھا۔

#### حج مبرور کی فضیلت

ام المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ ہم جہاد کو بہترین عمل جانتی ہیں کیا ہر جہاد نہ کریں؟ ارشاد فرمایا نہیں تمہارے لیے بہترین جہاد برائیوں سے پاک حج ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جو رضائے الہی کے لیے حج کرے جس میں نہ بیہودہ بات ہو اور نہ کوئی گناہ کا کام تو وہ ایسے واپس ہوگا جسے اس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا ہو۔

#### اہل یمن کے احرام باندھنے کی جگہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ میقات مقرر فرمایا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم یہ میقات ہیں ان لوگوں کے لیے بھی ہیں اور جو لوگ وہاں سے گزریں ان کے لیے بھی جو حج و عمر کے ارادے سے یہاں سے گزریں اور جو ان سے مکہ کی طرف قریب ہوں تو جہاں سے چلے وہیں سے احرام باندھے حتیٰ کہ مکہ والے مکہ سے۔

#### باب

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اونٹنی بٹھائی اور وہاں نماز پڑھی اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذَلِكَ.

7- باب خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ.

عَلَى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ.

773- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

وَيَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْبُعْرَسِ، وَأَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي

مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ، وَإِذَا رَجَعَ صَلَّى بِبَيْتِ الْخَلِيفَةِ

بِبَطْنِ الْوَادِي، وَبَاتَ حَتَّى يُصْبِحَ.

8- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ.

(الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ)

774 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ:

(أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ: صَلِّ فِي هَذَا

الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَقُلْ: عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ).

775- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رَأَى وَهُوَ مُعَرِّسٌ بِبَيْتِ الْخَلِيفَةِ

بِبَطْنِ الْوَادِي، قِيلَ لَهُ: إِنَّكَ يَبْطَحَاءُ

مُبَارَكَةٌ.

9- باب غَسْلِ الْخُلُقِ

ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الشِّيَابِ.

776 - عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نبی کریم ﷺ کا شجرہ کے

راستے سے تشریف لے جانا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ (مدینہ منورہ سے) شجرہ کے راستے سے تشریف لے

جائے اور معرس کے راستے سے (مدینہ منورہ) میں داخل ہوتے

اور رسول اللہ ﷺ جب مکہ جاتے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے اور

جب واپس تشریف لاتے تو ذوالخلفہ کے نشی وادی میں نماز ادا

فرماتے اور صبح تک وہیں قیام فرماتے۔

ارشاد نبوی ﷺ ”عقیق

مبارک وادی ہے“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

میں نے نبی کریم ﷺ کو وادی عقیق میں یہ فرماتے سنا کہ

”آج رات میرے پروردگار کی جانب سے ایک آنے والا

میرے پاس آیا اور کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھیں اور

کہئے عمرہ حج میں آگیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب ذوالخلفہ کے قریب

وادی کے وسط میں معرس میں تھے ایک خواب دکھایا گیا اور کہہ

گیا کہ آپ برکت والے سنگستان میں ہیں۔

کپڑے سے خوشبو کا

تین مرتبہ دھونا

حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا جس وقت نبی کریم ﷺ پر وحی کا نزول ہو رہا ہو تو آپ مجھے دکھائیں راوی کہتے ہیں کہ ایک روز نبی کریم ﷺ جعرانہ میں تشریف فرما تھے اور حضور ﷺ کے ساتھ صحابہ کرام جو بیٹھتے تھے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جس نے عمرے کا احرام باندھا ہو اور وہ خوشبو میں بसा ہوا ہو نبی کریم ﷺ کچھ دیر خاموش رہے پھر وحی نازل ہوئی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے میری طرف اشارہ کیا۔ میں آیا تو اس وقت رسول اللہ ﷺ پر کپڑا ہوا تھا جس سے سایہ کیا گیا تھا میں نے اپنا سر کپڑے کے اندر کیا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا روئے مبارک سرخ ہو گیا ہے اور سانس کی آواز آ رہی ہے تھوڑی دیر بعد یہ کیفیت جاتی رہی تو فرمایا عمرہ کے متعلق پوچھنے والا کہاں ہے؟ اس شخص کو رایا گیا تو فرمایا تیرے بدن پر جو خوشبو لگی ہوئی ہے اسے تین دفعہ دھو، وہ اور جبہ اتار ڈالو اور عمرے میں بھی وہی کرو جو حج میں کرتے ہو۔

احرام میں خوشبولگانا اور جب احرام کا

ارادہ ہو تو کیسا لباس پہنے

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب احرام باندھتے اور طواف سے پہلے احرام کھولتے تو میں آپ ﷺ کو خوشبولگا دیتی۔

بالوں کو جما کر احرام باندھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو لیک پکارتے ہوئے اس حالت

قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ. حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ: فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ. وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ. جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ. وَهُوَ مُتَضَيِّعٌ بِطَيْبٍ؟ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ. سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ. فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى لِحْيَتِهِ. وَعَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثَوْبٌ قَدْ أَظْلَمَ بِهِ. فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي. فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. مُحَمَّرُ الْوَجْهِ. وَهُوَ يَغْطِ ثَمَّ سِرِّي عَنْهُ. فَقَالَ: (أَيُّنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ؟ فَأَيُّ يَرْجُلٍ. فَقَالَ: (اغْسِلِ الطَّيْبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. وَانْرِغْ عَنْكَ الْحَبَّةَ. وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ).

10- باب الطَّيْبِ عِنْدَ الْإِحْرَامِ

وَمَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ.

777 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ. وَلِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ.

11- باب مَنْ أَهْلٌ مُلْبِدًا

778 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَهْلُ مُلْبِدًا.

میں سنا ہے کہ آپ ﷺ کے بال جمائے ہوئے تھے۔

مسجد ذوالحلیفہ سے

تلبیہ کہنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے مسجد یعنی ذوالحلیفہ ہی کی مسجد سے احرام باندھا تھا۔

حج میں سوار ہونا اور کسی کو پیچھے بٹھانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پیچھے سواری پر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرفات سے مزدلفہ تک بیٹھے پھر مزدلفہ سے منیٰ تک حضرت فضل رضی اللہ عنہ بیٹھے۔ ان دونوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ برابر تکبیر کہتے رہے یہاں تک حمرہ عقبہ پر کنکریاں ماریں۔

احرام والا چادر، ازریا

کون سے کپڑے پہنے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کنگھا کرنے اور تیل لگانے اور اپنا تہ بند شریف پہنتے اور چادر اوڑھنے کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہوتے اور آپ ﷺ کے اصحاب بھی۔ البتہ اس زعفرانی رنگ کی چادر کہ جس سے جلد پر رنگ لگ جائے منع فرمایا آپ ﷺ صبح تک ذوالحلیفہ میں رہے یہاں تک سواری پر سوار ہوئے جب بیداء پر پہنچے تو الحمد للہ سبحان اللہ اور اللہ اکبر کہا آپ ﷺ نے بھی اور آپ کے اصحاب نے بھی۔ اور اپنی قربانیوں کو قلاوہ پہنایا یہ پچیس ذوالحجہ کو وہ ہوا اور چار

12- باب الإِهْلَالِ عِنْدَ

مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

779- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا أَهَلَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي:

مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ.

13- باب الرُّكُوبِ وَالْإِزْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

780- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ أَسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ

مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ، ثُمَّ أَرَدَفَ الْفَضْلَ

مِنْ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مَنًى، فَيَكِلَاهُمَا قَالَ: لَمْ يَزَلِ

النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي، حَتَّى رَمَى بِحُمْرَةِ الْعُقْبَةِ.

14- باب مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ

مِنَ الثِّيَابِ وَالْأُزْدِيَةِ وَالْأُزْرِ

781- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ

النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ

وَلَيْسَ إِزَارَةٌ وَرِدَائَةٌ، هُوَ وَأَصْحَابُهُ، فَلَمْ يَنْعَهُ

عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْأُزْدِيَةِ وَالْأُزْرِ تَلْبَسُ إِلَّا

الْمُزْعَفَرَةُ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجُلْدِ، فَأَصْبَحَ بِذِي

الْحُلَيْفَةِ، رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى

الْبَيْدَاءِ، أَهْلٌ هُوَ وَأَصْحَابُهُ، وَقَلَدَ بَدَنَتَهُ،

وَذَلِكَ لِحُسْنِ بَقِيَّةٍ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ، فَقِيمَ

مَكَّةَ لِأَرْبَعِ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ، فَطَافَ

بِالْبَيْتِ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَحِلَّ  
مِنْ أَجْلِ بُذْنِهِ، لِأَنَّهُ قَلَدَهَا، ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى  
مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُّونِ، وَهُوَ مُهْلٌ بِالْحَجِّ، وَلَمْ  
يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ  
عَرَفَةَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَبَيْنَ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، ثُمَّ يُقْصِرُوا مِنْ رُئُوسِهِمْ  
ثُمَّ يَحِلُّوا، وَذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ  
قَلَدَهَا، وَمَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ،  
وَالطَّيِّبُ وَالثِّيَابُ.

ذوالحجہ کو مکہ مکرمہ تشریف لے آئے، بیت اللہ کا طواف کیا اور  
صفا و مروہ کے درمیان می کی اور چونکہ اپنی قربانی سے اونٹ کو  
قلادہ پہنا چکے تھے اس لیے احرام نہیں بھوا پھر مکہ کے بال  
مقام پر حجوں کے قریب قیام فرمایا اور آپ ﷺ کا احرام  
باندھے ہوئے تھے لہذا طواف کے بعد کعبہ کے قریب نہیں  
گئے حتیٰ کہ عرفات سے واپس ہوئے اور اپنے اصحاب کو حکم  
فرمایا کہ بیت اللہ کا طواف اور صفا و مروہ کی سعی کریں اس کے  
بعد اپنے سروں کے بال قصر کر دیں اور احرام کھول دیں مگر  
وہ لوگ جن کے ساتھ قربانی کے اونٹ نہ ہوں اور جس کے  
ہمراہ اس کی زوجہ ہو وہ اس کے لیے حلال ہے اور خوشبودار  
کپڑے بھی۔

## 26- باب التَّكْبِيرِ

782 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: لَبَّيْكَ  
اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ  
الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ.

## 16- باب التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ

وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الْإِهْلَالِ

عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ.

783 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَتَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهَرَ  
أَرْبَعًا، وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ، ثُمَّ  
بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ، ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ

## تلبیہ کہنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ کی تلبیہ یہ تھی حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں تیرا کوئی  
شریک نہیں حاضر ہوں بے شک تو تعریف اور تمام نعمت، اور  
بادشاہی تیرے ہی لیے ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔

احرام باندھنے اور سوار ہونے سے پہلے

تلبیہ میں تحمید اور تسبیح

اور تکبیر کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے مدینہ منورہ میں ظہر چار رکعت ادا فرمائی  
اور ہم حضور ﷺ کے ساتھ تھے اور ذوالحلیفہ میں عصر دو رکعت  
ادا فرمائی رات بھر یہیں رہے یہاں تک کہ صبح ہوئی تو سوار



بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ، حَمْدَ اللَّهِ وَسَبْحَ وَكَبْرَ، ثُمَّ أَهْلَ حَجٍّ وَعُمْرَةٍ، وَأَهْلَ النَّاسِ بَيْنَهُمَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فُحِّلُوا، حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ: وَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا، وَذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

ہوئے جب بیداء پر پہنچے تو اللہ عزوجل کی حمد، تسبیح اور کبر پڑھی پھر حج و عمرے کے لیے لبیک پڑھا اور لوگوں نے بھی حج و عمرے کے لیے لبیک کہا۔ جب ہم (مکہ مکرمہ) آئے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو احرام کھولنے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ یوم ترویہ آیا تو حج کا احرام باندھا اور نبی کریم ﷺ نے کھڑے ہو کر اپنے دست مبارک سے اونٹوں کو نحر فرمایا اور مدینہ منورہ میں سینگوں والے دو مینڈھے ذبح فرمائے۔

قبلہ کی طرف رخ کر کے احرام باندھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ذوالحلیفہ میں تلبیہ شروع کر دیتے اور حرم میں پہنچ کر روک دیتے اور جب ذی طوی میں ہوتے وہیں رات گزارتے صبح کی نماز پڑھ کر غسل فرماتے ان کا خیال تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔

جب وادی میں اترے تو تلبیہ کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا گویا میں موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ رہا ہوں جب وہ نشیب میں اترتے ہوئے تلبیہ کہہ رہے ہیں۔

جس نے عہد نبوی ﷺ میں

آپ ﷺ کی طرح احرام باندھا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے یمن میری قوم میں بھیجا اس کے بعد جب میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ بطحا میں تشریف فرما تھے مجھ سے دریافت فرمایا کس کا احرام باندھا

17- بَابُ الْإِهْلَالِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

784 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ يُلَبِّي مِنْ ذِي الْحَلِيفَةِ، فَإِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طَوًى بَاكَ فِيهِ، فَإِذَا صَلَّى الْغَدَاةَ ائْتَسَلَ، وَزَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَعَلَ ذَلِكَ.

18- بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

785 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَمَّا مُوسَى: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ، إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي).

19- بَابُ مَنْ أَهَلَ فِي

زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، كَاهِلَالِهِ

786 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ، فَجِئْتُ وَهُوَ بِالْبَطْحَاءِ، فَقَالَ: (يَمَا أَهَلَلْتُ)، قُلْتُ أَهَلَلْتُ كَاهِلَالِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ (هَلْ مَعَكَ مِنْ



ہے میں نے عرض کی جس کا نبی کریم ﷺ نے باندھا ہے پھر دریافت فرمایا کیا تمہارے ساتھ قربانی کا جانور ہے میں نے عرض کی نہیں تو فرمایا بیت اللہ کا طواف کرو میں نے بیت اللہ کا طواف اور صفا و مردہ کی سعی کی پھر مجھے حکم فرمایا تو میں نے احرام کھول دیا اور اپنے خاندان کی ایک عورت کے پاس گیا اس نے مجھے کنگھا کیا یا میرا سردھویا۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما کا عہد مبارک آیا تو فرمایا اگر ہم کتاب اللہ کو لیں تو وہ ہمیں پورا کرنے کا حکم دیتی ہے فرمان الہی ہے ”حج اور عمرہ پورا کرو“ اور اگر ہم نبی کریم ﷺ کی سنت لیں تو آپ ﷺ نے قربانی ذبح کرنے سے پہلے احرام نہیں کھولا۔

فرمان الہی ”حج کے

معروف مہینے ہیں“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حج کے بارے میں حدیث پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ حج کے مہینوں حج کی راتوں اور حج کے احرام کے ساتھ نکلے اور سرف میں ٹھہرے۔ پھر فرماتی ہیں کہ یہاں پہنچ کر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا جس کے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہو اور چاہتا ہے کہ عمرہ کرے تو وہ ایسا کرے مگر جس کے ساتھ قربانی کا جانور ہو تو وہ ایسا نہ کرے۔ فرماتی ہیں کہ صحابہ میں سے کچھ لوگوں نے ایسا کیا اور کچھ لوگوں نے نہیں کیا۔ فرماتی ہیں کہ البتہ رسول اللہ ﷺ اور بہت سے صحابہ قوت والے تھے اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے یہ

هَدْيٍ. قُلْتُ: لَا. فَأَمَرَنِي فَطَلْتُ بِالْبَيْتِ  
وَبِالصُّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَخْلَلْتُ فَأَتَيْتُ  
امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَسَّطَنِي. أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي.  
فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: إِنْ تَأْخُذُ  
بِكِتَابِ اللَّهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالنِّهَامِ قَالَ اللَّهُ:  
(وَأَتَمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ). وَإِنْ تَأْخُذُ بِسُنَّةِ  
النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَجْعَلْ حَتَّى يَحْزَرَ الْهَدْيُ.

20- باب قول الله تعالى

(الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَعْلُومَاتٌ)

787- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا حَدِيثُهَا

فِي الْحَجِّ قَدْ تَقَدَّمَ. قَالَتْ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ:  
خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ  
وَلَيْلَائِي الْحَجِّ، وَحُزْمِ الْحَجِّ، فَزَلْنَا بِسَرَفٍ  
قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: (مَنْ لَمْ يَكُنْ  
مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبُّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً  
فَلْيَفْعَلْ. وَمَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا). قَالَتْ:  
فَالَاخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ  
فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَرِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ  
فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ، وَكَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ، فَلَمْ  
يُقْبِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ.

لوگ صرف عمرہ نہیں کر سکتے تھے۔ راوی نے اس کے بعد پوری حدیث ذکر کی ہے۔

حج میں تمتع قرآن اور افراد اور جس کے پاس قربانی کا جانور نہ ہو اس کا حج فسخ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ نکلے اور ہم یہ ہی سمجھتے تھے کہ یہ حج ہے جب مکہ آئے تو ہم لوگوں نے طواف کیا نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا جو قربانی کا جانور ساتھ نہ لایا ہو وہ احرام کھول دے۔ چنانچہ ایسے لوگوں نے احرام کھول دیا۔ ازواج مطہرات بھی قربانی کے جانور نہیں لائیں تھیں اس لیے انہوں نے بھی احرام کھول دیا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میری وجہ سے آپ لوگوں کو رک جانا پڑے گا فرمایا عقری حلقی کیا تم نے یوم نحر طواف نہیں کیا تھا۔ انہوں نے عرض کیا کر یا تھا تو فرمایا پھر کوئی حرج نہیں کوچ کرو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم حجۃ الوداع کے سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے ہم میں سے بعض نے عمرہ کا بعض نے حج و عمرہ دونوں کا اور بعض نے صرف حج کا احرام باندھا جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا پس جس نے حج کا احرام باندھا یا حج و عمرہ دونوں کو جمع کیا تو انہوں نے قربانی کے دن تک احرام نہیں کھولا۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

21- بَابُ التَّمَتُّعِ وَالْإِقْرَانِ  
وَالْإِفْرَادِ بِالْحَجِّ، وَفَسْخَ الْحَجِّ  
لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

788 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ

قَالَتْ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. وَلَا نُرَى إِلَّا أَنَّهُ الْحَجُّ، فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ. مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ أَنْ يَحْلُلَ. فَعَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقٍ الْهَدْيِ، وَنِسَاؤُهُ لَمْ يَسْقُنْ فَأَحْلَلْنَ، قَالَتْ صَفِيَّةُ: مَا أَرَانِي إِلَّا حَابِسَتُهُمْ، قَالَ: (عَقَرَى حَلْقَى، أَوْ مَا طُفِتْ يَوْمَ النَّحْرِ). قَالَتْ: قُلْتُ بَلَى، قَالَ: (لَا بَأْسَ الْفِرَى).

789 - وَعَنْهَا فِي رَوَايَةٍ أُخْرَى قَالَتْ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ. فَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِحَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ، وَمِنَّا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ، وَأَهْلٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. بِالْحَجِّ، فَأَمَّا مَنْ أَهْلٌ بِالْحَجِّ، أَوْ يَجْمَعُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحْلُلُوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ.

790 - عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهَى

عَنِ الْمُتَعَةِ وَأَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا. فَلَمَّا رَأَى عَلَى أَهْلِ بَيْتِهِ: لَبَيْكَ بِعُمْرَةٍ وَحَجَّةٍ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَدْعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ. لِقَوْلِ أَحَدٍ.

791 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ. وَيَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفْرًا. وَيَقُولُونَ: إِذَا بَرَأَ الذَّبَرُ. وَعَفَا الْأَثَرُ. وَأَنْسَلَخَ صَفَرُ. حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنْ اعْتَمَرَ. قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ. وَأَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةِ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ. فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً. فَتَعَاظَمَ ذَلِكَ عِنْدَهُمْ. فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ. أَتَى الْحِلَّ؟ قَالَ: (حِلُّ كُلُّهُ).

792 - عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ. وَلَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ؟ قَالَ: (إِنِّي لَبَدْتُ رَأْسِي. وَقَلَدْتُ حَذِي. فَلَا أَجِلَ حَتَّى أَتَحَرَّ).

793 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّمَتُّعِ وَقَالَ: نَهَانِي نَاسٌ عَنْهُ فَأَمَرَهُ بِهِ. قَالَ الرَّجُلُ: فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُولُ لِي: حَجٌّ مَبْرُورٌ وَعُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ.

(اپنے عہد خلافت) میں حج و عمرہ ایک ساتھ جمع کرنے سے منع فرمایا جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو حج و عمرہ دونوں کا ساتھ احرام باندھا اور لبیک عمرہ و حجہ کہا پھر فرمایا میں نبی کریم ﷺ کی سنت کسی کے کہنے سے نہیں چھوڑاں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ یہ سمجھا کرتے تھے کہ حج کے مہینوں میں عمرہ زمینی برائیوں میں سے بڑی برائی ہے اور محرم کو صفر بنانا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم اچھا ہو جائے اور نشان مٹ جائے اور صفر ختم ہو جائے تو عمرہ کرنے والے کے لیے عمرہ حلال ہو جائے گا جب نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرم چار ذی الحجہ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے تشریف لائے اور صحابہ کو حکم فرمایا کہ اسے عمرہ کر دیں یہ ان لوگوں پر گراں نزر اور کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا چیزیں حلال ہیں فرمایا سب ہی چیزیں حلال ہیں۔

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے کہ لوگوں نے عمرہ کر کے احرام کھول دیا اور آپ ﷺ نے عمرہ کر کے احرام نہیں کھولا۔ ارشاد فرمایا میں نے اپنے سر کے بال جما لیے ہیں اور قربانی کے جانور کو قلاہ پہنا دیا ہے اس لیے جب تک قربانی نہ کر لوں احرام نہیں کھولوں گا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے ایک شخص نے حج تمتع کے بارے میں پوچھا کہ لوگوں نے مجھے منع کیا ہے تو انہوں نے مجھے حکم فرمایا اس شخص نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص مجھ سے کہہ رہا ہے حج مبرور اور

فَأُخْبِرْتُ ابْنُ عَبَّاسٍ، فَقَالَ: سُنَّةُ النَّبِيِّ ﷺ.

ر عمرہ مقبول۔ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو بتایا تو فرمایا یہ نبی کریم ﷺ کی سنت ہے۔

794 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. يَوْمَ سَأَى الْبُذُنَ مَعَهُ، وَقَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا، فَقَالَ لَهُمْ: (أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ، بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَبَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَقَصَرُوا، ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالًا، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهْلُوا بِالْحَجِّ، وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً). فَقَالُوا: كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً، وَقَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ، فَقَالَ: (افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ، فَلَوْلَا أَلِي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ، وَلَكِنْ لَا يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحَلَّهُ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ حج کیا اور آپ ﷺ قربانی کے جانور ساتھ لائے تھے اور لوگوں نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا آپ ﷺ نے ان سے فرمایا بیت اللہ شریف کا طواف، درصفہ و مردہ کی سعی کرو پھر احرام کھول دو اور بال ترشوا لو اس کے بعد بغیر احرام سے ٹھہرے رہو یہاں تک کہ جب یوم الترویہ آجائے تو تم لوگ حج کا احرام باندھ لو اور جو پہلے کرچکے ہو اسے تمتع بنا لو اس پر لوگوں نے عرض کیا، اسے کیسے تمتع بنالیں جبکہ ہم نے حج کا نام لیا ہے فرمایا میرے حکم کے مطابق کرو اگر میں قربانی کا جانور نہ لایا ہوتا تو خود بھی وہی کرتا جو تمہیں حکم دیا ہے۔ لیکن ممنوعات احرام میرے لیے حلال نہیں جب تک قربانی کا جانور اپنے ٹھکانے نہ پہنچ جائے چنانچہ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔

التمتع

## 22 باب: التَّمَتُّعُ

795 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَالَ: تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَنَزَلَ الْقُرْآنُ، قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں تمتع کیا جو کہ قرآن میں نازل ہوا اب ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہے کہہ دیا۔

## 23- باب مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

796 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، مِنَ الشَّيْئَةِ الْعُلْيَا الَّتِي بِالْبَطْحَاءِ، وَخَرَجَ مِنَ

مکہ مکرمہ میں کس جانب سے داخل ہو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں مقام کداء بالائی گھاٹی سے داخل ہوئے جو بطحاً میں ہے اور نیچلی گھاٹی سے واپس ہوئے۔

الثَّيِّبَةُ السُّفْلَى.

## 24- باب فضل مكة وبنائها

797- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ. عَنِ الْجُدْرِ أَمِنْ الْبَيْتِ هُوَ، قَالَ: (نَعَمْ). قُلْتُ: فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ؟ قَالَ: (إِنَّ قَوْمَكَ قَصَرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ). قُلْتُ: فَمَا شَأُنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا؟ قَالَ: (فَعَلَ ذَلِكَ قَوْمُكَ، لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَيَمْتَنِعُوا مَنْ شَاءُوا، وَلَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدِهِمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ، فَأَخَافُ أَنْ تُنْكَرَ قُلُوبُهُمْ، أَنْ أُدْخِلَ الْجُدْرَ فِي الْبَيْتِ، وَأَنْ أَلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ).

798- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ. قَالَ: (يَا عَائِشَةُ، لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكَ حَدِيثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ، لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهَيْمَةً، فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجُ مِنْهُ، وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ، وَجَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَبَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ).

## 25- باب توريث دور مكة

وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ

فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ.

799- عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## مکہ مکرمہ کی فضیلت اور اس کی تعمیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے بیت اللہ شریف کی دیوار کے متعلق پوچھا کہ وہ اس میں داخل ہے فرمایا ہاں میں نے عرض کیا پھر اسے بیت اللہ میں کیوں شامل نہیں کیا گیا ارشاد فرمایا کہ تمہاری قوم کے پاس سرمایہ کم تھا میں عرض گزار ہوئی کہ دروازہ کو اتنا اونچا کیوں کیا گیا ارشاد فرمایا تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جسے چاہے داخل ہونے دیں اور جسے چاہے روک دیں اور اگر تمہاری قوم کو دور جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا اور مجھے یہ اندیشہ نہ ہوتا کہ ان کے دل اسے ماننے سے انکار کر دیں گے تو میں دیوار کو بیت اللہ شریف میں شامل کر دیتا اور دروازے کو زمین سے ملا دیتا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عائشہ اگر تمہاری قوم کو دور جاہلیت سے نکلے ہوئے تھوڑا عرصہ نہ ہوا ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بیت اللہ کو برابر کر کے اس میں وہ حصہ شامل کیا جائے جو اس سے نکال دیا گیا تھا۔ اور دروازہ زمین کے برابر رکھتا اور اس کے دو دروازے رکھتا ایک مشرقی اور دوسرا مغربی اور اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام والی بنیادوں پر تعمیر کرتا۔

## مکہ مکرمہ کے گھروں کی میراث

اور ان کی خرید و فروخت اور

مسجد حرام میں سب لوگ برابر ہیں

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں



نے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور مکہ میں اپنے گھر پر کہاں قیام فرمائیں گے؟ فرمایا کہ کیا عقیل نے کچھ جائیداد اور خسر چھوڑا؟ ابو طالب کی میراث عقیل اور طالب کو ملی جعفر اور سہیل کو ان کی میراث نہیں ملی کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب کافر تھے۔

### نبی کریم ﷺ کا مکہ مکرمہ میں نزول

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے مکہ کا ارادہ فرمایا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کل ان شاء اللہ عز وجل ہم خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں لوگوں نے کفر پر جسے رہنے کی قسم کھائی تھی یعنی مصعب میں۔ اس کا واقعہ یہ ہے کہ قریش اور کنانہ نے آپس میں بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب یا بنی مطلب کے خلاف حلف اٹھا یا تھا کہ ان سے شادی بیاہ نہیں کریں گے اور خرید و فروخت نہیں کریں گے جب تک یہ لوگ نبی کریم ﷺ کو ان کے حوالے نہ کر دیں۔

### کعبہ کو منہدم کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ کی دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا جیٹا برباد کرے گا۔

فرمان الہی ”اللہ نے کعبہ شریف کو حرمت والا گھر اور لوگوں کے گزارے کا ذریعہ بنایا ہے

اور حرمت والا مہینہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ: (وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ). وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ، هُوَ وَطَالِبٌ، وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ، وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ.

### 26- باب نزول النبي ﷺ - مَكَّةَ

800- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: حِينَ أَرَادَ قُدُومَ مَكَّةَ: (مَنْزِلُنَا غَدًا، إِنْ شَاءَ اللَّهُ، بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ، حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ). يَعْنِي ذَلِكَ الْبُحْصَبَ، وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَيْ هَاشِمٍ وَبَيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، أَوْ بَيْ الْمُطَّلِبِ: أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ، وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ.

### 27- باب هدم الكعبة

801- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُخَرَّبُ الْكَعْبَةُ دُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ)

### 28- باب: قول الله تعالى: (جَعَلَ اللَّهُ

الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَمًا لِلنَّاسِ

وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ)

802- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:



كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفَرَضَ رَمَضَانُ. وَكَانَ يَوْمًا تُسْتَرُّ فِيهِ الْكَعْبَةُ، فَلَمَّا فَرَضَ اللَّهُ رَمَضَانَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُومْهُ، وَمَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ)

فرمایا کہ رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے لوگ عاشوراء کا روزہ رکھتے اور وہ دن تھا کعبے کا پردہ بدلا جاتا تھا جب اللہ عزوجل نے رمضان کو فرض فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اس دن روزہ رکھنا چاہے رکھے اور جو اسے چھوڑنا چاہے چھوڑ دے۔

803- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لِيَحْجَنَّ الْبَيْتُ وَلِيَعْتَمِرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بیت اللہ کا حج و عمرہ یا جوج ماجوج کے بعد بھی ہوتا رہے گا۔

## 29 باب: هَذِمُ الْكَعْبَةَ

804- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدُ أَفْحَجٍ، يَفْلَعُهَا حَجْرًا حَجْرًا).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا گویا میں ناگلیں پھیلا کر چلنے والے جہشی کو دکھ رہا ہوں جو کعبے کے ایک ایک پتھر کو اکھاڑے گا۔

## 30 مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

805- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّضَهُ، فَقَالَ: إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ، لَا تَطُرُ وَلَا تَنْفَعُ، وَلَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّدُكَ مَا قَبَبْتُكَ.

حجر اسود کے بارے میں حکم حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجر اسود کے پاس آئے اور اسے بوسہ دے کر فرمایا میں خوب جانتا ہوں کہ تو پتھر ہے جو نہ نقصان پہنچاتا ہے نہ نفع۔ اگر میں نے نبی کریم ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے بوسہ نہ دیتا۔

## 31- باب مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

806- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَطَافَ الْبَيْتِ وَصَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ، وَمَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَدْخُلْ

جو کعبہ میں داخل نہ ہوا حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ فرمایا تو بیت اللہ شریف کا طواف فرمایا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا فرمائی اور آپ ﷺ کے ساتھ کچھ لوگ تھے جو آپ ﷺ کو لوگوں سے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. الْكَعْبَةُ قَالَ لَا.

چھپائے ہوتے تھے ایک شخص نے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تھے۔ تو بتایا نہیں۔

جو کعبہ کے اطراف میں تکبیر کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو بیت اللہ کے اندر داخل ہونے سے انکار فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت، برہمہ آپ ﷺ نے حکم فرمایا تو انہیں نکال دیا گیا اور حضرت، برہمہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کے بت بھی نکالے گئے جن کے ہاتھوں میں پائے تھے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ انہیں ہدے کرے خدا کی قسم یہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان دونوں نے ہرنے پائے نہیں پھینکے تو پھر آپ ﷺ بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے تو اس کے گوشوں میں تکبیر کہی اور اس میں نماز ادا نہ فرمائی۔

رمل کی ابتدا کیسے ہوئی؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مکہ) آئے تو مشرکین نے کہا تھا تمہارے یہاں ایک وفد آ رہا ہے جنہیں یثرب کے بخاری نے کمزور کر دیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ تین پھیروں میں رمل کریں اور دونوں رکنوں کے درمیان معمول کے مطابق چلیں۔ لوگوں کی آسانی کے خیال سے تمام پھیروں میں رمل کا حکم نہیں فرمایا۔

جب مکہ مکرمہ میں آئے تو پہلے طواف کے وقت حجر

اسود کو بوسہ دے اور تین دفعہ رمل کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

32-باب مَنْ كَبَّرَ فِي تَوَاجِي الْكَعْبَةِ

807 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ، أَتَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَفِيهِ الْإِلَهَةُ، فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ، فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَاسْتَمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (قَاتِلْهُمُ اللَّهُ، أَمَا وَاللَّهِ قَدْ عَلِمُوا أَتَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ). فَدَخَلَ الْبَيْتَ، فَكَبَّرَ فِي تَوَاجِيهِ، وَلَمْ يُصَلِّ فِيهِ.

33-باب كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمْلِ

808 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. وَأَصْحَابُهُ فَقَالَ: الْمُشْرِكُونَ: إِنَّهُ يَهْدِمُ عَنَيْكُمْ. وَقَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمَى يَثْرِبَ، فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ: أَنْ يَزْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ، وَأَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ، وَلَمْ يَمْنَعُهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَزْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءَ عَلَيْهِمْ

34-باب اسْتِلامِ الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ حِينَ

يَقْدُمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَيَزْمُلُ ثَلَاثًا.

809 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو پہلا طواف کرتے ہوئے حجر اسود کو بوسہ دیا اور سات میں سے تین طوافوں کے اندر دوڑے۔

### حج اور عمرے میں رمل کرنا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہر رمل سے کیا تعلق؟ ہم نے یہ مشرکوں کو دکھانے کے لیے کیا تھا جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہلاک کر دیا پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا لہذا ہم اسے چھوڑنا پسند نہیں کرتے۔

فائدہ: مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نبی کریم ﷺ کی اتباع ہر حالت میں مقدم رہتی تھی خواہ اس عمل کی علت و حکمت انہیں سمجھ آئے یا نہ آئے اسی لیے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حجر اسود کو بوسہ اور دوران طواف رمل اس لیے پسند کیا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کی سنت تھی جو ہر صحابی کو عزیز و محبوب تھی۔

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَقْدُمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الْأَسْوَدَ، أَوَّلَ مَا يَطُوفُ: يَحْبُ ثَلَاثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ.

### 35- باب الرَّمْلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

810 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: فَمَا لَنَا وَلِلرَّمْلِ، إِنَّمَا كُنَّا رَائِيْنَا بِهِ الْمَشْرِكِينَ، وَقَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَا نَحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ.

811 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: مَا تَرَكْتُ اسْتِلَامَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ، فِي شِدَّةٍ وَلَا رَخَاءٍ، مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا.

### 36- باب اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمَحَجِّ

812 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ، يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمَحَجِّجٍ.

### 37- باب: تَقْبِيلُ الْحَجَرِ

813 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ، فَقَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ فَقَالَ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے سختی اور آسانی کی حالت میں ان دنوں رکنوں کا بوسہ لینا نہیں چھوڑا جب سے رسول اللہ ﷺ کو ان کا بوسہ لیتے دیکھا ہے۔

### حجر اسود کو عصا کے ذریعے بوسہ دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف فرمایا اور اپنے عصا مبارک سے استلام فرمایا۔

### حجر اسود کا بوسہ لینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حجر اسود کا بوسہ لینے کے متعلق پوچھا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے استلام فرماتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے، اس سے

الرَّجُلُ: أَرَأَيْتَ إِنْ رُحِمْتُ، أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ؟  
قَالَ: اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ، رَأَيْتَ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَيُقْبِلُهُ.

38- باب مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ

إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ، قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ

إِلَى بَيْتِهِ.

814 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

أَوَّلَ شَيْءٍ هَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ أَنَّهُ  
تَوَضَّأَ، ثُمَّ طَافَ، ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمَرَةُ، ثُمَّ حَجَّ  
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ.

815 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

حَدِيثُ طَوَافِ النَّبِيِّ ﷺ تَقَدَّمَ قَرِيبًا، وَزَادَ  
فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: أَنَّهُ كَانَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ، ثُمَّ  
يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

39- باب الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

816 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ  
رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ، أَوْ بِخَيْطٍ، أَوْ بِشَيْءٍ  
غَيْرِ ذَلِكَ، فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ، ثُمَّ قَالَ:  
(خُذْهُ بِيَدِهِ).

40- باب لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ

عُرْيَانًا وَلَا يَحُجُّ مُشْرِكًا.

817 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا

کہا اگر میں بھیڑ میں ہوں اگر میں مغلوب ہو جاؤں؟ فرمایا کہ یہ  
باتیں یمن میں رہنے دو میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسے استلام  
فرماتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا۔

جو مکہ آئے تو اپنے گھر جانے سے پہلے

بیت اللہ شریف کا طواف کرے پھر دو

رکعتیں پڑھے پھر صفا کی طرف نکلے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ

مکہ تشریف لائے تو پہلے وضو سے ابتدا فرمائی پھر طواف فرمایا پھر  
عمرہ نہیں فرمایا پھر حضرت ابو بکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اسی طرح  
حج کیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی نبی کریم ﷺ کی طواف

ف سے متعلق حدیث ابھی گزری اس کی روایت میں اتنا اضافہ  
ہے کہ آپ ﷺ طواف کے بعد دو رکعت ادا فرماتے پھر صفا و  
مردہ کے درمیان چکر لگاتے۔

دوران طواف کلام کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ طواف کرتے ہوئے ایسے شخص کے پاس سے گزرے  
جو چڑے کے تسمے یا دھاگے یا کسی اور چیز سے اپنا ہاتھ  
دوسرے شخص کے ساتھ باندھے ہوئے تھا تو آپ ﷺ نے  
اسے کاٹ دیا اور فرمایا اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ کر چل۔

برہنہ حالت میں کوئی بیت اللہ شریف کا

طواف نہ کرے اور نہ ہی مشرک حج کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو بکر

صدیقؓ نے انہیں بتایا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں چہ الوداع سے پہلے حج کا امیر بنا کر چند لوگوں کے ساتھ یوم نحر کو یہ اعلان کے لیے بھیجا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ ہی کوئی برہنہ ہو کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے۔

جو کعبہ کے قریب نہ آئے اور نہ طواف کرے  
بلکہ عرفات چلا جائے اور طواف اول کے  
بعد واپس لوٹے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ تشریف فرما ہوئے تو کعبہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی اور اس طواف کے بعد کعبہ کے نزدیک نہ گئے یہاں تک کہ عرفات سے واپس لوٹے۔

### حاجیوں کو پانی پلانا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا حضرت عباس بن عبد المطلب نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے مکہ میں رات گزارنے کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمادی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سبیل کے پاس تشریف لائے اور پینے کے لیے پانی طلب فرمایا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے فضل ایہی و لدہ کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے ان کے پائس سے ثبوت لؤ تو آپ ﷺ نے فرمایا مجھے (یہی) پلاؤ وہ عرض گزار ہوئے میں

بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَرَهُ عَلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوِدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَدِّنُ فِي النَّاسِ: (أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَلَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ).

41- باب مَنْ لَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ، وَلَمْ يَطْفَحْ حَتَّى يَخْرُجَ إِلَى عَرَفَةَ، وَيَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

818 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، فَطَافَ وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، وَلَمْ يَقْرُبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ.

### 42- باب سِقَايَةِ الْحَاجِّ

819 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيْلًا مِنْ مَنَى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ، فَأُذِنَ لَهُ.

820 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ جَاءَ إِلَى الشِّقَايَةِ، فَاسْتَسْقَى، فَقَالَ الْعَبَّاسُ: يَا فَضْلُ انْهَبْ إِلَى أُمِّكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا، فَقَالَ (اسْقِنِي)، قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ



میں لوگ اپنا ہاتھ ڈال دیتے ہیں فرمایا (یہی) پلاؤ پھر آپ ﷺ نے اس کو پیا پھر زم زم شریف کے پاس تشریف لے گئے وہاں آل مطلب پانی کھینچ کھینچ کر لوگوں کو پلا رہے تھے تو فرمایا اسے جاری رکھو تم لوگوں کا یہ کام اچھا ہے پھر فرمایا اگر اس کا اندیشہ نہ ہوتا کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے تو میں اترتا اور اسے اس پر رکھتا کاندھے کی طرف اشارہ فرمایا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو آب زم زم پلائی اور آپ ﷺ نے کھڑے تھے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ اس روز آپ ﷺ اونٹ پر تشریف فرما تھے۔

### صفاد مردہ کی سعی کا وجوب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے بھانجے حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے اس فرمان الہی کے متعلق پوچھا ”بے شک صفاد مردہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو بیت اللہ کا حج و عمرہ کرے تو اس پر گناہ نہیں کہ ان دونوں کا طواف کرے“ کیا بخدا ایسا ہی ہے کہ صفاد مردہ کا طواف نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ فرمایا اے بھتیجے تو نے غلط بات کہی اگر اس بات کا معنی وہ ہی ہوتا جو تو نے بیان کیا ہے تو ارشاد الہی یہ ہوتا کہ ان دونوں کا طواف نہ کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ دراصل یہ آیت مبارکہ انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے اسلام قبول کرنے سے پہلے یہ لوگ مناة طاغیہ کے پاس احرام باندھتے جس کی وہ پرستش کرتے تھے جو مشلل کے پاس تھا جو یہاں سے احرام باندھ لیتا وہ صفاد مردہ کا طواف کرنے میں حرج جانتا جب یہ لوگ

إِنَّهُمْ يَجْعَلُونَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ . قَالَ : (اسْقِي) . فَشَرِبَ مِنْهُ ، ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ ، وَهُمْ يَسْقُونَ وَيَعْمَلُونَ فِيهَا ، فَقَالَ : (اعْمَلُوا ، فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَاحٍ) ثُمَّ قَالَ : لَوْلَا أَنْ تُغْلِبُوا النَّزْلُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هَذِهِ . يَعْنِي عَاتِقَهُ - وَأَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ .

821- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ . وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ .

### 43- باب وجوب الصفا والمروة

822 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَهَا ابْنُ أُخْتِهَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : (إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوْ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا) قَالَ : فَوَاللَّهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ، قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي . إِنَّ هَذِهِ لَوُ كَانَتْ كَمَا أَوْلَتْهَا عَلَيْهِ ، كَانَتْ : لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَطَّوَّفَ بِهِمَا ، وَلَكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ ، كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمُوا يُهْلُونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلِّ ، فَكَانَ مِنْ أَهْلِ



مسلمان ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ اسے اس بار سے میں پڑھادو،  
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم صفا و مروہ کا طواف کرنے میں  
حرج جانتے تھے تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی  
بلاشبہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پوری آیت۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان  
دونوں کے مابین طواف کو مسنون فرمایا ہے تو اب کسی کو جائز نہیں  
کہ ان دونوں کا طواف چھوڑے۔

### صفا و مروہ کے درمیان سعی کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
جب رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف فرماتے تو تین پھیروں  
میں دوڑتے اور چار میں چلتے اور جب صفا و مروہ کے درمیان  
طواف کرتے تو میل کے درمیان میں دوڑتے۔

### حائضہ مناسک پورے کرے سوائے طواف کعبہ کے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام نے حج کا حرام باندھا۔  
نبی کریم ﷺ اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے سوا ان میں سے کسی کے  
پاس قربانی کا جانور نہیں تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے آئے  
اور ان کے ساتھ قربانی کے جانور تھے اور انہوں نے کہا میں نے  
اس کا احرام باندھا ہے جس کا نبی کریم ﷺ نے حرام باندھا  
ہے اور نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب کو حکم فرمایا کہ اس کو مرہ کر

يَتَخَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا  
أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ  
قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَخْرُجُ أَنْ نَطُوفَ  
بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (إِنَّ  
الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللَّهِ) الْآيَةَ. قَالَتْ  
عَائِشَةُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: وَقَدْ سَمِعَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا. فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ  
يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا.

### 44- باب مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

823- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:  
كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ  
خَبَّ ثَلَاثًا وَمَشَى أَرْبَعًا. وَكَانَ يَسْعَى بَطْنَ  
الْمَسِيلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

### 45- باب تَقْضِي الْحَائِضِ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ

824 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنْهُمَا قَالَ: أَهَلَ النَّبِيُّ ﷺ. هُوَ وَأَصْحَابُهُ  
بِالْحَجِّ. وَلَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ. غَيْرَ  
النَّبِيِّ ﷺ. وَطَلْحَةَ. وَقَدِيمَ عَلِيٍّ مِنَ الْيَمَنِ.  
وَمَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ: أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَ بِهِ  
النَّبِيُّ ﷺ. فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ  
يَجْعَلُوا عُمْرَةً. وَيَطُوفُوا. ثُمَّ يَقْضُوا وَيَحِلُّوا.

إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ، فَقَالُوا: نَنْطَلِقُ إِلَى  
مِنًى، وَذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ  
فَقَالَ: (لَوْ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِى مَا  
اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ، وَلَوْلَا أَنَّ مَعِيَ الْهَدْيُ  
لَأَخْلَلْتُ).

دیں اس کے بعد بال ترشوائیں اور احرام کھول لیں مردہ وہ  
جن کے ساتھ قربانی کے جانور ہوں اس پر لوگوں نے عرض کی  
ہم اس حالت میں منی جائیں گے کہ ہمارے ذکر سے منی ٹپکتی ہو  
گی! یہ بات جب آپ ﷺ تک پہنچی تو ارشاد فرمایا جو بات  
مجھے اب معلوم ہوئی اگر یہ پہلے جانتا ہوتا تو قربانی کے جانور  
ساتھ نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی کا جانور نہ ہوتا تو حرم  
کھول دیتا۔

46- باب أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ

825 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:  
أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّزْوِيَةِ، قَالَ:  
بِمِنًى، قَالَ: فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفَرِ؟  
قَالَ: بِالْأَبْطَحِ، ثُمَّ قَالَ أَنَسُ: أَفَعَلَ كَمَا  
يَفْعَلُ أَمْرَاؤُكَ.

آٹھویں ذی الحجہ کو نماز ظہر کہاں پڑھے  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے کسی  
نے پوچھا وہ چیز بتائیے جو آپ کو نبی کریم ﷺ سے یاد ہو کہ  
آپ ﷺ نے آٹھویں ذی الحجہ کو ظہر اور عصر کی نماز کہاں پڑھی؟  
فرمایا کہ منی میں۔ عرض کیا تیرھویں ذی الحجہ کو نماز عصر کہاں  
پڑھی؟ فرمایا کہ ابطح میں۔ پھر فرمایا کہ اسی طرح کرو جیسے  
تمہارے حج کے امیر کرتے ہیں۔

48- باب صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

826 - عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَتْ: شَكَ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ  
النَّبِيِّ ﷺ، فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ: بِشَرَابٍ  
فَشَرِبَهُ.

یوم عرفہ کا روزہ  
حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:  
کہ عرفہ کے دن لوگوں کو شک ہو گیا کہ نبی کریم ﷺ روزہ سے  
ہیں یا نہیں تو میں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں شربت بھیجا  
تو آپ ﷺ نے اسے نوش فرمایا۔

49- باب التَّهَجُّدِ بِالرَّوَا حِ يَوْمَ عَرَفَةَ

827 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ:  
جَاءَ يَوْمَ عَرَفَةَ، حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ، فَصَاحَ  
عِنْدَ مُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ

عرفہ کے دن دو پہر کو روانہ ہونا  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن  
سورج ڈھلتے ہی تشریف لائے اور حجّاج کے خیمہ کے پردوں  
کے پاس بلند آواز سے پکارا اس پر حجّاج نکلا اور وہ کسب سے رُخی

مَعْصِفَرَةً، فَقَالَ: مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمَنِ؟  
 فَقَالَ: الرَّوَاحُ إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ السُّنَّةَ، قَالَ  
 هَذِهِ السَّاعَةُ، قَالَ نَعَمْ، قَالَ: فَأَنْظِرْنِي حَتَّى  
 أَفِيضَ عَلَى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرَجَ فَتَزَلَّ حَتَّى خَرَجَ  
 الْحَجَّاجُ فَسَارَ، فَقَالَ لَهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ:  
 وَكَانَ مَعَ أَبِيهِ، إِنْ كُنْتُ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَأَقْصِرِ  
 الْمُحْطَبَةَ وَتَحْلِلِ الْوُقُوفَ، فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَى عَبْدِ  
 اللَّهِ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ عَبْدُ اللَّهِ قَالَ: صَدَقَ وَكَانَ  
 عَبْدُ الْمَلِكِ قَدْ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ: أَنَّ الْمَلِكَ  
 قَدْ كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ: أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنُ عُمَرَ فِي  
 الْحَجِّ.

### 50- بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

828 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ  
 عَنْهُ قَالَ: أَضَلَلْتُ بَعِيرًا لِي، فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ  
 يَوْمَ عَرَفَةَ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَاقِفًا بِعَرَفَةَ،  
 فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْخُمَيْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَاهُنَا.

### 51- بَابُ الشَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

829 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
 سُئِلَ: عَنْ شَيْءٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ،  
 حِينَ دَفَعَ قَالَ: كَانَ يَسِيرُ الْعَتَقَى، فَإِذَا وَجَدَ فَجَوَّةَ  
 نَخْصٍ، قَالَ الرَّاوى: وَالنَّخْصُ فَوْقَ الْعَتَقَى.

ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھا نکلا اور کہا کیا بات ہے اسے  
 عبدالرحمن تو ابن عمرؓ نے فرمایا اگر تو سنت پر عمل کا ارادہ رکھتا  
 ہے تو ابھی چلنا ہے اس نے کہا ابھی؟ فرمایا ہاں اس نے کہا  
 تھوڑی دیر انتظار کیجیے کہ میں اپنے سر پر پانی بہا لوں پھر آتا  
 ہوں ابن عمرؓ اتر گئے یہاں تک کہ حجاج نکلا در حضرت سہم  
 بن عبداللہؓ جو اپنے والد کے ساتھ تھے، اس سے فرمایا اگر تو  
 سنت پر عمل کرنا چاہتا ہے تو خطبہ مختصر کرنا اور وقوف میں جلدی  
 کرنا۔ یہ سن کر وہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی جانب دیکھنے لگا  
 جب حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ حج کہا  
 ہے۔ اور عبدالملک نے حجاج کو لکھ بھیجا کہ حج میں حضرت ابن  
 عمرؓ کی مخالفت نہ کرنا۔

### وقوف میں جلدی کرنا

حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
 کہ عرفہ کے دن میرا ایک اونٹ غائب ہو گیا میں سے تلاش  
 کرنے کے لیے گیا تو میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھ کہ عرفہ میں  
 وقوف کیے ہوئے ہیں تو میں نے کہا واللہ یہ تو قوم حمس سے ہیں  
 (جو حرم کے حدود سے نہیں نکلتے) یہاں کیوں نہیں۔

### عرفات سے واپسی پر کس طرح چلے

حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ ان سے  
 دریافت کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ جب عرفات سے روانہ  
 ہوئے تو کس رفتار سے چلے فرمایا معمول کے مطابق اور جب  
 کشادگی ملتی تو اور بھی تیز۔

52- باب أمر النبي ﷺ بالسكينة عند

الإفاضة وإشارته إليهم بالسوط

830- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ

دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. يَوْمَ عَرَفَةَ، فَسَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ.

وَرَأَاهُ زَجْرًا شَدِيدًا، وَضَرْبًا لِلْإِبِلِ، فَأَشَارَ

بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ، وَقَالَ: (أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ

بِالسَّكِينَةِ، فَإِنَّ الْبَرْكَ لَيْسَ بِالِإِضَاعِ).

53- باب مَنْ قَدَّمَ ضَعْفَةَ أَهْلِهِ

بِلَيْلٍ، فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ

وَيَدْعُونَ وَيُقَدِّمُوا إِذَا غَابَ الْقَمَرُ

831- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةً يَجْمَعُ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ،

فَقَامَتْ تُصَلِّي، فَصَلَّتْ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَتْ: يَا

بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ: لَا، فَصَلَّتْ سَاعَةً،

ثُمَّ قَالَتْ: هَلْ غَابَ الْقَمَرُ؟ قَالَ: نَعَمْ،

قَالَتْ: فَارْتَحِلُوا، فَارْتَحَلْنَا، وَمَضَيْنَا، حَتَّى

رَمَيْتِ الْجَبْرَةَ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي

مَنْزِلِهَا، قَالَ: فَقُلْتُ لَهَا: يَا هُنْتَا مَا أَرَأَانَا إِلَّا

قَدْ غَلَسْنَا، قَالَتْ: يَا بُنَيَّ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

أَذِنَ لِلظُّعْنِ.

832- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ، فَاسْتَأْذَنْتِ النَّبِيَّ ﷺ، سَوْدَةً

أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حُطْمَةِ النَّاسِ، وَكَانَتْ امْرَأَةً

نبی کریم ﷺ نے لوٹتے وقت سکون کا حکم فرمایا

اور کوڑے سے اشارہ فرمانا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم

ﷺ کے ساتھ یوم عرفہ چلے تو نبی کریم ﷺ نے اپنے پیچھے سخت

ڈانٹ اور ادبوں پر مار ماری تو اپنے کوڑے سے اشارہ فرمایا اے

لوگو! سکون کے ساتھ چلو دوڑنا نیکی نہیں۔

جو اپنے کمزور اہل خانہ کو مزدلفہ ٹھہرنے کے

لیے بھیجے دعا کریں اور چاند کے غروب

ہوتے ہی آگے بھیج دے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رات

مزدلفہ میں ہی رہیں اور کھڑی ہو گئیں اور دیر تک نماز پڑھتی

رہیں پھر فرمایا اے بیٹا کیا چاند ڈوب گیا انہوں نے عرض کیا

نہیں پھر دیر تک نماز پڑھی اور فرمایا اے بیٹے کیا چاند ڈوب گیا

انہوں نے عرض کیا ہاں تو فرمایا کوچ کرو تو ہم نے کوچ کیا اور

چلے یہاں تک کہ انہوں نے جمرہ پر کنکری ماری اس کے بعد

لوٹیں اور صبح کی نماز اپنی قیام گاہ پر پڑھی۔ راوی نے کہا کہ میں

نے ان سے عرض کیا امی جان میرا گمان ایسا ہے کہ ہم نے

اندھیرے میں پڑھی فرمایا بیٹے رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کو

اجازت عطا فرمائی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

مزدلفہ میں اترے تو سودی چٹانے نبی کریم ﷺ سے اجازت

طلب کی کہ لوگوں کی بھیڑ سے پہلے چل دیں اور وہ سست رفتار

بَطِيئَةً، فَأَذِنَ لَهَا، فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَظْمَةِ النَّاسِ، وَأَقَمْنَا حَتَّى أَصْبَحْنَا نَحْنُ، ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ، فَلَأْنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَمَا اسْتَأْذَنْتُ سَوْدَةَ، أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ.

#### 54- باب مَنْ يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

833 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدِمَ بَجْعًا، فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ، كُلَّ صَلَاةٍ وَخَذَهَا بِأَذَانٍ وَإِقَامَةٍ، وَالْعِشَاءُ بَيْنَهُمَا، ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ، قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ، وَقَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ، ثُمَّ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حَوْلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا، فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ، فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ بَجْعًا حَتَّى يُغْتَبُوا، وَصَلَاةُ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ). ثُمَّ وَقَفَ حَتَّى أَسْفَرَ، ثُمَّ قَالَ: لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ الشُّنَّةَ، فَمَا أَذْرَى: أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفَعَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ.

#### 55- باب مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

834 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحِ، ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ: إِنَّ الْمَشْرِكِينَ

خاتون تھیں آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے ہی چل دیں اور ہم صبح تک رکے رہے پھر آپ ﷺ کے ساتھ چلے۔ کاش کہ میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے سودہ جیٹھا کی طرح اجازت لے لی ہوتی تو مجھے ہر خوشی سے زیادہ فرحت ہوتی۔

#### جو نماز فجر مزدلفہ میں پڑھے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مزدلفہ پہنچے تو دو نمازیں پڑھیں اور ہر ایک کے لیے اذان و اقامت کہی اور ان دونوں کے درمیان رات کا کھانا کھایا پھر فجر طلوع ہونے پر نماز فجر پڑھی کوئی کہتا فجر ہو گئی کوئی کہتا فجر نہیں ہوئی، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ یہ دونوں نمازیں یعنی مغرب اور عشاء اس جگہ پر اپنے وقت سے ہٹا دی گئیں ہیں لہذا لوگ اندھیرا ہونے تک مزدلفہ نہ آئیں اور نماز فجر کا وقت اس گھڑی تک ہے پھر کھڑے رہے یہاں تک کہ اجالا ہو گیا پھر فرمایا آ کر اگر امیر المؤمنین اس وقت چل دیں تو سنت کو پالیں گے۔ مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے یہ پہلے فرمایا یا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پہلے روانہ ہو گئے اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ برابر تلبیہ کہتے رہے یہاں تک کہ قربانی کے روز جمرہ عقبہ پر کنکریاں پھینکیں۔

#### مزدلفہ سے کب واپس ہو؟

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جمع میں صبح کی نماز ادا فرمائی اس کے بعد وقوف فرمایا پھر ارشاد فرمایا مشرکین



سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے نہیں چلتے تھے اور کہتے تھے شیر  
چمک اٹھ اور نبی کریم ﷺ نے ان کی مخالفت فرمائی پھر حضرت عمر  
رضی اللہ عنہ آفتاب نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے چلے۔

### قربانی کے جانور پر سواری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے تو فرمایا  
اس پر سوار ہو جاؤ تو اس شخص نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ ہے  
پھر ارشاد فرمایا سوار ہو جاؤ تو اس نے عرض کیا یہ قربانی کا اونٹ  
ہے پھر ارشاد فرمایا اس پر سوار ہو جاؤ تجھ پر افسوس ہے دوسری  
مرتبہ یا تیسری مرتبہ میں فرمایا۔

### جو قربانی کے جانور کے ساتھ لے جائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع کے ساتھ عمرہ کا تمتع فرمایا اور  
ذوالحلیفہ سے قربانی کا جانور لے کر گئے ابتدا میں رسول اللہ ﷺ  
نے عمرے کا احرام باندھا پھر حج کا۔ لوگوں نے نبی کریم ﷺ  
کے ہمراہ حج کے ساتھ عمرے کا تمتع کیا لوگوں میں کچھ وہ تھے  
جنہوں نے قربانی کا جانور ساتھ لیا تھا اور کچھ وہ تھے جنہوں نے  
نہیں لیا تھا جب نبی کریم ﷺ مکہ مکرمہ پہنچے تو لوگوں سے فرمایا  
جو تم میں سے قربانی کا جانور لایا ہے وہ احرام سے باہر نہیں ہوگا  
یہاں تک کہ حج پورا ہو جائے اور جو تم میں سے قربانی کا جانور  
نہیں لایا وہ بیت اللہ شریف اور صفا و مروہ کا طواف کر کے بال  
کنوا لے اور احرام کھول دے۔

كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ  
وَيَقُولُونَ: أَشْرَقَ ثَبِيرٌ. وَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
خَالَفَهُمْ، ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ.

### 56- باب رُكُوبِ الْبُذْنِ

835- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَأَى رَجُلًا يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ:  
(ارْكَبْهَا). فَقَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. فَقَالَ: (ارْكَبْهَا).  
قَالَ: إِنَّهَا بَدَنَةٌ. قَالَ: (ارْكَبْهَا. وَيْلَكَ). فِي  
الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ.

### 57: باب مَنْ سَاقَ الْبُذْنَ مَعَهُ

836- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ  
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، وَأَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ  
مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ، وَبَدَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَهْلَلَ  
بِالْعُمْرَةِ، ثُمَّ أَهْلَلَ بِالْحَجِّ، فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ. بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ، فَكَانَ مِنَ النَّاسِ  
مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ، وَمِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ،  
فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ، قَالَ لِلنَّاسِ: (مَنْ  
كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرَمَ  
مِنْهُ، حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ، وَمَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ  
أَهْدَى، فَلْيُطْفِئِ بِالْبَيْتِ، وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ،  
وَلْيُقْصِرْ. وَلْيُحْلِلْ، ثُمَّ لِيَهْلِ بِالْحَجِّ، فَمَنْ لَمْ



يَجِدُ هَدًى فَلْيَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ.

58- باب مَنْ أَشْعَرَ وَقَلَدَ

بِذَى الْحَلِيفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

837 - عَنِ الْمُسَوِّرِ بْنِ مَعْرَمَةَ وَمَرْوَانَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ، حَتَّى إِذَا كَانُوا بِبِذَى الْحَلِيفَةِ، قَلَدَ النَّبِيُّ ﷺ. الْهَدْيَ وَأَشْعَرَهُ، وَأَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ.

59- باب مَنْ قَلَدَ الْقَلَائِدَ بِيَدِهِ

838 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُ

بَلَغَهَا: إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا يَقُولُ: مَنْ أَهْدَى هَدًى، حَرَّمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنَحَرَ هَدْيُهُ. فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: لَيْسَ كَمَا قَالَ، أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. بِيَدَيَّ، ثُمَّ قَلَدْتُهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. بِيَدَيْهِ، ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللَّهُ حَتَّى يُحْرَقَ الْهَدْيُ.

60- باب تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

839 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهَا: أَنَّهُ ﷺ

جس نے ذوالحلیفہ میں اشعار کیا

اور قلاذہ ڈالا پھر احرام باندھا

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مردان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ایک ہزار سے زیادہ اصحاب کے ساتھ مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی کریم ﷺ نے قربانی کے اونٹوں کو قلاذہ پہنایا اور اشعار فرمایا اور عمرے کا احرام باندھا۔

جو قلاوہ اپنے ہاتھ سے بنائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہیں خبر پہنچی کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا جو حرم میں قربانی کا جانور بھیجے اس پر وہ سب چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حاجی پر حرام ہیں یہاں تک کہ اپنی قربانی ذبح کر لے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ابن عباس نے جو کہا ہے ویسا نہیں ہے میں نے اپنے ہاتھوں سے رسول اللہ ﷺ کی ہدی کے قلاذے بٹے، اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھوں سے انہیں ان کی گردن میں ڈالا۔ پھر انہیں میرے والد کے ساتھ بھیجا پھر رسول اللہ ﷺ پر کوئی چیز حرام نہیں ہوئی جو اللہ تعالیٰ نے حلال فرمائی ہیں یہاں تک کہ قربانی کا جانور ذبح کیا۔

بکریوں کو قلاوے پہنانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دفعہ نبی کریم ﷺ نے چند بکریاں (قربانی کے لیے) بھیجیں تو نبی

قَلَدَ الْغَنَمَ وَأَقَامَ فِي أَهْلِهِ حَلَالًا.

61- بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ.

840 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهَا قَالَتْ: فَتَلْتُ

قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي.

62- بَابُ الْجَلَالِ لِلْبُذْنِ وَالتَّصَدَّقِ بِهَا

841 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجَلَالِ الْبُذْنِ الَّتِي

تَحَرَّكَتْ وَبِجُلُودِهَا.

63- بَابُ ذَنْجِ الرَّجُلِ الْبَقَرِ

عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

842 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. لِحُمْسٍ بَقِيَيْنَ مِنْ

ذِي الْقَعْدَةِ، تَقَدَّمْ وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَةٌ:

فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمَ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ، فَقُلْتُ:

مَا هَذَا، قَالَ: نَحَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. عَنْ

أَزْوَاجِهِ.

64- بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ

النَّبِيِّ ﷺ. بِمِثْلِي

843 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ، يَعْنِي: مَنْحَرَ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

سے ایک اور روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بکریوں کو قلدے

پہنائے اور اپنے اہل خانہ میں احرام باندھے بغیر رہے۔

روئی سے قلاوے تیار کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

فرمایا کہ میں نے قربانیوں کے قلاوے روئی سے بنے جو

میرے پاس تھے۔

قربانی کے جانور کی جھولیں صدقہ کر دینا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے

رسول اللہ ﷺ نے حکم فرمایا کہ قربانی کے جس جانور کو نحر کروں

اس کی جھول اور کھال بھی صدقہ کروں۔

آدمی کا اپنی بیویوں کی طرف سے ان کی

اجازت کے بغیر گائے ذبح کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پہلے گزر چکی ہے کہ ”ہم

بچیس ذی القعدہ کو رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مدینے سے روانہ

ہوئے“ اس طریق میں اتنا زیادہ ہے کہ یوم النحر کے روز

ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے عرض کیا یہ کیا

ہے؟ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے

قربانی فرمائی ہے۔

منیٰ میں وہاں قربانی کرنا جہاں

نبی کریم ﷺ نے قربانی فرمائی

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ وہاں

قربانی کیا کرتے جہاں رسول اللہ ﷺ قربانی فرمایا کرتے

تھے۔

## 65- باب نَحْرِ الْإِبِلِ مُقَيَّدَةً

844- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَتَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا. قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

## اونٹ کو باندھ کر نحر کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ ایک شخص کے پاس تشریف لائے جس نے نحر کرنے کے لیے اپنے اونٹ کو بٹھا رکھا تھا فرمایا کہ اس کو کھڑا کر کے باندھ کر نحر کر دو کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی سنت مبارک ہے۔

## 66- باب لَا يُعْطَى الْجَزَارُ

مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

845- عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُذْنِ وَلَا أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جَزَارَتِهَا.

## قصاب کو قربانی کے گوشت سے کوئی

(چیز بطور اجرت) نہ دی جائے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے حکم فرمایا کہ قربانی کے اونٹ کے پاس کھڑا ہوں اور قصاب کو اس کی مزدوری میں اس میں سے کچھ نہ دوں۔

## 67- باب مَا يَأْكُلُ مِنَ

الْبُذْنِ وَمَا يَتَصَدَّقُ

846- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا: كُنَّا لَا نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُذْنِنَا فَوْقَ ثَلَاثِ مِئَةٍ. فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ. قَالَ: (كُلُوا وَتَزَوَّدُوا). فَأَكَلْنَا وَتَزَوَّدْنَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم قربانی کا گوشت منیٰ کے تین دن سے زیادہ نہیں کھاتے تھے پھر نبی کریم ﷺ نے ہمیں اجازت عطا فرمائی ارشاد فرمایا کھاؤ اور زکوٰۃ مانگو تو ہم نے کھایا اور زکوٰۃ مانگا۔

## احرام کھولتے وقت سرمندوانا

اور بال ترشوانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج کے موقع پر سر مبارک کے بال اتروائے۔

## 68- باب الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ

عِنْدَ الْإِحْلَالِ

847- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ سرمندانے والوں پر رحم فرما۔ تو لوگوں

848- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (اللَّهُمَّ ارْحِمِ الْمُحَلِّقِينَ). قَالُوا

وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: (اللَّهُمَّ ارْحَمْ  
الْمُحَلِّقِينَ). قَالُوا: وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللَّهِ  
قَالَ: (وَالْمُقَصِّرِينَ).

849- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مِثْلُ  
ذَلِكَ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ: (اغْفِرْ) بَدَلُ: (ارْحَمْ). قَالَهَا  
ثَلَاثًا. قَالَ: (وَالْمُقَصِّرِينَ).

850- عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَطُرْتُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَشْقَصٍ.

### 69- باب رَمِي الْجِمَارِ

851- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ  
سَأَلَهُ رَجُلٌ: مَتَى أُرْمِي الْجِمَارَ قَالَ: إِذَا رَمَى  
إِمَامُكَ فَارْمِهِ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ، قَالَ  
كُنَّا نَتَحَيَّنُ، فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا.

### 70- باب رَمِي الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

852- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ: أَنَّهُ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، فَقِيلَ لَهُ إِنَّ  
نَاسًا يَزْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا، فَقَالَ: وَالَّذِي لَا إِلَهَ  
غَيْرُهُ هَذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ  
الْبَقَرَةِ ﷻ.

### 71- باب رَمِي الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصِيَّاتٍ

853- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى

نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اور ترشوانے والوں پر؟ فرمایا  
اے اللہ سر منڈانے والوں پر رحم فرما۔ عرض کیا اور ترشوانے  
والوں پر بھی یا رسول اللہ ﷺ تو ارشاد فرمایا اور ترشوانے  
والوں پر بھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت ہے مگر اس  
میں ارجم کے بجائے اغفر ہے جسے آپ ﷺ نے تین دفعہ ارشاد فرمایا  
اور چوتھی دفعہ فرمایا کہ بال ترشوانے والوں پر بھی (مغفرت فرما)  
حضرت امری معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے موئے مبارک  
چوڑے تیر کے پھل سے تراشے تھے۔

### جمروں کو کنکریاں مارنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص  
نے پوچھا کہ میں رمی جمار کب کروں؟ فرمایا کہ جب تمہارا  
میرا می کرے تو تم بھی رمی کرو میں نے دوبارہ یہی پوچھا تو ارشاد  
فرمایا ہم انتظار کرتے اور سورج ڈھل جاتا تو رمی کرتے۔

### وادی کے نشیب سے کنکریاں مارنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں  
نے وادی کے نشیب سے رمی کی تو کوئی عرض گزار ہوا۔ اے عبد  
الرحمن! لوگ اوپر والے حصے سے رمی کرتے ہیں فرمایا قسم ہے  
اس ذات کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں یہ وہ مقام ہے جس میں  
نبی کریم ﷺ پر سورۃ البقرہ نازل ہوئی۔

### جمرہ پر سات کنکریاں مارنا

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

الْجُمُرَةُ الْكُبْرَى، فَجَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ  
وَمِنَى عَنْ يَمِينِهِ، وَرَفَى بِسَبْعٍ، وَقَالَ: هَكَذَا  
رَفَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ۖ

جب جمرہ کبریٰ تک پہنچے تو بیت اللہ کو اپنے بائیں جانب اور منیٰ کو  
دائیں جانب رکھا اور سات کنکریاں ماریں۔ فرمایا کہ اسی طرح  
اس مقدس ہستی نے کنکریاں ماریں تھیں جس پر سورۃ البقرہ  
نازل ہوئی تھی۔

## 72- باب إِذَا رَفَى الْجُمُرَتَيْنِ يَقُومُ وَيُسْهَلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

854 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ  
كَانَ يَزِيحُ الْجُمُرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعٍ حَصِيَّاتٍ،  
يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتَّى  
يُسْهَلَ، فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ  
طَوِيلًا، وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، ثُمَّ يَزِيحُ  
الْوُسْطَى، ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهْلُ،  
وَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ، فَيَقُومُ طَوِيلًا،  
وَيَدْعُو وَيَرْفَعُ يَدَيْهِ، وَيَقُومُ طَوِيلًا، ثُمَّ يَزِيحُ  
بِجُمُرَةِ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي، وَلَا يَقِفُ  
عِنْدَهَا، ثُمَّ يَنْصَرِفُ، فَيَقُولُ: هَكَذَا رَأَيْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

ہموار زمین پر قبلہ رخ کھڑے ہو کر  
دونوں جمروں پر کنکریاں مارنا  
حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ (مسجد خیف  
سے) قریب والے جمرے پر سات کنکریاں مارتے و ہر  
کنکری کے پیچھے تکبیر پڑھتے پھر آگے بڑھ جاتے یہاں تک کہ  
ہموار زمین پر پہنچ جاتے تو قبلہ رو دیر تک کھڑے ہو کر دعا کرتے  
اور ہاتھوں کو اٹھاتے اس کے بعد وسطیٰ پر رمی کرتے پھر بائیں  
ہاتھ چلتے اور ہموار زمین پر پہنچتے تو قبلہ رو ہو کر دعا کرتے اور  
ہاتھوں کو اٹھاتے اور دیر تک کھڑے رہتے اس کے بعد جمرہ  
عقبہ وادی کے نشیب سے رمی کرتے اور یہاں ٹھہرتے نہیں رمی  
کرتے ہی پلٹ جاتے اور فرماتے میں نے نبی کریم ﷺ کو  
ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

## طواف وداع

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ مکہ سے واپسی کے وقت اخیر کام  
بیت اللہ کا طواف کریں البتہ حیض والی سے تخفیف فرمائی گئی  
ہے۔

## 73- باب طَوَافِ الْوَدَاعِ

855 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ  
بِالْبَيْتِ، إِلَّا أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

856 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ، وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ، ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ، ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ.

74- بَابُ إِذَا حَاضَتْ

الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

857 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رُحِصَ لِلْعَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ. قَالَ: وَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ، ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَحَّصَ لَهُنَّ.

75- بَابُ الْمُحَصَّبِ

858 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ، إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

76- بَابُ النَّزُولِ بِبُذَى طَوًى قَبْلَ أَنْ

يَدْخُلَ مَكَّةَ، وَالنَّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي

بِبُذَى الْخُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

859 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ

كَانَ إِذَا أُقْبِلَ بَاتَ بِبُذَى طَوًى حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ

دَخَلَ، وَإِذَا نَفَرَ مَرَّ بِبُذَى طَوًى وَبَاتَ بِهَا حَتَّى

يُصْبِحَ. وَكَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ.

ظہر اور عصر اور مغرب اور عشاء محصب میں پڑھی پھر تھوڑی دیر سوئے اس کے بعد سوار ہو کر بیت اللہ تشریف لے گئے اور اس کا طواف فرمایا۔

جب طواف زیارت کے بعد

عورت کو حیض آ جائے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ حائضہ کو چلی جانے کی اجازت دی گئی ہے جبکہ وہ طواف زیارت کر چکی ہو۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو فرماتے ہوئے سنا کہ نہ جائے پھر اس کے بعد سنا کہ فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے انہیں اجازت عطا فرمائی ہے۔

محصب میں ٹھہرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ محصب میں اترنا کچھ نہیں یہ ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ اتر کر تے تھے۔

مکہ مکرمہ میں داخل ہونے سے پہلے ذی طوی میں

اترنا اور مکہ مکرمہ میں واپس ہوتے وقت

بطحا میں اترنا جو ذوالخليفة میں ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ معظمہ آتے تو ذی طوی میں رات بسر کرتے جب صبح ہوتی تو داخل ہوتے اور جب واپس ہوتے تو بھی ذی طوی میں سے گزرتے اور رات وہیں بسر کرتے اور یہ ذکر کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ ایسا کرتے تھے۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
27- کتاب العمرہ  
عمرہ کا بیان

## 1- باب وجوب العمرۃ وفضلها

860 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا، وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ).

## 2- باب من اعتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

861 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ، فَقَالَ: لَا تَأْسَ. وَقَالَ: اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يُحْجَّ.

## 3- باب كمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

862 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَمْ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ أَرْبَعًا: إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَ السَّائِلُ: فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ: يَا أُمَّاهُ أَلَا تَسْمَعِينَ مَا يَقُولُ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ، قَالَتْ: مَا يَقُولُ، قَالَ: يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ، قَالَتْ: يَزُحُّمُ اللَّهُ أَبَا عَبْدِ

عمرے کا واجب ہونا اور اسکی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمرہ ایک عمرے سے دوسرے عمرے تک کی درمیانی مدت کے گناہوں کا کفارہ ہے اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔

حج سے پہلے عمرہ کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے حج کرنے سے پہلے عمرہ کرنے کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا کوئی حرج نہیں کیونکہ نبی کریم ﷺ نے حج کرنے سے پہلے عمرہ ادا فرمایا۔

نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے کیے؟ فرمایا کہ چار ان میں سے ایک رجب میں۔ سائل کہتا ہے کہ میں نے ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی امی جان کیا آپ سن رہی ہیں جو حضرت ابو عبد الرحمن فرما رہے ہیں فرمایا کیا کہہ رہے ہیں؟ عرض کی وہ فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے کیے جن میں سے ایک رجب میں کیا فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ابو عبد الرحمن پر رحم

الرَّحْمَنِ، مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا  
اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ.

فرمائے۔ آپ ﷺ نے کوئی ایسا عمرہ نہ کیا جس میں وہ ﷺ کے  
ساتھ موجود نہ ہوں اور آپ ﷺ نے رجب میں ہرگز کوئی عمرہ  
نہیں کیا۔

863 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ سُئِلَ: كَيْفَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: أَرْبَعًا:  
عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَّةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ، حَيْثُ صَدَّ  
الْمُسْرِكُونَ، وَعُمْرَةُ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي  
الْقَعْدَةِ، حَيْثُ صَاحَهُمْ، وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذَا  
قَسَمَ غَنِيمَةُ أَرَاةَ حُنَيْنٍ. قُلْتُ: كَمْ حَجٌّ قَالَ:  
وَاحِدَةٌ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا  
کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے تو فرمایا چار ایک  
عمرہ الحدیبیہ ذوالقعدہ میں کیا جب مشرکین نے روکا تھا اور ایک  
عمرہ سال آئندہ ذوقعدہ میں جب کہ مشرکین سے صلح ہوئی تھی  
اور عمرہ جعرانہ شاید جب حنین کی غنیمت تقسیم فرمائی۔ میں نے کہا  
اور حج کتنے فرمائے تو ارشاد فرمایا ایک۔

864 - وَفِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ: اعْتَمَرَ  
النَّبِيُّ ﷺ. حَيْثُ رَذُوهُ، وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةُ  
الْحُدَيْبِيَّةِ، وَعُمْرَةُ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةُ مَعَ  
حَجَّتِهِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں یوں فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا جب کہ آپ ﷺ کو واپس لوٹنا  
دیا گیا اور اگلے سال حدیبیہ کا عمرہ ایک عمرہ ذی قعدہ میں اور  
ایک عمرہ اپنے حج کے ساتھ۔

865 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي  
الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحْجَّ مَرَّتَيْنِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج سے قبل دو عمرے ذی  
القعدہ میں ادا فرمائے۔

#### 4- باب عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

866 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ لَنَبِيٍّ ﷺ أَمْرَةً أَنْ يُرْدِفَ  
عَائِشَةَ، وَيُعْبَرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ. وَأَنَّ سُرَاقَةَ  
بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشَمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ. وَهُوَ  
بِالْعَقَبَةِ، وَهُوَ يَرْمِيهَا، فَقَالَ: أَلَكُمُ هَذِهِ

تعمیم سے عمرہ کرنا  
حضرت عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے انہیں حکم فرمایا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے پیچھے بٹھا کر  
تعمیم سے عمرہ کرو لاؤ اور حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم  
رضی اللہ عنہ کی نبی کریم ﷺ سے عقبہ میں ملاقات ہوئی جبکہ آپ ﷺ  
ری فرما رہے تھے۔ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا

خَاصَّةً. يَارَسُولَ اللَّهِ قَالَ: (لَا بَلَّ لِلأَبْدِ).

یہ خاص آپ کے لیے ہے؟ ارشاد فرمایا نہیں بلکہ ہمیشہ کے لیے۔

حج کے بعد ہدی کے بغیر عمرہ کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کردہ حدیث جو حج کے متعلق ہے کئی دفعہ کمال نقل ہو کر گزر چکی ہے۔

عمرہ کا ثواب مشقت کے مطابق ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے عمرہ کی بابت فرمایا کہ تمہیں تمہارے بقدر خرچ اور مشقت کے ثواب ملے گا۔

عمرہ کرنے والا کب احرام سے باہر ہوگا

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ جب کبھی حجون سے گزرتیں تو اللہ کے رسول اللہ ﷺ پر درود بھیجتیں اور کہتیں ہم یہاں حضور ﷺ کے ساتھ اترے تھے اور ہم اس دن ہلکے پھلکے تھے ہماری سواریاں کم تھیں ہمارے زاد راہ تھوڑے تھے میں نے اور میری بہن عائشہ رضی اللہ عنہا، زبیر رضی اللہ عنہ اور فلاں فلاں نے عمرہ کیا جب ہم نے بیت اللہ کو چھو یا تو احرام سے باہر ہو گئے اس کے بعد شام کو حج کا احرام باندھا۔

جب حج یا عمرہ یا غزوہ سے

واپس ہو تو کہا کہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کسی غزوہ یا حج یا عمرے سے واپس ہوتے تو ہر نیلے پر تین تکبیریں پڑھتے پھر فرماتے ایک اللہ کے سو کوئی معبود نہیں اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کے لیے حمد ہے

5- باب الإِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

867- حَدِيثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي

الْحَجِّ. تَكَرَّرَ كَثِيرًا. وَقَدْ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ.

6- باب أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

868- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ: (وَلَكِنَّهَا عَلَى قَدْرِ نَفَقَتِكَ أَوْ نَصَبِكَ).

7- باب مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

869- عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُّونِ تَقُولُ:

صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَاهُنَا.

وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ، قَلِيلٌ ظَهَرْنَا، قَلِيلَةٌ

أَزْوَادُنَا، فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ

وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ، فَبَنَّا مَسْحَنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا،

ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ.

8- باب مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ

مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ

870- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ

غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ

الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ، ثُمَّ يَقُولُ: (لَا إِلَهَ

اور ہر چیز پر قادر ہے ہم لوٹ رہے ہیں توبہ کر رہے ہیں سجدہ کر رہے ہیں اور اپنے پروردگار کی حمد کر رہے ہیں اللہ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے اس نے سب ٹولیوں کو شکست دی۔

إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ. لَهُ الْمُلْكُ، وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ. صَدَقَ اللَّهُ وَعْدَهُ، وَنَصَرَ عَبْدَهُ، وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ).

حاجیوں کا استقبال کرنا اور تین کو ایک جانور پر سوار کرنا

9- بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ جب مکہ مکرمہ تشریف لائے تو بنی عبد المطلب کے بچوں نے آپ ﷺ کا استقبال کیا آپ ﷺ نے ایک کو اپنے آگے اور دوسرے کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

871 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغْيَلِيَّةُ بِنْتُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَحَمَلَتْ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ.

شام کے وقت گھر آنا

10- بَابُ الدُّخُولِ بِالْعِشِيِّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ سفر سے واپسی میں رات میں اپنے اہل کے پاس تشریف نہیں لاتے جب بھی تشریف لاتے صبح کو یا شام کو تشریف لاتے۔

872 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ، كَانَ لَا يَدْخُلُ إِلَّا غَدَاةً أَوْ عِشِيَّةً.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اہل کے پاس رات میں آنے سے منع فرمایا۔

873 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلًا.

جو مدینہ منورہ کے قریب پہنچے

11- بَابُ مَنْ أَسْرَعَ

اور اپنی سواری تیز کر دے

نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ سفر سے واپس آتے اور مدینہ منورہ کی

874 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ، فَأَبْصَرَ

كَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ، أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ  
دَابَّةً حَرَّكَهَا وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ: مِنْ حَبَّتِهَا.

چڑھائیوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر دوسرا جانور  
ہوتا تو اسے بھی ایڑ لگاتے ایک روایت میں یہ اضافہ ہے کہ اس  
(مدینہ منورہ) کی محبت میں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور پر نور ﷺ کی مدینہ منورہ سے محبت کو ظاہر کر رہی ہے کہ آپ ﷺ شہر مدینہ کی محبت  
میں جلد از جلد وہاں پہنچ جانے کے لیے اپنی سواری کو تیز فرما دیتے تو پھر جو عاشق رسول مدینہ منورہ کی محبت میں اس کی  
زیارت کے لیے سفر اختیار کرے تو اس محبت پر شرک کا فتویٰ لگانا محض جہالت نہیں تو اور کیا ہے۔

## 12- بَابُ السَّفَرِ قِطْعَةً مِنَ الْعَذَابِ

875 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ،  
يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ، فَإِذَا  
قَعِيَ نَهْمَتَهُ فَلْيُعْجِلْ إِلَى أَهْلِهِ).

## سفر عذاب کا ٹکڑا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سفر عذاب کا  
ٹکڑا ہے تمہیں کھانے پینے سے سونے سے روک دیتا ہے جب  
اپنی حاجت پوری کر دو جلدی سے اپنے اہل میں لوٹ آؤ۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 28- کتاب المحصر وجزاء الصيد

روکے جانا اور شکار کی جزا کا بیان

## 1- باب إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

جب عمرہ کرنے والا روک دیا جائے

876- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ، وَنَحَرَ هَدْيَهُ، حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو (عمرہ سے) روک دیا گیا تو آپ سر پٹہ سے سر منڈایا اور اپنی ازواج سے صحبت فرمائی اور اپنی قربانی ذبح فرمائی اور آئندہ سال عمرہ فرمایا۔

## 2- باب الإِخْصَارِ فِي الْحَجِّ

حج سے روکے جانا

877- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ يَقُولُ: أَلَيْسَ خَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. إِنْ حَبَسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَزْوَةِ، ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ، حَتَّى يَخُجَّ عَامًا قَابِلًا، فَيَهْدِي أَوْ يَصُومُ، إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی ہے اگر کوئی حج سے روک دیا جائے تو بیت اللہ اور صفا و مردہ کا طواف کر لے اور ہر چیز سے حلال ہو جائے پھر آئندہ سال حج کرے اور جانور قربان کرے یا روزہ رکھے اگر قربانی کا جانور نہ پائے۔

## 3- باب النَّحْرِ قَبْلَ الْخُصْرِ فِي الْحَضَرِ

روکے جانے پر سر منڈانے سے پہلے قربانی کرنا

878- عَنْ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ، وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سر مبارک کے بارے بال اتروانے سے پہلے قربانی فرمائی اور اپنے صحابہ کو بھی اس کا حکم فرمایا۔

## 4- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (أَوْ صَدَقَةٍ)

فرمان الہی کہ اَوْ صدقہ سے مراد

چھ مسکین کو کھانا کھلانا ہے

وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةٍ مَسَاكِينٍ.

حضرت کعب بن عُجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

879- عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



قَالَ: وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِالْحَدِيثِ  
وَرَأَى يَتَهَاوَتُ قَتْلًا، فَقَالَ: (يُؤْذِيكَ  
هَوَامُّكَ). قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (أَحِلُّ رَأْسُكَ،  
أَوْ قَالَ: أَحِلُّ) قَالَ: فِي نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ:  
(فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ  
رَأْسِهِ) إِلَى آخِرِهَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (صُمْ ثَلَاثَةَ  
أَيَّامٍ، أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقِ بَيْنِ سِتَّةٍ، أَوْ انْصُكْ بِمَا  
تَيَسَّرَ).

### 5- باب الإِطْعَامِ فِي

### الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

880- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ قَالَ:

نَزَلَتْ فِي خَاصَّةٍ، وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةٌ.

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حدیبیہ میں میرے پاس کھڑے ہوئے  
اور میرے سر سے جو کچھ گر رہی تھیں۔ ارشاد فرمایا کہ جو کچھ  
تمہیں اذیت دے رہی ہیں؟ عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا کہ  
اپنا سر منڈالو یا فرمایا کہ منڈالو۔ کہتے ہیں کہ یہ آیت میرے  
متعلق ہی نازل ہوئی ”جو تم میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں  
تکلیف ہو“ پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تین دن کے  
روزے رکھو یا چھ مساکین میں ایک فرق (تین صاع) کھا،  
صدقہ کر دو یا جو میسر آئے قربانی کرو۔

فدیہ میں ہر مسکین کو نصف

صاع کھانا دیا جائے

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے

انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ خاص میرے متعلق نازل

ہوئی اور حکم میں سب کے لیے عام ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 29- کتاب جزاء الصيد ونحوه شکار اور اسکی مثل افعال کی جزا کا بیان

بغیر احرام والا شکار کر کے احرام والے کو  
ہدیہ کر دے تو وہ اسے کھالے

۱- باب إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأُخَذِيَ  
لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

881- عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

اُتْلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. عَامَ الْحَدِيثِيَّةِ فَأُحْرِمَ  
أَصْحَابَهُ. وَلَمْ أُحْرِم. فَأُثْبِتْنَا بَعْدَ بَغْيَقَةٍ.  
فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ. فَبَصَرَ أَصْحَابِي بِحِمَارٍ وَحَيْشٍ.  
فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ. فَنَظَرْتُ  
فَرَأَيْتُهُ لَمَحَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ. فَطَعَنَتْهُ.  
فَأُثْبِتَتْهُ. فَاسْتَعْنَتْهُمْ. فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي.  
فَأَكَلْنَا مِنْهُ. ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ.  
وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ. أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا. وَأَسِيرُ  
عَلَيْهِ شَأْوًا. فَلَقِيتُ رَجُلًا مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي  
جَوْفِ اللَّيْلِ. فَقُلْتُ: أَيُّنَ تَرَكْتَ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ. فَقَالَ: تَرَكْتُهُ بِتَغِينٍ. وَهُوَ قَائِلُ  
السُّقْيَا. فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى أَتَيْتُهُ  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. إِنَّ أَصْحَابَكَ أُرْسَلُوا  
يَقْرَأُونَ عَلَيْكَ السَّلَامَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ. وَإِنَّهُمْ قَدْ  
خَشَوْا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ. فَاَنْظُرْهُمْ.

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد  
فرمایا کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی کریم ﷺ کے ساتھ روانہ ہوئے  
اور آپ ﷺ کے تمام اصحاب نے احرام باندھا مگر میں نے نہیں  
باندھا۔ ہمیں بتایا گیا کہ مقام غیقہ میں دشمن موجود ہے تو ہم اس  
جانب چل پڑے پس میرے ساتھیوں کو ایک گور خر نظر آیا ایک  
دوسرے کے ساتھ بطور تعجب ہنسے تو میں نے دیکھا پس مجھے ایک  
گور خر نظر آیا تو میں نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا، درنیزہ، رراسے  
ٹھنڈا کر دیا لوگوں سے مدد چاہی تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اب ہم  
نے اس کا گوشت کھایا اور ہمیں اندیشہ ہوا کہ ہم بچھڑ نہ جائیں ب  
میں نے نبی کریم ﷺ کی تلاش شروع کی کبھی گھوڑے کو تیز دوڑاتا  
اور کبھی معمولی رفتار سے چلاتا رات میں میری ملاقات بنی غفار کے  
ایک شخص سے ہوئی میں نے پوچھا تم نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں  
چھوڑا تو اس نے بتایا کہ میں آپ ﷺ سے تنھن (چشمہ) میں  
جدا ہوا تھا اور آپ ﷺ کا ارادہ سقیا میں قبول فرمانے کا تھا۔ میں  
چلا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ سے ملاقات کی اور عرض گزار ہوا یا  
رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے متعلقین سلام عرض کرتے ہیں اور

فَفَعَلَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا أَصَدْنَا حِمَارًا وَحِشًا، وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِأَصْحَابِهِ (كُلُوا). وَهُمْ مُحَرَّمُونَ.

انہیں خدشہ ہے کہ کہیں دشمن انہیں آپ سے جدا نہ کر دیں۔ لہذا ان کا انتظار فرمائیں۔ پھر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک گور خر حاصل کیا ہے اور میرے پاس اس کا بچا ہوا کچھ موجود ہے آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کھاؤ حالانکہ لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

## 2- باب لَا يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلَالَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

882 - وَعَنْهُ فِي رَوَايَةٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلَاثٍ، وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

احرام والا شکار کرنے میں غیر احرام والے کی مدد نہ کرے

حضرت ابو قتادہ جُنَیْدِی سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ مدینہ منورہ سے تین میل کے فاصلہ پر مقام قاحہ میں تھے ہم میں سے بعض احرام والے اور بعض احرام کے بغیر تھے پھر باقی حدیث بیان فرمائی۔

## 3- باب لَا يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَضْطَاذَهُ الْحَلَالَ

883 - وَعَنْهُ فِي رَوَايَةٍ: أَتَاهُمْ فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمْرَةٌ أَنْ يُحْمِلَ عَلَيْهَا، أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا). قَالُوا لَا. قَالَ (فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا).

حضرت ابو قتادہ جُنَیْدِی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب تمام صحابہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ کیا تم میں سے کسی نے اس پر حملہ کرنے کا حکم دیا تھا یا اس کی طرف اشارہ کیا تھا انہوں نے عرض کیا نہیں تو ارشاد فرمایا کہ اس کا باقی گوشت بھی کھاؤ۔

## 4- باب إِذَا أُهْدِيَ لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحِشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

884 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا

اگر احرام والے کو زندہ

گور خر بھیجا جائے تو نہ لے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صعْب بن جثامہ لَیْثِی حِمْصَی نے ایک گور خر بطور ہدیہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تھا جبکہ آپ ﷺ مقام ابواء پر تھے

وَحَشِيًّا، وَهُوَ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانٍ، فَرَدَّهٗ عَلَيْهِ، فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ: (إِنَّا لَمَنَرُدُّهُ عَلَيْكَ إِلَّا أَنْتَا حُرْمٌ).

### 5- بَاب مَا يَقْتُلُ الْمُحَرِّمُ فِي الْحَرَمِ

885 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (تَحْسُ مِنَ الذَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ، يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ: الْغُرَابُ، وَالْحِدَاةُ، الْغُرَابُ، وَالْفَارَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ).

886 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ يَمَنِيٍّ، إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ: (وَالْمُرْسَلَاتُ) وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا، وَإِنِّي لَأَتْلُوهَا مِنْ فِيهِ، وَإِنْ فَاءَ لَرَطْبٍ بِهَا، إِذْ وَثَبْتُ عَلَيْنَا حَيَّةٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اقْتُلُوهَا). فَابْتَدَرْنَاهَا، فَذَهَبَتْ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَقِيَّتْ شَرَّكُمْ كَمَا وَقِيْتُمْ شَرَّهَا).

887 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِيُوزِغَ (فَوَيْسِقُ). وَلَمَّا أَسْمَعُهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ.

### 6- بَاب لَا يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

888 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ (لَا

ودان پر جلوہ فرماتے تھے آپ ﷺ نے وہ واپس کر دیا اور جب ان کے چہرے پر افسردگی دیکھی تو ارشاد فرمایا میں اسے برز واپس نہ کرتا مگر میں حالت احرام میں ہوں۔

احرام والا حرم میں کن جانوروں کو مار سکتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پانچ جانور فاسق ہیں انہیں حرم میں بھی مار جائے کوا، چیل، بچھو، چوہا اور کانٹے والا کتا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ منیٰ کے ایک غار میں تھے کہ سورہ المرسلات نازل ہوئی آپ ﷺ اس کی تلاوت فرما رہے تھے اور میں اُسے آپ ﷺ کے دہن مبارک سے سُن کر پڑھ رہا تھا آپ ﷺ کا دہن پاک اس سے تر تھا کہ اچانک ہم پر ایک سانپ کودا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے مار ڈالو ہم اس کی طرف بڑھے کہ وہ بھاگ گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارے ضرر سے بچ گیا جیسے تم اس کے ضرر سے بچ گئے۔

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چھپکلی فاسق ہے مگر میں نے یہ نہیں سنا کہ اس کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا ہو۔

مکہ مکرمہ میں قتال حلال نہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے جس دن مکہ فتح فرمایا ارشاد فرمایا (ب)

هَجْرَةً وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ، وَإِذَا اسْتَنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا.

ہجرت نہیں ہاں جہاد اور نیت ہے جب تم کو جہاد کے لیے بلایا جائے تو نکل پڑو۔

## 7- باب الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

889- عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

اَحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ. وَهُوَ مُحْرِمٌ يَلْعِي بِجَمَلٍ فِي وَسْطِ رَأْسِهِ.

## احرام والے کا کچھنے لگانا

حضرت ابن تحسین رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ محرم ہوتے ہوئے مقدم لگی جمل میں اپنے سر مبارک کے درمیان میں سینگ لگوائی۔

## 8- باب تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

890- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ.

## احرام والے کا شادی کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے احرام کی حالت میں شادی کی۔

## 9- باب الْإِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

891- عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْتَسِلُ رَأْسَهُ، وَهُوَ مُحْرِمٌ؟ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبُ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ، فَطَاطَأَهُ حَتَّى بَدَأَ لِي رَأْسُهُ، ثُمَّ قَالَ لِلنَّسَاءِ يَصُبُّ عَلَيْهِ: اصْصُبْ، فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ، ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِنَّ وَأَذْبَرَ وَقَالَ: هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ.

## احرام والے کا غسل کرنا

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ حالت احرام میں پنے سر مبارک کو کس طرح دھویا کرتے تھے پس حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ نے اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اسے نیچے کر دیا یہاں تک کہ مجھے ان کا سر نظر آنے لگا پھر ایک آدمی سے اپنے اوپر پانی ڈالنے کے لیے کہا تو اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر ہاتھوں سے سر کو حرکت دی اور انہیں آگے پیچھے لائے اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

## 10- باب دُخُولِ الْحَرَمِ

### وَمَكَّةَ بِغَيْرِ أَحْرَامٍ

892- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى

## حرم اور مکہ مکرمہ میں بغیر

### احرام کے داخل ہونا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مکہ مکرمہ فتح کے سال داخل ہوئے اور آپ ﷺ کے سر اقدس

رَأْسُهُ الْبَغْفَرُ، فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ، فَقَالَ: إِنَّ  
ابْنَ خَطْلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ، فَقَالَ:  
(اقْتُلُوهُ).

11- باب الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيْمِ،

وَالرَّجُلُ يُحْجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

893 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ، جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.  
فَقَالَتْ: إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحْجَّ، فَلَمْ تَحْجَّ حَتَّى  
مَاتَتْ أَفَأُحْجُّ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ، مُحْجًى عَنْهَا،  
أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَةً  
عَنْهَا؟ اقْضُوا لِلَّهِ، فَإِنَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ).

12- باب حَجِّ الصَّبِيَّانِ

894 - عَنِ الشَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: حَجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ  
سَبْعِ سِنِينَ.

13- باب حَجِّ النِّسَاءِ

895 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ، قَالَ لِأُمِّ  
سِنَانِ الْأَنْصَارِيَّةِ: (مَا مَنَعَكَ مِنَ الْحَجِّ؟).  
قَالَتْ: أَبُو فَلَانٍ، تَغْنِي زَوْجَهَا، كَيَانَ لَهُ  
نَاضِحَانِ يَحْجُّ عَلَى أَحَدِهِمَا، وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا  
لَنَا. قَالَ: (فَإِنَّ عُمَرَةَ فِي رَمَضَانَ تُقْضَى حَجَّتُ

پر خود تھا جب اس کو اتارا تو ایک صاحب حاضر خدمت ہوا اور  
عرض کیا ابن خطل کعبے کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے فرمایا سے قتل  
کرو۔

میت کی طرف سے حج اور منت پوری کرنا

اور شوہر کا بیوی کی طرف سے حج کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جہینہ کی ایک  
خاتون نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں کہ  
میری والدہ ماجدہ نے حج کرنے کی منت مانی تھی لیکن وہ حج نہ کر  
سکیں یہاں تک کہ وفات پا گئیں کیا میں ان کی طرف سے حج  
کروں؟ ارشاد فرمایا ہاں تم ان کی طرف سے حج کرو۔ اگر تمہاری  
والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتیں؟ اللہ تعالیٰ زیادہ حقدا  
رہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

بچوں کا حج

حضرت شائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ  
کے ساتھ مجھے حج کرایا گیا اور میں سات سال کا تھا۔

عورتوں کا حج

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ جب حج کر کے واپس ہوئے تو حضرت ام  
سنان انصاریہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تم نے حج کیوں نہیں کیا؟ عرض  
گزار ہوئیں کہ ابو فلاں یعنی ان کے شوہر کے پاس ڈھونے  
والے دو اونٹ ہیں ایک پردہ حج کرنے گئے اور دوسرا ہماری  
زمین کو پانی دیتا ہے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ



(معی)

حج کرنے کے برابر ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں حصہ لے چکے تھے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں ایسی سنی ہیں کہ جو مجھے بہت پسند اور پیاری ہیں کہ کوئی عورت دو دن کا سفر اپنے محرم یا شوم کے بغیر نہ کرے، دو دنوں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے روزے نہ رکھے دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہ پڑھے یعنی عصر کے بعد جب تک سورج غروب نہ ہو جائے اور فجر کے بعد جب تک سورج طلوع نہ ہو جائے اور کجاوے نہ کسے جائیں مگر تین مسجدوں کی طرف یعنی مسجد حرام، میری مسجد اور مسجد اقصیٰ کی طرف۔

جو پیدل کعبہ مشرفہ جانے کی نذر مانے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بوڑھے شخص کو دیکھا کہ اپنے دو بیٹوں کے سہارے بن کے درمیان چل رہا ہے فرمایا اس کا کیا حال ہے عرض کیا اس نے مت مانی ہے کہ پیدل چلے گا فرمایا اللہ اس سے بے نیاز ہے کہ یہ اپنے کو عذاب دے اور اسے حکم دیا کہ سوار ہو جائے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بہن نے بیت اللہ پیدل جانے کی منت مانی اور مجھ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرو میں نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا تو ارشاد فرمایا کہ چلے بھی اور سوار بھی ہو۔

896 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. ثَلَاثِي عَشْرَةَ غَزْوَةً. قَالَ: أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَأَعْجَبَنِي وَأَنْقَنِي: (أَنْ لَا تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ، وَلَا صَوْمَ يَوْمَيْنِ: الْفِطْرِ وَالْأَضْحَى، وَلَا صَلَاةَ بَعْدَ صَلَاتَيْنِ: بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ، وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الْحَرَامِ، وَمَسْجِدِي، وَمَسْجِدِ الْأَقْصَى).

14- باب مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

897 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. رَأَى شَيْخًا يُهَادِي بَيْنَ ابْنَيْهِ، قَالَ: (مَا بَالُ هَذَا؟) قَالُوا: نَذَرْنَا أَنْ يَمْشِيَ. قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ). وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ.

898 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَذَرْتُ أُحْتَى أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللَّهِ، وَأَمَرْتَنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ. فَاسْتَفْتَيْتُهُ، فَقَالَ ﷺ (لَتَمْشِيَ وَلَتَرْكَبَ).



بسم الله الرحمن الرحيم

## 30- کتاب فضائل المَدینة

مدینہ منورہ کے فضائل کا بیان

## مدینہ کے حرم کا بیان

## 1- باب حَرَمِ الْمَدِينَةِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مدینہ یہاں سے وہاں تک حرم ہے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس میں کوئی بدعت پیدا نہ کی جائے جو اس میں کوئی بدعت پیدا کرے گا تو اس پر اللہ اور فرشتوں اور لوگوں کی لعنت ہے۔

899 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مَنْ كَذَّأَ إِلَى كَذَّاءٍ لَا يَقْطَعُ شَجَرَهَا، وَلَا يُحْدِثُ فِيهَا حَدَثًا، مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری زبان پر مدینے کے دو سنگستانوں کے درمیان کا حصہ حرم بنا دیا گیا۔ راوی کا کہنا ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو پھر آپ ﷺ نے ان کے جائے وقوع کو غور سے دیکھا تو فرمایا نہیں تم لوگ حرم کے اندر ہو۔

900 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (حُرِّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَالِي). قَالَ: وَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ: (أَرَأَيْكُمْ يَا بَنِي حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ). ثُمَّ التَفَّتْ، فَقَالَ (بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے پاس کتاب اللہ اور نبی کریم ﷺ کے فرمودہ اس صحیفے کے سوا کچھ نہیں اس میں یہ ہے کہ پہاڑ غیر سے یہاں تک مدینے کو حرم بنایا گیا ہے جو اس میں بدعت پیدا کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ

901 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلَّا كِتَابُ اللَّهِ، تَعَالَى وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. (الْمَدِينَةُ حَرَمٌ، مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَّاءٍ، مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا، أَوْ أَوْى مُحْدِثًا، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ

وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَقَالَ: (ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ، فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ. وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنٍ مَوَالِيهِ، فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ، لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ).

اس کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل اور فرمایا سب مسلمانوں کا ذمہ ایک ہے جو کسی مسلمان کے ذمہ کو توڑے اس پر عداوت فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل۔ جو اپنے آقا کی اجازت کے بغیر کسی سے موالیت کرے اس پر اللہ اور فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے نہ اس کا فرض قبول کیا جائے گا اور نہ نفل۔

## 2- باب فَضْلِ الْمَدِينَةِ

وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

902- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أُمِرْتُ بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى، يَقُولُونَ يَثْرِبُ، وَهِيَ الْمَدِينَةُ، تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكَبِيرُ خَبَثَ الْحَبِيدِ).

مدینہ منورہ کی فضیلت اور یہ کہ وہ

لوگوں چھانٹ دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے ایسی بستی میں ہجرت کرنے کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں کو کھا جائے گی جسے لوگ یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے جو لوگوں کو ایسے الگ کرتا ہے جیسے بھلی لوہے کے زنگ کو الگ کر دیتی ہے۔

## 3- باب الْمَدِينَةُ طَابَةُ

903- عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ الشَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، فَقَالَ: (هَذِهِ طَابَةُ).

حضرت ابو حمید شاعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تبوک سے واپس آ رہے تھے یہاں تک کہ مدینہ منورہ کے نزدیک آ گئے تو فرمایا یہ طابہ ہے۔

جو مدینے سے رغبت نہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ تم لوگ مدینے کو ایسے وقت چھوڑ دو گے جب وہ بہترین حالت میں ہوگا

## 4- باب مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

904- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرٍ مَا كَانَتْ، لَا يَغْشَاهَا إِلَّا

یہاں تک کہ اس میں روزی کے متلاشی درندے پرندے رہتے  
لگیں گے اور سب سے آخر میں مزینہ کے دو چرواہوں کا حشر ہو  
گا جو اپنی بکریوں کو آواز دیتے ہوئے مدینہ آئیں گے تو وہاں  
جنگلی جانور پائیں گے جب ثنیۃ الوداع تک پہنچیں گے تو منہ  
کے بل گر پڑیں گے۔

الْعَوَافِ - يُرِيدُ عَوَافِيَ السَّبَاعِ وَالطَّيْرِ - وَآخِرُ  
مَنْ يُخْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ، يُرِيدَانِ  
الْمَدِينَةَ، يَنْعِقَانِ بَغْنَمَهُمَا، فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا،  
حَتَّى إِذَا بَدَعَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَا عَلَى  
وُجُوهِهِمَا).

حضرت سفیان بن ابی زہیر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے انہوں  
نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جب یمن فتح  
ہوگا تو کچھ سواری کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل  
اور پیروکاروں کو لا کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے  
بہتر ہے اگر وہ لوگ جانتے۔ اور شام فتح ہوگا تو کچھ لوگ سواری  
کے جانور ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل اور پیروں  
کاروں کو لا کر لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر  
ہے اگر وہ چاہتے اور عراق فتح ہوگا تو کچھ لوگ سواری کے جانور  
ہانکتے ہوئے آئیں گے اور اپنے اہل اور پیروکاروں کو لا کر لے  
جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہے اگر وہ لوگ علم  
رکھتے۔

905 - عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
(تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْشُونَ، فَيَتَحَنَّلُونَ  
بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ  
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ الشَّامُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ  
يُبْشُونَ فَيَتَحَنَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ،  
وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ، وَتُفْتَحُ  
الْعِرَاقُ، فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبْشُونَ، فَيَتَحَنَّلُونَ  
بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ، وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ  
لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ).

ایمان مدینہ منورہ میں سمٹ آئے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا بے شک ایمان سمٹ کر مدینے کی طرف لوٹ آتا ہے  
جیسے سانپ اپنی اہل میں سمٹ کر لوٹتا ہے۔

5- باب الْإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

906 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى  
الْمَدِينَةِ، كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى بُحْرِهَا).

اہل مدینہ کے ساتھ فریب دینے کا گناہ

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ مدینے والوں کے

6- باب إِثْمٌ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

907 - عَنْ سَعْدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَكِيدُ أَهْلَ

الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلَّا ائْتَمَاعٌ كَمَا يَتَمَاعُ الْبَلَحُ فِي الْمَاءِ).

ساتھ جو بھی فریب کرے گا وہ یوں پگھل جائے گا جیسے تندر پانی میں گھل جاتا ہے۔

### 7- باب أَطَامِ الْمَدِينَةِ

908 - عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ: (هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى؛ إِيَّيْ لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلَالَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ کے نیووں میں سے ایک نیوے پر چڑھے اور فرمایا کیا جو کچھ میں دیکھ رہا ہوں وہ تم لوگ دیکھ رہے ہو میں تمہارے گھروں میں فتنوں کی جگہ اس طرح دیکھ رہا ہوں جیسے بارش کے قطرے گرنے کی جگہ نظر آتی ہے۔

### 8- باب لَا يَدْخُلُ الدَّجَالُ الْمَدِينَةَ

909 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ).

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مدینہ میں دجال کا رعب داخل نہیں ہوگا اس دن مدینے کے سات دروازے ہوں گے، دروازوں پر دو فرشتے ہوں گے۔

910 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلَائِكَةٌ لَا يَدْخُلُهَا الظَّالِمُونَ وَلَا الدَّجَالُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مدینے میں داخل ہونے کے تمام راستوں پر فرشتے ہیں اس میں ظالمین اور دجال داخل نہ ہوں گے۔

911 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطُورُهُ الدَّجَالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقَبٌ إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِينَ يَخْرُسُونَهَا، ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مکہ اور مدینہ کے سوا ہر شہر کو دجال روندے گا ان کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیتے ہوں گے پھر مدینے میں تین زلزلے آئیں گے جس سے ہر کافر و منافق کو اللہ عزوجل مدینے سے باہر کر دے گا۔

912 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے



عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَالِ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ: (يَأْتِي الدَّجَالُ - وَهُوَ مُعَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ - بَعْضَ السَّبَاحِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ، هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَالُ، الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. حَدِيثُهُ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشْكُونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً يَوْمَ الْيَوْمِ، فَيَقُولُ الدَّجَالُ: أَقْتُلُهُ فَلَا يُسَلِّطُ عَلَيْهِ).

### 9- باب الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْحَبَثَ

913 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ جَاءَ أَغْرَابُ النَّبِيِّ ﷺ. فَبَايَعَهُ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَجَاءَ مِنْ الْغَدِ مَحْمُومًا، فَقَالَ: أَقْبَلِي، فَأَبَى ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ: (الْمَدِينَةُ كَالْكَبِيرِ، تَنْفِي حَبَثَهَا، وَيَنْصَعُ طَبِيبَهَا).

### 10- باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ عَلِمَهُ الْكِتَابُ

914 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دجال کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان فرمائی اس میں یہ بھی تھا کہ دجال آئے گا مدینہ کے راستوں میں داخل ہوتا اسے حرام ہوگا۔ مدینے کے قریب جو شور زمین ہے ان میں سے بعض پر اترے گا اس کے پاس مدینے سے ایک شخص جائے گا جو اس دن سب سے بہتر ہوگا وہ کہے گا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا ہے اب دجال کہے گا بتاؤ اگر میں اسے قتل کر ڈالوں اور پھر زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ میرے معاملے میں شک کرو گے لوگ کہیں گے نہیں۔ دجال انہیں قتل کرے گا، پھر زندہ کر دیا جائے گا۔ اب وہ شخص کہے گا اللہ کی قسم مجھے آج سے زیادہ بہتر تیری معرفت نہ تھی دجال کہے گا اسے مار ڈالوں مگر اب اس پر قہر نہیں دیا جائے گا۔

### مدینہ میل دور کر دیتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اسلام پر بیعت ہوئے۔ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہو کر آئے اور عرض کی میری بیعت توڑ دیں آپ ﷺ نے تین بار انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا مدینہ بھٹی کی مثل ہے کہ وہ لوہے کے زنگ کو دور کرتی ہے اور خالص باقی رکھتی ہے۔

(حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کیلئے) نبی کریم ﷺ کی

دعا: یا اللہ اس کو قرآن کا علم دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے



النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ  
ضِعْفِي مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَاتِ).

## 11- باب

## باب

915- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وَعَكَ  
أَبُوبَكْرٍ وَبِلَالٌ، فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَى  
يَقُولُ: كُلُّ أَمْرٍ مُصَبِّحٌ فِي أَهْلِهِ وَالْمَوْتُ أَذْنِي  
مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ وَكَانَ بِلَالٌ إِذَا أَقْلَعَ عَنْهُ  
الْحُمَى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ: أَلَا لَيْتَ شِعْرِي  
هَلْ أَبِيتَنَ لَيْلَةً بِوَادٍ وَحَوْلٍ إِذْ خَرُّ وَجَلِيلٌ  
وَهَلْ أَرَكُنَ يَوْمًا مِثْلَ فَجْتَةٍ؟ وَهَلْ يَبْدُونَ لِي  
شَامَةٌ وَظَفِيرٌ قَالَ: اللَّهُمَّ الْعَنُ شَيْبَةَ بَنَ  
رَبِيعَةَ، وَعُتْبَةَ بَنَ رَبِيعَةَ، وَأُمَيَّةَ بَنَ خَلْفٍ،  
كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا  
الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ، اللَّهُمَّ بَارِكْ  
لَنَا فِي صَاعِنَا، وَفِي مُدِّنَا، وَصَيِّحَتِهَا لَنَا وَانْقُلْ  
حُمَاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ). قَالَتْ: وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ،  
وَهِيَ أَوْبَاءُ أَرْضِ اللَّهِ، قَالَتْ: فَكَانَ بَطْحَانُ  
يَجْرِي تَجْلًا، تَغِي مَاءً آجِنًا.

بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اے اللہ مدینہ میں مکہ  
دگنی برکت عطا فرما۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ  
جب رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو حضرت ابوبکر  
صدیق و حضرت بلال رضی اللہ عنہما بخار میں مبتلا ہو گئے حضرت ابوبکر  
صدیق رضی اللہ عنہ کا حال یہ تھا کہ جب انہیں بخار آتا تو کہتے ہر شخص  
اپنے اہل میں رہتے ہوئے صبح کرنے والا ہے اور حال یہ ہے کہ  
موت اس کی چپل کے تسمے سے بھی زیادہ قریب ہے اور حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ کا جب بخار اترتا تو ترنم کے ساتھ بلند آواز سے کہتے  
کہ کاش کہ ایک رات میں ایسی وادی میں گزرتا کہ میرے  
ارد گرد اذخر اور جلیل ہوتی اور کیا کسی دن مجھ کے پانی پر گزر  
سکوں گا اور کیا میری نظروں کے سامنے شامہ، و ظفیل ہوں  
گے۔ اے اللہ شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر  
لعنت کر جنہوں نے ہمیں ہماری سر زمین سے نکال کر وہاں کی  
زمین کی طرف بھیج دیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے یہ دعا کی  
اے اللہ ہمیں مکہ جیسا مدینہ کو بیار بنا دے یا اس سے بھی  
زیادہ۔ اے اللہ ہمارے صاع ہمارے مد میں برکت دے اور  
مدینے کو ہمارے لیے صحت افزا بنا دے اور اس کا بخار جحفہ منتقل  
فرما دے۔ ام المومنین فرماتی ہیں کہ ہم جب مدینہ آئے تو اللہ کی  
سب زمین سے زیادہ یہ وبازدہ تھی اور فرمایا کہ بھون سے مد  
دار پانی بہتا تھا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
31- کتاب الصوم  
روزے کا بیان

روزے کے فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا روزہ ڈھال ہے روزہ دار نہ بیہودہ کہے نہ جہالت کرے اگر کوئی اسے لڑے یا گالی دے تو دو مرتبہ کہہ دے میں روزہ دار ہوں۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بوا اللہ عزوجل کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے روزہ دار اپنا کھانا پینا اور خواہش نفس میری وجہ سے چھوڑتا ہے۔ روزہ میرے لیے اور میں اس کی جزا دوں گا اور نیکی کا ثواب دس گناہ ہے۔

روزہ داروں کے لیے ریان ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے قیامت کے دن اس دروازے سے صرف روزہ دار داخل ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس سے داخل نہ ہوگا فرمایا جائے گا روزے دار کہاں ہیں تو یہ لوگ کھڑے ہوں گے ان کے علاوہ اور کوئی اس دروازے سے جنت میں داخل نہ ہوگا جب روزے دار داخل ہو لیں گے تو یہ دروازہ بند کر دیا جائے گا پھر کوئی داخل نہ ہوگا۔

1- باب فضل الصوم

916 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الصِّيَامُ جُنَّةٌ، فَلَا يَزُفُكَ وَلَا يَجْهَلُ، وَإِنْ أَمَرُوا قَاتِلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ، فَلْيَقُلْ إِيَّيَّ صَائِمٌ. مَرَّتَيْنِ، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ تَخْلُوفُ فِي الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللَّهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْبُسُكِ، يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِ الصِّيَامِ لِي، وَأَنَا أَجْزَى بِهِ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا).

2- باب الرِّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

917 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرِّيَّانُ، يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ، لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ، فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ، فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ).

918 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ، هَذَا خَيْرٌ، فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلَاةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلَاةِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرِّيَّانِ، وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَا أَبَا أُمَيٍّ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ، فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْأَبْوَابِ كُلِّهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ).

919 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلِسَتْ الشَّيَاطِينُ).

920 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا دَخَلَ رَمَضَانُ فَتُفْتَحُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَغُلِقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ، وَسُلِسَتْ الشَّيَاطِينُ).

3- باب: هل يقال رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ

رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى ذَلِكَ كُلَّهُ

921 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جوڑا خرچ کیا اسے جنت کے کئی دروازوں سے پکارا جائے گا اسے بندہ خدا یہ دروازہ عہد ہے جو نمازی ہوگا اسے باب الصوم سے پکارا جائے گا جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا جو روزہ دار ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا جو صدقہ دینے والا ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا آپ پر میرے ماں باپ قربان یا رسول اللہ ﷺ جون دروازوں سے کسی ایک سے پکارا جائے گا اسے دوسرے دروازے کی کیا حاجت کیا کوئی ایسا بھی ہوگا جو ان سب دروازوں سے پکارا جائے گا فرمایا ہاں ہے مجھے امید ہے کہ تم ان میں سے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں“۔ اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے جاتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب رمضان آ جاتا ہے تو آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیطان کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔

کیا رمضان کہا جائے یا ماہ رمضان

اور جو دونوں کو درست جانے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا، وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَافْطِرُوا، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَقْدُرُوا لَهُ). يَعْنِي: لِهِلَالِ رَمَضَانَ.

4- بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ

وَالْعَمَلُ بِهِ فِي رَمَضَانَ.

922- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلُ بِهِ فَلَيْسَ يَلَهُ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ).

5- بَابُ هَلْ يَقُولُ إِنِّي

صَائِمٌ إِذَا شِئِمَ

923 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْحَدِيثُ

الْمُتَقَدِّمُ: (كُلُّ عَمَلٍ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلَّا الصِّيَامَ، فَإِنَّهُ لِي، وَأَنَا أُجْزِي بِهِ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا: إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ، وَإِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ).

6- بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ

عَلَى نَفْسِهِ الْعُزُوبَةَ

924 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغْضُ لِلْبَصْرِ وَأَحْصَنُ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ جب رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند نظر آئے تو روزہ رکھنا چھوڑ دو اور اگر تمہارے اوپر مطلع ابرا آلود ہو تو اس کا حساب کر لو۔

جس نے روزے میں بری بات

اور برا عمل نہیں چھوڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص (روزے میں) بری بات اور برا عمل نہ چھوڑے تو اللہ کو کچھ حاجت نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔

جب گالی دی جائے تو کیا یہ کہے کہ

میں روزے دار ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے گزر چکی کہ

ابن آدم کے تمام اعمال اس کے لیے ہیں مگر روزہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اسکی جزا دوں گا اس حدیث کے آخر میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ روزہ دار کے خوش ہونے کے دو مواقع ہیں جس وقت وہ خوش ہوگا ایک جب افطار کرے گا خوش ہوگا اور دوسرا جب اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے (کے اجر) پر خوش ہوگا۔

اس کے لیے روزے کا حکم جسے

شہوت کے سبب گناہ کا اندیشہ ہو

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے جو کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہو وہ

لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وَجَاءٌ.

شادی کر لے کیونکہ وہ نظریہ نیچے کرنے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے اور جو نکاح کی استطاعت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑنے والا ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ جب چاند دیکھو تو  
روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو  
تو روزہ چھوڑ دو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مہینہ انتیس دنوں کا بھی ہوتا ہے ہذا روزے نہ رکھو جب تک چاند نہ دیکھ لو اگر مطلع ابراہیم ہو اور چاند نظر نہ آئے تو تیس کی گنتی پوری کرلو۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے یہ قسم کھائی ہے کہ ایک مہینہ اپنی ازواج مطہرات کے پاس نہیں جائیں گے جب انتیس دن گزر گئے تو صبح یا شام ان کے پاس تشریف لے گئے آپ ﷺ سے عرض کیا گیا کہ آپ ﷺ نے ایک ماہ کے لیے قسم کھائی تھی تو ارشاد فرمایا مہینہ انتیس دن کا بھی ہوتا ہے۔

عیدین کے مہینے ناقص نہیں ہوتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عید کے دونوں مہینے ناقص نہیں ہوتے رمضان کا مہینہ اور ذوالحجہ کا۔

ارشاد نبی ﷺ: ہم نہ لکھیں

نہ حساب کریں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

7- باب قول النبي ﷺ: (إِذَا

رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا

رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا)

925 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْبِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ).

926 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا، فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا، أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ: إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا، فَقَالَ: (إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا).

8- باب شهرًا عید لا ینقصان

927 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرًا عِيدٍ: رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ).

9- باب قول النبي ﷺ:

(لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ)

928 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ



النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّهُ قَالَ: (إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ. لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ الشَّهْرَ هَكَذَا وَهَكَذَا). يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَعِشْرِينَ، وَمَرَّةً ثَلَاثِينَ.

### 10- بَابُ لَا يَتَقَدَّمَنَّ رَمَضَانَ

بِصَوْمِ يَوْمٍ وَلَا يَوْمَيْنِ

929 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (لَا يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمًا، فَلْيَصُمْ ذَلِكَ الْيَوْمَ).

### 11- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ ذِكْرُهُ:

(أَجِلْ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ)

930 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا، فَخَصَرَ الْإِفْطَارَ، فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ، لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتُهُ وَلَا يَوْمُهُ، حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ قَيْسَ بْنُ صَرْمَةَ الْأَنْصَارِيُّ كَانَ صَائِمًا، فَلَمَّا خَصَرَ الْإِفْطَارَ أَلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ لَهَا: أَعِنْدَكَ طَعَامٌ؟ قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ، فَأَطْلُبُ لَكَ. وَكَانَ يَوْمُهُ يَعْمَلُ، فَعَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ، فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ، فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ: خَيْبَةٌ لَكَ. فَلَمَّا

سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہم اُمی امت ہیں نہ لکھیں نہ حساب کریں اور مہینہ ایسا ہے اور ایسا ہے یعنی کبھی اسیس کا کبھی تیس کا۔

### رمضان سے ایک دو دن پہلے

روزہ نہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”رمضان سے ایک یا دو دن پہلے کوئی روزہ نہ رکھے ہاں اگر اس دن کوئی روزہ رکھتا تھا تو رکھ لے۔“

فرمان الہی ”حلال کیا گیا ہے تمہارے لیے

رمضان کی راتوں میں اپنی بیویوں سے

صحبت کرنا وہ تمہارے لیے لباس ہیں

اور تم ان کے لیے لباس ہو“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم میں جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار بے بغیر سوجاتا تو اس رات اور دن کچھ نہیں کھاتا جب تک شام نہ ہو جائے اور حضرت قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزے سے تھے جب افطار کا وقت ہوا تو اپنی زوجہ مطہرہ کے پاس آئے اور فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے انہوں نے کہا نہیں لیکن میں جاتی ہوں اور کہیں سے آپ کے لیے کچھ لاتی ہو وہ دن میں کام کرتے تھے اس لیے ان کی نیند ان پر غالب آگئی اب ان کی زوجہ مطہرہ آئیں



انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: (أُجِلَ لَكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ) فَفَرَحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا. وَنَزَلَتْ: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ).

اور جب انہوں نے دیکھا تو کہا آپ کے لیے محرومی ہے جب دوپہر ہوئی تو ان پر بے ہوشی طاری ہو گئی اس کا تذکرہ نبی کریم ﷺ سے کیا گیا تو یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”طلن کیا یہ تمہارے لیے روزے کی رات میں اپنی بیویوں کے پاس جانا“ اس پر لوگ بہت خوش ہوئے اور یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی ”پین کھاؤ پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے میں سے ظاہر ہو جائے۔“

فرمان الہی ”اور کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہارے لیے سفید دھاگہ سیاہ دھاگے میں ظاہر ہو جائے“

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو میں نے ایک سفید رسی اور ایک کالی رسی لی اور انہیں اپنے تکیہ کے نیچے رکھ دیا اور رات میں دیکھا کہ وہ دونوں ممتاز نہ ہوئیں تو صبح رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا تو ارشاد فرمایا یہ رات کی سیاہی اور دن کی سفیدی ہے۔

سحری اور نماز فجر کے درمیان کتنا وقفہ ہو

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے آپ سے پوچھا گیا کہذان اور سحری

12- باب قول الله تعالى: (وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ) 931- عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَتْ: (حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ). عَمَدْتُ إِلَى عِقَالِ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالِ أَبْيَضَ، فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتِ وَسَادَتِي، فَجَعَلْتُ أَنْظُرَ فِي اللَّيْلِ، فَلَا يَسْتَبِينُ لِي، فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَقَالَ: (إِنَّمَا ذَلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ).

13- باب قدر كم بين السحور وصلاة الفجر

932- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ، فَقِيلَ لَهُ: كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ

وَالشُّحُورِ، قَالَ: قَدْ رُخِّسَ لَكُمْ آيَةٌ.

14- بَابُ بَرَكَةِ الشُّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيْجَابٍ

933- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (تَسْعَرُوا فَإِنَّ فِي الشُّحُورِ بَرَكَةً).

15- بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

934- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ: بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ، يَوْمَ عَاشُورَاءَ: (أَنْ مَنْ أَكَلَ فَلْيَتِمَّ، أَوْ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ).

16- بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

935- عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ، وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ، ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ.

17- بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

936- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: يُقْبَلُ وَيُبَاشِرُ، وَهُوَ صَائِمٌ، وَكَانَ أُمْلَكَكُمْ لِزَوْجِهِ.

18- بَابُ الصَّائِمِ إِذَا

أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

937- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

کے درمیان کتنا فرق تھا فرمایا کہ چاس آیتیں پڑھنے سے برابر۔

سحری کی برکت بغیر وجوب کے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا سحری کھایا کرو یہ تاکہ سحری میں برکت ہے۔

جب دن چڑھے روزے کی نیت کی

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے ایک شخص کو لوگوں میں منادی کرنے کے لیے عاشرہ کے روز بھیجا کہ جس نے کھانا کھالیا وہ روزہ پورا کرے یا اسے چاہیے کہ روزہ رکھے اور جس نے نہیں کھایا وہ نہ کھائے۔

جب روزہ دار نے حالت جنابت میں صبح کی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت

ہے رسول اللہ ﷺ اپنی اہل کے ساتھ قربت کے سبب فجر کے وقت جب ہوتے اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

روزہ دار کا مباشرت کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نبی کریم ﷺ روزے کی حالت میں بوسہ لیتے تھے اور مباشرت (یعنی جسم سے جسم کو چپکاتے) فرماتی تھیں اور انہیں تمہاری نسبت اپنی حاجت پر بہت زیادہ قابو تھا۔

روزہ دار جب بھول کر

کھاپی لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم

النَّبِيِّ ﷺ. قَالَ: (إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّمَا أَطَعَبَهُ اللَّهُ وَسَقَاهُ).

19- بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ

يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصَدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكْفِرْ

938 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا

نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ،

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ. قَالَ: (مَا لَكَ؟).

قَالَ: وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ وَأَنَا

صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً

تُعْتِقُهَا). قَالَ: لَا. قَالَ: (فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ

تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ؟). قَالَ: لَا. فَقَالَ:

(فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا؟). قَالَ لَا

. قَالَ فَمَكَتِ النَّبِيُّ ﷺ. فَبَيْنَا نَحْنُ عَلَى ذَلِكَ

أَتَى النَّبِيُّ ﷺ. بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ، وَالْعَرَقُ

الْبَكْتَلُ. قَالَ: (أَيُّنَ السَّائِلُ؟). فَقَالَ: أَنَا.

قَالَ: (خُذْهَا فَتُصَدِّقْ بِهِ). فَقَالَ الرَّجُلُ:

أَعَلَى أَفْقَرِ مِنِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ

لَا بَتَّيْهَا، يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ. أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرُ مِنِّي

أَهْلِي بَيْتِي، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى بَدَتْ

أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ: (أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ).

ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا جب کوئی بھول کر کھاپی لے تو اپنا روزہ پورا کرے اسے اللہ نے کھلایا پلایا۔

جب رمضان میں جماع کر بیٹھے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پس اسے صدقہ دیا گیا تو کفارہ ادا ہو گیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے

ایک صاحب حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں

ہلاک ہو گیا فرمایا کیا بات ہے عرض کیا میں نے روزے کی

حالت میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ہمبستری کر لی ہے تو رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس غلام ہے جسے آزاد کر دو عرض

کیا نہیں فرمایا تو کیا دو مہینے مسلسل دو مہینے روزے رکھنے کی

استطاعت رکھتے ہو تو عرض کیا نہیں فرمایا ساٹھ مساکین کو کھانا

کھلانے کی استطاعت ہے عرض کیا نہیں نبی کریم ﷺ تھوڑی

دیر یوں ہی رہے ہم لوگ یونہی بیٹھے رہے کہ نبی کریم ﷺ کی

خدمت میں ایک زنبیل پیش کی گئی جس میں کھجوریں تھیں عرق

بڑی زنبیل ہے۔ فرمایا سائل کہاں ہے انہوں نے عرض کیا میں

ہوں فرمایا اسے لے لو اور صدقہ کر دو اس پر انہوں نے عرض کیا

اپنے سے زیادہ محتاج پر، یا رسول اللہ ﷺ بخدا ان دونوں

سگستانوں یعنی دونوں حرہ کے درمیان کوئی گھر والا میرے گھر

والوں سے زیادہ محتاج نہیں اس پر رسول اللہ ﷺ ہنس پڑے

یہاں تک کہ پچھلے دندان مبارک ظاہر ہو گئے پھر فرمایا اپنے اہل

وعیال کو کھلا دے۔

## 20- باب الْحِجَامَةِ وَالْقِيَمِ لِلصَّائِمِ

939- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اخْتَجَمَ، وَهُوَ مُحَرَّمٌ، وَاخْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ.

روزہ دار کا پچھنا لگوانا اور قے کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے احرام کی حالت میں سینگ لگوائی اور روزے کی حالت میں لگوائی۔

## 21- باب الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالْإِفْطَارِ

940- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، لَقَالَ: لِرَجُلٍ: (انْزِلْ فَاجْدِخْ لِي). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: (انْزِلْ فَاجْدِخْ لِي). قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ الشَّمْسُ؟ قَالَ: (انْزِلْ فَاجْدِخْ لِي). فَكَلَّ، فَجَدَّحَ لَهُ، فَشَرِبَ، ثُمَّ رَمَى بِيَدَيْهِ هَاهُنَا، ثُمَّ قَالَ: (إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلْ مِنْ هَاهُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ).

سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا

حضرت عبد اللہ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے رسول اللہ ﷺ نے ایک صاحب سے ارشاد فرمایا سواری سے اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی سورج ہے فرمایا اترو اور میرے لیے ستو گھولو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابھی سورج ہے فرمایا اترو اور میرے لیے ستو گھولو۔ اب وہ اترے اور آپ ﷺ کے لیے ستو گھولا جسے آپ ﷺ نے نوش فرمایا پھر (مشرق) اس کی طرف اشارہ فرمایا کہ جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے سامنے آ رہی ہے تو روزہ دار کے لیے افطار کا وقت ہو گیا۔

941- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ

النَّبِيِّ ﷺ. أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرِو الْأَسْلَمِيِّ، قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَأَصُومُ فِي السَّفَرِ؟ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ. فَقَالَ: (إِنْ شِئْتَ فَصُمْ، وَإِنْ شِئْتَ فَأَفِطِرْ).

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت حمزہ بن عمرو اسلمی جی سب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں سفر میں روزے رکھتا ہوں اور یہ بہت روزے رکھتے تھے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو رکھ اور اگر چاہے تو نہ رکھ۔

جب رمضان کے کچھ دنوں میں

روزہ رکھا پھر سفر کیا

22- باب إِذَا صَامَ أَيَّامًا

مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

942- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ فِي رَمَضَانَ فَصَامَ، حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ، فَأَفْطَرَ النَّاسُ.

## 23- باب

943 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتَّى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ، وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ. وَابْنُ رَوَاحَةَ.

## 24- باب قول النبي ﷺ: (لَيْسَ

مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ)

944 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْهُمْ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَرَأَى زَحَامًا، وَرَجُلًا قَدْ ظَلَّلَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: (مَا هَذَا؟) فَقَالُوا: صَائِمٌ، فَقَالَ: (لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ).

## 25- باب لم يعب أصحاب النبي ﷺ

بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالْإِفْطَارِ

945 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ، وَلَا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ.

## باب

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم سخت گرمی میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ یک سفر میں نکلے دھوپ اتنی تیز تھی کہ آدمی اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھتا تھا اور ہم میں نبی کریم ﷺ اور ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی روزے سے نہیں تھا۔

فرمان نبوی ﷺ ”سفر میں

روزہ نیکی نہیں“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ایک سفر میں تھے تو بھیڑ دیکھی ورا یک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا ہے تو فرمایا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا روزہ دار ہے فرمایا سفر میں روزہ نیکی نہیں ہے۔

نبی کریم ﷺ کے اصحاب نے ایک دوسرے کو

روزہ رکھنے اور نہ رکھنے پر عیب نہیں لگایا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ سفر کرتے تھے تو روزہ دار روزہ رکھنے والے کو اور نہ رکھنے والا روزہ دار کو عیب نہیں لگاتا تھا۔



## 26- باب مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

946 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ).

947 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ، وَعَلَيْهَا صَوْمٌ شَهْرٍ، أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا؟ قَالَ: (نَعَمْ، فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى).

جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کی طرف سے اس کا ولی روزے رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا اور ان کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہیں کیا میں ان کی طرف سے روزے رکھوں فرمایا اللہ تعالیٰ زیادہ حق دار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

## 27- باب: مَتَى يَجِزُ فِطْرُ الصَّائِمِ

948 - حَدِيثُ ابْنِ أَبِي أُوْفَى وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ: (الزُّلُّ، فَاجْدِخْ لَنَا). تَقَدَّمَ قَرِيبًا. وَقَالَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: (إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَاهُنَا، فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ). وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ.

روزہ کب افطار کرنا حلال ہے

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث کہ نبی کریم ﷺ نے ان کو فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھولوا بھی گزر چکی ہے اس روایت میں آپ ﷺ کا فرمان مبارک ہے ”جب تم دیکھو کہ رات ادھر سے آرہی ہے تو روزہ دار روزہ افطار کر دے اور اپنی انگشت مبارک سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

افطار میں جلدی کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لوگ ہمیشہ بھلائی میں رہیں گے جب تک افطار میں جلدی کریں گے۔

جب رمضان میں افطار کرے

پھر سورج دکھائی دے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے

## 28- باب تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ

949 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ).

## 29- باب إِذَا أَفْطَرْتُ فِي رَمَضَانَ

ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

950 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ



فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں بدلی کے دن روزہ کھول دیا اس کے بعد سورج دکھائی دیا۔

بچوں کا روزہ رکھنا

حضرت ربیع بنت معوذہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے عاشورہ کے دن انصار کی آبادیوں میں خبر بھیجی کہ جس نے صبح اس حالت میں کہ وہ روزہ دار نہیں تو بقیہ دن روزہ دار کی طرح رہے اور جس نے صبح اس حال میں کی کہ وہ روزہ دار ہے تو وہ روزے سے رہے۔ اس کے بعد ہم عاشورے کا روزہ رکھتے اور بچوں سے بھی رکھواتے تھے اور ان کے لیے اون کا کھلونا بنا دیتے جب کوئی کھانے کے لیے روتا تو وہ کھلونا اسے دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت ہو جاتا۔

سحری تک متواتر روزہ رکھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ صوم وصال مت رکھو اور جو صوم وصال رکھنا چاہے وہ سحری تک رکھے۔

صوم وصال رکھنے والے پر زجر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے صوم وصال سے منع فرمایا ہے تو مسلمانوں میں سے ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ صوم وصال رکھتے ہیں تو ارشاد فرمایا تم میں کون میری مثل ہے میں اس حالت میں رات بسر کرتا ہوں کہ مجھے میرا رب کھلاتا اور چلاتا ہے۔ اب لوگ جب صوم وصال سے نہ رکے تو ان کے

عَنْهَا قَالَتْ: أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ. يَوْمَ غَيْمٍ، ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ.

30- بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

951 - عَنْ الزُّبَيْعِ بْنِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ: غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الْأَنْصَارِ: (مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيَتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ، وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ). قَالَتْ: فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدَهُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا. وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللَّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ، فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَلِكَ، حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الْإِفْطَارِ.

31- بَابُ الْوِصَالِ إِلَى السَّحْرِ

952 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (لَا تُوَاصِلُوا، فَإِنَّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحْرِ).

32- بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

953 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ: إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (وَأَيْكُمْ مِثْلِي، إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِي). فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ، وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا، ثُمَّ يَوْمًا، ثُمَّ

رَأَوْا الْهَلَالَ، فَقَالَ: (لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالْتَشْكِيلِ لَهُمْ حَدِيثُ أَبِي أَنْ يَنْتَهُوا).

وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ: (فَاكْلُفُوا مِنَ الْعَبَلِ مَا تُطِيقُونَ).

33- بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى

أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي الشَّطْوَعِ

954- عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ، وَأَبِي الدُّدَاءِ،

فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدُّدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدُّدَاءِ

مُتَبَيِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكَ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ

أَبُو الدُّدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا. فَجَاءَ أَبُو

الدُّدَاءِ، فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ:

فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِأَكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ،

قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو

الدُّدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ

يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

قَالَ سَلْمَانُ: قُمْ الْآنَ، فَصَلِّ، فَقَالَ لَهُ

سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ

عَلَيْكَ حَقًّا، وَلَا أَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ

ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَمَّا النَّبِيُّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ،

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (صَدَقَ سَلْمَانُ).

ساتھ دو دن صوم وصال رکھا پھر لوگوں نے چاند دیکھ لیا تو ارشاد فرمایا اگر مہینہ اور ہوتا تو مزید صوم وصال رکھواتا۔ یہ ارشاد عبرت بنشان ان پر عتاب کے لیے تھا کہ صوم وصال سے نہ رکے۔

ایک روایت میں ہے پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اتنے ہی اعمال کی مشقت اٹھاؤ جتنے کی طاقت ہو۔

جس نے نفل روزے میں اپنے

بھائی کو قسم دلائی کہ توڑ دے

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان اور حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہما کے

درمیان مواخات قائم فرمائی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ جب حضرت ابو

درداء سے ملنے گئے تو حضرت ام درداء کو غمگین دیکھا فرمایا آپ

کیا ہو گیا ہے؟ کہا آپ کا بھائی ابو درداء دنیا سے راتعلق ہو گیا۔

پس حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ آئے اور کھانا تیار کروایا گیا اور کہا

آپ کھائیں کیونکہ میں روزے سے ہوں انہوں نے کہا میں

اس وقت تک نہیں کھاؤں گا جب تک آپ نہیں کھائیں گے۔

راوی کا بیان ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ نے کھایا جب رات

ہوئی تو ابو درداء قیام کرنے لگے انہوں نے کہا سو جائیے وہ سو

گئے پھر قیام کرنے لگے تو کہا سو جائیے جب رات کا پچھلا حصہ آ

گیا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا اب کھڑے ہو جائیے اور

دونوں نے نماز پڑھی حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ

آپ کے رب کا آپ پر حق ہے آپ کی جان کا آپ پر حق ہے

آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے پس ہر حق دار کو اس کا حق

دیجیے پھر نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہونے اور اس

بات کا آپ ﷺ سے ذکر کیا تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا  
سلمان نے سچ کہا ہے۔

### شعبان کے روزے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ روزہ رکھتے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ روزہ نہیں  
چھوڑیں گے اور پھر روزہ رکھنا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے  
کہ اب روزہ نہیں رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو  
رمضان کے علاوہ کسی مہینے میں پورے مہینے کے روزہ رکھتے اور  
شعبان سے زیادہ کسی مہینے میں روزہ رکھتے نہیں دیکھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک دوسری روایت میں یہ الفاظ  
زیادہ ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے اتنا عمل اختیار کر دیتے  
کی طاقت رکھتے ہو اس لیے کہ اللہ اکثرا نہیں سکتا ہاں تم لوگ  
تھک جاؤ گے اور نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ وہ نماز پسند  
تھی جس پر مداومت ہو اگرچہ تھوڑی ہو چنانچہ جب کوئی نماز  
پڑھتے تو نادمہ نہیں فرماتے۔

نبی کریم ﷺ کے روزہ رکھنے

اور افطار کرنے کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے نبی کریم  
ﷺ سے روزے کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا  
مہینہ میں جب میں چاہتا کہ حضور ﷺ کو روزے دار دیکھوں تو  
روزے دار دیکھتا اور جب بے روزہ دیکھنا چاہتا تو بے روزے  
دیکھتا اور رات میں جب نماز پڑھتے دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتے  
دیکھتا اور سوتے ہوئے دیکھنا چاہتا تو سوتے ہوئے دیکھتا اور

### 34- باب صَوْمِ شَعْبَانَ

955- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُ حَتَّى نَقُولَ لَا  
يُفْطِرُ، وَيُفْطِرُ حَتَّى نَقُولَ لَا يَصُومُ، فَمَا رَأَيْتُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا  
رَمَضَانَ، وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي  
شَعْبَانَ.

956- وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ

زِيَادَةً وَكَانَ يَقُولُ: (خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا  
تُطِيقُونَ، فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَمَلُّ حَتَّى تَمَلُّوا، وَأَحَبُّ  
الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُوِيَماً عَلَيْهِ، وَإِنْ  
قُلْتُ، وَكَانَ إِذَا صَلَّى صَلَاةً دَاوِمَةً عَلَيْهَا.

### 35- باب مَا يُذْكَرُ مِنْ

صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ، وَإِفْطَارِهِ

957- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ

سُئِلَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: مَا كُنْتُ  
أَحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا  
مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مِنْ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا  
رَأَيْتُهُ، وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ، وَلَا مَسِيئَةً خَزَّةً  
وَلَا حَرِيرَةً أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا

ثُمَّ مَنُتْ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

میں نے کسی ریشم یا کسی ریشمی کپڑے کو نہیں چھو یا جو آپ ﷺ کی ہتھیلی مبارک سے زیادہ نرم ہو اور میں نے کسی مشک یا عنبر کو نہیں سونگھا جو رسول اللہ ﷺ سے زیادہ خوشبودار ہو۔

958 - حَدِيثُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا تَقَدَّمَ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

36- بَابُ حَقِّ الْجَسَمِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں جسم کا حق

959 - وَقَالَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: فَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقُولُ بَعْدَهَا كَبِيرٌ: يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہی سے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ وہ بڑھاپے کے دنوں میں فرمایا کرتے تھے کاش! میں نبی کریم ﷺ کی اجازت دینے کو قبول کر لیتا۔

37- بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

روزے میں بیوی کا حق

960 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ صِيَامَ دَاوُدَ قَالَ: (...وَكَانَ لَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: مَنْ لِي بِهَذِهِ يَا نَبِيَّ اللَّهِ؟ قَالَ: وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ). مَرَّتَيْنِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما ہی سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ نے داؤد علیہ السلام کے روزے کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ وہ دشمن سے مقابلے کے وقت نہ بھاگتے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ میرے لیے اس کا ضامن کون ہے؟ ارشاد فرمایا جس نے ہمیشہ روزے رکھے اس نے گویا روزہ رکھا ہی نہیں۔

38- بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا

جو کسی قوم کے پاس جائے

فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

اور نقلی روزہ نہ توڑے

961 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ، فَأَتَتْهُ بِثَمَرٍ وَثَمْنٍ، قَالَ (أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ، وَتَمَرَكُمْ فِي وَعَائِهِ، فَإِنِّي صَائِمٌ). ثُمَّ قَامَ إِلَى لَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ، فَدَعَا لَأُمِّ سُلَيْمٍ، وَأَهْلَ بَيْتِهَا، فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کی خدمت میں چھوہارے اور گھی پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا گھی کو اس کے مشک میں اور چھوہاروں کو اسکے برتن میں ڈال دو اس لیے کہ میں روزے سے ہوں اس کے بعد آپ ﷺ گھر کے ایک گوشے میں کھڑے ہوئے اور نفل نماز پڑھی اور

حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اور ان کے گھروالوں کے لیے دعا فرمائی حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا صرف میرے لیے فرمایا اور کس کے لیے عرض کی آپ کا خادم انس بھی تو ہے چنانچہ آپ ﷺ نے دنیا اور آخرت کی کوئی بھلائی نہ چھوڑی مگر میرے کے لیے دعا فرمائی اور ارشاد فرمایا اے اللہ اسے مال اور اولاد دے اور برکت دے۔ یہی وجہ ہے کہ میرے پاس انصار میں سب سے زیادہ مال ہے اور مجھ سے میری بیٹی امینہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی تھی کہ حجاج کے بصرہ آنے سے پہلے میری اولاد میں سے ایک سو بیس سے زیادہ افراد دفن ہو چکے تھے۔

آخر مہینے کا روزہ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ۵ ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کسی سے دریافت فرمایا اے ابو قلاں کیا تو نے اس مہینے سر رکا روزہ نہیں رکھا اس نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا جب تو نے یہ روزہ نہیں رکھا تو دو دن روزہ رکھو۔ ایک روایت میں ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شعبان کا روزہ نہیں رکھا؟

جمعہ کے دن کا روزہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے سوال کیا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ ہاں۔

حضرت جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لائے جمعہ کے دن اور وہ روزے سے تھیں فرمایا کیا کل تم نے روزہ رکھا تھا؟ عرض کیا

يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً. قَالَ: (مَا هِيَ). قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسُ. فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَلَا دُنْيَا إِلَّا دَعَا لِي بِهِ (اللَّهُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا. وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ). فَإِنِّي لَبِئْسَ أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا. وَحَدَّثَنِي ابْنَتِي أُمَيَّةُ: أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجِ الْبَصْرَةِ بِضْعَ وَعِشْرُونَ وَمِائَةً.

### 39- باب الصومِ آخِرَ الشَّهْرِ

962 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: رَجُلًا، فَقَالَ: (يَا أَبَا قُلَافٍ، أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ). قَالَ: الرَّجُلُ: لَا يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ). وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: (مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ).

### 40- باب صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

963 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَتَنْهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

964 - عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَهِيَ صَائِمَةٌ، فَقَالَ: (أَصُمْتَ أُمِّيسَ؟).



قَالَتْ: لَا، قَالَ: (تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا؟)  
قَالَتْ: لَا، قَالَ: (فَأُفْطِرِي).

41- بَابُ هَلْ يُخْصُّ مِنَ الْأَيَّامِ شَيْئًا

965 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا  
سُئِلَتْ: هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْتَصُّ مِنَ  
الْأَيَّامِ شَيْئًا؟ قَالَتْ: لَا، كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً،  
وَأَنْتُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطِيقُ.

42- بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

966 - عَنْ عَائِشَةَ وَابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَا: لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ أَنْ  
يَصُنَّ إِلَّا لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ

43- بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

967 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:  
كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ، فَلَمَّا  
قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ، فَلَمَّا  
فَرَضَ رَمَضَانَ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَمَنْ شَاءَ  
صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.

968 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَرَأَى الْيَهُودَ  
تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ، فَقَالَ: (مَا هَذَا؟)  
قَالُوا: يَوْمٌ صَالِحٌ، هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي

نہیں فرمایا کیا کل روزہ رکھنے کا ارادہ رکھتی ہو؟ عرض کیا نہیں  
فرمایا روزہ توڑ دو۔

کیا روزے کیلئے کچھ دن خاص کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ  
کیا رسول اللہ ﷺ کسی دن کو روزے کے ساتھ خاص فرماتے  
تھے فرمایا نہیں آپ ﷺ کا عمل پابندی کے ساتھ ہوتا تھا آپ  
ﷺ جتنی طاقت رکھتے تھے اتنی تم سے کون رکھتا ہے؟

ایام تشریق کے روزے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت  
ہے انہوں نے فرمایا ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں  
دی گئی سوائے اس شخص کے جو قربانی نہ پائے۔

عاشوراء کے دن کا روزہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ دور جاہلیت میں قریش عاشوراء کا روزہ رکھا کرتے تھے  
اور رسول اللہ ﷺ بھی یہ روزہ رکھا کرتے تھے جب آپ ﷺ  
مدینہ منورہ تشریف لے آئے تب بھی یہ روزہ رکھا اور اس کے  
روزے کا حکم فرمایا جب رمضان شریف کے روزے فرض ہو  
گئے تو عاشوراء کا روزہ ترک کر دیا گیا جو چاہتا روزہ رکھ لیتا اور جو  
چاہتا نہ رکھتا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو یہود کو دیکھا کہ  
عاشوراء کے روزہ رکھتے ہیں تو فرمایا یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا یہ  
اچھا دن ہے یہ وہ دن ہے جس میں اللہ نے بنی اسرائیل کو ان



إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ، فَصَامَهُ مُوسَى. قَالَ:  
(فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ). فَصَامَهُ وَأَمَرَ  
بِصِيَامِهِ.

کے دشمن سے نجات دی تھی تو موسیٰ علیہ السلام نے اس دن روزہ رکھا  
ارشاد فرمایا میں موسیٰ علیہ السلام کی موافقت کرنے میں بہت  
تمہارے سے زیادہ حقدار ہوں تو آپ ﷺ نے خود بھی روزہ  
رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم فرمایا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 32- کتاب صلاة التراويح

نماز تراویح کا بیان

رمضان میں قیام کرنے کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت باہر تشریف لے گئے اور مسجد میں نماز پڑھنے لگے اور کتنے ہی لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ میں گزر چکی ہے مگر ان دونوں روایات میں کچھ لفظی فرق ہے اور اس روایت آخر میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وصال تک معاملہ اسی طرح رہا۔

اخیر کی سات راتوں میں

شب قدر کی تلاش کرو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے کچھ اصحاب کو لیلۃ القدر خواب میں اخیر سات دنوں میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے معلوم ہے کہ تم لوگوں کو دیکھنا اخیر کے سات دنوں میں ایک دوسرے کے مطابق ہے تو اس کو تلاش کرنا چاہیے تو وہ اخیر کے سات راتوں میں تلاش کرے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ رمضان کے درمیان عشرے سے اعتکاف فرمایا۔ آپ ﷺ بیس تاریخ کی صبح باہر

1- باب فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

969 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً فِي جَوْفِ اللَّيْلِ، وَصَلَّى رَجُلًا بِصَلَاتِهِ، تَقَدَّمَ هَذَا الْحَدِيثَ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ، وَبَيَّنَّهَا مُخَالَفَةً فِي اللَّفْظِ، وَقَالَ فِي آخِرِ هَذِهِ الرَّوَايَةِ: فَتَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذَلِكَ.

2- باب الْيَمَانِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ

في السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ

970 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوِيَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي لَيْلَتِهِ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ، فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيًا مِنْهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الْأَوَاخِرِ).

971 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَتَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشَرَ الْأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ، فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَنَظَّمْنَا:

وَقَالَ: (إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ، ثُمَّ أُنْسِيْتُهَا  
أَوْ: نُسِيْتُهَا، فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ فِي  
الْوُتْرِ، وَإِنِّي رَأَيْتُ أَيَّ أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَطِينٍ، فَمَنْ  
كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلْيَرْجِعْ).  
فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً، فَجَاءَتْ  
سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَالَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ،  
وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ، وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ،  
فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ  
وَالطِّينِ، حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ.

### 3- بَابُ تَحَرِّيِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوُتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْآخِرِ فِيهِ عِبَادَةٌ.

972 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ  
الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ، لَيْلَةَ الْقَدْرِ، فِي تَاسِعَةٍ  
تَبْقَى، فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى، فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى).

973 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ،  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هِيَ فِي الْعَشْرِ  
الْآخِرِ فِي تِسْعٍ يُمَضِّينَ، أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ).  
يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ.

### 4- بَابُ الْعَبَلِ فِي الْعَشْرِ

الْآخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

974 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

تشریف لے گئے اور خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ مجھے شب  
قدر دکھادی گئی تو میں اسے بھول گیا یا وہ مجھے بھول دی گئی۔ پھر  
اسے رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں تلاش کر رہا  
میں نے دیکھا کہ پانی اور مٹی میں سجدہ کر رہا ہوں پس جس نے  
رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اعتکاف کیا ہے اسے لوٹ جانا چاہیے پھر  
لوٹ گئے اور ہمیں آسمان میں کوئی بادل نظر نہیں آتا تھا۔ چنانچہ  
ایک بدلی آئی اور برسنے لگی یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی جو  
کھجور کی شاخوں کی تھی پھر نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ  
ﷺ کو پانی اور مٹی میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا یہاں تک کہ مٹی  
کا نشان میں نے آپ ﷺ کی مبارک پیشانی میں دیکھا۔

### عشرہ اخیر کی وتر راتوں میں

### بحالت عبادت شب قدر کی تلاش

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا اسے رمضان کے عشرہ اخیر میں تلاش کر شب  
قدر باقی رہنے والی نویں یا ساتویں یا پانچویں رات ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی ایک روایت میں ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا شب قدر عشرہ اخیرہ میں ہے  
گزری ہوئی نویں رات میں یا باقی رہنے والی ساتویں رات  
میں۔

### رمضان کے عشرہ اخیرہ میں

### عمل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب خیر دس دن

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ. آتے تو نبی کریم ﷺ متعدد ہو جاتے اور شب بیداری فرماتے  
وَأَحْيَا لَيْلَهُ، وَأَيَّقُظُ أَهْلَهُ اور اپنے اہل کو جگاتے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 33- کتاب الاعتکاف

## اعتکاف کا بیان

رمضان کے اخیر عشرہ میں اعتکاف

اور ہر مسجد میں اور اعتکاف درست ہے

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے عشرہ اخیر میں اعتکاف کرتے رہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے نہیں اٹھ لیا پھر آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کی ازواج، اعتکاف میں بیٹھتی تھیں۔

معتکف گھر میں داخل نہیں ہوگا مگر حاجت کے لیے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے ہوئے اپنا ہر اقدس میری طرف کر دیتے میں کنگھا کر دیتی اور جب معتکف ہوتے تو گھر میں موا ضروری حاجت کے تشریف نہیں لاتے۔

## رات میں اعتکاف

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ نبی

کریم ﷺ سے عرض کیا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں منت مانی تھی کہ ایک رات مسجد حرام میں اعتکاف کروں۔ ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کرو۔

## مسجد میں خیمہ نصب کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

## 1- باب الإعتکاف فی العشر الاواخر

والإعتکاف فی المساجد کلہا

975 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

النَّبِيِّ ﷺ. وَرَضِيَ عَنْهَا. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ

يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْوَاحِدَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى

تَوَفَاهُ اللَّهُ. ثُمَّ اعْتَكَفَ أَرْوَاحُهُ مِنْ بَعْدِهِ.

## 2- باب لا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا الْحَاجَّةُ

976 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: وَإِنْ

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. لَيَدْخُلُ عَلَى رَأْسِهِ. وَهُوَ فِي

الْمَسْجِدِ فَأَرْجُلُهُ. وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا

لِحَاجَةٍ. إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا.

## 3- باب الإعتکاف لیلاً

977 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَأَلَ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ

أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ؛ قَالَ:

(فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ).

## 4- باب الاخبية فی المسجد

978 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

اعتكاف کا ارادہ فرمایا جب اس جگہ کے پاس پہنچے جہاں  
اعتكاف کرنے کا ارادہ تھا تو وہاں حضرت عائشہ، حضرت  
حفصہ اور حضرت زینب رضی اللہ عنہا کے خیمے تھے فرمایا تم کہتی ہو کہ یہ  
بھلائی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ لوٹ گئے اور اعتكاف نہ فرمایا  
یہاں تک کہ سوال کے کسی عشرے میں اعتكاف کیا۔

النَّبِيُّ ﷺ. أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى  
الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فِيهِ، إِذَا  
أُخْبِيَّةٌ: خِبَاءٌ عَائِشَةُ، وَخِبَاءٌ حَفْصَةُ، وَخِبَاءٌ  
زَيْنَبٍ فَقَالَ: (أَلَيْسَ تَقُولُونَ بِهِ). ثُمَّ  
انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ، حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا  
مِنْ شَوَالٍ.

اپنی ضرورتوں کے لیے معتكف مسجد کے  
دروازے تک جاسکتا ہے؟

5- باب هل يخرج المعتكف  
ليحوائجه إلى باب المسجد

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا سے  
روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان کے اخیر عشرہ میں مسجد میں  
معتكف تھے تو وہ آپ ﷺ کی زیارت کے لیے آئیں انہوں  
نے آپ ﷺ سے تھوڑی دیر تک بات چیت کی پھر انھیں اور  
واپس ہونے لگیں تو نبی کریم ﷺ بھی انہیں واپس کرنے سے  
لیے ان کے ساتھ کھڑے ہوئے وہ جب مسجد کے اس  
دروازے پر پہنچیں جو حضرت سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرے کے  
دروازے کے پاس ہے تو انصار کے دو صاحب گزرے اور نبی  
کریم ﷺ کو سلام عرض کیا ان دونوں سے نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا ٹھہرو۔ یہ صفیہ بنت حبیبہ ہے ان دونوں صاحبان نے عرض  
کیا سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ اور انہیں یہ ارشاد شاق گزرا تو  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا انسان کے بدن میں جہاں جہاں خون  
پہنچتا ہے شیطان بھی پہنچ جاتا ہے۔ مجھے اندیشہ ہوا کہ تمہارے  
دلوں میں کچھ (بدگمانی) ڈال دے۔

979- عَنْ صَفِيَّةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ. وَرَضِيَ  
الله عَنْهَا أَنَّهَا جَاءَتْ رَسُولَ اللهِ ﷺ. تَزُورُهُ فِي  
اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ، فِي الْعَشْرِ الْآخِرِ مِنْ  
رَمَضَانَ، فَتَعَدَّتْ عِنْدَهُ سَاعَةً، ثُمَّ قَامَتْ  
تَنْقَلِبُ، فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ. مَعَهَا يَقْلِبُهَا، حَتَّى  
إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ،  
مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ  
الله ﷺ. فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ. (عَلَى رِسَالِكُمَا  
إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حَبِيبَةَ). فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ يَا  
رَسُولَ اللهِ، وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ.  
(إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ،  
وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا).



## 6- باب الإعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان

980- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ  
أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ  
شَتَّكَفَ عَشْرِينَ يَوْمًا.

## رمضان کے عشرہ وسطی میں اعتکاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال وصال ہوا بیس دن اعتکاف فرمایا۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

## 34- کتاب البیوع

## تجارت کا بیان

فرمان الہی ”جب تم نماز سے فارغ ہو

جاؤ زمین میں پھیل جاؤ“

حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب ہم مدینہ منورہ آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع کے درمیان رشتہ مواخات قائم فرمایا تو سعد بن ربیع نے کہا میں انصار میں سب سے زیادہ مالدار ہوں میں آپ کو آدھا مال دیتا ہوں اور میری دونوں بیویوں کو دیکھیں جو آپ کو پسند ہو اُسے طلاق دے دوں اور جب عدت گزارنے کے بعد حلال ہو جائے تو اس سے شادی فرما لیں۔ تو عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی مجھے ضرورت نہیں۔ ایسا کوئی بار بار ہے جس میں تجارت ہو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بتایا قبیقاع کا بازار ہے عبدالرحمن صبح وہاں گئے اور پھر اور گھی لائے پھر مسلسل صبح کو جاتے رہے کچھ دنوں بعد حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ آئے اور ان پر زردی کا نشان تھا تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تم نے شادی کر لی ہے عرض کیا جی ہاں میں کس سے عرض کیا ایک انصاری خاتون سے دریافت فرمایا کتنا مہر دیا عرض کیا کھجور کی گٹھلی کے برابر سونا فرمایا ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری ہی سے

1- باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَإِذَا

قُضِيََتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ)

981 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ أَخَى رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ بَيْنِي وَبَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَقَالَ

سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ: إِلَيَّ أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالًا.

فَأَقْسِمُ لَكَ بِصَفِّ مَالِي، وَأَنْظُرَ أَيُّ زَوْجَتَيَّ

هَوَيْتَ لَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا، فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوُّجَتَهَا.

قَالَ: فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ: لَا حَاجَةَ لِي فِي ذَلِكَ.

هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ؟ قَالَ: سُوقُ

قَبَيْقَاعَ، قَالَ: فَغَدًا إِلَيْهِ عَبْدُ الرَّحْمَنِ، فَأَتَى

بِأَقِطٍ وَسَمْنٍ، قَالَ: ثُمَّ تَابَعَ الْغَدُو، فَمَالَيْتُ أَنْ

جَاءَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ، فَقَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (تَزَوَّجْتَ). قَالَ: نَعَمْ، قَالَ:

(وَمَنْ؟). قَالَ: امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ. قَالَ:

(كَمْ سَقَمْتُ؟). قَالَ: زِنَةٌ نَوَاقٍ مِنْ خَهَبٍ أَوْ

نَوَاقٍ مِنْ خَهَبٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (أَوْلِمْتَ وَلَوْ

بِشَاةٍ).

## 2- باب الحلال بَیِّنٌ وَالحَرَامُ

بَیِّنٌ وَبَیِّنُهُمَا مُشْتَبِهَاتٌ

982 - عَنْ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (الْحَلَالُ بَیِّنٌ وَالْحَرَامُ بَیِّنٌ وَبَیِّنُهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ، فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَثَرُكَ، وَمَنْ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشْكُ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حَمَى اللَّهِ مَنْ يَزْتَغِ حَوْلَ الْحَمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ).

## 3- باب تَفْسِيرِ الْمُشْتَبِهَاتِ

983 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: كَانَ عُبَيْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، عَهْدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةَ زَمْعَةَ مِثْلِي فَأَقْبَضُهَا، قَالَتْ: فَلَمَّا كَانَ عَامُ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. وَقَالَ: ابْنُ أَخِي، قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ، فَقَالَ: أَخِي، وَابْنُ وَلِيدَةَ أَبِي، وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ابْنُ أَخِي، كَانَ قَدْ عَهَدَ إِلَيَّ فِيهِ، فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ: أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةَ أَبِي، وَلَدَ عَلَى فِرَاشِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ). ثُمَّ

حلال اور حرام واضح ہیں اور ان

دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حلال واضح ہے اور حرام واضح ہے اور ان دونوں کے درمیان کچھ مشتبہ امور ہیں جو مشتبہ امور کو چھوڑ دے گا وہ گناہ سے بھی بچا رہے گا اور جس نے مشتبہ کو اختیار کیا تو وہ گناہوں میں ملوث ہو کر رہے گا۔ گناہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ ہیں جو چراگاہ سے گرد چرائے گا تو اس میں داخل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

## شبهات کی تفسیر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عتبہ بن ابوقاص نے اپنے بھائی سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ کو وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا بچہ میرے نفطے سے ہے اسے لے لیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں فتح مکہ کے سال سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ میرے بھائی کا بیٹا ہے میرے بھائی نے مجھے اس کے بارے میں وصیت کی تھی تو عبد بن زمعہ کھڑے ہوئے اور کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی باندی کا بیٹا ہے جو اس کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے اب دونوں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ میرے بھائی کا بیٹا ہے جس کے بارے میں وصیت کر گئے تھے اس پر عبد بن زمعہ نے کہا یہ میرا بھائی ہے اور میرے

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ، وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ). ثُمَّ قَالَ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: (اُحْتَجِبِي مِنْهُ يَا سُدَّةُ). لَهَا رَأْيٌ مِنْ شَبْهِهِ بِعُتْبَةَ، فَمَا رَأَاهَا حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ.

باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے جو میرے باپ کے بچھونے پر پیدا ہوا ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تیرے لیے ہے اے عہد بن زعمہ پھر فرمایا بچہ بچھونے والے کا ہے اور زانی کے لیے پتھر ہے اس کے بعد ام المومنین حضرت سودہ بنت زعمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس سے پردہ کرنا کیونکہ اس بچے کا عتبہ سے مشابہہ دیکھا۔ اس نے سودہ رضی اللہ عنہا کو نہیں دیکھا حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے جا ملا۔

#### 4- باب مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسْوَيسَ

##### وَتَحْوَهَا مِنَ الْمُسْتَبْهَاتِ

984 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ قَوْمًا قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَذَرِي: أَذْكَرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (سَمُّوا اللَّهَ عَلَيْهِ وَكُلُّوهُ).

جو دوسو سوں اور مشتبہ

چیزوں کی پروا نہ کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لے کر آئے ہیں اور ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ اس پر اللہ کا نام یہ کیا ہے یا نہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس پر اللہ کا نام لو اور کھالیا کرو۔

#### 5- باب مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ

##### حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

985 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ، أَمِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ).

جسے اس کی پروا نہ ہو کہ

مال کہاں سے کمایا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا عہدوں پر یہ زمانہ آئے گا کہ کوئی یہ پروا نہیں کرے گا کہ کس طرح مال یہ ہے حلال طریقے سے یا حرام۔

#### 6- باب التَّجَارَةِ فِي الْبَرِّ

986 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. قَالَا: كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ

خشکی میں تجارت

حضرت زید بن ارقم و حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے زمانہ

مبارک میں تاجر تھے ہم نے رسول اللہ ﷺ سے صرفے بارے میں پوچھا تو فرمایا اگر ہاتھوں ہاتھ ہے تو کوئی حرج نہیں اور اگر ادھار ہو تو درست نہیں۔

### بغرض تجارت نکلنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے یہاں حاضری کے لیے اذن طلب کیا تو مجھے اجازت نہیں ملی شاید وہ مشغول تھے میں لوٹ گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو فرمایا کیا میں نے عبد اللہ بن قیس کی آواز نہیں سنی تھی۔ انہیں اندر آنے کا اذن دے دو عرض کیا گیا وہ تو لوٹ گئے۔ تو مجھے بلوایا اور پوچھا تو میں نے کہا کہ ہمیں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔ فرمایا ثبوت لاؤ میں انصار کی مجلس میں گیا اور ان سے پوچھا انہوں نے کہا اس پر ہم میں جو سب سے کم عمر ہے وہی شہادت دے گا یعنی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ۔ میں حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کو لے کر حاضر ہوا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم مجھ سے پوشیدہ رہا مجھے بازاروں میں خرید و فروخت نے محروم رکھا یعنی تجارت میں مشغول کی وجہ سے دربار اقدس سے غیر حاضر رہا۔

### جو روزی میں وسعت پسند کرے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو رزق میں کشادگی یا عمر میں درازی چاہتا ہو وہ صلہ رحمی کرے

نبی کریم ﷺ کا لین دین میں ادھار کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ، فَقَالَ: (إِنْ كَانَ يَدًا بَيْنَ فَلَا بَأْسَ، وَإِنْ كَانَ نِسَاءً فَلَا يَصْلَحُ).

### 7- باب الخروج في التجارة.

987 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْخَذْ لَهُ، وَكَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولًا، فَفَرَّغَ عُمَرُ فَقَالَ: أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ، اسْتَأْذَنُوا لَهُ. فَقُلْتُ: قَدْ رَجَعَ، فَدَعَانِي، فَقُلْتُ: كُنَّا نُوَمِّرُ بِذَلِكَ. فَقَالَ: تَأْتِيَنِي عَلَى ذَلِكَ بِالْبَيْتَةِ، فَاَنْطَلِقُ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ، فَسَأَلَهُمْ. فَقَالُوا: لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هَذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ، فَذَهَبَ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ، فَقَالَ عُمَرُ: أَخْفِي عَنِّي مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ. يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ.

### 8- باب مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

988 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ، أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ، فَلْيَصِلْ رَحْمَتَهُ).

### 9- باب شَرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنِّسِيئَةِ

989 - عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشَى

إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخَيْزٍ شَعِيرٍ، وَإِهَالَةٍ سِنْخَةٍ، وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعَالَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ، وَأَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ، وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (مَا أُمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعٌ بُرٍّ، وَلَا صَاعٌ حَبٍّ، وَإِنَّ عِنْدَهُ لَتَتَسَعُ نِسْوَةٌ)

کی خدمت میں جو کی روٹی اور بودار چربی لے کر حاضر ہوئے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے مدینے میں اپنی ایک زرہ ایک یہودی کے پاس رہن رکھوائی تھی اور اس سے اپنے اہل کے لیے جو لیے تھے۔ اور میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آل محمد ﷺ نے کوئی شام ایسی نہیں کی کہ ان کے پاس ایک صاع گہوں یا اناج رہا ہو حالانکہ آپ ﷺ کی نوازاوج مطہرات تھیں۔

### آدی کا اپنے ہاتھ سے کمائی یا عمل کرنا

حضرت مقدم جیٹو سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کسی نے کوئی عدا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہیں کھائی اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام نے اپنے ہاتھ کی کمائی کھاتے تھے۔“

### خرید و فروخت میں نرمی

#### اور سہولت برتنا

حضرت جابر بن عبد اللہ جیٹو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ ایسے شخص پر رحم فرمائے جو خرید و فروخت اور تقاضے میں نرمی اور سہولت کو مد نظر رکھے۔

#### جو مالدار کو مہلت دے

حضرت حذیفہ جیٹو سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلے دور میں ایک شخص کی روٹ سے فرشتوں نے ملاقات کی اور پوچھا کیا تو نے چھ نیسی دی ہے تو اس نے کہا میں اپنے خادموں کو علم دیتا تھا کہ تنگ دست و مہلت دیں اور مالدار سے بھی درگزر کریں تو اللہ نے اس سے درگزر

### 10- باب كَسْبِ الرَّجُلِ وَعَمَلِهِ بِيَدِهِ

990- عَنْ الْبُقْدَامِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ، وَإِنَّ نَبِيَّ اللَّهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلٍ يَدِهِ).

### 11- باب السُّهُولَةِ وَالسَّهَابَةِ

#### فِي الْبُرَاءِ وَالْبَيْعِ

991- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُمَا. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (رَحِمَ اللَّهُ رَجُلًا، سَمَحًا ذَابَاغًا، وَإِذَا اشْتَرَى، وَإِذَا اقْتَضَى).

### 12- باب مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

992- عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (تَنَقَّبَ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، قَالُوا: أَعْمَلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا؟ قَالَ: كُنْتُ أَمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظَرُوا وَيَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ، فَتَجَاوَزَ اللَّهُ



عَنْهُ).

کیا۔

## 13- بَابُ إِذَا بَدَّلَ الْبَيْعَانِ

وَلَمْ يَكْتُمَا وَنَصَحَا

993 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الْبَيْعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا، أَوْ قَالَ: حَتَّى يَتَفَرَّقَا، فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَّا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا، وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَّتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا).

جب خرید و فروخت کرنے والے بات واضح کریں اور کوئی بات نہ چھپائیں اور خیر خواہی اختیار کریں حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا خرید و فروخت کرنے والے کو اختیار ہے جب تک جدا نہ ہوں یا یہ فرمایا کہ یہاں تک کہ جدا ہو جائیں اب اگر سچ بولیں اور جو بات ہو ٹھیک بتا دیں تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں اور عیب چھپائیں تو برکت مٹا دی جائے گی۔

## ملی جلی کھجور بیچنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہمیں ملی جلی کھجوریں ملتیں جن میں اچھی خراب معمولی اعلیٰ سب ہی ہوتیں ہم ایک صاع (اچھی کھجور) کے عوض دو صاع بیچ دیتے اس پر نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا کہ ایک صاع کے عوض دو صاع اور ایک درہم کے عوض دو درہم نہ بیچو۔

## سود کھلانے والا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنے والد کو دیکھا کہ پچھناگانے والے ایک غلام کو خریدتا تو اس کی سینگی لگانے کے روز اس کو تڑوا دیا میں نے پوچھا تو فرمایا نبی کریم ﷺ نے کتے اور خون کی قیمت سے منع فرمایا ہے اور گودنے اور گودوانے اور سود کھانے اور کھلانے سے منع فرمایا ہے اور تصویر بنانے والے پر لعنت

## 14- بَابُ بَيْعِ الْخَلِطِ مِنَ الثَّمَرِ

994 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُزَرِّقُ تَمْرَ الْجَنَجِ، وَهُوَ الْخَلِطُ مِنَ الثَّمَرِ، وَكُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ، وَلَا يَزِدُّهُمِنْ بِيْذِهِمْ).

## 15- بَابُ مُوَكِّلِ الرَّبَا

995 - عَنْ أَبِي مُخَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا، فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكَسَرَتْ، قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ، وَثَمَنِ الدِّمِ، وَنَهَى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ، وَأَكِلِ الرَّبَا، وَمُوكِلِهِ، وَلَعَنَ الْمُصَوِّرَ.

فرمائی ہے۔

فرمان الہی ”اللہ سود کو مٹاتا

اور صدقات کو بڑھاتا ہے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ (جھوٹی) قسم مال فروخت کرنے والی ہے اور برکت مٹانے والی ہے۔

لوہار کا ذکر

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں زمانہ جاہلیت میں لوہار تھا اور میرا عاص بن داکل پر قرض تھا میں اس کے پاس تقاضا کرنے گیا تو اس نے کہا جب تک محمد ﷺ کا انکار نہیں کرو گے نہیں دوں گا میں نے کہا ان کا انکار نہیں کروں یہاں تک کہ تو مر جائے اور پھر زندہ ہو کر اٹھے تو اس نے کہا رہنے دے کہ میں مروں پھر زندہ ہو کر اٹھوں اور مجھے مال اور اولاد دی جائے تو میں ادا کر دوں گا۔ اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔

درزی کا ذکر

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے مدعو کیا کھانا اس نے تیار کیا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اس دعوت میں گیا۔ اس نے رسول اللہ ﷺ کو روٹی اور شوربہ پیش کیا جس میں لوکی اور گوشت کی بوٹیاں تھیں میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ لوکی کو

16- باب: یَمَحَقُ اللَّهُ

الرِّبَا وَيُزِيهِ الصَّدَقَاتِ

996- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (الْحِلْفُ مُنْفِقَةٌ لِلْسِّلَعَةِ، مُبْحَقَةٌ لِلْبَرَكَاتِ).

17- باب ذِكْرِ الْقَلِينِ وَالْخَدَّادِ

997- عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، وَكَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ، فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاةً، قَالَ: لَا أُعْطِيكَ حَتَّى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ: لَا أَكْفُرُ حَتَّى يُمِيتَكَ اللَّهُ، ثُمَّ تُبْعَثَ. فَقَالَ: دَعْنِي حَتَّى أَمُوتَ وَأُبْعَثَ، فَسَأَوْنِي مَالًا وَوَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَتَزَلْتُ (أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَقَالَ لَأُوتِيَنَّ مَالًا وَوَلَدًا أَظْلَعَ الْغَيْبِ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمَنِ عَهْدًا).

18- باب ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

998- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ. قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ذَلِكَ الطَّعَامِ، فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ خُبْزًا وَمَرَقًا، فِيهِ دُبَّاءٌ وَقَيْدِيدٌ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالِي

الْقَصْعَةِ، قَالَ: فَلَمْ أَزَلْ أَحِبُّ النَّبَاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ.

پیالوں کے کناروں سے تلاش کرتے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں اس دن سے میں لو کی پسند کرنے لگا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے آقا و مولا ﷺ سے اس قدر والہانہ عشق کرتے تھے کہ آپ ﷺ کی پسند ان کی پسند بن جایا کرتی تھی حالانکہ پسندنا پسند کوئی اختیاری عمل نہیں لیکن صحابہ کرام عشق رسول اللہ ﷺ کے معاملے میں اتنے اعلیٰ درجے پر تھے کہ جہاں ان کی بے اختیاری بھی آقا و مولا ﷺ کے تابع ہو جی یا کرتی تھی۔

### 19- باب شراء الدواب والحديد

999 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ، فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَأُغْيَا، فَأَتَى عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (جَابِرُ؟) فَقُلْتُ نَعَمْ، قَالَ: (مَا شَأْنُكَ؟) قُلْتُ: أَهْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَأُغْيَا، فَتَخَلَّفْتُ، فَنَزَلَ بِحُجْنَةٍ بِمُحْجَنِهِ، ثُمَّ قَالَ: (ارْكَبْ). فَرَكِبْتُ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكْفَهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (تَزَوَّجْتَ؟) قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا؟) قُلْتُ: بَلْ ثَيِّبًا، قَالَ: (أَفَلَا جَارِيَةٌ تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ؟) قُلْتُ: إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَتَمْشُطُهُنَّ وَتَقُومُ عَلَيْهِنَّ، قَالَ: (أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ، فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ). ثُمَّ قَالَ: (أَتَبِيعُ بِمَتْلُوكٍ؟) قُلْتُ: نَعَمْ، فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأَوْقِيَّةٍ، ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَبِيلِي وَقَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ، فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ، قَالَ: (الآنَ قَدِمْتَ؟).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک غزوہ کے اندر میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میرے اونٹ نے مجھے دیر کر دی کیونکہ میں تھک گیا تھا چنانچہ نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا جابر! میں عرض گزار ہوا جی حضور۔ فرمایا کیا حال ہے عرض کیا اونٹ نے دیر کر دی یہ تھک گیا ہے آپ ﷺ میرے پیچھے آ کر نیچے اترے اور اسے اپنی چھتری ماری پھر فرمایا کہ سوار ہو جاؤ۔ میں سوار ہوا تو اونٹ کو روکنے لگا کہ رسول اللہ ﷺ سے آگے نہ نکل جائے۔ ارشاد فرمایا تم نے شادی کر لی عرض کی جی ہاں فرمایا کنواری سے یا بیوہ سے عرض کیا کہ بیوہ سے فرمایا بڑکی سے کیوں نہ کی تم اس سے کھیتے وہ تم سے کھیلتی۔ میں عرض گزار ہوا میری بہنیں ہیں میں نے چاہا کہ ایسی عورت سے شادی کروں جو انہیں اکٹھی رکھے ان کی کنگھی چوٹی کرے اور ان کی ٹمرانی کرے فرمایا کہ تم پہنچنے والے ہو جب پہنچ جاؤ تو سمجھ داری سے کام لینا پھر فرمایا کیا تم اونٹ بیچو گے؟ میں نے عرض کی ہاں ہیں آپ ﷺ نے ایک اوقیہ میں خرید لیا۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ مجھ سے پہلے پہنچ گئے اور میں دوسرے دن صبح کو پہنچا اور

قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: (فَدَعُ بَحْلَكَ، فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكَعَتَيْنِ). فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ، فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أَوْقِيَّةً. فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ، فَأَرْجَحَ فِي الْمِيزَانِ، فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ، فَقَالَ: (ادْعُ لِي جَابِرًا). قُلْتُ: الْآنَ يَرُدُّ عَلَى الْجَمَلِ، وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضُ إِلَيَّ مِنْهُ، قَالَ: (خُذْ بَحْلَكَ وَلَكَ ثَمَنُهُ).

## 20- باب ذِكْرِ الْحَجَّامِ

1000 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَجَّمَ أَبُو طَيْبَةَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ لَهُ بِصَاعٍ مِنْ تَمْرٍ، وَأَمَرَ أَهْلَهُ أَنْ يُخَفِّفُوا مِنْ خَرَاجِهِ.

1001 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: اخْتَجَّمَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْطَى الَّذِي حَجَّمَهُ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا لَمْ يُعْطِهِ.

## 21- باب التَّجَارَةِ فِي مَا يُكْرَهُ كُسْبُهُ

1002 - عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا اشْتَرَتْ مُرَقَّةً فِيهَا تَصَاوِيرُ، فَنَبَّأَ رَحَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَامَ عَلَى الْبَابِ، فَلَمْ يَدْخُلْهُ، قَالَتْ: فَعَرَفْتُ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَّةَ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ ﷺ مَاذَا أَذْنَبْتُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا بَالُ هَذِهِ التُّرُقَّةِ). قُلْتُ:

مسجد میں حاضر ہوا آپ ﷺ کو مسجد کے دروازے پر تشریف فرما پایا۔ دریافت فرمایا تم اب آئے ہو؟ میں نے عرض کی جی ہاں فرمایا اپنا اونٹ چھوڑ جاؤ اور اندر جا کر دو رکعت نماز پڑھ لو میں چلا جب مُر گیا تو فرمایا جابر کو بلاؤ میں نے دل میں کہا اب آپ ﷺ اونٹ کو لوٹائیں گے اور اس سے زیادہ ناپسندیدہ چیز میرے لیے کوئی نہیں تھی۔ ارشاد فرمایا اپنا اونٹ لو اور قیمت بھی لے جاؤ۔

## سینگ لگانے والے کا ذکر

حضرت انس بن مالک جیٹ نے فرمایا کہ ابو طیبہ بنی ثعلبہ نے رسول اللہ ﷺ کو سینگ لگائی تو آپ ﷺ نے اسے ایک صاع سمجھور دینے کا حکم دیا اور اس کے آقاؤں کو حکم دیا کہ اس کے محصول میں کمی کریں۔

حضرت ابن عباس جیٹ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سینگ لگوائی اور سینگ لگانے والے کو کچھ دینا سُر سکی جرت حرام ہوتی تو نہ دیتے۔

## ایسی چیزوں کی تجارت جن کی کمائی درست نہیں

حضرت عائشہ جیٹ سے روایت ہے انہوں نے ایک تکیہ خریدا جس میں تصویریں تھیں۔ جب اسے رسول اللہ ﷺ نے دیکھا تو رک گئے اور تشریف نہیں لائے میں نے چہرہ مبارک میں ناپسندیدگی دیکھی تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں لندہ اور رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں میں نے کیا گناہ کیا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ تکیہ کیسا ہے۔ میں نے عرض کیا میں نے آپ کے لیے خریدا ہے کہ حضور اس پر بیٹھیں اور ٹیک

اشْتَرَيْتُهَا لَكَ لِتَقْعُدَ عَلَيْهَا وَتَوْسِدَها، فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّورِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعَذَّبُونَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ). وَقَالَ: (إِنَّ الْبَيْتَ الَّذِي فِيهِ الصُّورُ لَا تَدْخُلُهُ الْمَلَائِكَةُ).

## 22- باب إذا اشترى شيئاً فوهب

مِنْ سَاعَتِهِ قَبْلَ أَنْ يَتَفَرَّقَا

1003 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَكُنْتُ عَلَى بَكْرِ صَعْبٍ لِعُمَرَ، فَكَانَ يَغْلِبُنِي فَيَتَقَدَّمُ أَمَامَ الْقَوْمِ، فَيَذْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، ثُمَّ يَتَقَدَّمُ، فَيَذْجُرُهُ عُمَرُ وَيَرُدُّهُ، فَقَالَ: النَّبِيُّ ﷺ لِعُمَرَ (بُعْثِيهِ). قَالَ: هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (بُعْثِيهِ) فَبَاعَهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هُوَ لَكَ يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ، تَصْنَعُ بِهِ مَا شِئْتَ).

## 23- باب ما يكره من الخداع في البيع

1004 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا

ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ يُخَدِّعُ فِي الْبَيْعِ، فَقَالَ: (إِذَا بَايَعْتَ فَقُلْ: لَا خِلَافَةَ).

## 24- باب ما ذكر في الأسواق

1005 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

لگائیں تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ان تصاویر بنانے والوں کو قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا ان سے کہا جائے گا جو تم نے بنایا ہے اس میں جان ڈالو اور فرمایا جس گھر میں یہ تصویریں ہوتی ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

## جب کوئی چیز خرید لے اور اسی وقت

جدا ہونے سے پہلے اسے ہبہ کر دے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم لوگ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ایک نئے سرکش اونٹ پر سوار تھا جو میرے قابو سے نکل کر سب سے آگے بڑھ جاتا تھا اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ ڈانٹ کر لوٹاتے پھر وہ آگے بڑھ جاتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسے ڈانٹ کر پیچھے کرتے۔ نبی کریم ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اسے مجھے بیچ دو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ حضور کی خدمت میں نذر ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے بیچ دو تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ بیچ دیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا وہ تمہارا ہے اے عبد اللہ بن عمر جو چاہو کرو۔

## بیچ میں دھوکا ناپسندیدہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے بیچ میں دھوکہ دیا جاتا ہے فرمایا جب بیچ کرو تو کہہ دیا کرو دھوکہ نہیں ہونا چاہیے۔

## بازاروں کا ذکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ



قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَغْزُوا جَيْشُ  
الْكَعْبَةِ. فَإِذَا كَانُوا بِبَيْدَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ  
يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ). قَالَتْ: قُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ،  
وَفِيهِمْ أَسْوَاقُهُمْ، وَمَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ؟ قَالَ:  
(يُخَسَفُ بِأَوَّلِهِمْ وَآخِرِهِمْ، ثُمَّ يُبْعَثُونَ عَلَى  
نِيَابِهِمْ).

1006 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي السُّوقِ، فَقَالَ  
رَجُلٌ: يَا أَبَا الْقَاسِمِ، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ  
فَقَالَ: إِنَّمَا دَعَوْتُ هَذَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (سَمُّوا  
بِاسْمِي، وَلَا تَكْتُبُوا بِكُنْيَتِي).

1007 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ الدَّوْسِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنَ  
النَّهَارِ، لَا يُكَلِّمُنِي وَلَا أَكَلِمُهُ، حَتَّى أَتَى سُوقَ بَنِي  
قَيْنُقَاعَ، فَجَلَسَ بِفَنَاءِ بَيْتِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا، فَقَالَ: (أَتَمَّ لُكْعُ أَتَمَّ لُكْعٍ). فَحَبَسَتْهُ  
شَيْئًا فَظَنَنْتُ أَنَّهَا تُلَبِّسُهُ سَخَابًا أَوْ تُغَسِّلُهُ،  
فَجَاءَ يَشْتَدُّ حَتَّى عَانَقَهُ وَقَبَّلَهُ، وَقَالَ: (اللَّهُمَّ  
أَحْبِبْهُ وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُ).

1008 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک لشکر کعبے پر حملہ کرے گا  
جب وہ سر زمین بیداء پر پہنچے گا تو ان کے اگلے پچھلے سب کو  
زمین میں دھنسا دیا جائے گا آپ ﷺ فرماتی ہیں کہ میں نے  
عرض کیا کہ ان کے اگلے پچھلے سب کیسے دھنسا دیئے جائیں گے  
حالانکہ ان میں ان کے بازار ہونگے اور وہ لوگ بھی ہونگے جو  
ان میں نہ ہونگے۔ ارشاد فرمایا اگلے پچھلے سب دھنسا دیئے  
جائیں گے پھر اپنی اپنی نیتوں پر اٹھائے جائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ بازار میں تھے ایک  
(یہودی) نے کہا اے ابوالقاسم! تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ  
نے مڑ کر اس کو دیکھا تو اس نے کہا میں نے اس (فلاں) کو پکارا  
تھا تو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے نام پر  
نام رکھو میری کینت پر کینت نہ رکھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ دن کے ایک حصے میں نکلے  
اور آپ ﷺ نے نہ مجھ سے کچھ ارشاد فرمایا اور نہ میں نے کچھ  
عرض کیا یہاں تک کہ نبی قنیقاع کے بازار میں تشریف لائے  
اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر کے صحن میں تشریف فرما ہوئے اور  
فرمایا کیا یہاں بچہ ہے؟ کیا یہاں بچہ ہے؟ آپ ﷺ نے کچھ  
دیر روکے رکھا میں سمجھا کہ وہ اسے ہار پہتا رہی ہیں یا نہل رہی  
ہیں و دوڑتا ہوا آیا تو آپ ﷺ نے اسے سینے سے لگا لیا اور بوسہ  
دیا اور ارشاد فرمایا اے اللہ اس سے محبت فرما اور اس سے محبت  
رکھ جو اس سے محبت کرے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و



رحیم ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ سواروں سے غلہ خرید لیتے تھے۔ اس لیے آپ ﷺ ان کے پاس آدمی بھیجتے تھے کہ جہاں خرید رہا ہے وہیں غلہ بیچنے سے روک دیں جب تک وہاں نہ منتقل ہو جائے جہاں وہ فروخت ہوتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما یہ بھی فرماتے ہیں نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ نے غلہ کو بیچنے سے منع فرمایا ہے جب تک اس پر قبضہ نہ کر لیا جائے۔

بازاروں میں شور و غل کا ناپسند ہونا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ کا وہ وصف جو تورات میں مذکور ہے پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا ہاں بخدا قرآن میں جو وصف آپ ﷺ کے مذکور ہیں ان میں سے کچھ تورات میں بھی مذکور ہیں۔ اے نبی ﷺ ہم نے تم کو حاضرنا ضرر شہادت دینے والا ڈار سنانے والا بنا کر بھیجا ہے اور امیوں کی پناہ بنا کر تم میرے بندے اور رسول ہو میں نے تمہارا نام متوکل رکھا ہے نہ تو تم بد خلق ہو اور نہ سنگدل اور نہ بازاروں میں شور مچانے والے اور برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیتے ہاں معاف اور درگزر کر دیتے ہو اور اس وقت تک ان کو نہ اٹھائے گا جب تک ٹیڑھے مذہب کو سیدھا نہ کر دیں کہ لوگ لا الہ الا اللہ کہنے لگیں اور اس سے مذہبی آنکھیں، بہرے کان اور پردے پڑے ہوئے دلوں کو کھول نہ دے۔

ناپ تول کی اجرت بائع اور دینے والے پر ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ (میرے والد) عبداللہ بن عمرو بن حرام رضی اللہ عنہ کی وفات ہو گئی

أَتْلَهُمْ كَانُوا يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مِنَ الرُّكَبَانِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَبْعُهُمْ إِلَيْهِمْ مَنْ يَمْنَعُهُمْ أَنْ يَبِيعُوهُ حَيْثُ اشْتَرَوْهُ حَتَّى يَنْقُلُوهُ حَيْثُ يَبْلَغُ الطَّعَامُ. وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُبَاعَ الطَّعَامُ إِذَا اشْتَرَاهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ.

25- باب كراهية السَّخَبِ فِي السُّوقِ

1009 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي التَّوَرَاةِ. قَالَ: أَجَلٌ، وَاللَّهُ إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِي التَّوَرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِي الْقُرْآنِ: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا، وَحِزْرًا لِلْأُمِّيِّينَ، أَنْتَ عَبْدِي وَرَسُولِي سَمَّيْتُكَ الْمُتَوَكِّلَ، لَيْسَ بِفَقِظٍ وَلَا غَلِيظٍ وَلَا سَخَّابٍ فِي الْأَسْوَاقِ، وَلَا يَدْفَعُ بِالسَّيِّئَةِ السَّيِّئَةَ، وَلَكِنْ يَغْفُو وَيَغْفِرُ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُقِيمَ بِهِ الْبَيْلَةَ الْعَوْجَاءَ، بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَفْتَحَ بِهَا أَعْيُنًا عُمَيًّا، وَأَذَانًا صُمًّا، وَقُدُوبًا غُلْفًا

26- باب الْكَيْلِ عَلَى الْبَائِعِ وَالْمُعْطَى

1010 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَوَفَّى عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمْرٍو بْنِ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ فَاسْتَعْنَتْ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى غُرْمَائِهِ أَنْ يَضَعُوا مِنْ دَيْنِهِ. فَطَلَبَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْهِمْ. فَلَمْ يَفْعَلُوا. فَقَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ (أَذْهَبْ فَصَيِّفْ تَمْرَكَ أَصْنَافًا، الْعَجْوَةَ عَلَى حِدَةٍ وَعَنْقَ زَيْدٍ عَلَى حِدَةٍ. ثُمَّ أَرْسِلْ إِلَيَّ). فَفَعَلْتُ. ثُمَّ أَرْسَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَلَسَ عَلَى أَعْلَاكَ، أَوْ فِي وَسْطِهِ. ثُمَّ قَالَ: (كُلْ لِقَوْمٍ). فَيَكُلُّهُمْ حَتَّى أَوْفَيْتُهُمُ الَّذِي لَهُمْ. وَبَقِيَ ثَمَرِي. كَأَنَّهُ لَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ شَيْءٌ.

اور ان پر قرض تھا میں نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سے ان کے قرض کے بارے میں مدد طلب کی کہ وہ ان کے قرض کو کچھ معاف کر دیں۔ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ان سے فرمایا مگر انہوں نے کم نہیں کیا۔ اب نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مجھے فرمایا جاؤ اور پہلے کھجوریں الگ الگ کرو یعنی عجوہ ایک طرف اور عنق ایک طرف۔ پھر میرے لیے پیغام بھیج دینا میں نے ایسا ہی کر کے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے لیے پیغام بھیج دیا آپ ﷺ ان کے اوپر یاد درمیان میں تشریف فرما ہوئے پھر فرمایا کہ لوگوں کو ناپ دو میں نے انہیں ناپ کر دیا یہاں تک کہ میں نے جتنا ان کا مطالبہ تھا پورا دیدیا اور میری کھجوروں میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کچھ بھی کم نہیں ہوئی۔

فائدہ: سبحان اللہ مزدجل۔ یہ آپ ﷺ کی برکت کا ظہور اس حدیث مبارکہ سے بخوبی ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ کا ان کھجوروں کے درمیان صرف تشریف فرما ہونا ہی باعث برکت بن گیا یقیناً آپ ﷺ کی ذات مبارکہ ہم گناہ گاروں کے لیے کل بروز قیامت باعث برکت و شفاعت ہوگی۔

### ناپنا مستحب ہے

حضرت مقدم بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا۔ اپنے غلے کو ناپ لو برکت دی جائیگی۔

نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کے صاع اور مد کا بابرکت ہونا حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا ب شک ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعائی اور میں نے مدینہ کو حرم بنایا جسے ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو بنایا

### 27- باب مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْكَيْلِ

1011 - عَنْ الْبُقْدَامِيِّ بْنِ مَعْدِيكَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَيْلُوا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ).

### 28- باب بَرَكَةِ صَاعِ النَّبِيِّ ﷺ وَمُدِّهِمْ

1012 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ. وَدَعَا لَهَا. وَحَرَّمَتُ الْمَدِينَةَ كَمَا حَرَّمَ إِبْرَاهِيمُ مَكَّةَ. وَدَعَوْتُ لَهَا فِي مُدِّهَا).

تھا اور میں نے مدینے کے لیے اس کے مد اور صاع میں برکت کی دعا کی جیسے ابراہیم علیہ السلام نے مکے کے لیے کی تھی۔

غلہ کی بیع اور

ذخیرہ اندوزی کا ذکر

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ان لوگوں کو دیکھا کہ کھاتے دیکھا ہے جو اندازے سے غلہ خریدتے اور اپنے ٹھکانے لانے سے پہلے بیچ دیتے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی قبضہ کرنے سے پہلے اپنا غلہ بیچ دے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا یہ کیوں تو فرمایا کہ یہ درہم کو درہم کے عوض بیچنا ہوا غلہ تو بعد میں ہے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سونا سونے کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو گندم گندم کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو کھجوریں کھجوروں کے بدلے سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہوں جو جو کے بدلے سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔

اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے نہ اس کے

مول پر مول کرے جب تک وہ اجازت

نہ دے دے یا چھوڑ نہ دے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

وَصَاعَهَا، مِثْلَ مَا دَعَا إِبْرَاهِيمَ، عَلَيْهِ السَّلَامُ، لِمَكَّةَ.

29- باب مَا يُذْكَرُ فِي

بَيْعِ الطَّعَامِ وَالْحُكْرَةِ.

1013 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

قَالَ: رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ الطَّعَامَ مُجَازِفَةً يُضْرَبُونَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعُوهُ حَتَّى يُنْزِلُوهُ إِلَى رِحَالِهِمْ.

1014 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يَبِيعَ الرَّجُلُ طَعَامًا حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ. قِيلَ لِابْنِ عَبَّاسٍ: كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ: ذَلِكَ كَرَاهِهِمْ بِدَرَاهِمَ، وَالطَّعَامَ مُرْجَأًا.

1015 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ يُخْبِرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ، وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ).

30- باب لَا يَبِيعُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ

وَلَا يَسْوِمُ عَلَى سَوِّمِ أَخِيهِ،

حَتَّى يَأْذَنَ لَهُ أَوْ يَتْرَكَ

1016 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

نے اس سے منع فرمایا کہ شہری دیہاتی کے ہاتھ بیچے یا خرید، مقصود نہ ہو اور بولی بولے اور نہ کوئی اپنے بھائی کی بیع پر بیع کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی پر منگنی کرے اور کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے تاکہ جو کچھ اس کے برتن میں ہے اسے اپنے میں اندلیے۔

### نیلامی کی بیع

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے اپنے غلام سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تم آزاد ہو پھر انھیں اس غلام کے فروخت کرنے کی احتیاج ہو گئی تو نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ نے اسے لیا اور فرمایا اسے میرے ہاتھ سے کون خریدتا ہے اس نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اتنے اتنے میں خرید لیا تو آپ ﷺ نے انہیں دے دیا۔

### دھوکے اور حمل کے حمل کی بیع

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے حمل کے حمل کی بیع سے منع فرمایا اہل جاہلیت میں یہ بیع کرتے تھے ایک شخص اس شرط پر اونٹ خریدتا کہ اس کی قیمت اس وقت دے گا جب اس اونٹ کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ جنے۔

بائع کو اونٹ اور گائے اور بکری اور کسی بھی دودھ والے جانور کا دودھ (تھنوں میں) روکے رکھنے کی ممانعت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رؤف و رحیم ﷺ فرماتے ہیں کہ جس نے ایسی بکری خریدی جس کا دودھ روکا گیا ہو بعد اس کے دوا ہوا ہے اختیار ہے کہ چاہے تو رکھ لے ورنہ چاہے

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا يَبِيعَ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خُطْبَةِ أَخِيهِ، وَلَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْفَأَ مَا فِي إِنْثَائِهَا.

### 31- باب بَيْعِ الْمَرْأَةِ

1017 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِهَا: أَنَّ رَجُلًا أَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ، فَاحْتِاجَ فَأَخَذَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي؟) فَاشْتَرَاهُ نَعِيمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بِكَذَا وَكَذَا، فَدَفَعَهُ إِلَيْهِ.

### 32- باب بَيْعِ الْغَرَرِ وَحَبْلِ الْحَبْلَةِ

1018 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبْلِ الْحَبْلَةِ، وَكَانَ بَيْعًا يَتَّبَاعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ: كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجُزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجِجَ النَّاقَةُ، ثُمَّ تُنْتَجِجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا.

### 33- باب النَّهْيِ لِلْبَائِعِ أَنْ لَا

يُحْفِلَ الْإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ

1019 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ اشْتَرَى غَنَمًا مُصَرَّاةً فَاحْتَلَيْهَا، فَإِنْ رَضِيَهَا أَمْسَكَهَا، وَإِنْ

تو اسے لوٹا دے اور اس کے دو دھ کے عوض ایک صاع کھجور بھی۔

### زنا کار غلام کی بیع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب باندی زنا کرے اور اس کا زنا ظاہر ہو جائے تو اسے کوڑے مارو صرف ملامت نہ کرو پھر اگر زنا کرے تو پھر کوڑے مارو صرف ملامت نہ کرو پھر اگر تیسری مرتبہ بھی زنا کرے تو اسے فروخت کر دو خواہ بالوں کی رسی کے بدلے لے لے۔

کیا شہری دیہاتی کی کوئی چیز اجرت کے بغیر بیچے اور اس کی مدد کرے اور اس کے ساتھ خیر خواہی کرے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے نہ ملو اور شہری دیہاتی کی چیز نہ بیچے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھ گیا اس ارشاد کا کیا مطلب ہے کہ شہری دیہاتی کی چیز نہ بیچے فرمایا اس کا دلال نہ بنے یعنی اجرت لے کر نہ بکوائے۔

آگے بڑھ کر تجارتی قافلوں سے ملنے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے بعض، بعض کی بیع پر بیع نہ کرے اور سامان تجارت جب تک بازار میں نہ اتار دیا جائے آگے بڑھ کر نہ ملے۔

منقی کے عوض منقی

غلے کو فروخت کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے مزانہ سے منع فرمایا۔ مزانہ یہ ہے کہ تر کھجور کو خشک

سُخِطَهَا فِي حَلَبَتِهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ).

### 34- باب بَيْعِ الْعَبْدِ الزَّانِي.

1020 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَتَبَيَّنَ زَنَاهَا فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ فَلْيَجْلِدْهَا، وَلَا يُتْرَبْ، ثُمَّ إِنْ زَنَتِ الثَّالِثَةَ فَلْيَبِعْهَا، وَلَوْ بِحَبْلٍ مِنْ شَعْرٍ).

### 35- باب هَلْ يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ بَغِيرِ

أَجْرٍ وَهَلْ يُعِينُهُ أَوْ يَنْصَحُهُ

1021 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَلْقُوا الرُّكْبَانَ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ). فَقِيلَ لِبْنِ عَبَّاسٍ: مَا قَوْلُهُ: لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ. قَالَ: لَا يَكُونُ لَهُ يَمْسَارًا.

### 36- باب النَّهْيِ عَنْ تَلْقَى الرُّكْبَانَ

1022 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا تَلْقُوا السِّلْعَ حَتَّى يُهَبَّطَ بِهَا إِلَى الشُّوقِ).

### 37- باب بَيْعِ الزَّبِيبِ بِالزَّبِيبِ

وَالطَّعَامِ بِالطَّعَامِ

1023 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْمَزَابِنَةِ، وَالْمَزَابِنَةُ: بَيْعُ



الثَّيْرَ بِالثَّيْرِ كَيْلًا، وَبَيْعُ الزَّيْبِ بِالْكَرْمِ  
كَيْلًا

### 38- باب بَيْعِ الشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ

1024 - عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ التَّمَسَّ صَرْقًا بِمِائَةِ دِينَارٍ، قَالَ: فَدَعَانِي طَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدٍ اللَّهِ، فَتَرَاوَضْنَا، حَتَّى اضْطَرَفَ مِئِي، فَأَخَذَ الذَّهَبَ يُقْلِبُهَا فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَالَ: حَتَّى يَأْتِيَ خَازِنِي مِنَ الْغَابَةِ، وَعُمَرُ يَسْمَعُ ذَلِكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَا تُفَارِقُهُ حَتَّى تَأْخُذَ مِنْهُ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبًا إِلَّا هَاءُ وَهَاءُ... وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ).

### 39- باب بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

1025 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ، وَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ، وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ، كَيْفَ شِئْتُمْ).

### 40- باب بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ

1026 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَبِيعُوا لِنَهَبٍ بِالنَّهَبِ إِلَّا مَثَلًا بِمَثَلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ

کھجور اور منقہ کو انگوروں کے عوض ناپ کر بیچنا۔

### جو کے عوض جو کی بیع

حضرت مالک بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے سو دینار لوٹانے کی ضرورت پڑی پس مجھے حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے بلایا اور ہم دونوں رضا مند ہو گئے یہاں تک کہ مجھ سے سونے کو لے کر وہ اپنے ہاتھ میں اٹھنے لگے اور فرمایا میرے خزانچی کو غابہ سے آ جانے دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سن رہے تھے فرمایا خدا کی قسم ان سے جدا نہ ہونا جب تک رقم نہ لے لو یونکہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کہ سونے کے بدلے سونا سود ہے مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ کھجوروں کے بدلے کھجوریں سود ہیں مگر جبکہ ہاتھوں ہاتھ ہو۔ باقی حدیث آگے آچکی ہے۔

### سونے کو سونے کے عوض بیچنا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اور سونے کو سونے کے برابر ہی بیچو اور چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر ہی بیچو اور سونے کو چاندی کے عوض اور چاندی کو سونے کی عوض جیسے چاہو بیچو۔

### چاندی کے بدلے چاندی بیچنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے مت بیچو مگر برابر برابر اور کم زیادہ نہ کرو اور چاندی چاندی کے عوض نہ بیچو مگر یہ کہ برابر برابر ہو اور کم زیادہ نہ کرو اور ادھار کو



نقد کے بدلے مت بیجو۔

دینار کو دینار کے عوض ادھار بیچنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا دینار کو دینار سے اور درہم کو درہم سے برابر برابر بیچا جائے تو ان سے کہا گیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایسے نہیں کہتے تو حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا کتاب اللہ میں سے پایا تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا یہ سب میں نہیں کہتا اور آپ ﷺ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو مجھ سے زیادہ جانتے ہیں ہاں مجھے اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے خبر دی ہے کہ نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سود صرف ادھار میں ہے۔

چاندی کی سونے کے بدلے ادھار بیع

حضرت براہین عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے بیع صرف کے متعلق پوچھا گیا تو ان میں سے ہر ایک نے فرمایا کہ یہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں اور دونوں فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کو چاندی کے بدلے ادھار بیچنے سے منع فرمایا ہے۔

بیع مزابنہ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پھل کو اس وقت تک نہ بیجو جب تک وہ نفع کے لائق نہ ہو جائیں اور درخت پر لگے ہوئے پھل کو خشک کھجور کے بدلے نہ بیجو۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے

إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَلَا تُشْفُوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ، وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

41- باب بیع الدینار بالدینار نساءً

1027 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ، وَالدرهمُ بِالدِّرهمِ فَقِيلَ لَهُ: فَإِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا يَقُولُهُ، فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ لَا ابْنَ عَبَّاسٍ. سَمِعْتُهُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، أَوْ وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى؛ قَالَ: كُلُّ ذَلِكَ لَا أَقُولُ، وَأَنْتُمْ أَعْلَمُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنِّي، وَلَكِنِّي أُخْبِرُنِي أُسَامَةُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا رَبًّا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ).

42- باب بیع الورق بالذهب نسیئةً

1028 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، أَنَّهُمَا سُئِلَا عَنِ الصَّرْفِ، فَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يَقُولُ: هَذَا خَيْرٌ مِنِّي، فَيَكْلَاهُمَا يَقُولُ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالْوَرَقِ دَيْنًا.

43- باب بیع المزابنة

1029 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلاَحُهُ، وَلَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ بِالثَّمَرِ قَالَ وَأَخْبَرَنِي زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَخَّصَ بَعْدَ ذَلِكَ فِي بَيْعِ  
الْعَرِيَّةِ بِالرُّطْبِ أَوْ بِالشَّهْرِ. وَلَمْ يُرَخَّصْ فِي  
غَيْرِهِ.

فرمایا کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھے خبر دی کہ بعد میں  
رسول اللہ ﷺ نے بیع عریہ کی اجازت مرحمت فرمائی یعنی تر  
کھجوروں کی خشک کھجوروں کے بدلے بیچنے کی مگر دوسری  
چیزوں کی اجازت نہیں فرمائی۔

1030 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم ﷺ درجیم رضی اللہ عنہ نے پھل بیچنے سے منع فرمایا جب تک وہ  
پک نہ جائیں اور سوائے عرایا کے ان میں سے کسی کو دینا نہ  
درہم کے علاوہ کسی اور چیز کے عوض نہ بیچا جائے۔

نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعِ الشَّهْرِ حَتَّى يَطِيبَ، وَلَا  
يُبَاعَ شَيْءٌ مِنْهُ إِلَّا بِالْذِّينَارِ وَالْدِرْهَمِ إِلَّا  
لِعَرَايَا.

درخت کے پھل کی سونے

اور چاندی کے عوض بیع

44 باب: بَيْعُ الشَّهْرِ عَلَى رُؤُوسِ

النَّخْلِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

1031 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے پانچ دن یا اس سے کم میں عرایا کی بیع، اجازت عطا فرمائی  
ہے۔

النَّبِيُّ ﷺ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا فِي خَمْسَةِ  
أَوْسُقٍ، أَوْ كُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ.

پکنے سے پہلے

پھلوں کا بیچنا

45 باب: بَيْعُ الْيَمَارِ قَبْلَ

أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا

1032 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ کے زمانہ مبارک میں لوگ پھلوں کو بیچ دیا کرتے تھے جب  
پھل کاٹے جاتے اور ان سے قیمت کا تقاضا کیا جاتا تو خریدار  
کہتے کہ پھل کو دمان کی بیماری لگ گئی ہے اسے قشام لگ گیا اور  
پھلوں کی بیماری کا ذکر کرتے جب آپ ﷺ کی خدمت میں  
جھگڑے بکثرت آنے لگے تو رسول اللہ ﷺ نے بطور مشورہ  
ارشاد فرمایا جب یہ جھگڑے نہیں چھوڑ سکتے تو جب تک پھل  
قابل انتفاع نہ ہو جائیں مت بیچو۔

قَالَ: كَانَ النَّاسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
يَتَبَايَعُونَ الْيَمَارَ، فَإِذَا جَدَّ النَّاسُ وَحَظَرَ  
تَقَاضِيهِمْ قَالَ الْمُبْتَاعُ: إِنَّهُ أَصَابَ الشَّهْرَ  
لِلْمَانِ، أَصَابَهُ مُرَاضٌ، أَصَابَهُ قُشَامٌ،  
غَاهَاتٌ يَحْتَجُّونَ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَهَا  
كَثُرَتْ عِنْدَهُ الْخُصُومَةُ فِي ذَلِكَ: (فِيمَا لَا فَلَا  
يَتَبَايَعُوا حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُ الشَّهْرِ).

كَالْمَشُورَةِ يُشِيرُ بِهَا لِكثْرَةِ خُصُومَتِهِمْ.

1033 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُبَاعَ الشَّمْرَةُ حَتَّى تُشَقَّحَ. فَقِيلَ: مَا تُشَقِّحُ؟ قَالَ تُحْمَرُ وَتُصْفَرُ وَيُؤْكَلُ مِنْهَا.

46- بَابُ إِذَا بَاعَ الزَّيْتُ قَبْلَ أَنْ يَبْدُو

صَلَاحُهَا ثُمَّ أَصَابَتْهُ عَاهَةٌ

1034 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

وَقَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الزَّيْتِ حَتَّى تُزْهِىَ. فَقِيلَ لَهُ: وَمَا تُزْهِى؟ قَالَ: حَتَّى تَحْمَرَّ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَرَأَيْتَ إِذَا مَنَعَ اللَّهُ الشَّمْرَةَ بِمَ يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ).

47- بَابُ إِذَا أَرَادَ بَيْعَ تَمْرٍ يَتَمَرُّ خَيْرٌ مِنْهُ

1035 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي

هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرٍ، فَجَاءَهُ بِتَمْرِ جَنِيْبٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَكُلْ تَمْرَ خَيْبَرٍ هَكَذَا). قَالَ: لَا وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هَذَا بِالصَّاعَيْنِ، وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَفْعَلْ، بَيْعُ الْجَمْعِ بِاللَّذَاهِمِ، ثُمَّ ابْتَغِ بِاللَّذَاهِمِ جَنِيْبًا).

48- بَابُ بَيْعِ الْمُخَاصَرَةِ

1036 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے شقق سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے عرض کیا گیا شقق کیا ہے فرمایا اتنے سرخ و زرد ہو جائیں کہ کھائے جاسکیں۔

قابل انتفاع ہونے سے پہلے پھلوں کو

بیچا پھر اسے کوئی آفت پہنچے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زہو سے پہلے پھلوں کو بیچنے سے منع فرمایا ہے عرض کی گئی زہو کیا ہے؟ ارشاد فرمایا یہاں تک کہ سرخ ہو جائیں پھر فرمایا دیکھو تو سہی اگر اللہ پھل کو تیار ہونے سے روک دے تو تم کس چیز کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے۔

جب کھجور کو اس سے اچھی کھجور کے عوض بیچنا چاہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر پر ایک صاحب کو مال بنایا وہ عمدہ کھجوریں لائے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہی ہیں عرض کیا نہیں بخدا یا رسول اللہ ﷺ ہم ایک صاع دو صاع کے عوض اور دو صاع تین صاع کے عوض لیتے ہیں ارشاد فرمایا ایسا مت کرو بلکہ انہیں درہموں سے بیچ دیا کرو پھر اچھی کھجوریں درہموں سے خرید لیا کرو۔

بیع مخی ضرہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہوں

نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے گیہوں کے کچے دانوں اور کچے پھلوں محض پھینک دینے اور صرف ہاتھ لگا دینے سے بیع کا عقد کرنے اور درخت پر لگی کھجوریں کو پختہ کھجوروں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی ہے۔

خرید و فروخت، اجارہ اور ناپ تول میں  
وہی حکم نافذ ہوگا جو ان کے  
درمیان معروف ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ہندہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا ابوسفیان کم خرچ آدمی ہیں اگر میں چپکے سے ان کے مال سے کچھ لے لوں تو کوئی گناہ ہے ارشاد فرمایا تو اور تیرے بچے اتنا لے سکتے ہیں جو عرف کے مطابق ہو۔

ایک شریک کا دوسرے شریک کے  
ہاتھ مال مشترک بیچنا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہر اس مال میں شفعہ کا حق دیا جو منقسم نہ ہو جب حدیں قائم کر دی گئی ہوں اور راستے بدل دیئے گئے ہوں تو شفعہ نہیں۔

کافر حربی سے غلام خرید کر  
اسے ہیبتہ کرنا یا آزاد کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضرت سارہ رضی اللہ عنہا کو بیعت فرمائی اور ایک ایسی

عنه أنه قال: نهى رسول الله ﷺ عن  
المحاقلة، والمخاضرة، والملازمة،  
والمنازلة، والمزابنة.

49- باب من أجرى أمر الأمصار على  
ما يتعارفون بينهم في البيوع  
والإجارة واليكفال، والوزن،

1037 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.  
قَالَتْ هَذَا أَمْرٌ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا لِرَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ إِنَّ أَتَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَيْخٌ، فَهَلْ عَلَى  
جُنَاحٍ أَنْ أَخَذَ مِنْ مَالِهِ سِرًّا؟ قَالَ: (خُذِي  
أَنْتِ وَبَنُوكَ مَا يَكْفِيكَ بِالْمَعْرُوفِ).

50- باب بيع الشريك  
من شريكه

1038 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَعَلَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةَ فِي كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقَسِّمْ.  
فَإِذَا وَقَعَتِ الْحُدُودُ وَصُرِفَتِ الطَّرِيقُ فَلَا  
شُّفْعَةَ.

51- باب شراء المملوك  
من الحرابي وهبته وعتيقه

1039 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَاجَرَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ  
السَّلَامُ، بِسَارَةٍ، فَدَخَلَ بِهَا قَرْيَةً فِيهَا مَلِكٌ

مِنَ الْمُلُوكِ، أَوْ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَّارَةِ، فَقِيلَ:  
 دَخَلَ إِبْرَاهِيمُ بِأَمْرَأَةٍ هِيَ مِنْ أَحْسَنِ النِّسَاءِ،  
 فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ: أَنْ يَا إِبْرَاهِيمُ، مَنْ هَذِهِ الَّتِي  
 مَعَكَ؟ قَالَ أُخْتِي، ثُمَّ رَجَعَ إِلَيْهَا، فَقَالَ: لَا  
 تُكَذِّبِي حَدِيثِي فَإِنِّي أَخْبَرْتُهُمْ أَنَّكَ أُخْتِي، وَاللَّهِ  
 إِنِّي عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ مُؤْمِنٌ غَيْرِي وَغَيْرُكَ،  
 فَأَرْسَلَ بِهَا إِلَيْهِ، فَقَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ تَوْضًا  
 وَتُصَلِّي، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ آمَنْتُ بِكَ  
 وَبِرَسُولِكَ وَأُحْصَنْتُ فَرْجِي، إِلَّا عَلَى زَوْجِي فَلَا  
 تُسَلِّطْ عَلَى الْكَافِرِ، فَعُظَّ حَتَّى رَكَضَ بِرَجُلِهِ،  
 قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: (قَالَتْ اللَّهُمَّ إِن يَمُتْ يُقَالَ:  
 هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأَرْسَلَ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهَا، فَقَامَتْ  
 تَوْضًا تُصَلِّي، وَتَقُولُ: اللَّهُمَّ إِن كُنْتُ آمَنْتُ  
 بِكَ وَبِرَسُولِكَ، وَأُحْصَنْتُ فَرْجِي، إِلَّا عَلَى  
 زَوْجِي، فَلَا تُسَلِّطْ عَلَى هَذَا الْكَافِرِ، فَعُظَّ حَتَّى  
 رَكَضَ بِرَجُلِهِ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَقَالَتْ اللَّهُمَّ  
 إِن يَمُتْ فَيُقَالَ: هِيَ قَتَلَتْهُ، فَأَرْسَلَ فِي  
 الثَّانِيَةِ، أَوْ فِي الثَّالِثَةِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ مَا  
 أَرْسَلْتُمْ إِلَيَّ إِلَّا شَيْطَانًا، ارْجِعُوهَا إِلَى  
 إِبْرَاهِيمَ، وَأَعْطُوهَا هَاجِرَةً، فَرَجَعَتْ إِلَى  
 إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَتْ: أَشَعَرْتُ أَنَّ  
 اللَّهَ كَبَتَ الْكَافِرَ وَأَخَذَهُ وَلِيدَةً.

بستی میں تشریف لے گئے جس میں ایک بادشاہ یا ایک ظالم تھا اس  
 سے کہا گیا کہ ابراہیم ایک ایسی عورت کے ساتھ آئے ہیں جو  
 حسین ترین عورتوں میں سے ہے اس بادشاہ نے ابراہیم علیہ  
 السلام کو بلا کر پوچھا اے ابراہیم تمہارے ساتھ یہ کون عورت ہے  
 فرمایا میری بہن ہے پھر ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ جنتنا کے  
 پاس لوٹے تو فرمایا وہاں جا کر میری بات جھٹلانا مت میں نے  
 انہیں بتایا ہے کہ تم میری بہن ہو بخدا اس زمین پر اس وقت  
 سوائے میرے اور تیرے اور کوئی مومن نہیں۔ بادشاہ نے انہیں  
 بلا بھیجا تو انہوں نے اٹھ کر وضو کیا اور نماز پڑھی اور فرمایا اے اللہ  
 اگر میں تجھ پر تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی شرمگاہ کو  
 ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ پر مسلط  
 نہ ہونے دینا دعا کرتے ہی وہ گر پڑا اور اینڈیاں رگڑنے لگا  
 حضرت ابو ہریرہ جنتنا فرماتے ہیں کہ یہ دیکھ کر حضرت سارہ جنتنا  
 نے فرمایا اے اللہ اگر یہ مرجائے تو کہا جائیگا اسی نے اسے مار ڈالا  
 ہے پھر وہ ٹھیک ہو گیا پھر وہ حضرت سارہ جنتنا کی طرف بڑھ  
 حضرت سارہ جنتنا نے پھر وضو کیا اور نماز پڑھی اور یہ دعا کی اے  
 اللہ اگر میں تجھ پر اور تیرے رسول پر ایمان لائی ہوں اور اپنی  
 شرمگاہ کو ماسوائے اپنے خاوند کے بچائے رکھا ہے تو اس کافر کو مجھ  
 پر مسلط نہ ہونے دینا اب پھر وہ زمین پر گرنا تک سے خوفزدہ  
 لگانے لگا اور پاؤں زمین پر رگڑنے لگا تو حضرت سارہ جنتنا نے  
 فرمایا اے اللہ اگر یہ مرجائے گا تو کہا جائیگا اسی نے سے قتل کر دیا۔  
 تو اب پھر ٹھیک ہو گیا دوسری مرتبہ یا تیسری مرتبہ اس نے اپنے  
 ہر کاروں سے کہا تم نے میرے پاس شیطان کو بھیجا ہے اسے  
 ابراہیم کے پاس لوٹا دو اور اسے ہاجرہ بھی دے دو حضرت سارہ جنتنا



حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں اور عرض کیا کیا آپ کو  
پتہ چلا کہ اللہ نے کافر کو ذلیل کر دیا اور اس سے ایک خادمہ دلوائی۔

### خزیر کو قتل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے  
قبضہ قدرت میں میری جان ہے عنقریب عیسیٰ ابن مریم اتریں  
گے وہ انصاف کرنے والے حاکم ہونگے، صلیب توڑینگے، سور  
مار ڈالیں گے، جزیہ ختم کریں گے اور ان کے زمانہ میں مال کی اتنی  
کثرت ہوگی کہ کوئی خیرات نہ لے گا۔

غیر جاندار کی تصویر بنانا  
اور اس میں کیا مکروہ ہے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے پاس  
ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی اے ابو عباس میرا ذریعہ معاش  
ہاتھ کی کاریگری ہے میں تصویریں بناتا ہوں تو حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم سے وہی بیان کروں گا جو میں نے  
رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے میں نے آپ ﷺ کو فرماتے سنا  
ہے کہ جو شخص کوئی تصویر بنائے گا اسے اللہ عزوجل ضرور  
عذاب دے گا جب تک اس میں روح نہ ڈال دے اور وہ  
کبھی بھی اس میں روح نہ ڈال سکے گا اس پر اس شخص نے  
لبی ٹھنڈی سانس لی اور اس کا چہرہ زرد پڑ گیا تو حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم پر افسوس ہے اگر تصویر بنانا ہی ہے تو  
اس درخت اور بے جان کی بناؤ۔

### 52- باب قتل الخنزیر

1040 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَيُوشِكُنَّ أَنْ يَنْزَلَ فِيكُمْ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا  
مُقْسِطًا، فَيَكْسِرَ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلَ الْخَنزِيرَ،  
وَيَضَعَ الْجُزْيَةَ، وَيَفِيضَ الْهَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ  
أَحَدٌ).

53- باب بيع التصاوير التي ليس  
فيها روح وما يكره من ذلك

1041 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُ أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا أَبَا عَبَّاسٍ إِنِّي إِنْسَانٌ  
إِنَّمَا مَعِيشَتِي مِنْ صَنْعَةِ يَدِي، وَإِنِّي أَصْنَعُ هَذِهِ  
التَّصَاوِيرَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: لَا أَحَدِيثُكَ إِلَّا  
مَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (مَنْ  
صَوَّرَ صُورَةً فَإِنَّ اللَّهَ مُعَذِّبُهَا، حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا  
الرُّوحَ، وَلَيْسَ يَنَافُخُ فِيهَا أَبَدًا). فَرَبَا الرَّجُلُ  
رَبْوَةً شَدِيدَةً وَاصْفَرَّ وَجْهُهُ، فَقَالَ: وَيْحَكَ إِنَّ  
أُبَيْتَ إِلَّا أَنْ تَصْنَعَ. فَعَلَيْكَ بِهَذَا الشَّجَرِ، كُلِّ  
شَيْءٍ لَيْسَ فِيهِ رُوحٌ.



## 54- بَابُ إِثْمٍ مِّنْ بَاعٍ حُرًّا

1042 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ: رَجُلٌ أُعْطِيَ بِي ثُمَّ عَدَّ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ، وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ، وَلَمْ يُعْطِ أَجْرَهُ).

## آزاد کو بیچنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کا قیامت کے دن میں فریق ہوگا ایک وہ جس نے میرے نام کے ساتھ عہد کیا پھر توڑ دیا دوسرے وہ جس نے کسی آزاد کو بیچا اور اس کی قیمت کھائی تیسرے وہ جس نے مزدور یا نوکر رکھا اور اس سے پورا کام لیا اور مزدوری تنخواہ نہیں دی۔

## مردار اور بتوں کی بیع

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ کو فتح مکہ کے سال میں نے یہ فرماتے سنا کہ بے شک اللہ اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سوارانہ جتوں کے بیچنے اور خریدنے کو حرام فرمادیا ہے اس پر عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ مردار کی چربیوں کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں، کیونکہ اسے کشتیوں پر ملتے ہیں اور کھالوں میں چھنائی دیتے ہیں اور اسے چراغ میں جلتے ہیں رشاد فرمادے: حرام ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل یہود کو برہادر دے جب اللہ نے مردار کی چربیوں کو حرام فرمایا انہوں نے اسے پگھلا دیا اور بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

## کتے کی قیمت

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کتے کی قیمت، زانیہ کی کمرے اور کان کے معاذ سے منع فرمایا ہے۔

## 55- بَابُ بَيْعِ الْمَيْتَةِ وَالْأَضْنَامِ

1043 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ عَامَرُ الْفَتْحِ، وَهُوَ بِمَكَّةَ: (إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمِيرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَضْنَامِ). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ شُعُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهَا يُطْلَى بِهَا الشُّفْنُ، وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ، وَيَسْتَصْبَحُ بِهَا النَّاسُ؛ فَقَالَ: (لَا، هُوَ حَرَامٌ) ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: عِنْدَ ذَلِكَ: (قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُعُومَهَا جَعَلُوهَا ثُمَّ بَاعُوهَا، فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ).

## 56- بَابُ ثَمَنِ الْكَلْبِ

1044 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ، وَخُلُوعِ الْكَاهِنِ

بسم الله الرحمن الرحيم  
35- کتاب السلم  
سلم کا بیان

مقررہ ناپ تول میں سلم کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اس وقت وہ لوگ پھلوں کے دو سال تین سال ادھار پر خرید و فروخت کرتے تھے تو ارشاد فرمایا جو ادھار فروخت کرنا چاہے تو اسے لازم ہے کہ مقررہ پیمانہ اور مقررہ وزن کے حساب سے کرے۔ ایک روایت میں ہے کہ معیار مقرر کر کے بیع کرے۔

اس سے بیع سلم کرنا جب کہ  
پاس اصل مال ہی نہ ہو

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے مبارک زمانہ خلافت میں گندم، جو، کشمش اور کھجوروں کی بیع سلم کرتے تھے۔

حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت یہ ہے کہ ہم شام سے کاشتکاروں سے گہیوں اور جو اور کشمش میں ایک مقررہ تول و مقررہ مدت پر سلم کرتے تھے ان سے کہا گیا جس کے پاس اصل مال ہو تو فرمایا ہم ان سے اس کے متعلق نہیں پوچھ کرتے تھے۔

1- باب السلم فی کَیْلٍ مَّعْلُومٍ

1045- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، وَالنَّاسُ يُسَلِّفُونَ فِي الثَّمَرِ الْعَامَ وَالْعَامِلِينَ فَقَالَ: (مَنْ سَلَفَ فِي ثَمَرٍ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَّعْلُومٍ). وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: (إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ).

2- باب السلمِ إِلَى مَنْ لَيْسَ عِنْدَهُ أَصْلٌ

1046- عَنْ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنَّا كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ وَالزَّبِيبِ وَالثَّمَرِ.

1047- وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نُسْلِفُ نَبِيْطَ أَهْلِ الشَّامِ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّيْتِ، فِي كَيْلٍ مَّعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَّعْلُومٍ، فَقِيلَ لَهُ: إِلَى مَنْ كَانَ أَصْلُهُ عِنْدَهُ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ.

بسم الله الرحمن الرحيم  
36- کتاب الشفعة  
شفعة کا بیان

شفعة کو شفیع پر پیش کرنا

حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کے غلام تھے انہوں نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا اے ساعد میرے ان دونوں مکانوں کو خرید لیں جو آپ کے محلے میں ہیں۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کہا بخدا میں آپ کو چار ہزار دینار سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی قسطوں میں۔ حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے اور اگر میں نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق زیادہ ہے تو آپ کو چار ہزار میں نہ دیتا جب کہ مجھے ان کے پانچ ہزار دینار مل رہے تھے۔ پس وہ دونوں انہیں دے دیے۔

کون سا پڑوسی سب سے قریب ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں تو کس کو ہدیہ دوں فرمایا جس کا دروازہ تجھ سے زیادہ قریب ہو۔

1- باب عَرْضُ الشَّفْعَةِ عَلَى صَاحِبِهَا

1048- عَنْ أَبِي رَافِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ جَاءَ إِلَى سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ: ابْتَغْ مِنِّي بَيْتَيَّ فِي دَارِكَ. فَقَالَ سَعْدٌ: وَاللَّهِ لَا أَزِيدُكَ عَلَى أَرْبَعَةِ آلَافٍ. مُنْجَمَةٍ أَوْ مُقْتَطَعَةٍ. فَقَالَ أَبُو رَافِعٍ: لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا خُمْسِيَّةَ دِينَارٍ. وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (الْجَارُ أَحَقُّ بِسَقْبِهِ). مَا أُعْطِيتُكُمَا بِأَرْبَعَةِ آلَافٍ. وَأَنَا أُعْطِي بِهَا خُمْسِيَّةَ دِينَارٍ. فَأَعْطَاهَا إِتْيَاةً.

2- باب أَهْلِ الْجَوَارِ أَقْرَبُ

1049- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي جَارَيْنِ، فَيَالِي أَتَيْتُمَا أَهْدِي؟ قَالَ: (إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا).



بسم الله الرحمن الرحيم  
37- کتاب الإجارة  
مزدوری کا بیان

## مزدوری کا بیان

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ساتھ قبیلہ اشعر کے دو شخص اور تھے جن کے بارے میں مجھے معلوم نہیں تھا کہ یہ دونوں عامل بننے کے ارادے سے آئے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا میں کسی منصب کے طلبگار کو عامل نہیں بناتا یا فرمایا ہرگز نہیں بناتا۔

## قراریط پر بکریاں چرانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ نے کوئی بھی ایسا نبی نہیں مبعوث فرمایا جس نے بکریاں نہ چرائی ہوں اس پر صحابہ کرام نے عرض کیا آپ بنے بھی؟ فرمایا ہاں میں بھی قراریط پر مکہ والوں کی بکریاں چراتا تھا۔

## عصر سے رات تک کیلئے مزدور رکھنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مسلمانوں اور یہود انصاری کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے

## 1 باب: فی الإجارة

1050 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْبَلْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَمَعِيَ رَجُلَانِ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَقُلْتُ: مَا عَلِمْتُ أَكُنَّمَا يَطْلُبَانِ الْعَمَلَ. فَقَالَ: (لَنْ أَوْلا نَسْتَعْمِلَ عَلَى عَمَلِنَا مَنْ أَرَادَا).

## 2- باب رَعَى الْغَنَمَ عَلَى قَرَارِيطَ

1051 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا بَعَثَ اللَّهُ نَبِيًّا إِلَّا رَعَى الْغَنَمَ). فَقَالَ أَصْحَابُهُ: وَأَنْتَ، فَقَالَ: (نَعَمْ كُنْتُ أُرْعَاهَا عَلَى قَرَارِيطَ لِأَهْلِ مَكَّةَ).

## 3- باب الإجارة من العَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ

1052 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الْمُسْلِمِينَ وَالْيَهُودِ وَالنَّصَارَى كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَأْجَرَ قَوْمًا،

يَعْمَلُونَ لَهُ عَمَلًا يَوْمًا إِلَى اللَّيْلِ عَلَى أَجْرٍ  
مَعْلُومٍ. فَعَمِلُوا لَهُ إِلَى نِصْفِ النَّهَارِ. فَقَالُوا:  
لَا حَاجَةَ لَنَا إِلَى أَجْرِكَ الَّذِي شَرَطْتَ لَنَا. وَمَا  
عَمَلْنَا بَاطِلٌ. فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَفْعَلُوا. أَكْبَلُوا  
بَقِيَّةَ عَمَلِكُمْ. وَخُذُوا أَجْرَكُمْ كَامِلًا. فَأَبَوْا  
وَتَرَكُوا. وَاسْتَأْجَرَ أَجِيرَيْنِ بَعْدَهُمْ. فَقَالَ  
لَهُمَا: أَكْبَلَا بَقِيَّةَ يَوْمِكُمَا هَذَا. وَلَكُمَا الَّذِي  
شَرَطْتُ لَهُمْ مِنَ الْأَجْرِ. فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا كَانَ  
حِينَ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَالَا: لَكَ مَا عَمَلْنَا بَاطِلٌ.  
وَلَكَ الْأَجْرُ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا فِيهِ. فَقَالَ لَهُمَا:  
أَكْبَلَا بَقِيَّةَ عَمَلِكُمَا. فَإِنَّ مَا بَقِيَ مِنَ النَّهَارِ  
شَيْءٌ يَسِيرٌ. فَأَبَيَا. وَاسْتَأْجَرَ قَوْمًا أَنْ يَعْمَلُوا  
لَهُ بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ. فَعَمِلُوا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمْ حَتَّى  
غَابَتِ الشَّمْسُ. وَاسْتَكْمَلُوا أَجْرَ الْفَرِيقَيْنِ  
كُلِّيهِمَا. فَذَلِكَ مَثَلُهُمْ وَمَثَلُ مَا قَبِلُوا مِنْ  
هَذَا الثَّوْرِ).

#### 4- باب من استأجر أجيرًا

فَتَرَكَ أَجْرَهُ. فَعَمِلَ فِيهِ

الْمُسْتَأْجَرُ فَرَادًا.

1053 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:

(اُنْطَلَقَ ثَلَاثَةٌ رَهْطٌ مِّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَتَّى

أَوَوْا الْمَبِيتَ إِلَى غَارٍ فَدَخَلُوهُ. فَأَتَحَدَّثَتْ

کام پر آدمی لگائے تاکہ وہ شام تک ایک مقررہ اجرت پر  
کام کریں پس بعض نے نصف دن تک اس کا کام کیا اور یہ  
کہ ہمیں مزدوری کی ضرورت نہیں جو شرط کی تھی اور جو ہم  
نے کام کیا وہ چھوڑا اس نے ان سے کہا کہ ایسا نہ کرو بلکہ  
باقی دن بھی کام کرو اور اپنی مزدوری لو انہوں نے انکار یہ  
اور چھوڑ گئے اس نے ان کے بعد دوسرے آدمی کام پر  
لگائے اور ان سے کہا باقی دن کا کام پورا کر دو ورنہ تمہیں وہی  
ملے گا جو میں نے ان کے لئے طے کیا تھا چنانچہ انہوں نے  
کام شروع کیا مگر عصر کے وقت کہنے لگے ہم نے اپنا کام اور  
اس کی مقررہ مزدوری دونوں چیزیں آپ کے لئے چھوڑ  
دیں ان دونوں جماعتوں سے کہا گیا کہ اپنا باقی کام کرو  
کیونکہ تھوڑا سا دن رہ گیا ہے انہوں نے انکار کر دیا یہ باقی  
دن کے لئے دوسرے آدمیوں کو کام پر لگایا تو انہوں نے  
کام کیا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ پس انہوں نے  
دونوں گروہوں کی مزدوری لے لی پس یہی مثال ہے  
مسلمانوں کی جنہوں نے اس نور کو قبول کیا۔

جو مزدور رکھے پھر وہ اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا

جائے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس کی مزدور

میں محنت کر کے اسے بڑھائے (تو وہ کون لے گا)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے

رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ”تم پہلے لوگوں میں سے

تین آدمی جا رہے تھے کہ ایک غار میں پناہ لینے کے لئے داخل

ہوئے پہاڑ سے ایک پتھر نے لڑھک کر غار سے ان کے نکلنے کا



مَضْرُوءٌ مِنَ الْجَبَلِ فَسَدَتْ عَلَيْهِمُ الْغَارُ.  
فَقَالُوا: إِنَّهُ لَا يُنْجِيكُمْ مِنْ هَذِهِ الصَّخْرَةِ إِلَّا  
أَنْ تَدْعُوا اللَّهَ بِصَاحِبِ أَعْمَالِكُمْ. فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنْهُمْ: اللَّهُمَّ كَانَ لِي أَبَوَانِ شَيْخَانِ كَبِيرَانِ  
وَكُنْتُ لَا أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا وَلَا مَالًا، فَتَأَيَّ  
بِي فِي ظَلَبِ شَيْئٍ يَوْمًا، فَنِمْتُ أُرِخُ عَلَيْهِمَا حَتَّى  
ثَامًا، فَخَلَبْتُ لَهُمَا غُبُوقَهُمَا فَوَجَدْتُهُمَا لَدِمَازَيْنِ  
وَكِرِهْتُ أَنْ أَغْبِقُ قَبْلَهُمَا أَهْلًا أَوْ مَالًا.  
فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلَى يَدَيَّ أَنْتَظِرُ  
اسْتِيقَاطَهُمَا حَتَّى بَرَقَ الْفَجْرُ، فَاسْتَيْقَظَا  
فَلَمَّا غَابَا غُبُوقَهُمَا، اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ  
الْبِتْعَاءَ وَجْهَكَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ مِنْ هَذِهِ  
الصَّخْرَةِ، فَأَنْفَرَجَتْ شَيْئًا لَا يَسْتَطِيعُونَ  
الْخُرُوجَ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَقَالَ الْآخَرُ: اللَّهُمَّ  
كَانَتْ لِي بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ،  
فَأَرَدْتُهَا عَنْ نَفْسِهَا، فَأُمْتَنَعَتْ مِنِّي، حَتَّى  
أَلَيْتُ بِهَا سَنَةً مِنَ السِّنِينَ، فَجَاءَتْنِي  
فَأَعْطَيْتُهَا عِشْرِينَ وَمِائَةَ دِينَارٍ عَلَى أَنْ تُخَلِّيَ  
بَيْنِي وَبَيْنَ نَفْسِهَا، فَفَعَلَتْ حَتَّى إِذَا قَدَرْتُ  
عَلَيْهَا قَالَتْ: لَا أَجِلُ لَكَ أَنْ تَقْضِيَ الْحَاقِمَ إِلَّا  
بِحَقِّهِ. فَتَخَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوعِ عَلَيْهَا،  
فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِيَ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ  
وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِي أُعْطَيْتُهَا، اللَّهُمَّ إِنْ  
كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ ابْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَافْرِجْ عَنَّا

راستہ بند کر دیا انہوں نے کہا کوئی چیز تمہیں اس پتھر سے رہائی  
نہیں دلا سکتی مگر یوں کہ اپنے کسی نیکی کے کام کے ذریعے اللہ  
تعالیٰ سے دعا کرو ان میں سے ایک نے کہا اے اللہ میرے  
والدین بہت بوڑھے تھے میں ان سے پہلے کسی کو دودھ نہیں  
پلاتا تھا اور نہ اپنے بال بچوں کو اور نہ لونڈی غلام کو ایک دن مجھے  
کسی کام کے باعث زیادہ دیر ہو گئی اور وہ سو گئے میں ان کے  
لیے دودھ دو ہاتھ سوئے ہوئے ہی تھے جب کہ میں نے ان  
سے پہلے گھر کے کسی فرد کو دودھ پلانا پسند نہ کیا میں اسی جگہ کھڑا رہا  
اور پیالہ میرے ہاتھ میں تھا کہ وہ جاگ کر دودھ ہمیں یہاں  
تک کہ فجر ہو گئی تو دونوں نے بیدار ہو کر دودھ نوش فرمایا اے  
اللہ اگر میں نے یہ کام خالص تیری رضا کے لئے کیا ہو تو ہم کو اس  
مصیبت سے نجات دے چنانچہ پتھر تھوڑا سا ہٹ گیا لیکن وہ  
نکل نہیں سکتے تھے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا دوسرا  
شخص یوں گویا ہوا اے اللہ! میرے چچا کی بیٹی جس کو میں زیادہ  
چاہتا تھا میرا دل بھی اس پر مائل تھا لیکن وہ مجھ سے بچتی رہتی تھی  
ایک سال اسے ضرورتاً میرے پاس آنا پڑا میں نے اسے ایک  
سو بیس دینار دیے ایک شرط پر کہ وہ مجھے بڑا کام کرنے دے وہ  
راضی ہو گئی لیکن جب مجھے اس پر قدرت حاصل ہوئی تو کہنے لگی  
کہ میں آپ کے لئے حلال نہیں ہوں لہذا مہر کو نہ توڑیے مگر حق  
کے ساتھ میں نے اس بات کو گناہ سمجھا اور اس کے پاس سے  
ہٹ گیا حالانکہ وہ مجھے سب سے پیاری تھی اور جو سونا اسے دیا تھا  
وہ بھی چھوڑ دیا اے اللہ اگر میں نے یہ کام محض تیری رضا کے  
لئے کیا ہو تو جس مصیبت میں میں مبتلا ہوں اس کو دور کر دے  
چنانچہ وہ پتھر تھوڑا سا اور سرک گیا مگر وہ اس سے نہیں نکل سکتے



مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيعُونَ الْخُرُوجَ مِنْهَا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَالَ الثَّالِثُ اللَّهُمَّ إِنِّي اسْتَأْجَرْتُ أَجْرَاءَ فَأَعْطَيْتُهُمْ أَجْرَهُمْ، غَيْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَكَ الَّذِي لَهُ وَذَهَبَ فَتَشَرْتُ أَجْرَهُ حَتَّى كَثُرَتْ مِنْهُ الْأَمْوَالُ، فَجِئْتَنِي بَعْدَ حِينٍ فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ أَدِّ إِلَيَّ أَجْرِي. فَقُلْتُ لَهُ كُلُّ مَا تَرَى مِنْ أَجْرِكَ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِيعِ، فَقَالَ: يَا عَبْدَ اللَّهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِي فَقُلْتُ: إِنِّي لَا أَسْتَهْزِئُ بِكَ، فَأَخَذَهُ كُلَّهُ فَاسْتَأْجَرَهُ فَلَمْ يَتْرَكْ مِنْهُ شَيْئًا، اللَّهُمَّ فَإِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ مُتَبَغَاءً وَجْهَكَ فَأَفْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِيهِ، فَأَنْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوا يَمْسُحُونَ).

## 5- باب مَا يُعْطَى فِي الرُّقِيَةِ

1054 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: انْطَلَقَ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرَةٍ سَافَرُواهَا، حَتَّى نَزَلُوا عَلَى حَيٍّ مِنْ أَحْيَاءِ الْعَرَبِ، فَاسْتَضَافُوهُمْ، فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمْ، فَلَدِغَ سَيِّدُ ذَلِكَ الْحَيِّ، فَسَعَوْا لَهُ بِكُلِّ شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ شَيْءٌ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: لَوْ أَتَيْتُمْ هَؤُلَاءِ الرَّهْطَ الَّذِينَ نَزَلُوا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَيْءٌ، فَأَتَوْهُمْ، فَقَالُوا: يَا أَيُّهَا الرَّهْطُ، إِنَّ سَيِّدَنَا لَدِغَ، وَسَعَيْنَا لَهُ بِكُلِّ

تھے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے فرمایا اب تیسرے شخص نے کہا اے اللہ میں نے کچھ آدمی مزدوری پر لگا دیے ہیں انہیں مزدوری دی تو ایک نے نہ لیا اور چھوڑ کر چھا گیا میں اس کی مزدوری کو کام سے لگایا جس سے مال بڑھ گیا ایک مدت بعد وہ میرے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے بندے میری مزدوری دے کر میں نے اس سے کہا جو تم اونٹ، گائے بکریاں اور ملازم دیکھ رہے ہو یہ سب تمہارے ہیں اس نے کہا اے اللہ کے بندے مذاق نہ کر میں نے کہا ایسی کوئی بات نہیں میں تیرے ساتھ کوئی مذاق نہیں کر رہا ہوں پس اس نے تمام چیزیں لیں اور ہانک کے لے گیا اور اس میں سے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اے اللہ اگر میں نے یہ صرف تیری رضا کے لئے کیا تو ہم جس مصیبت میں ہیں اس سے ہمیں راستہ دے چنانچہ پتھر ہٹ گیا اور وہ باہر نکل آئے۔

## دم کرنے پر جود یا جائے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی ایک جماعت ایک سفر پر نکلے یہاں تک کہ عرب کے کسی محلے میں قیام کیا پس انہوں نے قبیلہ والوں سے کھانا مانگا تو انہوں نے انکار کر دیا اس قبیلے کے سردار کو ڈس لیا گیا ان لوگوں نے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا ان میں بعض نے کہا ان لوگوں کے پاس جادو جو ٹھہرے ہوئے ہیں شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو قبیلے کے کچھ لوگوں نے کہا اے گروہ والوں ہمارے سردار کو ڈس لیا گیا ہو ہم نے ہر ممکن کوشش کی مگر کسی چیز نے نفع نہیں دیا

شَيْءٍ لَا يَنْفَعُهُ، فَهَلْ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْكُمْ مِنْ شَيْءٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ: نَعَمْ، وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرْقِي، وَلَكِنْ وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَضَفْنَاكُمْ فَلَمْ تُصِيفُونَا، فَمَا أَتَا بِرَاقٍ لَكُمْ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا، فَصَالَحُوهُمْ عَلَى قَطِيعٍ مِنَ الْغَنَمِ، فَأَنْطَلَقَ يَتَفَلَّحُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ (الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ) فَكَأَنَّمَا لُشِطَ مِنْ عِقَالٍ، فَأَنْطَلَقَ يَمْشِي وَمَا بِهِ قَلْبَةٌ، قَالَ: فَأَوْقَوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِي صَالَحُوهُمْ عَلَيْهِ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ: اقْسِمُوا، فَقَالَ الَّذِي رَقِيَ: لَا تَفْعَلُوا، حَتَّى تَأْتِيَ النَّبِيُّ ﷺ فَنَذُرَ لَهُ الَّذِي كَانَ، فَنَنْظُرَ مَا يَأْمُرُنَا، فَقَدِمُوا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَذُرَ لَهُ، فَقَالَ: (وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقِيَّةٌ). ثُمَّ قَالَ: قَدْ صَبَبْتُمْ اقْسِمُوا وَاضْرِبُوا إِلَى مَعَكُمْ سَهْمًا).  
فَضَحِكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

تمہارے پاس کچھ علاج ہے تو ان میں سے ایک صاحب نے کہا بخدا میں جھاڑتا ہوں لیکن ہم نے تم سے مہمان بنانے کے لئے کیا ہو تم نے مہمان نہیں بنایا اس لیے میں اس وقت نہیں جھاڑوں گا جب تک اس پر کچھ معاوضہ نہ دو بکریوں کے ریوڑ پر معاملہ طے ہو گیا کہ گئے اور اس پر پھونکنے لگے اور سورۃ فاتحہ پڑھتے تھے اور بالکل اچھا ہو گیا گویا اسی سے بندھا ہوا تھا ٹھنڈا گیا اور چنے لگا اور اسے کوئی تکلیف نہیں اس نے قبیلے کے لوگوں سے کہا جو معاوضہ طے ہو چکا تھا دو سچھ نے کہا اسے تقسیم کر لیتے ہیں اس پر جھاڑنے والے نے کہا ایسا مت کرو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں چلو اور سارا واقع بیان کرو دیکھتے ہیں آپ ﷺ کیا ارشاد فرماتے ہیں وہ لوگ جب خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس کو بیان کیا تو ارشاد فرمایا تمہیں کیسے معلوم ہو کہ یہ دعی ہے پھر فرمایا تم نے ٹھیک کیا تقسیم کرو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی مقرر کرو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ ہنسے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ کسی پریشانی کے حل کے لئے یا کسی مرض سے شفاء یابی کے لئے جو نزوی میں وغیرہ پڑھ کر دم کرنا جائز ہے اور اس پر اجرت لینا بھی حلال ہے لہذا جو جھاڑ پھونک یا دم وغیرہ کرنے کے مخفی ہیں اور اس کی اجرت کو حرام جانتے ہیں وہ اس حدیث مبارکہ کا بغور مشاہدہ کریں۔

### نر کی جھتی کی اجرت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے نر کی جھتی کی اجرت سے منع فرمایا ہے۔

### 6- باب عَسْبِ الْفَحْلِ

1055 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.



بسم الله الرحمن الرحيم  
38- کتاب الحوالات  
حوالے کا بیان

جب کسی مال دار پر حوالہ کیا جائے تو رد کر دینا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مال دار کے قرض کی ادائیگی میں ٹال مٹول کرنا ظلم ہے اور تم میں سے کسی کا قرض کسی مالدار کے حوالے کیا جائے تو اسے مان لینا چاہئے۔

میت کا دین کسی شخص پر حوالہ  
کیا جائے تو جائز ہے

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ درحیم علیہ السلام کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے کہ ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں ارشاد ہوا اس پر قرض ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض نہیں کیا۔ تو اسکی نماز جنازہ پڑھ دی اسکے بعد دوسرا جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں ارشاد فرمایا اس پر قرض ہے؟ عرض کیا گیا ہاں فرمایا کچھ مال چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا تین دینار تو اسکی نماز جنازہ پڑھی سکے بعد تیسرا جنازہ لایا گیا لوگوں نے کہا اسکی نماز جنازہ پڑھ دیں فرمایا کیا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کچھ نہیں فرمایا اس پر کچھ قرض

1- بَابُ إِذَا أَحَالَ عَلَى مَلِيٍّ فَلَيْسَ لَهُ رَدُّ  
1056 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ، وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتَّبِعْ).

2- بَابُ إِنْ أَحَالَ دَيْنَ الْمَيِّتِ  
عَلَى رَجُلٍ جَازٍ

1057 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، فَقَالَ: (هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ). قَالُوا: لَا، قَالَ: (فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا). قَالُوا: لَا، فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أُتِيَ بِجَنَازَةٍ أُخْرَى، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: (هَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟). قِيلَ: نَعَمْ، قَالَ: (فَهَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟). قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَائِيرٍ. فَصَلَّى عَلَيْهَا، ثُمَّ أُتِيَ بِالثَّالِثَةِ، فَقَالُوا: صَلِّ عَلَيْهَا، قَالَ: (هَلْ تَرَكَ شَيْئًا؟). قَالُوا: لَا، قَالَ: (فَهَلْ عَلَيْهِ دَيْنٌ؟). قَالُوا: ثَلَاثَةُ دَنَائِيرٍ، قَالَ: (صَلُّوا

عَلَى صَاحِبِكُمْ). قَالَ أَبُو قَتَادَةَ صَلَّى عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَعَلَى دِينِهِ، فَصَلَّى عَلَيْهِ.

ہے عرض کیا تین دینار ارشاد فرمایا اپنے ساتھی کی نماز جنازہ پڑھو حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسکی نماز جنازہ پڑھیں اسکا قرض میرے ذمہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نماز جنازہ پڑھائی۔

فرمان الہی ”جنہوں نے تم میں سے قسم کھالی یا عہد کیا انکا حصہ انہیں دے دو“

3- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (وَالَّذِينَ

عَاقَدْتُمْ أَيْمَانَكُمْ فَأَتَوْهُمْ نَصِيبُهُمْ)

1058 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَبْلَغَكَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا

خَالِفَ فِي الْإِسْلَامِ). فَقَالَ: قَدْ خَالَفَ

النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ قُرَيْشٍ وَالْأَنْصَارِ فِي دَارِي.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کیا آپ کو نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث مبارکہ پہنچی ہے کہ اسلام میں کوئی حلف نہیں ہے؟ فرمایا نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو قریش اور انصار کے درمیان حلف قائم فرمایا وہ میرے گھر میں ہوا تھا۔

کسی نے میت کے قرض کی ضمانت

لی تو اس سے رجوع کا حق نہیں

4- بَابُ مَنْ تَكْفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ

دَيْنًا فَلَيْسَ لَهُ أَنْ يَرْجِعَ

1059 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمْ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَوْ قَدْ جَاءَ مَالُ

الْبَحْرَيْنِ، قَدْ أُعْطِيَتْكَ هَكَذَا وَهَكَذَا). فَلَمْ

يَجِبْ مَالُ الْبَحْرَيْنِ حَتَّى قُبِضَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا

جَاءَ مَالُ الْبَحْرَيْنِ أَمَرَ أَبُو بَكْرٍ فَنَادَى: مَنْ

كَانَ لَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ عِدَّةٌ، أَوْ دَيْنٌ فَلْيَأْتِنَا،

فَأَتَيْنَاهُ. فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لِي كَذَا

وَكَذَا، فَخَتَّنِي لِي حَشِيَّةً، وَقَالَ: عُدَّهَا فَعَدَدْتُهَا

فَإِذَا هِيَ خَمْسِيَّةٌ، وَقَالَ خُذْ مِثْلَهَا.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بنی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا۔ اگر بحرین کا مال آجائے گا تو تم کو اتنا اور اتنا ضرور دوں گا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ظاہری تک بحرین کا مال نہیں آیا پس جب بحرین کا مال آیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے منادی کو حکم فرمایا اور یہ منادی دی گئی۔ کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس سے کوئی وعدہ فرمایا ہو یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی کا قرض ہو وہ میرے پاس آئے چنانچہ میں انکی خدمت میں حاضر ہوا اور انہیں بتایا کہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا تھا! انہوں نے ایک چلو بھر کر دیا میں نے اسے لیا فرمایا اسے گنو میں نے اسے گنا وہ پانچ سو تھے اور فرمایا اسکا دو گنا اور لے لو۔

بسم الله الرحمن الرحيم  
39- کتاب الوکالة  
وکالت کا بیان

## 1- باب فی وکالة الشریک

1060 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلَى صَحَابَتِهِ، فَبَقِيَ عَتُودٌ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (طَيِّحُ بِهِ أَنْتَ).

## 2- باب إذا أَبْصَرَ الرَّاعِي أَوْ الْوَكِيلُ شَاةً تَمُوتُ أَوْ شَيْئًا يَفْسُدُ ذَبَحَ وَأَصْلَحَ مَا يَخَافُ عَلَيْهِ الْفَسَادَ

1061 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَتْ لَهُمْ غَنَمٌ تَرْعَى بِسَلْعٍ، فَأَبْصَرَتْ جَارِيَةً لَنَا بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِنَا مَوْتًا، فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا بِهِ، فَقَالَ لَهُمْ: لَا تَأْكُلُوا حَتَّى أَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ، عَنْ ذَلِكَ، أَوْ أَرْسَلَ، إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَنْ يَسْأَلُهُ، وَأَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، أَوْ أَرْسَلَ، فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

## 3- باب الوکالة فی قضاء الدیون

1062 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے وکیل ہونا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے انھیں بکریاں دیں کہ صحابہ کرام میں تقسیم کریں۔ ایک ماہ بھر کا بچہ چھوڑ گیا اس کا کہ نبی کریم ﷺ سے عرض کیا تو ارشاد ہوا: یہ تم پر بانی کرو۔

جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو مرتے ہوئے دیکھے تو زبح کر دے یا کسی چیز کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو تو اسے ٹھیک کر دے

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ان کی بکریاں تھیں جو سلع میں چرتی تھیں میری ایک بکری نے ایک بکری کو دیکھا مردہ ہے تو اس نے پتھر توڑا اور اس سے بکری کو ذبح کر دیا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے یہ کہہ کر کوئی نہ کھائے جب تک میں نبی کریم ﷺ سے دریافت نہ کر لوں یا کسی کو بھیج کر دریافت نہ کروالوں۔ پھر انہوں نے خود نبی کریم ﷺ سے دریافت فرمایا یا کسی کو بھیج کر دریافت کرایا تو آپ ﷺ نے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

قرض کی ادائیگی میں وکیل بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی



کریم ﷺ سے تقاضا کرنے آیا تو اس نے سختی کی۔ آپ ﷺ کے اصحاب نے اسے مارنا چاہا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے جانے دو کیونکہ قرض خواہ کو کہنے کا حق ہوتا ہے پھر ارشاد فرمایا کہ اسے اتنے ہی سال کا اونٹ دے دو۔ لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ اس سے زیادہ عمر کا ہے۔ فرمایا وہی دے دو کیونکہ تم میں سے بہتر وہ ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

### جب کسی قوم کے وکیل یا شفیع کو ہبہ کیا تو جائز ہے

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوازن کا ایک وفد مسلمان ہو کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ ﷺ کھڑے ہو گئے۔ انہوں نے درخواست کی کہ انکے مال اور قیدی انہیں واپس کر دیئے جائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے سب سے زیادہ سچی بات پسند ہے دو باتوں میں سے ایک کو اختیار کرو قیدی یا مال اور میں نے انکا انتظار کیا اور رسول اللہ ﷺ جب طائف سے واپس تشریف لائے تو دس دن سے زیادہ انکا انتظار کیا تھا۔ جب ہوازن کے وفد کو یقین ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ دو چیزوں میں سے صرف ایک کو ہی واپس فرمائیں گے تو عرض کیا ہم قیدی چاہتے ہیں۔ اب رسول اللہ ﷺ مسلمانوں کے روبرو کھڑے ہوئے۔ پہلے اللہ کی وہ ثنا بیان کی جس کا وہ اہل ہے۔ پھر فرمایا اے ہوازن تمہارے یہ بھائی تو پہ کر کے آئے ہیں اور میں مناسب جانتا ہوں کہ انکے قیدی انہیں واپس کر دوں تم سے جو بخوشی اسے پسند کرے وہ یہی کرے اور

رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ يَتَقَاضَاةً فَأَغْلَظَ، فَهَمَّ بِهِ أَصْحَابُهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا). ثُمَّ قَالَ: (أَعْطُوهُ سِنًّا مِثْلَ سِنِّهِ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! لَا نَجِدُ إِلَّا أَمْتًا مِثْلَ مَنْ سِنِّهِ، فَقَالَ: (أَعْطُوهُ فَإِنَّ مِنْ خَيْرِكُمْ أَحْسَنَكُمْ قَضَاءً).

### 4- باب اذا وهب شيئاً لوكيل

#### او شفیع قوم جاز

1063 - عَنِ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَامَ حِينَ جَاءَهُ وَفْدٌ هَوَازِنَ مُسْلِمِينَ، فَسَأَلُوهُ أَنْ يُرَدَّ إِلَيْهِمْ أَمْوَالُهُمْ وَسَبْيُهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَحَبُّ الْحَدِيثِ إِلَيَّ أَصْدَقُهُ، فَاخْتَارُوا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ: إِمَّا السَّبْيَ، وَإِمَّا الْمَالَ، وَقَدْ كُنْتُ اسْتَأْنَيْتُ بِهِمْ). وَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْتَضَرَهُمْ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً، حِينَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ، فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ غَيْرُ رَادٍّ إِلَيْهِمْ إِلَّا إِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوا: فَإِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي الْمُسْلِمِينَ، فَأَتَتْهُ عَلَى اللَّهِ وَمَا هُوَ أَهْنُهُ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ إِخْوَانَكُمْ هَؤُلَاءِ قَدْ جَاءُوا تَائِبِينَ، وَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ أَنَّ



جو چاہتا ہے کہ اسکا یہ حصہ باقی رہے تو اس شرط پر کہ سب سے پہلا جو مال غنیمت اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا سمیں سے ہماری عوض دیدیں گے۔ تو ایسا بھی کر سکتا ہے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم نے انہیں بخوشی دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہم نہیں جانتے تم میں سے کس نے جازت دی اور کس نے نہیں دی لوٹ جاؤ یہاں تک کہ تمہارے سردار آ کر ہمیں بتائیں۔ لوگ لوٹ گئے اور انکے سرداروں نے بن سے بات چیت کی پھر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ خبر دی کہ سب نے بخوشی اجازت دے دی۔

جب کسی کو وکیل بنانا اور وکیل نے کچھ چھوڑ دیا تو اگر موکل نے اجازت دے دی تو جائز ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی زکوٰۃ (یعنی صدقہ فطر) کی حفاظت پر مقرر فرمایا۔ ایک آنے والا آیا اور غصے میں سے لپ بھر بھر کے لینے لگا میں نے سے پکڑ لیا اور کہا بخدا میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کر دوں گا اس نے کہا میں محتاج ہوں اور بہت سے عیال ہیں اور مجھے سخت حاجت ہے۔ میں نے اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا۔ اے ابو ہریرہ رات کو تمہارے قیدی کے ساتھ کیا ہوا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور عیال کی شکایت کی تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ ارشاد فرمایا سنو اس نے تم سے جھوٹ بولا ہے اور پھر آئے گا۔ میں نے رسول

أَرَدَ إِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ، فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيبَ بِذَلِكَ فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَكُونَ عَلَى حَظِّهِ حَتَّى نُعْطِيَهُ إِيَّاهُ مِنْ أَوَّلِ مَا يُفِيئُ اللَّهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ). فَقَالَ النَّاسُ: قَدْ طَيَّبْنَا ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّا لَا نَذَرِي مَنْ أَذِنَ مِنْكُمْ فِي ذَلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذِنْهُ فَارْجِعُوا حَتَّى يَرْفَعُوا إِلَيْنَا عُرْفَاؤُكُمْ أَمْرَكُمْ). فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرْفَاؤُهُمْ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرُوهُ: أَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوا وَأَذِنُوا.

10- باب إِذَا وَكَّلَ رَجُلًا، فَتَرَكَ الْوَكِيلُ شَيْئًا، فَأَجَازَهُ الْوَكِيلُ، فَهُوَ جَائِزٌ

1064 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكَّلَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِحِفْظِ زَكَاةِ رَمَضَانَ، فَأَتَانِي أَبِي، فَجَعَلَ يَخْشُو مِنْ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ، وَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَرْفَعَنَّكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، وَلِي حَاجَةٌ شَدِيدَةٌ، قَالَ: فَخَلَّيْتُ عَنْهُ فَأَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ). قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَأَ حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: (أَمَّا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ، وَسَيَعُودُ). فَعَرَفْتُ أَنَّهُ سَيَعُودُ لِقَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنَّهُ

سَيَعُودُ، فَرَصَدْتُهُ فَجَاءَ يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: دَعْنِي فَإِنِّي مُحْتَاجٌ وَعَلَى عِيَالٍ، لَا أَعُودُ فَرَجَّتُهُ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ)، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ شَكَا حَاجَةً شَدِيدَةً وَعِيَالًا، فَرَجَّتُهُ فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: (أَمَّا إِنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُودُ)، فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَاءَ يَحْتُو مِنْ الطَّعَامِ، فَأَخَذْتُهُ فَقُلْتُ: لَا رَفْعَ لَكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَهَذَا آخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ أَنْتَ تَزْعُمُ لَا تَعُودُ، ثُمَّ تَعُودُ، قَالَ: دَعْنِي أَعْلَيْكَ كَلِمَاتٌ يَنْفَعُكَ اللَّهُ بِهَا، قُلْتُ مَا هُنَّ؟ قَالَ: إِذَا أُوتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ، فَإِنَّكَ لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ حَتَّى تُصْبِحَ، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ فَأَصْبَحْتُ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا فَعَلَ أَسِيرُكَ الْبَارِحَةَ؟)، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَعَمَ أَنَّهُ يُعَلِّمُنِي كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِي اللَّهُ بِهَا، فَخَلَيْتُ سَبِيلَهُ، قَالَ: (مَا هُنَّ؟)، قُلْتُ: قَالَ لِي: إِذَا أُوتِيَ إِلَى فِرَاشِكَ، فَاقْرَأْ آيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ أَوَّلِهَا حَتَّى تَخْتِمَ الْآيَةَ: (اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ) وَقَالَ لِي: لَنْ يَزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللَّهِ حَافِظٌ، وَلَا يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ

اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے یقین کر لیا کہ وہ آئیگا۔ میں سکی تاک میں رہا وہ آیا غلہ لپ سے اٹھانے لگا میں نے پکڑ لیا اور کہا تجھ کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلوں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں اور میرے عیال ہیں میں نے رحم کھا کر اُسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ تمہارے قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے سخت حاجت اور بال بچوں کی شکایت کی تو میں نے رحم کھا کر اسے چھوڑ دیا۔ فرمایا اس نے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئیگا۔ میں اسکی تاک میں تیسری بار بھی رہا وہ آیا اور غلہ چھو سے لینے لگا میں نے اسے پکڑا اور کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کر دوں گا اور کہا تیسری دفعہ یہ آخری موقع ہے تو کہتا ہے نہیں آؤں گا اور پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تم کو کچھ کلمے سکھاتا ہوں جس سے اللہ تجھے فائدہ دے گا میں نے کہا وہ کیا ہیں اس نے کہا جب بچھونے پر سونے کے لیے جاؤ تو آیہ الکرسی شروع سے اخیر تک پڑھ لیا کرو اللہ کی جانب سے ایک محافظ صبح تک رہے گا اور شیطان تیرے قریب نہیں آئیگا۔ میں اسکے راستے سے ہٹ گیا صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا تجھ سے تیرے رات والے قیدی نے کیا کہا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس نے کہا تمہیں کچھ کلمات سکھا دیتا ہوں جس سے اللہ تمہیں نفع دے گا۔ میں اس کے راستے سے ہٹ گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کیا ہیں۔ میں نے عرض کی اُس نے مجھ سے کہا جب تم بچھونے پر سونے کے لیے جاؤ تو آیہ الکرسی شروع سے آخر تک پڑھ لیا کرو اور مجھ سے کہا صبح تک اللہ کی جانب سے ایک نگہبان تجھ پر رہے گا اور شیطان تیرے نزدیک

حَتَّى تُصْبِحَ، وَكَانُوا أَحْرَصَ شَيْءٍ عَلَى الْخَيْرِ .  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَمَّا إِنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ  
كَذُوبٌ. تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ مُنْذُ ثَلَاثِ لَيَالٍ  
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). قُلْتُ: لَا . قَالَ: (ذَاكَ  
شَيْطَانٌ).

نہیں آئیگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اچھی بات کے سب سے زیادہ  
شوقین تھے نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے فرمایا اس نے صحیح  
کہا۔ اگرچہ وہ بہت بڑا جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ! سننا تم جانتے ہو  
تین راتوں سے کس سے بات کرتے رہے ہو۔ میں نے عرض کیا  
نہیں۔ فرمایا یہ شیطان تھا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضور داتائے غیوب ﷺ کے علم غیب پر دلالت کرتی ہے کہ رب عزوجل نے اپنے محبوب  
ﷺ کو وہ علم عطا فرمایا تھا کہ کوئی امر آپ ﷺ سے پوشیدہ نہ رہ سکتا تھا۔ اسی لیے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بتا دینے سے پہلے ہی  
آپ ﷺ نے رات کے قیدی کے متعلق ارشاد فرمادیا ساتھ ہی یہ بھی خبر دے دی کہ وہ دوبارہ آئے گا۔ تین راتوں تک آپ  
ﷺ یہی فرماتے رہے اور ایسا ہی ہوتا رہا اور یہ بھی خبر دی کہ وہ شیطان تھا۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا

جب نہ خدا ہی چھپا تم پر کروڑوں درود ﷺ

جب وکیل کوئی غلط چیز فروخت

کرے تو اسکی بیع مردود ہے

6- بَابُ إِذَا بَاعَ الْوَكِيلُ شَيْئًا

فَاسِدًا فَبَيْعُهُ مَرْدُودٌ

1065 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى  
النَّبِيِّ ﷺ بِتَمْرٍ بَرْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (مِنْ  
أَيْنَ هَذَا؟) قَالَ بِلَالٌ: كَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِيٌّ.  
فَبِيعْتُ مِنْهُ صَاعَيْنِ بِصَاحٍ. لِنُطْعِمَ النَّبِيَّ ﷺ.  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عِنْدَ ذَلِكَ: (أَوَّهَ أَوَّهَ. عَيْنُ الرَّبِّ  
عَيْنُ الرَّبِّ. لَا تَفْعَلْ. وَلَكِنْ إِذَا أَرَدْتَ أَنْ  
تَشْتَرِيَ فَبِيعِ التَّمْرَ بِبَيْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِهِ بِهِ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ برنی کھجوریں لے کر حاضر ہوئے۔ نبی کریم رؤف  
الرحیم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ یہ کہاں سے آئیں؟ حضرت  
بلال رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ میرے پاس ردی کھجوریں تھیں  
تو میں نے وہ دو صالح کے بدلے ایک صالح کے حساب سے  
بیچ دیں تاکہ یہ آپ کو کھلاؤں اس وقت نبی کریم رؤف الرحیم  
ﷺ نے فرمایا تو بہ تو بہ یہ تو بالکل سود ہے۔ یہ تو بالکل سود ہے  
جب تم خریدنے کا ارادہ کرو تو اپنی بیچ دو اور پھر دوسری خرید

## 7- باب الْوَكَالَةِ فِي الْحُدُودِ

1066 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِئْتُ بِالنُّعَيْمَانِ أَوْ ابْنِ النُّعَيْمَانِ شَارِبًا، فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ كَانَ فِي الْبَيْتِ أَنْ يَضْرِبُوهُ، قَالَ: فَكُنْتُ أَنَا فِيمَنْ ضَرَبَهُ، فَضَرَبْنَاهُ بِالنِّعَالِ وَالْجَرِيدِ.

## حدود میں وکیل کرنا

حضرت عقبہ بن حارث جو ہنڈ سے روایت ہے کہ انہوں نے مایا کہ نعیمان یا ابن نعیمان جو ہنڈ کو نشہ کے حالت میں مایا گیا تو رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کو جو اس وقت گھر میں تھے حکم فرمایا کہ انہیں مارو۔ میں بھی مارنے والوں میں سے تھا۔ ہم نے انہیں چپلوں اور کھجوروں کی ٹہنیوں سے مارا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 40- کتاب ما جاء في الحرث والمزارعة

کھیتی باڑی اور مزارعت کا بیان

کھیتی باڑی اور درخت لگانے کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان جو بھی درخت لگاتا ہے یا کھیتی بوتا ہے اس میں سے چڑیا یا انسان یا چوپایا کھاتا ہے یہ اس کے لیے صدقہ ہے۔

کھیتی باڑی کے آلات میں مشغول

ہونے کے انجام یا حد اعتدال سے

آگے بڑھنے سے جوڑ رایا گیا

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بل کا پھاڑا اور کھیتی کا کوئی سامان دیکھا تو فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا یہ جس گھر میں جائے گا اللہ اس میں ذلت فرمائے گا۔

کھیتی کے لیے کتابال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو بھی کتابال لے گا اسے نیک عمل سے روزانہ ایک قیراط گھٹتا رہے گا مگر جو کھیت اور مویشی کی حفاظت کے لیے پالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے

1- باب: فضل الزرع والغرس

1067 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا، أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا، فَيَأْكُلُ مِنْهُ طَيْرٌ، أَوْ إِنْسَانٌ، أَوْ بَهِيمَةٌ، إِلَّا كَانَ لَهُ بِهِ صَدَقَةٌ).

2- باب ما يُحَذَّرُ مِنْ عَوَاقِبِ

الإشتغال بِآلَةِ الزَّرْعِ أَوْ

مُجَاوَزَةِ الْحَدِّ الَّذِي أُمِرَ بِهِ

1068 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى سِكَّةً وَشَيْئًا مِنْ آلَةِ الْحَرْثِ، فَقَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَدْخُلُ هَذَا بَيْتَ قَوْمٍ إِلَّا أُدْخِلَهُ اللَّهُ النَّارَ).

3- باب اقتناء الكلب للحَرْثِ

1069 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا، فَإِنَّهُ يَنْقُصُ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطًا، إِلَّا كَلْبَ حَرْثٍ أَوْ مَاشِيَةٍ)

1070 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ:

(إِلَّا كَلَبَ غَنَمٍ أَوْ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ).

1071- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ

آخَرَى: (إِلَّا كَلَبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِئَ).

4- بَابُ اسْتِعْمَالِ الْبَقْرِ لِلْجِرَاثَةِ

1072 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَمَا رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى بَقْرَةٍ

الْتَفَتَتْ إِلَيْهِ، فَقَالَتْ: لَمْ أُخْلَقْ لِهَذَا،

خُلِقْتُ لِلْجِرَاثَةِ، قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ

وَعُمَرُ، وَأَخَذَ الذِّئْبُ شَاةً فَتَبِعَهَا الرَّاعِي،

فَقَالَ الذِّئْبُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبْعِ، يَوْمَ لَا

رَاعِي لَهَا غَيْرِي، قَالَ: آمَنْتُ بِهِ أَنَا وَأَبُوبَكْرٍ

وَعُمَرُ). قَالَ الرَّاوي عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: وَمَا هُنَا

يَوْمٌ مِثْلُ فِي الْقَوْمِ.

فرمایا کہ بکریوں یا کھیتوں یا شکار کے لیے کتا رکھا جاسکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے ایک دوسری روایت میں ہے

کہ شکار اور مویشیوں کے لیے کتا رکھا جاسکتا ہے۔

کھیتی کے لیے بیل استعمال کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک شخص صبیہ پر سوار

تھا تو بیل نے مڑ کر کہا میں اسکے لیے نہیں پیدا کیا گیا ہوں۔ میں

کھیتی کے لیے پیدا کیا گیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا میں اس

پر ایمان رکھتا ہوں اور حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ روق بن عبد بھی

ایک بھیڑیے نے بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اسکا پیچھا کرے

چھین لیا تو بھیڑیے نے اس سے کہا یوم السبع اسکا کون محظوظ ہوگا

جس دن سوائے میرے کوئی چرواہا نہ ہوگا۔ ارشاد فرمایا میں، اور

حضرت ابو بکر و حضرت عمرؓ اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ راوی

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہما سے بیان کرتے ہیں کہ اس وقت حضرت ابو

بکر و حضرت عمرؓ قوم میں موجود نہیں تھے۔

جب کوئی کہے کہ میرے کھجور کے

درختوں پر تم محنت کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے

فرمایا کہ انصار نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ ہمارے اور

ہمارے بھائیوں کے درمیان کھجور کے باغ تقسیم فرمادیں۔

فرمایا نہیں تو ان لوگوں نے عرض کیا تو کام وہ کریں اور پھل

میں ہمیں شریک رکھیں۔ تو مہاجرین نے کہا منظور ہے۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں

5- بَابُ إِذَا قَالَ الْكُفِيُّ

مَثْوُونَةُ النَّخْلِ

1073- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ

الْأَنْصَارُ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَقْسِمُ بَيْنَنَا وَبَيْنَ

إِخْوَانِنَا النَّخِيلِ. قَالَ (لَا). فَقَالُوا: تَكْفُونَا

الْمَثْوُونَةَ، وَنُشِيرُكُمْ فِي الثَّمَرَةِ. قَالُوا سَمِعْنَا

وَأَطَعْنَا.

1074- عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



نے فرمایا کہ اہل مدینہ میں سب سے زیادہ کھیت والے ہم وہی تھے۔ ہم اس شرط پر کھیت کرایہ پر دیتے کہ کھیت کے ایک معین حصے کی پیداوار کھیت کا مالک لے گا لیکن ہوتا یہ تھا کہ کبھی اس حصے کی پیداوار ماری جاتی اور کھیت محفوظ رہتا اور بعض اوقات کھیت کی پیداوار ماری جاتی اور وہ حصہ محفوظ رہتا۔ اس لیے ہمیں اس سے منع کر دیا گیا۔ سونا چاندی اس وقت رائج نہیں تھا۔

### آدھی یا کم دبیش پیداوار پر زراعت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ روف الرحیم نے خیبر والوں سے معاملہ کیا تھا کہ وہ کھیتی پھل جو بھی پیداوار ہو اسکا آدھا دیں گے اور حضور اقدس ﷺ اپنی ازدواج کو سو سن عطا فرماتے تھے۔ اسی سن کھجور اور بیس سن جو۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ روف الرحیم نے زمین بٹائی پر دینے سے منع نہیں فرمایا بلکہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو مفت دے تو یہ اس کے بدلے کچھ مقرر کر کے لینے سے بہتر ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے اوقاف اور

خرابی زمین اور انکی مزارعت

اور معاملے کا بیان

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا اگر آئندہ کے مسلمانوں کا مجھے خیال نہ ہوتا تو جو بھی بستی فتح ہوتی۔ اسکے باشندوں پر تقسیم کر دیتا۔ جسے نبی کریم ﷺ روف الرحیم

قَالَ: كُنَّا أَكْثَرَ أَهْلِ الْمَدِينَةِ مُزَدَّرًا. كُنَّا نُكْرِى الْأَرْضَ بِالنَّاحِيَةِ مِنْهَا مُسْتَى لِسَيِّدِ الْأَرْضِ. قَالَ: فِيمَا يُصَابُ ذَلِكَ وَتَسْلَمُ الْأَرْضُ. وَمِمَّا يُصَابُ الْأَرْضُ وَيَسْلَمُ ذَلِكَ، فَهَبْنَاهَا. وَأَمَّا الذَّهَبُ وَالْوَرِقُ فَلَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ.

### 6- باب البزارة بالشطر

1075 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَامَلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ، فَكَانَ يُعْطَى أَزْوَاجُهُ مِائَةً وَسَقَى ثَمَانُونَ وَسَقَى ثَمَرٍ وَعِشْرُونَ وَسَقَى شَعِيرٍ.

1076 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَنْهَ عَنِ الْكِرَامِ، وَلَكِنْ قَالَ: (أَنْ يَمْنَحَ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ، خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُومًا).

### 7- باب أوقاف أصحاب النبي ﷺ

وَأَرْضِ الْخَرَاجِ وَمُزَارَعَتِهِمْ

وَمُعَامَلَتِهِمْ

1077 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

لَوْلَا آخِرُ الْمُسْلِمِينَ، مَا فَتَحَتْ قَرْيَةٌ إِلَّا قَسَمْتُهَا بَيْنَ أَهْلِهَا. كَمَا قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ

ﷺ نے خیبر میں کیا تھا۔

جس نے کسی غیر مملوک بنجر زمین کو آباد کیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے ایسی زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملکیت نہیں۔ تو وہ اس کا حقدار ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہود نصاریٰ کو سرزمین حجاز سے جلا وطن کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے جب خیبر فتح کر لیا تو یہود کو وہاں سے نکالنا چاہا اور جب کسی زمین کو رسول اللہ ﷺ فتح فرمایا تو وہ زمین اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کی ہو جاتی ہے اس لئے آپ ﷺ نے یہود کو وہاں سے نکالنا چاہا تو یہود نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ انھیں نہیں رہنے دیں اس شرط پر کہ وہ کام کریں گے اور انھیں پھلوں کا آدھا ملے گا اور ان سے رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرما دیا تھا ہم تم کو اس پر برقرار رکھتے ہیں جب تک ہم چاہیں۔ یہود اس پر رہے یہاں تک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے انکو ہتھم اور اریحہ جلا وطن کر دیا۔

بنی کریم ﷺ کے اصحاب کھیتی

اور پھلوں میں ایک دوسرے کی

مدد کیا کرتے تھے

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے چچا ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو اس چیز سے منع فرمادیا جس میں ہمیں آسانی تھی میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمادیا وہ حق ہے تو

خیبر۔

8- باب مَنْ أَحْيَا أَرْضًا مَوَاتًا

1078 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَعْمَرَ أَرْضًا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ فَهِيَ أَحَقُّ).

1079 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ: أَجَلِي عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا ظَهَرَ عَلَى خَيْبَرَ. أَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا. وَكَانَتْ الْأَرْضُ حِينَ ظَهَرَ عَلَيْهَا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ وَلِلْمُسْلِمِينَ. وَأَرَادَ إِخْرَاجَ الْيَهُودِ مِنْهَا فَسَأَلَتِ الْيَهُودُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لِيُقَرَّرَ بَيْنَهُمَا أَنْ يَكْفُوا عَمَلَهَا وَلَهُمْ يَصِفُ الشَّرَّ. فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (نُقَرِّرْكُمْ بَيْنَهُمَا عَلَى ذَلِكَ مَا شِئْنَا). فَقَرُّوا بَيْنَهُمَا حَتَّى أَجْلَاهُمْ عُمَرُ إِلَى تَيْمَاءَ وَأَرِيحَاءَ.

9- باب مَا كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ

يُؤَايِسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي

الزَّرَاعَةِ وَالشَّمْرِ.

1080 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ عُمَى ظَهَيْرِ ابْنِ رَافِعٍ: لَقَدْ نَهَاَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ أَمْرٍ كَانَ بَيْنَنَا رَافِقًا. قُلْتُ: مَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَهُوَ حَقٌّ. قَالَ: دَعَانِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَا تَصْنَعُونَ بِمَحَاقِلِكُمْ؟) قُلْتُ: نُوَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُحِ، وَعَلَى الْأَوْسُقِ مِنَ الثَّمَرِ وَالشَّعِيرِ، قَالَ: (لَا تَفْعَلُوا أَزْرَعُوهَا أَوْ أَزْرِعُوهَا، أَوْ أَمْسِكُوهَا) قَالَ رَافِعٌ: قُلْتُ: سَمِعْنَا وَطَاعَةً.

1081 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ

يُكْرَى مَزَارِعُهُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَصَلْدًا مِنْ إِمَارَةِ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَلَذَبَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى رَافِعٍ، فَسَأَلَهُ فَقَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ قَدْ عَلِمْتُ أَنَّا كُنَّا نُكْرَى مَزَارِعَنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِمَا عَلَى الْأَرْبَعَاءِ وَبَشِيرٍ مِنَ الثِّبْنِ.

1082 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ:

كُنْتُ أَعْلَمُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّ الْأَرْضَ تُكْرَى، ثُمَّ خَشِيتُ عَبْدَ اللَّهِ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَخَذَتْ فِي ذَلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ، فَتَرَكَ كِرَاءَ الْأَرْضِ.

### 10- باب

1083 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا اور دریافت فرمایا تم اپنے کھیتوں کو کیا کرتے ہو میں نے عرض کیا ہم کھیتوں کو اس شرط پر بونے کے لیے دیتے ہیں کہ ہند کے قریب کی پیداوار اور وسق کھجور اور جوہم لینگے فرمایا ایسا مت کرو اسے خود بویا کسی کو بلا عوض بونے کے لیے دو یا رو کے رکھو رافع کہا جو ارشاد سنا، ورنہ مان کیا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی امارت کے شروع میں اپنے کھیت کرایے پر دیتے تھے پھر حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث بیان کی گئی کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے کھیتوں کو کرایے پر دینے سے منع فرمایا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا تم جانتے ہو کہ رسول ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہم کھیتوں کو کرایے پر دیتے تھے چوتھائی پیداوار اور کچھ بھس کے عوض۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں یہ جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں زمین بٹائی پر دی جاتی تھی پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو خدشہ لاحق ہوا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے اس بارے میں کوئی نیا حکم صادر فرمایا ہو جس کا علم انھیں نہ ہو اس لیے انہوں نے بٹائی زمین پر دینی چھوڑ دی۔

### باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف

النَّبِيُّ ﷺ كَانَ يَوْمًا يُحَدِّثُ، وَعِنْدَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ: (أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فِي الزَّرْعِ، فَقَالَ لَهُ: أَلَسْتَ فِيمَا شِئْتَ قَالَ: بَلَى، وَلَكِنِّي أَحِبُّ أَنْ أُزْرَعَ. قَالَ: فَبَادَرَ الظَّرْفَ نَبَاتُهُ وَاسْتَوَاوُهُ وَاسْتَحْصَادُهُ، فَكَانَ أَمْثَالَ الْجِبَالِ فَيَقُولُ اللَّهُ دُونَكَ يَا ابْنَ آدَمَ، فَإِنَّهُ لَا يُشْبِعُكَ شَيْءٌ). فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ: وَاللَّهِ لَا تَجِدُهُ إِلَّا قُرْشِيًّا أَوْ أَنْصَارِيًّا، فَإِنَّهُمْ أَصْحَابُ زُرْعٍ، وَأَمَّا نَحْنُ فَلَسْنَا بِأَصْحَابِ زُرْعٍ. فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ.

ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک اعرابی حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے یہ بیان فرما رہے تھے کہ ایک جنتی اپنے رب سے جنت میں کھیتی کرنے کی اجازت مانگے گا تو اللہ عزوجل یہ فرمائے گا کیا تم اس حال میں خوش نہیں؟ وہ عرض کرے گا کیوں نہیں مگر کھیتی کرنا چاہتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اس نے بیج ڈار پلک جھپکنے میں وہ اگا بھی اور تیار بھی ہو گیا اور کاٹ بھی لیا گیا، اس کی پیداوار پہاڑوں کے برابر ہوگی اب اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا اے ابن آدم لے لے تیرا پیٹ کوئی چیز نہیں بھر سکتی۔ یہ حدیث سن کر اس اعرابی نے عرض کیا واللہ آپ اے قریشی یا انصاری ہی پائینگے اس لیے کہ یہی لوگ کاشتکار ہیں اور ہم لوگ کاشتکار نہیں تو رسول اللہ ﷺ مسکرا دیئے پڑے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 41- کتاب المساقاة

پانی پلانے کا بیان

پانی کی تقسیم

1- باب فی الشُّرْبِ

1084- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: أَمَّا النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ، وَعَنْ يَمِينِهِ غُلَامٌ أَصْغَرُ الْقَوْمِ، وَالْأَشْيَاخُ عَنْ يَسَارِهِ، فَقَالَ: (يَا غُلَامُ أَتَأْذُنِي أَنْ أُعْطِيَهُ الْأَشْيَاخَ). قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَوْثَرِ بِفَضْلِي مِنْكَ أَحَدًا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعْطَاهُ إِيَّاهُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ رووف درحیم ﷺ کی خدمت ہا برکت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے اس میں سے کچھ نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے داہنی جانب قوم میں سے ایک چھوٹا بچہ تھا اور معمر لوگ آپ ﷺ کے بائیں طرف تھے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے بچے کیا تو اس کی اجازت دیتا ہے کہ میں اسے ستر لوگوں کو دے دوں اس نے عرض کیا میں آپ کے تبرک کے بارے میں کسی کو اپنے پر ترجیح نہیں دے سکتا یہ رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے وہ پیالہ اس بچے کو عطا فرمادیا۔

1085- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: حَلَبْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَاةَ دِيَا جِنٍّ فِي دَارِي، وَشَيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِنَ الْبَيْتِ الَّتِي فِي دَارِي، فَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ مِنْهُ، حَتَّى إِذَا تَوَزَّعَ الْقَدَحُ مِنْ فِيهِ، وَعَلَى يَسَارِهِ أَبُو بَكْرٍ، وَعَنْ يَمِينِهِ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ عُمَرُ، وَخَافَ أَنْ يُعْطِيَهُ الْأَعْرَابِيٌّ: أَعْطِ أَبَا بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللَّهِ عِنْدَكَ، فَأَعْطَاهُ الْأَعْرَابِيَّ الَّذِي

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے پینے کے لیے ایک پل ہوئی بکری دہی اور اس کے دودھ میں اپنے گھر کے کنوئیں کا پانی ملا دیا اور آپ ﷺ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے گھر میں تشریف فرما تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ کو پیالہ پیش کیا گیا آپ ﷺ نے سے نوش فرمایا اور آپ ﷺ کے بائیں طرف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھے اور داہنی جانب ایک اعرابی تھے جب حضور ﷺ نے پیالہ اپنے لب ہائے مبارک سے ہٹایا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مدینہ

عَلَى يَمِينِهِ ثُمَّ قَالَ: (الْأَيْمَنُ فَلَا أَيْمَنُ)

کہ کہیں آپ اعرابی کو عطا نہ فرمادیں اس لیے نبیوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر کو عطا فرمائیں جو آپ کے پاس حاضر ہیں مگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اعرابی کو عطا فرمایا جو دائیں طرف تھے پھر ارشاد فرمایا داہنا مستحق ہے پھر داہنا۔

2- باب: مَنْ قَالَ إِنَّ صَاحِبَ

الْمَاءِ أَحَقُّ بِالْمَاءِ حَتَّى يَزُورَ

1086 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُؤْتَى بِهِ الْكَلْبُ).

1087 - وَفِي رَوَايَةٍ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَمْنَعُوا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوا بِهِ فَضْلَ الْكَلْبِ).

3- باب الخُصُومَةِ فِي

الْبَيْتِ وَالْقَضَاءِ فِيهَا

1088 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ خَلَفَ عَلَى يَمِينٍ يَفْقَطُ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، هُوَ عَلَيْهَا فَاجِرٌ. لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضَبَانُ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا) الْآيَةَ. فَجَاءَ الْأَشْعَثُ فَقَالَ: مَا حَدَّثَكُمْ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ فِي أَنْزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. كَأَنْتَ لِي بِئْرٌ فِي أَرْضِ ابْنِ عَمٍّ لِي فَقَالَ لِي: (شُهُودَكَ) قُلْتُ: مَا لِي شُهُودٌ.

جو کہے کہ پانی کا مالک پانی کا سب سے زیادہ حقدار ہے یہاں تک کہ اپنی حاجت پوری کر لے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچے ہوئے پانی کو نہ روکا جائے کہ اس کے نتیجے میں گھاس چرانے سے روکنا لازم آئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا فاضل پانی کو نہ روکو کہ اس کی وجہ سے فاضل چرائی کو روک دو۔

کنویں میں جھگڑا اور اس کے

فیصلے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ فرمایا جو شخص ایسی قسم کھائے کہ اس کے ذریعہ کسی مسلمان کا مال لے لے اور وہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو اللہ عزوجل اسے قیامت کے دن اس حالت میں ملے گا کہ اللہ عزوجل اس پر غضبناک ہو گا چنانچہ رب تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ”جو لوگ اللہ اور اس کی قسموں کے عوض تھوڑی پونجی خریدتے ہیں (الی آخرہ) اس کے بعد حضرت اشعث رضی اللہ عنہ آئے اور فرمایا ابو عبد الرحمن حدیث بیان کرتے ہیں میرے ہی بارے میں یہ آیت نازل فرمائی گئی ہے میرا ایک کنواں میرے چچا زید“



قَالَ: (فَيَبِينُهُ). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِذَا  
يُخْلِفُ، فَذَكَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَذَا الْحَدِيثَ، فَأَنْزَلَ  
اللَّهُ ذَلِكَ تَصْدِيقًا لَهُ.

#### 4- باب إِثْمٍ مَنْ مَنَعَ ابْنَ

##### السَّبِيلِ مِنَ الْمَاءِ

1089 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللَّهُ  
إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يُزَكِّيهِمْ، وَلَهُمْ  
عَذَابٌ أَلِيمٌ: رَجُلٌ كَانَ لَهُ فَضْلُ مَاءٍ  
بِالطَّرِيقِ، فَمَنَعَهُ مِنْ ابْنِ السَّبِيلِ، وَرَجُلٌ بَايَعَ  
إِمَامًا لَا يُبَايِعُهُ إِلَّا لِدُنْيَا، فَإِنْ أُعْطَاهُ مِنْهَا  
رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطِهِ مِنْهَا سَخِطَ، وَرَجُلٌ أَقَامَ  
سِلْعَتَهُ بَعْدَ الْعَصْرِ، فَقَالَ: وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ  
غَيْرُهُ، لَقَدْ أُعْطِيتُ بِهَا كَذًا، وَكَذَا، فَصَدَّقَهُ  
رَجُلٌ، ثُمَّ قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ  
بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا).

بھائی کی زمین میں تھا ہمارے درمیان جھگڑا ہو گیا میں حضور ﷺ  
کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ نے سے فرمایا تیرے پاس  
گواہ ہیں میں نے عرض کیا وہ یہ قسم کھالے گا تو نبی کریم ﷺ  
رحیم ﷺ نے یہ حدیث بیان فرمائی پھر اللہ تعالیٰ نے اس آیت کو  
بطور تصدیق نازل فرمایا۔

#### مسافر کو پانی پینے سے منع کرنے کا گناہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین اشخاص ہیں جن کی جانب  
اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا، اور ان کے گناہوں کو معاف نہیں  
فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے ایک وہ شخص جس  
کے پاس راستے میں فاضل پانی تھا اور اس نے مسافر کو پانی سے  
روکا۔ ایک وہ شخص جس نے کسی امام سے صرف دنیا سے یہ  
بیعت کی اب وہ اگر اس کو کچھ دے تو راضی رہے اور اگر کچھ نہ  
دے تو وہ ناراض ہو جائے اور ایک وہ شخص جس نے بعد عرص  
اپنے سامان (برائے فروخت) لگایا پھر کہا قسم ہے، اللہ کی جس  
کے سوا کوئی معبود نہیں میرے اس سامان کی اتنی اتنی قیمت لگائی  
جا چکی ہے کسی نے اس کی بات مان لی پھر آپ ﷺ نے یہ آیت  
کریمہ تلاوت فرمائی ”جو لوگ اللہ کے عہد، اور اس کی قسموں سے  
عوض تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔“

#### پانی پلانے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا ایک آدمی جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی ..

#### 5- باب فَضْلِ سَقْيِ الْمَاءِ

1090 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: (بَيْنَا رَجُلٌ مَمْشِي، فَاشْتَدَّ عَلَيْهِ

ایک کنوئیں میں اتر اور اس سے پانی پیاجب باہر نکلا تو ایک کتے کو ہانپتے دیکھا جو پیاس سے مٹی چاٹ رہا تھا دل میں یہ اسے بھی اسی طرح پیاس لگی ہوگی جیسے مجھے پیاس لگی تھی اس نے اپنا موزہ بھرا اور منہ میں لے کر نکلا اور کتے کو پلا یا اللہ تعالیٰ نے اس کی نیکی قبول کی اور اسے بخش دیا لوگ عرش گزار ہوئے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں میں بھی ہمیں ثواب ملتا ہے؟ فرمایا ہر جاندار پر ثواب ملتا ہے۔

### حوض یا مشک کا مالک اس کے پانی کا

سب سے زیادہ حقدار ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کچھ لوگوں کو اپنے حوض میں سے بھگاؤنگا جیسے اجنبی اونٹ کو حوض سے بھگا دیا جاتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تین شخص ایسے ہیں جن سے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کلام نہیں فرمایگا اور نہ ان کی طرف نگاہ رحمت فرمائے گا ایک وہ شخص جو اپنی چیز کے متعلق قسم کھائے کہ مجھے اس سے زیادہ قیمت مل رہی تھی اور وہ جھوٹ بول رہا ہو دوسرا وہ شخص جو عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائے تاکہ اپنے مسلمان بھائی کا مال برباد کر سکے تیسرا وہ شخص جو زائد پانی کو روکے تو اللہ عزوجل فرمایگا کہ جیسے تو زائد پانی کو روکتا تھا آج میں تجھ سے اپنا فضل روکتا ہوں حالانکہ وہ (پانی) تو نے پیدا نہیں کیا تھا۔

الْعَطَشُ. فَتَنَزَلَ بِئْرًا فَشَرِبَ مِنْهَا، ثُمَّ خَرَجَ فَإِذَا هُوَ بِكَلْبٍ يَنْهَشُ، يَأْكُلُ التُّرَى مِنَ الْعَطَشِ، فَقَالَ: لَقَدْ بَلَغَ هَذَا مِثْلَ الَّذِي بَلَغَ بِي، فَمَدَّ خُفَّهُ ثُمَّ أَمْسَكَهُ بِفِيهِ، ثُمَّ رَقِيَ، فَسَقَى الْكَلْبَ، فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ، فَغَفَرَ لَهُ. قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَإِنَّ لَنَا فِي الْبَهَائِمِ أَجْرًا؟ قَالَ: (بِ كُلِّ كَبِدٍ رَطْبَةٍ أَجْرٌ).

### 6- باب مَنْ رَأَى أَنَّ صَاحِبَ

الْحَوْضِ وَالْقُرْبَةِ أَحَقُّ بِمَائِهِ.

1091 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، لَا ذُوَدَنَّ رَجُلًا عَنْ حَوْضِي، كَمَا تُذَادُ الْغَرِيبَةُ مِنَ الْإِبِلِ عَنِ الْحَوْضِ).

1092 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ: رَجُلٌ خَلَفَ عَلَى سِلْعَةٍ لَقَدْ أُعْطِيَ بِهَا أَكْثَرُ مِمَّا أُعْطِيَ وَهُوَ كَاذِبٌ، وَرَجُلٌ خَفَ عَلَى يَمِينٍ كَاذِبَةٌ بَعْدَ انْعِصْرٍ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْلِمٍ، وَرَجُلٌ مَنَعَ فَضْلَ مَاءٍ، فَيَقُولُ اللَّهُ: الْيَوْمَ أَمْنَعُكَ فَضْلِي، كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَا لَمْ تَعْمَلْ بِذَلِكَ).

## 7- باب لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ

1093 - عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا حِمَى إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ).

## 8- باب شُرْبِ النَّاسِ

## وَالذَّوَابِ مِنَ الْأَنْهَارِ

1094 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْحَيْلُ لِرَجُلٍ أَجْرٌ، وَلِرَجُلٍ سِتْرٌ، وَعَلَى رَجُلٍ وَزْرٌ، فَأَمَّا الَّذِي لَهُ أَجْرٌ فَرَجُلٌ رَبَطَهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَأَطَالَ بِهَا فِي مَرْجٍ أَوْ رَوْضَةٍ، فَمَا أَصَابَتْ فِي طِيلِهَا ذَلِكَ مِنَ الْمَرْجِ أَوْ الرَّوْضَةِ كَانَتْ لَهُ حَسَنَاتٍ، وَلَوْ أَنَّهُ انْقَطَعَ طِيلُهَا، فَاسْتَتَتْ شَرْقًا أَوْ شَرْقَيْنِ، كَانَتْ أَثَارُهَا وَأَرْوَاهَا حَسَنَاتٍ لَهُ، وَلَوْ أَنَّهَا مَرَّتْ بِنَهْرٍ فَشَرِبَتْ مِنْهُ، وَلَمْ يُرَدْ أَنْ يَسْقَى كَانَ ذَلِكَ حَسَنَاتٍ لَهُ، فَهِيَ لِذَلِكَ أَجْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا تَغْنِيًا وَتَعَفًُّا ثُمَّ لَمْ يَنْسَ حَقَّ اللَّهِ فِي رِقَابِهَا، وَلَا ظُهُورِهَا، فَهِيَ لِذَلِكَ سِتْرٌ، وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَرِيَاءً وَنَوَاءً لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَهِيَ عَلَى ذَلِكَ وَزْرٌ) وَسُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخُمْرِ فَقَالَ: (مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا هَذِهِ الْآيَةُ الْجَامِعَةُ الْفَازَةُ) (مَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ).

اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا محفوظ چر گا دھرتی اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہے۔

آدمیوں اور جانوروں کا

نہروں سے پانی پینا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا گھوڑا ایک آدمی کے لیا جڑے کے لیے پردہ اور تیسرے کے لیے بوجھ ہے۔ اگر اس آدمی کے لیے ہے جس نے راہ خدا میں گھوڑا باندھا پس وہ باغ یا چراگاہ میں اس کی رسی دراز کر دیتا ہے تو رسی کے مطابق جہاں تک وہ چرے گا اتنا ہی مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ اسی توڑ کر ایک دو بندیاں ملے کر جائے تو ہر قدم کے مطابق مالک کو اجر ملے گا اور اگر وہ نہر کے پاس سے گزرے اور پانی لے اگرچہ اس کا ارادہ پانی پلانے کا نہ تھا تب بھی مالک کو ثواب ملے گا۔ دوسرا آدمی اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے اور سوال سے بچنے کے لیے گھوڑا رکھتا ہے اور اس کی گردن اور پیٹھ پر اللہ تعالیٰ کے حق کو نہیں بھوتا یہ اس کے لیے پردہ ہے اور جو آدمی فخریہ یا دکھاوے کے لیے یا مسلمانوں کی دشمنی میں گھوڑا رکھے تو یہ اس پر بوجھ ہوگا۔ رسول اللہ ﷺ سے گدھے کے متعلق پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس کے متعلق مجھ پر کوئی چیز نازل نہیں کی گئی مگر اس جہاں سے اور بے مثل آیت کے کہ جو ذرہ برابر بھلائی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ برابر برائی کرے گا وہ اسے دیکھ لے گا۔

## 9- باب بَيْعِ الْحَطَبِ وَالْكَلَّا

1095 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: أَصَبْتُ شَارِفًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي مَغْنَمٍ يَوْمَ بَدْرٍ، قَالَ: وَأَعْطَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَارِفًا أُخْرَى، فَأَتَيْتُهَا يَوْمًا عِنْدَ بَابِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَنَا أُرِيدُ أَنْ أَهْمَلَ عَلَيْهَا إِذْ خَرَّ الْأَبْيَعُ، وَمَعِيَ صَائِعٌ مِنْ بَنِي قَيْنُقَاعَ فَأَسْتَعِينُ بِهِ عَلَى وَلِيمَةٍ فَاطِمَةَ، وَحَمْزَةَ بِنْتِ عَبْدِ الْمُطِيبِ يَشْرَبُ فِي ذَلِكَ الْبَيْتِ مَعَهُ قَيْنَةٌ، فَقَالَتْ: أَلَا يَا حَمْزَةَ لِلشُّرْفِ الْبَوَاءِ، فَخَارَ إِلَيْهَا حَمْزَةُ بِالسَّيْفِ، فَجَبَّ أَسْنَنَتُهَا، وَبَقَرَ خَوَاصِرَهُمَا، ثُمَّ أَخَذَ مِنْ أَكْبَادِهِمَا، قَالَ عَلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَتَنَظَرْتُ إِلَى مَنْظَرٍ أَفْظَعَنِي فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ وَعِنْدَهُ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ، فَأَخْبَرْتُهُ الْخَبَرَ، فَخَرَجَ وَمَعَهُ زَيْدٌ، فَأَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَدَخَلَ عَلَى حَمْزَةَ فَتَغَيَّظَ عَلَيْهِ، فَرَفَعَ حَمْزَةُ بَصَرَهُ وَقَالَ: هَلْ أَنْتُمْ إِلَّا عَبِيدٌ لَأَبَائِي فَرَجَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُقْهَقِرُ حَتَّى خَرَجَ عَنْهُمْ، وَذَلِكَ قَبْلَ تَحْرِيمِ الْخَمْرِ.

## ایندھن اور سوکھی گھاس کی بیع

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ مجھے بدر کے مال غنیمت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک اونٹنی ملی اور ایک اونٹنی مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرحمت فرمائی ایک روز میں انہیں ایک انصاری کے دروازے کے پاس بٹھا دیا۔ میرا ارادہ تھا کہ بیچنے کے لیے ان پر ازخیر لادوں اور میرے ساتھ بنی قینقاع کا ایک سار تھا کہ اس سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ولیمہ میں مدد لوں۔ جبکہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اسی گھر میں شراب پی رہے تھے اور ان کے پاس ایک گائے والی تھی اس نے کہا اے حمزہ فرہ اوٹنیوں کے جگر لے لو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ تلوار لے کر ان پر چھپے اور ان کے کوہان کاٹ لیے اور پیٹ چاک کر دیئے پھر ان کے کلیجے نکال لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے یہ خوفناک منظر دیکھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور ان کے پاس حضرت زید بن حارثہ بھی موجود تھے میں نے سارا واقعہ بتایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ساتھ حضرت زید رضی اللہ عنہ تھے آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور بہت ناراض ہوئے پس حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے نگاہیں اٹھ کر کہا شاید تم میرے باپ دادا کے غلام ہو پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واپس لوٹ آئے اور شراب کی حرمت نازل ہونے سے پہلے کا واقعہ ہے۔

## جاگیروں کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ فرمایا کہ انصار کو بحرین کی جاگیریں دینے کا

## 10- باب الْقَطَائِعِ

1096 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَادَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقْطَعَ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَقَالَتْ

الْأَنْصَارُ: حَتَّى تُقْطَعَ لِإِخْوَانِنَا مِنَ  
الْمُهَاجِرِينَ مِثْلَ الَّذِي تُقْطَعُ لَنَا. قَالَ:  
(سَتَرُونَ بَعْدِي أَثَرَةً، فَاصْبِرُوا حَتَّى تُلْقَوْنِي).

ارادہ فرمایا انصار نے عرض کیا جب تک ہمارے مہاجر بھائیوں  
کو جاگیریں عطا نہ فرمادیں تب تک ہم نہ لینگے فرمایا تم لوگ  
عنقریب میرے بعد ترجیحی سلوک دیکھو گے اس وقت عبرت لے کر  
یہاں تک کہ مجھ سے ملو۔

وہ شخص جس کے باغ میں سے  
گزر گاہ یا پانی پینے کی چیز ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے  
ہیوند لگا ہوا کھجور کا درخت فروخت کیا تو پھل فروخت کرنے  
والے کا ہے مگر جبکہ خریدار شرط کرے اور جس نے غلام خرید  
جس کے پاس مال ہے تو وہ مال بیچنے والے کا ہے مگر جب  
خریدار شرط کر لے۔

۱۱۔ باب الرَّجُلِ يَكُونُ لَهُ

مَمْرٌ، أَوْ يَشْرِبُ فِي حَائِطٍ أَوْ نَحْلٍ

1097 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
(مَنْ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تَوَبَّرَ فَشَرَّتْهَا لِلْبَائِعِ،  
إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ، وَمَنْ ابْتَاعَ عَبْدًا  
وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلَّذِي بَاعَهُ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ  
الْمُبْتَاعُ).



بسم الله الرحمن الرحيم

42- کتاب فی الاستقراض واداء الديون والحجر والتفليس

قرض لینے اور ادا کرنے تصرف سے روکنے اور مفلس ہو جانے کا بیان

1- باب مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ

يُرِيدُ أَدَائَهَا أَوْ إِثْلَافَهَا

1098 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيدُ

أَدَائَهَا أَذَى اللَّهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيدُ إِثْلَافَهَا

أَثْلَفَهُ اللَّهُ).

جس نے لوگوں کا مال لیا اور نیت یہ ہو کہ

ادا کر دے گا تلف کر دے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف

ورحمہم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

جس نے لوگوں کا مال لیا اور وہ ادا کرنا چاہتا ہے تو اللہ اس کی

طرف سے ادا کر دیتا ہے اور جو برباد کرنے کے لیے لیتا ہے تو

اللہ تعالیٰ اس کو برباد کر دے گا۔

قرض ادا کرنا

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ میں نبی کریم رؤف ورحمہم کے ساتھ تھا جب آپ

ﷺ نے احد پہاڑ کو دیکھا تو فرمایا یہ میرے لیے سونے سے

بدل جائے تو مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس ایک دینار تین دن

سے زیادہ رہے سوائے اس دنیا کے جسے قرض ادا کرنے کے

لیے بچا رکھوں۔ پھر ارشاد فرمایا زیادہ مال والے ہی زیادہ

تنگدست ہیں مگر جو مال ایسے دے ایسے دے۔ لیکن اسے لوگ

کم ہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنی جگہ رہو اور آپ ﷺ

آگے بڑھے اور کچھ دور نہیں گئے تھے۔ میں نے ایک دوسری

میں نے ارادہ کیا کہ خدمت اقدس میں حاضر ہو جاؤں پھر میں

2- باب أَدَاءُ الدُّيُونِ

1099 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا أَبْصَرَ - يَعْنِي أَحَدًا -

قَالَ: (مَا أَحَبُّ أَنَّهُ يُخَوَّلَ لِي ذَهَبًا، يَمْكُثُ

عِنْدِي مِنْهُ دِينَارٌ فَوْقَ ثَلَاثٍ، إِلَّا دِينَارًا

أُرْصِدُهُ لِدَيْنٍ). ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ الْأَكْثَرِينَ هُمْ

الْأَقْلَوْنَ إِلَّا مَنْ قَالَ بِأَمَالٍ هَكَذَا

وَهَكَذَا). وَقِيلَ مَا هُمْ. وَقَالَ: مَكَانَكَ.

وَتَقَدَّمَ غَيْرَ بَعِيدٍ، فَسَمِعْتُ صَوْتًا، فَأَرَدْتُ أَنْ

أَتِيَهُ. ثُمَّ ذَكَرْتُ قَوْلَهُ: مَكَانَكَ حَتَّى آتَيْتَكَ.

فَلَمَّا جَاءَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الَّذِي سَمِعْتُ؟



أَوْ قَالَ: الصَّوْتُ الَّذِي سَمِعْتُ؛ قَالَ: (وَهَلْ سَمِعْتُ). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ، فَقَالَ: مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِكَ لَا يُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ). قُلْتُ: وَإِنْ فَعَلَ كَذَا وَكَذَا، قَالَ: (نَعَمْ).

### 3- باب حُسْنِ الْقَضَاءِ

1100 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ طَحَى. فَقَالَ: (صَلِّ رَكَعَتَيْنِ). رَأَيْتُ لِي عَلَيْهِ دَيْنٌ، فَقَضَانِي وَزَادَنِي.

### 4- باب الصَّلَاةِ عَلَى مَنْ تَرَكَ دِينًا

1101 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ ﷺ: (مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَأَنَا أُولَى بِهِ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ أَقْرَبُوْا إِنْ شِئْتُمْ: (النَّبِيُّ أَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ)، فَأَيُّهَا مُؤْمِنٌ مَاتَ وَتَرَكَ مَالًا فَلْيَرِثْهُ عَصَبَتُهُ مَنْ كَانُوا. وَمَنْ تَرَكَ دِينًا أَوْ ضَيَاعًا فَلْيَأْتِنِي فَأَنَا مَوْلَاهُ).

### 5- باب مَا يُنْهَى عَنْ إِضَاعَةِ الْمَالِ

1102 - عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ

نے آپ ﷺ کے ارشاد کو یاد کیا کہ کیا فرمایا تھا میرے آئے تک اپنی جگہ رہنا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی آواز تھی جو میں نے سنی تھی فرمایا کیا تم نے سنی میں نے عرض کیا ہاں فرمایا میرے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور بتایا امت میں سے جو اس حال میں مرے کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا جو ایسا ایسا کرے جو ایسا کرے فرمایا ہاں۔

### احسن طریقے سے حق ادا کرنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جبکہ آپ ﷺ بوقت چاشت مسجد میں جلوہ افروز تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا دور کعتیں پڑھ لو اور میرا آپ پر قرض تھا آپ نے ادا فرمایا اور زیادہ دیا۔

### مقروض کی نماز جنازہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی مومن نہیں مگر میں دنیا اور آخرت میں اس کا سب سے قریبی ہوں اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ "یہ نبی ایمان والوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہے۔" پس جو مسلمان مر جائے اور مال چھوڑے تو وہ اس کے عصبہ کا ہے اور جو قرض یا مال بچے چھوڑے تو وہ میرے پاس آئیں کہ میں ن کا مددگار ہوں۔

### مال ضائع کرنے سے منع فرمایا گیا ہے

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ  
عَنْكُمْ: عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ، وَوَادَ الْبَنَاتِ،  
وَمَنْعَ وَهَاتِ، وَكَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَقَالَ، وَكَثْرَةَ  
السُّؤَالِ، وَإِضَاعَةَ الْمَالِ)

فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا یوں کی نافرمانی ،  
بچیوں کو درگور کرنا اور مستحقین کو مال دینے سے روکنا۔ اور نامتق  
مال حاصل کرنا اور تمہارے لیے ناپسند فرمایا قیل و قال، ورسوں  
کی کثرت اور مال کا ضائع کرنا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 43- کتاب الخصومات

جھگڑوں کا بیان

کسی شخص کی گرفتاری اور مسلمان و

یہودی کے درمیان جھگڑے کا بیان

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا اور میں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے اس کے خد ف ساتھ میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو حضور اقدس ﷺ کی خدمت قدس میں لایا۔ حضور ﷺ نے فرمایا تم دونوں نے صحیح پڑھا نہیں، پس میں اختلاف نہ کرو اس لیے تم سے پہلے والوں نے اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ دو شخصوں نے جن میں ایک مسلمان اور دوسرا یہودی تھا ایک دوسرے کو برا بھلا کہا مسلمان نے کہا اس ذات کی قسم جس نے محمد مصطفیٰ ﷺ کو تمام عالم پر منتخب فرمایا اور یہودی نے کہا قسم ہے اس ذات کی جس نے موسیٰ علیہ السلام کو تمام عالم پر منتخب فرمایا اتنی بات پر مسلمان نے اپنا ہاتھ اٹھایا اور یہودی کے منہ پہ تھپڑ مارا یہودی نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سارا قصہ سنایا پس نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے مسلمان کو جو دیا اس سے پوچھا مسلمان نے سارا واقعہ عرض کیا تو نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ

1- باب مَا يُدْكَرُ فِي الْإِشْتِخَاصِ

وَالْخُصُومَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُودِ

1103 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَجُلًا قَرَأَ آيَةً، سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ خِلَافَهَا، فَأَخَذْتُ بِيَدِهِ، فَأَتَيْتُ بِهِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (كَلَّا كُنَّا مُحْسِنِينَ لَا تَخْتَلِفُوا، فَإِنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا).

1104 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: اسْتَبْتَّ رَجُلَانِ: رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَرَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ، قَالَ الْمُسْلِمُ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُحَمَّدًا عَلَى الْعَالَمِينَ، فَقَالَ الْيَهُودِيُّ: وَالَّذِي اصْطَفَى مُوسَى عَلَى الْعَالَمِينَ، فَرَفَعَ الْمُسْلِمُ يَدَهُ عِنْدَ ذَلِكَ فَلَطَمَ وَجْهَ الْيَهُودِيِّ، فَذَهَبَ الْيَهُودِيُّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِمَا كَانَ مِنْ أَمْرِهِ وَأَمَرِ الْمُسْلِمِ، فَقَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْمُسْلِمَ فَسَأَلَهُ عَنْ ذَلِكَ، فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ

لَنَبِيٍّ مِّنْهُمُ: (لَا تُخَيِّرُونِي عَلَى مُوسَى، فَإِنَّ النَّاسَ يَصْغَفُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَأَصْعَقُ مَعَهُمْ، فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يُفِيضُ، فَإِذَا مُوسَى بَاطِشٌ جَانِبَ الْعَرْشِ، فَلَا أَدْرَى أَكَانَ فِيهِمْ صَعِقٌ فَأَنَاقَ قَبْلِي، أَوْ كَانَ مِنْ أَسْتَشْنَى اللَّهِ).

نے فرمایا مجھے موسیٰ پر فضیلت نہ دو اس لیے قیامت میں میں اس پر غشی طاری ہوگی اور مجھ پر بھی غشی طاری ہوں۔ سب سے پہلے مجھے افاقہ ہوگا اس وقت میں دیکھوں گا کہ موسیٰ عرش کا وہ پڑے ہوئے ہیں میں نہیں جانتا کہ آیا یہ بیہوش نہیں ہوئے تھے اور مجھ سے پہلے انہیں ہوش آگیا یا ان لوگوں میں سے تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے مستثنیٰ فرمادیا ہے۔

1105 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ يَهُودِيًّا رَضَّ رَأْسَ جَارِيَةٍ بَيْنَ حَجْرَيْنِ، قِيلَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا بِكَ، أَفَلَانِ أَفَلَانِ؛ حَتَّى سُمِّيَ الْيَهُودِيُّ، فَأَوْمَتْ بِرَأْسِهَا، فَأَخَذَ الْيَهُودِيُّ فَأَعْتَرَفَ، فَأَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَرَضَّ رَأْسَهُ بَيْنَ حَجْرَيْنِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی یہودی نے ایک لونڈی کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا اس سے کہا گیا تیرے ساتھ یہ کس نے کیا؟ اس نے کہا فلاں نے فلاں نے جب یہودی کا نام لیا گیا تو اس نے سر سے اشارہ کیا یہودی پکڑا گیا اور اس نے اعتراف کر لیا تو نبی کریم ﷺ نے حکم فرمایا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچل دیا۔

فریقین کا ایک دوسرے کے

متعلق گفتگو کرنا

2- باب كَلَامِ الْخُصُومِ

بَعْضُهُمْ فِي بَعْضٍ

1106 - حَدِيثُ الْأَشْعَثِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وَذَكَرَ فِيهِ أَنَّهُ اخْتَصَمَ هُوَ وَرَجُلٌ مِنْ أَهْلِ حَضْرَةِ مَوْتٍ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: إِنَّهُ هُوَ وَيَهُودِيٌّ.

حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے گزر چکی ہے جس میں یہ مذکور تھا کہ وہ حضرموت سے ایک شخص سے جھگڑے تھے اس طریق میں ہے کہ ان کا ایک یہودی سے جھگڑا ہو تھا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
44- کتاب اللقطة  
گری پڑی چیز کا بیان

جب نقطہ کا مالک علامت بتا دے تو

وہ چیز اسے دے دے

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے ایک تھیلی لے لی تھی جس میں سودینار تھے میں نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو ارشاد فرمایا اس کی ایک سال تک تشہیر کرو۔ میں نے کی لیکن اس کا جاننے والا مجھے کوئی نہیں ملا پھر میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو فرمایا یا سال بھر اور تشہیر کرو میں نے کی پھر نہیں پایا اب تیسری بار خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو فرمایا اس کا برتن اس کا عدد اور اس کی بندش کو محفوظ رکھو اب اگر اس کا مالک آجائے تو اسے دے دو ورنہ اسے اپنے کام میں ناؤ۔

جب کوئی راستے میں کھجور پائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں اپنے گھر والوں کی طرف لوث ہوں تو اپنے بستر پر کھجور پڑی ہوئی پاتا ہوں پس اسے کھانے کے لیے اٹھا لیتا ہوں پھر اس خدشہ سے کہ مبادا صدقہ کی ہوں ڈال دیتا ہوں۔

1- باب وَإِذَا أَخْبَرَ رَبُّ صَاحِبِ

الْلُقْطَةِ بِالْعَلَامَةِ دَفَعَ إِلَيْهِ

1107 - عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَجَدْتُ صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ، فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (عَرِّفْهَا حَوْلًا). فَعَرَّفْتُهَا حَوْلَهَا فَلَمْ أَجِدْ مَنْ يَعْرِفُهَا، ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ: (عَرِّفْهَا حَوْلًا) فَعَرَّفْتُهَا فَلَمْ أَجِدْ، ثُمَّ أَتَيْتُهُ ثَلَاثًا، فَقَالَ: (احْفَظْ وَعَائِهَا، وَعَدَّهَا، وَوَكَّأَهَا، فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا، وَلَا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا).

2- باب إِذَا وَجَدَ تَمْرَةً فِي الطَّرِيقِ

1108 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنِّي لَا أَتَقَلَّبُ إِلَى أَهْلِي، فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلَى فِرَاشِي فَأَرْفَعُهَا لِأَكْلِهَا، ثُمَّ أَخْشَى أَنْ تَكُونَ صَدَقَةً فَأَلْفِيهَا).



بسم الله الرحمن الرحيم  
45- کتاب المظالم  
مظالم کا بیان

ظلم کا بدلہ

1- باب قصاص المظالم

1109- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا خَلَصَ الْمُؤْمِنُونَ مِنَ النَّارِ حُبِسُوا بِقَنْطَرَةٍ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَيَتَقَاصُونَ مَظَالِمَ كَانَتْ بَيْنَهُمْ فِي الدُّنْيَا، حَتَّى إِذَا نَقَّوْا وَهَذَّبُوا، أُذِنَ لَهُمْ بِدُخُولِ الْجَنَّةِ، فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ ﷺ بِيَدِهِ لَا أَحَدَهُمْ بِمَسْكِينِهِ فِي الْجَنَّةِ أَذَلُّ بِمَسْكِينِهِ كَانَ فِي الدُّنْيَا).

2- باب قول الله تعالى (الَّا

لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ)

1110- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللَّهَ يُبْذِلُ السُّؤْمَانَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنْفَهُ، وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ أَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ أَيْ رَبِّ، حَتَّى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوبِهِ وَرَأَى فِي نَفْسِهِ أَنَّهُ قَدْ هَلَكَ، قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِي الدُّنْيَا، وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا جب مومن جہنم سے نجات پا جائیں گے تو جنت دوزخ کے درمیان ایک پل پر روک دیئے جائیں گے اب اپنے درمیان جو حقوق دنیا میں ہو گئے ان کا ایک دوسرے سے بدلہ دلایا جائیگا جب پاک صاف ہو جائیں گے تو انہیں جنت میں داخلے کی اجازت دی جائیگی۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ کی جان ہے تم لوگ جنت میں اپنے مسکن کو دینا کے مسکن سے زیادہ پہچانو گے۔

فرمان الہی: ظالموں پر

اللہ کی لعنت ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ اللہ عزوجل مومن کو قریب کرے گا اور پردہ ڈال کر چھپائے گا فرمائے گا کہ تو نے فلاں گناہ کیا؟ عرض کرے گا ہاں اے رب یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اعتراف کرے گا اور سوچے گا کہ بد کہ ہو گیا ارشاد فرمائے گا کہ میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی، آج تجھے بخش دیا اور اسے نیکیوں کی کتاب دے دی جائیگی۔



جو کافر اور منافق نہیں ان کے متعلق گواہ کہیں گے یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا آگاہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت۔

الْيَوْمَ، فَيُعْطَى كِتَابُ حَسَنَاتِهِ، وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُونَ فَيَقُولُ الْأَشْهَادُ: هَؤُلَاءِ الَّذِينَ كَذَبُوا عَلَى رَبِّهِمْ، أَلَا لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الظَّالِمِينَ).

مسلمان کسی مسلمان پر ظلم نہ کرے  
نہ اس پر ظلم ہونے دیے

3- بَابُ لَا يَظْلِمُ الْمُسْلِمَ الْمُسْلِمَ وَلَا يُسْلِمُهُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس پر ظلم ہونے دے اور جو اپنے بھائی کی حاجت میں رہے گا اللہ اس کی حاجت روائی فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی کوئی تکلیف دور کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی قیامت کی تکلیفوں میں سے کوئی تکلیف دور کرے گا اور جو کوئی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا۔

1111 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الْمُسْلِمُ أَخُو الْمُسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يُسْلِمُهُ، وَمَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَخِيهِ كَانَ اللَّهُ فِي حَاجَتِهِ، وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللَّهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرْبَاتٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم۔ ایک شخص نے عرض کیا یہ مظلوم کی مدد ہے ظالم کی مدد کیسے ہوگی فرمایا اس کے ہاتھ کر پکڑ لے۔

4- بَابُ أَعِنِ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا  
1112 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا). قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا نَنْصُرُهُ مَظْلُومًا، فَكَيْفَ نَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: (تَأْخُذُ فَوْقَ يَدَيْهِ).

ظلم قیامت کے دن کئی اندھیریاں ہیں

5- بَابُ الظُّلْمِ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ظلم قیامت کے دن تاریکیوں پر تاریکیاں ہو گا۔

1113 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

6- باب مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلَمَةٌ عِنْدَ

الرَّجُلِ فَحَلَّلَهَا لَهُ، هَلْ يُبَيِّنُ مَظْلَمَتَهُ؟

1114 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ كَانَتْ لَهُ

مَظْلَمَةٌ لِأَخٍ مِنْ عَرَضِهِ أَوْ شَيْءٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ

مِنْهُ الْيَوْمَ، قَبْلَ أَنْ لَا يَكُونَ دِينَارٌ وَلَا

دِرْهَمٌ، إِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ أُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ

مَظْلَمَتِهِ، وَإِنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ أُخِذَ مِنْ

سَيِّئَاتِ صَاحِبِهِ فَحُبِّلَ عَلَيْهِ).

7- باب إِثْمُ مَنْ ظَلَمَ

شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ

1115 - عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ ظَلَمَ

مِنَ الْأَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ).

1116 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ أَخَذَ مِنَ الْأَرْضِ

شَيْئًا بِغَيْرِ حَقِّهِ، خُسِفَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى

سَبْعِ أَرْضِينَ).

8- باب إِذَا أَذِنَ إِنْسَانٌ

لَا خَرَّ شَيْئًا جَازَ

1117 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَرَّ بِقَوْمٍ

يَأْكُلُونَ تَمْرًا، فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ

جس کا کوئی حق کسی شخص پر ہو اور وہ اسے

معاف کرانا چاہے تو حق کو بھی بیان کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس پر کسی مسلمان بھائی کا کوئی حق

ہو خواہ آبرو کا یا کسی اور چیز کا تو اس سے آج معاف کرا لے قبل

اس کے کہ نہ اس کے پاس دینار ہو اور نہ درہم اگر اس کے پاس

نیک عمل ہوگا تو بعد حق اس سے لے لیا جائیگا اور اگر نیکیاں نہیں

ہوں گی تو صاحب حق کی برائیاں لے لی جائیں گی اور اس پر لاد دی

جائیں گی۔

جس نے ناحق کچھ بھی

زمین لی اس کا گناہ

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے جس نے ناحق ذرا سی

بھی زمین لی اتنی زمین کے ساتواں طبق اس کے گلے میں طوق بن

کر پہنا دیا جائیگا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے زمین کا کوئی

حصہ بغیر حق کے دیا یا تو قیامت کے روز اسے ساتویں زمین تک

دھنسا دیا جائے گا۔

جب کوئی آدمی دوسرے کو کسی بات کی

اجازت دے تو جائز ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا ایک قوم

کے پاس سے گزر رہا تھا جو کھجوریں کھا رہے تھے تو انہوں نے کہا

الإِقْرَانِ إِلَّا أَنْ يَسْتَأْذِنَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ أَخَاهُ.

## 9- باب قول الله تعالى (وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ)

1118 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللَّهِ الْأَلَدَّ الْخِصْمُ).

## 10- باب إثم من خاصم في باطل وهو يعلمه

1119 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةَ بِنَاتِ حُجْرَةَ، فَخَرَجَ إِلَيْهِنَّ، فَقَالَ: (إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِيَنِ الْخِصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغُ مِنْ بَعْضٍ، فَأُحْسِبُ أَنَّهُ صَدَقَ، فَأُقْضِي لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّي مُسْلِمًا، فَإِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ فَلْيَتْرُكْهَا).

## 11- باب قصاص المظلوم إذا وجد ماله ظالمه

1120 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّكَ تَبْعُنَا فَتَنْزِلُ بِقَوْمٍ لَا يَقْرُونَا فَمَا تَرَى فِيهِ؟ فَقَالَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملانے سے منع فرمایا ہے مگر جبکہ تم میں سے کوئی اپنے بھائی کو اجازت دے۔

## فرمان الہی: وہ سخت جھگڑالو ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ ہے جو بہت جھگڑالو ہو۔

## جان بوجھ کر ناحق جھگڑا کرنے والے کا گناہ

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑا سنا تو جھگڑنے والے کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا آخر میں انسان ہی ہوں اور میرے پاس جھگڑنے والے آتے ہیں تم میں سے کچھ لوگ یہ نسبت دوسرے کے زیادہ بلند ہوتے ہیں میں گمان کر لیتا ہوں کہ اس نے سچ کہا اور اس حق میں فیصلہ کر دیتا ہوں جس کے لیے کسی مسلمان کے حق کا فیصلہ کر دوں تو یہ آگ کا ٹکڑا ہے اب چاہے لے یا چھوڑ دے۔

## ظالم کا اگر مال مل جائے تو مظلوم اپنا بدلہ لے سکتا ہے

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا حضور ہمیں بھیجتے ہیں کبھی ہم ایسے لوگوں کے پاس جاتے

ہیں جو ہماری مہمانداری نہیں کرتے ایسی صورت میں ہمیں کیا حکم دیتے ہیں تو ہم سے ارشاد فرمایا تم جب کسی قوم پر اترو اور وہ تمہارے ساتھ ایسا برتاؤ کریں جو مہمان کے لائق ہے تو اسے قبول کر لو اور اگر ایسا نہ کریں تو ان سے مہمان کا حق وصول کر لو۔

ایک پڑوسی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں  
کھوٹی گاڑنے سے منع نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی پڑوسی کسی پڑوسی کو اپنی دیوار میں لکڑی گاڑنے سے منع نہ کرے پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم لوگوں کو اس سے منہ موڑتے ہوئے دیکھ رہا ہوں بخدا میں اس حدیث کو تمہارے سامنے علانیہ بیان کرتا رہوں گا۔

گھر کے صحن اور

راستوں پر بیٹھنا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا راستوں پر بیٹھنے سے بچو لوگوں نے عرض کیا اس کے بغیر چارہ نہیں راستے ہی ہمارے بیٹھنے کی جگہیں ہیں جہاں ہم بات چیت کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں مانتے اور بیٹھنا ہی ضروری ہے تو راستے کو اس کا حق دو۔ لوگوں نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے؟ فرمایا نظر نیچی رکھنا، تکلیف دہ چیز کو ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھی بات کا حکم کرنا، بری بات سے روکنا۔

لَنَا: (إِنْ نَزَلْتُمْ بِقَوْمٍ، فَأَمِّرْ لَكُمْ بِمَا يَنْبَغِي لِلضَّيْفِ فَأَقْبِلُوا، فَإِنْ لَمْ يَفْعَلُوا، فَخُذُوا مِنْهُمْ حَقَّ الضَّيْفِ)۔

12- باب لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ

أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ

1121- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَمْنَعُ جَارُ جَارَةٍ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي جِدَارِهِ). ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِي أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ، وَاللَّهِ لَا أَرَى مَدَنٍ بِهَا بَدَنٍ أَكْتَفَاكُمْ۔

13- باب أَفْنِيَةِ الدُّورِ وَالْجُلُوسِ

فِيهَا وَالْجُلُوسِ عَلَى الصُّعَدَاتِ

1122- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِيَّاكُمْ وَالْجُلُوسَ عَلَى الطَّرَقَاتِ). فَقَالُوا: مَا لَنَا بِهِ إِنَّمَا هِيَ مَجَالِسُنَا نَتَحَدَّثُ فِيهَا قَالَ: (فَإِذَا أَبَيْتُمْ إِلَّا التَّجَالِيسَ، فَأَعْطُوا الطَّرِيقَ حَقَّهَا) قَالُوا: وَمَا حَقُّ الطَّرِيقِ؟ قَالَ: (غَضُّ الْبَصَرِ، وَكَفُّ الْأَذَى، وَرَدُّ السَّلَامِ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ)۔

## 14- باب إِذَا اخْتَلَفُوا

فِي الطَّرِيقِ الْبَيْتَاءِ

1123 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَضَى النَّبِيُّ ﷺ: إِذَا تَشَاجَرُوا فِي الطَّرِيقِ الْبَيْتَاءِ بِسَبْعَةِ أَذْرُعَ.

جب عام راستہ کے بارے میں

اختلاف ہو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سات ہاتھ چوڑائی چھوڑنے کا فیصلہ فرماتے جب لوگ راستے کے بارے میں جھگڑتے تھے۔

## 15- باب: النَّهْيُ عَنِ

النَّهْبِ وَالْمُثْلَةِ

1124 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ النَّهْبِ وَالْمُثْلَةِ.

لوٹ مار کرنے اور صورت

بگاڑنے سے ممانعت

حضرت عبداللہ بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے لوٹنے اور صورت بگاڑنے سے منع فرمایا ہے۔

## 16- باب مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ

1125 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ).

جو اپنے مال کے بچانے میں مارا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے جو اپنا مال بچانے کیلئے مارا گیا وہ شہید ہے۔

## 17- باب إِذَا كَسَرَ قِصْعَةً

أَوْ شَيْئًا لِغَيْرِهِ

1126 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ عِنْدَ بَعْضِ نِسَائِهِ، فَأَرْسَلَتْ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ مَعَ خَادِمٍ بِقِصْعَةٍ فِيهَا طَعَامٌ، فَضَرَبَتْ بِيَدِهَا، فَكَسَرَتْ الْقِصْعَةَ، فَضَرَبَتْهَا، وَجَعَلَ فِيهَا الطَّعَامُ. وَقَالَ: (كُلُوا)، وَحَبَسَ الرَّسُولُ وَالْقِصْعَةُ.

جب کسی دوسرے کا

پیالہ یا کچھ اور توڑ دیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ اپنی بعض ازواج مطہرات کے یہاں تشریف فرما تھے بعض امہات المؤمنین نے ایک خادمہ کے بدست ایک پیالہ میں کھانا بھیجا تو جن کے یہاں آپ ﷺ تھے انہوں نے کھانے پر اپنا ہاتھ مار دیا پیالہ ٹوٹ گیا آپ ﷺ نے پیالہ کو جوڑا اور کھانا پیالہ میں کیا اور فرمایا کھاؤ آپ ﷺ نے لے لے

حَتَّىٰ فَرَغُوا. فَدَفَعَ الْقَضْعَةَ الصَّحِيحَةَ وَحَبَسَ  
الْهَكْسُورَةَ.

والے کو روک لیا جب سب لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو صحیح  
سلامت پیالہ واپس فرمایا اور ٹوٹا ہوا روک لیا۔





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
46- کتاب الشَّرْكَه  
شُرکت کا بیان

## 1- باب الشَّرْكَه فِي الطَّعَامِ

کھانے اور زادراہ اور

## وَالنَّهْدِ وَالْعُرُوضِ

سامان میں شُرکت کا بیان

1127 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَفَّتْ أَزْوَادُ الْقَوْمِ وَأَمْلَقُوا، فَأَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ فِي تَحْرِيبِهِمْ فَأَذِنَ لَهُمْ، فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَأُخْبِرُوهُ فَقَالَ: مَا بَقَاؤُكُمْ بَعْدَ إِبِلِكُمْ، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! مَا بَقَاؤُهُمْ بَعْدَ إِبِلِهِمْ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (تَادِي النَّاسِ، فَيَأْتُونَ بِفَضْلِ أَزْوَادِهِمْ). فَبَسِطَ لِدَلِكِ نِطْعٌ، وَجَعَلُوهُ عَلَى النِّطْعِ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِأَوْعِيَّتِهِمْ، فَأَخْتَمَى النَّاسُ حَتَّى فَرَعُوا، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللَّهِ).

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قوم کے تو شے ختم ہو گئے اور لوگوں پر فاقے کی نوبت آ گئی تو نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اونٹوں کو ذبح کرنے کی اجازت لینے کے لیے۔ آپ ﷺ نے اجازت عطا فرمائی اس کے بعد انہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں بتایا تو کہنے لگے کہ اونٹوں کے بغیر کیے گزارہ کر دے پس وہ نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اپنے ارشاد فرمایا لوگوں میں منادی کرادو کہ اپنا بچا ہوا زادراہ لے آئیں چنانچہ اس کے لیے ایک چمڑے کا دسترخوان بچھایا گیا لوگوں نے اس میں لا کر ڈال دیا رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہو کر اس کی برکت کے لیے دعا فرمائی پھر اپنے اپنے برتنوں کے ساتھ سب کو بلایا سب لوگوں نے لپ لے لے کر برتن بھر لیے اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے شاندار معجزے کا پتہ دے رہی ہے کہ جب کہ قوم کے پاس

کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا اور ناقوں کی نوبت آپ ﷺ کی برکت سے دیکھتے ہی دیکھتے ایسی برکتیں نازل ہوئیں کہ زاد راہ اتنا زیادہ ہو گیا کہ ہر ایک نے بھر بھر کر اپنی ضرورت کے مطابق لے لیا اور یوں دعائے نبوی کی برکت سے آئی ہوئی مصیبت روز ہو گئی۔

دافع رنج و بلا تم پر کروڑوں درود

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ جب اشعری لوگ غزوے میں محتاج ہو جاتے ہیں یا مدینے میں ان کے عیال کا غلہ کم ہو جاتا ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کرتے ہیں پھر ایک برتن سے برابر تقسیم کر لیتے ہیں۔ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

بکریوں کو تقسیم کرنا

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ذوالخلفہ میں تھے کہ لوگ بھوکے ہوئے اور لوگوں کو بہت سے اونٹ اور بکریاں ملیں اور نبی کریم ﷺ ورحیمہ لشکر کے آخر میں تھے لوگوں نے جلدی پچا دی انہیں ذبح کیا اور ہانڈیاں چڑھا دیں نبی کریم ﷺ ورحیمہ نے حکم دیا تو ہانڈیاں الٹ دی گئیں پھر مال تقسیم کیا تو دس بکریوں کو ایک اونٹ کے برابر شمار کیا ان میں سے ایک اونٹ بھاگ نکلا لوگوں نے وہ پکڑنا چاہا لیکن عاجز رہے اور ان دنوں قوم کے گھوڑے تھے پس ایک آدمی نے ایسے تیر مارا تو اللہ تعالیٰ نے اسے ٹھہرا دیا فرمایا کہ ان جانوروں میں بعض جنگلی جانوروں کی طرح ہوتے ہیں جب تم انہیں قابو نہ کر سکو تو ایسا ہی کیا کرو۔ میں نے عرض کیا ہمیں خدشہ

1128 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ الْأَشْعَرِيَّينَ إِذَا أَرْمَلُوا فِي الْغَزْوِ، أَوْ قَلَّ طَعَامُ عِيَالِهِمْ بِالْمَدِينَةِ، جَمَعُوا مَا كَانَ عَنْدهُمْ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ، ثُمَّ اقْتَسَمُوهُ بَيْنَهُمْ فِي إِنَاءٍ وَاحِدٍ بِالسَّوِيَّةِ، فَهُمْ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُمْ).

2- باب قِسْمَةِ الْغَنَمِ

1129 - عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ: بِذِي الْحُلَيْفَةِ، فَأَصَابَ النَّاسَ جُوعٌ، فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أُخْرِيَّاتِ الْقَوْمِ، فَعَجَلُوا وَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ، فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِثَتْ، ثُمَّ قَسَمَ، فَعَدَلَ عَشْرَةً مِنَ الْغَنَمِ بِبَعِيرٍ، فَتَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ، فَطَبَّوهُ فَأَعْيَاهُمْ، وَكَانَ فِي الْقَوْمِ خَيْلٌ يَسِيرَةٌ، فَأَهْوَى رَجُلٌ مِنْهُمْ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ، ثُمَّ قَالَ: (إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدًا كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا). فَقُلْتُ: إِنَّا نَرْجُو الْعُدُوَّ غَدًا، وَلَيْسَتْ

مَعْنَا مُدَى أَفَنَذَجَ بِالْقَصَبِ، قَالَ: (مَا أَنَهَرَ  
الذَّمَّ، وَذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ، فَكُلُوهُ، لَيْسَ  
السِّنُّ وَالظُّفْرُ، وَسَأُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذَلِكَ: أَمَّا  
السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ).

### 3- باب تقویم الأشياء بدين

#### الشُّرَكَاءُ بِقِيَمَةِ عَدْلٍ

1130 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أُعْتِقَ شَقِيصًا مِنْ  
قَبْلُوكِهِ فَعَلَيْهِ خَلَاصُهُ فِي مَالِهِ، فَإِنْ لَمْ يَكُنْ  
لَهُ مَالٌ قَوْمِ الْبَنُلُوكِ، قِيَمَةُ عَدْلٍ، ثُمَّ  
اسْتُسْعِيَ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ).

### 4- باب هل يُقَرَّعُ فِي الْقِسْمَةِ

1131 - عَنِ الثَّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى  
حُدُودِ اللَّهِ وَالْوَاقِعِ فِيهَا، كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهْتَبُوا  
عَلَى سَفِينَةٍ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا  
وَبَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا إِذَا  
اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوا عَلَى مَنْ فَوْقَهُمْ  
فَقَالُوا: لَوْ أَنَّا خَرَقْنَا فِي تَصْيِينِنَا خَرَقًا، وَلَمْ  
نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا، فَإِنْ يَتْرَكُوهُمْ وَمَا أَرَادُوا

ہے کہ کل صبح کو دشمن سے مد بھیڑ ہو جائے گی اور ہمارے پاس  
چھری نہیں تو کیا بانس سے ذبح کر لیں ارشاد فرمایا جو خون بہا  
دے اور اس پر اللہ عزوجل کا نام لیا جائے اس کھاؤ البتہ وہ  
دانت اور ناخن نہ ہو اور میں اس کا سبب بیان کرتا ہوں کہ دانت  
ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھڑی۔

شرکاء کے درمیان چیزوں کو  
مناسب قیمت لگا کر تقسیم کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف  
ورحیم ﷺ بے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جس  
نے مشترکہ غلام اپنے حصے کا آزاد کر دیا تو اس کے لیے ضروری  
ہے کہ اس کے مال میں سے غلام کو پوری آزادی دے۔ اگر  
غلام کے پاس مال نہ ہو تو غلام کی انصاف کے ساتھ قیمت لگا لی  
جائے گی اور مزدوری کر داتے ہوئے اسے مشقت میں نہ ڈالا  
جائے۔

کیا تقسیم میں قرعہ ڈالا جائے گا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم  
رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا اللہ کے حدود پر قائم رہنے والوں اور اسے توڑنے والوں  
کی مثال ایسی ہے جیسے ایک کشتی میں سوار ہونے والوں نے  
قرعہ ڈالا بعض کے نام میں اوپر والا حصہ آیا اور بعض کے نام میں  
نیچے کا۔ جو لوگ نیچے حصے میں تھے وہ پانی لے کر اوپر والوں پر  
گزرتے تھے نیچے حصے والوں نے کہا اگر ہم اپنے حصے میں کشتی  
بھاڑ کر سوراخ کر لیں تو اوپر والوں کو ایذا دینے سے بچ جائیں گے

فَلَکُوا جَمِيعًا، وَإِنْ أَخَذُوا عَلَىٰ أَيْدِيهِمْ فَجَوًّا  
وَنَجَوًّا جَمِيعًا).

اب اگر او پر والوں نے انہیں چھوڑ دیا تو سب کے سب ہلاک  
ہو جائیں گے اور اگر ان کا ہاتھ پکڑ لیا تو انہوں نے خود بھی نجات  
حاصل کر لی اور باقی سب نے بھی حاصل کر لی۔

### غلے وغیرہ میں شرکت

### 5- باب الشَّرِکَةِ فِي الطَّعَامِ وَغَيْرِهِ

1132- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَكَانَ قَدْ أَذْرَكَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَهَبَتْ بِهِ أُمُّهُ  
زَيْنَبُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ بَايِعْهُ، فَقَالَ: (هُوَ صَغِيرٌ). فَمَسَحَ  
رَأْسَهُ وَدَعَا لَهُ. كَانَ يَخْرُجُ إِلَى السُّوقِ  
فَيَشْتَرِي الطَّعَامَ، فَيَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ  
الرُّبَيْعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَيَقُولَانِ لَهُ: أَشْرِكُنَا،  
فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدْ دَعَاكَ بِالْبَرَكَةِ، فَيُشْرِكُهُمْ،  
فَرُبَّمَا أَصَابَ الرَّاحِلَةَ كَمَا هِيَ، فَيَبْعَثُ بِهَا إِلَى  
الْبُؤُولِ.

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ کا زمانہ پایا ہے۔ ان کی والدہ  
حضرت زینب بنت محمد انہیں لے کر رسول اللہ ﷺ کی  
خدمت اقدس میں حاضر ہوئی تھیں اور عرض کیا تھا یا رسول اللہ  
ﷺ سے بیعت کر لیجئے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ چھوٹا  
ہے آپ ﷺ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے برکت  
کی دعا فرمائی وہ اکثر بازار جاتے اور غلہ خریدتے۔ حضرت ابن عمر و  
حضرت ابن ربیع رضی اللہ عنہم ملتے تو فرماتے ہمیں بھی شریک کر لو کیونکہ  
نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تمہارے لیے برکت کی دعا  
فرمائی ہے وہ انہیں شریک کر لیتے کبھی پورا اونٹ نفع میں پاتے  
اور اسے گھر بھیج دیتے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 47- کتاب الرهن فی الحضر

حضر میں رہن کا بیان

## 1- باب الرهن مَرْكُوبٌ وَمَحْلُوبٌ

1133 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الظَّهْرُ يُرْكَبُ  
يَنْفَقَتُهُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَلَبَنُ الدَّيْرِ يُشْرَبُ  
يَنْفَقَتُهُ إِذَا كَانَ مَرْهُونًا، وَعَلَى الْيَدَى يُرْكَبُ  
وَيُشْرَبُ النَّفَقَةُ).

رہن کے جانور پر سوار ہونا اور اس کا دودھ دہن

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سواری کا جانور جب مرہون  
ہو تو اس کے خرچے کے مطابق اس پر سواری کی جائیگی، ورنہ دودھ  
دالا جانور مرہون ہو تو اس کے خرچے کے مطابق اس کا دودھ پیا  
جائے اس کا خرچہ اس پر ہے جو اس پر سواری کرے ورنہ اس کا  
دودھ پئے۔

## 2- باب إِذَا اخْتَلَفَ الرَّاهِنُ وَالْمُرْتَهِنُ

1134 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَضَى: أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى  
عَلَيْهِ.

1135 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْتَقَ امْرَأً  
مُسْلِمًا، اسْتَنْقَذَ اللَّهُ بِكُلِّ عَضْوٍ مِنْهُ عَضْوًا  
مِنْهُ مِنَ النَّارِ).

جب راہن اور مرتہن مختلف کریں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
رؤف درحیم ﷺ نے فیصلہ فرمادیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے۔حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم رؤف درحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان کسی  
مسلمان غلام کو آزاد کرے گا تو اللہ عزوجل اس کے ہر عضو کے  
عوض اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا۔

بسم الله الرحمن الرحيم

## 48- کتاب فی العتق وفضله غلام آزاد کرنے اور اسکی فضیلت کا بیان

کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم رؤف رحیم ﷺ سے دریافت کیا کون سا عمل افضل ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ پر ایمان لانا اور اس کے راستے میں جہاد کرنا میں نے عرض کیا کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے ارشاد فرمایا وہ جس کی قیمت سب سے زیادہ اونچی ہو اور جو مالک کو سب سے زیادہ پسند ہو میں نے عرض کیا، گراہب نہ کر سکوں ارشاد فرمایا کسی کاریگر کی مدد کرو عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکوں تو فرمایا لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ۔ اس لیے کہ یہ صدقہ ہے جو تم اپنے اوپر کرو گے۔

جب دو آدمیوں کے مشترک غلام یا

لونڈی کو آزاد کر دیا جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی غلام میں اپنا حصہ آزاد کیا تو اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ انصاف کے ساتھ غلام کی قیمت مقرر کی جائے تو یہ ادا کر سکے درست قیمت تو وہ دوسرے شرکاء کو ان کے حصے ادا کر کے اسے آزاد کر دے ورنہ غلام اتنا ہی آزاد ہوگا جتنا اس نے کیا ہے۔

1- باب أُمِّي الرِّقَابِ أَفْضَلُ

1136 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أُمِّي الْعَمَلِ أَفْضَلُ، قَالَ: (إِيمَانٌ بِاللَّهِ، وَجِهَادٌ فِي سَبِيلِهِ). قُلْتُ: فَأُمِّي الرِّقَابِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: (أَغْلَاهَا ثَمَنًا، وَأَنْفُسَهَا عِنْدَ أَهْلِهَا). قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: (تُعِينُ صَائِعًا، أَوْ تَصْنَعُ لِأَخِي خَرْقًا). قَالَ: فَإِنْ لَمْ أَفْعَلْ؟ قَالَ: (تَدْعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ، فَإِنَّهَا صَدَقَةٌ تَصَدَّقُ بِهَا عَلَى نَفْسِكَ).

2- باب إِذَا أَعْتَقَ عَبْدًا بَيْنَ

اِثْنَيْنِ أَوْ أَمَةٍ بَيْنَ الشُّرَكَاءِ

1137 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَعْتَقَ شِرْكَالَهُ فِي عَبْدٍ، فَكَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ قَوْمَ الْعَبْدِ، عَلَيْهِ قِيمَةٌ عَدْلٍ، فَأَعْطَى شِرْكَائَهُ حَصَصَهُمْ، وَعَتَقَ عَلَيْهِ الْعَبْدُ، وَإِلَّا فَقَدْ عَتَقَ مِنْهُ مَا عَتَقَ).



## 3- باب الخطأ والنسيان

## في العتاقة والطلاق ونحوه

1138 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِي عَنْ أُمَّتِي مَا وَسَّوَسْتُ بِهِ صُدُورَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ أَوْ تَكَلَّمْ).

## 4- باب إذا قال لعبيده هو لله وتوى

## العتق، والإشهاد بالعتق

1139 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ لَهَا

أَقْبَلَ يُرِيدُ الْإِسْلَامَ وَمَعَهُ غُلَامَةٌ ضَلَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِنْ صَاحِبِهِ، فَأَقْبَلَ بَعْدَ ذَلِكَ وَأَبُو هُرَيْرَةَ جَالِسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ، هَذَا غُلَامُكَ قَدْ أَتَاكَ). فَقَالَ: أَمَا إِنِّي أَشْهَدُكَ أَنَّهُ حُرٌّ قَالَ: قَالَ فَهُوَ حِينَ يَقُولُ يَا لَيْلَةً مِنْ طَوِيلِهَا وَعَنَائِهَا عَلَى أُمَّهَا مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّيْنِي.

غلام آزاد کرنے، طلاق وغیرہ میں

بھوک چوک کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک میری وجہ سے اللہ نے میری امت کے سینوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف فرمادیا ہے جب تک ان پر عمل نہ کریں یا کلام نہ کریں۔

جب اپنے غلام سے کہے وہ اللہ کے لیے ہے اور آزاد کرنے کی نیت کرے اور آزاد کرنے پر گواہ بنانا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ جب وہ اسلام قبول کرنے کے ارادے سے آرہے تھے تو ان کے ساتھ ان کا غلام بھی تھا راستے میں ان دونوں کا ساتھ چھوٹ گیا اس کے بعد غلام آگیا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے غلام کو دیکھ کر نبی کریم ﷺ روئے ورجم ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ وہ رہا تمہارا غلام تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی میں آپ کو گواہ بناتا ہوں کہ وہ آزاد ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ اس وقت یہ شعر پڑھ رہے تھے۔

ہائے وہ رات کتنی لمبی اور اذیت ناک تھی

مگر اس نے دار الکفر سے نجات دلائی ہے

مشرک کا غلام آزاد کرنا

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں سو غلام آزاد کیے اور سوا اونٹ سواری کے لیے دیے تھے۔ اسلام قبول کیا تو سوا اونٹ اللہ عزوجل کے لیے دیے اور سو غلام آزاد کیے حضرت حکیم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں

## 5- باب عتق المشرک

1140 - عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّهُ أَعْتَقَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِائَةَ رَقَبَةٍ، وَحَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، فَلَمَّا أَسْلَمَ حَمَلَ عَلَى مِائَةِ بَعِيرٍ، وَأَعْتَقَ مِائَةَ رَقَبَةٍ، قَالَ: فَسَأَلْتُ

نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا پھر وہ تمام حدیث بیان فرمائی جو کتاب الزکوٰۃ میں گزر چکی ہے۔

جو کسی عربی غلام کا مالک ہو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ نے نبی معطلق پر حمد کیا جبکہ دو غافل تھے اور ان کے جانوروں کو پانی پلایا جا رہا تھا پس ان میں جوڑنے کے قابل تھے انہیں قتل کر دیا گیا اور عورتوں، اور بچوں کو قیدی بنالیا گیا اور حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا اس روز حاصل ہوئی تھیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں ہمیشہ بنی تمیم سے محبت کرتا رہا تین وجہ سے میں نے رسول اللہ ﷺ سے ان کے بارے میں سنا ہے فرماتے تھے یہ لوگ دجال پر میری امت سے سب سے سخت ہیں بنی تمیم کے صدقات خدمت اقدس میں آئے تو فرمایا یہ ہماری قوم کے صدقات ہیں اور ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس ان میں کی ایک قیدی عورت تھی تو فرمایا اسے آزاد کر دے اس سے کہ یہ ولاد اسماعیل سے ہے۔

غلام پر دست درازی پر کراہیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم یہ نہ کہو اپنے رب کو کھلاؤ اپنے رب کو وضو کراؤ اپنے رب کو پلاؤ بلکہ سیدی اور مولائی کہو اور عبدی امتی نہ کہو بلکہ میرا خادم میری خادمہ میرا غلام کہو۔

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي الزَّكَاةِ.

6- بَابُ مَنْ مَلَكَ مِنَ الْعَرَبِ رَقِيقًا

1141 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَغَارَ عَلَى بَنِي الْمُصْطَلِقِ وَهُمْ غَارُونَ، وَأَنْعَمَهُمْ تُسْقَى عَلَى الْمَاءِ، فَقَتَلَ مُقَاتِلَتَهُمْ، وَسَبَى ذَرَارِيَهُمْ، وَأَصَابَ يَوْمَئِذٍ جُوزِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا.

1142 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ مَا رِلْتُ أَحَبُّ بَنِي تَمِيمٍ مُنْذُ ثَلَاثٍ، سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِيهِمْ، سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (هُمْ أَشَدُّ أُمَّتِي عَلَى الدَّجَالِ). قَالَ: وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هَذِهِ صَدَقَاتُ قَوْمِنَا). وَكَانَتْ سَبِيَّةٌ مِنْهُمْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ: (أُعْتِقِهَا فَإِنَّهَا مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ).

7- بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّطَاوُلِ عَلَى الرَّقِيقِ

1143 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ: (لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: أَطْعِمَ رَبِّكَ، وَحَبَّيْ رَبِّكَ، اسْقِ رَبِّكَ، وَلْيَقُلْ: سَيِّدِي مَوْلَايَ، وَلَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ: عَبْدِي أُمَّتِي، وَلَكِنْ: فَتَايَ وَفَتَايَ وَغُلَامِي).

## 8- باب إِذَا أَتَاكَ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ

1144 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ: (إِذَا أَتَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ بِطَعَامِهِ، فَإِنْ لَمْ يُجْلِسْهُ مَعَهُ، فَلْيُنَاوِلْهُ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ، أَوْ أَكْلَةً أَوْ أَكْلَتَيْنِ، فَإِنَّهُ وَلِيٌّ (عِلَاجُهُ).

## 9- باب إِذَا ضَرَبَ الْعَبْدُ

فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ

1145 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا قَاتَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْتَنِبِ الْوَجْهَ).

## 10- باب مَا يَجُوزُ مِنْ شُرُوطِ الْمُكَاتِبِ

1146 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

بَرِيرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا جَاءَتْ تَسْتَعِينُهَا فِي كِتَابَتِهَا، وَلَمْ تَكُنْ قَصَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا، قَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِي إِلَى أَهْلِكَ، فَإِنْ أَحْبَبُوا أَنْ أَقْضِيَ عَنْكَ كِتَابَتَكَ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ لِي فَعَلْتُ، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ بَرِيرَةَ لِأَهْلِهَا فَأَبَوْا، وَقَالُوا: إِنْ شَاءَتْ أَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكَ فَلْتَفْعَلْ، وَيَكُونَ وَلَاؤُكَ لَنَا، فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (ابْتَاعِي، فَأَعْتِقِي، فَإِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ أَعْتَقَ). قَالَ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

جب کسی کا خادم اس کے پاس اس کا کھانا لائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک اور روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تمہارا خادم تمہارے پاس کھانا لائے تو گراہے اپنے ساتھ بٹھاتے نہیں تو اسے ایک دو لقمہ دے دے کیونکہ اسی نے اسے تیار کیا ہے۔

جب غلام کو مارے تو

چہرے سے بچے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم مارو تو چہرے سے بچو۔

شرط مکاتب سے جائز ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا ان کے پاس آئیں تاکہ اپنی مکاتبت میں ان سے مدد حاصل کرے اور اس نے اپنی کتابت کی رقم سے کچھ بھی دیا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ان سے فرمایا اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ پسند کریں تو کتابت میں ادا کر دیتی ہوں، اور دوا میرے لیے ہوگی اگر وہ قبول کریں تو میں ایسا کر دوں گی پس بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے مالکوں سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر وہ ثواب کی غرض سے ایسا کرنا چاہتی ہیں تو کر دیں لیکن تیری دلاء ہمارے لیے ہوگی پس انہوں نے اس بات کا رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اسے خرید کر آزاد کر دو کیونکہ دلاء تو اس کے لیے ہے۔

فَقَالَ: (مَا بَالُ أَتَانِيسَ يَشْتَرِطُونَ شُرُوطًا  
لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، مَنْ اشْتَرَطَ شَرْطًا  
لَيْسَ فِي كِتَابِ اللَّهِ فَلَيْسَ لَهُ، وَإِنْ شَرَطَ  
مِائَةً مَرَّةً، شَرَطَ اللَّهُ أَحَقُّ وَأَوْثَقُ).

آزاد کرے راوی کہتے ہیں پھر رسوں میں یہ شرط ہے کہ  
اور فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں  
کہ اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں اگر ایسی شرط سودفہ بھی رکھی  
جائے تو اس کے لیے لا حاصل ہے کیونکہ اللہ کی شرط زیادہ سچی  
اور زیادہ مضبوط ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 49- کتاب الہبة وفضلها والتحریر علیہا

ہبہ کی فضیلت اور اس پر حرص دلانے کا بیان

ہبہ کرنے کی فضیلت

1- باب: فَضْلُ الْهَبَةِ

1147 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَا نِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ، لَا تَحْقِرَنَّ جَارَةَ بَجَارَتِهَا، وَلَوْ فَرَسَنَ شَاةً).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے مسلمان عورتو! ایک پڑوسن دوسری پڑوسن کو حقیر نہ جانے اپنی پڑوسن کو کچھ نہ کچھ دیا کرو اگرچہ بکری کا کھر ہی سہی۔

1148 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

قَالَتْ لِعُرْوَةَ، ابْنِ أُخْتِي، إِنْ كُنَّا لَنَنْظُرُ إِلَى الْهِلَالِ ثُمَّ الْهِلَالِ، ثَلَاثَةَ أَهْلَةٍ فِي شَهْرَيْنِ، وَمَا أُوقِدَتْ فِي أَبْيَاتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَارٌ، فَقُلْتُ: يَا خَالَهٖ مَا كَانَ يُعِيشُكُمْ؟ قَالَتْ الْأَسْوَدَانِ: التَّمْرُ وَالْمَاءُ، إِلَّا أَنَّهُ قَدْ كَانَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِرَانٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَانَتْ لَهُمْ مَنَاحِجٌ، وَكَانُوا يَمْنَعُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْبَائِهِمْ، فَيَسْقِيْنَا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے میری بہن کے بیٹے! ہم ایک چاند سے دوسرے چاند تیسرے چاند تک دو مہینے انتظار کرتے اور رسول اللہ ﷺ کے گھروں میں آگ نہیں جلائی جاتی تھی۔ انہوں نے عرض کیا اے خالہ آپ کس طرح زندہ رہتی تھیں فرمایا دوسرا چیزیں بھجور اور پانی مگر یہ کہ وہ (پڑوسی) رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیش کر دیتے تھے تو ہم یہ دودھ پی لیتے۔

1149 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْ دُعِيتُ إِلَى خِزَاعٍ، أَوْ كُرَاعٍ، لَأَجَبْتُ، وَلَوْ أُهْدِيَتْ إِلَيَّ خِزَاعٌ أَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ایک دست یا ایک پائے کے لیے مجھے دعوت دی جائے تو چلا جاؤنگا اور اگر ایک دست یا ایک پایا مجھے یہ

دیا جائے تو قبول کر لوں گا۔

### شکار کا ہدیہ قبول کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
مرانظر ان میں ہم نے خرگوش کو دوڑایا لوگ تھک گئے میں نے  
پکڑ لیا اور اسے ابو طلحہ کے پاس لایا تو انہوں نے ذبح کیا اور نبی  
کریم روف ورحیم ﷺ کی خدمت میں اس کی سرین یا دونوں  
رانیں پیش کیں تو آپ ﷺ نے اسے قبول فرمایا ایک اور  
روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اس میں سے تناول فرمایا۔

### ہدیہ کو قبول کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خالہ ام خنبد نے پنیر، گھی اور گوہیں نبی  
کریم روف ورحیم ﷺ کی خدمت اقدس میں ہدیہ پیش کیا نبی  
کریم روف ورحیم ﷺ نے پنیر اور گھی تناول فرمایا اور گھن محسوس  
فرماتے ہوئے گوہوں کو چھوڑ دیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا  
رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھائی گئی اور اگر حرام ہوتی تو  
رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر نہیں کھائی جاتی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت بابرکت میں جب کھانا پیش کیا  
جاتا تو اس کے بارے میں دریافت فرماتے کہ یہ ہدیہ ہے یا  
صدقہ اگر کہا جاتا کہ صدقہ ہے تو اپنے اصحاب سے فرماتے تم  
لوگ کھاؤ اور خود تناول نہ فرماتے اور اگر کہا جاتا کہ ہدیہ ہے تو  
فوراً بلاتا خیر صحابہ کے ساتھ تناول فرمانے لگتے یہ،

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

### 2- باب قبول ہدیۃ الصید

1150 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
أَنْفَجْنَا أَرْنبًا بِمَرِّ الظُّهْرَانِ، فَسَعَى الْقَوْمُ  
فَلَغَبُوا، فَأَذْرَكْنَاهَا فَأَخَذْنَاهَا، فَأَتَيْتُ بِهَا أَبَا  
صَلْحَةَ فَلَذَّبَهَا، وَبَعَثَ بِهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:  
يُورِكُهَا أَوْ فَيَذْنِيهَا، فَقَبِلَهُ، وَفِي رَوَايَةٍ: وَأَكَلَ  
مِنْهُ.

### 3- باب قبول الهدية

1151 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: أَهْدَتْ أُمُّ حَفَیْدٍ، خَالَتُ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى  
النَّبِيِّ ﷺ أَقِطًا وَتَمْنًا وَأَضْبًا، فَأَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ  
مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّنَنِ، وَتَرَكَ الضَّبَّ تَقْدَرًا.  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَأَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أَكَلَ عَلَى مَائِدَةِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

1152 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ  
عَنْهُ: (أَهْدِيَّةٌ أَمْ صَدَقَةٌ) فَإِنْ قِيلَ صَدَقَةٌ،  
قَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا. وَلَمْ يَأْكُلْ، وَإِنْ قِيلَ:  
هَدِيَّةٌ، ضَرَبَ بِيَدِهِ ﷺ فَأَكَلَ مَعَهُمْ.

1153 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ



عَنْهُ قَالَ: أَلِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِلَحْمٍ، فَقِيلَ: تُصَدِّقُ عَلَى بَرِيرَةَ. قَالَ: (هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ، وَلَنَا هَدِيَّةٌ).

کریم رؤف و رحیم ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی خدمت میں گوشت پیش کیا گیا اور کہا گیا کہ یہ بریرہ کو صدقہ کے طور پر دیا گیا تھا فرمایا کہ یہ اس کے لیے صدقہ اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

#### 4- باب مَنْ أَهْدَى إِلَى صَاحِبِهِ

وَتَحَرَّى بَعْضُ نِسَائِهِ دُونَ بَعْضٍ

1154 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

نِسَاءَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُنَّ حِزْبَيْنِ: فِحِزْبٌ فِيهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَصَفِيَّةُ وَسُودَةُ، وَالْحِزْبُ الْآخَرُ أُمُّ سَلَمَةَ وَسَائِرُ نِسَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ عَلِمُوا حُبَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَائِشَةَ، فَإِذَا كَانَتْ عِنْدَ أَحَدِهِمْ هَدِيَّةً، يُرِيدُ أَنْ يُهْدِيَهَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخْرَجَهَا، حَتَّى إِذَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، بَعَثَ صَاحِبَ الْهَدِيَّةِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ عَائِشَةَ، فَكَلَّمَ حِزْبَ أُمِّ سَلَمَةَ، فَقُلْنَ لَهَا: كَلِمَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُكَلِّمُ النَّاسَ، فَيَقُولُ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يُهْدِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ هَدِيَّةً، فَلْيُهْدِهَا إِلَيْهِ حَيْثُ كَانَ مِنْ بُيُوتِ نِسَائِهِ، فَكَلَّمَتْهُ أُمُّ سَلَمَةَ بِمَا قُلْنَ لَهَا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا شَيْئًا، فَسَأَلَتْهَا، فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا، فَقُلْنَ لَهَا: فَكَلِّمِيهِ، قَالَتْ: فَكَلَّمْتُهُ حِينَ دَارَ إِلَيْهَا أَيْضًا، فَلَمْ يَقُلْ لَهَا

جب اپنے دوست کو ہدیہ دے اور اسکی بعض عورتوں کی باری کے دن کا انتظار کرے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کی ازدواج دد گروہ تھیں ایک گروہ میں عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ رضی اللہ عنہا تھیں اور دوسرے گروہ میں ام سلمہ و رقیہ ازدواج مطہرات رضی اللہ عنہا تھیں اور مسلمان رسول اللہ ﷺ کی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ محبت کو جانتے تھے جب کوئی صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں کوئی ہدیہ پیش کرنے کا ارادہ رکھتے تو اسے سو خر کر دیتے جب رسول اللہ ﷺ عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں ہوتے تو وہ ہدیہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش کرتے پس ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے گروہ نے کہا تم رسول اللہ ﷺ سے بات کرو کہ حضور لوگوں سے کہہ دیں کہ جو بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ہدیہ پیش کرنا چاہے تو وہ پیش کرے آپ ﷺ کسی بھی زوجہ کے پاس ہوں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اسی طرح عرض کر دیا جیسا ان سے کہا گیا تھا تو آپ ﷺ نے انھیں کوئی جواب نہیں دیا۔ چنانچہ انہوں نے ان سے پوچھا تو انہوں نے بتا دیا کہ حضور ﷺ نے مجھ سے کچھ بھی نہیں فرمایا چنانچہ انہوں نے کہا کہ پھر عرض کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اپنی باری کے روز انہوں نے پھر بات کی لیکن آپ ﷺ نے نہیں

شَيْئًا. فَسَأَلَهَا فَقَالَتْ: مَا قَالَ لِي شَيْئًا.  
فَقُلْنَ لَهَا: كَلِمَةٍ حَتَّى يُكَلِّمَكَ. فَدَارَ إِلَيْهَا  
فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ لَهَا: (لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ. فَإِنَّ  
الْوَحْيَ لَمْ يَأْتِنِي. وَأَنَا فِي تَوْبِ امْرَأَةٍ إِلَّا  
عَائِشَةَ). قَالَتْ: فَقَالَتْ: أَتُوبُ إِلَى اللَّهِ مِنْ  
أَذَاكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. ثُمَّ إِنَّهُنَّ دَعَوْنَ فَاطِمَةَ  
بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَرْسَلْنَ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ تَقُولُ: إِنَّ نِسَاءَكَ يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ  
الْعَدْلَ فِي بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ. فَكَلَّمَتْهُ فَقَالَ: (يَا  
بَنِيَّةُ، أَلَا تُحِبِّينَ مَا أَحَبُّ). قَالَتْ: بَلَى.  
فَرَجَعَتْ إِلَيْهِنَّ. فَأَخْبَرَتْهُنَّ. فَقُلْنَ: ارْجِعِي  
إِلَيْهِ فَأَبَتْ أَنْ تَرْجِعَ. فَأَرْسَلْنَ زَيْنَبَ بِنْتَ  
جَحْشٍ. فَأَتَتْهُ فَأَغْلَطَتْ. وَقَالَتْ: إِنَّ نِسَاءَكَ  
يَنْشُدْنَكَ اللَّهَ الْعَدْلَ فِي بِنْتِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ.  
فَرَفَعَتْ صَوْتَهَا. حَتَّى تَنَازَلَتْ عَائِشَةُ وَهِيَ  
قَاعِدَةٌ. فَسَبَّتُهَا. حَتَّى إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَيَنْظُرُ  
إِلَى عَائِشَةَ هَلْ تَكَلَّمُ. قَالَ: فَتَكَلَّمَتْ عَائِشَةُ  
تَرُدُّ عَلَى زَيْنَبَ. حَتَّى أَسْكَنَتْهَا. قَالَتْ: فَتَنَظَرَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِلَى عَائِشَةَ. وَقَالَ: (لَا يَهَا بِنْتُ أَبِي  
بَكْرٍ).

کوئی جواب نہیں دیا انہوں نے ان سے پوچھا تو کہا کہ مجھ سے  
کچھ بھی نہیں کہا انہوں نے کہا پھر عرض کرو یہاں تک کہ کچھ  
ارشاد فرمائیں پس جب ان کی باری آئی تو یہ پھر عرض کر  
ہوئیں آپ ﷺ نے ان سے فرمایا مجھے عائشہ کے بارے میں  
تکلیف نہ دو کیونکہ میرے پاس وحی نہیں آتی جب میں اپنی کسی  
بیوی کے بستر میں ہوں سوائے عائشہ کے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا  
فرماتی ہیں وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ میں آپ کو تکلیف  
دینے سے توبہ کرتی ہوں پھر انہوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت  
رسول اللہ کو بلوایا انہیں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں یہ عرض  
کرنے کے لیے بھیجا کہ آپ کی ازواج ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی  
بیٹی کے بارے میں انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں آپ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا اے پیاری بیٹی میں جس سے محبت کرتا ہوں کیا تم  
اس سے محبت نہیں کرتیں۔ انہوں نے عرض کیا ضرور پھر وہ  
ازواج مطہرات کے پاس واپس ہوئیں اور سب کچھ بتا دیا پھر  
ان لوگوں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ دوبارہ جائیں تو  
انہوں نے انکار کر دیا اب ازواج نے حضرت زینب بنت  
جحش رضی اللہ عنہا کو خدمت اقدس میں بھیجا انہوں نے حاضر ہو کر گرم  
انداز میں عرض کی حضور آپ کی ازواج ابن ابوقحافہ کی بیٹی کے  
بارے میں اللہ کے واسطے انصاف کا مطالبہ کرتی ہیں انہوں نے  
آواز بھی بلند کی اور عائشہ رضی اللہ عنہا کو بھی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بھی  
وہاں موجود تھیں یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ  
رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا کہ خاموش ہیں؟ پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے  
حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جواب دیا حتیٰ کہ ان کو چپ کر دیا رسول  
اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا اور ارشاد فرمایا کہ آخر

یہ ابو بکر کی بیٹی ہے نا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے والد گرامی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کی فضیلت و منقبت کی منہ بولتی تصویر ہے یقیناً بارگاہ نبوت ﷺ میں ان کی شان اور ان کا مقام بے مثال ہے مذکورہ بالا حدیث مبارکہ پر وہ لوگ تعجب کی عینک اتار کر بغور مطالعہ کریں جو آپ رضی اللہ عنہا کی شان میں گستاخانہ انداز اختیار کرتے ہیں اور زبان آلودہ کر کے اپنے اپنے عمال نامے کو بھی آلودہ کر بیٹھتے ہیں۔

کون سا ہدیہ لوٹانا نہیں چاہئے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ خوشبو واپس نہیں فرماتے تھے۔

ہبہ کا بدلہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہدیہ قبول فرماتے اور اس کا عوض عطا فرماتے۔

ہبہ پر گواہ بنانا

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میرے والد نے مجھے کچھ (عطیہ) دیا تو (میری والدہ) عمرہ بنت رواحہ نے کہا جب تک رسول اللہ ﷺ گواہ نہ ہو جائیں میں راضی نہیں ہوں گی وہ رسول اللہ ﷺ خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا میں نے اپنے بیٹے کو جو عمرہ بن رواحہ کے بطن سے ہے کچھ دیا ہے اس نے مجھے حکم دیا کہ رسول اللہ ﷺ کو گواہ بناؤں دریافت فرمایا بقیہ اولاد کو بھی اسے برابر دیا ہے عرض کیا نہیں فرمایا اللہ ﷻ سے ڈرو اور اپنی اولاد میں عدل کرو۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ وہ لوٹ کر واپس آئے اور عطیہ واپس لے لیا۔

5- باب مَا لَا يُرَدُّ مِنَ الْهَدِيَّةِ

1155 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يُرَدُّ الطَّيِّبُ.

6- باب الْمُكَافَأَةُ فِي الْهَبَةِ

1156 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُعِيبُ عَلَيْهَا.

7- باب الْإِشْهَادِ فِي الْهَبَةِ

1157 - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: أُعْطَانِي أَبِي عَطِيَّةً، فَقَالَتْ عَمْرَةُ بِنْتُ رَوَاحَةَ: لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهَدَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَأَتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي أُعْطِيتُ ابْنِي مِنْ عَمْرَةَ بِنْتِ رَوَاحَةَ عَطِيَّةً، فَأَمَرْتَنِي أَنْ أَشْهِدَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: (أُعْطِيتُ سَائِرَ وَلَدِكَ مِثْلَ هَذَا)، قَالَ: لَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فَاتَّقُوا اللَّهَ، وَاعْمِلُوا بَيْنَ أَوْلَادِكُمْ)، قَالَ فَرَجَعَ فَرَدَّ عَطِيَّتَهُ.

## 8- باب هبة الرجل لامرأته والمرأة لزوجها

1158 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْعَائِدُ فِي هَبْتِهِ  
كَالْكُذِّبِ، يَقْبَى ثُمَّ يَعُودُ فِي قَبِيئِهِ).

## 9- باب هبة المرأة لغير زوجها وعتقها إذا كان لها زوج

1159 - عَنْ مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا أُعْتِقَتْ وَلِيدَةً، وَلَمْ تَسْتَأْذِنْ  
النَّبِيَّ ﷺ، فَلَمَّا كَانَ يَوْمُهَا الَّذِي يَدُورُ عَلَيْهَا  
لِيَهِيَ قَالَتْ: أَشَعَرْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَيْ أُعْتِقْتُ  
وَلِيدَتِي، قَالَ: (أَوْفَعَلْتِ). قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ:  
(أَمَّا إِنَّكَ لَوْ أُعْطِيتِهَا أَخْوَالَكَ كَانَ أَكْثَرُ  
لَا جُرُكَ).

1160 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ سَفَرًا  
أَفْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَأَيُّهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ  
بِهَا مَعَهُ، وَكَانَ يَقْسِمُ لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ  
يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا، غَيْرَ أَنَّ سَوْدَةَ بِنْتَ زَمْعَةَ  
وَهَبَتْ يَوْمَهَا وَلَيْلَتَهَا لِعَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ  
تُبْتَغَى بِذَلِكَ رِضَا رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

## شوہر کا بیوی کو اور بیوی کا شوہر کو ہبہ کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جبہ واپس لینے والا اس کتے کی مثل  
ہے جو قے کر کے لوٹا تا ہے۔

## بیوی کا شوہر کے علاوہ کسی اور کو ہبہ کرنا اور آزاد کرنا

حضرت ميمونة بنت حارث جنتہا سے روایت ہے کہ  
انہوں ایک کنیز کو آزاد کر دیا اور نبی کریم ﷺ روئے و رحیم  
ﷺ سے اجازت نہیں لی جب ان کی باری کا دن آیا تو  
انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور کے علم میں یہ  
بات آئی ہوگی کہ میں نے اپنی کنیز کو آزاد کر دیا ہے فرمایا  
کیا واقعی؟ تو نے ایسا کر دیا ہے عرض کیا جی فرمایا کاش کہ  
تم اپنے ماموں کو دے دیتیں تو تمہارے لیے ثواب زیادہ  
ہو جاتا۔

حضرت عائشہ جنتہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ حضور ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو اپنی ازدواج کے  
درمیان قرعہ ڈالتے جس کا قرعہ نکلتا اسے ساتھ لے جاتے  
اور ہر زوجہ کے لیے ایک دن اور ایک رات کی باری تھی  
سوائے اس کے کہ سودہ بنت زمعہ جنتہا نے اپنی باری نبی  
کریم ﷺ کی زوجہ عائشہ جنتہا کو ہبہ کر دی تھی اس سے ان  
کا مقصود رسول اللہ ﷺ کی رضا تھی۔

## 10- باب كَيْفَ يُقْبَضُ الْعَبْدُ وَالْمَتَاعُ

1161 - عَنِ الْيَسَوْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَقْبِيَّةً، وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَقَالَ مَخْرَمَةُ: يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاَنْطَلَقْتُ مَعَهُ، فَقَالَ: ادْخُلْ فَادْعُهُ لِي، قَالَ: فَدَعَوْتُهُ لَهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ، وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا، فَقَالَ: (خَبَأْنَا هَذَا لَكَ). قَالَ: فَتَنَظَّرَ إِلَيْهِ، فَقَالَ: رَضِيَ مَخْرَمَةُ.

## غلام اور سامان پر قبضہ کیسے کیا جاتا ہے

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ رضی اللہ عنہا کو کچھ نہیں دیا تو مخرمہ رضی اللہ عنہا نے کہا اے بیٹے مجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے چلو۔ میں ان کے ساتھ گیا تو کہا اندر جا کر حضور ﷺ کو بلا لاؤ میں نے حضور ﷺ کو بلایا حضور ﷺ مخرمہ کے پاس تشریف لائے اور آپ ﷺ کے کندھے پر ان میں سے ایک قبائے فرمایا میں نے تمہارے لیے چھپا رکھی تھی مخرمہ رضی اللہ عنہا نے اسے دیکھا تو عرض کیا مخرمہ خوش ہو گیا۔

## 11- باب هَدِيَّةٍ مَا يُكْرَهُ لِبُسْهَآ

1162 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهَا، وَجَاءَ عَلِيٌّ فَذَكَرْتُ لَهُ ذَلِكَ، فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنِّي رَأَيْتُ عَلَى بَابِهَا سِتْرًا مَوْشِيًّا). فَقَالَ لِي: (مَا لِي وَلِلدُّنْيَا) فَأَتَاهَا عَلِيٌّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهَا، فَقَالَتْ: لِيَأْمُرَنِي فِيهِ بِمَا شَاءَ، قَالَ: تُرْسِلُ بِهِ إِلَى فُلَانٍ أَهْلَ بَيْتٍ بِهِمْ حَاجَةٌ.

## ایسی چیز کا ہدیہ جس کا پہننا ناپسند ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے مگر اندر تشریف نہیں لے گئے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ آئے تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ان سے کہا انہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے عرض کیا تو ارشاد فرمایا میں نے اس کے دروازے پر منقش پردہ دیکھا تو میں نے کہا مجھے دنیا سے کیا کام حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آکر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بتایا تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضور اس کے بارے میں جو چاہیں مجھے حکم دیں ارشاد فرمایا فلاں کے پاس بھیج دو ایسے گھروالے جو اس کے محتاج تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

1163 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:



أَفْتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ حُلَّةً سَيَرَاءَ، فَلَبِسْتُهَا.  
فَرَأَيْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ، فَشَقَّقْتُهَا بَيْنَ  
نِسَائِي.

12 باب قبول الهدية من البشركين

1164 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ  
ثَلَاثِينَ وَمِائَةً فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَلْ مَعَ أَحَدٍ  
مِنْكُمْ طَعَامٌ). فَإِذَا مَعَ رَجُلٍ صَاعٌ مِنْ  
طَعَامٍ أَوْ نَحْوَهُ، فَعَجِنَ، ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مُشْرِكٌ،  
مُسْقَانٌ طَوِيلٌ، يَغْنِمُ يَسُوقُهَا، فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ (بَيْعًا أَمْ عَطِيَّةً؟ أَوْ قَالَ: أَمْ هِبَةً).  
قَالَ: لَا، بَلْ بَيْعٌ، فَاشْتَرَى مِنْهُ شَاةً، فَصْنَعَتْ  
وَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِسَوَادِ الْبَطْنِ أَنْ يُشَوَّيَ، وَأَيْمُ  
اللَّهِ مَا فِي الثَّلَاثِينَ وَالْمِائَةِ إِلَّا قَدْ حَزَّ النَّبِيُّ  
ﷺ لَهُ حُرَّةٌ مِنْ سَوَادِ بَطْنِهَا، إِنْ كَانَ شَاهِدًا  
أَعْطَاهَا إِيَّاهُ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا خَبَأَ لَهُ، فَجَعَلَ  
مِنْهَا قِصْعَتَيْنِ، فَأَكَلُوا أَجْمَعُونَ، وَشَبِعْنَا،  
فَقُضَّتِ الْقِصْعَتَانِ، فَحَمَلْنَاهُ عَلَى الْبَعِيرِ، أَوْ  
كَثَا قَالَ.

13- باب الهدية للبشركين

1165 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَتْ: قَدِمْتُ عَلَى أُخْتِي وَهِيَ مُشْرِكَةٌ، فِي  
عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَفْتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ

کریم رؤف درحیم ﷺ نے مجھے ریشمین حلقہ ہدیہ عطا فرمایا اور  
میں نے اسے پہن لیا تو چہرہ انور میں غضب دیکھا تو اسے پھاڑ  
کر اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

مشرکین کا ہدیہ قبول کرنا

حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا کہ ہم  
ایک سو تیس افراد نبی کریم رؤف درحیم ﷺ کے ہمراہ تھے نبی  
کریم رؤف درحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تم میں سے کسی کے  
پاس کھانا ہے؟ ایک آدمی کے پاس صاع کے لگ بھگ آٹا تھا  
تو وہ گوندھا گیا پھر ایک مشرک بکھرے ہوئے بالوں والا درواز  
قدریوڑ کو ہانکتا ہوا آگیا نبی کریم رؤف درحیم ﷺ نے اس  
سے بکری بیچنے یا عطیہ دینے کے لیے پوچھا یا فرمایا کہ ہبہ اس  
نے کہا نہیں بلکہ بیچتا ہوں تو اس سے ایک بکری خریدی پھر اسے  
بنایا گیا اور نبی کریم رؤف درحیم ﷺ نے کلجی بھوننے کا حکم  
فرمایا خدا کی قسم ایک سو تیس افراد میں سے ایک بھی نہ بچا جس کو  
نبی کریم رؤف درحیم ﷺ نے کلجی میں سے حصہ نہ دیا ہو اگر  
کوئی حاضر تھا تو اسے حصہ دے دیا گیا اور جو موجود نہ تھا اس  
کے لیے حصہ رکھ دیا گیا پھر اسے دو برتنوں میں ڈال لیا پس تمام  
لوگوں نے شکم سیر ہو کر کھالیا اور دو برتنوں میں گوشت بچ رہا ہو  
جو ہم نے اونٹ پر لاد لیا یا (راوی نے) جو کچھ فرمایا۔

مشرکوں کے لیے ہدیہ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں  
نے فرمایا کہ میری مشرک ماں نبی کریم رؤف درحیم ﷺ کے  
زمانہ مبارکہ میں میرے پاس آئیں تو میں نے رسول اللہ ﷺ



سے دریافت کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہیں  
کیا ان کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں فرمایا اپنی ماں کے ساتھ  
صلہ رحمی کر۔

## باب

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے  
مردان کے پاس بنی صہیب کے حق میں گواہی دی کہ رسول  
اللہ ﷺ نے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کو دو گھراور یک حجرہ عطا  
فرمایا تھا چنانچہ ان کی گواہی پر مردان نے ان کے حق میں  
فیصلہ کر دیا۔

## عمری اور رقبی کے بارے میں اقوال

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم رؤف درحیم ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ عمری اس کا ہے جس  
کے لیے ہبہ کیا گیا۔

## زفاف کے وقت دلہن کے لیے

## کوئی چیز ادھار مانگنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت امین رضی اللہ  
عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ قطر کا کرتہ زیب تن  
کئے ہوئے تھیں جس کی قیمت پانچ درہم تھی (ایک روایت میں  
روٹی کا کرتہ) ام المؤمنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا نظر اٹھ کر میری باندی کو  
دیکھو یہ گھر میں اس کرتے کے پہنے کو ناپسند کرتی ہے ۱۰۰ نکہ  
رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں ایسا ایک کرتہ میرے پاس  
تھا جب مدینے میں کسی عورت کو دلہن بنانا ہوتا تو وہی بھیج کر مجھ  
سے عاریتہ منگوا لیا جاتا۔

ﷺ قُلْتُ: إِنَّ أُمِّي قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ، أَفَأَصِلُ  
أُمِّي؟ قَالَ: (نَعَمْ صِلِي أُمَّكَ)۔

## 14- باب

1166 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّهُ شَهِدَ عِنْدَ مَرْوَانَ ابْنِ لَبْنَى صُحَيْبٍ أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى صُحَيْبًا بَيْتَيْنِ وَحُجْرَةً،  
فَقَضَى مَرْوَانُ بِشَهَادَتِهِ لَهُمْ۔

## 15- باب مَا قِيلَ فِي الْعُمَرَى وَالرُّقْبَى

1167 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَضَى النَّبِيُّ ﷺ بِالْعُمَرَى أَنَّهَا لِمَنْ وَهَبَتْ لَهُ۔

## 16- باب الإِسْتِعَارَةِ

## لِلْعُرُوسِ عِنْدَ الْبِنَاءِ

1168 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا  
دَخَلَ عَلَيْهَا أَيْمَنٌ وَعَلَيْهَا دِرْعٌ مِنْ قِطْرِ - وَفِي  
رِوَايَةٍ: مِنْ قُطْنٍ ثَمَنُ خُمْسَةِ دَرَاهِمَ فَقَالَتْ:  
ارْفَعْ بَصْرَكَ إِلَيَّ جَارِيَتِي، انْظُرْ إِلَيْهَا، فَإِنَّهَا  
تُرْهِى أَنْ تَلْبَسَهُ فِي الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ لِي مِنْهُنَّ  
دِرْعٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَمَا كَانَتْ امْرَأَةً  
تُقَلِّنُ بِالْمَدِينَةِ إِلَّا أُرْسِلَتْ إِلَيَّ تَسْتَعِيرُهُ

## 17- باب فَضْلِ الْمَنِيحَةِ

1169 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَّا قَدِيمَ الْمُهَاجِرُونَ الْمَدِينَةَ مِنْ مَكَّةَ. وَلَيْسَ بِأَيِّدِيهِمْ، وَكَانَتِ الْأَنْصَارُ أَهْلَ الْأَرْضِ وَالْعَقَارِ، فَقَاسَمَهُمُ الْأَنْصَارُ عَلَى أَنْ يُعْطَوْهُمْ ثَمَارَ أَمْوَالِهِمْ كُلَّ عَامٍ، وَيَكْفُوهُمْ الْعَبَلُ وَالْمُتُونَةُ، وَكَانَتْ أُمُّهُ أُمُّ أَنَسِ أُمُّ سُلَيْمٍ، كَانَتْ أُمُّ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، فَكَانَتْ أُعْطَتْ أُمُّ أَنَسِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِذَا قَامَ لَهَا، فَأَعْطَاهُنَّ النَّبِيُّ ﷺ أُمُّ أَيْمَنَ مَوْلَاتُهُ أُمُّ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ.

قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَبَّا فَرَّغَ مِنْ قَتْلِ أَهْلِ خَيْبَرَ، فَانْصَرَفَ إِلَى الْمَدِينَةِ، رَدَّ الْمُهَاجِرُونَ إِلَى الْأَنْصَارِ مَنَائِحَهُمْ الَّتِي كَانُوا مَنُحُوهُمْ مِنْ ثَمَارِهِمْ، فَرَدَّ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أُمِّهِ عِذَا قَامَ، وَأَعْطَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمُّ أَيْمَنَ مَكَانَهُنَّ مِنْ حَائِطِهِ.

1170 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَغْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَزِيزِ، مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا: رَجَاءً تَوَاقِيهَا، وَتَصَدِيقَ مَوْعُودِهَا إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ).

## دودھ دینے والے جانور کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب مہاجرین مکہ سے مدینہ منورہ آئے تو حال یہ تھا کہ ان کے پاس کچھ نہ تھا جبکہ انصار زمین و جائیداد والے تھے چنانچہ انصار نے مہاجرین کو اس شرط پر اپنے باغات دیئے کہ وہ ان کے پھلوں میں سے کچھ ہر سال ہمیں بھی دے دیا کریں اور انصار کو کام اور محنت سے بچائے رکھیں۔ حضرت انس و عبداللہ بن ابوطالب رضی اللہ عنہما کی والدہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ کو کھجور کے چند درخت نذر کیے تھے۔ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے یہ درخت حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ام ایمن کو عطا فرمادیئے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ جب جنگ خیبر سے فارغ ہوئے اور مدینہ منورہ واپس تشریف لائے تو مہاجرین نے انصار کے عطیات واپس کر دیئے اور نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ان کے کھجور کے باغ واپس کر دیئے۔ رسول اللہ ﷺ نے ام ایمن رضی اللہ عنہا کو ان کی جگہ اپنے باغ میں سے عطا فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس عادتیں ایسی ہیں کہ جو شخص ثواب کی امید اور اللہ کے وعدے کو سچ جانتے ہوئے ان میں سے ایک پر عمل کرے گا اللہ عز و جل اسے جنت میں داخل فرمائے گا ان میں سب سے اعلیٰ دودھ والی بکری کا مہیجہ (عارضہ دینا) ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 50- کتاب الشهادات

گواہی کا بیان

ظلم پر اگر گواہ بنایا جائے

تو گواہی نہ دے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بہترین لوگ میرے زمانے کے ہیں پھر جوان کے قریب ہیں پھر جوان کے قریب ہیں اور پھر ایسے لوگ آئینگے کہ ان کی گواہی ان کی قسم سے آگے ہوگی اور ان کی قسم ان کی گواہی سے آگے ہوگی۔

جھوٹی گواہی کے بارے میں کیا کہا گیا

حضرت ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا کیا میں تمہیں سب سے بڑے کبیرہ گناہ نہ بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا، والدین کی نافرمانی، جبکہ آپ ﷺ ایک لگائے ہوئے تھے پھر اٹھ بیٹھے اور ارشاد فرمایا خبردار ہو جاؤ کہ جھوٹی گواہی دینا اور بار بار یہی فرماتے رہے یہاں تک کہ ہم نے کہا کاش آپ سکوت فرمائیں۔

## 1- باب لَا يَشْهَدُ عَلَى شَهَادَةٍ

جَوْرٍ إِذَا أُشْهِدَ

1171- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ، ثُمَّ أَقْوَامٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ أَحَدِهِمْ يَمِينُهُ، وَيَمِينُهُ شَهَادَتُهُ).

## 2- باب مَا قِيلَ فِي شَهَادَةِ الزُّورِ

1172- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَلَا أُنبِئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكِبَائِرِ). ثَلَاثًا. قَالُوا: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: (الِإِشْرَاقُ بِأَنْفِهِ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ). وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَكَيِّفًا، فَقَالَ: (أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ). قَالَ: فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ.

3- باب شَهَادَةِ الْأَعْمَى وَنِكَاحِهِ وَأَمْرِهِ  
وَأَنْكَاحِهِ وَمُبَايَعَتِهِ وَقَبُولِهِ فِي التَّأْذِينَ  
وغيرِهِ وَمَا يُعْرِفُ بِالْأَصْوَاتِ -

1173 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ رَجُلًا يَقْرَأُ فِي الْمَسْجِدِ  
فَقَالَ: (رَحِمَهُ اللَّهُ، لَقَدْ أَذْكَرَنِي كَذَا وَكَذَا آيَةً،  
أَسْفَطْنَهُنَّ مِنْ سُورَةِ كَذَا وَكَذَا).

1174 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فِي رَوَايَةٍ  
قَالَتْ: تَهَجَّدَ النَّبِيُّ ﷺ فِي بَيْتِي، فَسَمِعَ صَوْتَ  
عَبَادٍ يُصَلُّونَ فِي الْمَسْجِدِ، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ،  
أَصُوتُ عَبَادٍ هَذَا؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ:  
(اللَّهُمَّ ارْحَمْ عِبَادًا).

4- باب تَعْدِيلِ النِّسَاءِ بَعْضُهُنَّ بَعْضًا  
1175 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ سَفَرًا أَقْرَعَ بَيْنَ  
أَزْوَاجِهِ، فَأَتَيْنَهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ،  
فَأَقْرَعَ بَيْنَنَا فِي غَزَاةٍ غَزَاهَا فَخَرَجَ سَهْمِي،  
فَخَرَجْتُ مَعَهُ بَعْدَ مَا أُتْرِلَ الْحِجَابُ، فَأَنَا أُحْمَلُ  
فِي هَوْدَجٍ وَأُنْزَلُ فِيهِ، فَيَسِرُنَا حَتَّى إِذَا فَرَغَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ غَزْوَتِهِ تَبَكَ، وَقَفَلَ وَدَكُونَا  
مِنَ الْمَدِينَةِ، أَذِنَ لَيْلَةً بِالرَّحِيلِ، فَقُمْتُ حِينَ

اندھے کی گواہی اور اس کا حکم دینا اور اپنا نکاح کرنا اور کسی  
کا نکاح کروانا اور خرید و فروخت کرنا اور اذان وغیرہ اور  
ایسی چیزوں کا قبول کرنا جو آواز سے پہچانی جاتی ہیں  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ نے ایک شخص کو مسجد میں قرآن کریم  
پڑھتے ہوئے سماعت فرمایا تو ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اس رحم  
فرمائے کہ اس نے مجھے فلاں سورت کی فلاں فلاں آیات یاد  
کر ددیں جو میرے ذہن سے کھو ہو گئی تھیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے انہوں نے اس  
روایت میں یہ اضافہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں  
نماز ادا فرما رہے تھے تو آپ ﷺ نے عباد جلیل کی آواز سماعت  
فرمائی جو مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے پس فرمایا کہ اے عائشہ کیا  
یہ عباد کی آواز ہے میں عرض گزار ہوئی کہ جی فرمایا اے اللہ عباد  
پر رحم فرما۔

عورتوں کا ایک دوسرے کے تعدیل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ جب سفر پر نکلنے کا ارادہ فرماتے تو  
اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے چنانچہ جس کا نام  
نکل آتا تو آپ ﷺ اسے اپنے ساتھ لے جاتے چنانچہ ایک  
غزوے کے موقع پر آپ ﷺ نے ہمارے درمیان قرعہ ڈالا تو  
میرا نام نکلا اور میں آپ کے ساتھ روانہ ہوئی اور یہ حکم پردے  
کے حکم کے بعد کا ہے۔ مجھے ہودج میں بٹھا کر سوار کیا جاتا اور  
اسی میں اتارا جاتا ہم روانہ ہو گئے یہاں تک کہ جب رسول اللہ

أَذْنُوا بِالرَّحِيلِ فَمَشَيْتُ حَتَّى جَاوَزْتُ  
الْجَيْشَ فَلَمَّا قَضَيْتُ شَأْنِي أَقْبَلْتُ إِلَى  
الرَّحْلِ فَلَمَسْتُ صَدْرِي فَإِذَا عِقْدٌ لِي مِنْ  
جَزَعِ أَظْفَارٍ قَدْ انْقَطَعَ فَرَجَعْتُ فَالْتَمَسْتُ  
عِقْدِي فَتَحَسَّنِي ابْتِغَاؤُهُ فَأَقْبَلَ الَّذِينَ  
يَزْحَلُونَ لِي فَاحْتَمَلُوا هَوْدَجِي فَرَحَلُوهُ عَلَى  
بَعِيرِي الَّذِي كُنْتُ أَرْكَبُ وَهُمْ يَحْسِبُونَ أَنِّي  
فِيهِ وَكَانَ النِّسَاءُ إِذْ ذَاكَ خِفَافًا لَمْ يَثْقُلْنَ  
وَلَمْ يَغْشَهُنَّ اللَّحْمُ وَإِنَّمَا يَأْكُلْنَ الْعُلُقَةَ مِنَ  
الطَّعَامِ فَلَمْ يَسْتَنْكِرِ الْقَوْمُ حِينَ رَفَعُوهُ  
ثِقَلَ الْهَوْدَجُ فَاحْتَمَلُوهُ وَكُنْتُ جَارِيَةً  
حَدِيثَةَ السِّنِّ فَتَبَعْتُوا الْجَمَلَ وَسَارُوا  
فَوَجَدْتُ عِقْدِي بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ  
فَجِئْتُ مَنْزِلَهُمْ وَلَيْسَ فِيهِ أَحَدٌ فَأَقَمْتُ  
مَنْزِلِي الَّذِي كُنْتُ بِهِ فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ  
سَيَفْقِدُونَنِي فَيَرْجِعُونَ إِلَيَّ فَبَيْنَا أَنَا جَالِسَةٌ  
غَلَبَتْنِي عَيْنَايَ فَبِئْتُ وَكَانَ صَفْوَانُ بْنُ  
الْمُعْطَلِ الشُّلَيْبِيُّ ثُمَّ الذُّكْوَانِيُّ مِنْ وَرَاءِ  
الْجَيْشِ فَأَصْبَحَ عِنْدَ مَنْزِلِي فَرَأَى سَوَادَ  
إِنْسَانٍ نَائِمٍ فَأَتَانِي وَكَانَ يَرَانِي قَبْلَ الْحِجَابِ  
فَاسْتَيْقَظْتُ بِاسْتِرْجَاعِهِ حِينَ أَنَا خَرَجْتُ  
فَوَطِئْتُ يَدَهَا فَرَكِبْتُهَا فَأَنْطَلَقَ يَقُودُ بِي  
الرَّاحِلَةَ حَتَّى أَتَيْنَا الْجَيْشَ بَعْدَ مَا نَزَلُوا  
مُعَرِّسِينَ فِي نَحْرِ الظَّهِيرَةِ فَهَلَكَ مَنْ هَلَكَ

منہ اپنے اس غزوے سے فارغ ہو گئے اور ہم واپس مدینہ  
منورہ کے قریب آ پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک رات روگنی کا علم  
فرمایا میں کھڑی ہوئی اور قضائے حاجت کے لیے ایک طرف  
چلی گئی جب قضائے حاجت سے فارغ ہو کر واپس آئی وہ پہنے  
سینے پر ہاتھ پھیرا تو دیکھا کہ میرا ہار ٹوٹ کر گر گیا ہے جو اظفار  
کے گینوں کا تھا پس میں اپنے ہار کو تلاش کرنے لگی مجھے اس کی  
تلاش میں دیر ہو گئی پس وہ لوگ آئے جو مجھے سوار کیا کرتے  
تھے اور انہوں نے میرے ہودج کو اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا جس  
پر میں سوار ہوا کرتی تھی وہ لوگ سمجھے کہ میں اس میں موجود ہوں  
کیونکہ ان دنوں عورتیں کم وزن ہوا کرتی تھیں نہ بھاری ہوتیں  
اور نہ ان پر گوشت چڑھتا تھا کیونکہ وہ کم خوراک کھایا کرتی تھیں  
تو جب انہوں نے ہودج کو اٹھایا تو انھیں بوجھ کی کمی محسوس نہ  
ہوئی پس انہوں نے ہودج اٹھا کر اونٹ پر رکھ دیا ان دنوں میں  
نو عمر لڑکی ہوا کرتی تھی۔ پس وہ اونٹ کو اٹھ کر روانہ ہو گئے مجھے  
ہاں اس وقت ملا جب لشکر روانہ ہو چکا تھا جب میں ان کے پڑاؤ  
کی منزل پر آئی تو وہاں کوئی نہ تھا پھر میں نے واپس اپنی اس جگہ  
پر جانے کا ارادہ کیا جہاں میں پہلے تھی میرا خیال تھا کہ جب وہ  
مجھے نہیں پائیں گے تو میری تلاش میں واپس لوٹیں گے میں بیٹھی  
ہوئی تھی کہ منہ سے میری آنکھیں بوجھل ہوئے لگیں اور میں سو  
گئی۔ حضرت صفوان بن معطل زکوانی رضی اللہ عنہ جو لشکر کے پیچھے آ  
رہے تھے وہ صبح میری جگہ پر پہنچے تو سوتے ہوئے نہ ن کو دیکھا  
تو میرے پاس آئے وہ مجھے پردے کا حکم آنے سے قبل دیکھ  
چکے تھے لہذا مجھے پہچان لیا اور انا لله وانا الیہ راجعون پڑھنے کی  
آواز سن کر جاگ اٹھی انہوں نے اپنا اونٹ بٹھار دیا اور اس کا چیر



وَكَانَ الَّذِي تَوَلَّى الْإِفْكَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي الْإِبْرَاهِيمِ  
سَلُولٌ فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاشْتَكَيْتُ بِهَا  
شَهْرًا. يُفِيضُونَ مِنْ قَوْلِ أَصْحَابِ الْإِفْكَ.  
وَيَرِيئِي فِي وَجَعِي أَنِّي لَا أَرَى مِنَ النَّبِيِّ ﷺ  
الْطَّفَ الَّذِي كُنْتُ أَرَى مِنْهُ حِينَ أَمْرُضُ.  
إِنَّمَا يَدْخُلُ فَيُسَلِّمُ ثُمَّ يَقُولُ: (كَيْفَ  
بِكُمْ؟). لَا أَشْعُرُ بِشَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى  
تَقُوتُ. فَخَرَجْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحَ قَبْلَ  
النَّصَاحِ. مُتَبَرِّزًا، لَا تَخْرُجُ إِلَّا إِلَى لَيْلٍ.  
وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ نَتَّخِذَ الْكُنْفَ قَرِيبًا مِنْ  
بُيُوتِنَا. وَأَمْرُنَا أَمْرُ الْعَرَبِ الْأَوَّلِ فِي الْبَرِّيَّةِ أَوْ  
فِي الثَّأْرَةِ. فَأَقْبَلْتُ أَنَا وَأُمُّ مِسْطَحَ بَنْتُ أَبِي  
رُفَهِ تَمْشِي. فَعَثَرْتُ فِي مَرِّطِهَا. فَقَالَتْ: تَعَسَ  
مِسْطَحُ. فَقُلْتُ لَهَا: بِئْسَ مَا قُلْتَ. أَتُسَبِّحِينَ  
رَجُلًا شَهِدَ بَدْرًا فَقَالَتْ: يَا هَنَتَاهُ أَلَمْ تَسْمَعِي  
مَا قَالُوا؟ فَأُخْبِرْتَنِي بِقَوْلِ أَهْلِ الْإِفْكَ.  
فَارْدَدْتُ مَرَّطًا إِلَى مَرَضِي. فَلَمَّا دَجَعْتُ إِلَى  
بَيْتِي دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمَ فَقَالَ:  
(كَيْفَ بِيكُم؟). فَقُلْتُ: ائْذَنْ لِي إِلَى أَبِيي.  
قَالَتْ: وَأَنَا حِينَئِذٍ أُرِيدُ أَنْ أَسْتَيْقِنَ الْخَبَرَ  
مِنْ قَبْلِهَا. فَأَذِنَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَتَيْتُ  
أَبِي فَقُلْتُ لِأُمِّي: مَا يَتَحَدَّثُ بِهِ النَّاسُ؟  
فَقَالَتْ: يَا بَنِيَّةُ هَوْنِي عَلَى نَفْسِكَ الشَّانَ.  
فَوَاللَّهِ لَقَدْ لَقِينَا كَانَتْ امْرَأَةٌ قَطُ وَضِئَةٌ عِنْدَ

دبائے رکھا تو میں سوار ہو گئی پس وہ سواری کی مہار پکڑ کر چلتے  
رہے یہاں تک کہ لشکر تک پہنچ گئے جبکہ لوگ عین دوپہر کے  
وقت آرام کی غرض سے پڑاؤ کر چکے تھے۔ پس جس کو ہلاک  
ہونا تھا وہ ہلاک ہوا اور بہتان لگانے والوں کی سرپرستی عبداللہ  
بن ابی بن سلول منافق کر رہا تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ پہنچ گئے تو  
میں ایک ماہ تک بیمار رہی اور بہتان طرازی پھیلتی رہی اور مجھے  
دوران علالت شک گزرتا تھا کیونکہ نبی کریم ﷺ درحیم ﷺ کا  
اپنے اوپر وہ لطف و کرم نہ پاتی تھی جو معمول تھا۔ آپ ﷺ اندر  
تشریف لاتے سلام کرتے اور فرماتے تمہارا کیا حال ہے مجھے  
اس واقعہ کی کچھ خبر نہ تھی یہاں تک کہ میں ناتوانی کی حالت میں  
ام مسطح کے ساتھ باہر نکلی اور ہم رات کے وقت ہی قضائے  
حاجت کے لیے نکلا کرتی تھیں کیونکہ بیت الخلا ہمارے گھروں  
کے قریب نہیں ہوا کرتے تھے اور قدیم اہل عرب کے مطابق ہی  
ہم میں یہ رواج تھا۔ پس میں اور ام مسطح بنت ابورہم جا رہی تھیں  
تو وہ اپنی چادر میں الجھ کر گر پڑیں تو انہوں نے کہا مسطح کا برا ہو  
میں نے ان سے کہا آپ نے بری بات کہی آپ ایسے شخص کو برا  
کہہ رہی ہیں جو غزوہ بدر میں شریک تھا۔ انہوں نے کہا اے  
بھولی کیا تم نے نہیں سنا جو انہوں نے کہا پھر انہوں نے مجھے  
تہمت لگانے والوں کی بات بتائی چنانچہ میری بیماری میں مزید  
اضافہ ہو گیا جب میں گھر کے اندر داخل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ  
میرے پاس تشریف لائے سلام کیا اور فرمایا کہ تمہارا کیا حال  
ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ مجھے میرے والدین کے پاس  
جانے کی اجازت دے دیں میرا ارادہ اس وقت یہ تھا کہ ان  
کے سامنے اس خبر کی تصدیق کروں پس رسول اللہ ﷺ نے



رَجُلٍ يُحِبُّهَا وَلَهَا ضَرَائِرٌ، إِلَّا أَكْثَرَنَ عَلَيْهَا،  
فَقُلْتُ: سُبْحَانَ اللَّهِ وَلَقَدْ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ  
بِهَذَا، قَالَتْ: فَبِكُ تِلْكَ اللَّيْلَةُ حَتَّى  
أَصْبَحْتُ، لَا يَزِقَالِي دَمْعٌ، وَلَا أَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ،  
ثُمَّ أَصْبَحْتُ فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيَّ بْنَ أَبِي  
طَالِبٍ وَأُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، حِينَ اسْتَلَبَتْ الْوُحَى،  
يَسْتَشِيرُهُمَا فِي فِرَاقِ أَهْلِهِ، فَأَمَّا أُسَامَةُ  
فَأَشَارَ عَلَيْهِ بِالَّذِي يَعْلَمُ فِي نَفْسِهِ مِنَ الْوَدِّ  
لَهُمْ، فَقَالَ أُسَامَةُ: أَهْلُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا  
نَعْلَمُ وَاللَّهِ إِلَّا خَيْرًا، وَأَمَّا عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ يُضَيِّقِ اللَّهُ عَلَيْكَ  
وَالنِّسَاءُ سِوَاهَا كَثِيرٌ، وَنَسِلِ الْجَارِيَةِ  
تَصْدُقُكَ، فَدَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَرِيرَةَ فَقَالَ:  
(يَا بَرِيرَةُ هَلْ رَأَيْتِ فِيهَا شَيْئًا يَرِيْبُكَ).  
فَقَالَتْ بَرِيرَةُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، إِنْ  
رَأَيْتُ مِنْهَا أَمْرًا أَغْمِصُهُ عَلَيْهَا أَكْثَرَ مِنْ أَتْنِهَا  
جَارِيَةٍ حَدِيثَةُ السِّنِّ، تَنَامُ عَنِ الْعَجِيزِ  
فَتَأْتِي الدَّاجِنُ فَتَأْكُلُهُ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
مِنْ يَوْمِهِ، فَاسْتَعْنَدَ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي الْإِبْرَةِ  
سَلُولَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ يَعْنِدُنِي مِنْ  
رَجُلٍ بَنَغِي أَدَاةً فِي أَهْلِي، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ عَلَى  
أَهْلِي إِلَّا خَيْرًا، وَقَدْ ذَكَرُوا رَجُلًا مَا عَلِمْتُ  
عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا، وَمَا كَانَ يَدْخُلُ عَلَى أَهْلِي إِلَّا  
مَعِي). فَقَامَ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ

مجھے اجازت مرحمت فرمادی تو میں، اپنے والدین کے پاس میں  
میں نے اپنی والدہ سے وہ باتیں بیان کیں جن کا لوگ چرچا  
رہے تھے۔ فرمایا کہ بیٹی! ان باتوں کی پرواہ نہ کرو خدا کی قسم  
کوئی حسینہ جو خداوند بھی اسے چاہے اور اس کی سونکیں ہوں تو اسے  
ایسا ہوتا ہے میں نے کہا سبحان اللہ لوگ ایسی بات کہتے ہیں۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ وہ رات میں نے ایسے گزرے  
کہ آنسو تھمتے نہ تھے اور نیند آتی نہ تھی جب صبح ہوئی تو رسول اللہ  
ﷺ نے حضرت علی بن ابی طالب اور حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما  
کو بلایا جبکہ وحی آنے میں دیر ہو گئی تھی ان سے اپنی ہلیہ کو جدر  
دینے کے بارے میں مشورہ کرنا تھا حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے یہ  
مشورہ دیا جو آپ ﷺ کی اپنی ازواج مطہرات سے محبت کے  
مطابق تھا۔ چنانچہ حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یہ  
رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم ہم آپ کی زوجہ مطہرہ میں بھلائی سوا  
کچھ نہیں دیکھتے۔ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے  
کہ یا رسول اللہ ﷺ اللہ عز وجل آپ پر نیکی نہیں فرمایا اور  
عورتیں ان کے سوا بھی بہت ہیں باقی یہ لونڈی آپ کو حقیقت  
بتائے گی رسول اللہ ﷺ نے بریرہ رضی اللہ عنہا کو بولایا اور ارشاد فرمایا  
اے بریرہ کیا تم نے عائشہ میں ایسی بات دیکھی ہے جس میں  
تمہیں شبہ ہو بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس  
نے آپ ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں نے ان میں  
کوئی بات نہیں دیکھی جس کو چھپاؤں بات صرف اتنی ہے کہ یہ  
ابھی کم سن لڑکی ہیں اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آٹا گوندھ کر سوجاتی ہیں  
اور بکری آکر اسے کھا جاتی ہے پس رسول اللہ ﷺ مجھے کھڑے  
ہوئے۔ اس روز عبد اللہ بن ابی سلول متفق سے شکوہ فرمایا۔

اللَّهُ أَنَا وَاللَّهُ أُعْذِرُكَ مِنْهُ: إِنْ كَانَ مِنَ الْأَوْسِ  
 صَرْبَنَا عَنْقَهُ، وَإِنْ كَانَ مِنْ إِخْوَانِنَا مِنَ  
 الْخَزَرَجِ أَمَرْتَنَا فَفَعَلْنَا فِيهِ أَمْرَكَ، فَقَامَ  
 سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَهُوَ سَيِّدُ الْخَزَرَجِ، وَكَانَ قَبْلَ  
 ذَلِكَ رَجُلًا صَالِحًا وَلَكِنْ احْتَمَلَتْهُ الْحَبِيشَةُ  
 فَقَالَ: كَذَبْتَ لَعَنُوكَ اللَّهُ، لَا تَقْتُلُهُ وَلَا تَقْدِرُ  
 عَلَى ذَلِكَ، فَقَامَ أُسَيْدُ بْنُ الْحَضِيرِ فَقَالَ:  
 كَذَبْتَ لَعَنُوكَ اللَّهُ، وَاللَّهِ لَنَقْتُلَنَّكَ، فَإِنَّكَ  
 مُنَافِقٌ مُجَادِلٌ عَنِ الْمُنَافِقِينَ، فَخَارَ الْحَيَّانِ  
 الْأَوْسُ وَالْخَزَرَجُ حَتَّى هَمُّوا، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 عَلَى الْيَنْبَرِ، فَزَلَّ فَخَفَّضَهُمْ، حَتَّى سَكَنُوا  
 وَسَكَتَ، وَبَكَيْتُ يَوْمِي لَا يَزِقُّ أَلِي دَمْعٌ وَلَا  
 أَكْتَعِلُ بَنُومِي، فَأَصْبَحَ عِنْدِي أَبَوَايَ، قَدْ  
 بَكَيْتُ لَيْلَتَيْنِ وَيَوْمًا حَتَّى أَظُنُّ أَنَّ الْبُكَاءَ  
 فَالِقُ كَبِدِي - قَالَتْ: فَبَيْنَا هُمَا جَالِسَانِ  
 عِنْدِي وَأَنَا أَبْكِي إِذِ اسْتَأْذَنْتِ امْرَأَةٌ مِنَ  
 الْأَنْصَارِ فَأَذِنْتُ لَهَا، فَجَلَسَتْ تَبْكِي مَعِي،  
 فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
 فَجَلَسَ، وَلَمْ يَجْلِسْ عِنْدِي مِنْ يَوْمٍ قِيلَ فِي مَا  
 قِيلَ قَبْلَهَا، وَقَدْ مَكَتَ شَهْرًا لَا يُوحَى إِلَيْهِ فِي  
 شَأْنِي شَيْءٌ - قَالَتْ: فَتَشَهَّدَهُ ثُمَّ قَالَ: يَا  
 عَائِشَةُ، فَإِنَّهُ بَلَغَنِي عَنْكَ كَذَا وَكَذَا، فَإِنْ  
 كُنْتَ بَرِيئَةً فَسَيُبْرِّئُكَ اللَّهُ، وَإِنْ كُنْتَ  
 الْكَاذِبَةِ فَاسْتَغْفِرِي اللَّهَ وَتُوبِي إِلَيْهِ، فَإِنْ

ارشاد فرمایا کون ہے جو اس شخص کے مقابلے پر میری مدد کرتا ہے  
 جس نے میری زوجہ کے بارے میں مجھے اذیت پہنچائی ہے۔  
 خدا کی قسم میں اپنی زوجہ میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور  
 جس آدمی کا ذکر کرتے ہیں میں اس میں بھی بھلائی ہی دیکھتا  
 ہوں اور وہ میرے گھر میں داخل نہیں ہوتا مگر میرے ساتھ۔  
 پس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے کہ  
 یا رسول اللہ ﷺ اس کے مقابلے پر میں آپ کی مدد کرتا ہوں  
 اگر وہ اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اور اگر وہ  
 ہمارے خزر جی بھائیوں سے ہے تو آپ ہمیں جو حکم فرمائیں ہم  
 آپ کے حکم کی تعمیل کریں گے۔ اس پر حضرت سعد بن عبدہ رضی اللہ عنہ جو  
 قبیلہ خزرج کے سردار تھے اور اچھے آدمی تھے کھڑے ہوئے اور  
 قبائلی حیثیت سے انھیں ابھارا اور کہنے لگے کہ تم غلط کہتے ہو خدا کی  
 قسم نہ ہی تم اسے قتل کر سکتے ہو اور نہ ہی اتنی طاقت رکھتے ہو۔  
 میں حضرت اسید بن حضیر کھڑے ہوئے اور کہنے لگے خدا کی قسم  
 ہم اسے ضرور قتل کریں گے معلوم ہوتا ہے کہ تم بھی منافق ہو گئے ہو  
 اسی لیے منافقوں کی طرف سے جھگڑتے ہو پس اوس و خزرج  
 کے دنوں قبیلے بھڑک اٹھے اور آپس میں بھڑنے کو تیار ہو گئے تو  
 رسول اللہ ﷺ منبر شریف سے نیچے تشریف لے آئے اور انھیں  
 خاموش کرانے لگے یہاں تک کہ وہ بھی خاموش ہو گئے اور آپ  
 ﷺ بھی خاموش ہو گئے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر اس روز  
 سے میں بھی روتی رہی میرے آنسو نہ رکھتے تھے اور نہ ہی مجھے  
 نیند آتی تھی صبح میرے والد بن میرے پاس آئے دو راتیں اور  
 ایک دن سے مسلسل رورہی تھی اور میں خیال کرتی تھی کہ میرے  
 اس رونے سے میرا کلیجہ پھٹ جائے گا حضرت عائشہ ہی فرماتی

الْعَبْدَ إِذَا اعْتَرَفَ بِذَنْبِهِ ثُمَّ تَابَ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِ). فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَقَالَتهُ قَلَصَ دَمْعِي حَتَّى مَا أَحْسُ مِنْهُ قَطْرَةً. وَقُلْتُ لِأَبِي أَجِبْ عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: وَاللَّهِ مَا أَذِرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ لِأُمِّي: أَجِيبِي عَنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيمَا قَالَ: قَالَتْ: وَاللَّهِ مَا أَذِرِي مَا أَقُولُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتْ: وَأَنَا جَارِيَةٌ حَدِيثُهُ السَّيِّئِ لَا أَقْرَأُ كَثِيرًا مِنَ الْقُرْآنِ فَقُلْتُ: إِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ أَنَّكُمْ سَمِعْتُمْ مَا يَتَخَدُّثُ بِهِ النَّاسُ، وَوَقَرَ فِي أَنْفُسِكُمْ وَصَدَّقْتُمْ بِهِ، وَلَئِنْ قُلْتُ لَكُمْ إِنِّي بَرِيئَةٌ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ إِنِّي لَبَرِيئَةٌ لَا تُصَدِّقُونِي بِذَلِكَ، وَلَئِنْ اعْتَرَفْتُ لَكُمْ بِأَمْرٍ، وَاللَّهِ يَعْلَمُ أَنِّي بَرِيئَةٌ لَتُصَدِّقُونِي، وَاللَّهِ مَا أَجِدُ لِي وَلَكُمْ مَثَلًا إِلَّا أَبَا يُوسُفَ إِذْ قَالَ: (فَصَبْرٌ جَمِيلٌ) وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ) ثُمَّ تَحَوَّلْتُ عَلَى فِرَاشِي، وَأَنَا أَرْجُو أَنْ يُبَيِّرَنِي اللَّهُ، وَلَكِنْ وَاللَّهِ مَا ظَنَنْتُ أَنْ يُنْزَلَ فِي شَأْنِي وَخَيًّا يُثَلِّي، وَلَا أَنَا أَحْقَرُ فِي نَفْسِي مِنْ أَنْ يُتَكَلَّمَ بِالْقُرْآنِ فِي أَمْرِي، وَلَكِنِّي كُنْتُ أَرْجُو أَنْ يَرَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي النَّوْمِ رُؤْيَا يُبَيِّرَنِي اللَّهُ، فَوَاللَّهِ مَا رَأَمَ مَجْلِسَهُ، وَلَا خَرَجَ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْبَيْتِ حَتَّى أُنْزَلَ عَلَيْهِ، الْوَحْيُ، فَأَخَذَهُ مَا كَانَ يَأْخُذُهُ مِنَ الْبُرْحَاءِ حَتَّى إِنَّهُ لَيَتَخَدَّدُ مِنْهُ مِثْلُ

ہیں کہ میرے والدین میرے پاس ہی بیٹھے تھے اور میں رو رہی تھی کہ ایک انصاری خاتون نے اندر آنے کی اجازت مانگی پھر وہ بھی میرے پاس بیٹھ کر رونے لگی اسی دوران رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور بیٹھ گئے جبکہ تہمت لگنے کے روز سے آج تک میرے پاس بیٹھے ہی نہ تھے اور ایک مہینہ گزر گیا تھا آپ ﷺ پر میرے بارے میں کوئی وحی نہ آئی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا، اور فرمایا اے عائشہ مجھے ایسی ایسی بات پہنچی ہے اگر تم اس بات سے بری ہو تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں بری فرما دے گا اور اگر تم سے غلطی ہوئی تو اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو اور اس کی طرف رجوع کرو کیونکہ بندہ جب اپنے گناہ کا اعتراف کرے اور توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی گفتگو ختم فرمائی تو دفعتاً میرے آنسو ٹپک گئے، اور ایک قطرہ بھی محسوس نہ ہوتا تھا اور میں نے اپنے والد سے کہا کہ آپ رسول اللہ ﷺ کو میری طرف سے جواب دیں انہوں نے فرمایا اللہ کی قسم میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ سے کیا کہوں؟ پھر میں نے اپنی والدہ سے کہا کہ آپ میری طرف سے رسول اللہ ﷺ کو جواب دیں انہوں نے بھی یہی فرمایا خدا کی قسم میری سمجھ میں کچھ نہیں آتا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کیا کہوں؟ حالانکہ میں ایک نو عمر لڑکی تھی اور قرآن کا زیادہ حصہ بھی نہ پڑھا ہوا تھا میں نے کہا خدا کی قسم مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ آپ نے وہ بات سن لی ہے جو لوگ کہتے پھر رہے ہیں اور وہ آپ کے دلوں میں بیٹھ گئی ہے اور آپ نے اس کو سچ مان لیا ہے اور اس وقت اگر میں آپ سے کہوں کہ میں اس سے بری

الْجَبَانِ مِنَ الْعَرَقِ فِي يَوْمٍ شَاتٍ، فَلَمَّا سُرِّيَ  
عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَضْحَكُ، فَكَانَ أَوَّلَ  
كَلِمَةٍ تَكَلَّمَهَا بِهَا أَنْ قَالَ لِي: (يَا عَائِشَةُ، اأَحْمَدِي  
اللَّهَ فَقَدْ بَرَأَكَ اللَّهُ). فَقَالَتْ لِي أُمِّي قُومِي إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ: لَا وَاللَّهِ لَا أَقُومُ إِلَيْهِ،  
وَلَا أَتُحَدِّثُ إِلَّا اللَّهَ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (إِنَّ الَّذِينَ  
جَاءُوا بِالْإِفْكِ) الْآيَاتِ، فَلَمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ هَذَا فِي  
بِرَائَتِي قَالَ أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،  
وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحِ بْنِ أَثَاثَةَ لِقَرَابَتِهِ  
مِنْهُ: وَاللَّهِ لَا أُنْفِقُ عَلَى مِسْطَحٍ شَيْئًا، بَعْدَ مَا  
قَالَ يَاعَائِشَةُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَلَا يَأْتِلُ أُولُو  
الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَى)  
إِلَى قَوْلِهِ: (أَلَّا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ  
غَفُورٌ رَحِيمٌ) فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: بَلَى وَاللَّهِ إِنِّي  
لَأُحِبُّ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لِي، فَرَجَعَ إِلَى مِسْطَحِ الَّذِي  
كَانَ يُجْرِي عَلَيْهِ. وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَسْأَلُ  
زَيْنَبَ بِنْتُ جَحْشٍ عَنْ أَمْرِي، فَقَالَ: (يَا  
زَيْنَبُ، مَا عَلِمْتُ، مَا رَأَيْتُ؟). فَقَالَتْ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، أَتَحْسِبُ سَمْعِي وَبَصَرِي، وَاللَّهِ مَا  
عَلِمْتُ عَلَيْهَا إِلَّا خَيْرًا، قَالَتْ: وَهِيَ الَّتِي كَانَتْ  
تَسَامِينِي، فَعَصَّهَا اللَّهُ بِالنَّوْزِعِ.

ہوں اور اللہ جانتا ہے کہ واقعی میں بری ہوں تو آپ لوگ میری  
تصدیق نہ کریں گے اور اگر میں اس بات کا آپ سے سچ ہونے کا  
اعتراف کر لوں اور اللہ جانتا ہے کہ میں اس سے بری ہوں تو پھر  
آپ میری تصدیق کریں گے خدا کی قسم میں اپنی اور آپ کی وہی  
مثال پاتی ہوں جو یوسف علیہ السلام کے والد کی تھی جبکہ انہوں نے  
فرمایا تھا تو صبر اچھا اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں ان باتوں پر جو  
تم بتا رہے ہو پھر میں نے بستر پر کروٹ بدل لی اور مجھے امید  
تھی کہ اللہ مجھے ضرور بری فرما دے گا لیکن خدا کی قسم میں یہ  
سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ میرے متعلق وحی نازل ہوگی کیونکہ میں  
اپنے آپ کو بہت کمتر سمجھتی تھی کہ میں ایسی کہاں کہ میرے  
بارے میں قرآن کی زبان میں کلام فرمایا جائے ہاں مجھے یہ  
امید تھی کہ رسول اللہ ﷺ پر بحالت خواب اللہ تعالیٰ میری  
برائت ظاہر فرمائے گا۔ پس خدا کی قسم آپ ﷺ نے اس جگہ  
حرکت بھی نہ فرمائی تھی نہ ہی گھروالوں میں سے کوئی باہر نکلا تھا  
کہ آپ ﷺ پر وحی کا نزول ہوا اور آپ ﷺ پر وحی والی حالت  
طاری ہو گئی جو نزول وحی کے وقت ہوا کرتی ہے کہ سردی کے  
دنوں میں بھی چہرہ انور سے موتیوں کی مانند پسینہ بہا کر ٹپکنے لگتا  
تھا پس جب آپ ﷺ اس کیفیت سے باہر ہوئے تو آپ مسکرا  
رہے تھے اور سب سے پہلے الفاظ جو آپ ﷺ نے مجھ سے  
فرمائے وہ یہ تھے کہ اے عائشہ خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے  
تمہیں بری فرما دیا ہے میری والدہ ماجدہ نے کہا رسول اللہ ﷺ  
کے لیے کھڑی ہو جاؤ میں نے کہا خدا کی قسم میں ان کے لیے نہ  
کھڑی ہوگی اور نہ ہی کسی کا شکر ادا کروں گی سوائے اللہ کے پس اللہ  
تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی بے شک وہ لوگ کہ یہ بڑا بہتان لائے

ہیں تمہیں میں سے ایک جماعت ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے میری برأت میں یہ وحی نازل فرمائی تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو مسطح بن اثاثہ کو ان کے ساتھ اپنی قرابت داری کے سبب مالی امداد فرمایا کرتے تھے کہ خدا کی قسم اب میں بھی مسطح کی وہ امداد نہ کروں گا اس کے بعد کہ اس نے عائشہ کے لیے یہ کہا پس اللہ تعالیٰ نے یہ وحی نازل فرمائی ”اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم پر فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔ پس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیوں نہیں میں تو یہی چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری مغفرت فرمادے پس جو امداد مسطح رضی اللہ عنہ کی فرمایا کرتے تھے وہ جاری فرمادی اور رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے بھی میرے متعلق دریافت فرما کرتے تھے چنانچہ ارشاد فرمایا کہ اے زینب تم کیا جانتی ہو اور تم نے کیا دیکھا ہے؟ وہ عرض گزار ہوئیں کہ یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے کان اور آنکھ کو محفوظ رکھتی ہوں میں تو ان میں بھلائی ہی دیکھتی ہوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا میری ہم عمر تھیں لیکن ان کی پرہیزگاری کے سبب اللہ تعالیٰ نے انھیں بدگوئی سے بچالیا۔

جب ایک آدمی دوسرے آدمی کی  
پاکی بیان کرے تو کافی ہے

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کی تعریف کی تو ارشاد فرمایا تمہاری خرابی ہو تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن کاٹ دی بار بار یہی فرماتے رہے پھر ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کو اپنی بھائی کی تعریف کرنی ہو تو یوں کہو کہ میرے خیال میں تم لوگ ایسا سے

5- باب إِذَا زَوَّجَ  
رَجُلٌ رَجُلًا كَفَاهُ

1176 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
أَتْنِي رَجُلٌ عَلَى رَجُلٍ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ:  
(وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ. قَطَعْتَ عُنُقَ  
صَاحِبِكَ). مِرَارًا ثُمَّ قَالَ: (مَنْ كَانَ مِنْكُمْ  
مَادِحًا أَخَاهُ لَا مَحَالَةَ. فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَانًا.



اللہ اس کا حساب لینے والا ہے اور میں اللہ کے مقابلے میں کسی کی تعدیل نہیں کر سکتا۔ اگر اس کے متعلق کچھ جانتا ہوتا ہے میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے۔

### بچوں کا بالغ ہونا اور ان کی گواہی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ غزوہ احد کے وقت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور وہ چودہ برس کے تھے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے اجازت نہ ملی پھر میں نے اپنے آپ کو غزوہ خندق کے وقت پیش کیا میں پندرہ سال کا تھا تو مجھے اجازت عطا فرمادی گئی۔

### جب قسم کھانے میں لوگ جلدی کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف درحیم ﷺ نے کچھ لوگوں کو قسم کھانے کے لیے فرمایا تو وہ ایک دوسرے پر سبقت لے جانے لگے لہذا آپ ﷺ نے قرعہ اندازی کا حکم فرمایا کہ کون ان میں سے قسم کھائے گا۔

### قسم لینے کی کیفیت

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کو قسم کھانی ہو تو اللہ کی قسم کھائے یہ پھر خاموش رہے۔

### لوگوں کے درمیان صلح کروانے

### والا جھوٹا نہیں ہے

حضرت ام کلثوم بنت عقبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ لوگوں کے درمیان صلح کروانے والا جھوٹا نہیں ہے اس کی نیت

وَاللَّهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزِيّ عَلَى اللَّهِ أَحَدًا، أَحْسِبُهُ كَذًا وَكَذًا، إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَلِكَ مِنْهُ).

### 6- بَابُ بُلُوغِ الصَّبْيَانِ وَشَهَادَتِهِمَا

1177- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَرَضَهُ يَوْمَ أُحُدٍ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَلَمْ يُجْزِنِي، ثُمَّ عَرَضَنِي يَوْمَ الْخَنْدَقِ، وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ عَشْرَةَ سَنَةً، فَأَجَازَنِي.

### 7- بَابُ إِذَا تَسَارَعَ قَوْمٌ فِي الْيَمِينِ

1178- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَرَضَ عَلَى قَوْمِ الْيَمِينِ، فَأَسْرَعُوا، فَأَمَرَ أَنْ يُسْهِمَ بَيْنَهُمْ فِي الْيَمِينِ: أَيُّهُمْ يُخْلِفُ.

### 8- بَابُ كَيْفَ يُسْتَحْلَفُ

1179- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيُخْلِفْ بِاللَّهِ أَوْ لِيَضْمُتْ).

### 9- بَابُ لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي

### يُصْلِحُ بَيْنَ النَّاسِ

1180- عَنْ أُمِّ كَلْثُومٍ بِنْتِ عَقْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَيْسَ الْكَاذِبُ الَّذِي يُصْلِحُ بَيْنَ



النَّاسِ، فَيَنْمِي خَيْرًا، أَوْ يَقُولُ خَيْرًا).

10- بَابُ قَوْلِ الْإِمَامِ

لِأَصْحَابِهِ أَذْهَبُوا إِنَّا نَصْلِحُ

1181 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ أَهْلَ قُبَاءٍ اقْتَتَلُوا حَتَّى تَرَامُوا

بِالْحِجَارَةِ، فَأُخْبِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِذَلِكَ، فَقَالَ:

(أَذْهَبُوا إِنَّا نَصْلِحُ بَيْنَهُمْ).

11- بَابُ كَيْفِ يُكْتَبُ هَذَا مَا صَاحَ

فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ - وَفُلَانُ بْنُ فُلَانٍ وَإِنْ

لَمْ يَنْسُبْهُ إِلَى قَبِيلَتِهِ، أَوْ نَسَبِهِ

1182 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: اُعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ،

فَأَبَى أَهْلُ مَكَّةَ أَنْ يَدْعُوهُ يَدْخُلَ مَكَّةَ، حَتَّى

قَاضَاهُمْ عَلَى أَنْ يُقِيمَ بِهَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا

كَتَبُوا الْكِتَابَ كَتَبُوا: هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَقَالُوا: لَا نُقَرُّ بِهَا. فَلَوْ

نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا مَنَعْنَاكَ لَكِنْ أَنْتَ

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ: (أَنَا رَسُولُ اللَّهِ وَأَنَا

مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ). ثُمَّ قَالَ لِعَلِيٍّ: (اْمُحْ

رَسُولُ اللَّهِ). قَالَ: لَا، وَاللَّهِ لَا أَفْخُوكَ أَبَدًا،

فَأَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْكِتَابَ فَكَتَبَ: هَذَا

مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، لَا يَدْخُلُ

مَكَّةَ سِلَاحٌ إِلَّا فِي الْقِرَابِ وَأَنْ لَا يَخْرُجَ مِنْ

اچھی ہے یا وہ اچھی بات کہتا ہے۔

امام کا اپنے ساتھیوں سے کہنا کہ

ہمارے ساتھ چلو تا کہ صلح کروائیں

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارمہ آپس

میں لڑنے لگے حتیٰ کہ ایک دوسرے پر سنگباری کرنے لگے پس

رسول اللہ ﷺ کو یہ بات پہنچی گئی تو ارشاد فرمایا کہ ہمارے

ساتھ چلو تا کہ ان کے درمیان صلح کروائیں۔

صلح نامے کی کیفیت کہ یہ صلح نامہ ہے فلاں

اور فلاں نے صلح کی اگرچہ ان کے قبیلے

اور نسب کی طرف منسوب نہ ہو

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ نے ذی القعدہ میں عمرے کا

ارادہ فرمایا آپ ﷺ کے مکہ مکرمہ میں داخلے سے اہل مکہ

رکاوٹ بنے یہاں تک کہ ان کے ساتھ اس بات پر فیصلہ ہو کہ

تین دن مکہ مکرمہ میں قیام کریں گے۔ جب معاہدہ مکھ جارہا تھا

تو لکھا گیا کہ یہ وہ ہے جس کا اللہ کے رسول محمد ﷺ نے فیصلہ

کیا۔ انہوں نے کہا ہم اسے نہیں مانتے کیونکہ ہم آپ کو اللہ کا

رسول مانتے تو روکتے کیوں؟ بلکہ آپ تو محمد بن عبد اللہ ہیں

ارشاد فرمایا میں رسول اللہ ہوں اور محمد بن عبد اللہ ہوں پھر آپ

ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ محمد رسول اللہ کو مناد (دروہ)

عرض گزار ہوئے نہیں خدا کی قسم میں تو آپ کا نام بھی نہیں

مناد نکالیں رسول اللہ ﷺ نے معاہدہ لیا اور لکھ دیا کہ یہ وہ ہے

جس کا محمد بن عبد اللہ نے فیصلہ کیا ہے کہ مکہ مکرمہ میں کھے بھیرے

أَهْلَهَا بِأَحَدٍ إِنْ أَرَادَ أَنْ يَتَّبِعَهُ، وَأَنْ لَا يَمْنَعَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِهِ أَرَادَ أَنْ يُقِيمَ بِهَا. فَلَمَّا دَخَلَهَا. وَمَضَى الْأَجَلَ أَتَوْا عَلِيًّا، فَقَالُوا: قُلْ لِصَاحِبِكَ اخْرُجْ عَنَّا فَقَدْ مَضَى الْأَجَلَ. فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَبِعَهُمْ ابْنَةُ حَمْزَةَ: يَا عَمِّ يَا عَمِّ. فَتَنَاوَلَهَا عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِيَدِهَا، وَقَالَ لِفَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ: دُونَكَ ابْنَةُ عَمِّكَ، ائْتِي. قَالَ: فَأَخْتَصَمَ فِيهَا عَلِيٌّ وَزَيْدٌ وَجَعَفَرٌ، فَقَالَ عَلِيٌّ أَنَا أَحَقُّ بِهَا وَهِيَ ابْنَةُ عَمِّي. وَقَالَ جَعَفَرٌ: ابْنَةُ عَمِّي وَخَالَتُهَا تَحْيَى، وَقَالَ زَيْدٌ: ابْنَةُ أُمِّي. فَقَطَعُوا بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِحَالَتِهَا. وَقَالَ: (الْحَالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْأُمِّ). وَقَالَ لِعَلِيٍّ: (أَنْتَ مِثِّي وَأَنَا مِثْلُكَ). وَقَالَ جَعَفَرٌ: (أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي). وَقَالَ لِرَزِيدٍ: (أَنْتَ أَخُونَا وَمَوْلَانَا).

لے کر داخل نہیں ہو گئے مگر میان میں چھپا کر اہل مکہ کا کوئی شخص ان کے ساتھ جانا چاہے تو نہیں جائے گا اور اگر ان کے ساتھیوں میں سے کوئی یہاں رہنا چاہے تو اسے روکا نہیں جائے گا۔ جب وہ (اگلے سال) اس میں داخل ہوئے اور مقررہ مدت گزر گئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے تم اپنے صاحب یعنی رسول اللہ ﷺ سے کہو کہ ہمارے پاس سے چلے جائیں کیونکہ مدت ختم ہو چکی ہے چنانچہ نبی کریم رؤف ورحیم مکہ سے باہر تشریف لے آئے پھر حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی بیٹی اے چچا اے چچا کہتی ہوئی پیچھے آئی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اپنے چچا کی بیٹی کو تو انہوں نے اسے سواری پر بٹھالیا راوی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زید اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا اس بات تنازعہ ہوا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری چچا زاد بہن ہے حضرت جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری بھی چچا زاد بہن ہے۔ اور اس کی خالہ میرے نکاح میں ہے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ میری بھتیجی ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے اس کی خالہ کے حوالے فرما دیا اور فرمایا خالہ ماں کے جگہ ہے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم مجھ سے اور میں تم سے ہوں اور حضرت جعفر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم صورت اور سیرت میں سب سے زیادہ مجھ سے مشابہت رکھتے ہو اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم ہمارے بھائی اور ہمارے مددگار ہو۔

ارشاد نبوی ﷺ حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمان نبوی ﷺ یہ میرا بیٹا سردار ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں

12- باب قول النبي ﷺ لِلْحَسَنِ

بْنِ عَلِيٍّ: إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ

1183- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ، وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَى جَنْبِهِ، وَهُوَ يَقْبَلُ عَلَى النَّاسِ مَرَّةً وَعَلَيْهِ أُخْرَى، وَيَقُولُ: (إِنَّ ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ، وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ بِهِ بَيْنَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ).

نے رسول اللہ ﷺ کو منبر پر تشریف فرما دیکھا، اور حسن بن علیؑ آپ ﷺ کے پہلوئے مبارکہ میں تھے چنانچہ آپ ﷺ کبھی لوگوں کی جانب توجہ فرماتے اور کبھی انھیں دیکھتے و فرماتے یہ میری سردار ہے اور امید ہے کہ اسکے ذریعے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کروائے گا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ حضور دانا نے غیوب ﷺ کو پہلے ہی بے علم تھا کہ ایک وقت آئے گا کہ مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں آپس میں غلط فہمی کا شکار ہو کر لڑ پڑے گی اور آپ ﷺ ان دونوں کے درمیان صلح کا ذریعہ بنیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حضرت امیر حسینؑ حضرت علیؑ و حضرت امیر معاویہؓ کی جماعتوں میں صلح کروانے کا سبب بنے ساتھ ہی معلوم ہوا کہ دونوں جماعتیں مسلمان تھیں اسی لیے آپ نے گروہ مسلمین ارشاد فرمایا۔

### 13- بَابُ هَلْ يُشِيرُ الْإِمَامُ بِالصُّلْحِ

1184 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ صَوْتَ خُصُومٍ بِالْبَابِ، عَالِيَةٍ أَصْوَاتُهُمَا، وَإِذَا أَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْآخَرَ، وَيَسْتَرْيِقُهُ فِي شَيْءٍ، وَهُوَ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَا أَفْعَلُ. فَجَاجَ عَلَيْهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (أَيُّنَ الْمُتَأَلَّى عَلَى اللَّهِ لَا يَفْعَلُ الْمَعْرُوفَ). فَقَالَ: أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَلَهُ أَكْبَرُ ذَلِكَ أَحَبُّ

### کیا امام صلح کیلئے اشارہ کر سکتا ہے؟

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دروازے پر جھگڑنے کی آواز سنی، اور بہت اونچی تھی جبکہ ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ کچھ قرض معاف کر دے دوسرا کہہ رہا تھا کہ خدا کی قسم میں ایسا نہیں کروں گا پس رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا وہ شخص کہاں ہے جو اللہ کی قسم کھا کر کہہ رہا تھا کہ میں نیکی نہیں کروں گا۔ وہ عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں ہوں اور جو وہ پسند کرے سے دیتا ہوں۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
51- کتاب الشروط  
شرطوں کا بیان

## 1- باب الشروط في النهر

## عند عقدة النكاح

1185 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَحَقُّ الشُّرُوطِ أَنْ تُوفُوا بِهِ مَا اسْتَحْلَلْتُمْ بِهِ الْفُرُوجَ).

## 2- باب الشروط التي لا تحل في الحدود

1186 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُمَا قَالَا: إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَعْرَابِ أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنْشُدَكَ اللَّهَ إِلَّا قَضَيْتَ لِي بِكِتَابِ اللَّهِ، فَقَالَ الْخَصْمُ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ نَعَمْ فَأَقِضْ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ، وَائْذَنْ لِي. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (قُلْ). قَالَ: إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا، فَزَنَى بِأَمْرَأَتِهِ، وَإِنِّي أَخْبَرْتُ أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ، فَأَتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَوَلِيدَةٍ، فَسَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ، فَأَخْبَرُونِي: أَمَّا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ، وَتَغْرِيبُ

## عقد نكاح کے وقت

## مہر میں شرائط رکھنا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شرائط پوری کی جانے کا سب سے زیادہ حق رکھتی ہیں جن کے ذریعے تم عورتوں کی شرمگاہوں کو حلال سمجھتے ہو۔

## حدود اللہ میں ان شرائط کا بیان جو حلال نہیں ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ اللہ کی کتاب سے میرا فیصلہ فرما دیجئے دوسرا فریق جو اس سے زیادہ سمجھدار تھا عرض گزار ہوا کہ ہاں اللہ کی کتاب کے مطابق ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیے اور مجھے بیان کی اجازت دیجئے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کہو تو وہ عرض گزار ہوا کہ میرا بیٹا اس کے پاس مزدوری کرتا تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا اور مجھ سے لوگوں نے کہا کہ میرے بیٹے کو سنگسار کیا جائے گا تو میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر چھڑا لیا پھر میں نے اہل

علم سے معلوم کیا تو انہوں نے مجھے بتایا کہ تیرے بیٹے سے یہ سو کوڑے اور ایک سال کی جلد وٹنی ہے اور اس عورت کو سنگسار کیا جائیگا۔ پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب ہی سے کروں گا۔ لوٹ کر آئی اور بکریاں تمہیں واپس ملیں گی اور تمہارے بیٹے کے لیے سو کوڑے اور ایک سال کی جلد وٹنی ہے اور ابے انیس صبح تم اس عورت کے پاس جانا اگر وہ اعتراف کر لے تو اسے سنگسار کر دینا راوی کہتے ہیں کہ صبح کو یہ اس کے پاس گئے تو عورت نے اعتراف کر لیا پس رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اسے سنگسار کر دیا گیا۔

### مزارعت میں شرائط رکھنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب اہل خیبر نے حضرت عبداللہ بن عمر کے ہاتھ پاؤں مروڑ ڈالے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہما خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے یہودیوں سے ان کے اموال کے بارے میں ایک معاہدہ کیا تھا اور فرمایا تھا کہ ہم تمہیں ان پر قائم رکھیں گے جب تک اللہ تعالیٰ تمہیں اس (معاہدہ) پر قائم رکھے گا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما تو اپنی اس زمین پر گئے تھے جو وہاں تھی وورات میں ان پر حملہ کیا گیا اور ان کے دونوں ہاتھ پاؤں مروڑ دیئے گئے اور وہاں یہودیوں کے سوا اور کوئی ہمارا دشمن نہیں ہے جس پر شبہ کریں لہذا میں انہیں جلا وطن کرنا چاہتا ہوں جب حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے اس بات کا معمم ردہ کر لیا تو ابو حنیفہ یہودی کے خاندان سے کوئی شخص آپ کی خدمت

عام۔ وَأَنَّ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا الرَّجُلِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ، الْوَلِيدَةُ وَالْغَنَمُ رَدٌّ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ، اغْدُ يَا أَنْيْسُ إِلَى امْرَأَةِ هَذَا، فَإِنْ اعْتَرَفَتْ فَارْجُئْهَا). قَالَ: فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ، فَأَمَرَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَتْ.

### 3- بَابُ إِذَا اشْتَرَطَ فِي الْمَزَارَعَةِ

1187 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا قَدَعَ أَهْلُ خَيْبَرَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ، قَامَ عُمَرُ خَطِيبًا فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ عَامِلَ يَهُودَ خَيْبَرَ عَلَى أَمْوَالِهِمْ، وَقَالَ: (نُقِرُّكُمْ مَا أَقَرَّكُمْ اللَّهُ). وَإِنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ خَرَجَ إِلَى مَالِهِ هُنَاكَ، فَعُدِيَ عَلَيْهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَفُصِّعَتْ يَدَاهُ وَرِجْلَاهُ، وَلَيْسَ لَنَا هُنَاكَ عَدُوٌّ غَيْرُهُمْ، هُمْ عَدُوُّنَا وَهُمْ مَثَلُنَا، وَقَدْ رَأَيْتُ إِجْلَاءَهُمْ. فَلَمَّا أَجْمَعَ عُمَرُ عَلَى ذَلِكَ أَتَاهُ أَحَدُ بَنِي أَبِي الْحَقِيقِ، فَقَالَ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، أُنْخَرِجْنَا وَقَدْ أَقَرَّتَنَا مُحَمَّدٌ ﷺ، وَعَامَلَنَا عَلَى الْأَمْوَالِ وَشَرَطَ ذَلِكَ لَنَا فَقَالَ: عُمَرُ:



فَكَذَّبْتُ إِلَى نَيْسَبِكُ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ:  
اَتَيْتُكَ إِذَا أُخْرِجْتَ مِنْ خَيْبَرَ تَعْدُو بِكَ  
فَنُصِفَتْ لَيْلَةٌ بَعْدَ لَيْلَةٍ. فَقَالَ: كَانَتْ هَذِهِ  
مَذِينَةً مِنْ أَبِي الْقَاسِمِ قَالَ: كَذَبْتَ يَا عَدُوَّ  
لِ اللَّهِ فَأَخْلَاهُمْ عُمَرُ. وَأَعْطَاهُمْ قِيَمَةَ مَا كَانَ  
لَهُمْ مِنَ الثَّمَرِ مَالًا وَابِلًا وَعُرُوضًا. مِنْ  
نَتَابٍ وَجِبَالٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا اے ایہ المؤمنین آپ نہیں سے  
نکال رہے ہیں حالانکہ محمد ﷺ نے تو ہم کو یہاں سے نکال دیا تھا۔  
یہاں کے اموال کے بارے میں ہم سے وعدہ کیا تھا۔ ان  
بات کی ہم سے شرط کی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ  
یہ گمان ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کا وہ ارشاد بھول گیا ہوں جو  
انہوں نے تم سے فرمایا تھا کہ اس وقت تیرا کیا حال ہوگا جب تو  
مذاق سے نکالا جائیگا اور تیرا اونٹ تجھے لیے ہوئے راتوں کو مارا  
مارا پھرے گا وہ کہنے لگے ابو القاسم رضی اللہ عنہ نے ازراہ مذاق کہا  
تھا۔ آپ نے فرمایا اللہ کے دشمن تو جھوٹ بوتا ہے بالآخر حضرت  
عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو جلا وطن کر دیا اور پیداوار، اونٹ، سامان پٹان  
اور رسیوں وغیرہ کی قسم کی چیزوں کی قیمت، انھیں ادا کر دی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ علوم خمسہ آپ ﷺ کو عطا فرمائے گئے ہیں جیسا کہ آپ ﷺ نے پہلے ہی  
خبر دی کہ ابو حنیفہ یہودی کے خاندان کا ایک فرد خیر سے نکالا جائے گا اور اس کا اونٹ اسے لے کر راتوں کو مارا پھرے گا۔  
چنانچہ جیسا آپ ﷺ نے فرمایا ویسا ہی ہوا۔ چنانچہ یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ ﷺ کو علم غیب حاصل نہیں تھا قرآن وحدیث کا انکار ہے۔

4- باب الشروط فی الجہاد والمصالحة

مع أهل الحرب وكتابة الشروط.

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ اور مروان سے روایت ہے  
ان دونوں نے بیان فرمایا کہ زمانہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ  
کسی راستے پر تشریف لے جا رہے تھے کہ آپ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا خالد بن ولید مقام غمیم میں قریش کے سواروں کے ہمراہ  
موجود ہے اور یہ قریش کا اول دستہ ہے تو تم وہاں سے چلو  
کیونکہ خدا کی قسم خالد کو تمہارے آنے کا کوئی علم نہیں یہاں تک  
کہ انھیں ہمارے لشکر کا غبار بتائے پس ایک شخص قریش کو

1188 - عَنِ الْمُسَوْرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَمَرْوَانَ  
قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَّةِ.  
حَتَّى كَانُوا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
لَإِنْ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ بِالْغَمِيمِ فِي خَيْلٍ  
لِقُرَيْشٍ طَلِيعَةٌ فَنَحْنُ ذَاتُ الْيَمِينِ. فَوَاللَّهِ  
مَا شَعَرَ بِهِمْ خَالِدٌ حَتَّى إِذَا هُمْ بِقَتَرَةَ  
الْجَيْشِ. فَانْطَلَقَ يَرْكُضُ نَذِيرًا لِقُرَيْشٍ.



وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالثَّنِيَّةِ الَّتِي يُهْبِطُ عَلَيْهِمْ مِنْهَا، بَرَكْتَ بِوَرَا حِلَّتُهُ. فَقَالَ النَّاسُ: حُلْ حُلْ. فَأَلَحَّتْ، فَقَالُوا: خَلَّاتِ الْقُصُوءُ، خَلَّاتِ الْقُصُوءُ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَا خَلَّاتِ الْقُصُوءُ وَمَا ذَاكَ لَهَا بِمُخْلٍ، وَلَكِنْ حَبَسَهَا حَابِسُ الْفِيلِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَسْأَلُونِي خُطَّةً يُعْظَمُونَ فِيهَا حُرْمَاتِ اللَّهِ إِلَّا أُعْطِيَتْهُمْ إِيَّاهَا). ثُمَّ زَجَرَهَا فَوَثَبَتْ، قَالَ: فَعَدَلْ عَنْهُمْ حَتَّى نَزَلَ بِأَقْصَى الْحُدَيْبِيَّةِ عَلَى ثَمْدٍ قَلِيلِ الْمَاءِ، يَتَبَرَّضُهُ النَّاسُ تَبَرُّضًا، فَلَمْ يُلَبِّثْهُ النَّاسُ حَتَّى نَزَحُوهُ، وَشَكِيَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْعَطَشُ، فَأَنْتَزَعَ سَهْمًا مِنْ كِنَانَتِهِ، ثُمَّ أَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهُ فِيهِ، فَوَاللَّهِ مَا زَالَ يَجِيشُ لَهُمْ بِالرِّمِيِّ حَتَّى صَدَرُوا عَنْهُ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَ بَدِيلُ بْنُ وَرْقَاءَ الْخَزَاعِيِّ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِهِ مِنْ خَزَاعَةَ، وَكَانُوا عَيْبَةً نَصَحَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ يَهُامَةَ، فَقَالَ: إِنِّي تَرَكْتُ كَعْبَ بْنَ لُؤَيٍّ وَعَامِرَ بْنَ لُؤَيٍّ نَزَلُوا أَعْدَادَ مِيَاهِ الْحُدَيْبِيَّةِ، وَمَعَهُمُ الْعُودُ الْمَطَافِيلُ، وَهُمْ مُقَاتِلُوكَ وَصَائِدُوكَ عَنِ الْبَيْتِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّا لَمْ نَجِئْ لِقِتَالِ أَحَدٍ، وَلَكِنَّا جِئْنَا مُعْتَمِرِينَ، وَإِنْ قَرِيشًا قَدْ تَهَكَّتْهُمْ الْحَرْبُ، وَأَضْرَتْ بِهِمْ،

ڈرانے کے لیے چل پڑا اور نبی کریم ﷺ روئے کریم ﷺ آگے چلتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ اس پہاڑی پر پہنچ گئے جس سے گزر کر لوگ مکہ معظمہ میں جاتے ہیں تو اس پر آپ ﷺ کی اونٹنی بیٹھ گئی لوگوں نے اسے اٹھانے اور چلانے کی کوشش کی لیکن اس نے کوئی حرکت نہ کی لوگ کہنے لگے قصواء بیٹھ گئی تو نبی کریم ﷺ روئے کریم ﷺ نے فرمایا قصواء خود نہیں بیٹھی اور نہ یوں آڑنے کی اس کی عادت ہے بلکہ اسے اس ذات نے روکا ہے جس نے (ابراہیم کے) ہاتھی کو روکا پھر فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ و قدرت میں میری جان ہے وہ (کفار مکہ) مجھ سے کسی بھی ایسی بات کا سوال کریں جس میں وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرمت والی چیزوں کا احترام کریں گے تو میں ان کا یہ مطالبہ پورا کر دوں گا پھر آپ ﷺ نے اسے لٹکا کر اتار دیا وہ اچھل کر حسب سابق رواں دواں ہو گئی یہاں تک کہ حدیبیہ کے بالکل قریب ایک ایسے گڑھے کے کنارے بیٹھ گئی جس میں تھوڑا سا پانی تھا لوگوں نے اس میں سے تھوڑا تھوڑا پانی پیا تھا کہ وہ ختم ہو گیا لوگوں نے بارگاہ رسالت میں پیاس کی غرض کی تو آپ ﷺ نے اپنے ترکش سے ایک تیر نکالا اور انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ اس گڑھے میں ڈال دو پس قسم ہے خدا کی کہ پانی فوراً اٹنے لگا اور تمام لوگ میرا بھوکے ہو گئے اور واپسی تک یہی حالت رہی اس دوران بدیل بن ورقاء خزاعی اپنی قوم خزاعہ کے چند آدمیوں کے لیے ہوئے آ پہنچا اور یہ رسول اللہ ﷺ کا خیر خواہ اور با اعتماد ہتامہ کے لوگوں میں سے تھے اس نے کہا میں نے کعب بن لوی اور عامر بن لوی کو اس حال میں چھوڑ دیا کہ وہ حدیبیہ کے عمیق چشموں پر پڑاؤ کیے ہوئے ہیں اور ان کے

فَإِنْ شَاؤُوا مَا دَذْنُهُمْ مُدَّةً وَيُخْلُوا بَيْنِي وَبَيْنَ  
النَّاسِ، فَإِنْ أَظْهَرَ: فَإِنْ شَاؤُوا أَنْ يَدْخُلُوا  
فِي مَا دَخَلَ فِيهِ النَّاسُ فَعَلُوا، وَإِلَّا فَقَدْ بَجَّوْا،  
وَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ  
لَأُقَاتِلَنَّهُمْ عَلَى أَمْرِي هَذَا حَتَّى تَنْفِرَ  
سَالِفَتِي، وَلَيَنْفِذَنَّ اللَّهُ أَمْرَهُ، فَقَالَ بُدَيْلٌ:  
سَأُبَيِّغُهُمْ مَا تَقُولُ، قَالَ: فَأَنْطَلَقْ نَحْتِي أُنِّي  
قُرَيْشًا، قَالَ: إِنَّا قَدْ جِئْنَاكُمْ مِنْ هَذَا  
الرَّجُلِ، وَنَسْمَعُنَاهُ يَقُولُ قَوْلًا، فَإِنْ شِئْتُمْ أَنْ  
نَعْرِضَهُ عَلَيْكُمْ فَعَلْنَا، فَقَالَ سُفْهَاءُ هُمْ: لَا  
حَاجَةَ لَنَا أَنْ نُخْبِرَكَ عَنْهُ بِشَيْءٍ، وَقَالَ ذُو  
الرَّأْيِ مِنْهُمْ: هَاتِ مَا نَسْمَعُهُ يَقُولُ، قَالَ:  
نَسْمَعُهُ يَقُولُ كَذَا وَكَذَا، فَخَذَّاهُمْ بِمَا قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ، فَقَامَ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ فَقَالَ: أُنِّي  
قَوْمُ الْأَسْتُمِ بِالْوَالِدِ قَالُوا بَلَى، قَالَ أَوْلَسْتُ  
بِالْوَلَدِ؟ قَالُوا: بَلَى، قَالَ: فَهَلْ تَتَّبِعُونِي؟  
قَالُوا لَا، قَالَ الْأَسْتُمُ تَعْلَمُونَ أُنِّي  
اسْتَنْفَرْتُ أَهْلَ عُكَاظٍ، فَلَمَّا بَلَغُوا عَلَيَّ  
جِئْتُكُمْ بِأَهْلِي وَوَلَدِي وَمَنْ أَطَاعَنِي قَالُوا:  
بَلَى، قَالَ فَإِنَّ هَذَا قَدْ عَرَضَ لَكُمْ خُطَّةٌ  
رُشِدٍ، اقْبَلُوهَا وَدَعُونِي آتِيهِ، قَالُوا: آتِيهِ.  
فَأَنَّهُ فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
نَحْنُ مِنْ قَوْلِهِ لِبُدَيْلٍ فَقَالَ عُرْوَةُ عِنْدَ ذَلِكَ:  
أُنِّي مُحَمَّدٌ أَرَأَيْتَ إِنْ اسْتَأْصَلْتَ أَمْرَ قَوْمِكَ

ساتھ دودھ والی اونٹنیاں ہیں اور وہ لوگ آپ سے جنت کرنا اور  
بیت اللہ سے آپ کو روکنا چاہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کہ ہم کسی سے لڑنے کے لیے تو نہیں آئے بلکہ ہم تو عہدہ  
کرنے آئے ہیں کیا یہ حقیقت نہیں کہ قریش کو جنگ و جدال ہی  
نے کمزور کیا اور ناقابلِ حلفی نقصان پہنچایا ہے اگر وہ چاہیں تو  
میں ان سے ایک مدت طے کر لیتا ہوں اور وہ اس مدت میں  
میرے اور دوسرے لوگوں کے درمیان حائل نہ ہوں اگر میں  
غالب ہو جاؤں اور وہ چاہیں تو اس دین میں داخل ہو جائیں  
جس میں اور لوگ داخل ہو گئے ہیں ورنہ وہ مزید ڈلے رہیں اور  
اگر وہ اس بات سے انکار کریں تو قسم ہے اس ذات کی جس کے  
قبضے میں میری جان ہے میں اپنے اس امر کے بارے میں برابر  
ان سے لڑتا رہوں گا خواہ مجھے قتل ہی کیوں نہ کر دیا جائے یقیناً  
اللہ تعالیٰ اپنے امر کو باقی رکھے گا ہڈیل نے کہا جو کچھ آپ نے  
فرمایا ہے میں اسے عنقریب ان لوگوں تک پہنچا دوں گا پھر وہ چلا  
گیا اور قریش کے پاس پہنچ کر کہا کہ ہم اس شخص کے پاس سے  
تمہارے یہاں آئے ہیں اور اس سے کوئی بات سنی ہے اگر تم  
چاہو تو ہم اسے تمہارے سامنے بیان کر دیں ان میں سے کچھ  
ہے سبے وقوفوں نے کہا ہمیں ان کی کسی بات کو سننے کی ضرورت  
نہیں ہے لیکن معاملہ فہم لوگوں نے کہا جو ان کے منہ سے سنا ہے  
وہ بیان کر دو چنانچہ اس نے کہا انہوں نے ایسا وعدہ کیا کہ وہ سب  
کچھ بیان کر دیا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا (یہ  
سن کر) عروہ بن مسعود کھڑے ہوئے اور کہا اے لوگو کیا تم  
میرے لیے اولاد کی طرح نہیں ہو لوگوں نے کہا کیوں نہیں عروہ  
نے پھر پوچھا کیا میں تمہارے لیے باپ کی طرح نہیں ہوں

هَلْ سَمِعْتَ بِأَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ اجْتَنَحَ أَهْلَهُ  
قَبْلَكَ. وَإِنْ تَكُنِ الْآخَرَى، فَإِنِّي وَاللَّهِ لَأَرَى  
وُجُوهًا وَإِنِّي لَأَرَى أَوْشَابًا مِنَ النَّاسِ خَلِيقًا  
أَنْ يَفِرُّوا وَيَدْعُوكَ. فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ:  
أَمْضُضْ بَطْرَ اللَّاتِ، أَمْحُضْ نَفِرٌ عَنْهُ وَنَدْعُهُ  
فَقَالَ: مَنْ ذَا، قَالُوا: أَبُو بَكْرٍ. قَالَ: أَمَّا  
وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْلَا يَدٌ كَانَتْ لَكَ عِنْدِي  
لَمْ أَجْزِكَ بِهَا لِأَجْبُثُكَ. قَالَ وَجَعَلَ يُكَلِّمُ  
النَّبِيَّ ﷺ فَكُلَّمَا تَكَلَّمَ أَخَذَ بِلِحْيَتِهِ،  
وَالْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِ النَّبِيِّ ﷺ  
وَمَعَهُ السَّيْفُ وَعَلَيْهِ الْيَغْفَرُ، فَكُلَّمَا أَهْوَى  
عُرْوَةَ بِيَدِهِ إِلَى لِحْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ ضَرَبَ يَدَهُ  
بِنَعْلِ السَّيْفِ، وَقَالَ لَهُ: أَخْزِي يَدَكَ عَنْ لِحْيَةِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَرَفَعَ عُرْوَةَ رَأْسَهُ فَقَالَ: مَنْ  
هَذَا قَالُوا: الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ. فَقَالَ: أَمَى  
عُنْدُكَ، أَلَسْتُ أَسْعَى فِي عُنْدِكَ، وَكَانَ الْمُغِيرَةُ  
صَحِيبَ قَوْمًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَقَتَلَهُمْ، وَأَخَذَ  
أَمْوَالَهُمْ، ثُمَّ جَاءَ فَأَسْلَمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
(أَمَّا الْإِسْلَامُ فَأَقْبَلُ، وَأَمَّا الْمَالُ فَلَسْتُ  
مِنْهُ فِي شَيْءٍ). ثُمَّ إِنَّ عُرْوَةَ جَعَلَ يَرْمِي  
أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَيْنَيْهِ. قَالَ فَوَاللَّهِ مَا  
تَنَحَّمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نُحَامَةً إِلَّا وَقَعَتْ فِي  
كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ فَتَلَّكَ بِهَا وَجْهَهُ وَجِلْدَهُ،  
وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَرُوا أَمْرَهُ، وَإِذَا تَوَضَّأُوا

جواب ملا کیوں نہیں کہا کیا تمہیں مجھ پر کسی قسم کی بدظنی ہے  
لوگوں نے نفی میں جواب دیا کہا کیا تم یہ نہیں جانتے کہ جب میر  
نے اہل عکاز کو تمہاری مدد کے لیے بلایا اور انہوں نے میری  
بات نہ مانی تو میں اپنے فرمانبردار اہل وعیاں کو لے کر تمہارے  
پاس آ گیا تھا لوگوں نے جواب دیا ہاں ٹھیک ہے عروہ نے کہا  
اس شخص یعنی بدیل نے تمہاری خیر خواہی کی بات کی ہے۔ اس کو  
قبول کر لو اور مجھے اجازت دو کہ اس کے پاس جاؤں سب نے  
کہا ٹھیک ہے تم اس کے پاس جاؤ چنانچہ وہ بارگاہ اقدس میں  
حاضر ہو کر نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ سے گفتگو کرنے لگے نبی  
کریم رؤف ورحیم ﷺ نے وہی ارشاد دہرا دیا جو بدیل سے  
فرمایا تھا پس عروہ نے کہا اے محمد (ﷺ) اگر بالفرض آپ اپنی  
قوم کی جڑیں کاٹ بھی دیں تو کیا آپ نے اپنی ذات سے پہلے  
کسی عربی کے متعلق یہ سنا ہے کہ اس نے اپنی قوم کا استیصال کیا  
ہو اور اگر دوسری بات ہوئی یعنی آپ ہی مغلوب ہو گئے تو بخدا  
میں آپ کے ساتھیوں کے منہ دیکھتا ہوں کہ یہ مختلف لوگ جنہیں  
بھاگنے کی عادت ہے تمہیں چھوڑ دیں گے اس پر حضرت ابو بکر  
صدیق رضی اللہ عنہ نے سخت الفاظ میں اسے روکتے ہوئے فرمایا کیا ہم  
ان کے پاس سے بھاگ جائیں گے اور انہیں تنہا چھوڑ دیں گے پس  
اس انہوں نے (عروہ نے) پوچھا یہ کون ہیں لوگوں نے جواب  
دیا یہ حضرت ابو بکر ہیں عروہ نے کہا اگر تمہارے مجھ پر احسان نہ  
ہوتا جس کا اب تک میں بدلہ نہیں چکا سکا ہوں تو میں ضرور تمہیں  
جواب دیتا راوی نے فرمایا کہ پھر عروہ نبی کریم رؤف ورحیم ﷺ  
سے باتیں کرنے لگے لیکن جب وہ کوئی بات کرتے تو آپ سجدہ  
کی ریش مبارک کو چھوتے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ اس وقت

يَقْتَتِبُونَ عَلَى وَضُوئِهِ. وَإِذَا تَكَلَّمَ خَفَضُوا  
أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحَدِّثُونَ إِلَيْهِ النَّظَرَ  
تَعْظِيمًا لَهُ فَرَجَعَ عُرْوَةً إِلَى أَصْحَابِهِ. فَقَالَ: أُمِّي  
قَوْمٍ وَاللَّهِ لَقَدْ وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوكِ وَوَفَدْتُ  
عَنِّي قَيْصَرَ وَكِسْرَى وَالتَّجَاشِيَّ وَاللَّهُ إِنْ  
رَأَيْتُ مَلِكًا قَطُّ يُعْظِمُهُ أَصْحَابُهُ مَا يُعْظِمُ  
أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مُحَمَّدًا، وَاللَّهُ إِنْ تَنَحَّيْنَا خَامَةً  
إِلَّا وَقَعَتْ فِي كَفِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَذَلِكَ بِهَا  
وَجْهَةٌ وَجِلْدَةٌ. وَإِذَا أَمَرَهُمْ ابْتَدَدُوا أَمْرَهُ  
وَإِذَا تَوَضَّأُوا يَهْتَتِبُونَ عَلَى وَضُوئِهِ. وَإِذَا  
تَكَلَّمَ خَفَضُوا أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَهُ، وَمَا يُحَدِّثُونَ  
إِلَيْهِ النَّظَرَ تَعْظِيمًا لَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ عَرَضَ  
عَلَيْكُمْ خُطَّةَ رُشْدٍ، فَاقْبَلُوهَا. فَقَالَ رَجُلٌ  
مِنْ بَنِي كِنَانَةَ دَعُونِي آتِيهِ. فَقَالُوا اإِيَّتِهِ. فَلَمَّا  
أَشْرَفَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ، قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ (هَذَا فُلَانٌ، وَهُوَ مِنْ قَوْمٍ يُعْظَمُونَ  
لِبَدَنٍ فَأَبْعَثُوهُ أَلَهُ). فَبِعِثْتُ لَهُ وَاسْتَقْبَلَهُ  
النَّاسُ يُلْبِسُونَ، فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ قَالَ سُبْحَانَ  
اللَّهِ مَا يَنْبَغِي لِهَؤُلَاءِ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ،  
فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ قَالَ: رَأَيْتُ الْبَدَنَ قَدْ  
قُبِّدَتْ وَأَشْعِرَتْ، فَمَا أَرَى أَنْ يُصَدُّوا عَنِ  
الْبَيْتِ. فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، يُقَالُ لَهُ مِكْرَزُ  
بْنِ حَفْصٍ فَقَالَ: دَعُونِي آتِيهِ. فَقَالُوا اإِيَّتِهِ  
فَلَمَّا أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَذَا

نبی کریم ﷺ رؤف رحیم ﷺ کے قریب ہی کھڑے تھے۔۔۔۔۔  
ہاتھ میں لٹوار اور سر پر خود تھا پس جب عروہ نے ہٹا ہاتھ نبی کریم  
ﷺ رؤف رحیم ﷺ کی ریش مبارک کو گایا تو حضرت مغیرہ بن  
نضیر نے اپنی لٹوار کا نچلا حصہ پکڑ کر فرمایا عروہ اپنا ہاتھ رسول اللہ ﷺ  
کے ریش مبارک سے دور رکھو عروہ نے نگاہیں اٹھ کر دیکھ پوچھ  
یہ کون ہیں لوگوں نے جواب دیا کہ یہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ  
چنانچہ عروہ نے کہا اے غدار کیا میں نے تمہیں تمہاری غدار  
کے انتقام سے نہیں بچایا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے زمانہ جاہلیت  
میں بعض کافروں سے دوستانہ مراسم پیدا کیے پھر انہیں قتل کر کے  
ان کا مال لوٹ لیا پھر بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہو کر اسلام  
قبول کر لیا نبی کریم ﷺ رؤف رحیم ﷺ نے فرمایا تمہارا سدا قبول  
ہے لیکن تمہارے اس مال سے کوئی غرض نہیں۔ اب عروہ بغور  
اصحاب رسول اللہ ﷺ کو دیکھنے لگے راوی فرماتے ہیں وہ  
دیکھتے رہے کہ جب آپ ﷺ تھوکتے تو وہ کسی نہ کسی صحابی کے  
ہاتھ میں آتا جسے وہ اپنے چادر اور چہرے پر مل دیتے جب آپ  
ﷺ کسی بات کا حکم فرماتے تو اس کی فوراً تعمیل کی جاتی جب  
آپ ﷺ وضو فرماتے تو آپ کے اصحاب اس پانی کو حاصل  
کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے اور ایک دوسرے پر سبقت لے  
جانے کی کوشش کرتے تھے ہر ایک کی یہ کوشش ہوتی تھی یہ پانی  
حاصل کر لوں۔ جب لوگ آپ ﷺ کی بارگاہ میں گفتگو کرتے  
تو اپنی آواز کو پست رکھتے اور تعظیم کے سبب آپ ﷺ کی  
طرف نظر جما کر نہیں دیکھتے تھے اس کے بعد عروہ نے  
ساتھیوں کے پاس لوٹ گیا اور کہنے لگا اے لوگو انہوں نے  
تمہیں ایک عمدہ پیش کش کی ہے تم اسے قبول کر لو پھر بنی کنانہ



مَكْرَزٌ وَهُوَ رَجُلٌ فَاجِرٌ. فَجَعَلَ يُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ، فَبَيْنَمَا هُوَ يُكَلِّمُهُ إِذْ جَاءَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (لَقَدْ سَهِّلَ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ). فَقَالَ هَاتِ اكِتُبْ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابًا. فَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ الْكَاتِبَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ). قَالَ سُهَيْلٌ أَمَّا الرَّحْمَنُ فَوَاللَّهِ مَا أَدْرِي مَا هُوَ وَلَكِنْ اكِتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ. كَمَا كُنْتَ تَكْتُبُ. فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ وَاللَّهُ لَا نَكْتُبُهَا إِلَّا بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اكِتُبْ بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ). ثُمَّ قَالَ (هَذَا مَا قَاضَى عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ). فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهُ لَوْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ مَا صَدَدْنَاكَ عَنِ الْبَيْتِ وَلَا قَاتَلْنَاكَ. وَلَكِنْ اكِتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَاللَّهُ إِنِّي لَرَسُولُ اللَّهِ وَإِنْ كَذَّبْتُمُونِي. اكِتُبْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ). فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ (عَلَى أَنْ تُخْلُوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْبَيْتِ فَتَنْطُوفَ بِهِ). فَقَالَ سُهَيْلٌ وَاللَّهُ لَا تَتَحَدَّثُ الْعَرَبُ أَكَّا أَخِذْنَا ضُغْطَةً. وَلَكِنْ ذَلِكَ مِنَ الْعَامِ الْمُقْبِلِ فَكُتِبَ. فَقَالَ سُهَيْلٌ وَعَلَى أَنَّهُ لَا يَأْتِيكَ مِنَّا رَجُلٌ. وَإِنْ كَانَ عَلَى دِينِكَ، إِلَّا رَدَدْتَهُ إِلَيْنَا. قَالَ الْمُسْلِمُونَ سُبْحَانَ اللَّهِ كَيْفَ يُرَدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ جَاءَ مُسْلِمًا فَبَيْنَمَا هُمُ

کے ایک آدمی نے کہا اب مجھے ان کے پاس جانے کی اجازت دو لوگوں نے کہا اچھا اب تم ان کے پاس جاؤ جب وہ نبی کریم ﷺ روف و رحیم ﷺ اور آپ اصحاب کے پاس پہنچا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ فلاں شخص ہے اور اس قوم سے ہے جو قربانی کے اونٹوں کی تعظیم کرتے ہیں لہذا قربانی کے جانور اس کے سامنے گزارو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور صبیحہ کرام جی نے لبیک کہتے ہوئے اس کا خیر مقدم کیا جب اس نے سنا تو کہا سبحان اللہ! ان لوگوں کو بیت الحرام سے روکنا مناسب نہیں ہے چنانچہ وہ بھی اپنی قوم کے پاس واپس ہوا تو کہنے لگا میں نے قربانی کے جانوروں کو دیکھا کہ ان کے گلے میں ہار پڑے اور کوہان زخمی ہیں میں تو ایسے لوگوں کو بیت اللہ سے روکنا مناسب نہیں جانتا۔ پھر ان میں سے ایک اور شخص جس کا نام کرز تھا کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا مجھے اجازت دو کہ میں بھی ان کے پاس جاؤ لوگوں نے کہا اچھا تم بھی جاؤ جب وہ مسلمانوں کے پاس آیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ کرز ہے اور بدکار آدمی ہے پھر وہ نبی کریم روف و رحیم ﷺ سے گفتگو کرنے لگا اسی دوران سہیل بن عمرو آگیا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا (مسلمانوں سے) اب تمہارا کام آسان ہو گیا پھر اس نے کہا کہ ہمارے اور اپنے درمیان ایک معاہدہ لکھ لو چنانچہ نبی کریم روف و رحیم ﷺ نے کاتب کو طلب فرمایا اور اس سے فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم اس پر سہیل نے کہا بخدا ہم نہیں جانتے کہ رحمن کون ہے؟ آپ اسی طرح لکھوائیں (سامت اللہم) جیسا کہ آپ پہلے لکھا کرتے تھے مسلمانوں نے کہا ہم تو وہی لکھیں گے مگر آپ ﷺ نے فرمایا نہیں وہی لکھو اور آپ ﷺ نے لکھو یا یہ وہ فیصلہ جو محمد رسول اللہ

كَذَلِكَ إِذْ دَخَلَ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهْلٍ بَنُ  
عَمْرِو تَزَسُّفٍ فِي قُبُورِهِ، وَقَدْ خَرَجَ مِنْ أَسْفَلِ  
مَكَّةَ، حَتَّى رَمَى بِنَفْسِهِ بَيْنَ أَظْهُرِ الْمُسْلِمِينَ.  
فَقَالَ سَهْلٌ: هَذَا يَا مُحَمَّدُ أَوَّلُ مَا أَقَاضِيكَ  
عَلَيْهِ أَنْ تَرُدَّهُ إِلَيَّ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّا لَمْ  
نَقْضِ الْكِتَابَ بَعْدُ). قَالَ: فَوَاللَّهِ إِذَا لَمْ  
أَصْلِحْكَ عَلَى شَيْءٍ أَبَدًا. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
(فَأَجِزْهُ لِي). قَالَ مَا أَنَا بِمُجِيزٍ لَكَ. قَالَ:  
(بَلَى، فَاَفْعَلْ). قَالَ مَا أَنَا بِفَاعِلٍ. قَالَ مَكْرُزُ  
بَلْ قَدْ أَجَزْتُكَ لَكَ. قَالَ أَبُو جَنْدَلٍ: أَمِنِي  
مَعْتَرِ الْمُسْلِمِينَ، أَرُدُّ إِلَى الْمُشْرِكِينَ وَقَدْ  
جِئْتُ مُسْلِمًا إِلَّا تَرَوْنَ مَا قَدْ لَقِيتُ وَكَانَ قَدْ  
عُذِبَ عَذَابًا شَدِيدًا فِي اللَّهِ. فَقَالَ عَمْرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ فَأَتَيْتُ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ أَلَسْتُ  
نَبِيَّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ (بَلَى). قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ  
وَعَدُوًّا عَلَى الْبَاطِلِ قَالَ (بَلَى). قُلْتُ فَلِمَ  
لُعِنَ الدِّينِيَّةُ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ: (إِنِّي رَسُولُ  
اللَّهِ، وَلَسْتُ أَغْصِيهِ وَهُوَ تَاصِرِي). قُلْتُ  
أَوَلَيْسَ كُنْتُ مُخَدِّثُنَا أَنَا سَنَأِي الْبَيْتِ  
فَنُظَوِّفُ بِهِ قَالَ (بَلَى، فَأَخْبَرْتُكَ أَنَا نَأِيهِ  
أَنْعَامَ). قَالَ قُلْتُ لَا. قَالَ (فَإِنَّكَ آتِيهِ  
وَمُظَوِّفُ بِهِ). قَالَ فَأَتَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ يَا  
أَبَا بَكْرُ أَلَيْسَ هَذَا نَبِيُّ اللَّهِ حَقًّا قَالَ بَلَى.  
قُلْتُ أَلَسْنَا عَلَى الْحَقِّ وَعَدُوًّا عَلَى الْبَاطِلِ

نے کیا۔ سہیل نے کہا بخدا اگر آپ کو اللہ کا رسول جانتے تو بیت  
الحرام سے کیوں روکتے اور آپ سے قتل کیوں کرتے پس اس  
جگہ محمد بن عبد اللہ لکھوائیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم  
میں صرف اللہ رسول ہوں اگرچہ تم مجھے جھٹلاتے ہو بہر حال محمد  
بن عبد اللہ ہی لکھو لیکن یہ اس لیے کہ تم ہمارے اور بیت الحرام  
کے درمیان راستہ صاف کر دو کہ ہم اس کا طواف کریں تو سہیل  
نے کہا بخدا ہم اہل عرب کو یہ کہنے کا ہرگز موقعہ نہیں دیں گے ہم وہاں  
میں آگئے ہیں البتہ اگلے سال پر رکھوں۔ پس یہی لکھ لیا گیا پھر  
سہیل نے کہا کہ جو آدمی بھی ہم میں سے تمہارے پاس آئیگا خواہ  
اس نے تمہارا دین قبول کر لیا ہو لیکن وہ تمہیں ہمیں واپس کرنا ہو  
گا اس پر مسلمان بول اٹھے سبحان اللہ بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے جو  
مسلمان ہو کر آئے اسے مشرکوں کو واپس کر دیا جائے، اسی  
دوران ابو جندل بن سہیل بن عمرو قید سے بھاگ کر بیڑیوں سے  
مکہ کی نشیبی جانب سے آ کر مسلمانوں کے درمیان آ پہنچے۔ سہیل  
نے کہا اے محمد ﷺ سب سے پہلی بات جس پر ہم صالح کرتے  
ہیں کہ اس کو مجھے لوٹا دو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابھی  
تو صلح نامہ مکمل نہیں ہوا تو سہیل نے کہا تو ہم کسی بھی بات پر آپ  
سے ہرگز صلح نہیں کرتے آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اس ایک کی  
مجھے اجازت دو اس نے کہا میں آپ کو اس کی اجازت نہیں دیتا  
چنانچہ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا تم مجھے اس کی اجازت دے دو  
اس نے کہا میں نہیں دوں گا۔ مکرز بولا اچھا یہ آپ کی خاطر، اجازت  
دیتے ہیں آخر کار ابو جندل بول اٹھا اے مسلمانو کیا میں شرکین  
کی طرف واپس کر دیا جاؤں گا حالانکہ میں مسلمان ہو کر آیا ہوں  
اور مجھ پر کیا کیا نہ گزرا ہے اور راہ اسلام میں کتنا مصائب و آفات



قَالَ بَلَى. قُلْتُ فَلِمَ نُعْطِيَ الدِّينِيَّةَ فِي دِينِنَا إِذَا قَالَ أَيُّهَا الرَّجُلُ، إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَلَيْسَ يَعْصِي رَبَّهُ وَهُوَ تَاصِرُهُ، فَاسْتَنْسِكَ بِغَرْزِهِ، فَوَاللَّهِ إِنَّهُ عَلَى الْحَقِّ. قُلْتُ أَلَيْسَ كَانَ يُحَدِّثُنَا أَنَّا سَنَأْتِي الْبَيْتَ وَنَطُوفُ بِهِ قَالَ بَلَى. أَفَأُخْبِرُكَ أَنَّكَ تَأْتِيهِ الْعَامَ قُلْتُ لَا. قَالَ فَإِنَّكَ آتِيهِ وَمُطَوِّفٌ بِهِ. قَالَ الزُّهْرِيُّ قَالَ، عُمَرُ فَعَبِلْتُ لِنَذِكَ أَعْمَالًا. قَالَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ قَضِيَّةِ الْكِتَابِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ (قَوْمُوا فَانْحَرُوا، ثُمَّ اخْلِقُوا). قَالَ فَوَاللَّهِ مَا قَامَ مِنْهُمْ رَجُلٌ حَتَّى قَالَ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَلَمَّا لَمْ يَقُمْ مِنْهُمْ أَحَدٌ دَخَلَ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ، فَذَكَرَ لَهَا مَا لَقِيَ مِنَ النَّاسِ. فَقَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَتُحِبُّ ذَلِكَ اخْرُجْ ثُمَّ لَا تُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ كَلِمَةً حَتَّى تَنْحَرَ بُدْنَكَ، وَتَدْعُو خَالِقَكَ فَيَخْلُقَكَ. فَخَرَجَ فَلَمْ يُكَلِّمُ أَحَدًا مِنْهُمْ، حَتَّى فَعَلَ ذَلِكَ. ثُمَّ بُدِنَهُ، وَدَعَا خَالِقَهُ فَخَلَقَهُ. فَلَمَّا رَأَوْا ذَلِكَ، قَامُوا فَانْحَرُوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَخْلُقُ بَعْضًا، حَتَّى كَادَ بَعْضُهُمْ يَقْتُلُ بَعْضًا غَمًّا، ثُمَّ جَاءَهُ نِسْوَةٌ مُؤْمِنَاتٌ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا جَاءَكُمُ الْمُؤْمِنَاتُ مُهَاجِرَاتٍ فَامْتَحِنُوهُنَّ) حَتَّى بَلَغَ (بِعِصْمِ الْكَوَافِرِ) فَطَلَّقَ عُمَرُ يَوْمَئِذٍ أَمْرَ أَتْلَنَ كَانَتَا

کا شکار ہوا ہوں پس حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ برحق نبی نہیں ہیں فرمایا کیوں نہیں پھر عرض گزار ہوئے کیا ہم حق پر اور دشمن باطل پر نہیں ہیں فرمایا کیوں نہیں تو عرض گزار ہوئے پھر ہمیں اپنے دینی معاملات میں کسی کے دباؤ میں آنے کی کیا ضرورت ہے ارشاد فرمایا میں اللہ کا رسول ہوں اور اس کے حکم سے سرتابی نہیں کرتا اور وہ میرا مددگار ہے تو عرض گزار ہوئے کہ کیا آپ نے ہم سے یہ نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت اللہ شریف جائینگے اور اس کا طواف کریں گے ارشاد فرمایا ہاں کیوں نہیں لیکن کیا میں نے یہ بھی کہا تھا کہ اسی سال جائینگے انہوں نے عرض کیا نہیں یہ تو نہیں فرمایا تھا ارشاد فرمایا پھر تم خانہ کعبہ جاؤ گے اور اس کا طواف کرو گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ پھر میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما کے پاس گیا اور ان سے کہا اے ابو بکر کیا یہ اللہ کے سچے نبی نہیں ہیں؟ انہوں نے کہا کیوں نہیں میں نے کہا کیا ہم حق پر اور ہمارا دشمن باطل پر نہیں تو انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی ہے میں نے کہا تو پھر ہم دین کے معاملے میں دباؤ کیوں برداشت کریں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما نے فرمایا بھئی آدمی وہ اللہ کے رسول ہیں اس کی نافرمانی نہیں کرتے لہذا وہ جو حکم دیں اس کی تعمیل کرو اور ان کی اطاعت کو مضبوطی سے پکڑ لو کیونکہ خدا کی قسم وہ حق پر ہیں میں نے کہا کیا انہوں نے ہم سے نہیں فرمایا تھا کہ ہم عنقریب بیت الحرام جائینگے، اور اس کا طواف کریں گے فرمایا کیوں نہیں مگر یہ تو نہیں فرمایا تھا کہ اسی سال جائینگے میں نے کہا ہاں یہ تو نہیں فرمایا تھا تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہما نے فرمایا یقیناً تم ضرور جاؤ گے اور طواف کرو گے۔ حضرت

لَهُ فِي الشِّرْكِ، فَتَزَوَّجَ إِحْدَاهُمَا مُعَاوِيَةَ بْنَ أَبِي سُفْيَانَ، وَالْأُخْرَى صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ، ثُمَّ رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَجَاءَهُ أَبُو بَصِيرٍ - رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ - وَهُوَ مُسْلِمٌ فَأَرْسَلُوا فِي ظَلَمِهِ رَجُلَيْنِ، فَقَالُوا الْعَهْدَ الَّذِي جَعَلْتَ لَنَا، فَدَفَعَهُ إِلَى الرَّجُلَيْنِ، فَخَرَجَا بِهِ حَتَّى بَلَغَا ذَا الْحُلَيْفَةِ، فَزَلُّوا يَأْكُلُونَ مِنْ ثَمَرِهِمْ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ لِأَحَدِ الرَّجُلَيْنِ وَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَى سَيْفَكَ هَذَا يَا فُلَانُ جَيِّدًا، فَاسْتَلَّهُ الْآخَرُ فَقَالَ أَجَلٌ، وَاللَّهِ إِنَّهُ لَجَيِّدٌ، لَقَدْ جَرَّبْتُ بِهِ ثُمَّ جَرَّبْتُ، فَقَالَ أَبُو بَصِيرٍ أَرِنِي أَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَأَمَّكَتُهُ مِنْهُ، فَضْرَبَهُ حَتَّى بَرَدَ، وَفَرَ الْآخَرُ، حَتَّى أَتَى الْمَدِينَةَ، فَدَخَلَ الْمَسْجِدَ يَغْدُو، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُ (لَقَدْ رَأَى هَذَا دُعْرًا)، فَلَمَّا انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قُتِلَ وَاللَّهِ صَاحِبِي وَإِنِّي لَمَقْتُولٌ، فَجَاءَ أَبُو بَصِيرٍ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، قَدْ وَاللَّهِ أَوْفَى اللَّهُ ذِمَّتَكَ، قَدْ رَدَدْتَنِي إِلَيْهِمْ ثُمَّ أَنْجَانِي اللَّهُ مِنْهُمْ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرٌ حَرْبٌ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ)، فَلَمَّا سَمِعَ ذَلِكَ عَرَفَ أَنَّهُ سَيَرُدُّهُ إِلَيْهِمْ، فَخَرَجَ حَتَّى أَتَى سَيْفَ الْبَحْرِ، قَالَ وَيَنْفَيْتُ مِنْهُمْ أَبُو جَنْدَلٍ بْنُ سَهْلٍ، فَلَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، فَجَعَلَ لَا يَخْرُجُ مِنْ قُرَيْشٍ رَجُلٌ قَدْ أَسْلَمَ إِلَّا لَحِقَ بِأَبِي بَصِيرٍ، حَتَّى اجْتَمَعَتْ

عمر بنی شہداء فرماتے ہیں کہ میں نے اس جرح کے کفارے کے لیے بہت کچھ کیا۔ راوی کہتے ہیں کہ جب صلح نامہ لکھا چکا تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم سے فرمایا کہ اٹھو اور قربانی کر کے اپنے سرمنڈاؤ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر حیرت درج کے سبب کوئی نہ اٹھ سکا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ، رشاد فرمایا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور سارا ماجرا بیان فرمایا حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ اگر آپ پسند کریں تو ایسا کریں کہ باہر تشریف لے جائیں اور کسی سے کچھ نہ کہیں یہاں تک کہ قربانی کے جانور کو ذبح کریں اور حجام کو بلا کر اپنا سر منڈوا لیں پس آپ ﷺ باہر تشریف ماے اور کسی سے کچھ نہ کہا حتیٰ کہ اپنے جانور کی قربانی فرمائی اور حجامت والے کو بلا کر سر منڈا لیا جب مسلمانوں نے یہ دیکھا تو وہ بھی اٹھے اور انہوں نے قربانی کے جانور ذبح کیے اور ایک دوسرے کا سر مونڈنے لگے اور ہجوم کے سبب جھگڑے کا خدشہ ہوا پھر چند مسلمان خواتین حاضر خدمت ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی ”اے مسلمانوں جب تمہارے پاس ایمان لانے والیاں حاضر ہوں تو ان کا امتحان لے لیا کرو تا کہ غلط فہمی میں کہیں کافرہ عورتوں کو اپنے نکاح میں نہ رکھ بیٹھو“ پس اسی روز حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دو عورتوں کو طلاق دے دی جو شرک میں مبتلا تھیں۔ ان میں سے ایک کے ساتھ معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ اور دوسری سے صفوان بن امیہ نے نکاح کر لیا پھر نبی کریم ﷺ روف در حیم رضی اللہ عنہم واپس تشریف لائے تو ابو بصیر نامی شخص بارگاہ رسالت میں مسلمان ہو کر حاضر ہوئے جو قریشی تھے اور غار مدینہ نے دو آدمی ان کے تعاقب میں روانہ کیے تھے اور ساتھ ہی

مِنْهُمْ عَصَابَةٌ. فَأَوَّلَهُ مَا يَسْمَعُونَ بِعِيرٍ  
خَرَجَتْ لِقُرَيْشٍ إِلَى الشَّامِ إِلَّا اعْتَزُّوا آلَهَا.  
فَقَتَلُوهُمْ. وَأَخَذُوا أَمْوَالَهُمْ. فَأَرْسَلَتْ  
قُرَيْشٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ تَنَاشِدُهُ بِاللَّهِ وَالرَّحِمِ لَهَا  
أَرْسَلَ: فَمَنْ أَتَاكَ فَهُوَ آمِنٌ. فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ  
إِلَيْهِمْ. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: (وَهُوَ الَّذِي كَفَّ  
أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ  
مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ) حَتَّى بَلَغَ  
(الْحَبِيَّةَ حَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ) وَكَانَتْ حَبِيَّتُهُمْ  
أَتَهُمْ لَمْ يُقَرُّوا أَنَّهُ نَبِيُّ اللَّهِ. وَلَمْ يُقَرُّوا  
بِإِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ. وَحَالُوا بَيْنَهُمْ  
وَبَيْنَ الْبَيْتِ.

پیغام بھیجا کہ معاہدے کی رو سے اسے ان دو آدمیوں سے رہائی  
واپس بھیج دیں۔ لہذا آپ ﷺ نے انہیں ان دونوں کے  
حوالے کر دیا اور وہ دونوں اسے نے کر زاد الخلیفہ پہنچے اور وہیں  
اتر کر کھجوریں کھانے لگے تو اب بصیر بن جندل نے ایک سے ہم خدا  
کی قسم میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری یہ تلوار بہت بہترین ہے تو اس  
نے نیام سے نکالتے ہوئے کہا ہاں واقعی بہت عمدہ ہے میں نے  
اسے بارہا آزمایا ہے پس ابو بصیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ذرا دکھاؤ تو میں  
بھی دیکھو پس اس نے تلوار دے دی تو انہوں نے اسی تلوار سے  
ایک ہی وار میں اسے موت کے گھاٹ اتار دیا اور دوسرا فرار ہو  
گیا یہاں تک کہ مدینہ پہنچ کر مسجد نبوی میں داخل ہو گیا۔ آپ  
ﷺ نے اسے دیکھا تو فرمایا یا خوفزدہ معلوم ہوتا ہے وہ آپ  
ﷺ کے قریب آیا اور کہنے لگا کہ میرا سنا تھا تو قتل کر دیا گیا اور  
میں بھی مارا جا چکا ہوتا اتنے میں ابو بصیر رضی اللہ عنہ بھی آپہنچے اور عرض  
گزار ہوئے یا نبی اللہ ﷺ اللہ کی قسم آپ نے اپنا معاہدہ پورا  
کیا اور مجھے انکی جانب واپس کر دیا لیکن اللہ نے مجھے ن سے  
بچا لیا تو نبی کریم ﷺ ورحیم اللہ نے فرمایا تمہاری اس پر  
افسوس مگر اس کے ساتھ کوئی اور بھی ہوتا تو اس حرکت سے جنگ  
کی آگ بھڑک اٹھتی۔ جب انہوں نے یہ سنا تو سمجھ گئے کہ آپ  
ﷺ پھر کفار کے حوالے فرما دیجے چنانچہ سیدھے نکل کر اریہ کے  
کنارے پہنچے دوسری طرف سے ابو جندل بھی آئے اسے  
فرار ہو کر یہاں آئے اس طرح جو شخص بھی مسلمان ہو کر قریش کا  
آتا وہ ابو بصیر رضی اللہ عنہ سے آتا یہاں تک کہ ایک جماعت بن گئی  
پس خدا کی قسم قریش کے جس قافلے کے بارے میں سنتے کہ  
شام کی طرف جانے والا ہے تو اس کی گھات میں بیٹھ جاتے اور

کفار کو قتل کر کے ان کا مال و اسباب لے لیتے ہیں قریش نے نبی کریم روف و رحیم ﷺ کے پاس ایک نماجد جیسا کہ آپ و اللہ اور قرابت داری کا وسطہ ابو بصیر کو کہلا دیں کہ وہ ایذا دہانی سے رک جائیں اور اب جو شخص مسلمان ہو کر آپ کے پاس آئے گا اس کو ہماری طرف سے امن ہے چنانچہ نبی کریم روف و رحیم ﷺ نے ابو بصیر کی طرف پیغام روانہ فرمایا تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ **وہی ذات ہے جس نے ان کے ہاتھ تم سے اور تمہارے ہاتھ ان سے مکہ کی سرزمین میں روک دیئے یہاں تک کہ ان کا تعصب مرا سر جا بلا نہ تعصب ہو کر رہ گیا اور یہ جا بلا نہ تعصب ہی تو تھا کہ انہوں نے آپ ﷺ کے نبی اللہ ہونے اور بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھنے کی مخالفت کی اور مسلمانوں اور بیت اللہ کے درمیان حائل ہوئے۔**

فائدہ: مذکورہ ہال حدیث مبارکہ سرکار عالی وقار ﷺ بے مثال فضائل و خصائص پر مشتمل ہے جیسا کہ حدیث مبارکہ شروع میں مذکور ہوا کہ حدیبیہ کے مقام پر ایک گڑھے میں تھوڑا سا پانی تھا جو کہ ختم ہو گیا اور اب پانی کی اشد ضرورت نے لشکر کو بے قرار کر دیا تو ایسے میں سرکار مختار کل ﷺ نے اپنے تصرف کی اختیار ایک جھلک فرمائی اور اپنا تیر مبارک گڑھے میں ڈلوادیا جس کے ڈالتے ہی پانی کا چشمہ پھوٹ پڑا اور پورا لشکر سیراب ہو گیا یہ آپ ﷺ کا تصرف و اختیار ہی تو ہے بے شک آپ ﷺ غمزدوں کے حاجت روا ہیں تو جو آپ ﷺ کو حاجت روانہ مانے وہ کس قدر بد نصیب و محروم ہے۔ آج سے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مان گیا۔

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ صحابہؓ اپنے آپ کو پیغمبر سے ایسا عشق فرماتے تھے کہ آپؐ سونے کا حب تھوکتے تو آپؐ کا یہ تھوک ان کے نزدیک اتنا معتبر و معظم تھا کہ وہ اس تھوک مبارک کو اپنے چہرے اور بدن پر مل لیا کرتے تھے جب آپؐ وضو فرماتے تو صبیحہ کرام کی یہ کوشش ہوتی کہ وضو کے اس مشعل پانی کو حاصل کرنے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھیں اور کسی بھی طرح یہ پانی حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں خواہ ایک بوند ہی سہی اور جس کو پانی نہ ملتا وہ اس کیچڑ کو پانے کے لیے ہی ٹوٹ پڑتا جس پر آپؐ کے وضو کا پانی گر اہوتا اور اسے اپنے چہرے اور بدن پر مل لیتا۔ پھر تعلیم و ادب یہ کہ کوئی نگاہ بھر کہ آپؐ کی طرف نہ دیکھتے۔ یہ سب کیا ہے؟ کیا قرآن نے اس کا حکم دیا یا خود رسول اللہ ﷺ نے اس کا حکم فرمایا نہیں بلکہ یہ ان کا اپنا

انداز محبت و تعظیم تھا جس پر نہ قرآن نے انہیں روکا نہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں منع فرمایا تو اب جو رسوں اللہ ﷻ سے والہانہ مشق پر مشرک کے فتوے لگائے اور عاشقان رسول کو بدعتی کہے اس کے اپنے ایمان میں کمی ہے۔

محمد سے محبت دین حق کی شرط اول ہے  
اسی میں ہے اگر خاص تو سب کچھ نامکمل ہے

جائز شرائط یاد کرنا

اور اقرار استثناء

5- بَابُ مَا يَجُوزُ مِنَ الْإِشْرَاطِ

وَالْثَّنْيَا فِي الْإِقْرَارِ

1189 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ لِلَّهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ

اسْمًا، مِائَةٌ إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ

الْجَنَّةَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسوں اللہ ﷻ

نے ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں یعنی

ایک کم سو جس نے انہیں یاد کر لیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔“



بسم الله الرحمن الرحيم  
52- کتاب الوصایا  
وصیتوں کا بیان

وصیت کے بارے میں

1- باب الوصایا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کسی مسلمان کو یہ حق نہیں کہ اس کے پاس قابل وصیت چیز ہو اور وہ دو راتیں بھی اس طرح گزارے کہ اس کے پاس لکھی ہوئی وصیت موجود نہ ہو۔

حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو رسول اللہ ﷺ کے برادر نسبتی یعنی ام المومنین حضرت جوہرہ بنت حارثہؓ کے بھائی ہیں انہوں نے فرمایا کہ بوقت وصال رسول اللہ ﷺ نے ترکہ میں درہم و دینار اور لونڈی غلام وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہیں چھوڑی تھی ماسوائے اپنے سفید فخر، اپنے جنگی ہتھیاروں اور ایک قطعہ زمین کے جو آپ نے صدقہ فرمائی ہوئی تھی۔

حضرت عبداللہ بن ابی روفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے وصیت فرمائی تھی؟ انہوں نے فرمایا نہیں پھر ان سے پوچھا گیا کہ پھر وصیت کرنا لوگوں پر کیسے فرض ہوا یا انہیں زبانی حکم کیسے دیا گیا؟ فرمایا آپ ﷺ نے کتاب اللہ پر عمل کرنے کی وصیت فرمائی تھی۔

موت کے وقت صدقہ کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

1190 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسِيْمٍ لَهُ شَيْءٌ، يُوصِي فِيهِ، يَبِيتُ لَيْلَتَيْنِ، إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةً عِنْدَهُ).

1191 - عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَخِي جُوَيْرِيَةَ بَدَتْ الْحَارِثُ قَالَ: مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ مَوْتِهِ ذَرْهَمًا، وَلَا دِينَارًا، وَلَا عَبْدًا وَلَا أَمَةً، وَلَا شَيْئًا، إِلَّا بَغْلَتَهُ الْبَيْضَاءُ، وَسِلَاحَهُ وَأَرْضًا جَعَلَهَا صَدَقَةً.

1192 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ: هَلْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَوْصَى فَقَالَ: لَا فَقِيلَ: كَيْفَ كُتِبَ عَلَى النَّاسِ الْوَصِيَّةُ، أَوْ أُمِرُوا بِالْوَصِيَّةِ؟ قَالَ: أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ

2- باب الصَّدَقَةِ عِنْدَ الْمَوْتِ

1193 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ



فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کو عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کون سا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا جب تو تندرست و توانا ہو مال جمع کرنے کی حرص ہو، دوست مندی کی خواہش ہو اور غربت سے ڈرتا ہو۔ تو تاخیر نہ کر کہ جان و حق تک آنچے اور پھر تو کہے اتنا مال فلاں کے لیے اتنا مال فلاں کے لیے جبکہ وہ مال تو فلاں کا ہو چکا۔

کیا اقارب میں عورتیں

اور بچے داخل ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ ”وَإِنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ“ نازل فرمائی تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا اے گروہ قریش یا ایسا ہی لفظ ارشاد فرمایا تم اپنی جانوں کو بچو کہ میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے بنی عبد مناف میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا۔ اے عباس بن عبد المطلب میں اللہ کے بالمقابل میں تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا اے رسول خدا کی بھی صفیہ میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے کسی کام نہیں آ سکتا اے محمد کی بیٹی فاطمہ تم میرا جتنا چاہو مال لے لیکن میں اللہ تعالیٰ کے بالمقابل تمہارے بھی کام نہیں آ سکتا۔

فرمان الہی: اے یتیموں کی کفالت کرنے والو باغ ہونے تک یتیموں کی دیکھ بھال کرتے رہو تو پھر اگر تم ان کی سمجھ بوجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال نہیں سپرد کرو حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتُحِبُّ الصَّدَقَةَ أَفْضَلَ؟ قَالَ: (أَنْ تَصَدَّقَ وَأَنْتَ صَاحِبُ حَرِيصٍ - تَأْمُلُ الْغَنَى، وَتَخْشَى الْفَقْرَ، وَلَا تُنْهَلُ، حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْحُلُقُومَ، قُلْتَ: لِفُلَانٍ كَذَا، وَلِفُلَانٍ كَذَا، وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ).

3- باب هل يدخل النساء

وَالْوَلَدُ فِي الْأَقَارِبِ

1194 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (وَإِنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ) قَالَ: (يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ - أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا - اشْتَرُوا أَنْفُسَكُمْ، لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا بَنِي عَبْدِ مَنَافٍ لَا أُغْنِي عَنْكُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، يَا عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْبُظَلِّ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا صَفِيَّةُ عَمَّةَ رَسُولِ اللَّهِ لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا، وَيَا فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ سَلِينِي مَا شِئْتَ مِنْ مَالِي لَا أُغْنِي عَنْكَ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا)

4- باب قول الله تعالى: (وَابْتَغُوا الْيَتَامَى

حَتَّى إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُمْ مِنْهُمْ

رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ)

1195 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عہد رسالت ﷺ میں اپنا ایک مال صدقہ کر دیا جو شمع نامی کھجوروں کا باغ تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بارگاہ اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے ایک مال مد ہے جو بڑا عمدہ ہے میں وہ صدقہ کرنا چاہتا ہوں نبی کریم ﷺ نے فرمایا اصل کو صدقہ کر دو تا کہ وہ نہ بیچا جا سکے نہ اور نہ ہی ورثت جاری ہو سکے البتہ اس کے پھل کام میں لانے جا سکیں چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس شرط پر اسے وقف کر دیا تو انکا یہ صدقہ اللہ کی راہ میں غلاموں، مسکینوں، مسلمانوں اور مسافروں کو قربت داروں ہی کے لیے تھا۔ نگرانی کرنے والے کو بھی اجازت تھی کہ وہ بھی اگر دستور کے مطابق اس میں سے کھائے یا کسی ایسے دوست کو کھلاتے جو مالدار نہیں تو کوئی حرج نہیں۔

فرمان الہی: ”جو لوگ یتیموں کا مال ظلم سے کھاتے ہیں وہ اپنے پیٹوں میں“ میں آگ بھرتے ہیں عنقریب دوزخ میں ڈالا جائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت وہ نبی کریم رؤف و رحیم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا سات تباہ کن باتوں سے بچتے رہو لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون سی باتیں ہیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ کے ساتھ شرک کرنا، جادو کرنا، اس جان کو قتل کرنا جس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہو سوائے حق کے، سود کھانا، یتیم کا مال ہڑپ کر جانا، کافروں سے مقابلے کے دن پیٹ پھیر دینا،

أَبَاهُ تَصَدَّقَ بِمَالٍ لَهُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ يُقَالُ لَهُ تَمْعٌ. وَكَانَ تَخْلًا، فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي اسْتَفَذْتُ مَالًا وَهُوَ عِنْدِي نَفِيسٌ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (تَصَدَّقْ بِأَصْدِهِ، لَا يُبَاعُ وَلَا يُوهَبُ وَلَا يُورَثُ، وَلَكِنْ يُنْفَقُ ثَمَرُهُ). فَتَصَدَّقَ بِهِ عُمَرُ. فَصَدَّقَتْهُ ذَلِكَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَفِي الرِّقَابِ وَالْمَسَاكِينِ، وَالضُّعْفِ وَالْبَنِ السَّبِيلِ وَلِذِي الْقُرْبَى. وَلَا جُنَاحَ عَلَى مَنْ وَلِيَتْهُ أَنْ يَأْكُلَ مِنْهُ بِالْعُرْفِ، أَوْ يُؤْكَلَ صَدِيقُهُ غَيْرَ مُتَمَوِّلٍ بِهِ.

5- باب قول الله تعالى (إِنَّ الَّذِينَ يَأْكُلُونَ أَمْوَالَ الْيَتَامَى ظُلْمًا إِثْمًا يَأْكُلُونَ فِي بُطُونِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلُونَ سَعِيرًا).

1196- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَمَا هُنَّ؟ قَالَ: (الشِّرْكُ بِاللَّهِ، وَالسِّحْرُ، وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ، وَأَكْلُ الرِّبَا، وَأَكْلُ مَالِ الْيَتِيمِ، وَالتَّوَلَّى يَوْمَ الرَّحْفِ، وَقَذْفُ الْمُحْصَنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ).

پاکدامن اور بھولی بھالی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگانا۔

وقف شدہ جائیداد سے نگرانوں کے اخراجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے وارث دینار و درہم تقسیم نہ کریں بلکہ جو کچھ میں چھوڑوں وہ میری ازواج کے اخراجات اور خدمت گزاروں کی اجرت نکال کے باقی سب صدقہ ہے۔

جب زمین یا کنواں مشروط طور پر وقف ہو کر اس کا

ڈول بھی اور مسلمانوں کی طرح اس میں ڈال جائے گا

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ محصور ہو گئے تو بالا خانہ پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کو قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ کیا یہ بات آپ کے علم میں نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو رومہ کنوئیں کو خریدے وہ جتنی ہے تو وہ کنواں میں نے خریدا۔ کیا آپ یہ نہیں جانتے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ جو حبش عسرت (غزوہ حبشہ) کے لیے سامان مہیا کر دے وہ جتنی ہے تو میں نے اس کے لیے ساز و سامان فراہم کر دیا یہ سن کر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ ﷺ کی تصدیق فرمائی۔

فرمان الہی: اے ایمان والو! تمہاری آپس کی

گواہی ہے جب تم میں سے کسی کو

موت آئے تو وصیت کرتے وقت

تم میں سے دو معتبر شخص ہوں یا

غیروں کے دو آدمی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سہم کا

6- باب نفقة القیم للوقف

1197 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَقْتَسِمُ وَرَثَتِي دِينَارًا وَلَا

دِرْهَمًا، مَا تَرَكْتُ بَعْدَ نَفْقَةِ نِسَائِي وَمَثْوَنَةِ

عَامِلِي فَهُوَ صَدَقَةٌ).

7- باب إذا وقف أرضاً أو بيتاً واشترط

لِنَفْسِهِ مِثْلَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ

1198 - عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حَيْثُ حُوصِرَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ وَقَالَ: أَلْشُّدُّكُمْ

اللَّهُ، وَلَا أَلْشُّدُّ إِلَّا أَحْصَابَ النَّبِيِّ ﷺ، أَلَسْتُمْ

تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَفَرَ

رُومَةً فَلَهُ الْجَنَّةُ). فَحَفَرُهَا، أَلَسْتُمْ تَعْلَمُونَ

أَنَّهُ قَالَ: (مَنْ جَهَّزَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ فَلَهُ

الْجَنَّةُ). فَجَهَّزْتُهِ. قَالَ: فَصَدَّقُوهُ بِمَا قَالَ.

8- باب قول الله عز وجل: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

آمَنُوا شَهِادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمْ

الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذُوَا عَدْلٍ

مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ) إِلَى قَوْلِهِ:

وَأَنَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ

1199 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمِ الدَّارِيِّ وَعَدِيٍّ بْنِ بَدَاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ، فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرْكِتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا مِنْ ذَهَبٍ، فَأَخْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَجَدَ الْجَامَ بِمَكَّةَ، فَقَالُوا: ابْتَغْنَا مِنْ تَمِيمِ وَعَدِيٍّ. فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَائِهِ، فَخَلَفَا لَشَهَادَتِنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا، وَإِنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ. قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدُكُمُ الْمَوْتُ).

ایک شخص تميم داری اور عدی بن بداء کے ساتھ سفر کو نکلا تو وہ کسی ایسی زمین پر فوت ہوا جہاں کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ اس کے سامان کو لے کر واپس لوٹے (اور وہ مال و رشاء کے حوالے کیے) تو سامان میں چاندی کا وہ جام نہ تھا جس پر سنہری نقش و نگار تھے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سے حلف لیا اس کے بعد وہ جام مکہ میں ملا اور مکہ والوں نے بتایا کہ ہم نے اسے تميم داری اور عدی بن بداء سے خیر یداً تھا پس میت کے اولیاء سے دو آدمی کھڑے ہوئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ ہماری گواہی ان دونوں کی گواہی کے مقابلے میں زیادہ صحیح ہے اور ہم یہ گواہی دیتے ہیں کہ بے شک یہ جام ہمارے عزیز ہی کا ہے حضرت ابن عباس چہنچہن فرماتے ہیں کہ یہ آیت کریمہ ان ہی کے بارے میں نازل ہوئی۔ (یا ایہا الذین آمنو تک) المائدہ: ۱۰۶



بسم الله الرحمن الرحيم  
53- کتاب الجہاد  
جہاد کا بیان

## 1- باب فضل الجہاد والسير۔

1200 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ يَغْدِلُ الْجِهَادَ. قَالَ: (لَا أَجِدُهُ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ إِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ أَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُومَ وَلَا تَفُتَّرَ وَتَصُومَ وَلَا تُفْطِرَ). قَالَ وَمَنْ يَسْتَطِيعُ ذَلِكَ.

## 2- باب أفضل الناس مؤمن مجاہد

بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

1201 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدَّثَهُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مُؤْمِنٌ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ). قَالُوا ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (مُؤْمِنٌ فِي شُعْبٍ مِنَ الشُّعْبِ يَتَّقِي اللَّهَ وَيَدْعُ النَّاسَ مِنْ شِرِّهِ).

1202 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

## جہاد کی فضیلت اور سیرت امام الانبیاء علیہ السلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ مجھے کوئی ایسا کام بتائیں جو جہاد کے برابر ہو آپ نے فرمایا میں تو کوئی ایسا کام نہیں پاتا۔ پھر ارشاد فرمایا کیا تم یہ کر سکتے ہو کہ جب مجاہد جہاد کے لیے نکلے تو تم اپنی مسجد میں متواتر نماز پڑھتے رہو اور سستی نہ کرو اور برابر روزے رکھتے رہو ورنہ نہ کرو وہ عرض گزار ہوئے کہ اس کی استطاعت کون رکھتا ہے۔

افضل وہ مومن مجاہد ہے جو اپنی جان

اور مال سے راہ خدا میں جہاد کرے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک دفعہ عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ سب لوگوں میں افضل کون ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”وہ مومن جو اپنی جان اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عرض گزار ہوئے ”اس کے بعد کون؟“ ارشاد فرمایا وہ مومن جس کی پہاڑ کی گھاٹی میں رہتا ہو اللہ سے ڈرتا ہو اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ

میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی مثال اور اللہ عزوجل خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ میں جہاد کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو دن کو روزہ رکھتا اور رات کو قیام کرتا ہو اور اللہ عزوجل نے اپنی راہ میں جہاد کرنے والے کا ذمہ لے رکھا ہے کہ اگر اس کی وفات ہوگی تو اس کو جنت میں داخل کرے گا یا ثواب اور مال غنیمت کے ساتھ سلامت لوٹائے گا۔

### اللہ کی راہ میں

### مجاہدین کے درجات

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لائے نماز قائم کرے اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر یہ ہے کہ وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا خواہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے یا اس جگہ بیٹھے رہے جہاں وہ پیدا ہوا ہو لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم لوگوں کو یہ خوش خبری نہ سنائیں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین کے درمیان ہے لہذا تم جب اللہ سے مانگو تو فردوس کا سوال کرو کیونکہ یہ جنت کا درمیانی حصہ اور اعلیٰ درجہ ہے“ راوی کا خیال ہے اسی کے اوپر عرشی الہی ہے اور جنت کی نہریں اسی سے نکلتی ہیں۔

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِهِ، كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ، وَتَوَكَّلَ اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِهِ بِأَنْ يَتَوَفَّاهُ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، أَوْ يُرْجِعَهُ سَالِحًا مَعَ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ).

### 3- باب درجات المجاہدین

### - فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1203 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَبِرَسُولِهِ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَصَامَ رَمَضَانَ، كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهِدَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا). فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ. قَالَ (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللَّهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللَّهَ فَاسْأَلُوهُ الْفَرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ، أَرَاهُ فَوْقَ عَرْشِ الرَّحْمَنِ، وَمِنْهُ تَفْجَرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ).



4- باب الْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ.  
وَقَابُ قَوْسٍ أَحَدٍ كُمْ مِنَ الْجَنَّةِ

1204 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا غَدْوَةَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ رَوْحَةً، خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا).

1205 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَقَابُ قَوْسٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ. وَقَالَ: (لَا غَدْوَةَ أَوْ رَوْحَةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا تَطْلُعُ عَلَيْهِ الشَّمْسُ وَتَغْرُبُ).

صبح و شام اللہ عز و جل کی راہ میں نکلتا اور جنت میں کمان کے برابر جگہ مل جاتا ہے۔  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں صبح سے دوپہر تک یا دوپہر سے شام تک نکلتا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سے بہتر ہے۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں فرمایا کہ جنت میں کمان کے برابر جگہ دیں ان سب چیزوں سے بہتر ہے جن سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے اور فرمایا کہ اللہ عز و جل کی راہ میں صبح یا شام کو نکلتا بھی تمام چیزوں سے بہتر ہے جن پر سورج طلوع اور غروب ہوتا ہے۔

### حور عین

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر جنت کی کوئی عورت اہل زمین کی طرف جھانکے تو آسمان اور زمین کی درمیانی جگہ روشن ہو جائے اور خوشبو سے مہک جائے اور اس کے سر کا روپہ دنیا اور جو پھولوں میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔

جسے اللہ کی راہ میں چوٹ یا نیزہ لگے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو جن کی تعداد ستر تھی قبیلہ بنو نضر کی طرف بھیجا جب وہ وہاں پہنچے تو میرے ماموں نے ان سے کہا کہ میں پہلے جاتا ہوں اگر وہ مجھے امان دین گے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کا پیغام پہنچا دوں گا ورنہ تم میرے قریب رہنا، چنانچہ وہ آگے

### باب الْحُورِ الْعِينِ

1206 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ أَطْلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا، وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا).

6- باب مَنْ يُنْكَبُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1207 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ أَقْوَامًا مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ إِلَى بَنِي عَامِرٍ فِي سَبْعِينَ، فَلَمَّا قَدِمُوا: قَالَ لَهُمْ خَالِي أَتَقْتَمُّكُمْ فَإِنْ آمَنُونِي حَتَّى أُبَلِّغَهُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَإِلَّا كُنْتُمْ مِنِّي قَرِيبًا.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بنو سلیم کے کچھ لوگوں کو بنو عامر کے پاس بھیجا۔ انہیں ستر آدمی بھیجے گئے۔ انہیں پہنچا کر انہوں نے انہیں اپنے پاس لے کر آئے اور انہیں رسول اللہ ﷺ کے پاس بھیج دیا۔

فَتَقَدَّمُوا فَأَمَّنُوهُ، فَبَيْنَمَا يُحَدِّثُهُمْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَوْمَرُوا إِلَى رَجُلٍ مِنْهُمْ، فَطَعَنَهُ فَأَنفَذَهُ. فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ، فُزْتُ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ. ثُمَّ مَالُوا عَلَى بَقِيَّةِ أَصْحَابِهِ فَقَتَلُوهُمْ، إِلَّا رَجُلًا أُعْرِجَ صَعِدَ الْجَبَلَ. فَأَخْبَرَ جَبْرِيلُ - عَلَيْهِ السَّلَامُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُمْ قَدْ لَقُوا رَبَّهُمْ، فَرَضِيَ عَنْهُمْ وَأَرْضَاهُمْ، فَكُنَّا نَقْرَأُ: أَنْ يَلْغُوا قَوْمَنَا، أَنْ قَدْ لَقِينَا رَبَّنَا، فَرَضِيَ عَنَّا وَأَرْضَانَا. ثُمَّ نُسَخَ بَعْدُ، فَدَعَا عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ صَبَاحًا، عَلَى رِغْلٍ وَذُكْوَانٍ وَبَنِي الْحَيَّانِ وَبَنِي عَصِيَّةِ الَّذِينَ عَصَوْا اللَّهَ تَعَالَى وَرَسُولَهُ ﷺ.

بڑھے اور ان لوگوں نے ان کو امان دی دو رسول اللہ ﷺ کا پیغام ان کو سنارہے تھے تو انہوں نے ایک آدمی کی طرف اشارہ کر دیا اور اس نے انہیں ایسا نیزہ مارا کہ ان کے سینے سے پار کر دیا ان کی زبان مبارک سے نکلا اللہ اکبر رب کعبہ کی قسم میں تو مراد کو پہنچا اس کے بعد وہ اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑے اور انہیں بھی شہید کر دیا صرف ایک لنگڑھے صحابی بچے جو پہاڑ پر چڑھ گئے۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ کو خبر دی کہ وہ اپنے رب سے جا ملے ہیں اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اپنے رب سے راضی ہیں ہم ایک مدت تک قرآن میں یہ آیت پڑھا کرتے تھے کہ ہماری قوم کو خبر دے دو کہ ہم اپنے رب کے ہاں پہنچ گئے ہیں ہم اس سے اور وہ ہم سے راضی ہو گیا ہے پھر اس کا پڑھنا منسوخ ہو گیا پھر آپ نے چالیس روز تک قبیلہ رمل ذکوان بنی لحیان اور بنو عصبہ پر بددعا فرمائی جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی تھی۔

1208 - عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ فِي بَعْضِ الْمَشَاهِدِ وَقَدْ دَمِيَتْ إِصْبَعُهُ، فَقَالَ: (هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعُ دَمِيَّتِ، وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ مَا لَقِيتِ).

حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کسی جہاد میں تھے کہ آپ کی انگلی مبارک کہ خون آلود ہو گئی اس پر آپ ﷺ نے فرمایا تو ایک انگلی سے جو خون آلود ہو گئی ہے جو مصیبت تو نے اٹھائی ہے یہ سب اللہ کی راہ میں ہے۔

7- باب مَنْ يُجْرَحُ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

1209 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا

اللہ تعالیٰ کی راہ میں

زخمی ہونے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اسی ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان

يُكَلِّمُ أَحَدٌ فِي سَبِيلِ اللَّهِ - وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَنْ  
يُكَلِّمُ فِي سَبِيلِهِ، إِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ،  
وَاللُّونُ لَوْنُ الدِّمِ، وَالرِّيحُ رِيحُ الْمِسْكِ).

8- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ  
رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ  
فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ  
يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا)

1210 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
غَابَ عَنِّي أَنَسُ بْنُ النَّظَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ  
قِتَالِ قَاتِلَتِ الْمُشْرِكِينَ، لَئِنْ اللَّهُ أَشْهَدَنِي  
قِتَالِ الْمُشْرِكِينَ لَيَرَيْنَّ اللَّهَ مَا أَصْنَعُ، فَلَمَّا  
كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ، وَانْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ قَالَ:  
(اللَّهُمَّ إِنِّي أَعْتَذِرُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، يَعْنِي  
أَخْبَابَهُ - وَأُبْرَأُ إِلَيْكَ بِمَا صَنَعَ هَؤُلَاءِ، يَعْنِي  
الْمُشْرِكِينَ. ثُمَّ تَقَدَّمَ، فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ  
مُعَاذٍ، فَقَالَ: يَا سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ الْجَنَّةُ، وَرَبِّ  
النَّظَرِ إِنِّي أَجِدُ رِيحَهَا مِنْ دُونِ أُحُدٍ. قَالَ  
سَعْدُ: فَمَا اسْتَطَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا صَنَعُ.  
قَالَ أَنَسُ فَوَجَدْنَا بِهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ ضَرْبَةً  
بِالسَّيْفِ أَوْ طَعْنَةً بِرُمْحٍ أَوْ رَمِيَّةً بِسَهْمٍ،  
وَوَجَدْنَا كَقَدْ قُتِلَ وَقَدْ مَثَلَ بِهِ الْمُشْرِكُونَ، فَمَا

ہے کوئی شخص اللہ عزوجل کی راہ میں زخمی نہ ہوگا اور اللہ ہی خوب  
جانتا ہے کہ اس کی راہ میں زخمی کون ہوتا ہے مگر وہ قیامت کے  
روز اس حال میں آئے گا کہ اس کا رنگ خون جیسا اور اس کی  
خوشبو کستوری کی سی ہوگی۔

فرمان باری تعالیٰ: اہل ایمان میں سے کچھ وہ مرد ہیں  
جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا تو ان  
میں سے کوئی اپنی منت پوری کر چکا اور کوئی انتظار  
میں ہے اور ان کے ارادوں میں تبدیلی نہیں آئی  
حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
کہا میرے چچا حضرت انس بن نضر جنگ بدر میں موجود نہ تھے  
انہوں نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ  
میں اس پہلی جنگ میں جو آپ نے مشرکین سے لڑی شریک نہ  
ہو سکا اگر اللہ نے مشرکین سے جنگ آزمائی کا پھر کوئی موقع دیا  
تو اللہ عزوجل آپ کو ضرور دکھائے گا کہ میں کیا کرتا ہوں چنانچہ  
جب جنگ احد کے دن بعض مسلمان میدان جنگ میں ٹھہر نہ  
سکے تو انہوں نے کہا اے اللہ مسلمانوں نے جو کیا اس سے میں  
معذرت کرتا ہوں اور مشرکوں نے جو کیا اس سے میں بے زار  
ہوں پھر جب وہ آگے بڑھے تو حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان  
سے ملے انہوں نے کہا ”اے سعد نضر کے رب کی قسم جنت  
قریب ہے اور میں احد کی جانب سے جنت کی خوشبو پاتا ہوں  
حضرت سعد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ جو جو انمردی انہوں  
نے دکھائی وہ میں نہ دکھاسکتا حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ  
جب ہم نے انہیں جام شہادت نوش فرماتے ہوئے پایا تو ان

عَرَفَهُ أَحَدٌ إِلَّا أُخْتَهُ يَبْنَائِهِ. قَالَ أَنَسُ كُنَّا نَرَى أَوْ نَطُنُّ أَنَّ هَذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِيهِ وَفِي أَشْبَاهِهِ (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ) إِلَى آخِرِ الْآيَةِ. وَقَالَ: إِنَّ أُخْتَهُ، وَهِيَ الَّتِي تُسَمَّى الرَّبِيعَ، كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ امْرَأَةٍ فَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْقِصَاصِ، فَقَالَ أَنَسُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسِرُ ثَنِيَّتَهَا. فَرَضُوا بِالْأَرْشِ وَتَرَكَوا الْقِصَاصَ. فَقَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ).

کے جسم مبارک پر اسی سے زیادہ تلواریں تیریں اور نیزوں کے زخم تھے اور مشرکین نے ان کے ہاتھ پاؤں اور ناک کاٹ ڈالے تھے کوئی بھی انہیں پہچان نہ سکا صرف ان کی بہن نے انگلیوں کے پوروں سے ان کی شناخت کی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارا خیال اور گمان ہے کہ یہ آیت ان کے اور ان جیسے حضرات ہی کے حق نازل ہوئی ہے (بل بیان میں سے کچھ وہ مرد ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہو، وعدہ سچا کر دکھایا آخر آیت تک)۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ان کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے سامنے کے دانت توڑ دیئے تو رسول اللہ ﷺ نے قصاص کا حکم دیا حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قسم اس ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا مدئی دیت پر راضی ہو گئے اور انہوں نے قصاص کا مطالبہ ترک کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ وہ اللہ عزوجل کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں تو اللہ تعالیٰ عزوجل انہیں سچا کر دکھاتا ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا جب میں مختلف صحائف سے نقل کر کے قرآن کو لکھی کیا کرتا تھا تو سورہ احزاب کی ایک آیت مجھے نہ ملی حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی تلاوت کرتے ہوئے سنا تھا حقائق کے بعد وہ مجھے حضرت خزیمہ انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس ملی جن کی گواہی کو اللہ عزوجل کے رسول اللہ ﷺ نے دو مردوں کے برابر قرار دی تھی وہ آیت یہ ہے ”مسلمانوں میں کچھ مرد وہ ہیں جنہوں نے

1211 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَسَخْتُ الصُّحُفَ فِي التَّصَاحِفِ، فَفَقَدْتُ آيَةً مِنْ سُورَةِ الْأَحْزَابِ، كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا، فَلَمْ أَجِدْهَا إِلَّا مَعَ خُرَيْمَةَ بِنِ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيِّ الَّذِي جَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ شَهَادَتَهُ شَهَادَةً رَجُلَيْنِ، وَهُوَ قَوْلُهُ: (مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا

اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا۔

### جنگ سے پہلے کوئی نیک عمل

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کرنے لگا: رسول اللہ ﷺ میں جہاد میں جاؤں یا پہلے اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اسلام قبول کرو پھر جہاد کرنا چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا پھر جہاد میں شہید ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس نے عمل تو تھوڑے کیے ہیں لیکن ثواب بہت پا گیا۔

### تیر لگنے سے مرجانا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ام ربیع رضی اللہ عنہا جو براء کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ ہیں نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہو عرض گزار ہوئیں یا نبی اللہ ﷺ آپ مجھے حارثہ کا حال بتائیں وہ غزوہ بدر میں چانک تیر لگنے سے شہید ہو گئے تھے اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں اگر کوئی دوسری بات ہے تو اس پر جی بھر کر دوں آپ ﷺ نے فرمایا اے ام حارثہ جنتی وہ تو جنت کے باغوں میں ہے اور بے شک تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔

### کلمہ حق کی سر بلندی کے

### لیے جہاد کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض گزار ہو کہ کوئی مال غنیمت کے لیے لڑتا ہے اور کوئی ناموری کے لیے جہاد

عَاٰهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ).

### 9- باب عَمَلٌ صَاحٍ قَبْلَ الْقِتَالِ

1212 - عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُّقْنَعٌ بِالْحَدِيدِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَقَاتِلُ وَأُسَلِّمُ. قَالَ: (أُسَلِّمُ ثُمَّ قَاتِلُ). فَأُسَلِّمَ ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (عَمَلٌ قَلِيلًا وَأُجْرٌ كَثِيرًا).

### 10- باب مَنْ أَتَاكَ سَهْمٌ غَرِبَ فَقَتَلَهُ

1213 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ أُمَّ الرَّبِيعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بِنِ سُرَاقَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرِبَ، فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ، صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ؟ قَالَ: (يَا أُمَّ حَارِثَةَ، إِنَّهَا جَنَّاتٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنْ ابْنُكَ أَصَابَ الْفِرْدَوْسُ الْأَعْلَى).

### 11- باب مَنْ قَاتَلَ لِيَكُونَ

كَلِمَةً اللَّهُ هِيَ الْعُلَيَّا

1214 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: الرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَلْمَعَنِي، وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِلذِّكْرِ.



کرتا ہے اور کوئی اپنی جوانمردی دکھانے کے لیے میدان جنگ میں کود پڑتا ہے تو مجاہد فی سبیل اللہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کلمہ حق کی سر بلندی کے لیے لڑتا ہے وہی مجاہد فی سبیل اللہ ہے۔

### جنگ اور غبار آلود ہونے کے بعد غسل کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب لوہے تو آپ ﷺ نے ہتھیار اتارے اور غسل فرمایا اس وقت حضرت جبریل علیہ السلام آپ کے پاس حاضر ہوئے اور ان کا سر گرد سے اٹا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ آپ نے تو ہتھیار اتار دیئے ہیں لیکن اللہ عز وجل کی قسم میں نے ابھی نہیں اتارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب کدھر کا ارادہ ہے عرض گزار ہوئے ادھر کا اور بنو قریظہ کی جانب اشارہ کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ اسی وقت روانہ ہو گئے۔

کوئی کافر مسلمان کو شہید کرے پھر مسلمان ہو کر

کفار کے ہاتھوں قتل ہو جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ ان دو آدمیوں کے حال پر ہنستا ہے (اپنی شان کے مطابق) کہ ایک نے دوسرے کو قتل کیا ہوگا پھر دونوں جنت میں چلے جائیں گے پہلا اس لیے کہ اس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا اور مارا گیا اور قاتل اس لیے کہ اسے اللہ نے توبہ کی توفیق دی وہ مسلمان ہو کر اللہ کی راہ میں شہید

وَالرَّجُلُ يُقَاتِلُ لِيَرَىٰ مَكَانَهُ. فَمَنْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ: (مَنْ قَاتَلَ لِيَتَكُونَ كَلِمَةً لِلَّهِ هِيَ الْعُلْيَا، فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ).

### 12- باب الغسل بعد الحرب والغبار

1215 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمَّا رَجَعَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ السِّلَاحَ وَاغْتَسَلَ، فَأَتَاهُ جَبْرِيلُ وَقَدْ عَصَبَ رَأْسُهُ الْغُبَارَ، فَقَالَ: وَضَعْتَ السِّلَاحَ، فَوَاللَّهِ مَا وَضَعْتُهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فَأَيْنَ؟). قَالَ: هَاهُنَا، وَأَوْمَأَ إِلَىٰ بَنِي قُرَيْظَةَ. قَالَتْ: فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

### 13- باب الكافر يقتل المسلم

ثُمَّ يُسْلِمُ فَيُسَدِّدُ بَعْدُ وَيُقْتَلُ

1216 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يَضَعُكَ اللَّهُ إِلَىٰ رَجُلَيْنِ يُقْتَلُ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ، يَدْخُلَانِ الْجَنَّةَ: يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيُقْتَلُ، ثُمَّ يَتُوبُ اللَّهُ عَلَى الْقَاتِلِ فَيُسْتَشْهِدُ).



1217- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ بِخَيْبَرَ بَعْدَ مَا افْتَتَحُوهَا،  
فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَسْهَمَ لِي. فَقَالَ بَعْضُ  
بَنِي سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: لَا تُسْهِمَ لَهُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ. فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ هَذَا قَاتِلُ ابْنِ قَوْقِلٍ.  
فَقَالَ ابْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ: وَاعْجَبًا لَوَبَّرَ  
تَدَلَّى عَلَيْنَا مِنْ قُدُومِ ضَانٍ يَنْعَى عَلَى قَتْلِ  
رَجُلٍ مُسْلِمٍ أَكْرَمَهُ اللَّهُ عَلَى يَدَيَّ وَلَمْ يُبَيِّنْ  
عَلَى يَدَيْهِ.

14- بَابُ مَنْ اخْتَارَ الْغَزَا عَلَى الصَّوْمِ

1218 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَبُو طَلْحَةَ لَا يَصُومُ عَلَى عَهْدِ  
النَّبِيِّ ﷺ مِنْ أَجْلِ الْغَزَا. فَلَمَّا قُبِضَ  
النَّبِيُّ ﷺ لَمْ أَرَهُ مُفْطِرًا، إِلَّا يَوْمَ فِطْرِ أَوْ  
أَخْصَى.

15- بَابُ الشَّهَادَةِ سَبْعَ سَوَى الْقَتْلِ

1219 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الطَّاعُونَ شَهَادَةٌ لِكُلِّ  
مُسْلِمٍ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول  
اللہ ﷺ کی خدمت میں خیبر کے مقام پر حاضر ہوا جب کہ وہ  
فتح ہو چکا تھا میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ مال  
غنیمت میں میرا حصہ بھی مقرر فرمائیے اتنے میں سعید بن  
عاص کا ایک بیٹا کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ انہیں حصہ نہ دیا  
جائے اس پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یہ تو ابن قوقل کا  
قاتل ہے تب سعید بن عاص کے بیٹے نے کہا اسی جانور پر  
تعجب ہے جو ابھی ابھی انسان پہاڑی کی چوٹی سے اتر رہا ہے اور  
مجھ پر ایک مسلمان کے قتل کا عیب لگاتا ہے حالانکہ میرے  
ہاتھوں اللہ تعالیٰ نے اسے شہادت دی اور مجھے اسی کے  
ہاتھوں ذلیل نہ کیا۔

جو جہاد کو روزے پر ترجیح کرے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو طلحہ نبی  
کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں غزوات کے دوران روزے  
نہیں رکھا کرتے تھے لیکن جب نبی کریم ﷺ کا وصال ہو گیا  
تو میں نے ان کو عیدین کے علاوہ کبھی روزہ ترک کرتے  
ہوئے نہیں دیکھا۔

قتل کے علاوہ شہادت کی سات صورتیں اور بھی ہیں  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا طاعون سے مرنے والے ہر مسلمان کے لیے شہادت  
ہے۔

16- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ) إِلَى قَوْلِهِ (غُفُورًا رَحِيمًا)

برابر نہیں وہ مسلمان کہ بے عذر جہاد سے بیٹھ رہیں اور وہ کہ جو راہ خدا میں اپنے مالوں اور جانوں سے جہاد کرتے ہیں اللہ نے اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرنے والوں کا درجہ بیٹھنے والوں سے بڑا کیا اور اللہ نے سب سے بھلائی کا وعدہ فرمایا اور اللہ نے جہاد والوں کو بیٹھنے والوں سے بڑے ثواب کی فضیلت دی ہے

1220 - عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَمَلَى عَلَى: (لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ) فَجَاءَهُ ابْنُ أُبَيٍّ مَكْتُومٌ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ. وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى. فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَى رَسُولِهِ ﷺ وَفَجَدَّهُ عَلَى فُلَيْدٍ فَثَقُلْتُ عَلَيْهِ حَتَّى خِفْتُ أَنْ تَرُضَ فُلَيْدٍ، ثُمَّ سُرِّي عَنْهُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ (غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ).

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ آیت لکھوائی لا یسوی القاعدون من المؤمنین والجاہدین فی سبیل اللہ اتنے میں ابن مکتوم جو بیٹھا آپ کے پاس آئے اور آپ اس وقت یہی آیت لکھوا رہے تھے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اگر میں قدرت رکھتا تو ضرور جہاد کرتا اور وہ بینائی سے محروم تھے پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول پر وحی نازل فرمائی اور اس وقت آپ کا زانو مبارک میرے زانو مبارک پر تھا میں نے اتنا بوجھ محسوس کیا کہ زانو ٹوٹ جانے کا اندیشہ ہوا پھر بوجھ ہلکا ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے غیر اولی الضرر نازل فرمائی۔

### جہاد کی ترغیب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب خندق کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے دیکھا کہ صبح سویرے سخت سردی میں مہاجرین و انصار اسے کھودنے میں مصروف ہیں ان کے پاس غلام بھی نہ

17- باب التَّحْرِيسِ عَلَى الْقِتَالِ 1221 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَنْدَقِ فَإِذَا اسْهَاجَرُونَ وَالْأَنْصَارُ يَحْفِرُونَ فِي غَدَاةٍ بَارِدَةٍ. فَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ عَبِيدٌ يَعْمَلُونَ ذَلِكَ لَهُمْ، فَلَمَّا

رَأَى مَا بِهِمْ مِنَ النَّصَبِ وَالْجُوعِ قَالَ:  
(اللَّهُمَّ إِنَّ الْعَيْشَ عَيْشُ الْآخِرَةِ فَاعْفُزْ  
لِلْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ). فَقَالُوا مُجِيبِينَ لَهُ:  
تَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى الْجِهَادِ مَا بَقِينَا  
أَبَدًا.

### 18- باب حَفْرِ الْخَنْدَقِ

1222 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُمْ كَانُوا  
وَيَقُولُونَ: تَحْنُ الَّذِينَ بَايَعُوا مُحَمَّدًا عَلَى  
الْإِسْلَامِ مَا بَقِينَا أَبَدًا وَالنَّبِيُّ ﷺ يُجِيبُهُمْ  
وَيَقُولُ (اللَّهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَةِ فَبَارِكْ  
فِي الْأَنْصَارِ وَالْمُهَاجِرَةِ).

1223 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ يَنْقُلُ  
التُّرَابَ وَقَدْ وَارَى التُّرَابُ بَيَاضَ بَطْنِهِ. وَهُوَ  
يَقُولُ: لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا، وَلَا تَصَدَّقْنَا  
وَلَا صَلَّيْنَا. فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْنَا، وَثَبَّتِ  
الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقَيْنَا. إِنَّ الْأُكُلِيَّ قَدْ بَغَا عَلَيْنَا،  
إِذَا أَرَادُوا فِتْنَةَ أَبِينَا

### 19- باب مَنْ حَبَسَهُ الْعَدُوُّ عَنِ الْغَزْوِ

1224 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي غَزَاةٍ فَقَالَ: (إِنَّ أَقْوَامًا  
بِالْمَدِينَةِ خَلَفْنَا، مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا

تھے جو یہ کام انجام دیتے آپ نے ان کی محنت اور بھوک کی  
حالت دیکھ کر فرمایا اے اللہ عیش و آخرت کا ہے پس میرے  
انصار و مہاجرین کو بخش دے اس کے جواب میں مہاجرین و  
انصار نے جواب دیا ہم وہ ہیں جنہوں نے محمد ﷺ کی بیعت کی  
ہے کہ جب تک ہم زندہ رہیں گے جہاد کریں گے۔

### خندق کھونے کا بیان

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ہی ایک دوسری روایت ہے کہ  
انہوں نے کہا ”ہم وہ ہیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی بیعت  
جب تک ہم زندہ ہیں اسلام پر کی ہے“ اور نبی کریم ﷺ جواباً  
فرماتے ہیں اے اللہ بھلائی تو آخرت ہی کی ہے بھلائی ہے پس  
تو مہاجرین اور انصار کو برکت عطا فرما۔

حضرت براء بن عازب فرماتے ہیں کہ میں نے رسول  
اللہ ﷺ کو جنگ احزاب کے دن مٹی اٹھاتے دیکھا اور دھوں  
مٹی کے باعث آپ کے شکم مبارک کا گورا رنگ بھی نظر نہیں آ رہا  
تھا آپ ﷺ یہ ارشاد فرما رہے تھے یا اللہ اگر تو ہدایت نہ دیتا  
تو ہم ہدایت نہ پاتے نہ صدقہ کر سکتے تھے اور نہ نمازیں پڑھتے  
پس ہم پر سکینہ نازل فرما اور جب ہمارا مقابلہ دشمن سے ہو تو ہمیں  
ثابت قوم رکھ یہ لوگ ہم پر بغیر کسی وجہ کہ ظلم کرتے ہیں جب وہ  
ہمیں بہکاتے ہیں تو ہم ان کی بات نہیں مانتے۔

جس کو جہاد میں کسی عذر نے شریک نہ ہونے دیا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی  
غزوہ میں تھے تو آپ نے فرمایا بعض لوگ ہمیں چھوڑ کر پیچھے  
مدینہ میں رہ گئے ہیں حالانکہ وہ کسی گھٹنی یا میدان میں ہمارا

إِلَّا وَهُمْ مَعَنا فِيهِ، حَبَسَهُمُ الْعُدُو.

20- باب فَضْلِ الصَّوْمِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1225 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ صَامَ يَوْمًا

فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ

سَبْعِينَ خَرِيفًا).

21- باب فَضْلِ مَنْ جَهَّزَ

غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ بِخَيْرٍ

1226 - عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا).

1227 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَدْخُلُ بَيْتًا بِالْمَدِينَةِ غَيْرَ

بَيْتِ أُمِّ سُلَيْمٍ، إِلَّا عَلَى أَزْوَاجِهِ فَقِيلَ لَهُ،

فَقَالَ: (إِنِّي أَرْحَمُهَا، قُتِلَ أَخُوهَا مَعِيَ).

22- باب التَّحَنُّطِ عِنْدَ الْقِتَالِ

1228 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى يَوْمَ

الْيَمَامَةِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ وَقَدْ حَسَرَ عَنْ فَيْحَذِيهِ

وَهُوَ يَتَحَنُّطُ فَقَالَ يَا عَمْرٍو مَا يَجْبِسُكَ أَنْ لَا

ساتھ چھوڑنے والے نہیں انہیں کسی عذر سے روکا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کی راہ میں روزہ رکھنے کے فضائل

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

کہا میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی راہ

میں ایک دن کا روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے چہرے کو ستر برس

کی مسافت کے برابر جہنم سے دور کر دے گا۔

غازی کے سامان تیار کرنے اور اس کے

گھربار کی خبر رکھنے کی فضیلت

حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں لڑنے والے

کے لیے سامان فراہم کرے تو گویا اس نے خود جہاد کیا اور جس

نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کے پیچھے نیک نیتی سے اس

کے گھر کی خبر گیری رکھی تو وہ خود بھی جہاد کرنے والے کی طرح

ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی

ازواج کے علاوہ صرف ام سلیم رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے جاتے

اس کے سوا کسی اور گھر نہیں جاتے تھے آپ ﷺ سے دریافت

کرنے پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اس پر ترس آتا ہے کیونکہ

اس کا بھائی شہید ہو گیا ہے جو میرے ساتھ تھا۔

جنگ کے وقت خوشبول گانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جنگ یمانہ کے

وقت حضرت ثابت بن قیس کے پاس آئے تو وہ اپنی رائیں

کھولے ہوئے خوشبول رہے تھے حضرت انس نے ان سے

تَجِيءُ قَالَ: الْآنَ يَا ابْنَ أُمِّی. وَجَعَلَ يَتَحَنَّنُ.  
يَعْنِي مِنَ الْحَنُوطِ. ثُمَّ جَاءَ فَجَلَسَ، قَدْ كَرَّ فِي  
الْحَدِيثِ انْكِشَافًا مِنَ النَّاسِ، فَقَالَ: هَكَذَا  
عَنْ وُجُوهِنَا حَتَّى نَضَارِبَ الْقَوْمَ، مَا هَكَذَا  
كُنَّا نَفْعَلُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَتُسَّ مَا  
عَوَّدْتُمْ أَقْرَانَكُمْ.

### 23- باب فضل الطليعة

1229 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ يَوْمَ  
الْأَحْزَابِ). قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. ثُمَّ قَالَ (مَنْ  
يَأْتِيَنِي بِخَبَرِ الْقَوْمِ). قَالَ الزُّبَيْرُ أَنَا. فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ حَوَارِيًّا، وَحَوَارِيَّ  
الزُّبَيْرِ).

### 24- باب الجهاد ماضٍ

#### مَعَ الْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

1230 - عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي تَوَاصِيهَا  
الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْأَجْرُ وَالْمَغْنَمُ).

1231 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الْبَرَكَةُ فِي  
تَوَاصِي الْخَيْلِ)

پوچھا چچا جان آپ جنگ میں کیوں نہیں آتے فرمایا اے نبیؐ  
میں ابھی آتا ہوں اور پھر خوشبو لگانے لگے پھر وہ جا کر مجھ پر  
میں بیٹھ گئے اور لوگوں کی حالت کا انکشاف کرتے ہوئے فرمایا  
کہ جب دشمن ہمارے روبرو ہوتا تو ہم ڈٹ کر اس مقابلہ و  
مقابلہ کرتے لیکن ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایسا نہ کرتے تھے  
تم نے تو دشمنوں کو بری عادت ڈال ہے۔

### جاسوس کی فضیلت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
جنگ احزاب میں فرمایا میرے پاس دشمن کے خبر کون لائے گا؟  
حضرت زبیر عرض گزار ہوئے میں لاؤں گا پھر آپ نے فرمایا کہ  
میرے پاس دشمن کی خبر کون لائے گا تو حضرت زبیر عرض گزار ہوئے  
میں لاؤں گا تب نبی کریم ﷺ نے فرمایا بے شک ہر نبی کا ایک  
حواری (مخلص ساتھی) ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

### جہاد جاری رہنا چاہیے امیر خواہ

#### نیک ہو یا تاجر

حضرت عروہ باریقی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا گھوڑوں کی پیشانیوں پر بھلائی قیامت تک کے لیے لکھ دی  
گئی ہے جن کے باعث ثواب بھی ملتا ہے اور مال غنیمت بھی  
حاصل ہوتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا برکت گھوڑوں کی پیشانیوں میں  
ہے۔

25- باب: مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا لِقَوْلِهِ

عَزَّوَجَلَّ: {وَمَنْ رِبَّاطِ الْخَيْلِ}

1232 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ احْتَبَسَ فَرَسًا فِي

سَبِيلِ اللَّهِ، إِيمَانًا، بِاللَّهِ، وَتَصَدِيقًا بِوَعْدِهِ،

فَإِنَّ شِبَعَهُ وَرِيَّةَ وَرَوْثَةَ وَبَوْلَهُ فِي مِيزَانِهِ يَوْمَ

الْقِيَامَةِ).

26- باب اسْمِ الْفَرَسِ وَالْجَمَارِ

1233 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فِي حَائِطِنَا فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ

اللَّخِيفُ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: اللَّخِيفُ.

1234 - عَنْ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنْتُ رَدَفَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى جَمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ.

فَقَالَ: (يَا مُعَاذُ، وَهَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى

عِبَادِهِ). وَسَرَدَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ (برقم:

105)

1235 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كَانَ فَرْعٌ بِالْمَدِينَةِ، فَاسْتَعَارَ

النَّبِيُّ ﷺ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَمْدُوبٌ. فَقَالَ:

(مَا رَأَيْتُ مِنْ فَرْعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا).

27- باب مَا يُذَكَّرُ مِنَ شُؤْمِ الْفَرَسِ

1236 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

جہاد کے لیے گھوڑا رکھنا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جہاد کے

لیے گھوڑے باندھنے کا حکم دیا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

فرمایا جو شخص ایمان کی حالت میں اللہ کے وعدے کی تصدیق

کرتے ہوئے جہاد کے لیے گھوڑا رکھے تو اس کا کھانا پینا لید اور

پیشاب قیامت کے دن اعمال کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔

گھوڑے اور گدھے کا نام رکھنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ ہمارے باغ میں نبی کریم ﷺ کا ایک گھوڑا رہتا تھا جس

کا نام لخیف تھا اور بعض نے کہا لخیف تھا۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

میں نبی کریم ﷺ کے پیچھے گدھے پر سوار ہوا جس کو عفیر کہتے

تھے آپ ﷺ نے فرمایا اے معاذ کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ کا

اپنے بندوں پر کیا حق ہے پھر حضرت معاذ نے وہ حدیث بیان

کی جو پہلے (۱۰۵) پر گزر چکی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک

دفعہ اہل مدینہ کو کچھ خطرہ محسوس ہوا تو نبی کریم ﷺ نے ہمارا

گھوڑا ادھار لیا جسے مندوب کہا جاتا تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا ہم نے

تو کوئی بات خطرے کی نہیں دیکھی البتہ اس گھوڑے کو ہم نے

سمندر کی طرح تیز پایا۔

گھوڑے کا منحوس ہونا جو بیان کیا جاتا ہے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے



عَنْهَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّمَا الشُّومُ فِي ثَلَاثَةٍ: فِي الْفَرَسِ وَالْمَرْأَةِ وَالذَّارِ).

## 28- باب سِهَامِ الْفَرَسِ

1237 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ جَعَلَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِصَاحِبِهِ سَهْمًا.

1238 - عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا أَنَّهُ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: أَفَرَرْتُكَ عَنْ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

لَمْ يَفِرْ، إِنْ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاءً، وَإِنَّا لَنَا

لَقِيَتَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَأَنْهَزُمُوا، فَأَقْبَلَ

الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ وَاسْتَقْبَلُونَا

بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ يَفِرْ، فَلَقَدْ

رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ وَإِنَّ أَبَا

سُفْيَانَ أَخَذَ بِبِجَامِهَا، وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: (أَنَا

النَّبِيُّ لَا كَذِبَ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ).

## 29- باب نَاقَةِ النَّبِيِّ ﷺ

1239 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ

لِلنَّبِيِّ ﷺ نَاقَةٌ تُسَمَّى الْعَضْبَاءَ لَا تُسَبِّقُ فَجَاءَ

أَعْرَابِيٌّ عَلَى قَعُودٍ فَسَبَقَهَا، فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَى

الْمُسْلِمِينَ، حَتَّى عَرَفَهُ فَقَالَ: (حَقٌّ عَلَى اللَّهِ أَنْ

لَا يَزُ تَفِغَ شَيْءٌ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا وَضَعَهُ).

فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے تین چیزوں میں نحوست ہوتی ہے گھوڑا، عورت اور گھر۔

## مال غنیمت میں

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ

نے مال غنیمت میں گھوڑے کے دو حصے اور اس کے سوار کا ایک حصہ مقرر فرمایا ہے۔

حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ ایک

شخص نے ان سے پوچھا کیا آپ حضرات رسول اللہ ﷺ کو

چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ

نے پشت نہیں دکھائی۔ قبیلہ ہوازن کے لوگ اگرچہ بڑے تیر

انداز تھے لیکن پہلے جو ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے لیکن

جب مسلمان مال غنیمت پر ٹوٹ پڑے تو انہوں نے سامنے

سے حیر برسانے شروع کر دیئے لیکن رسول اللہ ﷺ نہیں

دوڑے اور بے شک میں نے آپ کو دیکھا کہ اپنے سفید ٹھپر پر

سوار تھے اور حضرت ابوسفیانؓ اس کی گام تھامے ہوئے تھے

نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے کہ میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ

نہیں اور میں عبدالمطلب کا بیٹا ہوں۔

## نبی کریم ﷺ کی اونٹنی

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

کریم ﷺ کی ایک اونٹنی عضباء نامی تھی کوئی اونٹنی اس سے

آگے نہ نکل سکتی تھی پس ایک اعرابی آیا اور اپنی اونٹنی اس سے آگے

نکال لی مسلمانوں پر یہ حرکت ناگوار گزری حتیٰ کہ آپ بھی ان کی

ناراضگی پہچان گئے تو فرمایا ”اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہے کہ دنیا میں کس

کو بلند کرتا ہے پھر اسے پست کرتا ہے۔

جہاد میں عورتوں کا مردوں کے

لیے مشکیں بھر لانا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے مدینے کی خواتین میں کچھ چادریں تقسیم کیں تو ایک اچھی چادر بیچ گئی حاضرین میں سے کسی نے کہا اے امیر المومنین یہ چادر رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی کو دے دیجیے جو آپ کے حرم میں ہے ان کی مراد ام کلثوم بنت علی رضی اللہ عنہا تھی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ام سلیط زیادہ حقدار ہیں ام سلیط انصار کی ایک انصاری خاتون تھی جنہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا کہ احد کے دن وہ ہمارے لیے مشک بھر بھر کر لاتی تھیں۔

دوران جہاد عورتوں کا

زخمیوں کا علاج کرنا

حضرت ربیع بنت معوذہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جہاد پر جاتیں تھیں مجاہدین کو پانی پلاتیں اور ان کی خدمت کرتی تھیں نیز زخمیوں اور شہداء کو مدینہ واپس لانے میں مدد دیتی تھیں۔

اللہ تبارک تعالیٰ کے لیے

جہاد میں پہرہ دینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب رات بیدار رہتے تھے جب مدینہ شریف پہنچتے تو فرمایا کاش کہ میرا کوئی نیک ساتھی رات کو میرا پہرہ دے پھر اچانک ہم نے اٹھیا۔

30- باب حَمَلِ النِّسَاءِ

الْقَرَبِ إِلَى النَّاسِ فِي الْغَزْوِ

1240 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ قَسَمَ مُرُوطًا بَيْنَ نِسَاءٍ مِنْ نِسَاءِ الْمَدِينَةِ، فَبَقِيَ مِرْطٌ جَيِّدٌ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ مَنْ عِنْدَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَعْطِ هَذَا ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّتِي عِنْدَكَ. يُرِيدُونَ أُمَّ كُلْثُومَ بِنْتَ عَلِيٍّ. فَقَالَ عُمَرُ أُمُّ سَلِيطٍ أَحَقُّ. وَأُمُّ سَلِيطٍ مِنْ نِسَاءِ الْأَنْصَارِ، يَتَنَّبَأُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. قَالَ عُمَرُ: فَإِنَّهَا كَانَتْ تَزِيرُ لَنَا الْقَرَبَ يَوْمَ أُحُدٍ.

31- باب مُدَاوَاةِ

النِّسَاءِ الْجُرْحَى فِي الْغَزْوِ

1241 - عَنِ الرَّبِيعِ بِنْتِ مُعَوِذٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَسْقِي الْقَوْمَ، وَنُخْدِمُهُمْ، وَتُرَدُّ الْجُرْحَى وَالْقَتْلَى إِلَى الْمَدِينَةِ.

32- باب الْحِرَاسَةِ فِي

الْغَزْوِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1242 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ سَهْرَ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ قَالَ (لَيْتَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِي صَاحِبًا

کی آواز سنی تو آپ نے فرمایا کون ہے؟ جواب ملا میں سعد بن ابی وقاص ہوں اور آپ کی بارگاہ میں پہرہ دینے آیا ہوں پھر نبی کریم ﷺ خواہ ستراحت ہو گئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا درہم اور دینار کا بندہ تباہ ہوا اور لباس کا بندہ تباہ ہو انہیں دیا جائے تو خوش ہیں نہ دیا جائے تو ناراض ہیں اللہ کرے یہ ہلاک ہو جائیں سرنگوں ہوں اگر کائنات چھپے تو کوئی نہ نکالے اس شخص کے لیے خوش خبری ہے جس نے جہاد کے لیے گھوڑے کی باگ پکڑی ہوئی ہے بال پر گندہ اور پاؤں خاک آلود ہیں اور اگر اسے پہرے پر لگایا جائے تو پہرہ دیتا ہے اور اگر شکر کے پیچھے رکھ دیا جائے تو پیچھے ہی رہتا ہے اگر وہ اجازت مانگے تو اجازت نہ ملے، اگر وہ کسی کی سفارش کرے تو قبول نہ کی جائے۔

### جہاد میں خدمت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ خدمت کے لیے خیبر کی طرف گیا پھر جب آپ وہاں سے واپس آئے تو واحد پہاڑ نظر آیا تو فرمایا "یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم بھی اس سے محبت رکھتے ہیں۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے تو ہم میں سے زیادہ سایہ میں دی شخص تھا جس نے اپنی چادر سے سایہ کر لیا تھا جن لوگوں کا روزہ تھا انہوں نے تو کچھ کام نہ کیا اور جن کا روزہ نہ تھا انہوں نے اونٹوں کو اٹھایا انہیں کھلایا پلایا اور خدمت انجام دی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا آج تو روزہ نہ رکھنے والے کو بے گناہ ہے۔

يَخْرُسِي اللَّيْلَةَ. إِذْ سَمِعْنَا صَوْتَ سِلَاحٍ. فَقَالَ: (مَنْ هَذَا). فَقَالَ: أَنَا سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَاصٍ، جِئْتُ لَأَحْرُسَكَ. وَنَامَ النَّبِيُّ ﷺ.

1243 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

(تَعَسَّ عَبْدُ الدِّيَّانِ، وَعَبْدُ الدِّرْهِمِ وَعَبْدُ الْحَمِيصَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعَسَّ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شَيْكَ فَلَا انْتَقَشَ، طَوْبِي لِعَبْدٍ أَخَذَ بِعِتَابِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَشَعَّتْ رَأْسُهُ، مُغَبَّرَةٌ قَدَمَاهُ، إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ، إِنْ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنَ لَهُ، وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ).

### 33- باب الخِدْمَةِ فِي الْغَزْوِ

1244 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَرَجْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ أَخْدُمُهُ، فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ رَاجِعًا، وَبَدَا لَهُ أَحَدٌ قَالَ: (هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَنُحِبُّهُ).

1245 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا

مَعَ النَّبِيِّ ﷺ أَكْثَرُنَا ظِلًّا الَّذِي يَسْتَظِلُّ بِكِسَائِهِ، وَأَمَّا الَّذِينَ صَامُوا فَلَمْ يَعْمَلُوا شَيْئًا، وَأَمَّا الَّذِينَ أَفْطَرُوا فَبَعَثُوا الرِّكَابَ وَامْتَنَهُنَا وَعَاجَبُوا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (ذَهَبَ الْمُفْطِرُونَ الْيَوْمَ بِالْأَجْرِ)

34- باب فَضْلِ رَبَاطٍ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ

1246 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (رَبَاطٌ

يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللَّهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا،

وَمَوْضِعُ سَوْطٍ أَحَدِكُمْ مِنَ الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ

الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا، وَالرَّوْحَةُ يَرْوَحُهَا الْعَبْدُ فِي

سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ الْغَدَوَةُ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا

عَلَيْهَا).

76- باب مَنِ اسْتَعَانَ بِالضُّعْفَاءِ

وَالصَّالِحِينَ فِي الْحَرْبِ

1247 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (هَلْ تُنْصَرُونَ

وَلَرُزْقُونَ إِلَّا بِضَعْفَائِكُمْ).

1248 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ

يَغْزُو لِثَامٌ مِنَ النَّاسِ، فَيُقَالُ: هَلْ فِيكُمْ

مَنْ صَاحِبَ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ. فَيُفْتَحُ

عَلَيْهِ، ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَاحِبَ

أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ. فَيُفْتَحُ عَلَيْهِ،

ثُمَّ يَأْتِي زَمَانٌ فَيُقَالُ: فِيكُمْ مَنْ صَاحِبَ

صَاحِبِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَيُقَالُ: نَعَمْ.

فَيُفْتَحُ).

اللہ کی راہ میں ایک دن پہرہ دینے کی فضیلت

حضرت سہل بن سعد ساعدی سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا دنیاوی فیہا

سے بہتر ہے جنت میں کسی کو ایک کوڑا رکھنے کی جگہ کا منہ دنیا،

مانیہا سے بہتر ہے اور شام یا صبح کوئی اللہ کی راہ میں لگے تو یہ دنیا،

مانیہا سے بہتر ہے۔

جس نے لڑائی میں کمزور اور نیک

لوگوں کے ذریعہ مدد چاہی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہاری جو کچھ مدد کی جاتی

ہے اور رزق دیا جاتا ہے وہ تمہارے کمزوروں کی وجہ سے

ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ایک وقت ایسا

آئے گا کہ جب لوگ جہاد کریں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ یہ

تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو نبی کریم ﷺ کا صحبت یافتہ ہو

جواب دیا جائے گا ہاں ہاں وہ دشمنوں پر فتح پائیں گے پھر ایک

زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ پوچھیں گے کیا تم میں ایسا شخص بھی ہے

جس نے نبی کریم ﷺ کے صحابہ کی صحبت پائی ہو؟ جواب دیا

جائے گا ہاں ہاں وہ پھر دشمنوں پر فتح پائیں گے پھر ایک زمانہ ایسا

آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ کیا تم میں ایسا شخص ہے جس نے نبی

کریم ﷺ کے صحابہ کی محبت رکھنے والوں کی صحبت رکھی ہو  
جواب دیا جائے گا ہاں پس وہ پھر فتح پالیں گے۔

تیر اندازی کا شوق دلانا

حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
بدر والے دن جب ہم نے قریش کے لیے دور انھوں نے  
ہمارے لیے صفیں بنائیں فرمایا۔

جو شخص اپنی یا اپنے ساتھی کی ڈھال سے  
تحفظ حاصل کرے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ  
بنو نضیر کے مال ایسے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے جنگ کے بغیر اپنے  
رسول اللہ ﷺ کے لیے غنیمت قرار دے دیا۔ مسلمانوں نے  
اسے حاصل کرنے کے لیے گھوڑے اور اونٹ نہ دوئے تھے  
لہذا یہ مال خاص رسول اللہ ﷺ کا حق ہو۔ آپ اس میں سے  
اپنے اہل و عیال کو ایک سال کا خرچہ عنایت فرما دیتے پھر ہاتھی کو  
تھیاروں اور گھوڑوں وغیرہ کا سامان جہاد پر صرف فرماتے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں  
نے نبی کریم ﷺ کو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے علاوہ کسی شخص پر مال  
باپ قربان کرتے ہوئے نہیں دیکھا انہی کے متعلق آپ کو یہ  
فرماتے سنا کہ اے سعد تیرا روتھ میرے باپ کا پلندہ ہوں۔

تکوار پر سونے چاندی کا ملمع ہونا

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ مسلمان فتح پر فتح پاتے رہے جب تک اپنی تلواروں پر

36- باب التَّحْرِيزِ عَلَى الرَّهْيِ

1249 - عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ بَدْرٍ حِينَ صَفَّفْنَا  
لِقُرَيْشٍ وَصَفُّوا لَنَا: (إِذَا أَكْشَبُوكُمْ  
فَعَلَيْكُمْ بِالنَّبْلِ).

37- باب الْبَجْنِ وَمَنْ

يَتَتَرَسُّ بِتَرَسٍ صَاحِبِهِ

1250 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى  
رَسُولِهِ ﷺ مِمَّا لَمْ يُوجِبِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ  
بَحْثٍ وَلَا رِكَابٍ، فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
خَاصَّةً، وَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى أَهْلِهِ نَفَقَةً سَنَتِهِ، ثُمَّ  
يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي السَّلَاحِ وَالْكَرَاجِ، عُدَّةً فِي  
سَبِيلِ اللَّهِ.

1251 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا

رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُغْدِي رَجُلًا بَعْدَ سَعْدِهِ  
سَمِعْتُهُ يَقُولُ: (أُرِيدُ ذَلِكَ أَبِي وَأُمِّي).

38- باب مَا جَاءَ فِي حِلْيَةِ السُّيُوفِ

1252 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لَقَدْ

فَتَحَ الْفُتُوحَ قَوْمٌ، مَا كَانَتْ حِلْيَةُ سُيُوفِهِمْ

الذَّهَبَ وَلَا الْفِضَّةَ، إِنَّمَا كَانَتْ حِلِّيَّتُهُمُ  
الْعَلَائِقُ وَالْأُنُكُ وَالْحَدِيدُ.

39- باب مَا قِيلَ فِي دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ

وَالْقَبِيصِ فِي الْحَرْبِ

1253 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ (اللَّهُمَّ إِنِّي  
أَلْشَدُّكَ عَنْهُدَكَ وَوَعْدَكَ، اللَّهُمَّ إِن شِئْتَ لَمْ  
تُعَبِّدْ بَعْدَ الْيَوْمِ). فَأَخَذَ أَبُو بَكْرٍ بِيَدِهِ فَقَالَ  
حَسْبُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَقَدْ أَلْحَمَّتْ عَلَى رَبِّكَ،  
وَهُوَ فِي الدِّرْعِ، فَخَرَجَ وَهُوَ يَقُولُ: (سَيُهْزَمُ  
الْجَنْحُ وَيُؤْلَوْنَ الدُّبُرُ. بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ  
وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ). وَفِي رِوَايَةٍ: وَذَلِكَ يَوْمٌ  
بَنَدٌ.

سونے چاندی کا کام نہیں کرواتے تھے ان کی تواروں میں  
چمڑے رائگ اور لوہے کا معمولی کام ہوتا تھا۔

نبی کریم ﷺ کی زرہ

اور جنگی قمیص

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

اپنے خیمہ میں یہ ارشاد فرما رہے تھے اے اللہ میں تجھے تیرے  
عہد اور وعدے کا واسطہ دیتا ہوتا ہوں۔ اے اللہ عزوجل اگر تو  
چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت نہ ہو۔ ایسے میں حضرت ابو بکر  
رضی اللہ عنہ نے آپ کا ہاتھ مبارک پکڑ لیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ  
آپ کے لیے یہ کافی ہے آپ اپنے رب کی بارگاہ میں التجا پیش  
کر چکے آپ ﷺ زرہ پہنے ہوئے تھے اور یہ پڑھتے ہوئے  
باہر تشریف لائے ”اب بھگائی جاتی ہے یہ جماعت اور پیٹھ پھیر  
دیں گے بلکہ ان کا وعدہ قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سُرّی  
اور سخت کڑوی ہے“ ایک اور روایت میں ہے کہ یہ واقعہ غزوہ بدر  
کا ہے۔

جنگ میں ریشمی کپڑا پہننا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ نبی

کریم ﷺ نے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت ربیعہ  
رضی اللہ عنہ کو خارش کی وجہ سے ریشمی قمیص پہننے کی اجازت مرحمت  
فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان دونوں نے نبی

کریم ﷺ کی خدمت میں جوؤں کی شکایت کی تو آپ نے  
انہیں ریشمی لباس پہننے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

40- باب الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ

1254 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ  
وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِي حَرِيرٍ، مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ  
بِهِمَا.

1255 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُمَا شَكَوَا إِلَى

النَّبِيِّ ﷺ يَعْزِي الْقَبْلَ فَأَرْخَصَ لَهُمَا فِي  
الْحَرِيرِ



## جنگ روم کے متعلق جو کہا گیا اس کا بیان

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا میری امت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جہاد کریں گے ان کے لیے جنت واجب ہے حضرت ام حرام عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ کیا میں انہی میں سے ہوں فرمایا ہاں تم ان ہی میں ہوں ام حرام پوچھا کہتی ہیں پھر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت کا وہ پہلا لشکر جو قیصر روم کے پایہ تخت میں جنگ کرے گا اس کی مغفرت فرمادی گئی ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا میں ان ہی میں سے ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا نہیں۔

## یہودیوں سے جنگ

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم یہودیوں سے جنگ کرو گے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی کسی پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ کہہ دے گا اے عبد اللہ یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر ڈالو ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے پھر راوی نے باقی حدیث کو ذکر کیا۔

## ترکوں سے جنگ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک تم ترکوں سے جنگ نہ کرو ان کی آنکھیں چھوٹی چہرے سرخ اور ناک چھنی ہے گویا ان کے چہرے چوڑی ڈھل کی طرح ہیں نیز قیامت

## 41- باب مَا قِيلَ فِي قِتَالِ الرُّومِ

1256 - عَنْ أُمِّ حَرَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهَا سَمِعَتْ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَوْجَبُوا). قَالَتْ أُمُّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنَا فِيهِمْ. قَالَ (أَنْتِ فِيهِمْ). قَالَتْ: ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَوَّلُ جَيْشٍ مِنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ مَدِينَةَ قَيْصَرَ مَغْفُورٌ لَهُمْ). فَقُلْتُ: أَنَا فِيهِمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ (لَا).

## 42- باب قِتَالِ الْيَهُودِ

1257 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (تُقَاتِلُونَ الْيَهُودَ حَتَّى يَخْتَبِئَ أَحَدُهُمْ وَرَاءَ الْحَجَرِ فَيَقُولُ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا يَهُودِيٌّ وَرَأَيْتُ فَاقْتُلْهُ). وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا الْيَهُودَ) وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

## 43- باب قِتَالِ التُّرْكِ

1258 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا التُّرْكَ، صِغَارَ الْأَعْيُنِ، حُمْرَ الْوُجُوهِ، ذُلْفَ الْأُنُوفِ، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ

قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

مشرکین کے لیے ہزیمت

اور زلزلے کی دعا

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے غزوہ احزاب کے دن یہ دعا مانگی اے اللہ عزوجل کتاب نازل فرمانے والے جلد حساب لینے والے کافروں کو بکھیر دے انہیں ہزیمت سے دوچار کر دے اور ان کے پاؤں میدان سے اکھاڑ دے۔

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ کچھ یہودی بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے اور کہا السام علیک یعنی تم پر موت آئے تو میں نے ان پر لعنت کی آپ نے فرمایا تمہیں کیا ہو گیا؟ میں عرض گزار ہوئی ان لوگوں نے جو کہا وہ آپ نے نہیں سنا آپ نے فرمایا تم نے نہیں سنا جو میں نے کہا دیا تھا یعنی سیکم تم پر ہو۔

مشرکین کے لیے دعا ہدایت

برائے تالیف

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ طفیل بن عمرو دوسیؓ اور اس کے ساتھی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور قبول اسلام سے انکار کر دیا لہذا آپ ان کی بربادی کی دعا کیجیے آپ سے کہا گیا کہ قبیلہ دوس ہلاک ہو گیا لیکن آپ نے فرمایا اے اللہ دوس کو ہدایت عطا فرما اور

الْمُطَرَّقَةُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا يَغَالُهُمُ الشَّعْرُ).

44- باب الدُّعَاءِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ

بِالْهَزِيمَةِ وَالزَّلْزَلَةِ

1259 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: دَعَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ عَلَى الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ (اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ، اللَّهُمَّ اهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اللَّهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلِّزْلَهُمْ).

1260 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

الْيَهُودَ دَخَلُوا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: السَّامُ عَلَيْكَ. فَلَعَنَهُمْ. فَقَالَ: (مَا لَكُمْ؟). قُلْتُ: أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوا؟ قَالَ: (أَوَلَمْ تَسْمَعْ مَا قُلْتُ وَعَلَيْكُمْ).

45- باب الدُّعَاءِ لِلْمُشْرِكِينَ

بِالْهُدَى لِيَتَأَلَّفَهُمْ

1261 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَدِمَ طَفِيلُ بْنُ عَمْرِو الدَّوْسِيُّ وَأَصْحَابُهُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ دَوْسًا عَصَتْ وَأَبَتْ، فَادْعُ اللَّهَ عَلَيْهَا. فَقِيلَ: هَلَكْتُ دَوْسٌ، قَالَ (اللَّهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَابْتَهِمْ).

انہیں دین کی طرف لے آ۔

نبی کریم ﷺ کا اسلام  
اور تصدیق نبوت کی  
دعوت دینا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو جنگ خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا ہے یہ جھنڈا اب میں ایسے شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ ﷻ دے گا لوگ کھڑے ہو گئے اس امید میں کہ دیکھیں جھنڈا کس کو ملتا ہے صبح ہوئی تو ہر شخص کو یہ ہی امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا مگر آپ ﷺ نے فرمایا علی کہاں ہے؟ عرض کی گئی وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں آپ کے حکم پر انہیں ہدایا گیا تو آپ ﷺ نے اپنا العاب دہن ان کی دونوں آنکھوں میں لگا دیا جس سے وہ فوراً صحت یاب ہو گئے گویا ان کو شکایت ہی نہ تھی۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہم ان سے لڑیں گے یہاں تک کہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا پس جب تم آہستگی سے ان کے میدان جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دو اور ان کے فرائض سے انہیں آگاہ کرو اللہ کی قسم اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو وہ تمہارے لیے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

جنگ کا مقام ظاہر

نہ کرنا اور جمعرات کو

سفر کرنا

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

46- باب دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى الْإِسْلَامِ  
وَالنُّبُوَّةِ، وَأَنْ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ  
بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ.

1262 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ: (لَأُعْطِينَ  
الرَّايَةَ رَجُلًا يَفْتَحُ اللَّهُ عَلَى يَدَيْهِ). فَقَامُوا  
يَرْجُونَ لِدَلِيلِكَ أَتَيْتُهُمْ يُعْطَى، فَعَدَّوْا وَكُلُّهُمْ  
يَرْجُو أَنْ يُعْطَى فَقَالَ: (أَيْنَ عَلِيٌّ). فَقِيلَ  
يَشْتَكِي عَيْنَيْهِ، فَأَمَرَ فَدُعِيَ لَهُ، فَبَصَقَ فِي  
عَيْنَيْهِ، فَبَرَأَ مَكَانَهُ حَتَّى كَانَتْ لَهُ لَمْ يَكُنْ بِهِ شَيْءٌ  
فَقَالَ: نُقَاتِلُهُمْ حَتَّى يَكُونُوا مِثْلَنَا. فَقَالَ:  
(عَلَى رِسْلِكَ حَتَّى تَنْزِلَ بِسَاحَتِهِمْ، ثُمَّ  
ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، وَأَخْبِرْهُمْ بِمَا يَجِبُ  
عَلَيْهِمْ، فَإِنَّ اللَّهَ لَأَنْ يُهْدِيَ بِكَ رَجُلٌ وَاحِدٌ خَيْرٌ  
لَكَ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ).

47- باب مَنْ أَرَادَ غَزْوَةً فَوَرَّى

بِغَيْرِهَا، وَمَنْ أَحَبَّ الْخُرُوجَ

إِلَى السَّفَرِ يَوْمَ الْحَيْدِيسِ.

1263 - عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: لَقَلَّهَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ إِذَا  
خَرَجَ لِي سَفَرٍ إِلَّا يَوْمَ الْخَيْبِ

#### 48- باب التَّوْدِيعِ

1264 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْثٍ، وَقَالَ لَنَا:  
(إِنْ لَقِيتُمْ فَلَانًا وَفُلَانًا) لِرَجُلَيْنِ مِنْ  
قُرَيْشٍ سَمَاهُمَا - فَخَرَّقُوهُمَا بِالنَّارِ. قَالَ: ثُمَّ  
أَتَيْنَاهُ نُودَعُهُ حِينَ أَرَدْنَا الْخُرُوجَ فَقَالَ: (إِنِّي  
كُنْتُ أَمَرْتُكُمْ أَنْ تُخَرِّقُوا فَلَانًا وَفُلَانًا بِالنَّارِ،  
وَإِنَّ النَّارَ لَا يُعَذِّبُ بِهَا إِلَّا اللَّهُ، فَإِنْ  
أَخَذْتُمُوهُمَا فَاقْتُلُوهُمَا).

#### 49- باب السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ لِلْإِمَامِ

1265 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ حَقٌّ مَا لَمْ  
يُؤْمَرْ بِالتَّعَصُّيَةِ، فَإِذَا أُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ  
وَلَا طَاعَةَ).

#### 50- باب يُقَاتِلُ مِنْ

#### وَرَاءَ الْإِمَامِ وَيُتَّقِي بِهِ

1266 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (تَمَحُّنُ الْآخِرُونَ  
الشَّاقِقُونَ) وَيَقُولُ: (مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ  
اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ. وَمَنْ يُطِيعِ  
الْأَمِيرَ فَقَدْ أَطَاعَنِي. وَمَنْ يَعِصِ الْأَمِيرَ فَقَدْ

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کسی سفر کا ارادہ کرتے تو بے تے  
علاوہ دوسرے دنوں میں تم اشرف لے جایا کرتے تھے۔

#### الوداع کہنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ہمیں کسی لشکر کے ساتھ بھیجا اور ہم سے فرمایا اگر تم قریش کے  
فلاں فلاں دو آدمیوں کو پاؤ تو انہیں پکڑ کر زندہ آگ میں جلا دینا  
آپ نے ان کا نام بھی لیا تھا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں  
کہ پھر ہم سفر میں جانے لگے تو آپ کے پاس رخصت کے لیے  
آئے آپ نے فرمایا میں نے تم سے کہا تھا کہ فلاں فلاں کو  
آگ میں جلا دینا لیکن آگ سے عذاب اللہ تعالیٰ ہی دے گا  
لہذا تم اگر انہیں پاؤ تو قتل کر دینا۔

#### امام کی بات سننا اور اطاعت کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے  
بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ”امام کی بات سننا اور ماننا  
ضروری ہے جب تک وہ معصیت کا حکم نہ دے۔ گروہ کسی نافرمانی  
کا حکم دے تو نہ اس کی بات سنو اور نہ ہی اس کی وہ بات مانو۔“

#### امام کے پیچھے لڑنا اور اس کے

#### ذریعے پناہ مانگنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول  
اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ ہم لوگ بعد میں آنے والے ہیں  
مگر مرتبہ میں سب پر سبقت لے جانے والے ہیں نیز آپ نے  
فرمایا جس نے میرا حکم مانا اس نے اللہ تعالیٰ کا حکم مانا اور جس  
نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے

میرا حکم ماننا تو بلاشبہ اس نے میرا حکم مانا اور جو شخص میری نافرمانی کرے گا تو بلاشبہ اس نے میری نافرمانی کی اور بے شک امام تو ڈھال کی طرح ہے جس کے زیر سایہ جنگ کی جاتی ہے اور اس کے ذریعہ ہی دفاع کیا جاتا ہے اگر وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے کوئی حکم دے اور انصاف کرے تو اسے ثواب ملے گا اور اگر اس کے برعکس کرے گا تو اس کے سبب گناہ گار ہو گا۔

### جنگ سے فرار نہ ہونے کی بیعت کرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا بیعت رضوان کے بعد آئندہ سال جب دوبارہ وہاں لوٹے تو ہم میں سے کوئی دو افراد بھی بال تفاق اس درخت کو شناخت نہ کر سکے کہ وہ کون سا درخت تھا جس کے نیچے ہم نے بیعت کی تھی وہ اللہ کی طرف سے رحمت تھا پوچھا گیا کہ آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے کس بات پر بیعت لی تھی کیا موت پر! انہوں نے کہا نہیں بلکہ ن سے ثابت قدم رہنے کی بیعت کی تھی۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ زمانہ حرا میں ایک شخص میرے پاس آیا اس نے کہا کہ حنظلہ کا بیٹا لوگوں سے مر ملنے پر بیعت لے رہے ہیں تو انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ کے بعد ہم کس سے اس شرط پر بیعت نہیں کریں گے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے بیعت کی اور اس کے بعد ایک درخت کے سائے میں چلا گیا جب ہجوم کم ہوا تو آپ نے فرمایا

عَصَانِي، وَإِنَّمَا الْإِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتِلُ مِنْ وَرَائِهِ وَيُتَّقَى بِهِ، فَإِنْ أَمَرَ بِتَقْوَى اللَّهِ وَعَدْلٍ، فَإِنَّ لَهُ بِذَلِكَ أَجْرًا، وَإِنْ قَالَ بِغَيْرِهِ، فَإِنَّ عَلَيْهِ مِنْهُ.

### 51- بَابُ الْبَيْعَةِ فِي الْحَرْبِ أَنْ لَا يَفِرُّوا

1267 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: رَجَعْنَا مِنَ الْعَامِ الْبُقِيلِ فَمَا اجْتَمَعَ مِنَّا اثْنَانِ عَلَى الشَّجَرَةِ الَّتِي بَايَعْنَا تَحْتَهَا، كَانَتْ رَحْمَةً مِنَ اللَّهِ. قِيلَ لَهُ عَلَى أَمِي شَيْءٍ بَايَعَهُمْ، عَلَى الْمَوْتِ؟ قَالَ: لَا، بَايَعَهُمْ عَلَى الصَّبْرِ.

1268 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ زَمَنُ الْحَرَّةِ أَتَاهُ آبُ فَقَالَ لَهُ إِنَّ ابْنَ حَنْظَلَةَ يُبَايِعُ النَّاسَ عَلَى الْمَوْتِ. فَقَالَ: لَا أُبَايِعُ عَلَى هَذَا أَحَدًا بَعْدَ رَسُولِ

اللَّهِ ﷺ.

1269 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ ثُمَّ عَدَلْتُ إِلَى ظِلِّ الشَّجَرَةِ، فَلَمَّا خَفَّ النَّاسُ قَالَ: يَا ابْنَ



الْأَكُوْعُ، أَلَا تُبَايِعُ). قَالَ قُلْتُ: قَدْ بَايَعْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ (وَأَيْضًا). فَبَايَعْتُهُ الثَّانِيَةَ. قِيلَ لَهُ: يَا أَبَا مُسْلِمٍ، عَلَى أَمْرِ شَيْءٍ كُنْتُمْ تُبَايِعُونَ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: عَلَى الْمَوْتِ.

1270 - عَنْ مُجَاشِعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَأَخِي فَقُلْتُ: بَايَعْنَا عَلَى الْهَجْرَةِ، فَقَالَ: (مَضَتِ الْهَجْرَةُ لِأَهْلِهَا). فَقُلْتُ: عَلَامَ تُبَايَعْنَا؟ قَالَ: (عَلَى الْإِسْلَامِ وَالْجِهَادِ).

52- باب عَزْمِ الْإِمَامِ عَلَى

النَّاسِ فِي مَا يُطِيقُونَ

1271 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَقَدْ أَتَانِي الْيَوْمَ رَجُلٌ فَسَأَلَنِي عَنْ أَمْرِ مَا كَرَيْتُ مَا أُرَدُّ عَلَيْهِ، فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلًا مُؤَدِيًا لَشَيْطَانٍ، يَخْرُجُ مَعَ أَمْرَانِي فِي الْمَغَازِي، فَيَعِزُّمُ عَلَيْنَا فِي أَشْيَاءَ لَا تُحْصِيهَا. فَقُلْتُ لَهُ: وَاللَّهِ مَا أَذْرِي مَا أَقُولُ لَكَ إِلَّا أَنَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَعَسَى أَنْ لَا يَعِزُّمَ عَلَيْنَا فِي أَمْرِ إِلَّا مَرَّةً حَتَّى نَفْعَلَهُ، وَإِنْ أَحَدَكُمَا لَنْ يَزَالَ بِخَيْرٍ مَا اتَّقَى اللَّهَ، وَإِذَا شَكَّ فِي نَفْسِهِ شَيْءٌ سَأَلَ رَجُلًا فَشَفَاهُ مِنْهُ، وَأَوْشَكَ أَنْ لَا تَهْدُوهُ، وَالَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ مَا أَذْكُرُ مَا غَبَرَ مِنْ

اے ابن اکوع کیا تم بیعت نہیں کرو گے؟ سلمہ بن اکوع کہتے ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں تو بیعت کر چکا ہوں پھر آپ نے فرمایا تو پھر یہی لہذا میں نے آپ سے دوسری دفعہ بھی بیعت کر لی پھر ان سے کس نے دریافت کیا کہ تم نے اس دن کس بات پر بات بیعت کی تھی؟ فرمایا موت پر۔

حضرت مجاشع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بھائی کو لے کر نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا کہ آپ ہم سے ہجرت پر بیعت لے لیجیے آپ ﷺ نے فرمایا ہجرت تو اہل ہجرت پر ختم ہو چکی ہے میں عرض گزار ہوا پھر ہم کس بات پر آپ سے بیعت کریں؟ فرمایا: ”اسلام اور جہاد پر“

امام کا حسب استطاعت

لوگوں پر بوجھ ڈالنا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دن کسی شخص نے آ کر مجھ سے ایک مسئلہ پوچھا لیکن میری سمجھ میں نہ آیا کہ اس کا کیا جواب دوں؟ وہ کہنے لگا ملاحظہ تو فرمائیے کہ ایک مسیحی شخص برضا و رغبت اپنے سرداروں کے ساتھ جہاد کے لیے نکلتا ہے پس سردار چند باتوں میں ایسے احکام دیتا ہے جن پر عمل نہیں کر سکتے میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں تمہیں کیا جواب دوں کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ جاتے تھے تو آپ ہمیں ایک مرتبہ حکم دیتے تو ہم کر لیتے ورنہ شک تم میں سے ہر وہ شخص اچھا رہے گا جو اللہ سے ڈرتا رہے جب تم میں سے کسی شخص کے دل میں شک ہوا ہو تو وہ کسی ایسے شخص سے دریافت کرے جو اس کو تسلی کرادے لیکن عنقریب تمہیں یہ



آدمی نہ مل سکے گا قسم ہے اس ذات کی جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس وقت جان لینا کہ دنیا کی مثالیں حوض کی طرح ہے جس کا صاف پانی پی لیا گیا اور گندا پانی باقی رہ گیا ہے۔

نبی کریم ﷺ اگر صبح کے وقت

جہاد نہ کرتے تو سورج

ڈھلنے سے پہلے ابتدا نہ فرماتے

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی جیٹھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کسی جہاد کے موقع پر جس میں دشمن سے مقابلہ ہوا انتظار کیا یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا پھر آپ لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا لوگو دشمن سے مقابلہ کی آرزو نہ کرو بلکہ اللہ سے سلامتی مانگو اور جب مقابلہ ہو جائے تو ثابت قدم رہو اور خوب جان لو کہ جنت تنواروں کے سایہ میں ہے پھر آپ ﷺ نے یوں دعا کی کہ اے اللہ کتب نازل فرمانے والے باقی دعا پہلے گزر چکی ہے (۱۲۶۳)

اجرت پر جہاد کرنے والے

حضرت یعلیٰ بن امیہ جیٹھا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک آدمی کو اجرت پر رکھا تھا وہ ایک شخص سے لڑ پڑا ان دونوں میں ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور جب دوسرے نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچی تو اس کے گلے دانت توڑ ڈالے تو وہ بارگاہ نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر بدے کا طلب گار ہوا تو آپ نے اس کو ضائع قرار دیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا یہ ہاتھ تمہارے میں منہ رہنے لگتا اور تم ادب کی طرح اسے چباتے رہتے۔

الدُّنْيَا إِلَّا كَالشَّعْبِ شَرِبَ صَفْوُهُ وَبَقِيَ كَدْرُهُ.

53- بَابُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا لَمْ

يُقَاتِلْ أَوَّلَ النَّهَارِ آخَرَ الْقِتَالِ

حَتَّى تَزُولَ الشَّمْسُ.

1272- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا أَنْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ قَالَ (أَيُّهَا النَّاسُ لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ، وَسَلُّوْا اللَّهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا، وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ: اللَّهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ إِلَى آخِرِهِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِيَ الدُّعَاءِ.

54- بَابُ الْأَجِيرِ

1273- عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: اسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا، فَقَاتَلَ رَجُلًا، فَعَضَّ أَحَدُهُمَا يَدَ الْآخَرِ فَأَنْزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ، وَنَزَعَ ثَنِيَّتَهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَهْدَرَهَا فَقَالَ: (أَيْدِفُ يَدَهُ إِلَيْكَ فَتَقْضِيهَا كَمَا يَقْضُمُ الْفَحْلُ)

55- باب مَا قِيلَ فِي لَوَاءِ النَّبِيِّ ﷺ

1274 - عَنْ الْعَبَّاسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِيُزَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَا هُنَا أَمْرُكَ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تَرْكَزَ الرَّايَةَ.

56- باب قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ (نُصِرْتُ

بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ)

1275 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (بُعِثْتُ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، فَبَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ بِمِفَاتِيحِ خَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَتْ فِي يَدِي). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَقَدْ ذَهَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنْتُمْ تَنْتَشِلُونَهَا.

57- باب حَمْلِ الزَّادِ فِي الْغَزْوِ وَقَوْلِ

اللَّهِ تَعَالَى (وَتَزَوَّدُوا فَإِنَّ

خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوَى)

1276 - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

صَنَعْتُ سَفْرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ حِينَ أَرَادَ أَنْ يُهَاجِرَ إِلَى الْمَدِينَةِ. قَالَتْ فَلَمْ نَجِدْ لِسَفَرَتِهِ وَلَا لِسِقَائِهِ مَا نَرْبِطُهُمَا بِهِ، فَقُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ: وَإِنَّهُ مَا أَجِدُ شَيْئًا أَرْبِطُ بِهِ إِلَّا نِطَاقِي قَالَ فَسُقِّيهِ بِاشْنَيْنِ، فَأَرْبِطِيهِ بِوَاجِدٍ لِسِقَاءٍ وَبِالْآخِرِ السَّفْرَةَ فَفَعَلْتُ، فَمَسِكَ سُمَيْتُ ذَاتَ النِّطَاقَيْنِ.

نبی کریم ﷺ کے جھنڈے کا بیان

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہیں اس جگہ جھنڈا نصب کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان میری ایک ماہ کی مسافت تک کے رعب سے مدد کی گئی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جوامع الکلم دے کر مبعوث کیا گیا اور ہذریعہ رعب میری مدد کی گئی ایک دن جب میں سو رہا تھا میرے پاس زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں لائیں گئیں اور میرے ہاتھ میں دے دی گئیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ تو تشریف لے گئے اب تم ان خزانوں کو نکال رہے ہو۔

جہاد میں زار راہ ساتھ رکھنا اور اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے "اور تو شہ ساتھ لو کہ سب سے

بہتر تو شہ پرہیز گاری ہے"

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا تو میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کا زاد راہ تیار کیا وہ فرماتی ہیں کہ جب مجھے آپ کا تو شہ اور پانی کے مشینے کو باندھنے کے لیے کوئی چیز نہ ملی تو میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا اللہ عزوجل کی قسم مجھے اپنے کربند کے علاوہ باندھے کے لیے کوئی چیز نہیں ملتی تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم اپنے کربند کے دو حصے کر لو ایک سے پانی کا مشینہ باندھو اور دوسرے سے تو شہ۔

میں نے ایسا ہی کیا اسی لیے میرا نام دو کمر بندوں والی پڑ گیا۔

گدھے پر دو آدمیوں کا سوار ہونا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک گدھے پر سوار ہوئے جس کی زین پر چادر پڑی ہوئی تھی اور اسامہ کو اپنے پیچھے بٹھالیا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ بلندی کی جانب سے تشریف لائے تو آپ اپنی سواری پر اپنے ساتھ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو سوار کیے ہوئے تھے حضرت بلال اور حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہما آپ کے ساتھ تھے حضرت عثمان کعبہ کے کلید برداروں میں تھے آپ مسجد میں تشریف فرما ہوئے اور خانہ کعبہ کی کنجیاں مانے کا حکم فرمایا پھر کعبہ کھولا گیا اور رسول اللہ ﷺ اس میں داخل ہوئے باقی حدیث پہلے (۳۱۷) گزر چکی ہے۔

دشمن کی زمین کی طرف قرآن کریم

لے کر جانا مکروہ ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن پاک ساتھ لے کر دشمن کی زمین پر سفر کرنے سے منع فرمایا۔

تکبیر زیادہ بند

آواز سے پڑھنا

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے جب ہم کسی بلندی پر چڑھتے تو اللہ عزوجل سے لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہتے پس نبی کریم ﷺ سے فرمایا

58- باب الردف علی الحمار

1277 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى إِكَاْفٍ عَلَيْهِ قَطِيفَةٌ، وَأُرْدَفَ أُسَامَةُ وَرَأَاهُ.

1278 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَقْبَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ مِنْ أَعْلَى مَكَّةَ عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُرْدِفًا أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، وَمَعَهُ بِلَالٌ وَمَعَهُ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ مِنَ الْحَبَابَةِ، حَتَّى أَتَاخَ فِي الْمَسْجِدِ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْتِيَ بِمِفْتَاحِ الْبَيْتِ، فَفَتَحَ وَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَبَاقِي الْحَدِيثِ قَدْ تَقَدَّمَ.

59- باب كراهية السفر

بِالْمَصَاحِفِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ

1279 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ نَهَى أَنْ يُسَافَرَ بِالْقُرْآنِ إِلَى أَرْضِ الْعَدُوِّ.

60- باب ما يكره من

رَفْعِ الصَّوْتِ بِالتَّكْبِيرِ

1280 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَكُنَّا إِذَا أَشْرَفْنَا عَلَى وَادٍ هَلَلْنَا وَكَلَّلْنَا ارْتَفَعَتْ

اے لوگو! اپنی جانوں پر ترس کھاؤ کیونکہ تم بہرے یا غائب کو نہیں  
پکار رہے ہو وہ تو تمہارے ساتھ ہے بے شک وہ سنا ہے اور  
قریب ہے۔

وادی میں اترتے وقت تسبیح پڑھنا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہم  
بلندی پر چڑھتے تو اللہ اکبر کہتے اور جب ہم نشیب کی طرف  
اترتے تو سبحان اللہ کہتے تھے۔

مسافر کی عبادات اس قدر لکھی جاتی ہیں  
جو وہ حالت اقامت میں کرتا تھا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار ہو جائے یا سفر  
کرے تو اس کے لیے اتنی ہی عبادات لکھی جاتی ہیں جتنی وہ  
بحالت اقامت اور صحت میں کرتا تھا۔

تہا چلنا پھرنا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تہا سفر کرنے کا جو  
نقصان مجھے معلوم ہے وہ اگر لوگوں کو معلوم ہو جائے تو کوئی سوار  
بھی رات کو تہا سفر نہ کرے۔

والدین کی اجازت سے جہاد

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا  
اور جہاد کی اجازت طلب کی آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا  
تمہارے والدین حیات میں اس نے عرض کی جی ہاں

أَمْوَائُنَا، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (يَا أَيُّهَا النَّاسُ  
ارْبِعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، فَإِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصَمَّ  
وَلَا غَائِبًا، إِنَّهُ مَعَكُمْ، إِنَّهُ سَمِيعٌ قَرِيبٌ).

61- باب التَّسْبِيحِ إِذَا هَبَطَ وَادِيًا

1281- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا إِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا،  
وَإِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا.

62- باب يُكْتَبُ لِلْمُسَافِرِ مِثْلُ

مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي الْإِقَامَةِ

1282- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ  
سَافَرَ، كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا  
صَحِيحًا).

63- باب السَّيْرِ وَحْدَهُ

1283- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي  
الْوَحْدَةِ مَا أَعْلَمُوا، مَا سَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ  
وَاحِدَةٍ).

64- باب الْجِهَادِ بِإِذْنِ الْأَبَوَيْنِ

1284- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ  
فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ، فَقَالَ: (أَحْيِ وَالِدَاكَ).  
قَالَ نَعَمْ، قَالَ (فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ).

آپ ﷺ نے فرمایا ان کی خدمت کرو۔ یہی تمہارا جہاد ہے۔

اونٹ کی گردن میں

گھنٹی وغیرہ باندھنا

حضرت ابو بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سزا میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے جب سب لوگ اپنی اپنی خواب گاہوں میں چلے گئے تو رسول اللہ ﷺ سے یک قاصد کے ذریعے حکم بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں کوئی بندھی تانت وغیرہ نہ رہے اگر ہے تو کاٹ دی جائے۔

لشکر جہاد میں نام

لکھوانے کے بعد

عذر پیش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ تنہائی میں نہ رہے اور نہ کوئی عورت بغیر محرم کے سفر کرے یہ سن کر ایک آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرا نام فلاں فلاں جہاد کے لیے لکھ لیا گیا ہے لیکن میری بیوی حج کرنے جا رہی ہے آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ، اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔

قیدیوں کو پابند سلاسل کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا معاملہ کیسا عجیب بنایا جو زنجیریں پہنے ہوئے جنت میں داخل ہوتے ہیں۔

65- باب مَا قِيلَ فِي الْجَرَسِ

وَنُحْوِهِ فِي أَعْنَاقِ الْإِبِلِ

1285- عَنْ أَبِي بَشِيرٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَصْفَارِهِ - وَالنَّاسُ فِي مَبِيتِهِمْ. فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا أَنْ لَا يَبْقَيْنَ فِي رَقَبَةٍ بَعِيرٍ قِلَادَةً مِنْ وَتَرٍ أَوْ قِلَادَةً إِلَّا قُطِعَتْ.

66- باب مَنْ اكْتَتَبَ فِي جَيْشٍ

فَخَرَجَتْ أَمْرَأَتُهُ حَاجَّةً، وَكَانَ

لَهُ عُدْرٌ، هَلْ يُؤْذَنُ لَهُ؟

1286- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ (لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَأَةٍ، وَلَا تُسَافِرَنَّ أَمْرَأَةٌ إِلَّا وَمَعَهَا مُحْرَمٌ). فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اكْتَتَبْتُ فِي غَزْوَةٍ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتْ أَمْرَأَتِي حَاجَّةً. قَالَ: (الْهَبْ فَخُجَّ مَعَ أَمْرَأَتِكَ).

67- باب الْأَسَارَى فِي السَّلَاسِلِ

1287- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (عَجِبَ اللَّهُ مِنْ قَوْمٍ يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ فِي السَّلَاسِلِ).

## 68- باب أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ فِي صَبَابِ الْوِلْدَانِ وَالذَّرَارِيِّ

1288 - عَنْ الصَّعْبِ بْنِ جَثَامَةَ رَضِيَ  
اللهُ عَنْهُ قَالَ: مَرَّ بِي النَّبِيُّ ﷺ بِالْأَيَّاءِ أَوْ  
بِوَدَّانَ. وَسُئِلَ عَنْ أَهْلِ الدَّارِ يُبَيِّتُونَ مِنَ  
الْمُشْرِكِينَ، فَيُصَابُ مِنْ نِسَائِهِمْ وَذَرَارِيِّهِمْ  
قَالَ: (هُمْ مِنْهُمْ). وَتَمِيعُهُ يَقُولُ: (لَا حِمَى  
إِلَّا لِلَّهِ وَلِرَسُولِهِ ﷺ).

## شب خون کے وقت سونے ہوتے بچوں اور عورتوں کا قتل کرنا

حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا ایوان یا ودان کے مقام میں میرے  
پاس سے گزرے تو ان سے پوچھا گیا کہ جن مشرکین سے لڑائی  
ہے شب خون میں اگر ان کی عورتوں اور بچوں کو مارا جائے تو یہ  
ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بھی تو ان ہی میں سے ہیں اور میں  
نے آپ کو یہ بھی فرماتے سنا کہ سرکاری چڑاہ گاہیں اللہ عزوجل  
اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے علاوہ کسی کے لیے نہیں۔

## جنگ میں بچوں کا قتل کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
کریم ﷺ کے کسی جہاد میں ایک عورت مقتول پائی گئی تو رسول  
اللہ ﷺ نے عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمادیا۔

## 69- باب قَتْلُ الصَّبِيَّانِ فِي الْحَرْبِ

1289 - عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّ امْرَأَةً وَجَدَتْ فِي بَعْضِ مَغَارِي  
النَّبِيِّ ﷺ مَقْتُولَةً، فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَتْلَ  
النِّسَاءِ وَالصَّبِيَّانِ.

## اللہ تعالیٰ کے عذاب کی طرح عذاب نہ دو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہیں خبر ملی ہے  
کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگوں کو آگ میں جلا رہے تو انہوں  
نے فرمایا اگر ان کی جگہ میں ہوتا تو انہیں ہرگز نہ جلاتا کیونکہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرح کسی کو عذاب نہ دو  
ہاں میں ان کو قتل کروادیتا جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ  
جو اپنا دین بدلے تو اسے قتل کر دو۔

## باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

## 70- باب لَا يُعَذَّبُ بِعَذَابِ اللهِ

1290 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا:  
لَمَّا بَغَّهْهُ أَنَّ عَبِيًّا رَضِيَ اللهُ عَنْهُ حَرَّقَ قَوْمًا  
بِالنَّارِ، فَقَالَ: لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحْرِقْهُمْ، لِأَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا تُعَذَّبُوا بِعَذَابِ اللهِ).  
وَلَقَتْلُهُمْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ  
فَاقْتُلُوهُ).

## 71- باب

1291 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ



قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (قَرَصَتْ  
نَمْلَةٌ نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، فَأَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ  
فَأُحْرِقَتْ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ: أَنْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ  
أُحْرِقْتَ أُمَّةً مِنَ الْأُمَمِ تُسَبِّحُ اللَّهَ).

فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ انبیاء  
میں سے کسی نبی کو ایک چیونٹی نے کاٹ لیا تو ان کے حکم پر  
چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی جانب وحی  
بھیجی کہ تمہیں ایک چیونٹی نے کاٹا لیکن تم نے ان کی پوری  
جماعت ہی کو جلا دیا جو اللہ کی تسبیح کرتی تھیں۔

## 72- باب حَرْقِ الدُّورِ وَالنَّخِيلِ

1292 - عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَلَا تُرِيحُنِي مِنْ ذِي  
الْخَلَصَةِ). وَكَانَ بَيْتًا فِي خَشْعَمَ يُسْتَوِي كَعْبَتَهُ  
الْيَمَانِيَّةَ قَالَ فَأَنْطَلَقْتُ فِي خَمْسِينَ وَمِائَةً  
فَارِيسٍ مِنْ أَمْحَسَ، وَكَانُوا أَصْحَابَ خَيْلٍ  
وَكُنْتُ لَا أَتُبْتُ عَلَى الْخَيْلِ فَضَرَبَ فِي  
صَدْرِي حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ أَصَابِعِهِ فِي صَدْرِي  
وَقَالَ: (اللَّهُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِيًا مَهْدِيًا).  
فَأَنْطَلَقْتُ إِلَيْهَا فَكَسَرَهَا وَحَرَّقَهَا، ثُمَّ بَعَثَ إِلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُهُ، فَقَالَ رَسُولُ جَرِيرٍ:  
وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا جِئْتُكَ حَتَّى تَرَكْتُهَا  
كَأَنَّهَا جَمَسٌ أَجْوَفٌ، أَوْ أَجْرَبٌ. قَالَ: فَبَارَكَ فِي  
خَيْلِ أَمْحَسَ وَرِجَالِهَا خَمْسَ مَرَّاتٍ.

مکانات اور باغات کو جلانا  
حضرت جریر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ رسول  
اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ تم مجھے ذی الخلصہ سے رست  
کیوں نہیں دیتے؟ اور وہ قبیلہ خشم میں ایک گھر تھا جسے کعبہ  
یمانیہ کہا جاتا تھا حضرت جریر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بنی احمس  
کے ڈیڑھ سو سواروں کو لے کر روانہ ہو گیا جو سارے ہی  
گھوڑوں پر سوار تھے لیکن میرے پاؤں گھوڑے پر جم نہیں  
رہے تھے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک میرے سینے پر مارا جس  
سے میں نے آپ کی انگلیوں کے نشان اپنے سینے پر دیکھے اور  
آپ نے دعا کی اے اللہ اسے ثابت قدمی عطا فرما، اسے  
ہدایت کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنادے پس ہم اس کی  
جانب روانہ ہوئے اور اس کو توڑ کر جلا دیا پھر رسول اللہ ﷺ کو  
ایک آدمی کے ذریعے اس کی خبر دی۔ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کے  
قاصد نے بیان کیا کہ اس ذات کی قسم جس نے آپ ﷺ کو  
حق کے ساتھ مبعوث کیا میں آپ کے پاس اس وقت آیا ہوں  
جب وہ خارش اونٹ کی طرح ہو گیا تھا وہ بیان کرتے ہیں کہ  
آپ ﷺ نے قبیلہ احمس کے گھوڑوں اور آدمیوں کے حق میں  
دعا کے برکت پانچ مرتبہ فرمائی۔

## 73- باب الْحَرْبِ خُدْعَةً

1293- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (هَلَكَ كِسْرَى ثُمَّ لَا يَكُونُ كِسْرَى بَعْدَهُ، وَقَيْصَرٌ لَيَهْلِكَنَّ ثُمَّ لَا يَكُونُ قَيْصَرٌ بَعْدَهُ، وَلَتُقْسَمَنَّ كُنُوزُهَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ).

1294- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ الْحَرْبِ خُدْعَةً.

## 74- باب مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّنَازُعِ

وَالِإِخْتِلَافِ فِي الْحَرْبِ وَعُقُوبَةِ

مَنْ عَصَى إِمَامَهُ

1295- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الرَّجَالِ يَوْمَ أُحُدٍ- وَكَانُوا أَرْبَعِينَ رَجُلًا- عَبْدًا لِلَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ فَقَالَ: (إِنْ رَأَيْتُمُونَا تَخْصِفُنَا الظِّيرُ، فَلَا تَلْبَحُوا مَكَانَكُمْ هَذَا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ، وَإِنْ رَأَيْتُمُونَا هَرَمْنَا الْقَوْمَ وَأَوْطَأْنَا هُمْ فَلَا تَلْبَحُوا حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيْكُمْ) فَهَرَمُوهُمْ. قَالَ: فَأَنَا وَاللَّهِ رَأَيْتُ النِّسَاءَ يَشْتَدِدْنَ، قَدْ بَنَتْ خَلَاجِلُهُنَّ وَأَسْوَقُهُنَّ، رَافِعَاتٍ شِبَاهَهُنَّ فَقَالَ أَصْحَابُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جُبَيْرٍ: لَغَنِيمَةً- أُنِيَ قَوْمِ الْغَنِيمَةِ، ظَهَرَ أَصْحَابُكُمْ فَمَا تَنْتَظِرُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جُبَيْرٍ

## جنگ چال بازی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسری ہلاک ہو گیا اور اس کے بعد کسری نہیں ہوگا اور عنقریب قیصر بھی ہلاک ہوگا اور اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہوگا اور تم ان کے خزانے اللہ عزوجل کی راہ میں تقسیم کرو گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ کا نام چال بازی رکھا۔

## جنگ میں باہمی تنازع و اختلاف

ناپسندیدہ ہے اور امام کی

نافرمانی کا وبال

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جنگ احد کے دن نیچاس پیدل آدمیوں پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر کر کے فرمایا اگر تم ہم کو اس حالت میں بھی دیکھو کہ پرندے ہمارا گوشت نوچ رہے ہیں تب بھی اپنی جگہ نہ چھوڑنا یہاں تک میں کسی کو بھیجوں اگر تم یہ دیکھو کہ ہم نے کافروں کو مار بھگا دیا ہے اور ان کو روند دیا ہے تب بھی اپنی جگہ پر قائم رہنا جب تک میں تمہیں نہ بلاؤں چنانچہ مسلمانوں نے کافروں کو شکست دے کر بھگا دیا۔ وہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم مشرک عورتوں کو دیکھا کہ بے تحاشا بھگی جا رہی ہیں جس کے باعث ان کی پنڈلیاں کھل گئیں اور ان کی پازیب بٹ رہی تھی یہ دیکھ کر حضرت جبیر کے ساتھی کہنے لگے غنیمت اے دوستو مال غنیمت تمہارے ساتھی غالب آ گئے ہیں اور تم کس کا انتظار کر

أَنْسَيْتُمْ مَا قَالَ لَكُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ قَالُوا: وَاللَّهِ لَنَسَايَتَيْنِ النَّاسَ فَلَنُصِيبَنَّ مِنَ الْغَنِيمَةِ. فَلَمَّا أَتَوْهُمْ صُرِفَتْ وُجُوهُهُمْ فَأَقْبَلُوا مِنْهُمْ مِثْرَيْنِ. فَذَلِكَ إِذْ يَدْعُوهُمْ الرَّسُولُ فِي أَخْرَاهُمْ. فَلَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَيْرُ اثْنَيْ عَشَرَ رَجُلًا. فَأَصَابُوا مِنَّا سَبْعِينَ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أَصَابَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَوْمَ بَدْرٍ أَرْبَعِينَ وَمِائَةً سَبْعِينَ أَسِيرًا وَسَبْعِينَ قَتِيلًا. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: أَفِي الْقَوْمِ مُحَمَّدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَتَنَاهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجِيبُوهُ. ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ. ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ قَالَ: أَفِي الْقَوْمِ ابْنُ الْخَطَّابِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ. ثُمَّ رَجَعَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ: أَمَّا هَؤُلَاءِ فَقَدْ قُتِلُوا. فَمَا مَلَكَ عَمْرٍ نَفْسَهُ فَقَالَ: كَذَبْتَ وَاللَّهِ يَا عَدُوَّ اللَّهِ. إِنَّ الدِّينَ عَدَدْتُ لَأَحْيَا كُلَّهُمْ. وَقَدْ بَقِيَ لَكَ مَا يَسُوؤُكَ. قَالَ يَوْمَ يَوْمِ بَدْرٍ. وَالْحَرْبُ سِجَالٌ. إِنَّكُمْ سَتَجِدُونَنِي فِي الْقَوْمِ مُثَلَّةً. لَمْ أَمُرْ بِهَا وَلَمْ تَسْؤَنِي. ثُمَّ أَخَذَ يَرْجُزُ أَعْلُ هُبَلٍ. أَعْلُ هُبَلٍ. قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَلَا تُجِيبُونَهُ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ: (قُولُوا اللَّهُ أَعْلَى وَأَجَلٌ). قَالَ: إِنَّ لَنَا الْعُزَى وَلَا عُزَى لَكُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (أَلَا تُجِيبُونَهُ). قَالَ: قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا نَقُولُ قَالَ: (قُولُوا

رہے ہو؟ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے کہا کیا تم رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی بھول گئے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ عزوجل کی قسم ہم تو لوگوں کے پاس جائیں گے اور ماہِ غنیمت وینسے جب یہ لوگ آگئے تو اچانک جنگ کی بازی پلٹ گئی جو بھولے ہوئے رہے تھے وہ سامنے آنکے اس وقت رسول اللہ ﷺ انہیں پچھلی طرف بلا رہے تھے پس نبی کریم ﷺ کے گرد بارہ افراد رہ گئے تو کافروں نے ہمارے ستر افراد شہید کر دیے اور نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب کے ہاتھوں جنگ بدر میں مشرکین کو ایک سو چالیس افراد کا نقصان پہنچا تھا۔ ستر قیدیہ کیے گئے اور ۷۰ ستر کو قتل کر دیا گیا تھا پھر ابوسفیان نے تین مرتبہ یہ آواز دی کیا لوگوں میں محمد ﷺ ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے اس کو جواب دینے سے منع فرمایا اس نے تین دفعہ پھر یہ آواز دی کیا ان لوگوں میں ابوقحافہ کے بیٹے ہیں؟ پھر تین دفعہ آواز دی کیا ان لوگوں میں خطاب کے بیٹے ہیں؟ وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹ کر کہنے لگا یہ سب مارے جا چکے ہیں اس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے آپ کو قہقہے میں نہ رکھ سکے اور کہنے لگے تو نے جھوٹ بکا اسے دشمن خدا اللہ عزوجل کی قسم یہ سب جن کا تو نے نام لیا زندہ ہیں اور ابھی تیرا برادر آنے والا ہے ابوسفیان کہنے لگا آج بدر کے دن کا بدن ہو گیا اور لڑائی تو ڈول کی طرح ہے تمہارے ساتھیوں کے ناک کان کاٹے گئے ہیں اگرچہ میں نے اس بات کا حکم نہیں دیا ہے لیکن یہ مجھے ناپسند بھی نہیں اس کے بعد وہ رجز پڑھنے لگا ہبل ہبل ہو یا ہبل سر بلند ہو گیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ عرض گزار ہوئے کیا جواب دیں فرمایا یوں جواب دو کہ اللہ سب سے اعلیٰ ہے، بزرگ و برتر ہے، اس سے بڑا

اللَّهُ مُؤَلَّاوًا وَلَا مَوْلَى لَكُمْ).

بے شک ہمارے لیے عزتی ہے اور تمہارا کوئی حزی نہیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ دریافت کیا کہ کیا جواب دیں فرمایا تم کہہ دو اللہ ہمارا مددگار ہے اور تمہارا کوئی مددگار نہیں۔

دشمن کو دیکھ کر آواز بلند

خبردار کرنا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں مدینہ منورہ سے غابہ کی طرف جا رہا تھا جب میں غابہ کی پہاڑی پر پہنچا تو مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام مد میں نے کہا تیری خرابی ہو تو یہاں کیا کر رہا ہے؟ اس نے جواب دیا نبی کریم ﷺ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں، میں نے پوچھا کس نے پکڑی ہیں؟ جواب دیا قبیلہ غطفان اور فزارہ کے لوگوں نے پھر میں تین مرتبہ یا صباحہ کے لفظ کے ساتھ اس زور سے چلایا کہ مدینہ منورہ کے ہر گوشے والوں نے سن لیں پھر میں دوڑنے لگا یہاں تک کہ ان کو جالیا پس میں ان کی جانب تیر پھینکا اور کہتا میں اکوع کا بیٹا ہوں اور آج کینوں کی ہلاکت کا دن ہے چنانچہ میں نے ان سے دو اونٹنیاں چھین لیں اور وہ اس کا دودھ بھی نہ پی سکے میں انہیں لے کر واپس پلنا تو نبی کریم ﷺ مجھے ملے تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ لوگ پیاسے تھے اور میں نے انہیں پانی بھی نہ پینے دیا لہذا آپ جلد ہی ان کے تعاقب میں کسی کو روانہ فرمائیں ارشاد فرمایا اے ابن اکوع تم ان پر غالب آئے اب درگزر کرو وہ اپنی قوم میں پہنچ گئے ان کی مہمانی اپنی قوم میں ہو رہی ہے۔

75- باب مَنْ رَأَى الْعَدُوَّ فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ: يَا صَبَاحًا. حَتَّى يُسْمِعَ النَّاسَ 1296- عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكُوْعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ خَرَجْتُ مِنَ الْمَدِينَةِ ذَاهِبًا نَحْوَ الْغَابَةِ، حَتَّى إِذَا كُنْتُ بِغَنِيَّةِ الْغَابَةِ لَقَيْتَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، قُلْتُ: وَنَحَاكَ، مَا بِكَ؟ قَالَ: أَخَذْتُ لِقَاخَ النَّبِيِّ ﷺ. قُلْتُ: مَنْ أَخَذَهَا؟ قَالَ: غُطَفَانٌ وَفَزَارَةٌ. فَصَرَخْتُ ثَلَاثَ صَرَخَاتٍ أَسْمَعْتُ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا: يَا صَبَاحًا، يَا صَبَاحًا، ثُمَّ انْدَفَعْتُ حَتَّى أَلْقَاهُمْ وَقَدْ أَخَذُوهُمْ، فَجَعَلْتُ أَرْمِيهِمْ وَأَقُولُ أَنَا ابْنُ الْأَكُوْعِ، وَالْيَوْمُ يَوْمُ الرُّضَيْعِ، فَاسْتَنْقَذْتُهَا مِنْهُمْ قَبْلَ أَنْ يَشْرَبُوا، فَأَقْبَلْتُ بِهَا أَسْوَقَهَا، فَلَقَيْتَنِي النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْقَوْمَ عِطَاشٌ، وَإِنِّي أَعْجَلْتُهُمْ أَنْ يَشْرَبُوا سَقِيَهُمْ، فَأَبْعَثْ فِي إِيْرِهِمْ. فَقَالَ: (يَا ابْنَ الْأَكُوْعِ، مَلَكْتُ فَأُسَبِّحْ- إِنَّ الْقَوْمَ يُقْرَوْنَ فِي قَوْمِهِمْ).

## قیدی کو رہا کرنا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیدی کو رہا کرو بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور مریض کی عیادت کرو۔

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا کتاب اللہ کے سوا اور بھی کوئی چیز وحی میں سے آپ کے پاس ہے انہوں نے کہا نہیں اس ذات کی قسم جس نے دانہ پھاڑا اور اس سے درخت نکالا میرے علم میں ایسی کوئی چیز نہیں ماسوائے کتاب اللہ کا فہم اور بصیرت جو اللہ عز وجل کسی شخص کو عطا فرمائے اور جو اس کتاب میں ہے میں نے دریافت کیا اس کتاب میں کیا ہے؟ فرمایا دیت کے احکام، قیدیوں کی رہائی کے احکام اور یہ کہ کوئی مسلمان کافر کے بدلہ میں قتل نہ کیا جائے۔

## مشرک کا فدیہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے کچھ لوگوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہمیں اجازت مرحمت فرمائیے کہ ہم اپنے بھانجے عباس کا فدیہ معاف کر دیں آپ نے فرمایا نہیں تم اس کے فدیہ سے ایک درہم بھی نہ چھوڑو۔

## کافر حبشی دارالاسلام میں بغیر

## امان کے داخل ہو جائے تو؟

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ حالت سفر میں تھے کہ آپ کے پاس مشرکوں کا

## 76- باب فِکَاکِ الْأَسِیرِ

1297 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فُكُّوا الْعَانِيَّ يَتَعْنَى الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ وَعُودُوا الْمَرِيضَ).

1298 - عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ هَلْ عِنْدَكَ كُمْ شَيْءٌ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا مَا فِي كِتَابِ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا وَالَّذِي فَلَقَ الْحَبَّةَ وَبَرَأَ النَّسَمَةَ مَا أَغْلَبَهُ إِلَّا فَهْمًا يُعْطِيهِ اللَّهُ رَجُلًا فِي الْقُرْآنِ وَمَا فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ. قُلْتُ: وَمَا فِي الصَّحِيفَةِ؟ قَالَ: الْعَقْلُ، وَفِکَاکُ الْأَسِیرِ، وَأَنْ لَا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ.

## 77- باب فِدَاءِ الْمُشْرِكِينَ

1299 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ اسْتَأْذَنُوا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ ائْذَنْ فَلَنُتْرِكَ لِابْنِ أُخْتِنَا عَبَّاسٍ فِدَاةً، فَقَالَ: (لَا تَدْعُونَ مِنْهَا دِرْهَمًا).

## 78- باب الْحَرْبِ إِذَا دَخَلَ

## دَارَ الْإِسْلَامِ بِغَيْرِ أَمَانٍ

1300 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ عَيْنٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ



ایک جاسوس آیا اور آپ کے اصحاب سے گفتگو کرنے لگا جب وہ چلا گیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسے ڈھونڈ کر قتل کر دو چنانچہ وہ قتل کر دیا گیا اور اس کا سامان قتل کرنے والوں کو دے دیا گیا۔

قاصد کو انعام دینا

ذمی کافر کی سفارش کرنا

اور ان سے معاملات کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: جمعرات کا دن کیا ہے جمعرات کا دن! پھر اس قدر روئے کہ ان کے اشکوں سے زمین کی کنکریاں بھی تر ہو گئیں پھر فرمایا جمعرات ہی کے دن رسول اللہ ﷺ کے مرض میں شدت ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس لکھنے کے لیے کچھ لاؤ تاکہ میں تمہیں ایسی کچھ ہدایات لکھ دوں جن کے سبب تم گمراہ نہیں ہو گے لوگوں میں اس بارے میں تنازعہ ہو گیا تو آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کے سامنے تنازعہ نہیں ہونا چاہیے پھر لوگوں نے کہا اللہ عزوجل کے رسول جدائی کی باتیں کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے چھوڑ دو کیونکہ میں جس حال میں ہوں وہ اس سے بہتر ہے جس کی جانب تم مجھے بلاتے ہو آپ ﷺ اپنے وصاں کی وقت تین باتوں کی وصیت فرمائی ① مشرکین کو جزیرہ عرب سے نکال دینا، ② قاصدوں کو اس طرح انعام دینا جس طرح میں دیتا ہوں، ③ اور قیسری میں بھول گیا۔

بچوں پر اسلام کیسے

پیش کیا جائے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

وَهُوَ فِي سَفَرٍ، فَجَنَسَ عِنْدَ أَصْحَابِهِ يَتَخَذْتُ ثُمَّ انْقَتَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اُطْلُبُوهُ وَاقْتُلُوهُ). فَقَتَلَهُ فَنَقَلَهُ سَلْبَةً.

79- باب جَوَائِزِ الْوَفْدِ

80- باب هَلْ يُسْتَشْفَعُ إِلَى

أَهْلِ الذِّمَّةِ وَمُعَامَلَتِهِمْ

1301- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

أَنَّهُ قَالَ: يَوْمَ الْحَبِيسِ، وَمَا يَوْمُ الْحَبِيسِ. ثُمَّ بَكَى حَتَّى خَضَبَ دَمْعُهُ الْخَضْبَاءَ، فَقَالَ: اسْتَدَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجَعَهُ يَوْمَ الْحَبِيسِ، فَقَالَ: (الَّتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبُ لَكُمْ كِتَابًا لَنْ تَضِلُّوا بَعْدَهُ أَبَدًا). فَتَنَازَعُوا، وَلَا يَنْبَغِي عِنْدَ نَبِيِّ تَنَازُعٍ فَقَالُوا: هَجَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، قَالَ: (دَعُونِي فَإِلَّذِي أَنَا فِيهِ خَيْرٌ مِنَّا تَدْعُونِي إِلَيْهِ). وَأَوْصَى عِنْدَ مَوْتِهِ بِثَلَاثٍ: (أَخْرِجُوا الْمُشْرِكِينَ مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَأَجِيزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَا كُنْتُ أَجِيزُهُمْ). وَثَلَاثَةٌ.

81- باب كَيْفَ يُعْرَضُ

الْإِسْلَامُ عَلَى الصَّبِيِّ

1302- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا



قَالَ: قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَالَ، فَقَالَ: (إِنِّي أُنَذِرُكُمْ هُ، وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا قَدْ أُنْذِرُهُ قَوْمَهُ، لَقَدْ أُنْذِرُهُ نُوحٌ قَوْمَهُ، وَلَكِنْ سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرٌ، وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرٍ).

نبی کریم ﷺ لوگوں کے درمیان کھڑے ہو گئے تو پہلے اللہ عزوجل کی حمد و ثناء بیان کی جو اس کی شان کے لائق ہے پھر آپ ﷺ نے دجال کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی امت و دجال سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ حضرت نوح علیہ السلام نے بھی اپنی قوم کو اس سے ڈرایا ہے مگر میں تمہیں ایسی نشانی بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی وہ یہ کہ جان لودہ کا نا ہوگا اور اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔

امام کا مردم شماری کروانا

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو لوگ اسلام لے آئے ہیں ان کے نام لکھ کر میرے پاس لے آؤ تو ہم نے ایک ہزار پانچ سو مردوں کے نام تحریر کیے پھر ہم نے کہا کیا ہم اب بھی کافروں سے ڈریں حالانکہ ہم ۱۵۰۰ پندرہ سو ہیں؟ پھر میں نے اپنی جماعت کو دیکھا کہ ہم اس قدر فتنے میں مبتلا ہیں کہ ہم میں سے کوئی اکیس نماز پڑھتا ہے تو خوف کھاتا ہے۔

جو دشمن پر غالب آئے پھر تین دن

ان کے میدان میں ٹھہرے

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کسی قوم پر غالب ہو جاتے تو تین راتیں ان کے میدان میں ٹھہرے رہتے تھے۔

جب مشرکین مسلمان کا مال لوٹ

لیں پھر وہ مسلمانوں کو مل جائے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

82- باب كِتَابَةِ الْإِمَامِ النَّاسِ

1303 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اَكْتُبُوا لِي مَنْ تَلَفَظَ بِالإِسْلَامِ مِنَ النَّاسِ). فَكُتِبْنَا لَهُ أَلْفًا وَخَمْسِيَّةٌ رَجُلٍ، فَقُلْنَا نَخَافُ وَنَحْنُ أَلْفٌ وَخَمْسِيَّةٌ فَلَقَدْ رَأَيْتُنَا ابْتُلِينَا، حَتَّى إِنْ الرَّجُلَ لَيُصَلِّي وَحْدَهُ وَهُوَ خَائِفٌ.

83- باب مَنْ غَلَبَ الْعَدُوَّ

فَأَقَامَ عَلَى عَرَصَتِهِمْ ثَلَاثًا

1304 - عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ.

84- باب إِذَا غَنِمَ الْمُشْرِكُونَ مَالَ

الْمُسْلِمِ ثُمَّ وَجَدَهُ الْمُسْلِمُ

1305 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

فرمایا کہ ان کا ایک گھوڑا چلا گیا جس کو دشمنوں نے پکڑ لیا پھر مسلمانوں نے غلبہ پایا تو گھوڑا انہیں واپس کر دیا یہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارکہ کی بات ہے نیز ان کا ایک غلام بھی بھاگ کر رومیوں سے جا ملا تو جب مسلمانوں سے رومیوں پر فتح پائی تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے انہیں دو غلام واپس کر دیا۔

جو فارسی یا غیر عربی زبان بولے، ارشاد باری تعالیٰ ”اور تمہاری زبانوں اور رنگتوں کا اختلاف، اور فرمایا ”اور ہم نے ہر رسول کو اس کی قوم ہی کی زبان میں بھیجا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا ہے اور ایک صاع جو کا آٹا پیسا ہے پس چند افراد کو لے کر کھانے کے لیے تشریف لے چلیں تو نبی کریم ﷺ نے بآواز بلند فرمایا ”اے خندق کھودنے والو جابر نے تمہاری دعوت کی ہے یہ کیسی خوشی کی بات ہے۔

حضرت ام خالد بنت خالد بن سعید رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ میں اپنے والد کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اس وقت میں نے زرد رنگ کی قمیص پہنی ہوئی تھی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنہ سنہ حبشی زبان میں سنہ یعنی اچھی کو سنہ کہتے ہیں وہ فرماتی ہیں کہ پھر میں مہر نبوت سے کھیلنے لگی تو میرے والد نے مجھے ڈانٹا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے کھیلنے والو اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لباس

عَنْهَا قَالَ: ذَهَبَ فَرَسٌ لَهُ. فَأَخَذَهُ الْعَدُوُّ. فَظَهَرَ عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ فَرَدَّ عَلَيْهِ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَأَبْقَى عَبْدٌ لَهُ فَلَحِقَ بِالرُّومِ. فَظَهَرَ عَلَيْهِمُ الْمُسْلِمُونَ. فَرَدَّاهُ عَلَيْهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَغْنَى بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

85- باب مَنْ تَكَلَّمَ بِالْفَارِسِيَّةِ وَالرَّطَانَةِ. وَقَوْلُهُ تَعَالَى: (وَاخْتِلَافُ أَلْسِنَتِكُمْ وَالْوَأَانِكُمْ) وَقَالَ: (وَمَا أَرْسَلْنَا مِنْ رَسُولٍ إِلَّا بِلِسَانِ قَوْمِهِ).  
1306 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ. ذَبَحْنَا بَهِيمَةً لَنَا. وَطَخْنَتْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ. فَتَعَالَ أَنْتَ وَنَفَرٌ. فَصَاحَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (يَا أَهْلَ الْخَنْدَقِ، إِنَّ جَابِرًا قَدْ صَنَعَ سُورًا، فَحَيِّلًا بِكُمْ).

1307 - عَنْ أُمِّ خَالِدِ بِنْتِ خَالِدِ ابْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ أَبِي وَعَلَى قَمِيصٍ أَصْفَرٍ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (سَنَهُ سَنَةً). وَهِيَ بِالْحَبَشِيَّةِ حَسَنَةٌ. قَالَتْ: فَذَهَبْتُ أَلْعَبُ بِخَاتِمِ النَّبُوءَةِ. فَزَبَرَنِي أَبِي. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (دَعَهَا). ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَبِي وَأَخْلَفِي). ثُمَّ أَبَى

پرانہ کرو اور پھاڑو، پرانا کرو اور پھاڑو اور پرانا کرو اور پھاڑو،  
(یعنی تمہاری عمر دراز ہو)۔

مالِ غنیمت میں خیانت کرنا۔ ارشاد باری تعالیٰ  
”اور جو چھپا رکھے وہ قیامت کے دن  
اپنی چھپائی ہوئی چیزیں کرائے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہمیں  
خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپ نے مالِ غنیمت میں خیانت  
کا ذکر فرمایا اور اسے بڑا گناہ قرار دیا اور فرمایا کہ قیامت کے دن  
میں تم میں سے کسی کو اس حال میں دیکھنا پسند نہیں کرتا کہ اس کی  
گردن پر بکری سوار ہو اور وہ ہبیار ہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑ  
ہنہار ہا ہو پھر وہ کہے یا رسول اللہ میری مدد کیجیے اور میں کہہ دوں  
اب میں تمہارے لیے کچھ نہیں کر سکتا میں نے خدا کا حکم تجھے پہنچا  
دیا تھا اور یا اس کی گردن پر اونٹ بلبھا رہا ہو اور وہ کہے یا رسول  
اللہ ﷺ میری مدد فرمائیے اور میں جواب دوں میں تمہارے  
لیے کچھ نہیں کر سکتا یا اس کی گردن پر سونے چاندی کی طرح کا  
خاموش مال ہو اور وہ کہے یا رسول اللہ ﷺ میری فریاد ری  
فرمائیے اور میں کہہ دوں کہ اب میں کوئی اختیار نہیں رکھتا میں  
نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا تھا۔

مالِ غنیمت میں تھوڑی سی چیز لینا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ کر کرہ نامی شخص  
رسول اللہ ﷺ کے سامان کی حفاظت پر مقرر تھا جب وہ مر گیا تو  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ دوزخ میں ہے لوگ اس کی وجہ  
تلاش کرنے لگے تو انہوں نے اس کے سامان میں ایک عبا پائی

وَأَخْلَفِي، ثُمَّ أَتَيْتِي وَأَخْلَفِي)۔

86- باب الغُلُولِ. وَقَوْلُ اللَّهِ

تَعَالَى: (وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ

بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَمَةِ)۔

1308 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَامَ فِينَا النَّبِيُّ ﷺ فَذَكَرَ الْغُلُولَ  
فَعَظَّمَهُ وَعَظَّمَ أَمْرَهُ. قَالَ: (لَا أَلْقِيَنَّ أَحَدَكُمْ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى رَقَبَتِهِ شَاةً لَهَا ثَغَاءٌ عَلَى  
رَقَبَتِهِ فَرَسٌ لَهُ حَمْحَمَةٌ، يَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
أَغْشَيْتَنِي. فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ  
أَبْلَغْتُكَ. وَعَلَى رَقَبَتِهِ بَعِيرٌ لَهُ رُغَاءٌ، يَقُولُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ أَغْشَيْتَنِي. فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ لَكَ  
شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، وَعَلَى رَقَبَتِهِ صَامِتٌ،  
فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْشَيْتَنِي، فَأَقُولُ: لَا أَمْلِكُ  
لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ، أَوْ عَلَى رَقَبَتِهِ رِقَاعٌ  
تَخْفِقُ، فَيَقُولُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَغْشَيْتَنِي، فَأَقُولُ:  
لَا أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا، قَدْ أَبْلَغْتُكَ)

87- باب القليل من الغُلُولِ

1309 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ عَلَى ثَقَلِ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ  
يُقَالُ لَهُ كِرْكِرَةٌ فَمَاتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(هُوَ فِي النَّارِ) فَذَهَبُوا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ فَوَجَدُوا

عَبَاثَةُ قَدْ غَلَّهَا.

جس کو اس نے خیانت کے طور پر مال غنیمت سے چھ لیا تھا۔

غازیوں کا استقبال کرنا

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن جعفر رضی اللہ عنہما سے کہا کیا تمہیں یاد ہے کہ جب ہم نے رسول اللہ ﷺ کا استقبال کیا تھا میں تم اور ابن عباس تھے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں آپ نے ہمیں تو اپنے ساتھ سوار کر لیا تھا اور تمہیں چھوڑ دیا تھا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم بچوں کو ساتھ لے کر نذیۃ الوداع تک رسول اللہ ﷺ کے استقبال کے لیے گئے تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ ہم عسفان سے واپسی پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ ﷺ اپنی اونٹنی پر سوار تھے اور آپ نے حضرت صفیہ بن حییٰ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بٹھایا ہوا تھا پھر آپ کی اونٹنی کا پاؤں پھسلا اور آپ دونوں گر پڑے یہ دیکھ کر ابو طلحہ رضی اللہ عنہما جدی سے کود کر آئے اور عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اللہ مجھے آپ پر قربان فرمائے آپ ﷺ نے فرمایا پہلے عورت (بی بی صفیہ رضی اللہ عنہا) کی خبر لو میں اپنے چہرے پر کپڑا ڈال کر ان کے نزدیک گیا اور وہی کپڑا ان پر ڈال دیا اور دونوں کے لیے سواری کو درست کر دیا تو آپ ﷺ دونوں سوار ہو گئے ہم رسول اللہ ﷺ کے گرد جمع ہو گئے اسی طرح جب ہم مدینہ شریف کے نزدیک پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہم واپس ہو رہے ہیں تو بہ کرتے ہوئے اپنے اللہ کی عبادات اور حمد کرتے ہوئے آپ

88- باب استقبالی الغزاة

1310 - عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ لِابْنِ جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَتَدْكُرُ إِذْ تَلَقَّيْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَأَنْتَ وَابْنُ عَبَّاسٍ، قَالَ: نَعَمْ، فَحَمَلْنَا وَتَرَكْنَاكَ.

1311 - عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَهَبْنَا نَتَلَقَّى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَعَ الصَّبِيَّانِ إِلَى نِزْيَةِ الْوَدَاعِ.

1312 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مَقْفَلَةً مِنْ عُسْفَانَ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ، وَقَدْ أُرْدَفَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ، فَعَثَرَتْ نَاقَتُهُ فَضَرَعَا جَمِيعًا، فَأَقْتَحَمَ أَبُو طَلْحَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، جَعَلَنِي اللَّهُ فِدَاكَ، قَالَ: (عَلَيْكَ الْبَرَآةُ). فَقَلَبَ ثَوْبًا عَلَى وَجْهِهِ وَأَتَاهَا، فَأَلْقَاهَا عَلَيْهِمَا، وَأَصْلَحَ لَهُمَا مَرْكَبُهُمَا فَرَكِبَا، وَاسْتَنْفَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ، قَالَ: (أَيُّونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ)، فَلَمْ يَزَلْ يَقُولُ ذَلِكَ، حَتَّى دَخَلَ الْمَدِينَةَ.

مسلل یہی کلمات فرماتے رہے یہاں تک کہ مدینہ شریف میں داخل ہو گئے۔

سفر سے واپس لوٹے تو نماز پڑھے

حضرت کعب بن جریجؓ سے روایت ہے کہ بے شک نبی پاک ﷺ جب سفر سے دن کے وقت آتے تو مسجد میں تشریف لے جاتے اور بیٹھنے سے قبل دو رکعت ادا فرماتے۔

خمس کے فرق ہونے کا بیان

حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں اور ہم جو مال چھوڑ کر جائیں وہ صدقہ ہے آپ اس مال میں سے جو اللہ عزوجل نے آپ کو بطونئی دیا تھا اس میں سے اپنے اہل خانہ کے سال بھر کے مصارف میں خرچ فرماتے اور جو باقی بچ رہتا اس کو صدقہ کی مد میں خرچ فرماتے۔ پھر حضرت عمرؓ نے حاضرین صحابہؓ سے فرمایا میں تمہیں اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں جس کے حکم سے یہ آسمان اور زمین قائم ہے کیا تم اس بارے میں جانتے ہو (جو کہ میں نے بیان کیا وراثت کے بارے میں؟) لوگوں نے اثبات میں جواب دیا اس وقت مجلس میں حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت سعد بن ابی وقاصؓ رضی اللہ عنہم موجود تھے۔ امام بخاریؒ نے حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کے تنازعے کی پوری حدیث نقل کی ہے لیکن اس کا ذکر ہماری شرط پر پورا نہیں اترتا۔ (صاحب کتاب اخبار صحابہ کو ذکر نہیں کرنا چاہتا)

89- باب الصَّلَاةِ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ  
1313 - عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ ضَمَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ.

90- باب فَرَضِ الْخُمْسِ

1314 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَوَرَّثُوا مَا تَرَكْنَا صَدَقَةً). وَكَانَ يُنْفِقُ مِنَ الْمَالِ الَّذِي آفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ عَلَى أَهْلِيهِ نَفَقَةً سَنَتِهِمْ، ثُمَّ يَأْخُذُ مَا بَقِيَ فَيَجْعَلُهُ فِجْعَ مَالِ اللَّهِ، ثُمَّ قَالَ لِمَنْ خَصَرَهُ مِنَ الصَّحَابَةِ: أَأَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ الَّذِي يَأْذَنُ بِتَقْوَمِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، هَلْ تَعْلَمُونَ ذَلِكَ؟ قَالُوا: نَعَمْ، وَكَانَ فِي الْمَجْلِسِ عَلِيٌّ وَعَبَّاسٌ وَعُثْمَانُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ، وَذَكَرَ حَدِيثَ عَلِيٍّ وَالْعَبَّاسِ وَمُنَازَعَتَهُمَا، وَلَيْسَ الْإِثْبَاتُ بِهِ مِنْ شَرْطِنَا.



91- باب مَا ذُكِرَ مِنْ دِرْعِ النَّبِيِّ ﷺ  
وَعَصَاهُ وَسَيْفِهِ وَقَدْحِهِ وَخَاتَمِهِ  
وَمَا اسْتَعْمَلَ الْخُلَفَاءُ بَعْدَهُ مِنْ  
ذَلِكَ مِمَّا لَمْ يُذْكَرْ قِسْمَتُهُ، وَمِنْ  
شَعْرِهِ وَنَعْلِهِ وَأَنْبِيتِهِ، مِمَّا يَتَبَرَّكُ  
أَصْحَابُهُ وَغَيْرُهُمْ بَعْدَ وَفَاتِهِ.

1315 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ  
أَخْرَجَ إِلَى الصَّحَابَةِ نَعْلَيْنِ جَرْدَاوَيْنِ لَهُمَا  
قَبَالَانِ، فَحَدَّثَ أَنَّهَا نَعْلَا النَّبِيِّ ﷺ.  
1316 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
أَخْرَجَتْ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَقَالَتْ فِي هَذَا نُزْعَ  
رُوحِ النَّبِيِّ ﷺ.

1317 - وَفِي رَوَايَةٍ: أَنَّهَا أَخْرَجَتْ إِذَا رَا  
غَلِيظًا مِمَّا يُصْنَعُ بِالْيَمَنِ، وَكِسَاءً مِنْ هَذِهِ  
الَّتِي تَدْعُونَهَا الْمُلَبَّدَةَ.

1318 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
قَدْحَ النَّبِيِّ ﷺ انْكَسَرَ، فَأَتَّخَذَ مَكَانَ الشَّعْبِ  
سِلْسِيَةً مِنْ فِطْرَةٍ.

92- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَأَن

لِلَّهِ خُمُسُهُ وَلِلرَّسُولِ)

1319 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: وَلِدَ لِرَجُلٍ مِمَّا غُلَامٌ  
فَسَمَّاهُ الْقَاسِمَ فَقَالَتْ الْأَنْصَارُ: لَا نُكْنِيكَ

نبی کریم ﷺ کی زرہ عصا پیالہ اور انگوٹھی کا ذکر  
جن کو آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے استعمال  
کیا اور انہیں تقسیم نہیں کیا گیا اس طرح آپ کے  
موئے مبارک نعلین مبارک اور برتنوں کا بیان  
جن سے آپ کی وفات کے بعد صحابہ  
وغیرہ برکت حاصل کرتے رہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بغیر  
بالوں کے دو پرانے جوتے دکھائے جن میں ہر ایک میں دو تسمے  
تھے اور فرمایا کہ یہ نبی کریم ﷺ کے پاؤں مبارک ہیں۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ہمیں ایک پیوند لگی ہوئی چادر  
دکھائی جسے ملبدہ کہتے ہیں اور فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اس  
کے اندر وصال پایا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک روایت میں ہے کہ انہوں  
نے ایک موٹا تہبند نکالا جو یمن میں بنتا ہے اور ایک چادر جسے  
ملبدہ کہتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم  
ﷺ کا پیالہ مبارک ٹوٹ گیا تو آپ نے ٹوٹے ہوئے پیالے کو  
چاندی کے تار سے جوڑ لیا تھا۔

خمس کا اللہ کے لیے ہونا بھی .

رسول ﷺ کے لیے ہے

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انہوں نے فرمایا ”ہم انصار میں کسی شخص کے ہاں لڑکا پیدا  
ہوا تو اس نے اس کا نام قاسم رکھا اس پر انصار نے کہا ہم



أَبَا الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا، فَأَنَّ النَّبِيَّ ﷺ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَدَلِي غُلَامٌ، فَسَمَّيْتُهُ  
الْقَاسِمَ، فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ: لَا نُكْنِيكَ أَبَا  
الْقَاسِمِ وَلَا نُنْعِمُكَ عَيْنًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
(أَحْسَنْتِ الْأَنْصَارُ، سَمُّوا بِاسْمِي، وَلَا تَكْنُوا  
بِكُنْيَتِي، فَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ).

مجھے ابو القاسم ہرگز نہیں کہیں گے اور نہ ہی اس کنیت سے  
تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی یہ سن کر وہ شخص نبی کریم  
ﷺ کے پاس آیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ  
میرے گھڑ کا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام میں نے قاسم رکھ  
ہے اب انصار کہتے ہیں ابو القاسم کنیت نہ رکھ اور اس کے  
ساتھ اپنی آنکھیں ٹھنڈی مت کر۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا  
انصار نے اچھا کیا ہے میرے نام پر نام تو رکھو مگر میری  
کنیت اختیار نہ کرو کیونکہ قاسم تو میں ہی ہوں۔

1320 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَا أُعْطِيَكُمْ وَلَا  
أَمْنَعُكُمْ، أَنَا قَاسِمٌ أَضْعُ حَيْثُ أَمَرْتُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا میں نہ ذاتی طور پر تمہیں کچھ دیتا ہوں اور نہ  
نہی روکتا ہوں بلکہ میں تو بانٹنے والا ہوں جہاں مجھے حکم ہوتا  
ہے وہیں صرف کرتا ہوں۔

1321 - عَنْ خَوْلَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ  
رِجَالًا يَتَخَوَّضُونَ فِي مَالِ اللَّهِ بِغَيْرِ حَقٍّ، فَلَهُمْ  
النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا  
کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جنس لوگ یہ  
ہوتے ہیں اللہ عزوجل کے مال میں ناجائز تصرف کرتے ہیں تو  
وہ قیامت کے دن دوزخ میں جائیں گے۔

93- بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ  
(أُحِلَّتْ لَكُمْ الْغَنَائِمُ)

1322 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (غَزَا نَبِيٌّ مِنَ  
الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ لِقَوْمِهِ: لَا يَتَّبِعُنِي رَجُلٌ مَلَكَ  
بُضْعَ امْرَأَةٍ، وَهُوَ يُرِيدُ أَنْ يَبْنِيَ بَيْتًا وَلَوْ كَانَ  
بَيْنَهُمَا وَلَا أَحَدٌ بَيْنَ بَيْتَيْهِمَا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوفَهُمَا، وَلَا

نبی کریم ﷺ کا فرمان عا لیشان  
مال غنیمت تمہارے لیے حلال ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی نبی ﷺ نے جہاد کا رادہ کیا تو  
انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس  
نے کسی عورت سے نکاح کیا ہو لیکن ابھی رخصتی نہ ہوئی ہو اور وہ  
رخصتی چاہتا ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے گھر کی چار دیواریوں کو

أَحَدُ اسْتَرَى غَنَمًا أَوْ خِلْفَاتٍ، وَهُوَ يَنْتَظِرُ  
وِلَادَتَهَا، فَغَزَا فَدَنَّا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلَاةَ الْعَصْرِ، أَوْ  
قَرِيبًا مِنْ ذَلِكَ، فَقَالَ لِلشُّسَيْسِ: إِنَّكَ مَأْمُورَةٌ  
وَأَنَا مَأْمُورٌ، اللَّهُمَّ احْبِسْهَا عَلَيْنَا، فَحَبِسَتْ،  
حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِ، فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ، فَجَاءَتْ  
يَعْنَى النَّارُ، لِتَأْكُلَهَا، فَلَمْ تَطْعَمْهَا، فَقَالَ إِنَّ  
فِيكُمْ غُلُولًا، فَلْيَبَايِعْنِي مِنْ كُلِّ قَبِيلَةٍ  
رَجُلٌ، فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ  
الْغُلُولُ، فَلْيَبَايِعْنِي قَبِيلَتَكَ، فَلَزِقَتْ يَدُ  
رَجُلَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ بِيَدِهِ فَقَالَ فِيكُمْ الْغُلُولُ،  
فَجَاءُوا بِرَأْسٍ مِثْلِ رَأْسٍ بَقَرَةٍ مِنَ الذَّهَبِ  
فَوَضَعُوهَا، فَجَاءَتْ النَّارُ فَأَكَلَتْهَا، ثُمَّ أَحَلَّ اللَّهُ  
لَنَا الْغَنَائِمَ، رَأَى ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَأَحَلَّهَا  
لَنَا.

کی ہو اور ابھی تک چھت نہ ڈالی ہو اور نہ وہ شخص جس نے  
اونٹیاں اور بکریاں وغیرہ خریدیں اور منتظر ہے کہ وہ بچے جنمیں۔  
پس وہ جہاد کے لیے روانہ ہو گئے اور عصر کے وقت اس گاؤں  
کے نزدیک جا پہنچے تو انہوں نے سورج کو مخاطب کر کے فرمایا تو  
بھی اللہ کا محکوم ہے اور میں بھی اس کا فرمانبردار اس لئے کہ اس کو  
ہمارے لیے روک دے وہ روک دیا گیا یہاں تک کہ اللہ  
عزوجل نے انہیں فتح دی پھر انہوں نے مال غنیمت اکٹھا کر لیا  
پھر آگ آئی اسے جلانے کے لیے لیکن جلا نہ سکی تو نبی ﷺ نے  
فرمایا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہذا اب ہر قبیلہ کا ایک  
ایک شخص مجھ سے بیعت کرے تو ان میں سے ایک شخص کا ہاتھ  
نبی ﷺ کے ہاتھ سے چپک گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا خائن تم میں  
سے ہے لہذا تمہارے قبیلے کے سب لوگ مجھ سے بیعت کریں  
پھر دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے پھر  
نبی ﷺ نے فرمایا تم نے ہی خیانت کا ارتکاب کیا ہے پھر وہ گائے  
کے سر کے برابر سونا لائے اور اس کو انہوں نے رکھ دیا تو آگ  
نے آ کر اس کو جلا دیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے مال  
غنیمت کو حلال کر دیا ہمارے ضعف و عجز کو دیکھتے ہوئے ہمارے  
لیے مال غنیمت کو جائز کر دیا۔

## باب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے کچھ فوج مجید کی طرف روانہ کی جس میں حضرت عبداللہ بن  
عمر رضی اللہ عنہ بھی تھے مال غنیمت میں بہت سے اونٹ ہاتھ آئے  
پس ہر مجاہد کے حصے میں بارہ بار دیا گیا بارہ گیارہ اونٹ آئے پھر

## 94 باب

1323 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ سَرِيَّةً قَبْلَ تَجْدٍ، وَهُوَ فِيهَا  
فَغَنِمُوا إِبِلًا كَثِيرًا، فَكَانَتْ مِنْهَا لَهُمُ اثْنَتَا  
عَشَرَ بَعِيرًا أَوْ أَحَدَ عَشَرَ بَعِيرًا، وَنُفِلُوا بَعِيرًا

بَعِيدًا.

ایک ایک اونٹ مزید انعام بھی دیا گیا۔

1324 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقْسِمُ غَنِيمَةً بِالْجُعْرَانَةِ إِذْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ: اُعِدْ فَقَالَ لَهُ: (لَقَدْ شَقِيتُ إِنْ لَمْ أُعِدْ).

1325 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَصَابَ جَارِيَتَيْنِ مِنْ سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَوَضَعَهُمَا فِي بَعْضِ بُيُوتِ مَكَّةَ، قَالَ: فَمَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى سَبْيِ حُنَيْنٍ، فَجَعَلُوا يَسْعَوْنَ فِي السِّكِّ، فَقَالَ عُمَرُ: يَا عَبْدَ اللَّهِ، انْظُرْ مَا هَذَا، فَقَالَ: مَنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّبْيِ، قَالَ: اخْطَبُ فَأَرْسِلِ الْجَارِيَتَيْنِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مقام جعرانہ میں مال غنیمت تقسیم کر رہے تھے تو ایک شخص نے آپ سے کہا کہ انصاف کیجیے آپ نے فرمایا اگر میں انصاف نہ کروں تو خبر سے محروم ہو جاؤں گا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حنین کے قیدیوں میں سے دو لونڈیاں پائیں اور ان کو مکہ کے کسی گھر میں چھوڑ دیا راوی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے حنین کے قیدی آزاد فرمائے تو وہ گلی کوچوں میں بھاگنے دوڑنے لگے اس پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے عبد اللہ دیکھو کیا معاملہ ہے؟ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے قیدیوں پر احسان کرتے ہوئے انہیں آزاد کر دیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم جاؤ ان دونوں لونڈیوں کو بھی آزاد کر دو۔

95 باب: مَنْ لَمْ يُغَيِّسِ الْأُسْلَابَ

وَمَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلْبُهُ مِنْ غَيْرِ

أَنْ يُخَمَّسَ وَحُكْمِ الْإِمَامِ فِيهِ

1326 - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا وَاقِفٌ فِي الصَّفِّ يَوْمَ بَدْرٍ، فَنَظَرْتُ عَنْ يَمِينِي وَشِمَالِي، فَإِذَا أَنَا لِغُلَامَيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ، حَدِيثُهُ أَسْنَانُهُمَا، تَمَنَّيْتُ أَنْ أَكُونَ بَيْنَ أَصْلَحَ مِنْهُمَا، فَغَبَرَنِي أَحَدُهُمَا فَقَالَ: يَا عَمِّ هَلْ تَعْرِفُ أَبَا جَهْلٍ؟

مقتول کے بدن پر جو سامان ہو وہ

قاتل کا ہے اس میں خمس بھی نہیں

اس بارے میں امام کا حکم

حضرت عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں بدر کے دن میدان جنگ میں کھڑا تھا میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے انصار کے دو کس انصاری بچے نظر آئے میرے دل میں خیال آیا کہ کاش میں جوانوں کے درمیان ہوتا ہے اتنے میں مجھے ان میں سے ایک نے پوچھا اے چچا جان کیا آپ ابو جہل کو پہچانتے ہیں میں نے کہا ہاں

قُلْتُ: نَعَمْ، مَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ يَا ابْنَ أَبِي قَالٍ:  
أُخْبِرْتُ أَنَّهُ يَسُبُّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَالَّذِي  
نَفْسِي بِيَدِهِ، لَكِنْ رَأَيْتُهُ لَا يُفَارِقُ سَوَادِي  
سَوَادَهُ حَتَّى يَمُوتَ الْأَعْجَلُ مِنَّا، فَتَعَجَّبْتُ  
بِلَذَلِكَ فَعَمَزَنِي الْآخَرُ، فَقَالَ لِي مِثْلَهَا، فَلَمْ  
أَنْشُبْ أَنْ نَظَرْتُ إِلَى أَبِي جَهْلٍ يَجُولُ فِي  
النَّاسِ، قُلْتُ: أَلَا، إِنَّ هَذَا صَاحِبُكُمَا الَّذِي  
سَأَلْتُمَانِي، فَأَبْتَدَأَهُ بِسَيْفَيْهِمَا، فَضَرَبَاهُ حَتَّى  
قَتَلَاهُ، ثُمَّ انْصَرَفَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَخْبَرَاهُ،  
فَقَالَ: (أَيُّكُمَا قَتَلَهُ؟) قَالَ: كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا:  
أَنَا قَتَلْتُهُ، فَقَالَ: (هَلْ مَسَعْتُمَا سَيْفِيكُمَا؟)  
قَالَا: لَا، فَنَظَرَ فِي السَّيْفَيْنِ، فَقَالَ: (كَلَّا كَمَا  
قَتَلَهُ، سَلَبَهُ لِمُعَاذِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ الْجُمُوعِ)،  
وَكَانَا مُعَاذَ بْنَ عَفْرَاءَ وَمُعَاذَ بْنَ عَمْرٍو بْنِ  
الْجُمُوعِ.

میرے بھتیجے تمہیں اس سے کیا کام ہے؟ جواب دیا مجھے معلوم ہوا  
ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے قسم ہے اس ذات کی  
جس کے قبضے میں میری جان ہے اگر میں اسے دیکھ لوں تو میرے  
جسم اس وقت تک اس کے جسم سے جدا نہ ہوگا جب تک ہم میں  
سے کسی ایک کو موت نہ آ جائے مجھے اس کی بات سے تعجب ہوا  
پھر مجھے دوسرے نے اشارہ کیا اور اس قسم کی بات اس نے نے  
بھی کی الغرض تھوڑی دیر بعد میں نے ابو جہل کو دیکھا کہ وہ  
لوگوں میں جا رہا ہے میں نے کہا وہ دیکھو وہ آگیا جس کے  
بارے میں تم پوچھتے ہو پھر دونوں اپنی تلواریں لے کر اس کی  
جانب بڑھے اور وار کرنے لگے اور پے در پے وار کر کے اس کو  
قتل کر دیا پھر دونوں بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور  
آپ سے واقعہ بیان کیا تو آپ نے فرمایا تم میں سے کس نے  
اسے قتل کیا ان میں سے ہر ایک نے کہا میں نے کیا ہے؟ پھر  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم نے اپنی تلواروں کو صاف کر لیا ہے  
دونوں عرض گزار ہوئے نہیں پھر آپ ﷺ نے ان کی تلواریں  
دیکھیں اور فرمایا تم دونوں نے اسے قتل کیا ہے لیکن اس کے جسم کا  
سامان معاذ بن عمرو بن جموع کو ملے گا دونوں لڑکے معاذ بن  
عفراء اور معاذ بن عمرو بن جموع تھے۔

حضور ﷺ کا مولفۃ القلوب اور ان کے علاوہ  
دوسرے لوگوں کو مال خمس سے کچھ عطا فرمانا  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا ”میں قریش کو تالیف قلبی کے لیے زیادہ مال عطا  
کرتا ہوں کیونکہ ان کی جاہلیت کا زمانہ ابھی ابھی گزرا ہے۔“

96 باب: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْطِي الْمَوْلَفَةَ  
قُلُوبُهُمْ وَغَيْرَهُمْ مِنَ الْخُمْسِ وَغَيْرِهِ  
1327 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنِّي أُعْطِي قُرَيْشًا أَتَأَلَّفُهُمْ، لِأَنَّ  
نَهْمُ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ).

1328 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ

نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالُوا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِينَ أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ مِنْ أَمْوَالِ هَوَازِنَ مَا أَفَاءَ، فَطَفِقَ يُعْطِي رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ الْبَاءَةَ مِنَ الْإِبِلِ فَقَالُوا: يَغْفِرُ اللَّهُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُعْطِي قُرَيْشًا وَيَدْعُنَا، وَسَيُوفِنَا تَقْطُرُ مِنْ دِمَائِهِمْ قَالَ أَنَسٌ: فَحَدَّثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَقَالَتِهِمْ، فَأَرْسَلَ إِلَى الْأَنْصَارِ، فَجَمَعَهُمْ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدِيمٍ، وَلَمْ يَدْعُ مَعَهُمْ أَحَدًا غَيْرَهُمْ، فَلَمَّا اجْتَمَعُوا جَاءَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (مَا كَانَ حَدِيثُ بَلْغِي عَنْكُمْ). قَالَ لَهُ فَقَهَاؤُهُمْ أَمَّا ذُووِ آرَائِنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ فَلَمْ يَقُولُوا شَيْئًا، وَقَدْ تَقَدَّمَ الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ.

1329 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ بَيْنَنَا هُوَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ النَّاسُ مُقْبِلًا مِنْ حُنَيْنٍ عَلِقَتْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَعْرَابُ يَسْأَلُونَهُ، حَتَّى اضْطَرُّوهُ إِلَى سَمُرَةٍ، فَخِطَفَتْ رِدَائُهُ، فَوَقَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (أَعْطُونِي رِدَائِي، فَلَوْ كَانَ عِنْدَ هَذِهِ الْعِصَا نَعْمًا لَقَسَمْتُهِ بَيْنَكُمْ، ثُمَّ لَا تَجِدُونِي بِخِيَلًا وَلَا كَذُوبًا وَلَا جَبَانًا).

1330 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے بعض لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کے اس طرز عمل پر جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو ہواذان کے مال سے جتنا بھی عطا فرمایا تو آپ نے قریش کے بعض افراد کو سوسو اونٹ تک مرحمت فرمائے تو یہ کہنے لگے اللہ رسول اللہ ﷺ کو معاف فرمائے جو قریش کو نوازتے ہیں اور ہمیں نظر انداز کر دیتے ہیں حالانکہ ہماری تلواروں سے کافروں کا خون ٹپک رہا ہے حضرت انس کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا گیا تو آپ نے انصار کو بلا کر ایک چمڑے کے خیمے میں جمع کیا لیکن ان کے ساتھ کسی اور کو نہ بلایا اور جب وہ جمع ہو گئے تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا ہی اچھی بات ہے جو تمہاری طرف سے مجھ تک پہنچی ہے؟ ان کے سمجھ دار لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم سے سمجھ دار لوگوں نے کچھ نہیں کہا ہے یہ مکمل حدیث (۱۶۷۳) آگے آ رہی ہے۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے دیگر کئی لوگ بھی آپ کے ہمراہ حنین سے لوٹ کر آ رہے تھے کہ چند اعرابی آپ کو آ کر لپٹ گئے اور آپ سے کچھ مانگنے لگے اور ایسے لپٹے کے آپ کو دھکیل کر کیکر کے ایک درخت کے پاس لے گئے جس میں آپ کی چادر مبارک اٹک گئی تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمایا میری چادر تو دے دو میرے پاس اگر ان درختوں کے برابر بھی مویشی ہوتے تو میں تم میں تقسیم کر دیتا تم مجھے بخیل مہون اور بزدل نہ پاؤ گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ



عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ  
بُرْدٌ نَجْرَانِيٌّ غَلِيظُ الْحَاشِيَةِ، فَأَحْرَكَهُ أَغْرَانِيٌّ  
فَجَذَبَهُ جَذْبَةً شَدِيدَةً، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَى صَفْحَةِ  
عَاتِقِ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ أَثَرَتْ بِهِ حَاشِيَةُ الرِّدَاءِ  
مِنْ شِدَّةِ جَذْبَتِهِ، ثُمَّ قَالَ: مُرِّي مِنْ مَالِ اللَّهِ  
الَّذِي عِنْدَكَ. فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ، فَضَحِكَ ثُمَّ أَمَرَ  
لَهُ بِعَطَاءٍ.

میں نبی کریم ﷺ کے ہمراہ جا رہا تھا آپ چوڑے حاشیہ والی  
ایک نجرانی چادر اوڑھے ہوئے تھے ایک اعرابی راستہ میں ملتا تو  
اس نے بڑی زور سے آپ کی چادر کو کھینچا میں نے دیکھا کہ نبی  
کریم ﷺ کی گردن اور کندھے کے درمیان زور سے کھینچے  
جانے کے باعث چادر کے کنارے کی رٹ کا نشان پڑ گیا ہے  
ہے، پھر وہ کہنے لگا اللہ کا وہ مال جو آپ کے پاس ہے اس میں  
سے مجھے بھی عطا فرمائیے آپ نے اس کی طرف توجہ کی اور تبسمہ  
فرماتے ہوئے اس مال عطا کرنے کا حکم فرمایا۔

1331- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا كَانَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، أَثَرُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا سَا فِي  
الْقِسْمَةِ، فَأَعْطَى الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ مِائَةً مِنَ  
الْإِبِلِ، وَأَعْطَى عُيَيْنَةَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَأَعْطَى  
أَنَاسًا مِنْ أَشْرَافِ الْعَرَبِ، فَأَثَرَهُمْ يَوْمَئِذٍ فِي  
الْقِسْمَةِ. قَالَ رَجُلٌ: وَاللَّهِ إِنْ هَذِهِ الْقِسْمَةُ مَا  
عُدِلَ فِيهَا، وَمَا أُرِيدَ بِهَا وَجْهُ اللَّهِ. فَقُلْتُ:  
وَاللَّهِ لَا أُخْبِرَنَّ النَّبِيَّ ﷺ. فَأَتَيْتُهُ فَأَخْبَرْتُهُ،  
فَقَالَ: (مَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ يَعْدِلِ اللَّهُ وَرَسُولُهُ،  
رَحِمَ اللَّهُ مُوسَى. قَدْ أُوْذِيَ بِأَكْثَرِ مِنْ هَذَا  
فَضَبْرًا).

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ انہوں نے فرمایا  
کہ حنین کے دن نبی کریم ﷺ نے مال تقسیم فرمایا تو بعض  
حضرات کو زیادہ عطا فرمایا مثلاً اقرع بن حابس کو سوا اونٹ اور  
عینہ کو بھی سوا اونٹ دیے اور عرب کے بعض سرداروں کو بھی سی  
طرح تقسیم میں زیادہ دیا گیا تو اس پر ایک نے کہا اللہ عزوجل  
کی قسم یہ ایسی تقسیم ہے جس میں انصاف کو پیش نظر نہیں رکھا گیا  
اور اس میں رضائے الہی نہیں۔ میں نے کہا اللہ عزوجل کی قسم  
میں یہ بات رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا چنانچہ میں  
آپ کے پاس گیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا اگر  
اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی انصاف نہ کریں گے  
تو پھر کون انصاف کرے گا؟ اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم فرمائے  
انہیں اس سے بھی زیادہ اذیت دی گئی لیکن انہوں نے صبر کیا۔

97 باب مَا يُصِيبُ مِنَ

الطَّعَامِ فِي أَرْضِ الْحَرْبِ

1332- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

کافروں کے ملک میں کھانے کی

چیز ملے تو کیا حکم ہے؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ



قَالَ: كُنَّا نُصِيبُ فِي مَغَازِينَا الْعَسَلَ وَالْعِنَبَ، فَتَأْكُلُهُ وَلَا تَرْفَعُهُ.

98- بَابُ الْجَزْيَةِ وَالْمُوَادَعَةِ

مَعَ أَهْلِ الْحَرْبِ

1333 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْبَصْرَةِ قَبْلَ مَوْتِهِ بِسَنَةٍ: فَرِّقُوا بَيْنَ كُلِّ ذِي مَحْرَمٍ مِنَ الْمَجُوسِ. وَلَمْ يَكُنْ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَخَذَ الْجَزْيَةَ مِنَ الْمَجُوسِ، حَتَّى شَهِدَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا مِنَ الْمَجُوسِ هَجَرَ.

1334 - عَنْ عُمَرَ وَبْنِ عَوْفٍ الْأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَهُوَ حَلِيفُ لِبْنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِيدَ بَدْرًا: أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ إِلَى الْبَحْرَيْنِ يَأْتِي بِجَزْيَتِهَا، وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هُوَ صَاحِبُ أَهْلِ الْبَحْرَيْنِ وَأَمَرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضَرَمِيِّ، فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ، فَسَمِعَتْ الْأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ فَوَأَفَتْ صَلَاةَ الصُّبْحِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا صَلَّى بِهِمُ الْفَجْرَ انْصَرَفَ، فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ رَأَاهُمْ وَقَالَ: (أَظُنُّكُمْ قَدْ سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدْ جَاءَ

ہم اپنی لڑائیوں میں شہد اور انگور پاتے تو اسے کھا لیتے اور اسے اٹھانہ رکھتے۔

زمیوں سے جزیہ لینا اور حربی کافروں سے صلح کرنا (کسی مصلحت کے پیش نظر)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی وفات سے ایک سال پہلے اہل بصرہ کو خط لکھا کہ جس مجوسی نے ذی محرم عورت سے شادی کی ہوئی ہو انہیں جد کر دو۔ حضرت عمر مجوسیوں سے جزیہ نہ لیتے تھے یہاں تک کہ حضرت عبدالرحمن بن عوف نے اس امر کی گواہی دی کہ رسول اللہ ﷺ نے مقام ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا تھا۔

حضرت عمرو بن عوف انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بنی عامر بن لوی کے حلیف اور جنگ بدر میں شامل تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین بھیجا کہ وہاں کا جزیہ لے آئیں رسول اللہ ﷺ نے اہل بحرین سے صلح کر کے حضرت علا بن الحضرمی کو ان پر حاکم مقرر فرما دیا تھا جب حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے انہوں نے ان کی خبر سنی اور صبح کی نماز میں سارے ہی نبی کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں دیکھ کر مسکراتے ہوئے فرمایا ”میرے خیال میں تم نے سن لیا ہے کہ ابو عبیدہ مال لے کر آگئے ہیں عرض گزار ہوئے ہاں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر خوش ہو جاؤ وراں بات کی مہر رکھو جو تمہیں سرور کر دے اللہ کی قسم مجھے تمہاری ناداری کا اتنا

ڈر نہیں ہے بلکہ مجھے اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمہارے لیے دنیا کشادہ نہ ہو جائے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر ہوئی تھی اور پھر تم ایک دوسرے سے بڑھو گے جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں نے کیا تھا اور وہ تمہیں ہلاک کر دے گی جیسا کہ ان کو ہلاک کر دیا تھا۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بعض حضرات کو مشرکوں سے لڑنے کے لیے بڑے بڑے شہروں کی جانب روانہ فرمایا پھر جب ہرمزان مسلمان ہو گیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا میں تم سے اپنی ان جنگی کاروائیوں کی بابت مشورہ کرتا ہوں ہرمزان نے کہا بہت خوب ان ملکوں کی اور جو لوگ وہاں مسلمانوں کے دشمن ہیں ان کی مثال ایک پرندے کی ہے جس کا ایک سر دو بازو اور دو پاؤں ہوں اگر ایک بازو توڑ دیا جائے تو وہ پرندہ دونوں پاؤں سر اور ایک ہی بازو سے حرکت کرے گا اگر دوسرا بازو بھی توڑ دیں تب بھی اس کے دونوں پاؤں اور سر کھڑے ہو جائیں گے لیکن اگر سر کچل دیا جائے تو دونوں ٹانگیں اور پر ہوتے ہوئے بھی بے کار ہو جائیں گے پس ان کا سر تو کسریٰ ہے ایک بازو قیصر اور دوسرے بازو ایران ہے لہذا آپ مسلمانوں کو کسریٰ کی جانب بھیجنے کا حکم صادر فرمائیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کی ایک جماعت کو جمع کیا اور نعمان بن مقرن کی قیادت میں لشکر بھیجا جب یہ لوگ دشمن کی سرزمین میں پہنچے تو کسریٰ کا گورنر چالیس ہزار کی فوج سے کرہارے لیے نکلا اس کی طرف سے ایک ترجمان کھڑے ہو کر کہنے لگا کہ تم میں سے کوئی ایک شخص مجھ سے بات کرے

بَشِيرٍ). قَالُوا: أَجَلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: (فَابْشُرُوا وَأَمْلُوا مَا يَسُرُّكُمْ، فَوَاللَّهِ لَا الْفَقْرُ أَخْشَى عَلَيْكُمْ، وَلَكِنْ أَخْشَى عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ عَلَيْكُمُ الدُّنْيَا، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا، وَتُهْلِكُكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ).

1335- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ بَعَثَ النَّاسَ فِي أَفْنَاءِ الْأَمْصَارِ يُقَاتِلُونَ الْمُشْرِكِينَ، فَاسْلَمَ الْهَرْمَزَانُ فَقَالَ: إِنِّي مُسْتَشِيرُكَ فِي مَغَازِي هَذِهِ، قَالَ: نَعَمْ. مَقْلَهَا وَمَثَلُ مَنْ فِيهَا مِنَ النَّاسِ مِنْ عَدُوِّ الْمُسْلِمِينَ مَثَلُ طَائِرٍ لَهُ رَأْسٌ وَلَهُ جَنَاحَانِ وَلَهُ رِجْلَانِ، فَإِنْ كَسِرَ أَحَدَ الْجَنَاحَيْنِ نَهَضَ الرِّجْلَانِ يَجْتَاحُ وَالرَّأْسُ، فَإِنْ كَسِرَ الْجَنَاحَ الْآخَرَ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالرَّأْسُ، وَإِنْ شَدِخَ الرَّأْسَ نَهَضَتِ الرِّجْلَانِ وَالْجَنَاحَانِ وَالرَّأْسُ، فَإِذَا كَسِرَ الْقِيَصْرَ وَالْجَنَاحَ الْآخَرَ فَارِسٌ، فَمَرِ الْمُسْلِمِينَ فَلْيَنْفِرُوا إِلَى كِسْرَى. وَقَالَ بَكْرٌ وَزِيَادٌ جَمِيعًا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ حَيَّةٍ قَالَ فَتَدَبَّنَا عُمَرُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْنَا النُّعْمَانُ بْنُ مُقَرِّنٍ، حَتَّى إِذَا كُنَّا بِأَرْضِ الْعَدُوِّ، وَخَرَجَ عَلَيْنَا عَامِلُ كِسْرَى فِي أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَقَامَ تُرْجَمَانٌ فَقَالَ لِيُكَلِّمْنِي رَجُلٌ مِنْكُمْ. فَقَالَ الْمُغِيرَةُ سَلْ

عَمَّا شِئْتُ. قَالَ مَا أَنْتُمْ قَالَتْ نَحْنُ أَنْاسٌ مِنَ  
الْعَرَبِ كُنَّا فِي شَقَاءٍ شَدِيدٍ وَبَلَاءٍ شَدِيدٍ  
نَمُصُّ الْجِلْدَ وَالنَّوَى مِنَ الْجُوعِ، وَنَلْبَسُ الْوَبَرَ  
وَالشَّعْرَ، وَنَعْبُدُ الشَّجَرَ وَالْحَجَرَ، فَبَيَّنَا نَحْنُ  
كَذَلِكَ، إِذْ بَعَثَ رَبُّ السَّمَوَاتِ وَرَبُّ  
الْأَرْضِينَ تَعَالَى ذِكْرَهُ وَجَلَّتْ عَظَمَتُهُ إِلَيْنَا  
نَبِيًّا مِنْ أَنْفُسِنَا، نَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، فَأَمَرَنَا  
نَبِيُّنَا رَسُولُ رَبِّنَا ﷺ أَنْ نَقَاتِلَكُمْ حَتَّى  
تَعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ أَوْ تُؤَدُّوا الْجِزْيَةَ، وَأَخْبَرَنَا  
نَبِيُّنَا ﷺ عَنْ رَسُولِ رَبِّنَا أَنَّهُ مَنْ قُتِلَ مِنَّا  
صَارَ إِلَى الْجَنَّةِ فِي نَعِيمٍ لَمْ يَرِ مِثْلَهَا قَطُّ، وَمَنْ  
بَقِيَ مِنَّا مَلَكَ رِقَابَكُمْ. فَقَالَ النُّعْمَانُ رُبَّمَا  
أَشْهَدُكَ اللَّهُ مِثْلَهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْذِمَكَ  
وَلَمْ يُجْزِكَ. وَلَكِنِّي شَهِدْتُ الْقِتَالَ مَعَ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا لَمْ يُقَاتِلْ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ  
انْتَظَرَ حَتَّى تَهْبِ الْأَرْوَاحُ وَتَحْضُرَ الصَّلَوَاتُ.

حضرت مغیرہ نے فرمایا پوچھئے آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں پوچھا  
تم کون ہو؟ جواب دیا ہم عرب کے باشندے ہیں ہم سخت  
بدبختی اور مصیبت میں گرفتار تھے بھوک کے مارے تھے اور کھجور  
کی گھولیاں جوتے تھے اون اور ہاں پہنے تھے درختوں اور پتھروں  
کی پوجا کرتے تھے اس وقت جب کہ ہم یسعی میں تھے تو آسمانوں  
اور زمینوں کے رب نے جس کا ذکر اعلیٰ اور عظمت ہمارے ہمارے  
اندرا یک نبی مبعوث فرمایا جو ہم میں سے ہے ہم اس کے والدین کو  
جانتے ہیں پھر ہمارے اس نبی اور اللہ کے رسول نے ہمیں یہ حکم فرمایا  
کہ ہم کافروں سے لڑیں یہاں تک کہ وہ ایک خدا کی عبادت کرنے  
لگ جائیں یا پھر جزیہ ادا کریں اور ہمارے نبی کریم ﷺ نے  
ہمارے پروردگار کا یہ پیغام بھی ہمیں پہنچایا کہ جو کوئی ہم میں سے  
مارا جائے گا وہ بہشت کی ایسی نعمتوں میں پہنچ جائے گا جو اس نے  
کبھی نہ دیکھی ہوں گی اور جو شخص ہم میں سے زندہ رہے گا وہ تمہاری  
گردنوں کا مالک بنے گا حضرت نعمان بن مقرن نے فرمایا آپ کو  
نبی کریم ﷺ کی معیت میں اللہ تعالیٰ نے بارہا مرتبہ جنگ  
آرمائی کا موقع عطا فرمایا جس میں آپ کو کبھی نہ امت یا  
رسوائی کا سامنا نہیں کرنا پڑا جبکہ میں نے بھی اکثر رسول اللہ  
ﷺ کے ساتھ جنگ میں شریک ہو کر دیکھا کہ آپ ﷺ  
سورے جنگ شروع نہ فرماتے بلکہ انتظار فرماتے یہاں تک  
کہ ہوائیں چلنے لگتیں اور نماز کا وقت آ جاتا۔

جب امام کسی بادشاہ سے عہد و پیمان

سب باشندوں کی طرف سے ہے

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں

99- باب إِذَا وَاذَعَ الْإِمَامُ مَلَكَ

الْقَرْيَةِ هَلْ يَكُونُ ذَلِكَ لِبَقِيَّتِهِمْ

1336 - عَنْ أَبِي حَمِيدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَبَوَّلَ وَأَهْدَى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُزْدًا، وَكَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ.

نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ تبوک کا جہاد کیا اور ایلہ کے بادشاہ نے نبی کریم ﷺ کے لیے ایک سفید خچر اور چادر کا تحفہ بھیجا پھر آپ ﷺ نے اس کا ملک اسی کے لیے لکھ دیا۔

## 100- باب إِثْمٍ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ جُرْمٍ

1337 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا لَمْ يَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ، وَإِنْ رِيحَهَا تَوَجَّدَ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا).

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص کسی عہد والے کو قتل کرے گا وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھے گا اور بے شک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک محسوس ہوتی ہے۔

## 101- باب إِذَا غَدَرَ الْمُشْرِكُونَ بِالْمُسْلِمِينَ هَلْ يُعْفَى عَنْهُمْ

1338 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَبَّائِي فَتَحَتْ خَيْبَرُ أَهْدَيْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ شَاةً فِيهَا سَمٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اجْمَعُوا إِلَيَّ مَنْ كَانَ مَا هُنَا مِنْ يَهُودَ). فَجِئُوا لَهُ فَقَالَ: (إِنِّي سَأَلْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْهُ). فَقَالُوا: نَعَمْ. قَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ (مَنْ أَبْوَكُمْ). قَالُوا: فُلَانٌ. فَقَالَ: (كَذَبْتُمْ، بَلْ أَبْوَكُمْ فُلَانٌ). قَالُوا: صَدَقْتَ. قَالَ (فَهَلْ أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُ عَنْهُ). فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، وَإِنْ كَذَبْنَا عَرَفْتَ

## جب مشرکین مسلمانوں سے غداری کریں تو کیا انہیں معاف کر دیا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے نبی کریم ﷺ کو ایک بکری کا پکا ہوا گوشت بطور تحفہ بھیجی جس میں زہر مہا ہوا تھا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو اکٹھا کرو چنانچہ وہ سب آپ کے سامنے کٹھا کیے گئے پھر آپ نے ان سے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں کیا تم صحیح جواب دو گے؟؟ انہوں نے اثبات میں جواب دیا تو نبی کریم ﷺ نے پوچھا تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا ”فلاں“ آپ نے فرمایا تم جھوٹ بول رہے ہو تمہارا باپ فلاں ہے وہ کہنے لگے آپ نے سچ فرمایا ہے آپ نے فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں

تو سچ بتاؤ گے؟ جواب دیا ہاں اے ابوالقاسم اگر ہم نے خط  
بیانی کی تو آپ ہمارے جھوٹ پر مطلع ہو جائیں گے جیسے  
ہمارے باپ کے بارے میں ہمارا جھوٹ آپ کو معلوم ہو گیا  
آپ نے فرمایا جہنمی کون ہے؟ انہوں نے کہا ہم چند دن کے  
لیے دوزخ میں جائیں گے اور پھر ہمارے بعد آپ اس میں  
رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ ہی اس میں ذلت  
اٹھاتے رہو گے اللہ عزوجل کی قسم ہم کبھی بھی اس تمہاری جانشین  
نہیں کریں گے پھر فرمایا اگر میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ  
بتاؤ گے؟ کہنے لگے ہاں ابوالقاسم آپ نے فرمایا کیا تم نے اس  
بکری کے گوشت میں زہر ملایا ہے جواب دیا ہاں فرمایا تمہیں  
اس بات پر کس چیز نے ابھارا؟ جواب دیا اس سے ہم نے یہ  
ارادہ کیا کہ اگر آپ جھوٹے نبی ہیں تو آپ سے ہمیں نجات مل  
جائے گی اور اگر سچے نبی ہیں تو زہر آپ کو ضرر نہیں پہنچ سکتا۔

مشرکوں سے مال کے بدلے

مصالحات یا معاہدہ کرنا اور معاہدہ

پورا نہ کرنے کا گناہ

حضرت سہل بن حنظلہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا عبد اللہ بن سہل اور محيصہ بن مسعود بن زید جہنمی خیر کی  
طرف گئے ان دونوں یہودیوں سے صلح تھی پھر دونوں کسی طرح  
جدا ہو گئے پھر جب محيصہ جہنمی عبد اللہ بن سہل کے پاس آئے تو  
دیکھا وہ اپنے خون میں لتھڑے ہوئے ہیں کسی نے ان کو قتل کر  
ڈالا تھا پھر محيصہ جہنمی نے ان کو دفن کر دیا پھر وہ مدینہ شریف  
آئے تو عبد الرحمن بن سہل اور مسعود کے دونوں صاحبزادے

كَذَبْنَا كَمَا عَرَفْتُهُ فِي آبِنَا. فَقَالَ لَهُمْ: (مَنْ  
أَهْلُ النَّارِ). قَالُوا: نَكُونُ فِيهَا يَسِيرًا، ثُمَّ  
تَخَفُونَا فِيهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اُخْسُوا فِيهَا،  
وَاللَّهِ لَا تَخْلُفُكُمْ فِيهَا أَبَدًا) ثُمَّ قَالَ: هَلْ  
أَنْتُمْ صَادِقِي عَنْ شَيْءٍ إِنْ سَأَلْتُكُمْ عَنْهُ.  
فَقَالُوا: نَعَمْ يَا أَبَا الْقَاسِمِ. قَالَ: (هَلْ جَعَلْتُمْ  
فِي هَذِهِ الشَّاةِ سُمًّا). قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ: (مَا  
تَمْلِكُكُمْ عَلَى ذَلِكَ). قَالُوا: أَرَدْنَا إِنْ كُنْتَ  
كَاذِبًا نَسْتَرْجِعُ وَإِنْ كُنْتَ نَبِيًّا لَمْ يَضُرَّكَ.

102- باب المَوَادَعَةِ وَالْمُصَالَحَةِ مَعَ  
الْبُشْرِكِينَ بِالنَّالِ وَغَيْرِهِ، وَإِلَى  
مَنْ لَمْ يَفِ بِالْعَهْدِ

1339- عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَشْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: انْطَلَقَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ  
بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا إِلَى خَيْبَرَ،  
وَهِيَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ، فَتَفَرَّقَا، فَأَتَى مُحَيِّصَةُ إِلَى  
عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَعَّطُ فِي دَمٍ قَتِيلًا،  
فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ، فَانْطَلَقَ عَبْدُ  
الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ وَحُويِّصَةُ ابْنَا



مَسْعُودٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ  
يَتَكَلَّمُ فَقَالَ: (كَبِّرْ كَبِّرْ). وَهُوَ أَحَدُ  
الْقَوْمِ، فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ: (أَتَخْلِفُونَ  
وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ؟). قَالُوا:  
وَكَيْفَ نَخْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرِ؟ قَالَ:  
(فَتُبْرِيكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ). فَقَالُوا: كَيْفَ  
تَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ  
عِنْدِهِ.

محیصہ اور حویصہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے عبدالرحمن نے  
گفتگو کرنی چاہی تو آپ نے فرمایا بڑے کو گفتگو کرنے دو چونکہ  
وہ سب سے چھوٹے تھے اس وجہ سے چپ ہو گئے تب دونوں  
گفتگو کرنے لگے آپ نے فرمایا کیا تم قسم اٹھا کر قاتل کے خون  
پر استحقاق ثابت کرو گے؟ وہ عرض گزار ہوئے ہم کیونکر قسم اٹھا  
سکتے ہیں جبکہ ہم وہاں موجود نہ تھے اور نہ ہی ہم نے انہیں دیکھا  
ہے آپ نے فرمایا تو یہودی تو پچالیس قسمیں اٹھا کر اپنی براءت  
ت کر لیں گے عرض گزار ہوئے ہم کافروں کی قسموں کا کس  
طرح اعتبار کر لیں؟ پس نبی کریم ﷺ نے اپنے پاس سے انہیں  
دیت ادا کر دی۔

103- بَابُ هَلْ يُعْفَى عَنِ الذِّمِّ إِذَا سَحَرَ  
1340 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ سَحَرَ، حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ صَنَعَ  
شَيْئًا وَلَمْ يَصْنَعْهُ.

اگر ذمی جادو کرے تو کیا اسے معاف کی جاسکتا ہے؟  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر  
جادو کیا گیا تھا جس کی وجہ سے آپ کو یہ خیال ہوا تھا کہ آپ نے  
ایک کام کر لیا حالانکہ وہ کام نہیں کیا ہوتا تھا۔

104- بَابُ مَا يُحْذَرُ مِنَ الْغَدْرِ

1341 - عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ  
وَهُوَ فِي قُبَّةٍ مِنْ أَدَمٍ فَقَالَ: (اعْدُدْ سِتًّا بَيْنَ  
يَدَيِ السَّاعَةِ، مَوْتِي، ثُمَّ فَتَحَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ،  
ثُمَّ مَوْتَانِ يَأْخُذُ فِيكُمْ كَقَعَاصِ الْغَنَمِ، ثُمَّ  
اسْتِفَاضَةُ الْمَالِ حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةً  
دِينَارٍ فَيُظْلَمَ سَاحِطًا، ثُمَّ فِتْنَةٌ لَا يَبْقَى بَيْتٌ  
مِنَ الْعَرَبِ إِلَّا دَخَلَتْهُ، ثُمَّ هُدْنَةٌ تَكُونُ

معاہدہ توڑنے سے بچنا چاہیے  
حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ غزوہ تبوک کے موقع پر نبی کریم ﷺ کے پاس گیا تو  
آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے آپ نے فرمایا  
کہ قیامت سے پیشتر چھ نشانیاں ہوں گی ان کو گن لو ① میری  
وفات ② فتح بیت المقدس ③ دبا جو تم میں ایسی پھیے گی جیسے  
بکریوں کی قعاص کی بیماری پھیلتی ہے ④ مال کی کثرت اگر کسی  
کو سودینا دیکھے جائیں گے تو بھی خوش نہ ہوگا ⑤ یہاں فتنہ کہ عرب  
کا کوئی گھر نہ بچے گا ⑥ پھر تمہارے اور بنی اسرائیل کے درمیان صلح



ہوگی اور وہ بے وقائی کریں گے اور اسی جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ فَيَغْدُونَ  
فَيَأْتُونَكُمْ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةً، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ  
اِثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

105- بَابُ إِثْمٍ مِّنْ عَاهِدٍ ثُمَّ غَدَرَ

1342 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا لَمْ تَجْتَبُوا دِينَارًا وَلَا  
دِرْهَمًا؛ فَقِيلَ لَهُ: وَكَيْفَ تَرَى ذَلِكَ كَائِنًا يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ؟ قَالَ: إِنِّي وَالَّذِي نَفْسُ أَبِي هُرَيْرَةَ  
بِيَدِي، عَنْ قَوْلِ الصَّادِقِ الْمُضْطَوِّقِ. قَالُوا:  
عَمَّ ذَلِكَ؟ قَالَ: تُنْتَهَكَ ذِمَّةُ اللَّهِ وَذِمَّةُ  
رَسُولِهِ ﷺ، فَيَشُدُّ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قُلُوبَ أَهْلِ  
الذِّمَّةِ، فَيَمْنَعُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.

106- بَابُ إِثْمِ الْغَادِرِ لِلْبَرِّ وَالْفَاجِرِ

1343 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ وَأَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لِكُلِّ غَادِرٍ لَوَاءٌ  
يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ أَحَدُهُمَا يُنْصَبُ، وَقَالَ  
الْآخَرُ: يُرَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُعْرَفُ بِهِ).

جو معاہدہ کر کے توڑے گناہ گار ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جبکہ جزیہ کا تمہیں ایک دینار بلکہ درہم بھی نہیں ملے گا لوگوں نے پوچھا کہ آپ کس طرح کہہ سکتے کہ یہ ہوگا فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں ابو ہریرہ کی جان ہے مجھے صادق و مصدوق رسول اللہ ﷺ کے فرمانے سے معلوم ہوا لوگوں نے کہا کس طرح؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس وقت تم اللہ کا ذمہ اور اس کے رسول اللہ ﷺ کا ذمہ توڑ دو گے تو اللہ تعالیٰ ذمیوں کے دل سخت کر دے گا لہذا وہ اپنے مال میں سے تمہیں کچھ بھی نہیں دیں گے۔

ہر نیک و بد کو دھوکا دینا گناہ ہے

حضرت عبد اللہ اور حضرت انس سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن ہر دھوکے باز کا ایک جھنڈا ہوگا ان راویوں میں سے ایک کا بیان ہے وہ جھنڈا نصب کیا جائے گا اور دوسرے کا بیان ہے وہ جھنڈا اس کی پہچان کے لیے ہوگا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
54- کتاب بدء الخلق  
تخلیق کے آغاز کا بیان

اور وہی ہے کہ اول بناتا ہے

پھر اسے دوبارہ بنائے گا

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بنو تمیم کے کچھ لوگ آئے تو آپ نے فرمایا اے بنو تمیم تمہیں بشارت ہو عرض گزار ہوئے کہ آپ نے ہمیں بشارت تو دے دی اب کچھ عطا فرمائیے اس پر آپ کے چہرہ مبارک کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر اہل یمن حاضر ہوئے تو فرمایا اہل یمن بشارت کو قبول کرو جبکہ بنو تمیم نے اسے قبول نہیں کیا انہوں نے عرض کی ہم نے قبول کی پھر نبی کریم ﷺ نے مخلوق اور عرش کی پیدائش کا ذکر شروع کر دیا اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے مجھ سے کہا اے عمران تمہاری اونٹنی کھل گئی ہے اسے پکڑ دو میں اٹھ کر چلا گیا وہ کہتے ہیں کاش مجھے اٹھنا نہ پڑتا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ ہی سے روایت میں ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بس خدا کی ذات تھی اور اس کے سوا کچھ نہ تھا اور اسی کا عرش پانی پر تھا اور لوح محفوظ میں اس نے ہر بات لکھ دی اور زمینوں اور آسمانوں کو پیدا فرمایا پس ایک آواز دینے والے نے آواز دی اے ابن حصین تمہاری اونٹنی بھاگ گئی ہے لہذا میں چلا گیا تو دیکھا کہ وہ اونٹنی سراب

1- باب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى

(وَهُوَ الَّذِي يَبْدَأُ الْخَلْقَ ثُمَّ يُعِيدُهُ)

1344 - عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: جَاءَ نَفَرٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (يَا بَنِي تَمِيمٍ، أَبَشِّرُوا). قَالُوا: بَشِّرْنَا فَأَعْطِنَا. فَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَجَاءَهُ أَهْلُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: (يَا أَهْلَ الْيَمَنِ، اقْبَلُوا الْبَشْرَى إِذْ لَمْ يَقْبَلَهَا بَنُو تَمِيمٍ). قَالُوا: قَبِلْنَا. فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ يُحَدِّثُ بَدْءَ الْخَلْقِ وَالْعَرْشِ، فَجَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا عِمْرَانُ، رَأَيْتُكَ تَقْلُتُ، لَيْتَنِي لَمْ أَقُمْ.

1345 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (كَانَ اللَّهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ غَيْرُهُ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ، وَكَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلِّ شَيْءٍ، وَخَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ). فَنَادَى مُنَادٍ: ذَهَبَتْ نَاقَتُكَ يَا ابْنَ الْحُصَيْنِ. فَأَنْطَلَقْتُ فَإِذَا هِيَ يَقْطَعُ دُونَهَا السَّرَابُ.

فَوَاللَّهِ لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ تَرَكْتُهَا.

سے آگے جا چکی تھی اللہ عزوجل کی قسم میری خواہش تھی کہ کاش اس اونٹنی کو چھوڑ ہی دیتا۔

1346 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: يَشْتَبِي ابْنُ آدَمَ. وَمَا يَنْبَغِي لَهُ أَنْ يَشْتَبِي، وَتَكْذِبِي وَمَا يَنْبَغِي لَهُ. أَمَّا شَتْمُهُ فَقَوْلُهُ إِنَّ لِي وَلَدًا. وَأَمَّا تَكْذِيبُهُ فَقَوْلُهُ: لَيْسَ يُعِيدُنِي كَمَا بَدَأَنِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے ”ابن آدم مجھے گالی دیتا ہے حالانکہ یہ کرنا اس کے لیے مناسب نہیں اور میری تکذیب کرتا ہے جبکہ اس کا بھی اسے حق نہیں پہنچتا اس کا گالی دینا تو یہ ہے کہ میری اولاد ہے اور اس کی تکذیب کرنا یہ ہے کہ اللہ عزوجل مجھے دوبارہ زندہ نہیں کرے گا جیسا کہ پہلے مجھے پیدا کیا۔

1347 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَمَّا قَضَى اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، فَهُوَ عِنْدَهُ فَوْقَ الْعَرْشِ: إِنَّ رَحْمَتِي غَلَبَتْ غَضَبِي).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو اس نے اپنی کتاب میں جو اس کے پاس عرش پر ہے لکھ لیا کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب آگئی ہے۔

### سات زمینوں کا بیان

### 2- باب مَا جَاءَ فِي سَبْعِ أَرْضِينَ

1348 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا، مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ، ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ).

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ زمانہ اسی ہیئت پر ہے جس پر آسمانوں اور زمینوں کی پیدائش کے وقت تھا سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں چار حرمت والے ہیں تین تو مسلسل ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ، محرم اور رجب جس کی قبیلہ مضر بہت تعظیم کرتا ہے وہ جمادی الاخریٰ اور شعبان کے درمیان ہے۔

### سورج اور چاند کی صفت کا بیان

3- باب: صِفَةُ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ بِحُسْبَانٍ  
1349 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي ذَرٍّ حِينَ غَرَبَتِ الشَّمْسُ:

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غروب آفتاب کے وقت نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ سورج

(تَدْرِى اَيَّنَ تَذْهَبُ) قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ  
 اَعْلَمُ. قَالَ: (فَاِنَّهَا تَذْهَبُ حَتّٰى تَسْجُدَ تَحْتَ  
 الْعَرْشِ فَتَسْتَاذِنَ فَيُوْذَنَ لَهَا. وَيُوْشِكُ اَنْ  
 تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا. وَتَسْتَاذِنَ فَلَا يُوْذَنُ  
 لَهَا. وَيُوْشِكُ اَنْ تَسْجُدَ فَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا.  
 وَتَسْتَاذِنَ فَلَا يُوْذَنَ لَهَا. يُقَالُ لَهَا: اَرْجِعِيْ مِنْ  
 حَيْثُ جِئْتِ، فَتَطْلُعُ مِنْ مَّغْرِبِهَا، فَذَلِكَ قَوْلُهُ  
 تَعَالٰى: {وَالشَّمْسُ تَجْرٰى لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ذٰلِكَ  
 تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ}.

1350 - عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ  
 النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مُكْوَرَانِ  
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

4 باب: مَا جَاءَ فِي قَوْلِهِ: {وَهُوَ الَّذِي

يُرْسِلُ الرِّيْحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهِ

1351 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأٰى مَحِيْلَةً فِي السَّمَاءِ  
 أَقْبَلَ وَأَذْبَرَ، وَدَخَلَ وَخَرَجَ وَتَغَيَّرَ وَجْهُهُ، فَإِذَا  
 أَمْطَرَتِ السَّمَاءُ سُرِّيَ عَنْهُ، فَعَرَفْتُهُ عَائِشَةُ  
 ذٰلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا أُدْرِى لَعَلَّهُ كَمَا  
 قَالَ قَوْمٌ: (فَلَمَّا رَأَوْا عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ  
 أُوْدِيْنِهِمْ).

کہاں جاتا ہے؟ میں عرض گزار ہوا اللہ اور اس کا رسول ہی  
 بہتر جانتے ہیں فرمایا بے شک وہ جاتا ہے تاکہ عرش کے نیچے  
 سجدہ کرے پھر اللہ عزوجل سے طلوع کی اجازت مانگتا ہے تب  
 اسے اجازت دی جاتی ہے لیکن قریب ہے کہ وہ سجدہ کرے  
 لیکن قبول نہ کیا جائے پھر طلوع ہونے کی اجازت مانگے لیکن  
 اجازت نہ ملے بلکہ اس سے کہا جائے کہ جدھر سے آیا ہے اُدھر  
 ہی لوٹ جا تو وہ مغرب سے طلوع ہوگا اور ارشاد باری تعالیٰ کا  
 یہی مطلب ”سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے یہ حکم ہے  
 زبردست علم والے کا۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
 سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن  
 چاند اور سورج لپیٹ دیئے جائیں گے۔

اور وہی ہے جو ہوا میں بھیجتا ہے اپنی

رحمت کے آگے مراد سناتی ہوئی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
 جب نبی کریم ﷺ آسمان پر کوئی بادل کا ٹکڑا دیکھتے تو کبھی آپ  
 آگے بڑھتے کبھی پیچھے، کبھی اندر آتے اور کبھی باہر جاتے اور  
 آپ کے چہرہ مبارک متغیر ہو جاتا مگر جب بارش برسنے لگتی تو  
 آپ ﷺ کی وہ کیفیت ختم ہو جاتی میں نے آپ کی اس حالت  
 کی بابت پوچھا تو آپ نے فرمایا میں نہیں (خود بخود) جانتا شاید  
 ایسا ہی ہو جیسا کہ ایک قوم نے کہا پھر جب انہوں نے عذاب کو  
 دیکھا بادل آسمان کے کنارے پھیلا ہوا ان کی دایوں کی طرف  
 آتا۔

## فرشتوں کا

## بیان

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فرمایا جو کہ صادق و صدوق ہیں تم میں سے ہر ایک کی تخلیق اس کی ماں کے پیٹ میں مکمل کی جاتی ہے چالیس دن نطفہ پھراتے ہی دن خون کا قطرہ پھراتے ہی دن گوشت کا قطرہ پھراتا ہے اس کے بعد اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہے اور اسے چار باتوں کا حکم دیا جاتا ہے اور اس سے کہا جاتا ہے اس کا عمل، اس کا رزق اور اس کی عمر لکھ دے اور یہ بھی لکھ دے کہ یہ سعید ہے یا شقی اس کے بعد اس میں روح پھونک دی جاتی ہے پھر تم میں سے کوئی ایسا ہوتا ہے جو نیک عمل کرتا رہتا ہے کہ اس کے اور جنت کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے مگر اس پر تقدیر کا لکھا غالب آ جاتا ہے اور وہ دوزخیوں والے کام کر بیٹھتا ہے ایسے ہی کوئی شخص دوزخ والے کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کے اور دوزخ کے درمیان صرف ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر تقدیر کا فیصلہ غالب آ جاتا ہے تو وہ اہل جنت جیسے کام کرنے لگتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب اللہ عزوجل اپنے کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو پکارتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں سے محبت رکھتا ہے ہند تم بھی اس سے محبت رکھو تو جبرائیل علیہ السلام اس کو محبوب رکھتے ہیں پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام تمام آسمان والوں کے لیے ندا کرتے ہیں

## 5- باب ذکر الملائکۃ

## صلوات اللہ علیہم

1352 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ الصَّادِقُ الْمَصْدُوقُ، قَالَ: (إِنَّ أَحَدَكُمْ يُجْمَعُ خَلْقُهُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا، ثُمَّ يَكُونُ عَاقِبَةُ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَكُونُ مُضْغَةً مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا، فَيُؤَمِّرُ بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ، وَيُقَالُ لَهُ اكْتُبْ عَمَلَهُ وَرِزْقَهُ وَأَجَلَهُ وَشَقِيٌّ أَوْ سَعِيدٌ. ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ الرُّوحُ، فَإِنَّ الرَّجُلَ مِنْكُمْ لَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ كِتَابُهُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ، وَيَعْمَلُ حَتَّى مَا يَكُونُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّارِ إِلَّا ذِرَاعٌ، فَيَسْبِقُ عَلَيْهِ الْكِتَابُ، فَيَعْمَلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

1353 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِذَا أَحَبَّ اللَّهُ الْعَبْدَ نَادَى جِبْرِيلُ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأُحِبُّهُ. فَيُحِبُّهُ جِبْرِيلُ، فَيُنَادِي جِبْرِيلُ فِي أَهْلِ السَّمَاءِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ فُلَانًا فَأُحِبُّوهُ. فَيُحِبُّهُ أَهْلُ السَّمَاءِ، ثُمَّ يُوضَعُ لَهُ الْقَبُولُ فِي الْأَرْضِ).



کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے لہذا تم بھی اس سے محبت رکھو پس تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ فرشتے ابر میں آتے ہیں اور آسمان میں دیئے گئے احکامات کا ذکر کرتے ہیں شیطان ان کی باتیں چپکے سے اڑا لیتے ہیں اور کاہنوں سے آکر بیان کر دیتے ہیں اور وہ اس میں سوجھبوٹ اپنی طرف سے مل کر آگے بیان کر دیتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب جمعہ کا دن آتا ہے تو مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے مقرر ہوتے ہیں جو پہلے آئے اس کا نام پہلے لکھتے جاتے ہیں پھر جب امام منبر پر بیٹھ جاتا ہے تو وہ اپنے صحیفے لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سننے کے لیے آ جاتے ہیں۔

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے حضرت حسان بن علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ تم جو کرنے والوں کو جو کرو اور جبرائیل علیہ السلام تمہارے ساتھ ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا اے عائشہ یہ جبرائیل علیہ السلام ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں تو انہوں نے یوں جواب دیا وعلیہ السلام ورحمہ اللہ و برکاتہ آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی اور مراد ان کی نبی کریم ﷺ ہیں۔

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول

1354 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَتَيْهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ - وَهُوَ السَّحَابُ - فَتَذْكُرُ الْأُمُورَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتُسَرِّقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ، فَتُسَبِّعُهُ فَتُوجِّهِهُ إِلَى الْكُفَّانِ، فَيَكْلِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذِبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ).

1355 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ، كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ الْمَلَائِكَةُ، يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَلِأَوَّلٍ، فَإِذَا جَلَسَ الْإِمَامُ طَوَّأَ الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَبْعُونَ الذِّكْرَ).

1356 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِحَسَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ (اهْجُهِم - أَوْهَاجِهِمْ - وَجِبْرِيلُ مَعَكُمْ).

1357 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (يَا عَائِشَةُ، هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ). فَقَالَتْ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ. تَرَى مَا لَا أَرَى. تُرِيدُ النَّبِيَّ ﷺ.

1358 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا



اللہ ﷻ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا جتنی دفعہ تم ہمارے پاس آتے ہو اس سے زیادہ کیوں نہیں آتے راوی کا بیان ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی ”ہم فرشتے نہیں، ترستے مگر حضور کے رب کے حکم سے اس کا ہے جو ہمارے آگے اور پیچھے ہے۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل علیہ السلام نے ایک قرأت میں قرآن پڑھایا تھا میں برابر ان سے زیادہ کا مطالبہ کرتا رہا یہاں تک کہ سات قرأت بات پہنچ گئی۔

حضرت یعلیٰ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر یہ آیت (وَنَادُوا بِمَا هَلَاكُوا) پر تلاوت کرتے ہوئے سنا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کیا احد کے دن سے بھی زیادہ سخت دن کبھی آپ پر آیا ہے؟ آپ نے فرمایا مجھے تمہاری قوم سے بڑی تکلیفیں پہنچی ہیں اور ان میں سب سے زیادہ مصیبت عقبہ کے دن کی تھی جب میں نے اپنے آپ کو عبد یاسیل بن عبد کلال کے سامنے پیش کیا تو اس نے میری بات نہ مانی میں طائف سے واپس چلا آیا اور پریشانی کے آثار میرے چہرے پر عیاں تھے جب قرن ثعالب پہنچا تو طبیعت سنبھل گئی سر ٹھک کر دیکھا تو بادل کا ایک ٹکڑا مجھ پر سایہ کر رہا تھا پھر میں نے دیکھا کہ اس میں جبرائیل علیہ السلام ہیں انہوں نے مجھے پکارا پھر کہا بے شک اللہ عزوجل نے آپ کی قوم سے گفتگو اور اس کا جو بکن کر ملک الجبال (پہاڑوں کے فرشتے) کو آپ کی خدمت میں بھیجا ہے چنانچہ کافروں کے متعلق آپ جو چاہیں ان کو حکم دیں

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِجِبْرِيلَ: (أَلَا تَرُونَا أَكْثَرَ مِمَّا تَرُونَا) قَالَ: فَتَزَلَّتْ: (وَمَا نَتَزَلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ لَهُ مَا بَيْنَ أَيْدِينَا وَمَا خَلْفَنَا)

1359 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (أَقْرَأَنِي جِبْرِيلُ عَلَى حَرْفٍ فَلَمْ أَزَلْ أُسْتَزِيدُهُ حَتَّى انْتَهَى إِلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ).

1360 - عَنْ يَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ عَلَى الْمِنْبَرِ: وَنَادُوا يَا مَالٍ.

1361 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: أَتَمَّا قَالَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ: هَلْ أَتَى عَلَيْكَ يَوْمٌ كَانَ أَشَدَّ مِنْ يَوْمٍ أُحُدٍ قَالَ: (لَقَدْ لَقِيتُ مِنْ قَوْمِكَ مَا لَقِيتُ، وَكَانَ أَشَدَّ مَا لَقِيتُ مِنْهُمْ يَوْمَ الْعَقَبَةِ، إِذْ عَرَضْتُ نَفْسِي عَلَى ابْنِ عَبْدِ يَالِيلَ بْنِ عَبْدِ كِلَالٍ، فَلَمْ يُجِبْنِي إِلَى مَا أَرَدْتُ، فَأَنْطَلَقْتُ وَأَنَا مَهْمُومٌ عَلَى وَجْهِهِ، فَلَمْ أُسْتَفِقْ إِلَّا وَأَنَا بِقَرْنِ الثَّعَالِبِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي، فَإِذَا أَنَا بِسَحَابَةٍ قَدْ أَظْلَمَتْنِي، فَتَنَظَرْتُ فَإِذَا فِيهَا جِبْرِيلُ، فَنَادَانِي فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَدْ سَمِعَ قَوْلَ قَوْمِكَ لَكَ، وَمَا رَكُّوْا عَلَيْكَ، وَقَدْ بَعَثَ إِلَيْكَ مَلَكَ الْجِبَالِ لِتَأْمُرَهُ بِمَا شِئْتَ فِيهِمْ، فَنَادَانِي مَلَكَ الْجِبَالِ، فَسَلَّمَ عَلَيَّ ثُمَّ

قَالَ يَا مُحَمَّدُ فَقَالَ: ذَلِكَ فِيمَا شِئْتُمْ، إِنْ شِئْتُمْ أَنْ أَطْبِقَ عَلَيْهِمُ الْأَخْشَبَيْنِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَلْ أَرْجُو أَنْ يُخْرِجَ اللَّهُ مِنْ أَصْلَابِهِمْ مَنْ يَعْبُدُ اللَّهَ وَحْدَهُ، لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا).

1362 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَى . فَأَوْعَى إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْعَى) قَالَ: أَنَّهُ رَأَى جِبْرِيلَ لَهُ سِتُّ مِائَةِ جَنَاحٍ.

1363 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، (لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى) قَالَ: رَأَى رَفْرَفًا أَخْضَرَ سَدَّ الْأَفْقَ السَّمَاءِ.

1364 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: مَنْ زَعَمَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ أَعْظَمَ، وَلَكِنْ قَدْ رَأَى جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ، وَخَلْقُهُ سَادُّ مَا بَيْنَ الْأُفُقِ.

1365 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ، فَبَاتَ غَضَبَانِ عَيْنَهَا لَعْنَتُهَا الْهَلَاكُ حَتَّى تُصْبِحَ).

1366 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (رَأَيْتُ لَيْلَةً أُسْرِجِي فِي

اس کے بعد کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ جو چاہیں اگر آپ چاہیں تو میں کوہِ خشبین اٹھا کر ان کے اوپر رکھ دوں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی نسلوں میں ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اس خدائے واحد کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے کلام ”فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ“ کا تفسیر کرتے ہوئے فرمایا آپ ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا تھا ان کے چھ سو پر تھے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کے قول ”لَقَدْ رَأَى مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَى“ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے ایک سبز بادل دیکھا جس نے آسمان کے کناروں کو ڈھانپ رکھا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جس کا یہ خیال ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ اپنے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی صورت و خلقت میں دیکھا جنہوں نے آسمان کے کناروں کو بھر دیا تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ نہ آئے جس کی وجہ سے خوند رات بھر اس پر غصے میں گزارے تو فرشتے صبح تک اس عورت پر لعنت بھیجتے رہتے ہیں۔“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا معراج کی رات میں

مُوسَى رَجُلًا آدَمَ، طَوَالًا جَعْدًا، كَأَنَّهُ مِنْ  
رِجَالِ شَنْوَنَةٍ، وَرَأَيْتُ عِيسَى رَجُلًا مَرْبُوعًا  
مَرْبُوعَ الْخَلْقِ إِلَى الْخُمُرَةِ وَالْبَيَاضِ، سَبَطَ  
الرَّأْسِ، وَرَأَيْتُ مَالِكًا خَازِنَ النَّارِ، وَالْذِّجَالِ،  
فِي آيَاتٍ أَرَاهُنَّ اللَّهُ إِيَّاهُ، (فَلَا تَكُنْ فِي مِرْيَةٍ مِنْ  
لِقَائِهِ).

نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھا وہ گندمی رنگ دراز قد اور گھٹکریاں  
بالوں والے ہیں گویا وہ قبیلہ شنوہ کے مرد ہیں اور میں نے  
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا کہ وہ میانہ قد، متوسط بدن سرخ،  
سفید رنگ اور سیدھے بالوں والے ہیں اور میں نے مالک  
داروغہ جہنم کو دیکھا اور دجال کو بھی دیکھا یہ ان نشانیوں میں سے جو  
اللہ عزوجل نے آپ کو دکھائیں پس آپ کے دیکھنے میں شک نہ  
کرو۔

### 6- باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَأَهْلِهَا فَخْلُوقُهُ

1367 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا مَاتَ  
أَحَدُكُمْ، فَإِنَّهُ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ  
وَالْعِشِيِّ، فَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ، وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ  
النَّارِ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو کوئی مر جاتا ہے تو اسے  
اس کا مقام صبح و شام دکھایا جاتا ہے اگر جنتی ہے تو جنت میں اور  
اگر جہنمی ہے تو جہنم میں۔

1368 - عَنْ جُمُرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اِطْلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ  
فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ، وَاطْلَعْتُ فِي  
النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ).

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی  
کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مجھے جنت  
دکھائی گئی تو میں نے دیکھا وہاں اکثریت فقراء کی ہے، و دروزخ  
کو دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔

1369 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِذْ قَالَ:  
(بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ  
تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرِ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں  
کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے  
فرمایا میں نے بحالت نیند اپنے آپ کو جنت میں دیکھا کہ ایک  
عورت ایک محل کے اندر وضو کر رہی ہے میں نے اس سے

الْقَصْرِ، فَقَالُوا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَمَا كَرِهَتْ  
غَيْرَتُهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِرًا). فَبَكَى عُمَرُ وَقَالَ:  
أَعْلَيْكَ أَغَارُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.

1370 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَوَّلُ زُمرَةٍ تَلْجُ الْجَنَّةَ  
صُورَتُهُمْ عَلَى صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ، لَا  
يَبْصُقُونَ فِيهَا وَلَا يَمْشِطُونَ وَلَا يَتَغَوَّطُونَ،  
أَيْتُهُمْ فِيهَا الذَّهَبُ، أَمْشَاطُهُمْ مِنَ الذَّهَبِ  
وَالْفِضَّةِ، وَمَتَامِرُهُمُ الْأَكُوَّةُ وَرَشْحُهُمُ  
الْبُسْكُ، وَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، يُرَى مَخْ  
سُوقِهَا مِنْ وَرَاءِ اللَّحْمِ، مِنَ الْحُسْنِ، لَا  
اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ، قُلُوبُهُمْ قَلْبٌ  
وَاحِدٌ، يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا).

1371 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (وَالَّذِينَ عَلَى أَيْمِهِمْ  
كَاشِدٌ كَوْكَبٍ إِضَاءَةٌ، قُلُوبُهُمْ عَلَى قَلْبٍ  
رَجُلٍ وَاحِدٍ، لَا اخْتِلَافَ بَيْنَهُمْ وَلَا تَبَاغُضَ،  
لِكُلِّ امْرَأَةٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ، كُلُّ وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا  
يُرَى مَخْ سَاقِهَا مِنْ وَرَاءِ لَحْمِهَا مِنَ الْحُسْنِ،  
يُسَبِّحُونَ اللَّهَ بُكْرَةً وَعَشِيًّا، لَا يَسْقَمُونَ وَلَا  
يَمْتَخِطُونَ وَذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ).

دریافت کیا یہ محل کس کے لیے ہے؟ اس نے جواب دیا حضرت  
عمر بن خطاب کے لیے پس مجھے عمر کی غیرت یاد آ گئی تو میں  
واپس لوٹ آیا حضرت عمر رونے لگے اور عرض گزار ہوئے یا  
رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ پر غیرت کرتا؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مردہ جنت میں سب سے پہلے  
داخل ہوگا ان کے چہرے چودھویں کے چاند کی طرح ہوں گے  
انہیں تھوکنے ناک صاف کرنے اور قضائے حاجت کی ضرورت  
ہی نہیں پیش نہ آئے گی ان کے برتن سونے کے اور کنگھیاں  
سونے چاندی کی ہوں گی ان کی انگلیٹیویں میں عود سنگے گا ان کا  
پسینہ مشک کی طرح خوشبودار ہوگا اور ان میں سے ہر ایک کے  
لیے دو بیویاں ہوں گی لطافت حسن کی وجہ سے ان کی پنڈلیوں کا  
مغز گوشت کے اوپر دکھائی سے دے گا ان لوگوں کے درمیان  
کوئی اختلاف نہیں ہوگا اور نہ دشمنی ہوگی ان سب کے دل ایک  
ہوں گے اور وہ صبح شام اللہ عزوجل کی تسبیح کریں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے انہوں  
نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کے بعد جو جنت میں داخل  
ہوں گے وہ روشن ستاروں کی طرح ہوں ان سب کے دل محبت  
میں ایک شخص کے دل کی طرح ہوں گے نہ ان کے دل میں  
اختلاف ہوگا نہ دشمنی ان میں سے ہر ایک کے لیے دو بیویاں  
ہوں گی ہر عورت ایسی حسینہ ہوگی کہ پنڈلی کا مغز گوشت کے  
اندر سے نظر آتا ہوگا وہ صبح اللہ عزوجل کی تسبیح بیان کرتے ہوں گے  
نہ وہ اس میں بیمار ہوں گے اور نہ ناک صاف کرنے کی ضرورت  
پیش آئے گی پھر انہوں نے باقی حدیث کو ذکر فرمایا۔

1372- عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيَدْخُلَنَّ مِنْ أُمَّتِي  
سَبْعُونَ أَلْفًا، أَوْ سَبْعُمِائَةِ أَلْفٍ، لَا يَدْخُلُ  
أَوَّلُهُمْ حَتَّى يَدْخُلَ آخِرُهُمْ، وَجُوهُهُمْ عَلَى  
صُورَةِ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ).

1373- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
أُهِدِيَ لِلنَّبِيِّ ﷺ جُبَّةٌ سُنْدُسٌ، وَكَانَ يَنْهَى  
عَنِ الْحَرِيرِ، فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْهَا، فَقَالَ:  
(وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، لَمَتَدَايِلُ سَعْدِ بْنِ  
مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِنْ هَذَا).

1374- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ  
الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا).  
1375- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ مِثْلُ ذَلِكَ، قَالَ: (وَاقْرَأُوا إِنَّ  
بَيْنَهُمْ: {وَوَيْلٌ لِلْمُصَدِّقِينَ}).

1376- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ  
يَتَرَاءَوْنَ أَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ، كَمَا  
يَتَرَاءَوْنَ الْكُوكَبُ الدُّرِّيُّ الْغَائِرُ فِي الْأَفْقِ  
مِنَ الْمَشْرِقِ أَوْ الْمَغْرِبِ، لِتَفَاضُلِ مَا  
بَيْنَهُمْ) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، تِلْكَ مَنَازِلُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم  
ﷺ سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا جنت میں سب  
سے پہلے میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ افراد داخل  
ہوں گے وہ سب اکٹھے داخل ہوں گے ان کے چہرے بھی  
چودھویں کے چاند کی طرح دیکھتے ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی  
کریم ﷺ کو ایک باریک ریشمی جبہ تحفہ دیا گیا چونکہ آپ ریشم  
کے استعمال سے منع فرماتے تھے اس لیے لوگوں کو اس پر تعجب ہوا  
آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمد ﷺ  
کی جان ہے جنت میں سعد بن معاذ کو ملنے والے رومال اس  
سے کہیں بہتر ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا جنت میں ایک درخت اتنا بڑا ہے کہ اگر کوئی سوار اس  
کے سایہ میں سو برس تک چلے تب بھی اس کو طے نہ کر سکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت اسی طرح  
آئی ہے مگر آخر میں انہوں نے فرمایا اگر تم اس فرمان پر  
یقین بڑھانا چاہو تو اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ”ظل  
ممنذود“ پڑھ لو۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا اہل جنت بالائی منزلوں کو اس طرح  
دیکھیں گے جس طرح آسمان کے مشرقی یا مغربی کنارے پر کسی  
روشن ستارے کو دیکھتے ہیں کیونکہ آپس میں فرق مرتب ضرور ہو  
گا لوگ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یہ تو حضرات انبیاء  
ﷺ کے مقام ہیں ان کے مقام پر کوئی دوسرا تو نہیں پہنچ سکتا؟



فرمایا کیوں نہیں قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے وہ لوگ پہنچ سکیں گے جو اللہ عزوجل پر ایمان لائے اور رسولوں کی تصدیق کی۔

دوزخ کا بیان اور بے شک وہ پیدا ہو چکی ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بخار جہنم کی تیزی سے ہوتا ہے تو تم اسے پانی سے ٹھنڈا کیا کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہاری آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے ایک حصہ ہے عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ یہ دنیا کی آگ ہی کافی تھی آپ ﷺ نے فرمایا وہ آگ اس سے ابتر حصے زیادہ سرد کی گئی ہے اور ہر حصے میں آگ کے برابر گرمی ہے۔

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قیامت کے دن ایک آدمی کو لایا جائے گا اور اس کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو اس کی آنتیں نکل پڑیں گی اور وہ اس طرح گھومتا پھرے گا جیسے گدھا چھکی کے گرد گھومتا ہے پھر اہل دوزخ اس کے گرد جمع ہو کر کہیں گے؟ اے فلاں تیرا کیا حال؟ کیا تو ہمیں نیکیوں کا حکم نہ کرتا تھا اور برے کاموں سے نہ روکتا تھا وہ جواب دے گا میں تمہیں نیکیوں کا حکم کرتا تھا لیکن خود نیکی نہ کرتا تھا تمہیں برے کاموں سے نہ روکتا تھا پر خود برے کاموں سے نہ روکتا تھا۔

ابلیس اور اس کے لشکر کے بارے میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ پر

الْأَنْبِيَاءُ لَا يَبْغُهَا غَيْرُهُمْ. قَالَ: (بَلَىٰ) وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، رَجُلٌ آمَنُوا بِاللَّهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِينَ).

7- باب صفة النار وأنها مخلوقة

1377 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْحُمَى مِنْ فَنِحِ جَهَنَّمَ، فَأَبْرَدُوهَا بِالنَّاءِ).

1378 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْأً مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً. قَالَ: (فُضِّلَتْ عَلَيْهِنَ بِتِسْعَةٍ وَبِسِتِّينَ جُزْأً، كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا).

1379 - عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُهُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ، فَتَنْدَلِي أَقْتَابُهُ فِي النَّارِ، فَيَدُورُ كَمَا يَدُورُ الْحِمَارُ بِرَحَاةٍ، فَيَجْتَمِعُ أَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ، فَيَقُولُونَ: أَهَىٰ فُلَانٌ، مَا شَأْنُكَ؟ أَلَيْسَ كُنْتَ تَأْمُرُنَا بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ؟ قَالَ: كُنْتُ أَمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَلَا آتِيهِ، وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَآتِيهِ).

8- باب صفة إبليس وجنوده

1380 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا



قَالَتْ: سُحِرَ النَّبِيُّ ﷺ. حَتَّى كَانَ يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَفْعَلُ الشَّيْءَ وَمَا يَفْعَلُهُ. حَتَّى كَانَ ذَاتَ يَوْمٍ دَعَا وَدَعَا، ثُمَّ قَالَ ﷺ: (أَشْعَرْتُ أَنَّ اللَّهَ أَفْتَانِي فِيمَا فِيهِ شِفَائِي أَتَانِي رَجُلَانِ، فَقَعَدَ أَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِي وَالْآخَرُ عِنْدَ رِجْلِي، فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ: مَا وَجَعَ الرَّجُلُ؟ قَالَ: مَطْبُوبٌ. قَالَ وَمَنْ طَبَّهُ؟ قَالَ: لَبِيدُ بْنُ الْأَعْصَمِ. قَالَ فِي مَاذَا؟ قَالَ: فِي مُشِيطٍ وَمُشَاقَةٍ وَجُفٍّ طَلْعَةٍ ذَكَرٍ. قَالَ: فَأَيْنَ هُوَ؟ قَالَ: فِي بَيْتِ خَدْوَانَ). فَخَرَجَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ لِعَائِشَةَ حِينَ رَجَعَ: (نَخَلَهَا كَأَنَّهَا رُئُوسُ الشَّيَاطِينِ). فَقُلْتُ: اسْتَخْرَجْتَهُ فَقَالَ: (لَا أَمَّا أَنَا فَقَدْ شَفَانِي اللَّهُ، وَخَشِيتُ أَنْ يُثِيرَ ذَلِكَ عَلَى النَّاسِ شَرًّا، ثُمَّ دُفِنْتُ الْبَيْتَ).

جادو کیا گیا جس کے باعث آپ یہ سمجھتے کہ میں نے فلاں کا منہ لیا ہے حالانکہ کیا نہیں ہوتا تھا پھر آپ نے ایک دن خوب دیکھ کر اس کے بعد مجھ سے فرمایا کیا تمہیں پتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے وہ بات بتا دی جس میں میری شفا ہے یعنی میرے پاس دو آدمی آئے ایک سر کے پاس اور دوسرا میرے پاؤں کے پاس بیٹھ گیا پھر ان میں سے ایک نے دوسرے سے پوچھا انہیں کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان پر جادو کیا گیا ہے پہلے نے کہا کس نے کیا ہے دوسرے نے کہا لبید بن الأعصم یہودی نے پہلے نے پوچھا کس طرح کیا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا کنگھی اور آپ کے موئے مبارک اور زکھور کے خوشہ کے پوست میں اس نے کہا یہ کہاں رکھا ہے؟ دوسرے نے جواب دیا نمدان نامی کنویں میں پس نبی کریم ﷺ اس کنویں پر گئے اور واپس تشریف لے آئے واپس آ کر آپ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو بتایا کہ وہاں کی کھجوریں ایسی ہیں جیسے شیاطین کے سر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کی کہ آپ ان چیزوں کو نکلوا یا تو فرمایا نہیں اللہ عز وجل نے مجھے شفاء دے دی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اس سے لوگوں میں فساد پھیلے گا اس لیے کنواں بند کر دیا گیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تم میں سے کس کے پاس آتا ہے اور اس سے کہتا ہے فلاں چیز کو کس نے پیدا کیا؟ اور اس کو کس نے پیدا کیا یہاں تک کہ یہ کہنے لگتا ہے کہ تمہارے رب کو کس نے پیدا کیا جب بات یہاں تک پہنچے تو انسان کو ”اعوذ باللہ“ پڑھنا چاہیے اور اس شیطانی خیال کو ترک کر دینا

1381 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَأْتِي الشَّيْطَانُ أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا، مَنْ خَلَقَ كَذَا، حَتَّى يَقُولَ مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهُ).

چاہیے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ مشرق کی جانب اشارہ کر کے فرمایا ”بے شک فتنہ یہاں ہے فساد اس طرف سے نکلے گا جہاں سے شیطان کا سینگ نکلے گا“

1382 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُشِيرُ إِلَى الْمَشْرِقِ، فَقَالَ: (هَآ، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَآ هُنَا، إِنَّ الْفِتْنَةَ هَآ هُنَا، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب رات شروع ہو یا اس کا اندھیرا چھا جائے تو تم اپنے بچوں کو باہر نکلنے سے روک لو کیونکہ اس وقت شیاطین پھیل جاتے ہیں پھر جب رات کا کچھ حصہ گزر جائے تو اس وقت بچوں کو چھوڑ دو اور بسم اللہ پڑھ کر دروازہ بند کر دو اور بسم اللہ پڑھ کر ہی چراغ بھی گل کر دو پھر بسم اللہ پڑھ کر کھانے کے برتن ڈھانپ دو اگر ڈھانپنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے نہ کوئی اور چیز اوپر رکھ دو۔

1383 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا اسْتَجَنَّحَ اللَّيْلُ، أَوْ: كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ، فَكُفُّوا صَبِيَانَكُمْ، فَإِنَّ الشَّيَاطِينَ تَنْتَشِرُ حِينَئِذٍ، فَإِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِنَ الْعِشَاءِ فَاغْلُظُوا وَأَغْلِقْ بَابَكَ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَطْفِئْ مِصْبَاحَكَ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَأَوْكُ سِقَاتِكَ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَخَوِّزْ إِنَائَكَ، وَادْكُرِ اسْمَ اللَّهِ، وَلَوْ تَعَرَّضَ عَلَيْهِ شَيْئًا).

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا اتنے میں دو آدمی آپس میں بدکلامی کرنے لگے پھر ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں اگر یہ شخص پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے اگر کوئی اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے لوگوں نے اس آدمی سے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے تو شیطان سے پناہ طلب کر اس نے کہا کیا مجھے جنون ہے؟

1384 - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَرَجُلَانِ يُسْتَبَانِ، فَأَحَدُهُمَا احْمَرَّتْ وَجْهُهُ، وَانْتَفَخَتْ أَوْدَاجُهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنِّي لَا أَعْلَمُ كَلِمَةً لَوْ قَالَهَا ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ، لَوْ قَالَ أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ. ذَهَبَ عَنْهُ مَا يَجِدُ). فَقَالُوا لَهُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ). فَقَالَ: وَهَلْ بِي جُنُونٌ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

1385 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: (الشَّيْطَانُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَنَاسَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ، فَإِنْ أَحَدَكُمْ إِذَا قَالَ: هَا، ضَمِكَ الشَّيْطَانُ).

1386 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ مِنَ اللَّهِ، وَالْحُلْمُ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا حَلَمَ أَحَدُكُمْ حُلْمًا يَخَافُهُ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهِ، وَلْيَتَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّهَا، فَإِنَّهَا لَا تَضُرُّهُ).

1387 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهِ فَتَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْزِلْ ثَلَاثًا، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَبِيتُ عَلَى خَيْشُومِهِ).

9- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَبَشِّرْ

فِيهَا مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ)

1388 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ عَلَى الْمِنْبَرِ يَقُولُ: (اقْتُلُوا الْحَيَّاتِ، وَاقْتُلُوا ذَا الطُّفَيْتَيْنِ وَالْأَبْتَرِ، فَإِنَّهُمَا يَطْبِيسَانِ الْبَصَرَ، وَيَسْتَسْقِطَانِ الْحَبْلَ). قَالَ عَبْدُ اللَّهِ: فَبَيْنَا أَنَا أَطَارِدُ حَيَّةً لَأَقْتُلَهَا، فَتَادَانِي أَبُو لُبَابَةَ: لَا تَقْتُلَهَا. فَقُلْتُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَمَرَ بِقَتْلِ الْحَيَّاتِ. قَالَ: إِنَّهُ نَهَى بَعْدَ ذَلِكَ عَنْ ذَوَاتِ الْبُيُوتِ، وَهِيَ الْعَوَامِرُ.

نے فرمایا: تمہاری لینا شیطان کی طرف سے ہے لہذا تم میں سے جب بھی کسی کو تمہاری آئے تو حتی الامکان اس سے بچو۔ جب جمائی لینے والا کہتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا خواب اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور برا خواب شیطان کی طرف سے جب تم میں سے کوئی برا خواب دیکھے اور اُرد جائے تو چاہے اسے بائیں جانب تھکا کر دے اور اس کے شر سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگے پھر وہ اس کو نقصان نہ دے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو وضو کرے اور تین دفعہ ناک میں پانی ڈال کر صاف کرے کیونکہ شیطان اس کی ناک میں رات گزارتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ”اور زمین میں

ہر قسم کے جانور پھیلانے

حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو منبر پر خطبے کے دوران یہ کہتے سنا ”سانپوں کو مار ڈالو خصوصاً وہ سانپ جو دو دو دھاری والا ہو اور چھوٹی دم والا کیونکہ ان کے کاٹنے سے مینائی جاتی رہتی ہے اور حمل ساقط ہو جاتا ہے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے ایک سانپ کو مارنے کے لیے بل سے نکال رہا تھا تو حضرت ابولبابہ نے آواز دی کہ اسے نہ مارو میں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے تو سانپوں کو مارنے کا حکم دیا ہے ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ نے بعد میں ان سانپوں کو مارنے سے منع فرمایا ہے جو گھروں میں رہتے ہیں اور

انہیں عوام کہا جاتا ہے۔

مسلمان کا عمدہ مال بکریاں ہیں جنہیں لے کر

وہ پہاڑ کی چوٹی پر چلا جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفر کا سر مشرق کی طرف ہے فخر و غرور گھوڑوں اور اونٹوں والوں میں ہے کاشت کاروں اور گاؤں والوں میں ہے اور سکون و اطمینان ان کو حاصل ہوتا ہے جو بکریوں والے ہیں۔

حضرت ابو مسعود اور عقبہ بن عمرو سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک یمن کی جانب اٹھ کر فرمایا ایمان یمن میں ہے۔ خبردار ہو جاؤ کہ سختی اور تنگ دلی ان کاشت کاروں میں جو اونٹوں کے پاس اس ملک میں رہتے ہیں جہاں سے شیطان کے دونوں سینک نکلتے ہیں یعنی ربیعہ اور مضر کی قوموں سے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم مرغ کی آواز سنو تو اللہ تعالیٰ کا فضل مانگو کیونکہ اس نے فرشتہ دیکھا ہوتا ہے اور جب تم گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے اللہ کی پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھ رہا ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک گروہ گم ہو گیا تھا نامعلوم ان کا کیا حشر ہوا میرے خیال میں یہ چوہے ہیں کیونکہ جب اونٹ کا دودھ رکھا جائے نہیں پیتے اور بکری کا دودھ رکھ جاتا ہے

10- بَابُ خَيْرِ مَالِ الْمُسْلِمِ

عَنْهُ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ

1389- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (رَأْسُ الْكُفْرِ تَحْوُ الْمَشْرِقِ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلُ فِي أَهْلِ الْخَيْلِ وَالْإِبِلِ وَالْفَدَّادِينَ أَهْلِ الْوَبْرِ، وَالشَّكِينَةُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ).

1390- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرِو وَآبِي مَسْعُودٍ

قَالَ: أَشَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِيَدِهِ تَحْوُ الْيَمَنِ، فَقَالَ: (الْإِيمَانُ يَمَانُهَا هُنَا، إِلَّا إِنْ الْقَسْوَةُ وَغَلِظَ الْقُلُوبُ فِي الْفَدَّادِينَ، عِنْدَ أَصُولِ أَذْنَابِ الْإِبِلِ، حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنَا الشَّيْطَانِ فِي رَبِيعَةٍ وَمُضَرَ).

1391- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ، فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا، وَإِذَا سَمِعْتُمْ نَهيقَ الْجَمَارِ فَتَعَوَّدُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِنَّهُ رَأَى شَيْطَانًا).

1392- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (فُقِدَتْ أُمَّةٌ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ، وَإِنِّي لَا أَرَاهَا إِلَّا الْفَارَ، إِذَا وَضِعَ لَهَا أَلْبَانُ الْإِبِلِ لَمْ تَشْرَبْ، وَإِذَا وَضِعَ

لَهَا أَلْبَانُ الشَّاءِ شَرِبَتْ). فَحَدَّثْتُ كَعْبًا  
فَقَالَ: أَنْتَ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُهُ؟ قُلْتُ:  
نَعَمْ، قَالَ لِي مَرَارًا. فَقُلْتُ: أَفَأَقْرَأُ التَّوْرَةَ؟

11- بَابُ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي شَرَابٍ  
أَحَدٍ كُمْ فَلْيَغْبِسْهُ، فَإِنْ فِي أَحَدَى  
جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَفِي الْأُخْرَى شِفَاءٌ

1393 - وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي  
شَرَابٍ أَحَدٍ كُمْ فَلْيَغْبِسْهُ، ثُمَّ لِيَنْزِعْهُ، فَإِنْ  
فِي أَحَدَى جَنَاحَيْهِ دَاءٌ وَالْأُخْرَى شِفَاءٌ).

1394 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: (غُفِرَ لِمَرْأَةٍ مُؤْمِسَةٍ مَرَّتْ  
بِكَلْبٍ عَلَى رَأْسِ رَكِيٍّ يَلْهَثُ، قَدْ كَادَ يَقْتُلُهُ  
الْعَطَشُ، فَتَزَعَّتْ خُفَّيْهَا، فَأَوْثَقَتْهُ بِخِمَارِهَا،  
فَتَزَعَّتْ لَهُ مِنَ الْمَاءِ، فُغِفِرَ لَهَا بِذَلِكَ).

تو پی لیتے ہیں راوی کہتے ہیں کہ جب میں نے یہ حدیث کعب  
احبار حبشہ سے بیان کی تو انہوں نے پوچھا کیا آپ نے نبی کریم  
ﷺ کو یہ فرماتے خود سنا ہے میں نے جواب دیا ہاں انہوں نے  
کئی بار پوچھا تو میں نے کہا کیا میں تو رات پڑھتا ہوں؟  
اگر مکھی کسی پینے کی چیز میں گر جائے تو اس کو  
ڈبو دے کیونکہ اس کے ایک پر میں  
بیماری اور دوسرے میں شفا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا جب تم میں سے کسی کے پینے کی چیز میں مکھی گر جائے تو  
اسے چاہیے کہ اس کو ڈبو دے پھر نکال پھینکے کیونکہ اس کے ایک  
پر میں بیماری اور دوسرے میں شفا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا ایک زانیہ عورت صرف اس لیے بخش دی گئی کہ  
اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا پیاس  
کی وجہ سے زبان نکالے ہانپ رہا تھا اور مرنے کے قریب تھا  
اس نے اپنا سوزہ اتار کر اپنے دوپٹے سے باندھا اور پانی نکال کر  
اس کو پلا دیا تو یہی اس کی بخشش کا سبب ہو گیا۔





بسم الله الرحمن الرحيم

## 55- کتاب احادیث الانبیاء

انبیاء علیہم السلام کا بیان

آدم علیہ السلام اور ان کی اولاد کی پیدائش

1- باب خَلَقَ آدَمَ وَذَرَّيَّتَهُ

1395- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَطَوَّلَهُ سِتُونَ خَرَاءً، ثُمَّ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلَى أَوْلِيكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَاسْتَمِعَ مَا يُحْيَوْنَكَ، تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّتُهُ ذَرِّيَّتُكَ. فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَقَالُوا: السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَرَأَوْهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ. فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ، فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ حَتَّى الْآنَ).

1396- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَقْدَمَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْمَدِينَةَ، فَأَتَاهُ. فَقَالَ إِنِّي سَأَيْلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ، قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ، وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ، وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ، وَمِنْ أَيْ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخَوَالِهِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (خَبَّرَنِي بِهِنَّ إِنَّمَا جِبْرِيلُ). قَالَ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا پھر ان سے فرمایا کہ جاؤ اور ان فرشتوں کو سلام کرو اور ان کے جواب کو غور سے سنو کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا سلام ہوگا پس انہوں نے کہا ”اسلام علیکم“ فرشتوں نے جواب السلام علیک ورحمۃ اللہ انہوں نے رحمۃ اللہ کا اضافہ کیا پس جو لوگ بھی جنت میں داخل ہوں گے وہ سب آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوں گے اس وقت سے اب تک لوگوں کا قد برابر گھٹتا چلا آ رہا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام کو رسول اللہ ﷺ کی مدینے شریف آمد کی خبر ملی تو وہ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہوئے کر عرض گزار ہوئے میں آپ سے تین باتوں کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں جن کو نبی کے علاوہ کوئی نہیں جانتا پھر انہوں نے پوچھا ① قیمت کی پہلی علامت کیا ہے؟ ② وہ کون سا کھانا جو اہل جنت سب سے پہلے کھائیں گے؟ ③ بچہ کس سب سے اپنے دوھیال اور ننھیاں کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ باتیں تو جبرائیل



فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمَّا أَوَّلُ أَسْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَخْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرِيَاذَةُ كَبِدِ حُوتٍ. وَأَمَّا الشَّيْبَةُ فِي الْوَلَدِ: فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاءُوهُ كَانَ الشَّيْبَةُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاءُوهَا كَانَ الشَّيْبَةُ لَهَا). قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهْتُوا، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ يَهْتُمُّوا بِعِنْدِكَ، فَجَاءَتْ بِي الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُ اللَّهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَتَى رَجُلٌ فِيكُمْ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ). قَالُوا: أَعْلَمْنَا وَابْنُ أَعْلَمْنَا، وَأَخِيرْنَا، وَابْنُ أَخِيرْنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُ اللَّهِ؟) قَالُوا: أَعَادَهُ اللَّهُ مِنْ ذَلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ، فَقَالُوا: شَرَرْنَا، وَابْنُ شَرَرْنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ.

میں نے بھی بتا دیا ہے۔ یہ اللہ کے رسول ہیں۔ فرشتوں میں جبرائیل علیہ السلام سے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا قیامت کی نشانیوں میں سے پہلی نشانی یہ ہے کہ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے کر جائے گی اور اہل جنت کا سب سے پہلا کھانا مچھلی کی کبیرہ ہوگا اور بچے کی مشابہت کا سبب یہ ہے کہ جب مرد عورت سے مرد بستی کرتا ہے تو اگر مرد کا پانی غالب آ جاتا ہے تو بچہ مرد کی شکل پر ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی غالب آ جاتا ہے تو بچہ عورت کی شکل میں ہوتا ہے وہ عرض گزار ہوئے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یہود بہت بہتان تراش ہیں مگر ان کو میرے مسلمان ہونے کی خبر مل گئی تو اس سے پہلے کہ آپ ان سے میرے متعلق سوال کریں وہ مجھ پر کوئی بہتان لگا دیں گے چنانچہ جب یہودی آئے تو عبد اللہ بن سلام گھر میں چھپ گئے پھر رسول اللہ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ عبد اللہ بن سلام تم میں کیسے آدمی ہیں؟؟ انہوں نے جواب دیا ”وہ ہمارے سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے بیٹے ہیں وہ ہم سب سے بہتر اور بہترین باپ کی اولاد ہیں آپ نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو؟ کہنے لگے اللہ عزوجل انہیں مسلمان ہونے سے بچائے یہ سن کر عبد اللہ بن سلام ان کے سامنے آئے اور کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس کے رسول ہیں پھر یہود کہنے لگے عبد اللہ تو ہم سب میں برا اور برے آدمی کا بیٹا ہے پھر ان پر لعن طعن کرنے لگے۔

1397 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْلَا بَنُو إِسْرَائِيلَ لَمْ يَخْلُزِ اللَّحْمُ، وَلَوْلَا حَوَاءُ لَمْ تَخُنْ أَنْتِ زَوْجَهَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو کبھی گوشت خرب نہ ہوتا اور اگر حضرت ہوا نہ ہوتیں تو کوئی عورت اپنے خاوند کی خیانت نہ کرتی۔

1398 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَرْفَعُهُ: أَنَّ اللَّهَ يَقُولُ لِأَهْلِ النَّارِ عَذَابٌ: أَلَوْ أَنَّ لَكَ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ كُنْتَ تَفْتَدِي بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقَدْ سَأَلْتُكَ مَا هُوَ أَهْوَنُ مِنْ هَذَا وَأَنْتَ فِي صَلْبِ آدَمَ: أَنَّ لَا تُشْرِكَ بِي، فَأَبَيْتَ إِلَّا الشِّرْكَ).

حضرت انس سے مرفوعاً روایت ہے کہ اللہ عزوجل اس دوزخی سے جو جہنم میں سب سے ہلکا عذاب پارہا ہوگا فرمائے گا اگر تجھے دنیا کی تمام چیزیں دے دی جائیں تو کیا تو انہیں عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ کر دے گا جواب دے گا ہاں اللہ عزوجل فرمائے گا میں نے تجھ سے اس کی نسبت بہت تھوڑا مطالبہ کیا تھا جبکہ تو آدم کی پشت میں تھا کہ میرے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا لیکن تو شرک سے باز نہ آیا۔

1399 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا، إِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْأَوَّلِ كِفْلٌ مِنْ دَمِهَا، لِأَنَّهُ أَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ظلماً قتل کیا جاتا ہے تو اس کا وبال حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹے پر ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ پہلا شخص ہے جس نے قتل ناحق کی رسم ڈالی۔

2- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ: (وَيَسْأَلُونَكَ عَنْ ذِي الْقُرْنَيْنِ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا إِنَّا مَكْنَانَاهُ فِي الْأَرْضِ وَآتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا)

ارشاد باری تعالیٰ: ”اور تم سے ذوالقرنین کے متعلق پوچھتے ہیں تم فرماؤ میں تمہیں اس کا ذکر پڑھ کر سنا تا ہوں بے شک ہم نے اسے زمین میں قابو دیا اور ہر چیز کا سامان عطا فرمایا

1400 - عَنْ زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا فِرْعَا يَقُولُ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيُلِ الْغَرْبِ مِنْ شَرْ قَدْ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ

حضرت زینب بنت جحش سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ گھبرائے ہوئے ان کے پاس آئے اور فرماتے لگے کہ عرب کی خرابی اس آفت سے ہونے والی ہے جو بالکل قریب آگئی ہے کیونکہ آج یا جوج ماجوج کی دیوار میں اتار

سورخ ہو گیا ہے پھر انگشت شہادت اور انگوٹھے سے حلقہ کر کے بنایا حضرت زینب بن جحش فرماتی ہیں میں عرض گزار ہوئی کیا ہم نیک لوگوں کی موجودگی میں ہلاک ہو جائیں گے آپ نے فرمایا ہاں جب برائی زیادہ پھیل جائے گی۔

هَذِهِ). وَخَلَقَ بِأَصْبَعِهِ الْإِبْهَامِ وَالَّتِي تَلِيهَا. قَالَتْ زَيْنَبُ ابْنَةُ جَحْشٍ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَتَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ، قَالَ: (نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخُبْتُ).

1401 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: يَا آدَمُ، فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ. فَيَقُولُ: أَخْرِجْ بَعَثَ النَّارَ، قَالَ: وَمَا بَعَثَ النَّارَ، قَالَ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعِمِائَةٍ وَتِسْعَةٍ وَتِسْعِينَ، فَعِنْدَهُ يَشِيبُ الصَّغِيرُ، وَتَضَعُ كُلُّ ذَاتِ حَمَلٍ حَمْلَهَا، وَتَرَى النَّاسَ سُكَارَى، وَمَا هُمْ بِسُكَارَى، وَلَكِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِيدٌ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَأَيْنَا ذَلِكَ الْوَاحِدُ، قَالَ: (أَبَشِّرُوا فَإِنَّ مِنْكُمْ رَجُلٌ وَمِنْ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ أَلْفًا. ثُمَّ قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي أَرَجُو أَنْ تَكُونُوا رُبْعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ). فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: (أَرَجُو أَنْ تَكُونُوا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ). فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: (أَرَجُو أَنْ تَكُونُوا نِصْفَ أَهْلِ الْجَنَّةِ). فَكَبَّرْنَا. فَقَالَ: (مَا أَنْتُمْ فِي النَّاسِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَبْيَضٍ، أَوْ كَشَعْرَةِ بَيْضَاءٍ فِي جِلْدٍ ثَوْرٍ أَسْوَدَ).

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عز و جل قیامت کے دن فرمائے گا اے آدم وہ عرض کریں گے کہ حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لئے مستعد ہوں کیونکہ سب بھلائیاں تیرے ہی قبضے میں ہیں حکم ہو گا دوزخ کا لشکر نکالو! عرض کریں گے دوزخ کا لشکر کتنا نکالوں حکم ہو گا ہر ہزار میں سے نو سونٹا نوے پس اس وقت بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی اور لوگ ایسے نظر آئیں گے جیسے نٹے میں ہوں حالانکہ وہ نٹے میں نہ ہوں گے بلکہ اللہ عز و جل کا عذاب بہت سخت ہے صحابہ اکرام عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ وہ ایک کون ہو گا فرمایا تم خوش ہو جاؤ کیونکہ وہ ایک شخص تم میں سے ہو گا اور ایک ہزار یا جوج ما جوج سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے میں یہ امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا چوتھائی حصہ ہو گے ہم نے اس پر نعرہ تکبیر لگایا تو آپ نے فرمایا میں امید رکھتا ہوں کہ تم اہل جنت کا تیسرا حصہ ہو گئے ہم نے پھر نعرہ تکبیر لگایا آپ نے فرمایا میں امید کرتا ہوں کہ تم اہل جنت کے نصف ہو گئے یہ سن کر ہم لوگوں نے پھر نعرہ تکبیر لگایا پھر آپ نے فرمایا لوگوں میں تم ایسے ہو جیسے ایک سیاہ بال سفید گائے کی کھال پر یا ایک سفید بال سیاہ گائے کی کھال پر۔

## 3- باب

## باب

1402 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (إِنَّكُمْ مَحْشُورُونَ حُفَاةٌ  
عُرَاةٌ غُرُلَاءٌ - ثُمَّ قَرَأَ - ) كَمَا بَدَأْنَا أَوَّلَ خَلْقٍ  
نُعِيدُهُ وَعَدًا عَلَيْنَا إِنَّا كُنَّا فَاعِلِينَ ) وَأَوَّلُ  
مَنْ يُكْسَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِبْرَاهِيمُ. وَإِنَّا أَنَاثًا  
مِنْ أَصْحَابِي يُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتُ الشِّمَالِ، فَأَقُولُ:  
أَصْحَابِي أَصْحَابِي. فَيُقَالُ، إِنَّهُمْ لَمْ يَزَالُوا  
مُرْتَدِّينَ عَلَى أَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ.  
فَأَقُولُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ ( وَكُنْتُ  
عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ ) إِلَى قَوْلِهِ (

آیت الحکیم تک۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا قیامت کے دن تم لوگ ننگے پاؤں برہنہ بدن اور بغیر  
ختہ کے جمع کیے جاؤ گے پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ہم  
نے جیسے پہلے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے یہ وعدہ ہے ہمارے  
ذمہ ہم نے یہ ضرور کرنا ہے اور قیامت کے دن سب سے پہلے  
لباس (خلعت) حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پہنایا جائے گا اور  
میرے ساتھیوں میں سے چند لوگوں کو بائیں طرف لے جایا جا رہا  
ہوگا میں کہوں گا یہ تو میرے ساتھی ہیں جواب دیا جائے گا آپ  
جب ان سے جدا ہوئے یہ اپنی ایڑیوں پر پھرتے ہوئے راہ ارتداد  
اختیار کر گئے تھے میں پھر اس طرح کہوں گا جیسا کہ نیک بندے  
نے کہا تھا اور میں ان پر مطلع تھا جب تک ان میں رہا۔ آخر میں  
آیت الحکیم تک۔

1403 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ (يَلْقَى إِبْرَاهِيمُ أَبَاهُ آزَرَ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ، وَعَلَى وَجْهِ آزَرَ قَتَرَةٌ وَغَبَرَةٌ، فَيَقُولُ  
لَهُ إِبْرَاهِيمُ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ لَا تَعْصِنِي فَيَقُولُ  
أَبُوءُ؛ فَالْيَوْمَ لَا أَغْصِيكَ. فَيَقُولُ إِبْرَاهِيمُ:  
يَا رَبِّ، إِنَّكَ وَعَدْتَنِي أَنْ لَا تُخْزِيَنِي يَوْمَ  
يُبْعَثُونَ، فَأَتَى خِزْيٍ أَخْزَى مِنْ أَبِي الْأَبْعَدِ  
فَيَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: إِنِّي حَرَمْتُ الْجَنَّةَ عَلَى  
الْكَافِرِينَ. ثُمَّ يُقَالُ: يَا إِبْرَاهِيمُ، مَا تَحَبَّ  
رَجُلِيكَ فَيَنْظُرُ، فَإِذَا هُوَ بِدِيحٍ مُلْتَطِخٍ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے فرمایا قیامت کے دن جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ابا  
(چچا) آزر سے ملیں گے تو آزر کے چہرے پر اس وقت سیاہی  
اور گرد چھائی ہوئی ہوگی حضرت ابراہیم علیہ السلام ان سے کہیں گے  
میں نے تم سے یہ نہ کہا تھا کہ میری نافرمانی نہ کرو؟ اُن کا چچا  
جواب دے گا اب میں آپ کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ حضرت  
ابراہیم علیہ السلام عرض گزار ہوں گے اے رب تو نے مجھ سے وعدہ  
فرمایا تھا کہ قیامت کے روز تجھے رسوا نہ کروں گا اب رحمت سے  
دور بد بخت چچا سے بڑھ کر کون سی ذلت ہوگی اللہ عزوجل ارشاد  
فرمائے گا میں نے کافروں پر جنت حرام کر دی ہے پھر فرمایا

فَيُؤْخَذُ بِقَوَائِمِهِ فَيُلْقَى فِي النَّارِ۔

جائے گا اے ابراہیم علیہ السلام ذرا اپنے پاؤں کے نیچے دیکھو یا ہے؟  
دیکھا تو ذبح کیا ہوا بجو خون میں لتھڑا ہوا پڑا ہو گا پس اسے  
ٹانگوں سے پکڑ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

1404 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ:  
(أَتَقَاهُمْ)۔ فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ،  
قَالَ: (فَيُوسُفُ بْنُ نَبِيِّ اللَّهِ ابْنِ نَبِيِّ  
اللَّهِ ابْنِ خَلِيلِ اللَّهِ)۔ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا  
نَسْأَلُكَ، قَالَ: (فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟  
خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ  
إِذَا فَتَحُوا)۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا  
ایک مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کے نزدیک  
زیادہ مرتبے والا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جو سب سے زیادہ  
اللہ تبارک و تعالیٰ سے ڈرنے والا ہے، لوگوں نے عرض کی ہم یہ  
بات نہیں پوچھ رہے آپ نے فرمایا یوسف اللہ کے نبی ہیں ان  
کے والد نبی ان کے بیٹے نبی دادا نبی پردادا نبی اللہ عزوجل کے  
خلیل کے بیٹے لوگوں نے کہا ہم یہ بات نہیں پوچھ رہے آپ  
نے فرمایا اہل عرب کے بارے میں پوچھتے ہو؟ ان سب میں  
سے بہتر وہی جو زمانہ جاہلیت میں بہتر تھے اگر وہ دین کی سمجھ  
حاصل کریں۔

1405 - عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ قَالَتْ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتِيَانِ، فَأَتَيْنَا  
عَلَى رَجُلٍ طَوِيلٍ، لَا أَكَادُ أَرَى رَأْسَهُ طَوِلًا،  
وَإِنَّهُ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ)۔

حضرت سمرہ بنت جندب سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے پھر ہم ایک  
طویل القامت شخص کے پاس پہنچے جن کی لمبائی کے باعث ہم  
ان کا سر نہ دیکھ سکے اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔

1406 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمَّا إِبْرَاهِيمُ  
فَانْظُرُوا إِلَى صَاحِبِكُمْ، وَأَمَّا مُوسَى فَجَعَدُ  
آدَمَ عَلَى بَهْمٍ أَحْمَرَ مَخْطُومٍ بِخُلْبَةٍ، كَأَنِّي أَنْظُرُ  
إِلَيْهِ أُنْحَدِرُ فِي الْوَادِي)۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا اگر تم ابراہیم علیہ السلام کو دیکھنا چاہتے ہو تو اپنے  
صاحب یعنی میری طرف دیکھ لو اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا رنگ  
گندمی اور جسم گٹھا ہوا ہے وہ سرخ اونٹ پر سوار تھے جس کی  
تکیل کھجور کے پتوں کی بنی ہوئی رسی کی تھی گویا میں انہیں دیکھ  
رہا ہوں کہ وہ نشیبی علاقے سے اتر رہے ہیں۔

1407 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ



قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (اُخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِينَ سَنَةً بِالْقُدُومِ).

1408 - وَعَنْهُ فِي رَوَايَةٍ: (بِالْقُدُومِ)

مُخَفَّفَةً.

1409 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِلَّا ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ ثِنْتَيْنِ مِنْهُنَّ فِي ذَاتِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ، قَوْلُهُ: (إِنِّي سَقِيمٌ). وَقَوْلُهُ: (بَلْ فَعَلَهُ كَبِيرُهُمْ هَذَا)، وَقَالَ: بَيْنَا هُوَ ذَاتَ يَوْمٍ وَسَارَةٌ، إِذْ أَتَى عَلَى جَبَّارٍ مِنَ الْجَبَابِرَةِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ هَٰذَا رَجُلًا مَعَهُ أَمْرَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ، فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَقَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: أُخْتِي، فَأَتَى سَارَةَ وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ.

نے فرمایا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ خود ایک یسوع سے فرمایا تھا جب کہ آپ کی عمر ۸۰ اسی سال تھی۔

حضرت ابو ہریرہ ہی سے دوسری روایت میں لفظ قدوم رال کی تخفیف کے ساتھ آیا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین دفعہ کے علاوہ کبھی تو یہ نہ فرمایا ان میں سے دو تو خالص اللہ عزوجل کے لیے تھے ایک تو یہ کہ میں بیمار ہوں اور دوسرا یہ کہ ان جنوں میں سے بڑے بت نے یہ کام کیا ہے پھر آپ ﷺ نے فرمایا تیسرا اس وقت جبکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام حضرت سارہ رضی اللہ عنہا جا رہے تھے کہ ایک ظالم بادشاہ کی طرف گزر ہوا اس بادشاہ سے کہا گیا کہ یہاں ایک شخص آیا ہوا ہے، اور اس کے ساتھ ایک خوبصورت عورت ہے چنانچہ بادشاہ نے ایک آدمی بھیجا جس نے ان کے بارے میں پوچھا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ میری بہن ہے اس کے بعد آپ بی بی سارہ کے پاس تشریف لے گئے پھر انہوں نے باقی حدیث (۱۰۴۳) بیان کی جو پہلے گزر چکی ہے۔

یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے کہ حضرت ام شریک جہنا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے گرگٹ کو مار ڈالنے کا حکم دیا یہاں اتنا اضافہ ہے کہ وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لیے لگائی جانے والی آگ پر پھونکتا تھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ عورتوں نے کمر بند کا استعمال حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ

1410 - وَقَدْ تَقَدَّمَ حَدِيثُ أُمِّ شَرِيكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْعِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ، وَزَادَ هُنَا: (وَكَانَ يَنْفُخُ عَلَى اِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ)

1411 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: أَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْبِنْطَاقَ مِنْ قَبْلِ أُمِّ إِسْمَاعِيلَ.



اتَّخَذَتْ مِنْطَقًا لَتُعَلِّيَ أَثَرَهَا عَلَى سَارِقَةٍ. ثُمَّ جَاءَ بِهَا إِبْرَاهِيمُ، وَبَابُهَا إِسْمَاعِيلُ وَهُنَّ تُرْضِعُهُ، حَتَّى وَضَعَهُمَا عِنْدَ الْبَيْتِ، عِنْدَ دَوْحَةٍ، فَوْقَ زَمْزَمَ فِي أَعْلَى الْمَسْجِدِ، وَلَيْسَ بِمَكَّةَ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ، وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ، فَوَضَعَهُمَا هُنَاكَ، وَوَضَعَ عِنْدَهُمَا جِرَابًا فِيهِ تَمْرٌ، وَسِقَاءٌ فِيهِ مَاءٌ، ثُمَّ قَفَى إِبْرَاهِيمُ مِنْطَقًا، فَتَبِعَتْهُ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ فَقَالَتْ: يَا إِبْرَاهِيمُ أَيْنَ تَذْهَبُ وَتَتْرُكُنَا هَذَا الْوَادِي، الَّذِي لَيْسَ فِيهِ إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ؟ فَقَالَتْ لَهُ ذَلِكَ مِرَارًا، وَجَعَلَ لَا يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا فَقَالَتْ لَهُ: اللَّهُ الَّذِي أَمَرَكَ بِهَذَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَتْ: إِذَا لَا يُضِيعُنَا، ثُمَّ رَجَعَتْ، فَأَنْطَلَقَ إِبْرَاهِيمُ حَتَّى إِذَا كَانَ عِنْدَ الشَّيْئَةِ حَيْثُ لَا يَرَوْنَهُ، اسْتَقْبَلَ بِوَجْهِهِ الْبَيْتَ، ثُمَّ دَعَا بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ، وَرَفَعَ يَدَيْهِ، فَقَالَ: (رَبَّنَا إِنِّي أَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ) حَتَّى بَلَغَ (يَشْكُرُونَ)، وَجَعَلَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ تُرْضِعُ إِسْمَاعِيلَ وَتَشْرَبُ مِنْ ذَلِكَ الْمَاءِ حَتَّى إِذَا نَفِدَ مَا فِي السِّقَاءِ عَطِشَتْ وَعَطِشَ ابْنُهَا، وَجَعَلَتْ تَنْظُرُ إِلَيْهِ يَتَلَوَّى، أَوْ قَالَ يَتَلَبَّطُ، فَأَنْطَلَقَتْ كَرَاهِيَةً أَنْ تَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَوَجَدَتِ الصَّفَا أَقْرَبَ جَبَلٍ فِي الْأَرْضِ يَلِيهَا، فَقَامَتْ عَلَيْهِ، ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْ الْوَادِي تَنْظُرُ هَلْ تَرَى

بی بی حاجرہ سے سیکھا کیونکہ سب سے پہلے از اہند آپ ہی سے استعمال فرمایا۔ انہوں نے حضرت سارہ سے اپنے نشانات چھپانے کی غرض سے ازار بند ڈالا تھا اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام انہیں اور ان کے بیٹے اسماعیل علیہ السلام کو لے آئے اس وقت بی بی حاجرہ حضرت اسماعیل کو دودھ پلاتی تھیں۔ آپ نے ان دونوں کو خانہ کعبہ کے پاس ایک بڑے درخت کے نیچے پہ زمزم پر چھوڑ دیا اس وقت مکہ میں کوئی بھی نہ تھا اور نہ ہی پانی موجود تھا ان دونوں کو ایسی جگہ چھوڑا گیا ان کے پاس ایک تھیلے میں کھجوریں اور ایک مشکیزے میں پانی تھا پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام واپس ہوئے تو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ نے آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں اور کہنے لگیں اے ابراہیم آپ کہاں جا رہے ہیں ہمیں ایک ایسی وادی میں چھوڑ کر جا رہے ہیں جہاں آدمی کا پتہ تک نہیں اور نہ ہی کوئی اور چیز ملتی ہے انہوں نے کئی بار پکار پکار کر یہ بات کہی مگر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ان کی طرف دیکھا تک نہیں پھر انہوں نے کہا کیا یہ حکم آپ کو اللہ عزوجل نے دیا ہے فرمایا ہاں تو کہنے لگیں ”یہ بات ہے تو وہ بھی ہمیں ضائع نہیں ہونے دے گا“ پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام چلے گئے یہاں تک کہ ثمینہ کے مقام پر پہنچے جہاں سے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتے تھے تو بیت کی جانب منہ کر کے دونوں ہاتھ اٹھا کر ان الفاظ میں دعا کرنے لگے ”اے ہمارے رب میں نے اپنی کچھ اولاد ایک ویرانے میں بسائی ہے جس میں کھیتی نہیں ہوتی“ یہاں تک کہ وہ شکر گزاری کو پہنچیں۔ حضرت اسماعیل کی والدہ انہیں دودھ پلاتی تھیں اور اس پانی میں سے خود پیتی رہیں یہاں تک کہ مشکیزے کا پانی ختم ہو گیا جس کے باعث ان کو اور ان کے بچے کو بہت

أَحَدًا فَلَمْ تَرَ أَحَدًا، فَهَبَطْتُ مِنَ الصَّفَا، حَتَّى إِذَا بَلَغْتَ الْوَادِي رَفَعْتُ ظَرْفَ دِرْعِيهَا، ثُمَّ سَعَيْتُ سَعَى الْإِنْسَانِ الْمَجْهُودِ، حَتَّى جَاوَزْتُ الْوَادِي، ثُمَّ أَتَيْتُ الْمَرْوَةَ، فَقَامَتْ عَلَيْهَا وَنَظَرْتُ هَلْ تَرَى أَحَدًا، فَفَعَلْتُ ذَلِكَ سَبْعَ مَرَّاتٍ، قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (فَلَذَلِكَ سَعَى النَّاسِ بَيْنَهُمَا). فَلَمَّا أَشْرَفْتُ عَلَى الْمَرْوَةِ سَمِعْتُ صَوْتًا، فَقَالَتْ صِهْ. تُرِيدُ نَفْسَهَا، ثُمَّ تَسْتَعِثُ، فَسَمِعْتُ أَيْضًا، فَقَالَتْ: قَدْ أَسْمَعْتُ، إِنْ كَانَ عِنْدَكَ غَوَاثٌ، فَإِذَا هِيَ بِالْمَلِكِ، عِنْدَ مَوْضِعِ زَمْزَمَ، فَبَعَثَ بِعَاقِبِهِ - أَوْ قَالَ بِحَنَاجِهِ - حَتَّى ظَهَرَ الْمَاءُ، فَجَعَلْتُ تُحَوِّضُهُ، وَتَقُولُ بِيَدَيْهَا هَكَذَا، وَجَعَلْتُ تَغْرِفُ مِنَ الْمَاءِ فِي سِقَائِهَا، وَهُوَ يَفُورُ بَعْدَ مَا تَغْرِفُ - قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَرْحَمُ اللَّهُ أُمَّرَ إِسْمَاعِيلَ، لَوْ تَرَكَتْ زَمْزَمَ - أَوْ قَالَ: لَوْ لَمْ تَغْرِفْ مِنَ الْمَاءِ - لَكَانَتْ زَمْزَمُ عَيْنًا مَعِينًا). قَالَ: فَشَرِبْتُ وَأَرْضَعْتُ وَلَدَهَا، فَقَالَ لَهَا الْمَلِكُ: لَا تَخَافُوا الضَّيْعَةَ، فَإِنَّ هَا هُنَا بَيْتَ اللَّهِ، يَبْنِي هَذَا الْغُلَامُ، وَأَبُوهُ، وَإِنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَهْلَهُ، وَكَانَ الْبَيْتُ مُرْتَفِعًا مِنَ الْأَرْضِ كَالرَّابِيَةِ، تَأْتِيهِ السُّيُولُ، فَتَأْخُذُ عَنْ يَمِينِهِ وَشِمَالِهِ، فَكَانَتْ كَذَلِكَ، حَتَّى مَرَّتْ بِهِمْ رُفْقَةٌ مِنْ جُرْهُمَ، أَوْ أَهْلُ بَيْتٍ مِنْ

پیاں لگی! انہوں نے دیکھا کہ بچہ پیاس سے تڑپ رہا ہے وہ اس منظر کی تاب نہ لا کر اٹھ کھڑی ہوئیں قریب ہی صفا پہاڑ تھا اس پر چڑھ کر وادی کی جانب دیکھنے لگیں کہ کوئی نظر آئے لیکن کوئی نظر نہ آیا پس یہ صفا سے اتریں اور وادی میں آ کر دامن سمیٹ کر بہت شدت کے ساتھ دوڑیں جیسے کوئی سخت مصیبت زدہ انسان دوڑتا ہے پھر نشیب سے گزر کر مردہ پہاڑی پر چڑھیں اور اس پر کھڑے ہو کر دیکھا کہ کوئی آدمی نظر آ جائے لیکن وہاں بھی کوئی آدمی نظر نہ آیا پس یہی عمل انہوں نے سات مرتبہ کیا حضرت ابن عباس کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسی لیے لوگوں کو ان دونوں پہاڑوں کے درمیان سعی کرنی پڑتی ہے جب یہ ساتویں دفعہ مردہ پہاڑی پر چڑھی تو انہوں نے ایک آواز سنی ان کے دل میں خیال آیا کہ سننا چاہے چنانچہ انہوں نے کان لگا کر سنا پھر کہنے لگیں تو نے آواز تو سن لی لیکن کاش تیرے پاس آڑے وقت میں مدد کرنے والا بھی ہوتا پھر اچانک انہوں نے زمزم کی جگہ ایک فرشتہ دیکھا جس نے اپنی ایڑی یا پر سے زمین کھودی فوراً وہاں سے پانی نکل کر بہنے لگا وہ اس کے گرد منڈیر بنا کر حوض کی شکل دینے لگیں اور پانی کے چلو بھر بھر کر اپنے مشکیزے میں ڈالنے لگیں مگر ان کے چلو بھرنے کے بعد پانی کا چشمہ دور مارنے لگا حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ عز وجل حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ پر رحم فرمائے اگر انہوں نے زمزم کو اس کے حال پر چھوڑ دیا ہوتا تو زمزم ایک جاری رہنے والا چشمہ ہوتا راوی کہتے ہیں کہ پھر انہوں نے پانی پیا اور اپنے بچے کو دودھ پلایا اس کے بعد فرشتے نے ان سے کہا اپنی ہلاکت کا خیال بھی دل میں نہ آنے

جُرْهُمَ. مُقْبِلِينَ مِنْ طَرِيقٍ كَذَّاءٍ فَانْزَلُوا فِي  
 أَسْفَلِ مَكَّةَ. فَرَأَوْا طَائِرًا عَائِقًا. فَقَالُوا: إِنَّ  
 هَذَا الطَّائِرَ لَيَدُورُ عَلَى مَاءٍ. لَعَهْدَنَا بِهَذَا  
 الْوَادِي وَمَا فِيهِ مَاءٌ. فَأَرْسَلُوا جَرِيًّا أَوْ جَرِيَّتَيْنِ  
 فَإِذَا هُم بِالْبَاءِ. فَرَجَعُوا فَأَخْبَرُوهُمْ بِالْمَاءِ  
 فَأَقْبَلُوا. قَالَ وَأُمُّ إِسْمَاعِيلَ عِنْدَ الْمَاءِ  
 فَقَالُوا: أَتَأْذِنِينَ لَنَا أَنْ نَنْزِلَ عِنْدَكَ؟  
 فَقَالَتْ: نَعَمْ. وَلَكِنْ لَا حَقَّ لَكُمْ فِي الْمَاءِ  
 قَالُوا: نَعَمْ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ  
 (فَأَلْفَى ذَلِكَ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ وَهِيَ تُحِبُّ الْإِنْسَ)  
 فَانْزَلُوا وَأَرْسَلُوا إِلَى أَهْلِهِمْ. فَانْزَلُوا مَعَهُمْ.  
 حَتَّى إِذَا كَانَ بِهَا أَهْلُ أَبْيَاتٍ مِنْهُمْ. وَشَبَّ  
 الْغُلَامُ. وَتَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ مِنْهُمْ. وَأَنْفَسَهُمْ  
 وَأَعْجَبَهُمْ حِينَ شَبَّ. فَلَمَّا أَذْرَكَ زَوْجُوهُ  
 امْرَأَةً مِنْهُمْ. وَمَاتَتْ أُمُّ إِسْمَاعِيلَ. فَجَاءَ  
 إِبْرَاهِيمُ. بَعْدَ مَا تَزَوَّجَ إِسْمَاعِيلُ يُطَالِغُ  
 تَرْكَتَهُ. فَلَمَّا بَجَدَ إِسْمَاعِيلَ. فَسَأَلَ امْرَأَتَهُ  
 عَنْهُ فَقَالَتْ: خَرَجَ يَبْتَغِي لَنَا. ثُمَّ سَأَلَهَا عَنْ  
 عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ فَقَالَتْ: نَحْنُ بِشَرٍّ. نَحْنُ فِي  
 ضَيْقٍ وَشِدَّةٍ. فَشَكْتُ إِلَيْهِ. قَالَ: فَإِذَا جَاءَ  
 زَوْجُكَ فَأَقْرِئِي عَلَيْهِ السَّلَامَ. وَقُولِي لَهُ يُغَيِّرُ  
 عَتَبَةَ بَابِهِ. فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ. كَأَنَّهُ آنَسَ  
 شَيْئًا. فَقَالَ: هَلْ جَاءَكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ:  
 نَعَمْ. جَاءَنَا شَيْخٌ كَذَّاءٌ وَكَذَّاءٌ. فَسَأَلَنَا عَنْكَ

دینا کیونکہ یہاں اللہ کا گھر ہے جس کو یہ بچہ اور ان کے ام  
 بنائیں گے اور بے شک اللہ عزوجل اپنے بندوں کو ضائع نہیں  
 کرتا اس وقت کعبہ ایک ٹیلے کی طرح سطح زمین سے اونچی تھی  
 جب سیلاب آتے تو اس کے دائیں بائیں سے نکل جاتے  
 حضرت ہاجرہ نے ایک مدت اسی طرح گزاری یہاں تک کہ  
 قبیلہ جرہم کے کچھ لوگ ان کی طرف سے گزرے یا بنی جرہم  
 کے کچھ افراد کو اس راستے سے آتے ہوئے مکہ مکرمہ کے شیب  
 میں اتر آئے انہوں نے کچھ پرندوں کو ایک جگہ چکر لگاتے دیکھا  
 تو کہنے لگے یہ پرندے ضرور پانی پر گھوم رہے ہیں حالانکہ ہم  
 اس وادی کو جانتے ہیں یہاں ہم نے کبھی پانی دیکھا تک نہیں  
 انہوں نے ایک یا دو آدمیوں کو پانی کا حال معلوم کرنے کے  
 لیے بھیجا انہوں نے پانی دیکھ کر اپنے ساتھیوں کو جا کر بتایا وہ  
 جملہ افراد وہاں آئے اور پانی کے پاس بیٹھی ہوئی حضرت  
 اسماعیل کی والدہ سے کہنے لگے کیا آپ ہمیں یہاں آباد ہونے  
 کی اجازت دیتی ہیں؟ انہوں نے کہا ہاں اجازت ہے لیکن پانی  
 پر تمہارا کوئی حق نہ ہو گا وہ کہنے لگے بہت اچھا حضرت ابن عباس  
 رضی اللہ عنہما کا قول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ انہوں نے حضرت  
 اسماعیل کی والدہ کو الفت پسند پایا اور انہیں ذاتی طور پر انسانوں  
 سے محبت بھی تھی پس وہ لوگ وہیں آباد ہو گئے اور انہوں نے  
 پیغام بھیج کر اپنے اہل و عیال کو بھی اسی جگہ بلا لیا جب ان کے  
 چند گھر آباد ہو گئے اور حضرت اسماعیل لڑکپن کی عمر میں پہنچے تو  
 انہوں نے عربی زبان سیکھی ان لوگوں کو حضرت اسماعیل علیہ السلام  
 عادت و خصائل کے لحاظ سے انتہائی نفیس اور حیران کن نظر آئے  
 تو جوان ہونے پر اپنے خاندان کی ایک لڑکی سے ان کا نکاح

فَأَخْبَرْتُهُ، وَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا، فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا  
 فِي جَهْدٍ وَشِدَّةٍ، قَالَ: فَهَلْ أَوْصَاكَ بِشَيْءٍ  
 قَالَتْ: نَعَمْ، أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ السَّلَامَ،  
 وَيَقُولُ: غَيْرَ عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَلِكَ أَبِي، وَقَدْ  
 أَمَرَنِي أَنْ أَفَارِقَكَ، الْحَقُّ بِأَهْلِكَ، فَطَلَّقَهَا،  
 وَتَزَوَّجَ مِنْهُمْ أُخْرَى، فَلَبِثَ عَنْهُمْ إِبْرَاهِيمُ  
 مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَتَاهُمْ بَعْدَهُ، فَلَمْ يَجِدْهُ، فَدَخَلَ  
 عَلَى امْرَأَتِهِ، فَسَأَلَهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: خَرَجَ  
 يَبْتَغِي لَنَا، قَالَ: كَيْفَ أَنْتُمْ؟ وَسَأَلَهَا عَنْ  
 عَيْشِهِمْ وَهَيْئَتِهِمْ، فَقَالَتْ: نَحْنُ بِخَيْرٍ وَسَعَةٍ،  
 وَأُثْنْتُ عَلَى اللَّهِ، فَقَالَ: مَا طَعَامُكُمْ؟ قَالَتْ:  
 اللَّحْمُ، قَالَ: فَمَا شَرَابُكُمْ؟ قَالَتْ: الْمَاءُ،  
 قَالَ: اللَّهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِي اللَّحْمِ وَالْمَاءِ، قَالَ  
 النَّبِيُّ ﷺ: (وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ يَوْمَئِذٍ حُبٌّ، وَلَوْ  
 كَانَ لَهُمْ دَعَا لَهُمْ فِيهِ)، قَالَ: فَهَمَّا لَا يَخْلُو  
 عَلَيْهِمَا أَحَدٌ بِغَيْرِ مَكَّةَ إِلَّا لَمْ يُوَافِقَا، قَالَ:  
 فَإِذَا جَاءَ زَوْجُكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهِ السَّلَامَ، وَمُرِّ بِهِ  
 يُثَبِّتْ عَتَبَةَ بَابِهِ، فَلَمَّا جَاءَ إِسْمَاعِيلُ قَالَ:  
 هَلْ أَتَاكُمْ مِنْ أَحَدٍ؟ قَالَتْ: نَعَمْ، أَتَانَا شَيْخٌ  
 حَسَنُ الْهَيْئَةِ، وَأُثْنْتُ عَلَيْهِ، فَسَأَلَنِي عَنْكَ  
 فَأَخْبَرْتُهُ، فَسَأَلَنِي كَيْفَ عَيْشُنَا فَأَخْبَرْتُهُ أَنَا  
 بِخَيْرٍ، قَالَ: فَأَوْصَاكَ بِشَيْءٍ، قَالَتْ: نَعَمْ، هُوَ  
 يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ، وَيَأْمُرُكَ أَنْ تُثَبِّتَ  
 عَتَبَةَ بَابِكَ، قَالَ: ذَلِكَ أَبِي، وَأَنْتِ الْعَتَبَةُ،

بھی کر دیا اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ کا انتقال ہو  
 گیا حضرت اسماعیل علیہ السلام کی شادی کے بعد حضرت ابراہیم اپنی  
 بیوی اور بچے کو دیکھنے کے لیے تشریف لائے لیکن گھر پر حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام کو نہ پایا ان کی بیوی سے پوچھا تو اس نے بتایا وہ  
 ہمارے لیے اسباب معاش کی تلاش میں گئے ہیں پھر آپ نے  
 اس سے ان کی گزر اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو بیوی  
 نے کہا ہم سخت مصیبت اور تکلیف میں ہیں اور ہمارے حالات  
 بہت خراب ہیں غرض اس نے ابراہیم علیہ السلام سے بہت شکایت کی  
 یہ سن کر آپ علیہ السلام نے فرمایا ”جب تمہارے خاوند آئیں تو ان  
 سے میرا سلام کہنا اور اپنے دروازے کی چوکھٹ بدلنے کا پیغام  
 دینا جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو کوئی مانوس سی چیز پائی  
 بیوی سے دریافت کیا کیا ہمارے گھر کوئی شخص آیا تھا اس نے  
 جواب دیا ہاں ایک بوڑھے آدمی آئے تھے اور انہوں نے آپ  
 کے متعلق پوچھا تو میں نے بتا دیا پھر انہوں نے ہماری گزر  
 اوقات کے بارے میں دریافت کیا تو میں نے بتا دیا کہ بہت  
 تنگی اور پریشانی میں وقت گزر رہا ہے دریافت فرمایا پھر انہوں  
 نے تمہیں کیا وصیت فرمائی۔ انہوں نے آپ کو سلام کہا اور  
 دروازے کی چوکھٹ بدلنے کا پیغام دیا ہے اس پر حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے والد محترم تھے اور انہوں نے  
 مجھے حکم دیا ہے کہ تمہیں اپنے سے جدا کر دوں لہذا تم اپنے گھر  
 چلی جاؤ پھر آپ نے اسے طلاق دے دی اور ان میں سے  
 دوسری عورت سے شادی کر لی پھر اللہ کو جتنے دن منظور تھا  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے ملک ٹھہرے اس کے بعد دوبارہ  
 تشریف لائے تو پھر انہیں نہ پایا ان کی اہلیہ کے پاس جا کر پوچھ



أَمَرَنِي أَنْ أُمْسِكَ، ثُمَّ لَبِثَ عَنْهُمْ مَا شَاءَ  
 اللَّهُ، ثُمَّ جَاءَ بَعْدَ ذَلِكَ، وَإِسْمَاعِيلُ يَبْرِي نَبْلًا  
 لَهُ تَحْتَ دَوْحَةٍ قَرِيبًا مِنْ زَمْزَمَ، فَلَمَّا رَأَاهُ قَامَ  
 إِلَيْهِ، فَصَنَعَا كَمَا يَصْنَعُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ وَالْوَلَدُ  
 بِالْوَالِدِ، ثُمَّ قَالَ: يَا إِسْمَاعِيلُ، إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي  
 بِأَمْرٍ، قَالَ: فَاصْنَعْ مَا أَمَرَكَ رَبُّكَ، قَالَ:  
 وَتُعِينُنِي؟ قَالَ: وَأُعِينُكَ، قَالَ: فَإِنَّ اللَّهَ  
 أَمَرَنِي أَنْ أُبْنِيَ هَاهُنَا بَيْتًا، وَأَشَارَ إِلَى أَكْمَةِ  
 مَرْتِفَعَةٍ عَلَى مَا حَوْلَهَا، قَالَ: فَعِنْدَ ذَلِكَ رَفَعَا  
 الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ، فَجَعَلَ إِسْمَاعِيلُ يَأْتِي  
 بِالْحِجَارَةِ وَإِبْرَاهِيمُ يَبْنِي، حَتَّى إِذَا ارْتَفَعَ  
 الْبِنَاءُ، جَاءَ بِهَذَا الْحَجَرِ فَوَضَعَهُ لَهُ فَقَامَ عَلَيْهِ،  
 وَهُوَ يَبْنِي وَإِسْمَاعِيلُ يُنَاولُهُ الْحِجَارَةَ، وَهُمَا  
 يَقُولَانِ: (رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ  
 الْعَلِيمُ).

تو انہوں نے بتایا کہ وہ ہمارے لیے روزی تلاش کرنے کے  
 ہیں دریافت فرمایا تمہارا حال کیسا ہے ان کی معیشت اور دیگر  
 حالات دریافت کیے جواب دیا اللہ کا شکر ہے کہ ہم اچھی حالت  
 اور کسادگی میں ہیں دریافت فرمایا تم کیا کھاتے ہو؟ جواب دیا  
 گوشت دریافت فرمایا پیتے کیا ہو؟ جواب دیا پانی کہنے لگے  
 اے اللہ انہیں گوشت اور پانی میں برکت عطا فرمائی کریم ﷺ  
 نے فرمایا اس وقت وہاں غلہ نہ ہوتا تھا اگر ہوتا تو اس میں بھی  
 برکت کی دعا کرتے اور آپ نے فرمایا اہل مکہ کے علاوہ جو شخص  
 بھی ان دو چیزوں پر مداومت کرے گا اسے یہ چیزیں موافق نہ  
 آئیں گی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا جب تمہارے شوہر آئیں  
 تو انہیں میرا سلام کہنا اور انہیں میرا حکم پہنچانا کہ گھر کی چوکھٹ  
 برقرار رکھیں۔ جب حضرت اسماعیل علیہ السلام آئے تو دریافت کیا کہ  
 تمہارے پاس کوئی آیا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں ایک خوبصورت  
 اور خوب سیرت بزرگ آئے تھے پھر ان کی بڑی تعریفیں کیں  
 انہوں نے آپ کے متعلق دریافت کیا تو میں نے بتا دیا پھر  
 انہوں نے ہماری بسراوقات کے متعلق پوچھا تو میں نے کہہ دیا  
 ہم اچھی حالت میں ہیں دریافت فرمایا کیا تمہیں کوئی وصیت بھی  
 فرمائی تھی۔ جواب دیا ہاں وہ آپ کو سلام کہتے تھے اور آپ  
 کے لیے یہ حکم دیتے ہیں کہ اپنی چوکھٹ برقرار رکھو حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام نے فرمایا وہ میرے والد محرم تھے اور چوکھٹ تم ہو  
 انہوں نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہیں اپنے پاس رکھوں پھر  
 حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک عرصے ان سے دور رہے جب تک اللہ  
 عزوجل نے چاہا جب اس کے بعد تشریف لائے تو حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام زمر کے پاس ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے

تیر درست فرما رہے تھے جب انہوں نے اپنے دادا محترم و دیکھا تو تعظیم کے لیے کھڑے ہو گئے پھر دونوں نے وہی چٹہ بنی جو باپ بیٹے کے ساتھ اور بیٹا اپنے باپ کے ساتھ کرتا ہے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا اللہ عزوجل نے مجھے ایک کام کا حکم فرمایا ہے عرض گزار ہوئے جس کام کا آپ کے رب نے حکم فرمایا ہے اسے ضرور کیجیے فرمایا مجھے تمہاری مدد درکار ہے۔ عرض کیا میں آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں فرمایا مجھے اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس گھر کی تعمیر کر دوں پھر اس ابھرے ہوئے ٹیپے اور اس کی حدود کی جانب اشارہ فرمایا راوی کا بیان ہے پھر دونوں حضرات نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھانی شروع کر دیں حضرت اسماعیل علیہ السلام تو پتھر اٹھا کر لاتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر فرماتے یہاں تک کہ جب بنیادیں زیادہ بلند ہو گئیں تو حضرت اسماعیل یہ پتھر (جسے مقام ابراہیم کہا جاتا ہے) اٹھا لائے اور دیوار کے ساتھ رکھ دیا تاکہ اس پر کھڑے ہو کر حضرت ابراہیم علیہ السلام تعمیر کرتے رہیں یہ تعمیر فرماتے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام برابر پتھر لاتے رہے اور دونوں حضرات یوں عرض کرتے رہے اے ہمارے رب اہم سے قبول فرما بے شک تو ہی سنا جانتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ زمین پر سب سے پہلے کون سی مسجد بنائی گئی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ”مسجد حرام“ میں نے عرض کی پھر کون سی ہے؟ تو آپ نے فرمایا مسجد اقصیٰ میں نے پوچھا ان دونوں میں کتنی مدت کا فاصلہ تھا آپ نے فرمایا چالیس سال کا مگر جہاں بھی تمہیں نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لو کیونکہ فضیلت اسی میں ہے۔

1412 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيُّ مَسْجِدٍ وَضَعَ فِي الْأَرْضِ أَوَّلُ؟ قَالَ: (الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ). قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ أَيُّ؟ قَالَ: (الْمَسْجِدُ الْأَقْصَى). قُلْتُ: كَمْ كَانَ بَيْنَهُمَا؟ قَالَ: (أَرْبَعُونَ سَنَةً، ثُمَّ أَيُّمَا أَذْرَكَكَ الصَّلَاةُ بَعْدَ فَصِيلَةٍ، فَإِنَّ الْفَضْلَ فِيهِ).



1413 - عَنْ أَبِي مُحَمَّدٍ الشَّاعِدِيِّ رَضِيَ  
 اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُمْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ  
 نُصَلِّيَ عَلَيْكَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (قُولُوا:  
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا  
 صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ  
 وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ  
 إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مُجِيدٌ)

1414 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
 قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ: يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ،  
 وَيَقُولُ: (إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهِمَا إِسْمَاعِيلَ  
 وَإِسْحَاقَ: أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ الثَّامَةِ، مِنْ كُلِّ  
 شَيْطَانٍ وَهَامَةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَةٍ).

#### 4- باب قَوْلُهُ: (وَبَيَّهْمُ عَنْ

ضَيْفِ إِبْرَاهِيمَ) الْآيَةُ

1415 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
 رَسُولَ اللَّهِ ﷺ: قَالَ: (نَحْنُ أَحَقُّ مِنْ إِبْرَاهِيمَ  
 إِذْ قَالَ: رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى قَالَ  
 أُولِمُ تُوْمِنُ قَالَ بَلَى وَلَكِنْ لِيَطْمَئِنَّ قُلُوبِي،  
 وَيَرْحَمَ اللَّهُ لَوْطًا. لَقَدْ كَانَ يَأْوِي إِلَى رُكْنٍ  
 شَدِيدٍ، وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السَّجْنِ طَوْلَ مَا لَبِثَ  
 يُوسُفُ، لَأَجَبْتُ الدَّاعِيَ).

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
 ﷺ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر درود شریف کیسے  
 پڑھیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں کہو ”اے اللہ عزوجل  
 درود بھیج محمد ﷺ اور ان کی ازواج و اولاد پر جیسا کہ تو درود بھیج  
 آل ابراہیم اور برکت نازل فرما محمد ﷺ اور ان کی ازواج و  
 اولاد پر جیسا کہ تو ابراہیم علیہ السلام کی اولاد پر نازل فرمائی ہے شک تو  
 تعریف کیا گیا بزرگی والا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ہمارے  
 حسن اور امام حسین پر یہ کلمات پڑھ کر دم کرتے اور فرماتے کہ  
 تمہارے جد امجد بھی یہی کلمات پڑھ کر حضرت اسحاق اور حضرت  
 اسماعیل علیہ السلام پر دم کرتے تھے ”میں اللہ عزوجل کے کلمات  
 کے ذریعہ ہر شیطان، زہریلے جانور اور نقصان پہنچانے والی نظر  
 سے پناہ مانگتا ہوں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ”اور انہیں

ابراہیم کے مہمانوں کا حال بتاؤ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
 نے فرمایا ہم ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ اس قول کے حق دار تھے  
 جب انہوں نے عرض کیا اے اللہ مجھے دکھا تو مردوں کو کیونکر  
 زندہ کرنا ہے تو اللہ عزوجل نے فرمایا کیا تجھے یقین نہیں عرض کی  
 کیوں نہیں مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے دل کو قرار آ جائے اور  
 اللہ عزوجل حضرت لوط علیہ السلام پر رحم فرمائے وہ زبردست رکن (نند  
 عزوجل) کی پناہ لیا کرتے تھے اور اگر میں قید خانے میں اتنا  
 عرصہ رہتا جتنا حضرت یوسف علیہ السلام رہے تو میں بلانے والی بات

قبول کر لیتا۔

اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ”اور کتاب میں اسماعیل کو یاد کرو بے شک وہ وعدے کا سچا تھا حضرت سلمہ بن اکوع جیٹا فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ قبیلہ بنو اسلم کے چند لوگوں کے پاس سے گزرے تو تیر اندازی کر رہے تھے فرمایا اے اولاد اسماعیل علیہ السلام تیر اندازی کرو کیونکہ تمہارے باپ بھی بڑے تیر انداز تھے اور میں فلاں فریق کے ساتھ ہوں تو ایک فریق نے ہاتھ روک لیے اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں کیا ہوا تیر اندازی کیوں نہیں کرتے؟ انہوں نے عرض کی یا رسول ہم کس طرح تیر اندازی کریں جب کہ آپ اس فریق کے ساتھ ہیں پھر آپ نے فرمایا تیر اندازی کرو میں تم سب کے ساتھ ہوں۔

اللہ عزوجل کا فرمان ”اور محمود کی طرف

ان کا ہم قوم صالح کو

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جنگ تبوک کے موقع پر مقام بجر پر ٹھہرے تو آپ نے حکم دیا کہ وہ یہاں کے کنویں کا پانی نہ پیئیں اور نہ ہی مشکوں میں بھریں صحابہ کرام عرض گزار ہوئے ہم نے تو اس سے آنا گوندھ لیا ہے اور مشکیں بھر لیں ہیں آپ نے حکم دیا کہ آٹا پھینک دو اور وہ پانی بہا دو۔

بلکہ تم میں سے خود موجود تھے

جب یعقوب کو موت آئی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

5- باب قول اللہ تعالیٰ: (وَإِذْ كُنَّا فِي الْكِتَابِ

إِسْمَاعِيلَ إِنَّهُ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ)

1416 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: مَرَّ النَّبِيُّ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَسْلَمَ

يَنْتَضِلُونَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (ارْمُوا بَنِي

إِسْمَاعِيلَ فَإِنَّ أَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا، وَأَنَا مَعَ بَنِي

فُلَانٍ). قَالَ: فَأَمْسَكَ أَحَدُ الْفَرِيقَيْنِ

بِأَيْدِيهِمْ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَا لَكُمْ لَا

تَرْمُونَ؟) فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَرْمِي وَأَنْتَ

مَعَهُمْ؟ قَالَ: (ارْمُوا وَأَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ)

6- باب قوله تعالى: (وَالِ

مُودًا أَخَاهُمُ صَالِحًا)

1417 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، لَمَّا نَزَلَ الْحِجْرَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ،

أَمَرَهُمْ أَنْ لَا يَشْرَبُوا مِنْ بُئْرِهَا، وَلَا يَسْتَقُوا

مِنْهَا فَقَالُوا: قَدْ عَجَّئْنَا مِنْهَا وَاسْتَقَيْنَا،

فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَطْرَحُوا ذَلِكَ الْعَجِينَ، وَيَهْرِيقُوا

ذَلِكَ الْمَاءَ.

7- باب (أَمْرُكُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ

يَعْقُوبَ الْمَوْتُ إِذْ قَالَ لِبَنِيهِ) - الْآيَةُ

1418 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (الْكَرِيمُ، ابْنُ الْكَرِيمِ  
ابْنُ الْكَرِيمِ، ابْنُ الْكَرِيمِ، يُوسُفُ بْنُ  
يَعْقُوبَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِمُ  
السَّلَامُ).

حضرت خضر اور

حضرت موسیٰ علیہ السلام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ان کا نام خضر اس لیے  
ہے کہ جب وہ کسی بنجر زمین پر بیٹھتے ہیں تو اٹھتے ہی وہ ہزرے  
سے لہلہانے لگتی ہے۔

باب

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول  
اللہ ﷺ کے ہمراہ پیلو توڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا  
کالے پیلو چنو کیونکہ وہ زیادہ عمدہ ہوتا ہے لوگوں نے پوچھا یا  
آپ نے کبھی بکریاں چرائی ہیں؟ فرمایا کوئی نبی بے گھر  
گزرے جنہوں نے بکریاں نہ چرائی ہوں۔

فرمان الہی عزوجل ”اور اللہ  
مسلمانوں کے لیے مثال بیان  
فرماتا ہے فرعون کی بی بی کی“

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا مردوں میں سے تو کامل انسان بہت ہوئے ہیں لیکن  
عورتوں میں سے آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران کے علاوہ

8- باب حَدِيثِ الْخَضِرِ مَعَ

مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ

1419 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى  
فُرْوَةٍ بَيْضَاءٍ فَإِذَا هِيَ تَهْتَزُّ مِنْ خَلْفِهِ خَضِرَاءً).

9- باب

1420 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ نَجْنِي  
الْكَبَاثَ، وَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (عَلَيْكُمْ  
بِالْأَسْوَدِ مِنْهُ، فَإِنَّهُ أَطْيَبُهُ). قَالُوا: أَكُنْتَ  
تَرْعَى الْغَنَمَ؟ قَالَ: (وَهَلْ مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ  
رَعَاهَا).

10- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَضَرَبَ اللَّهُ

مَثَلًا لِلَّذِينَ آمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ

قَوْلُهَا (وَكَأَنْتَ مِنَ الْقَائِمِينَ)

1421 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (كَمَلُ مِنَ الرِّجَالِ  
كَثِيرٌ، وَلَمْ يَكْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ إِلَّا أَسِيَّةُ

امْرَأَةٌ فِرْعَوْنَ، وَمَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ، وَإِنَّ  
فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الْغُرَيْدِ عَلَى  
سَائِرِ الطَّلَعِ).

11- باب قول الله تعالى: (وَإِنَّ يُونُسَ

لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ) إِلَى قَوْلِهِ (وَهُوَ مُلِيمٌ)

1422 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا يَنْبَغِي لِعَبْدٍ أَنْ يَقُولَ:

إِلَى خَيْرٍ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى، وَنَسَبَهُ إِلَى أَبِيهِ.

12- باب قول الله تعالى:

(وَأَتَيْنَا دَاوُدَ زَبُورًا)

1423 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خُفِّفَ عَلَى دَاوُدَ عَلَيْهِ

السَّلَامُ الْقُرْآنُ، فَكَانَ يَأْمُرُ بِدَوَابِّهِ فَتُسَرَّجُ

فَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ قَبْلَ أَنْ تُسَرَّجَ دَوَابُّهُ، وَلَا يَأْكُلُ

إِلَّا مِنْ عَمَلٍ يَدِيهِ).

13- باب قول الله تعالى: (وَوَهَبْنَا

لِدَاوُدَ سُلَيْمَانَ نِعَمَ الْعَبْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ).

1424 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَثَلِي وَمَثَلُ النَّاسِ،

كَمَثَلِ رَجُلٍ اسْتَوْقَدَ نَارًا، فَجَعَلَ الْقَرَّاشُ

وَهَذِهِ الدَّوَابُّ تَقَعُ فِي النَّارِ). وَقَالَ: (كَانَتْ

امْرَأَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ

کوئی عورت کامل نہ ہوئی اور عائشہ کی فضیلت تمام عورتوں پر  
ایسی ہے جیسے ثرید کو تمام کھانوں پر۔

فرمان الہی عزوجل ”بے شک یونس پیغمبروں سے

ہے..... آخر آیت وهو ملیم تک“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا کسی بندے کے لیے یہ کہنا مناسب نہیں ہے کہ میں

یونس بن متی سے بہتر ہوں اور آپ نے ان کے والد کی طرف

نسبت کی۔

اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان

”اور داؤد کو زبور عطا فرمائی“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا داؤد علیہ السلام پر زبور کی تلاوت اس قدر آسان کر دی گئی تھی

کہ یہ اپنی سواری پر زین کسے کا حکم دیتے اور اس سے پہلے کے

سواری پر زین کسی جائے وہ تلاوت زبور کر چکے ہوتے اور

صرف اپنے ہاتھ کی کمائی ہوئی روزی کھاتے۔

فرمان الہی عزوجل ”اور ہم نے داؤد کو سلیمان عطا فرمایا،

کیا اچھا بندہ بے شک وہ بہت رجوع لانے والا ہے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری اور ان لوگوں کی

مثال اس شخص جیسی ہے جو آگ جلائے تو پروانے اور یہ کیڑے

اس میں گرنے لگیں پھر آپ نے فرمایا دو عورتیں تھیں ان میں

سے ہر ایک کیلود میں اس کا میٹا تھا بھیڑیا آیا اور ان میں سے

بِأَبْنِ إِحْدَاهُمَا، فَقَالَتْ صَاحِبَتُهَا: إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِكَ. وَقَالَتِ الْآخَرَى: إِنَّمَا ذَهَبَ بِأَبْنِكَ. فَتَحَاكَمَتَا إِلَى دَاوُدَ، فَقَضَى بِهِ لِلْكُبْرَى. فَخَرَجَتَا عَلَى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ فَأَخْبَرَتَاهُ. فَقَالَ: أَتُسَوِي بِلِلْسَكَيْنِ أَشَقُّهُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَتِ الصُّغْرَى: لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللَّهُ، هُوَ ابْنُهَا، فَقَضَى بِهِ لِلصُّغْرَى).

ایک کے بچے کو لے کر بھاگ گیا اس کی سہیلی نے کہا کہ بھیرے تیرے بچے کو لے گیا ہے تو وہ کہنے لگی نہیں وہ تیرے بچے کو لے کر گیا ہے پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس ایسا جھگڑا سے آ گئیں تو انہوں نے بڑی عورت کے حق میں فیصلہ دے دیا پھر وہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں اور انہیں واقعہ بتایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا میرے پاس ایک چھری لاؤ میں بچہ کاٹ کر تمہارے درمیان تقسیم کر دوں چھوٹی بولی اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کریں یہ اسی کا بیٹا سہی تب حضرت سلیمان علیہ السلام نے بچے کا فیصلہ چھوٹی کے حق میں دے دیا۔

اللہ عزوجل کا فرمان ”اور جب فرشتوں نے کہا:

اے مریم بے شک اللہ نے تجھے چن لیا

آخر آیت تک ایہم یکفل مریم

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں میں نے نبی پاک ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا۔ آپ فرما رہے تھے کہ ان کی (بنی اسرائیل) عورتوں میں افضل مریم بنت عمران ہیں اور اس امت کی افضل عورت حضرت خدیجہ بنت خویلد ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ قریش کی عورتیں ن سب عورتوں سے بہتر ہیں جو اونٹ پر سوار ہوتی ہیں بچوں پر زیادہ شفقت کرنے والی اور شوہر کے مال کا زیادہ خیال رکھنے والی ہوتی ہیں۔

اللہ تبارک و تعالیٰ کا فرمان ”اے کتاب والو اپنے

دین میں زیادتی نہ کرو آخر آیت و کیلاً تک

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی

14- باب قوله تعالى: (وَإِذْ قَالَتِ

الْبَلَاءُ لَكُمْ مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ)

إِلَى قَوْلِهِ (أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ)

1425 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ ابْنَةُ عِمْرَانَ، وَخَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيجَةُ).

1426 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (نِسَاءُ قُرَيْشٍ خَيْرُ نِسَاءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ، أَحْنَاهُ عَلَى طِفْلِ، وَأَرْعَاهُ عَلَى زَوْجٍ فِي ذَاتِ يَدِي).

15- باب قوله (يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا

تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ) إِلَى (وَكَيلاً)

1427 - عَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ



النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ، وَرُوحٌ مِنْهُ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ).

کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس بات کی شہادت دے کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول اللہ ﷺ ہیں اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اس نے مریم کی طرف پہنچایا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں نیز جنت برحق ہے اور جہنم برحق ہے تو اللہ عزوجل اسے جنت میں داخل کرے گا خواہ وہ جس طرح کے اعمال کرتا ہو۔

16- باب قول الله تعالى: (وَإِذْ كُرِّ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمُ إِذِ اتَّيَبَتُ مِنْ أَهْلِهَا). الآية

اللہ عزوجل کا فرمان ”اور کتاب میں مریم کو یاد کرو جب اپنے گھر والوں سے مشرق کی طرف آخر آیت تک

1428- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي التَّهْدِ إِلَّا ثَلَاثَةٌ: عِيسَى، وَكَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ جُرَيْجٌ، كَانَ يُصَلِّي، فَجَاءَتْهُ أُمُّهُ فَدَعَتْهُ، فَقَالَ: أُجِيبُهَا أَوْ أَصَلِّ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تُمِثَّهُ حَتَّى تُرِيَهُ وَجُوهَ الْمَوِمِّاتِ. وَكَانَ جُرَيْجٌ فِي صَوْمَعَتِهِ، فَتَعَرَّضَتْ لَهُ امْرَأَةٌ وَكَلِمَتُهُ فَأَبَى، فَأَتَتْ رَاعِيًا، فَأَمَكَّنَتْهُ مِنْ نَفْسِهَا، فَوَلَدَتْ غُلَامًا، فَقَالَتْ: مِنْ جُرَيْجٍ. فَأَتَتْهُ فَكَسَرُوا صَوْمَعَتَهُ، وَأَنْزَلُوهُ وَسَبُّوهُ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى ثُمَّ أَتَى الْغُلَامَ، فَقَالَ: مَنْ أَبُوكَ يَا غُلَامُ قَالَ: الرَّاعِي قَالُوا: لَبَنِي صَوْمَعَتِكَ مِنْ ذَهَبٍ؛

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا صرف تین بچوں نے گہوارے میں گفتگو کی ہے ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دوسرا بنی اسرائیل میں جرج نامی ایک شخص تھا وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی والدہ آئیں اور اس کو آواز لگائی اس نے دل میں کہا میں نماز پڑھوں یا جواب دوں کہ اس کی والدہ نے کہا اے اللہ عزوجل یہ اس وقت تک نہ مرے جب تک کسی زانیہ کی شکل نہ دیکھے پھر ہوا یوں کہ جرج اپنے عبادت خانے میں تھا کہ اس کے پاس ایک عورت آئی اور ہدکاری کے لیے گفتگو کرنے لگی لیکن جرج نے انکار کر دیا پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اور اسے اپنے اوپر قابو دیا پھر اس نے ایک بچہ جنا اور یہ کہہ دیا کہ یہ بچہ جرج کا ہے لوگوں نے آکر اس کا عبادت خانہ مسمار کر دیا اسے نیچے اتارا اور خوب گالیں دیں



قَالَ: لَا إِلَّا مِنْ طِينٍ. وَكَانَتْ امْرَأَةٌ تَرْضِعُ ابْنًا لَهَا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ. فَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ رَاكِبٌ ذُو شَارَةِ، فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ اجْعَلْ ابْنِي مِثْلَهُ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا. وَأَقْبَلَ عَلَى الرَّاَكِبِ. فَقَالَ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلَنِي مِثْلَهُ. ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى ثَدْيِهَا يَمْتَصُّهُ) قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْتَصُّ إَصْبَعَهُ (ثُمَّ مَرَّ بِأُمَةٍ فَقَالَتْ: اللَّهُمَّ لَا تَجْعَلْ ابْنِي مِثْلَ هَذِهِ. فَتَرَكَ ثَدْيَهَا فَقَالَ: اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِثْلَهَا. فَقَالَتْ: لِمَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: الرَّاَكِبُ جَبَّارٌ مِنَ الْجَبَابِرَةِ. وَهَذِهِ الْأُمَةُ يَقُولُونَ: سَرَقَتْ زَنَيْتَهِ وَلَمْ تَفْعَلْ).

جرج نے وضو کیا اور نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آ کر کہا تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا چرواہا لوگوں نے کہا ہم آپ کا عبادت خانہ سونے کا بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں صرف مٹی کا بنا دو تیسرا وہ جس کو بنی اسرائیل کی ایک عورت دودھ پلا رہی تھی تو ایک خوبصورت سوار گزرا وہ کہنے لگی یا اللہ عزوجل میرے بچے کو بھی ایسا کر دے بچے نے اس کا پستان چھوڑ دیا اور سوار کی جانب متوجہ ہوا اور کہا اے اللہ مجھے اس جیسا نہ بنانا، اس کے بعد پھر پستان چوسنے لگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ گویا میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں وہ اپنی انگلی چوس کر دودھ پینے کی کیفیت بتا رہے ہیں پھر اس کے پاس سے ایک لونڈی کا گزر ہوا تو ماں نے کہا اے اللہ عزوجل میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا بچے نے پھر پستان چھوڑ کر کہا یا اللہ عزوجل مجھے اس جیسا کر دے اس نے بچے سے پوچھا یہ کیوں؟ جواب دیا وہ سوار ایک مشکبر اور خود پسند شخص تھا اور لونڈی کو لوگ چور کہہ رہے تھے زنا کار کہہ رہے تھے حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا تھا۔

1429 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (رَأَيْتُ عِيسَى وَمُوسَى وَإِبْرَاهِيمَ، فَأَمَّا عِيسَى فَأُخْمَرُ جَعْدٌ عَرِيضُ الصَّدْرِ، وَأَمَّا مُوسَى فَأَدَمٌ جَسِيمٌ سَبُطٌ، كَأَنَّهُ مِنْ رِجَالِ الزُّطِ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے عیسیٰ، موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو دیکھا عیسیٰ عریض سرخ رنگ گھنگریالے بال اور چوڑے سینے والے ہیں اور موسیٰ عریض گندمی رنگ دراز قد اور سیدھے بالوں والے ہیں گویا قبیلہ زط کے لوگوں میں سے ہیں۔

1430 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَرَانِي

الَّيْلَةَ عِنْدَ الْكُعْبَةِ فِي الْمَنَامِ، فَإِذَا رَجُلٌ أَدَمٌ، كَأَحْسَنِ مَا يُرَى مِنْ أَدَمِ الرِّجَالِ، تَضْرِبُ لِمَتَّهُ بَيْنَ مَنكَبَيْهِ، رَجُلٌ الشَّعْرِ،

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے آج رات خواب میں ایک گندمی رنگ والے آدمی کو کعبہ کے قریب دیکھا جو ایسے گندمی رنگ کا تھا کہ گندمی رنگ والوں میں اس سے بہتر کوئی اور شخص نہ تھا اس کے

بال کان کی لو سے نیچے لٹکے ہوئے دونوں شانوں کے درمیان پڑے تھے مگر بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا اور وہ اپنے دونوں ہاتھ ایک آدمی کے شانوں پر رکھے ہوئے کعبہ کا طواف کر رہا ہے میں نے کہا یہ کون ہے؟ تو لوگوں نے کہا یہ مسیح بن مریم ہیں پھر میں نے ان کے پیچھے ایک شخص کو دیکھا جو بہت سخت بیچ دار بالوں والا دانی آکھ سے کاٹا اور ابن قطن سے بہت زیادہ مشابہت رکھنے والا۔ وہ بھی اپنے دونوں ہاتھ ایک شخص کے کندھے پر رکھے کعبہ کا طواف کر رہا تھا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ مسیح دجال ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم نبی کریم ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سرخ رنگ کے ہیں بلکہ یہ فرمایا تھا کہ ایک روز میں خواب میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا تو ایک آدمی کو دیکھا جس کا رنگ گندی ہے بال سیدھے ہیں اور وہ دو آدمیوں کے درمیان جا رہا ہے اور اپنے سر سے پانی ٹپک رہا ہے یا اس کے سر سے پانی ٹپک رہا ہے میں نے پوچھا یہ کون ہے لوگوں نے بتایا کہ یہ ابن مریم ہیں۔ میں مڑ کر دیکھنے لگا تو مجھے ایک شخص اور نظر آیا جس کا رنگ سرخ جسم مونا، درباں گھنگریالے اور عیسائی آکھ سے کاٹا اور اسی کی وہ آکھ پھولے ہوئے ابگور جیسی ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور وہ لوگوں میں ابن قطن سے زیادہ مشابہت رکھنے والا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ابن مریم کا سب سے قریبی میں ہوں تمام انبیاء علیہم السلام پوری بھائی ہیں میرے اور عیسیٰ کے

يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلَيْنِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالُوا: هَذَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ رَأَيْتُ رَجُلًا وَرَأَيْتُهُ جَعْدًا قَطَطًا. أَعْوَرَ عَيْنِ الْيَمْنَى. كَأَشْبَهُ مَنْ رَأَيْتُ بِابْنِ قَطَنِ. وَاضِعًا يَدَيْهِ عَلَى مَنْكِبَيْ رَجُلٍ يَطُوفُ بِالْبَيْتِ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: الْمَسِيحُ الدَّجَالُ.

1431 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي رَوَايَةٍ

اُخْرَى قَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعِيسَى أَحْمَرُ، وَلَكِنْ قَالَ: (بَيْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ، فَإِذَا رَجُلٌ آدَمُ، سَبْطُ الشَّعْرِ، يُهَادِي بَيْنَ رَجُلَيْنِ، يَنْطِفُ رَأْسُهُ مَاءً، أَوْ يُهَرِّاقِي رَأْسَهُ مَاءً، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ، فَذَهَبْتُ التَّفِثُ، فَإِذَا رَجُلٌ أَحْمَرُ جَسِيمٌ، جَعْدُ الرَّأْسِ، أَعْوَرَ عَيْنِهِ الْيَمْنَى، كَأَنَّ عَيْنَهُ عَيْنَةُ طَافِيَّةٍ، قُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ قَالُوا: هَذَا الدَّجَالُ، وَأَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنِ).

1432 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (أَنَا أَوْلَى النَّاسِ بِابْنِ مَرْيَمَ، وَالْأَنْبِيَاءِ أَوْلَادُ عَلَاتٍ،

لَيْسَ بِنَبِيٍّ وَبَيَّنَّهُ نَبِيٌّ).

در میان کوئی نبی نہیں ہے۔

1433 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَنَا أَوَّلُ النَّاسِ بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالْأَنْبِيَاءُ إِخْوَةٌ لِعَلَّائِبٍ أُمَّهَاتُهُمْ شَيْءٌ وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ).

1434 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ، فَقَالَ لَهُ: أَسْرَقْتَ، قَالَ: كَلَّا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، فَقَالَ عِيسَى: أَمْسَتْ بِاللَّهِ وَكَذَبْتُ عَنِّي).

1435 - عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا تُظَرُونِي كَمَا أَظَرَّتِ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ. فَقُولُوا: عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ).

17- باب نزول عيسى ابن

مريم عليهما السلام

1436 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ).

1437 - عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ مَعَ الدَّجَالِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں دنیا و آخرت میں عیسیٰ ابن مریم سب سے زیادہ قریب ہوں تمام انبیاء پیغمبر پداری بھائی ہیں ان کی، میرے و جدا جدا ہیں اور دین سب کا ایک ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا حضرت عیسیٰ بن مریم نے کسی شخص کو پداری کرتے ہوئے دیکھا تو اس کو پوچھا کیا تو نے چوری کی ہے اس نے کہا نہیں اللہ عزوجل کی قسم جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں میں نے ایسا نہیں کیا حضرت عیسیٰ بن مریم نے فرمایا میں اللہ عزوجل پر یقین رکھتا ہوں اور اپنی آنکھ کو مجھو، مان لیتا ہوں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا مجھے اتنا بڑا حادینا جیسا کہ نصاریٰ نے ابن مریم کو بڑا حادیا ہے کیونکہ میں تو اس کا بندہ ہوں پس تم یوں کہو ”اللہ عزوجل کا بندہ اور اس کا رسول“۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا

نازل ہونا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب عیسیٰ بن مریم تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ دجال کے ساتھ پانی

اور آگ ہوگی لیکن جس کو لوگ آگ دیکھیں گے وہ حقیقت میں ٹھنڈا پانی ہوگا اور جس کو ٹھنڈا پانی سمجھیں گے وہ جلانے والی آگ ہوگی لہذا تم میں سے جو شخص اسے پائے تو اسے چاہیے کہ اس کی آگ میں چلا جائے کیونکہ وہ میٹھا اور ٹھنڈا پانی ہوگا۔

جو بنی اسرائیل کے بارے میں ذکر کیا ہے اس کا بیان حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، ایک شخص مرنے لگا جب زندگی سے بالکل مایوس ہو گیا تو اس نے اپنے اہل و عیال کو یہ وصیت کر دی کہ جب میں مر جاؤں تو بہت سی لکڑیاں جمع کر کے مجھے جلا دینا جب وہ میرے گوشت کے ساتھ ہڈیوں کو بھی جلا دے تو انہیں پیس لینا اور جس دن کوئی تیز ہوا آئے تو کسی دریا میں ڈال دینا چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا پھر اللہ عزوجل نے اس کے تمام اجزاء جمع کر کے پوچھا تو نے ایسا کیوں کیا؟ جواب دیا تیرے خوف سے پس اللہ عزوجل نے اس کی مغفرت فرمادی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی حکمرانی انبیاء علیہم السلام کرتے تھے جب ایک نبی کا انتقال ہوتا تو ان کا چاشمین دوسرا نبی ہو جاتا تھا۔ لیکن میرے بعد ہرگز کوئی نبی نہیں ہاں عنقریب خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے صحابہ جنہم عرض گزار ہوئے پھر آپ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟؟ آپ نے فرمایا آپ کے بعد دیگرے ہر ایک سے بیعت کرنا اور ان کی اطاعت کا

إِذَا مَخْرَجَ مَاءٌ وَنَارًا، فَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهَا النَّارُ فَمَاءٌ بَارِدٌ، وَأَمَّا الَّذِي يَرَى النَّاسُ أَنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ فَنَارٌ تُحْرِقُ، فَمَنْ أَدْرَكَ مِنْكُمْ فَلْيَقْعْ فِي الَّذِي يَرَى أَنَّهَا نَارٌ، فَإِنَّهُ عَذَابٌ بَارِدٌ

18 باب: مَا ذُكِرَ عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ

1438 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ رَجُلًا خَضَرَهُ الْمَوْتُ، لَمَّا آتَسَ مِنَ الْحَيَاةِ، أَوْصَى أَهْلَهُ: إِذَا مِتُّ فَاجْتَمِعُوا لِي حَطَبًا كَثِيرًا، وَأَوْقِدُوا فِيهِ نَارًا، حَتَّى إِذَا أَكَلْتُ نَحْيِي، وَخَلَصْتُ إِلَى عَظْمِي، فَأُمْتَحَشْتُ، فَخَذُّوْهَا فَاطْحَنُوْهَا، ثُمَّ انْظُرُوا يَوْمًا رَاحًا فَادْخُلُوْهُ فِي الْيَمِّ، فَفَعَلُوا، فَجَمَعَهُ اللَّهُ فَقَالَ لَهُ: لِمَ فَعَلْتَ ذَلِكَ؟ قَالَ: مِنْ خَشْيَتِكَ، فَغَفَرَ اللَّهُ لَهُ).

1439 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِي، وَسَيَكُونُ خُلَفَاءُ فَيَكْذِبُونَ)، قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: (فُوا بِبَيْعَةِ الْأَوَّلِ فَالْأَوَّلِ، أَعْطَوْهُمْ حَقَّهُمْ، فَإِنَّ اللَّهَ سَائِبُهُمْ عَمَّا اسْتَرْعَاهُمْ).

حق ادا کرتے رہنا اللہ عزوجل ہی ان سے باز پرس فرمائے گا جو  
وہ تمہارے ساتھ کریں گے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا ضرورت میں اپنے سے پہلے لوگوں کی باشت باشت  
اور ہاتھ ہاتھ پیرو لی کرو گے یعنی اندھی پیروی کرو گے اگر وہ کسی  
گدھ کے بل میں داخل ہوں گے تو تم بھی چاگھسو گے لوگوں نے  
عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہود و نصاریٰ مراد ہیں؟ فرمایا اور  
کون ہو سکتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا میری باتیں لوگوں تک پہنچا دو اگر ایک ہی آیت  
ہو اور بنی اسرائیل سے جو سنو بیان کرو اس میں حرج نہیں لیکن  
جو شخص جان بوجھ کر مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں  
بنالے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ خطاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت  
کریو۔

حضرت جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگوں میں سے ایک شخص کے ہاتھ پر  
زخم ہو گیا اس نے بے قرار ہو کر چھری لی اور اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا  
پھر خون بند نہ ہوا تو وہ مر گیا اللہ تعالیٰ نے فرمایا میرے بندے  
نے میرے حکم پر غفلت کی لہذا میں نے اسی پر جنت کو حرام کر دیا  
ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی  
کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بنی اسرائیل تین آدمی

1440 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَكُمْ  
شَبْرًا بِشَبْرٍ. وَخِرَاعًا بِخِرَاعٍ، حَتَّىٰ لَوْ سَلَكَوا  
بُحْرًا ضَبًّا لَسَلَكَتُمْهُ). قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللَّهِ،  
الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى؟ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (فَمَنْ؟).

1441 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً،  
وَحَدِّثُوا عَنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ وَلَا حَرَجَ وَمَنْ  
كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعِدًّا فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ  
النَّارِ).

1442 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا  
يَصْبُغُونَ، فَيَخَالِفُوهُمْ).

1443 - عَنْ جُنْدَبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (كَانَ  
فِي سَنٍ كَانَ قَبْلَكُمْ رَجُلٌ بِهِ جُرْحٌ فَجَزَعُ  
فَأَخَذَ سِكِّينًا فَحَزَّ بِهَا يَدَهُ، فَمَارَقَا الدَّمَ حَتَّى  
مَاتَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: بَاذِرْنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ،  
حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ).

1444 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ  
سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ ثَلَاثَةً مِنْ بَنِي



إِسْرَائِيلَ: أَبْرَصَ وَأَقْرَعَ وَأَعْمَى، بَدَّلَهُ تَعَالَى أَنْ يَنْتَلِيَهُمْ، فَبَعَثَ إِلَيْهِمْ مَلَكًا، فَأَتَى الْأَبْرَصَ فَقَالَ: أَتَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: لَوْ نَحَسَنَ وَجِلْدًا حَسَنًا، قَدْ قَنَدَرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ عَنْهُ فَأُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا، وَجِلْدًا حَسَنًا، فَقَالَ: أَتَى الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْإِبِلُ فَأُعْطِيَ ثَاقَةً عَشْرًا، فَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَقْرَعَ فَقَالَ: أَتَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: شَعْرٌ حَسَنٌ، وَيَذْهَبُ عَنِّي هَذَا، قَدْ قَنَدَرَنِي النَّاسُ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَذَهَبَ، وَأُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا، قَالَ: فَأَتَى الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْبَقَرُ، قَالَ: فَأَعْطَاهُ بَقَرَةً حَامِلًا، وَقَالَ: يُبَارِكُ لَكَ فِيهَا، وَأَتَى الْأَعْمَى فَقَالَ: أَتَى شَيْءٌ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: يَرُدُّ اللَّهُ إِلَيَّ بَصَرِي، فَأُبْصِرُ بِهِ النَّاسَ، قَالَ: فَمَسَحَهُ فَرَدَّ اللَّهُ إِلَيْهِ بَصَرَهُ، قَالَ: فَأَتَى الْمَالِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: الْغَنَمُ، فَأَعْطَاهُ شَاةً وَالِدًا، هَذَانِ وَوَلَدٌ كَهَذَا، فَكَانَ لِهَذَا وَادٍ مِنْ إِبِلٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنْ بَقَرٍ، وَلِهَذَا وَادٍ مِنَ الْغَنَمِ، ثُمَّ إِنَّهُ أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِينٌ، تَقَطَّعَتْ بِي الْحَبَالُ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالِ، بَعِيرًا أَتَبْلُغُ عَلَيْهِ فِي سَفَرِي، فَقَالَ

تھے ① کوڑھی، ② اندھا، ③ گنجا۔ انہیں آزمانے کے لیے اللہ عزوجل نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے اس نے کہا اچھا رنگ اور خوب صورت جلد کیونکہ لوگ مجھ سے نفرت و کراہت کرتے ہیں آپ نے فرمایا کہ فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اس کا مرض جاتا رہا اور اسے اچھا رنگ اور خوب صورت کھال عنایت ہو گئی پھر فرشتے نے کہا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا ”اونٹ“ پھر اس کو حاملہ اونٹنی بھی دے دی گئی فرشتے نے کہا تجھے اس میں برکت دی جائے گی پھر فرشتہ گنچے کے پاس گیا اور اس سے کہا تو کیا چاہتا ہے اس نے کہا اچھے مال کیونکہ لوگ اس کی وجہ سے مجھ سے بھگتے ہیں اور مجھ سے نفرت و کراہت کرتے ہیں آپ نے فرمایا فرشتے نے اس پر بھی ہاتھ پھیرا اس کا گنجا پن جاتا رہا اور بہترین مال نکل آئے پھر فرشتے نے کہا تجھے کون سا مال زیادہ محبوب ہے؟ اس نے گائے بیل پھر فرشتے نے اسے ایک حاملہ گائے دے کر فرمایا تجھے اسی میں برکت دی جائے گی پھر وہ فرشتہ اندھے کے پاس گیا اور اس سے پوچھا تجھے کون سی چیز زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا اللہ عزوجل میری بینائی مجھ کو لوٹا دے تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں آپ نے فرمایا پھر فرشتے نے اس پر ہاتھ پھیرا تو اللہ عزوجل نے اس کی بینائی لوٹا دی پھر یہ پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ پسند ہے وہ بولا بکریاں فرشتے نے اسے ایک گا بھن دے دی۔ تینوں کے جانوروں نے خوب بچے چنے یہاں تک کہ اس کی اونٹوں سے وادی بھر گئی دوسرے کئی گایوں سے اور تیسرے کی بکریوں سے اس کے ایک عرصے بعد فرشتہ کوڑھی



لَهُ: إِنَّ الْحَقُّوْقَ كَثِيْرَةٌ، فَقَالَ لَهُ: كَأَنِّي أَعْرِفُكَ، أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْنَدُكَ النَّاسُ فَقِيْرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ؟ فَقَالَ: إِنَّ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ، وَأَنَّى الْأَقْرَعُ فِي صُوْرَتِهِ وَهَيْئَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلُ مَا قَالَ لِهَذَا، فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلُ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا، فَقَالَ: إِنَّ كُنْتُ كَاذِبًا فَصَيِّرْكَ اللهُ إِلَيَّ مَا كُنْتُ، وَأَنَّى الْأَعْمَى فِي صُوْرَتِهِ، فَقَالَ: رَجُلٌ مُسْكِيْنٌ وَابْنُ سَبِيْلٍ، وَتَقَطَّعَتْ بَيْنَ الْجِبَالِ فِي سَفَرِي، فَلَا بَلَاغَ الْيَوْمَ إِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ يَكُ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصْرَكَ شَاهِدٌ أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي، فَقَالَ: قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ بَصْرِي، وَفَقِيْرًا فَقَدْ أَعْطَانِي، فَخُذْ مَا شِئْتَ، فَوَاللّٰهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ يَدِي، فَقَالَ: أَمْسِكْ مَا لَكَ، فَإِنَّمَا ابْتُلِيْتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ، وَسَيَحْطُ عَلَى صَاحِبَيْكَ).

کے پاس اُسی کے سابقہ صورت و ہیئت میں گیا اور کہا میں ایک مسکین ہوں سفر میں سامان وغیرہ ختم ہو گیا ہے اور میں اللہ عزوجل کی مدد اور تیری مہربانی کے بغیر میں منزل مقصود پر نہیں پہنچ سکتا لہذا میں تجھ سے اللہ عزوجل کے نام پر سوال کرتا ہوں جس نے تجھے اچھا رنگ اچھی جلد اور اونٹ دیا ہے مجھے ایک اونٹ دے تاکہ میں اس پر سوار ہو کر سفر کر سکوں کوڑھی نے کہا میں نے بہت سے لوگوں کے حقوق ادا کرنے ہیں فرشتے نے کہا شاید میں تجھے پہچانتا ہوں کیا تم کوڑھی نہ تھے کہ لوگ تم سے نفرت کرتے تھے اور تم محتاج تھے تو اللہ عزوجل نے تمہیں مال دیا کہنے لگا یہ مال تو میرے آباؤ اجداد کی میراث میں ملا ہے فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ عزوجل تمہیں پھر دیسا ہی کر دے جیسا تو پہلے تھا پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں گیا اس سے بھی وہی کہا جو کوڑھی سے کہا تھا اس نے بھی کوڑھی کی طرح سوال رد کر دیا فرشتے نے کہا اگر تم جھوٹ بول رہے ہو تو اللہ تعالیٰ تمہیں پہلی حالت پر کر دے پھر فرشتہ اندھے کے پاس اس کی سابقہ شکل و صورت میں آ کر کہنے لگا میں ایک غریب مسافر ہوں سفر میں زاد راہ ختم ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے بعد تمہاری مدد کے بغیر منزل پر نہیں پہنچ سکتا مجھے اللہ عزوجل کے نام پر ایک بکری دے دو جس نے تمہیں آنکھیں عطا فرمائیں تاکہ میں سفر طے کر سکوں اندھے نے کہا بے شک میں اندھا تھا اللہ عزوجل نے مجھے بینائی دی میں محتاج تھا اس نے مجھے غنی کر دیا پس تم جتنا چاہے مال لےو اللہ عزوجل کی قسم آج میں تمہیں بالکل نہیں روکوں گا جو بھی چیز تم اللہ کے نام پر لوگے تم پر کوئی تنگی نہ ہوگی فرشتے نے کہا تم اپنا مال اپنے

پاس ہی رکھو تم تینوں کو آرمایا گیا پس اللہ عزوجل تجھ سے راضی  
اور تمہارے دونوں دوستوں سے ناراض ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل کے  
ایک شخص نے نانوں کے آدے قتل کیے تھے پھر اس کا حکم پوچھنے  
کے لیے ایک راہب کے پاس پہنچا اور اس سے پوچھا کیا میری  
توبہ قبول ہو سکتی ہے؟ راہب نے کہا نہیں پس اس نے راہب کو  
بھی قتل کر دیا وہ اسی طرح پوچھتا رہا یہاں تک کہ اس سے ایک  
آدی نے کہا تم فلاں بستی میں چلے جاؤ لیکن راتے میں اسے  
موت آگئی اس نے اپنا سینہ اس بستی کی جانب جھکا دیا اب اس  
کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے اللہ عزوجل  
نے اس بستی کو جہاں یہ جا رہا تھا حکم دیا کہ اس سے قریب ہو جا  
اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا  
پھر فرشتوں سے فرمایا کہ تم ان دونوں بستیوں کا فاصلہ ناپ لو تو  
وہ اس بستی سے باشت بھر قریب نکلا جہاں توبہ کرنے جا رہا تھا  
پس اس کی مغفرت فرمادی گئی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ  
نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”کسی آدی نے دوسرے سے ایک زمین  
خریدی جس نے زمین خریدی تھی اس نے زمین میں ایک سونے  
سے بھرا ہوا گھڑا پایا تو اس نے زمین بیچنے والے سے کہا کہ اپنا سونا  
مجھ سے لے لیجے کیونکہ میں نے آپ سے صرف زمین خریدی ہے  
سونا نہیں خریدا اور زمین بیچنے والے نے کہا میں نے سب کچھ جو  
زمین میں ہے آپ کو فروخت کر دیا تھا آخر کار انہوں نے ایک آدی کو  
فیصلے کے لیے منعقد ٹھہرایا منصف نے دونوں سے پوچھا آپ ک

1445 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كَانَ فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ رَجُلٌ  
قَتَلَ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ إِنْسَانًا، ثُمَّ خَرَجَ يَسْأَلُ،  
فَأَتَى رَاهِبًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ لَهُ: هَلْ مِنْ تَوْبَةٍ؟  
قَالَ: لَا، فَقَتَلَهُ، فَجَعَلَ يَسْأَلُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ:  
الْبِيعْ قَرْيَةً كَذَا وَكَذَا، فَأَذْرَكَ الْمَوْتَ، فَنَاءَ  
بِصُدْرِهِ نَحْوَهَا، فَاخْتَصَمَتْ فِيهِ مَلَائِكَةُ  
الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ، فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ  
أَنْ تَقْرَبِي، وَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى هَذِهِ أَنْ تَبَاعِدِي،  
وَقَالَ: فَيَسُؤَا مَا بَيْنَهُمَا، فَوُجِدَ إِلَى هَذِهِ  
أَقْرَبَ بِشَيْءٍ، فَغُفِرَ لَهُ).

1446 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اشْتَرَى رَجُلٌ مِنْ رَجُلٍ  
عَقَارًا لَهُ، فَوُجِدَ الرَّجُلُ الَّذِي اشْتَرَى الْعَقَارَ  
فِي عَقَارِهِ جَرَّةً فِيهَا ذَهَبٌ، فَقَالَ لَهُ الَّذِي  
اشْتَرَى الْعَقَارَ: خُذْ ذَهَبَكَ مِنِّي إِنَّمَا  
اشْتَرَيْتُ مِنْكَ الْأَرْضَ، وَلَمْ أَبْتَغِ مِنْكَ  
الذَّهَبَ، وَقَالَ الَّذِي لَهُ الْأَرْضُ: إِنَّمَا بَعَثَكَ  
الْأَرْضَ وَمَا فِيهَا، فَتَحَاكُمَا إِلَى رَجُلٍ، فَقَالَ

اولاد ہے؟ ایک نے کہا میرا لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے منصف نے کہا ان کا آپس میں نکاح کر دو اور یہ سونا ان دونوں پر خرچ کرو اور کچھ سونا صدقہ بھی کر دو۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق کیا سنا ہے؟ اسامہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون ایک عذاب ہے جو بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر بھیجا تھا یا یوں بیان فرمایا کہ ان لوگوں پر بھیجا گیا جو تم سے پہلے تھے لہذا جب تم سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب اس جگہ طاعون کی وبا نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے طاعون کے متعلق پوچھا تو آپ ﷺ نے مجھے بتایا کہ وہ ایک عذاب ہے جس پر اللہ چاہتا ہے بھیجتا ہے اور مومنین کے لیے اللہ تعالیٰ نے اسے رحمت بنا دیا ہے جب کہیں طاعون پھیلے تو جو بھی مسلمان اپنے اسی شہر میں صبر کر کے بغرض ثواب قیام کرے اور یہ سمجھے کہ جو اللہ عزوجل نے کھدی ہے اس کے سوا کوئی تکلیف مجھے پہنچ نہیں سکتی تو اسے شہید کا ثواب ملے گا۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں گویا میں نبی کریم ﷺ کو دیکھ رہا ہوں آپ نبیوں میں سے ایک نبی کا ذکر فرما رہے تھے جن کو ان کی قوم نے مار مار کر لہو لہن کر دیا تھا اور اپنے چہرے سے خون صاف کرتے ہوئے کہتے جاتے تھے

الَّذِي تَحَاكَمَا إِلَيْهِ: أَلَكُمَا وَلَدٌ قَالَ أَحَدُهُمَا: بَلَى غُلَامٌ. وَقَالَ الْآخَرُ: بِنَى جَارِيَةٌ. قَالَ: أَنْكِحُوا الْغُلَامَ الْجَارِيَةَ. وَأَنْفِقُوا عَلَى أَنْفُسِهِمَا مِنْهُ وَتَصَدَّقَا.

1447 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قِيلَ لَهُ: مَاذَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الطَّاعُونِ؟ فَقَالَ أُسَامَةُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الطَّاعُونُ رَجُسٌ، أُرْسِلَ عَلَى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ، أَوْ: عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، فَإِذَا سَمِعْتُمْ بِهِ يَأْزِضُ فَلَا تَقْدَمُوا عَلَيْهِ، وَإِذَا وَقَعَ يَأْزِضُ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوا فِرَارًا مِنْهُ).

1448 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُونِ، فَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ: (عَذَابٌ يَبْعَثُهُ اللَّهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ، وَأَنَّ اللَّهَ جَعَلَهُ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِينَ، لَيْسَ مِنْ أَحَدٍ يَقَعُ الطَّاعُونُ، فَيَمُوتُ فِي بَلَدِهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا، يَعْلَمُ أَنَّهُ لَا يُصِيبُهُ إِلَّا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَهُ، إِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِ شَهِيدٍ).

1449 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ يَمْشِي نَبِيًّا مِنَ الْأَنْبِيَاءِ، ضَرْبُهُ قَوْمُهُ فَأَذْمُوهُ وَهُوَ يَمْسَحُ الْإِثْمَ عَنْ وَجْهِهِ وَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِقَوْمِي

فَاللَّهُمَّ لَا تَعْلَمُونَ)۔

1450 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَمَا رَجُلٌ يَخْرُ  
إِزَارَةً مِنَ الْخَيْلَاءِ مُحْسِفٌ بِهَا، فَهُوَ يَتَجَلَّجَلُ فِي  
الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ)۔

### 19- باب: المناقب

1451 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (تَحْدُونَ النَّاسَ مَعَادِينَ،  
يُخَيَّرُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ  
إِذَا فَهِقُوا، وَتَحْدُونَ خَيْرَ النَّاسِ فِي هَذَا الشَّانِ  
أَشَدَّهُمْ لَهُ كَرَاهِيَّةً. وَتَحْدُونَ شَرَّ النَّاسِ ذَا  
الْوُجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهِهِ، وَيَأْتِي هَؤُلَاءِ  
بِوَجْهِهِ)۔

1452 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (النَّاسُ تَبِعَ لِقَرْنَيْهِ فِي هَذَا  
الشَّانِ، مُسْلِمُهُمْ تَبِعَ لِمُسْلِمِهِمْ، وَكَافِرُهُمْ  
تَبِعَ لِكَافِرِهِمْ. وَالنَّاسُ مَعَادِينَ، خِيَارُهُمْ فِي  
الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَهِقُوا،  
تَحْدُونَ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ أَشَدَّهُمْ كَرَاهِيَّةً  
لِهَذَا الشَّانِ حَتَّى يَقَعَ فِيهِ)۔

### 20- باب: مناقب قریش

1453 - عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ

بَلَغَهُ: أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ وَابْنَ الْعَاصِ رَضِيَ

اے اللہ میری قوم کو بخش دے کیونکہ وہ لاعلم ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے تکبر کی وجہ سے اپنی ازار لٹکائی ہوئی تھی تو اسے زمین میں دھنسا دیا گیا اور وہ قیامت تک زمین میں دھنسا ہی چلا جائے گا۔

### مناقب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگوں کو کانوں کی طرح پاؤ گے جو دور جاہلیت میں بہتر تھے وہ اسلام میں بھی اچھے ہیں جب کہ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کریں اور تم اسے بہترین پاؤ گے جو اسے بہت ناپسند کرتا ہے اور لوگوں میں بدترین شخص وہ ہے جس کے دامنہ ہوں وہ ن کے پاس ایک منہ لے کر جاتے اور دوسرے کے پاس دوسرا منہ لے کر جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا لوگ امامت و خلافت میں قریش کے تابع ہیں ان کا مسلمان ان کے مسلمان کے اور ان کا کافر ان کے کافر کا تابع ہے اور لوگ کانوں کی طرح ہیں جو زمانہ جاہلیت میں بہتر وہ زمانہ اسلام میں بھی بہتر ہیں بشرط یہ کہ دین کا علم حاصل کریں اور تم حکومت کے سلسلے میں جو اسے بہت ناپسند کرتا ہو یہاں تک کہ اس کو حکومت مل جائے سب سے بہتر پاؤ گے۔

### قریش کے مناقب

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب ان کو یہ خبر پہنچی کہ عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ قحطان میں

سے عنقریب ایک بادشاہ ہوگا حضرت معاذ یہ اس بات پر ناراض ہوئے اور کھڑے ہو گئے اور اللہ عزوجل کی ایسی حمد و ثنائی جو اسکی شان کے لائق ہے اس کے بعد فرمایا بے شک مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض لوگ ایسی بات کہتے ہیں جو نہ اللہ عزوجل کی کتاب میں ہے نہ ہی رسول اللہ ﷺ سے منقول ہے تم میں ایسے لوگ جاہل ہیں پس من گھڑت باتوں سے بچو کہ وہ تمہیں گمراہ کریں گے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلافت قریش میں رہے گی جو شخص ان سے دشمنی کرے گا اللہ عزوجل اسے سرنگوں کر دے گا جب تک یہ دین کو قائم رکھیں گے۔

اللَّهُ عَنْهُمْ، يُحَدِّثُ: أَنَّهُ سَيَكُونُ مَلِكٌ مِنْ قَحْطَانَ، فَغَضِبَ مُعَاوِيَةُ، فَقَامَ فَأَثْنَى عَلَى اللَّهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّ رَجُلًا مِنْكُمْ يَتَحَدَّثُونَ أَحَادِيثَ لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللَّهِ، وَلَا تُؤْتَرُ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَأُولَئِكَ جُهَاكُمُ، فَإِيَّاكُمْ وَالْأَمَانَةَ الَّتِي تُضِلُّ أَهْلَهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ هَذَا الْأَمْرَ فِي قُرَيْشٍ، لَا يُعَادِيهِمْ أَحَدٌ إِلَّا كَبَهُهُ اللَّهُ عَلَى وَجْهِهِ، مَا أَقَامُوا الدِّينَ).

1454 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَجُهَيْنَةُ، وَمُزَيْنَةُ، وَأَسْلَمُ، وَأَشْجَعُ، وَغِفَارُ، مَوَالِي، لَيْسَ لَهُمْ مَوَلًى، كُونَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ).

1455 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَزَالُ هَذَا الْأَمْرُ فِي قُرَيْشٍ مَا بَقِيَ مِنْهُمْ اثْنَانِ).

1456 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَشَيْتُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أُعْطِيتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ وَتَرَكْتَنَا، وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةِ وَاحِدَةٍ؛ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَيْءٌ وَاحِدٌ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قریش انصار، جہینہ مزینہ اسلم، اشجع اور غفار کے لوگ میرے دوست ہیں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کے سوا ان کا کوئی دوست نہیں ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ خلافت قریش میں باقی رہے گی جب تک ان میں دو آدمی باقی رہیں۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ دونوں رسول اللہ ﷺ کے پاس گئے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول آپ نے بنی مطلب کو مال عطا فرمایا ہے اور ہمیں نظر انداز کر دیا حالانکہ ہم اور وہ آپ کے نزدیک برابر ہیں اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صرف بنو ہاشم اور بنو مطلب ایک ہیں۔



## 21- باب

## باب

1457 - عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ ادَّعَى لِعَمَلٍ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ إِلَّا كَفَرَ، وَمَنْ ادَّعَى قَوْمًا لَيْسَ لَهُ فِيهِمْ نَسَبٌ فَلْيَتَّبِعُوا مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ).

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص جان بوجھ کر اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے تو اس نے کفر کیا اور جو شخص ایسی قوم میں سے ہونے کا دعویٰ کرے جس میں سے وہ نہیں ہے تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

1458 - عَنْ وَائِلَةَ بِنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْفِرَى أَنْ يَدَّعِيَ الرَّجُلُ إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، أَوْ يُرَى عَيْنُهُ مَا لَمْ تَرَهُ، أَوْ يَقُولُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَا لَمْ يَقُلْ).

حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بہت بڑا بہتان ہے کہ کوئی اپنے باپ کے علاوہ کسی اور کو اپنا باپ ظاہر کرے یا اس چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہیں دیکھا یا رسول اللہ ﷺ کی جانب ایسی بات منسوب کرے جو آپ نے نہ فرمائی ہو۔

## 22- باب ذِکْرِ أَسْلَمَ وَغِفَارَ

## اسلم، غفار، مزینہ،

## وَمُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ وَأَشْجَعَ

## جہینہ اور اشجع کا ذکر

1459 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ عَلَى الْمِنْبَرِ: (غِفَارُ غَفَرَ اللَّهُ لَهَا، وَأَسْلَمُ سَأَلَهَا اللَّهَ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منبر پر فرمایا کہ قبیلہ غفار کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے اور قبیلہ اسلم کو اللہ عزوجل سلامت رکھے مگر قبیلہ عصبہ نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کی ہے۔

1460 - عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: إِنَّمَا بَاتِعَكَ سَرَّاقُ الْحَجِيجِ مِنْ أَسْلَمَ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَسْلَمُ وَغِفَارَ وَمُزَيْنَةَ وَأَحْسِبُهُ وَجُهَيْنَةَ خَيْرًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ وَبَنِي عَامِرٍ وَأَسَدٍ

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اقربع بن حابس نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی کہ آپ سے ان لوگوں نے بیعت کی ہے جو حابیوں کا مال چرایا کرتے تھے یعنی اسلم غفار اور مزینہ کے لوگ میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے جہینہ کا بھی ذکر کیا اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا بتاؤ اگر اسلم غفار مزینہ اور جہینہ یہ سب بنو تمیم بنو عامر اور غطفان سے بہتر ہوں تو وہ



نا کام اور برباد ہوئے؟ اقرع بولے ہاں تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک وہ قبیلہ ضرودان سے بہتر ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا نبی کریم ﷺ نے فرمایا اسلم اور غفار اور کچھ لوگ مزینہ یا جہینہ کے اللہ عزوجل کے یہاں یا یوں فرمایا قیامت کے دن قبیلہ اسد، قہر ہوازن اور غطفان سے بہتر ہوں گے۔

### قحطان کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک قحطان کا ایک شخص ڈنڈے کے ذریعہ لوگوں پر حکومت نہ کرے۔“

### زمانہ جاہلیت کی طرف بلانے کی ممانعت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے نبی کریم ﷺ ہمراہ جہاد میں تھے اور مہاجرین میں سے کتنے ہی لوگ آپ کے گرد جمع تھے چونکہ مہاجرین میں سے ایک آدمی بڑے ہی خوش طبع تھے انہوں نے مذاق میں ایک انصاری کو مکارا دیا اس پر انصاری کو بہت غصہ آیا یہاں تک کہ دونوں اپنوں کو بلانے لگے انصاری نے آواز دی اے گروہ انصار مہاجرین کہا اے جماعت مہاجرین پس نبی کریم ﷺ ان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا یہ کیا دور جاہلیت کی طرح بد رہے ہو پھر پوچھا قصہ کیا ہے؟ لوگوں نے آپ سے مہاجر کا انصاری کو

وَعُظْفَان. خَابُوا وَخَسِرُوا). قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهُمْ لَخَيْرٌ مِنْهُمْ).

1461 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَسْلَمُ وَغِفَارُ وَشَيْءٌ مِنْ مُزَيْنَةَ وَجُهَيْنَةَ، أَوْ قَالَ: شَيْءٌ مِنْ جُهَيْنَةَ أَوْ مُزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَ اللَّهِ أَوْ قَالَ: يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ أَسَدٍ وَثَمِيمٍ، وَهَوَازِنَ وَغُظْفَانَ).

### 23- باب ذِكْرِ قَحْطَانَ

1462 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَخْرُجَ رَجُلٌ مِنْ قَحْطَانَ، يَسُوقُ النَّاسَ بِعَصَاةٍ).

### 24- باب مَا يُنْهَى مِنْ دَعْوَةِ الْجَاهِلِيَّةِ

1463 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ ثَابَ مَعَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ حَتَّى كَثُرُوا، وَكَانَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ رَجُلٌ لَعَّابٌ، فَكَسَعَ أَنْصَارِيًّا، فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ غَضَبًا شَدِيدًا، حَتَّى تَدَاعَوْا، وَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ: يَا لِلْأَنْصَارِ، وَقَالَ الْمُهَاجِرِيُّ: يَا لِلْمُهَاجِرِينَ، فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (مَا بَالُ دَعْوَى أَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ؟ ثُمَّ قَالَ: مَا شَأْنُهُمْ؟) فَأُخْبِرَ بِكَسَعَةِ الْمُهَاجِرِيِّ

الْأَنْصَارِيِّ. قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (دَعَوْهَا فَيَأْتِيهَا خَبِيئَةٌ). وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي اِبْنِ سَلُولٍ: أَقْدَ تَدَاعَوْا عَلَيْنَا لئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ. فَقَالَ عُمَرُ: أَلَا نَقْتُلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا الْخَبِيثَ؟ لِيَعْبُدَ اللَّهَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّهُ كَانَ يَقْتُلُ أَصْحَابَهُ).

## 25- باب قِصَّةُ خُزَاعَةَ

1464 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (عَمْرُو بْنُ لُحَيٍّ بَنِي قُصَّةَ بْنِ خَنْدِيفَ أَبُو خُزَاعَةَ).

1465 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (رَأَيْتُ عَمْرُو بْنَ عَامِرِ بْنِ لُحَيٍّ الْخُزَاعِيَّ يَجْرُ قُصْبَهُ فِي النَّارِ، وَكَانَ أَوَّلَ مَنْ سَلَبَ السَّوَابِ).

## 26- باب قِصَّةِ إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1466 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: كُنْتُ رَجُلًا مِنْ غِفَارٍ. فَبَلَغْنَا أَنَّ رَجُلًا قَدْ خَرَجَ بِمَكَّةَ، يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَقُلْتُ لِأَخِي: انْطَلِقْ إِلَى هَذَا الرَّجُلِ كَلِمَةً وَأُتِنِي بِخَبْرِهِ. فَانْطَلَقَ فَلَقِيَهُ. ثُمَّ

مکامار نے کا احوال بیان کیا۔ راوی کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آپس میں لڑنا چھوڑ دو عبد اللہ بن ابی سلول کہنے لگا یہ ہم سے زیادتی ہوئی ہے اچھا اگر ہم مدینہ پھر کر گئے تو ضرور جو بڑی عزت والا ہے وہ اسے نکال دے گا جو نہایت ذلت دار ہے یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ حکم ہو تو ہم اس ناپاک پلید کا سر قلم کر دیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایسا نہ کرو ورنہ لوگ کہیں گے محمد ﷺ اپنے ساتھیوں کو قتل کر دیتے ہیں۔

## قبیلہ خزاعہ کا قصہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عمرو بن لُحی بن قُصہ بن خندف قبیلہ خزاعہ کا باپ تھا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے عمرو بن لُحی خزاعی کو دیکھا کہ جہنم میں اپنی آنتیں گھسیٹ رہا ہے یہاں وہ پہلا شخص ہے جس نے سائبہ چھوڑنے کی رسم جاری کی تھی۔

## حضرت ابو ذر کے

## مسلمان ہونے کا واقعہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ذر نے بتایا کہ میں قبیلہ غفار کا فرد ہوں جب ہمیں یہ خبر پہنچی کہ مکہ میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے میں نے اپنے بھائی سے کہا تم جا کر ان سے ملاقات کرو اور ان سے گفتگو کر کے مجھے بھی اس کے بارے میں بتائیں چنانچہ وہ گئے اور ملاقات کر کے

رَجَعَ فَقُلْتُ: مَا عِنْدَكَ؟ فَقَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ رَأَيْتُ رَجُلًا يَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَيَنْهَى عَنِ الشَّرِّ. فَقُلْتُ لَهُ: لَمْ تَشْفِنِي مِنَ الْخَيْرِ. فَأَخَذْتُ حِرَابًا وَعَصًا. ثُمَّ أَقْبَلْتُ إِلَى مَكَّةَ. فَجَعَلْتُ لَا أُعْرِفُهُ وَأَكْرَهُ أَنْ أَسْأَلَ عَنْهُ. وَأَشْرَبُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَأَكُونُ فِي الْمَسْجِدِ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: كَأَنَّ الرَّجُلَ غَرِيبٌ؟ قَالَ: قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: فَانْطَلِقْ إِلَى الْمَنْزِلِ. قَالَ: فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ. لَا يَسْأَلُنِي عَنْ شَيْءٍ. وَلَا أُخْبِرُهُ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ خَدَوْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ لِأَسْأَلَ عَنْهُ. وَلَيْسَ أَحَدٌ يُخْبِرُنِي عَنْهُ بِشَيْءٍ. قَالَ: فَمَرَّ بِي عَلِيٌّ فَقَالَ: أَمَا تَالِ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهُ بَعْدَ؟ قَالَ: قُلْتُ: لَا. قَالَ انْطَلِقْ مَعِيَ. قَالَ: فَقَالَ: مَا أَمْرُكَ. وَمَا أَقْدَمَكَ هَذِهِ الْبَلَدَةَ؟ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنْ كَتَبْتَ عَلَيَّ أَخْبَرْتُكَ. قَالَ فَإِنِّي أَفْعَلُ. قَالَ: قُلْتُ لَهُ: بَلَّغْنَا أَنَّهُ قَدْ خَرَجَ مَا هُنَا رَجُلٌ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. فَأَرْسَلْتُ أُخْبِرُ لِيُكَلِّمَهُ فَرَجَعَ وَلَمْ يَشْفِنِي مِنَ الْخَيْرِ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَلْقَاهُ. فَقَالَ لَهُ: أَمَا إِنَّكَ قَدْ رَشِدْتَ هَذَا وَجْهِي إِلَيْهِ. فَاتَّبَعْنِي. ادْخُلْ حَيْثُ ادْخُلْ. فَإِنِّي إِنْ رَأَيْتُ أَحَدًا أَخَافُهُ عَلَيْكَ. قُمْتُ إِلَى الْحَائِطِ. كَأَنِّي أَصْلِحُ نَعْلِي. وَامْضِ أَنْتَ. فَمَضَى وَمَضَيْتُ مَعَهُ. حَتَّى دَخَلَ وَدَخَلْتُ مَعَهُ عَلَى النَّبِيِّ. فَقُلْتُ لَهُ: اعْرِضْ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ.

لوئے تو میں نے ان سے کہا بتاؤ کیا خبر ہے؟ انہوں نے نہ اللہ عزوجل کی قسم میں نے ایک ایسے آدمی کو دیکھا جو سچ بات کا حکم دیتا ہے اور برائی سے منع کرتا ہے میں نے بہت سے نبیوں سے اطمینان قلب حاصل نہیں ہوا میں تو شہر اور مسجد کے چل پڑا پھر مہم پہنچا تو یہاں تک کہ میں آپ کو پہنچا تا کہ وہ اس سے پوچھتا بھی مناسب نہ جاتا لہذا میں زمرہ کا پانی پیتا اور مسجد حرام میں رہا کرتا ایک دفعہ حضرت علیؓ میرے سامنے سے گزرے اور کہنے لگے تم میرے معصوم ہوتے ہو میں نے ثابت میں سر بلایا انہوں نے فرمایا میرے ساتھ گھر چلو چنانچہ میں ان کے ساتھ ہوا لیکن میں نے ان سے کچھ پوچھا نہ انہوں نے بتایا جب سچ ہوئی تو میں مسجد حرام میں چلا گیا تاکہ ان سے متعلق دریافت کرو لیکن کوئی شخص ایسا نہیں آیا جو آپ کے متعلق کچھ بتاتا پھر حضرت علیؓ میری طرف سے گزرے اور فرمایا بھی تم آپ کو منزل مقصود کا پتہ نہ لگا میں نے کہا نہیں انہوں نے کہ میرے ساتھ چلے پھر حضرت علیؓ جیسے نے مجھ سے پوچھا آپ کو کام کیا ہے؟ آپ اس شہر میں کس غرض سے آئے ہیں میں نے کہا آپ میری بات کو چھپائیں تو بتاؤں حضرت علیؓ جیسے نے فرمایا میں ایسا ہی کروں گا میں نے کہا میں یہ خبر ہی ہے یہوں کے کسی فرد نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا ہے تب میں نے اپنے بھائی کو بھیجا کہ وہ ان سے بات کرے مردود تو آیا اور قابل تعلق کوئی خبر نہ لایا چنانچہ میں نے چاہا کہ خود ان سے میں حضرت علیؓ جیسے نے فرمایا اگر یہی بات ہے تو آپ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے ہیں میں انہی کے پاس جا رہا ہوں آپ بھی میرے ساتھ چلے جہاں میں جاؤں آپ بھی وہاں چلے آنا اگر میں کسی ایسے

فَعَرَضَهُ فَأَسْلَمَتْ مَكَانِي فَقَالَ لِي: (يَا أَبَا ذَرٍّ  
 أَكُنْ هَذَا الْأَمْرَ، وَارْجِعْ إِلَى بَلَدِكَ، فَإِذَا  
 بَلَغَكَ ظُهُورُ نَافَا قَبِلْ). فَقُلْتُ: وَالَّذِي بَعَثَكَ  
 بِالْحَقِّ، لَا ضَرْحَنَ بَيْنَا بَيْنَ أَظْهُرِهِمْ، فَجَاءَ إِلَى  
 التَّسْجِدِ، وَقَرِئْتُ فِيهِ، فَقَالَ: يَا مَعْشَرَ  
 قُرَيْشٍ، إِنِّي أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ  
 مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ. فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا  
 الصَّابِي. فَقَامُوا فَضْرَبْتُ لَأَمُوتَ،  
 فَأَذَرَ كَبِي الْعَبَّاسُ، فَأَكَبَ عَلَيَّ ثُمَّ أَقْبَلَ  
 عَلَيْهِمْ، فَقَالَ: وَيْلَكُمْ تَقْتُلُونَ رَجُلًا مِنْ  
 غِفَارٍ، وَمَتَجَرُّكُمْ وَمَتْرُكُمْ عَلَى غِفَارٍ، فَأَقْلَعُوا  
 عَلَيَّ، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحْتُ الْغَدَ رَجَعْتُ، فَقُلْتُ  
 مِثْلَ مَا قُلْتُ بِالْأُمِّسِ، فَقَالُوا: قُومُوا إِلَى هَذَا  
 الصَّابِي. فَصَنَعَ بِي مِثْلَ مَا صَنَعَ بِالْأُمِّسِ  
 وَأَذَرَ كَبِي الْعَبَّاسُ فَأَكَبَ عَلَيَّ، وَقَالَ مِثْلَ  
 مَقَالَتِهِ بِالْأُمِّسِ. قَالَ: فَكَانَ هَذَا أَوَّلَ  
 إِسْلَامِ أَبِي ذَرٍّ رَحِمَهُ اللَّهُ.

دیکھو جس میں آپ کے لیے خطرہ ہے تو میں کسی دیوار کے پاس  
 کھڑا ہو جاؤں گا گویا کہ میں اپنا جوتا درست کروں ہا ہوں اور آپ  
 آگے نکل جائیں پس وہ روانہ ہوئے تو میں بھی ان کے ہمراہ چلا  
 یہاں تک کہ وہ ایک مکان میں داخل ہوئے میں بھی ان کے  
 ساتھ بارگاہ نبوت ﷺ میں حاضر ہو گیا میں عرض گزار ہوں مجھے  
 اسلام پیش کیجیے پس جب آپ ﷺ نے اسلام کا بیان کیا تو میں  
 فوراً ہی مسلمان ہو گیا پھر آپ نے مجھ سے فرمایا اے ابو ذر، اپنے  
 اسلام کو چھپاؤ اور اپنے شہر کو لوٹ جاؤ اور جب تمہیں غصبہ کی  
 خبر پہنچے تو آ جانا میں عرض گزار ہوا قسم ہے اس ذات کی جس نے  
 آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں تو یہ بات اعلانیہ کہوں گا  
 چنانچہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیت اللہ گئے جہاں قریش موجود تھے  
 اور ان سے کہا اے گروہ قریش میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے  
 سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اس  
 کے بندے اور رسول ہیں وہ کہنے لگے اس بے دین کی خبر ہو۔  
 چنانچہ وہ اٹھے اور مجھے خوب مارا یہاں تک کہ میں مرنے کے  
 قریب ہو گیا۔ اتنے میں حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے مجھے دیکھا اور  
 مجھ پر گر پڑے اور کافروں سے کہنے لگے تمہاری خرابی ہو قبیلہ  
 غفار کے ایک آدمی کو مار ڈالتے ہو حالانکہ تمہاری تجارت گاہ اور  
 گزرگاہ قبیلہ غفار ہے انہوں نے مجھے چھوڑ دیا پھر جب دوسرے  
 روز صبح ہوئی تو میں واپس بیت اللہ آیا اور آ کر پھر وہی بات کہی جو  
 گذشتہ روز کہی تھی اور انہوں نے پھر کہا اس بے دین کی پھر خبر لو  
 پھر میرے ساتھ پہلے روز جیسا سلوک کیا گی اور حضرت عباس  
 نے مجھے دیکھا تو پھر مدد کے لیے آگئے اور میری ڈھال بن گئے  
 اور جو کچھ کل کہا تھا وہی پھر فرمایا مزید فرماتے ہیں یہ ابو ذر کے

اسلام کی ابتدا تھی اللہ عزوجل ان پر رحم فرمائے۔

دور اسلام یا جاہلیت میں

اپنے آباء سے نسبت کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب آیت اور اے محبوب اپنے قریبی رشتہ داروں کو ذرا نازل ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے پکارا اے بنی فہر اے بنی عدی یہ سب قریش کے خاندان تھے۔

جو اس بات کو پسند کرے کہ اس کے

نسب کو بر بھلا نہ کہا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت حسان بن ثابتؓ نے نبی کریم ﷺ سے مشرکین کی ہجو کرنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے نسب کا کیا کرو گے؟ حضرت حسان رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے میں آپ کو ان سے ایسے نکال لوں گا جس طرح آنے سے بال نکال لیا جاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ کے

اسمائے گرامی

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے پانچ نام ہیں میں محمد و احمد ہوں اور ماحی ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ عزوجل کفر کو مٹاتا ہے اور میں حاشر ہوں کہ تمام لوگوں کو میرے قدموں پر حشر کیا جائے گا اور میں عاقب ہوں یعنی آخری نبی ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہیں تعجب نہیں ہے کہ اللہ عزوجل

27- باب مَنِ انْتَسَبَ إِلَى آبَائِهِ

فِي الْإِسْلَامِ وَالْجَاهِلِيَّةِ

1467 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا

نَزَلْتُ: (وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ)، جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُوهُمْ قَبَائِلَ قَبَائِلَ، يُنَادِي: يَا بَنِي فِهْرٍ، يَا بَنِي عَدِيٍّ، لِبُطُونِ قُرَيْشٍ.

28- باب مَنِ أَحَبَّ أَنْ

لَا يُسَبَّ نَسَبُهُ

1468 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ حَسَّانُ النَّبِيُّ ﷺ فِي هِجَاءِ الْمُشْرِكِينَ، قَالَ: (كَيْفَ يَنْسَبِي؟). فَقَالَ حَسَّانُ: لَأَسُؤَلَنَّكَ مِنْهُمْ كَمَا تُسَلُّ الشَّعْرَةَ مِنَ الْعَجِينِ.

29- باب مَا جَاءَ فِي أَسْمَاءِ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

1469 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لِي خَمْسَةُ أَسْمَاءٍ: أَنَا مُحَمَّدٌ، وَأَحْمَدُ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الْكُفْرَ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي، وَأَنَا الْعَاقِبُ).

1470 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَلَا تَعْجَبُونَ كَيْفَ



يُضْرِكُ اللَّهُ عَلَى شَتْمِ قُرَيْشٍ وَلَعْنَتِهِمْ.  
يُشْتَبُونَ مُذَمِّمًا وَيَلْعَنُونَ مُذَمِّمًا. وَأَنَا مُحَمَّدٌ.

نے مجھے قریش کی گالیوں ان کی لعنت سے کس طرح بچایا ہو،  
ہے؟ وہ مذمم کو گالیاں دیتے ہیں اور اس پر لعنت کرتے ہیں جبکہ  
میں تو محمد ﷺ ہوں۔

### 30- باب خاتم النبیین ﷺ

1471 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَثَلِي وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا، فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا، إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ، فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُونَهَا وَيَتَعَجَّبُونَ، وَيَقُولُونَ: لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبَنَةِ).

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے  
کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری اور دوسرے انبیاء کی مثال  
ایسی ہے جیسے کسی شخص نے مکان بنایا ہو اسے بالکل مکمل اور  
بہت خوب صورت بنایا ہو مگر صرف ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ  
دی ہو اب جو لوگ بھی اس میں داخل ہوتے تو تعجب کرتے کہ اگر  
اس جگہ بھی اینٹ لگا دی جاتی۔

1472 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رِيَازَةٌ: (...إِلَّا مَوْضِعَ لَبَنَةٍ مِنْ زَاوِيَةٍ...) وَقَالَ فِي آخِرَةِ: (...فَأَنَا اللَّبَنَةُ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے مگر  
ایک کونے میں اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی ہو اس روایت کے آخر  
میں آپ ﷺ نے فرمایا وہ اینٹ میں ہوں اور میں خاتم النبیین  
ہوں۔

### 31- باب وفاة النبي ﷺ

1473 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

نبی کریم ﷺ کی وفات  
[1473] حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب  
نبی کریم ﷺ کا وصال ہوا تو اس وقت آپ کی عمر شریف تریسٹھ  
برس تھی۔

### باب

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں  
نے چورانوے سال کی عمر میں جبکہ وہ اچھے طاقتور اور معتدل  
حال تھے فرمایا مجھے خوب معلوم ہے کہ میری سماعت و بصارت  
رسول اللہ ﷺ کی دعا کی برکت سے ہے میری خالہ مجھے بے کر

### 32- باب

1474 - عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعٍ وَتِسْعِينَ جَلَدًا مُعْتَدِلًا قَدْ عَلِمْتُ: مَا مُتَّعْتُ بِهِ سَمْعِي وَبَصَرِي إِلَّا بِدُعَاءِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، إِنَّ خَالَتِي



ذَهَبْتُ بِإِلَيْهِ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ ابْنِ  
أُخْتِي شَالِكٍ، فَادْعُ اللَّهَ لَهُ. قَالَ: فَدَعَا لِي.

آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئیں میرا بھائی شالک ہے  
تو آپ اللہ عزوجل سے اس کے لیے دعا فرمائیں تو آپ نے  
میرے لیے دعا کی۔

### 33- باب صِفَةِ النَّبِيِّ ﷺ

### نبی کریم ﷺ کے اوصاف

1475 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوہریرہ  
صدیق رضی اللہ عنہ عصر کی نماز ادا کر کے نکلے تو حضرت حسن و یحییٰ  
کے ساتھ کھیلنے ہوئے دیکھا تو اسے اپنے کندھے پر بٹھالیا فرمایا  
میرے باپ آپ پر قربان، آپ نبی کریم ﷺ کے مشابہ ہیں  
حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مشابہ نہیں اور حضرت عیسیٰ بن کر بنس رہے  
تھے۔

عَنْهُ قَالَ: صَلَّى أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ الْعَصْرَ،  
ثُمَّ خَرَجَ يَمْشِي، فَرَأَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ مَعَ  
الصَّبْيَانِ، فَحَمَلَهُ عَلَى عَاتِقِهِ، وَقَالَ: يَا بَنِي شَبِيهٍ  
بِالنَّبِيِّ لَا شَبِيهَ بِعَلِيٍّ. وَعَلِيٌّ يَضْحَكُ.

1476 - عَنْ أَبِي مُخَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو مخیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو  
دیکھا ہے اور امام حسن بن علی رضی اللہ عنہ آپ کے بہت مشابہ تھے  
حضرت ابو مخیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ ہمارے سامنے حضور  
کے اوصاف بیان فرمائیں انہوں نے فرمایا کہ آپ کا رنگ  
سفید تھا بعض بال سفید ہو گئے اور رسوں، اللہ ﷻ نے ہمیں تیرہ  
اونٹیاں دینے کا حکم فرمایا تھا لیکن ہمیں عطا فرمانے سے پہلے  
آپ کا وصال ہو گیا۔

قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، وَكَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ -  
عَلَيْهِمَا السَّلَامُ - يُشَبِّهُهُ، فَقِيلَ لَهُ: صِفْهُ لِي،  
قَالَ: كَانَ أَبْيَضَ قَدْ شَمِطَ، وَأَمَرَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ  
بِثَلَاثَ عَشْرَةَ قُلُوصًا، قَالَ: فَقَبِضَ النَّبِيُّ ﷺ  
قَبْلَ أَنْ نَقْبِضَهَا.

1477 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ جو نبی کریم ﷺ کے صحابی  
ہیں ان سے دریافت کیا گیا کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو  
بوڑھا دیکھا؟ فرمایا آپ کے تھوڑی مبارک کے صرف چند بال  
سفید ہوئے تھے۔

عَنْهُ صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ  
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ شَيْخًا؟ قَالَ: كَانَ فِي عَنَقَتِهِ  
شَعْرَاتٌ بَيْضَاءُ.

1478 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت عبد اللہ بن بسر رضی اللہ عنہ جو رسول اللہ ﷺ سے صحبت  
یافتہ ہیں۔ ان سے دریافت کیا گیا کہ بتائیے کیا رسول اللہ ﷺ

عَنْهُ، صَاحِبُ النَّبِيِّ ﷺ، قِيلَ لَهُ: أَرَأَيْتَ

النَّبِيِّ ﷺ كَانَ شَيْخًا، قَالَ: كَانَ فِي عُنُقَتِهِ شَعْرَاتٌ بَيْضٌ.

1479 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ رُبْعَةً مِنَ الْقَوْمِ، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، أَزْهَرَ اللَّوْنِ، لَيْسَ بِأَبْيَضَ أَمْهَقَ وَلَا أَدَمَ، لَيْسَ بِمَجْعِدٍ قَطِطٍ وَلَا سَبْطٍ رَجُلٍ، أُنْزِلَ عَلَيْهِ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ، فَلَيْتَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ يَنْزِلُ عَلَى رُءُوسِهِ، وَبِالْمَدِينَةِ عَشْرَ سِنِينَ، وَقَبِيضٌ وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ وَجَبَّتِهِ عِشْرُونَ شَعْرَةً بَيْضًا.

1480 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيرِ، وَلَا بِالْأَبْيَضِ الْأَمْهَقِ، وَلَيْسَ بِالْأَدَمِ وَلَيْسَ بِالْمَجْعِدِ الْقَطِطِ، وَلَا بِالسَّبْطِ. بَعَثَهُ اللَّهُ عَلَى رَأْسِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، وَذَكَرَ تَمَامَ الْحَدِيثِ.

1481 - عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا، وَأَحْسَنَهُمْ خَلْقًا، لَيْسَ بِالطَّوِيلِ الْبَائِنِ، وَلَا بِالْقَصِيرِ.

1482 - عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: هَلْ خَضَبَ النَّبِيُّ ﷺ؟ قَالَ: لَا، إِنَّمَا كَانَ شَيْئًا فِي صَدْغَتِهِ.

بوڑھے تھے؟ انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ کے زیریں لب اور ٹھوڑی کے درمیان کچھ بال سفید تھے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ لوگوں میں متوسط تھے یعنی کہ نہ دراز قد اور نہ پست قد پھول جیسا کھلا ہوا رنگ نہ بالکل سفید نہ گندی آپ کے بال مبارک بھی درمیانے تھے نہ سخت پیچ دار اور نہ بہت سیدھے چالیس سال کی عمر میں آپ پر نزول وحی کا سلسلہ شروع ہوا دس سال مکہ شریف میں رہے اور تقریباً دس برس مدینہ شریف میں رہے اور جس وقت آپ کا وصال ہوا تو آپ کے سر اور داڑھی مبارک میں بیس بال بھی سفید نہ تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک دوسری روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ تو دراز قد تھے اور نہ پست قد مت اور نہ خالص سفید رنگ کے اور نہ گندی رنگ کے اور بال نہ تو بہت پیچ دار اور نہ بالکل سیدھے تھے اللہ تعالیٰ نے چالیس سال کی عمر میں آپ کو مبعوث فرمایا اور اس کے بعد باقی حدیث بیان کی۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کا رخ سب لوگوں سے زیادہ حسین اور اخلاق سب لوگوں سے زیادہ اچھا تھا نہ آپ بہت لمبے تھے اور نہ پستہ قد۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے کبھی خضاب لگایا جواب دیا نہیں کیونکہ صرف آپ کی دونوں کنپٹیوں کے کچھ بال سفید تھے۔

1483 - عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ مَرْبُوعًا، بَعِيدَ مَا بَيْنَ الْمَنْكَبَيْنِ، لَهُ شَعْرٌ يَبْلُغُ شَحْمَةَ أُذُنِهِ، رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حُمْرَاءَ، لَمْ أَرْ شَيْئًا قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ میانہ قد تھے دونوں شانوں کے درمیان کشادگی تھی آپ سے بال مبارک کان کی لو تک پہنچتے تھے میں نے آپ کو دیکھا دھاری جوڑا اپنے دیکھا اور آپ سے زیادہ حسین میں نے نہ دیکھا۔

1484 - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: أَكَانَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلَ السَّيْفِ، قَالَ: لَا، بَلْ مِثْلَ الْقَمَرِ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت میں ہے کہ ان سے پوچھا گیا آیا آپ کا چہرہ تلوار کی طرح (پتھدار) تھا انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح تھا۔

1485 - عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ

رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي الْبَطْحَاءَ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ. قَدْ تَقَدَّمَ هَذَا الْحَدِيثُ، وَفِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ يَدَيْهِ، فَيَمْسَحُونَ بِهَا وُجُوهَهُمْ، قَالَ: فَأَخَذْتُ يَمِينَهُ، فَوَضَعْتُهَا عَلَى وَجْهِهِ، فَإِذَا هِيَ أَبْرَدُ مِنَ الثَّلْجِ، وَأَطْيَبُ رَائِحَةً مِنَ الْبَسِكِ.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو وادی بطحاء میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سامنے ایک نیزہ گاڑ دیا گیا تھا یہ حدیث (۳۱۳) پہلے نذر چکی ہے اور اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ لوگ اپنے ہاتھوں کو آپ ﷺ کے ہاتھ سے مس کر کے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہروں پر مل لیتے میں نے بھی آپ کے دست مبارک کو پکڑا اور اپنے چہرے سے لگا پا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

1486 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (بُعِثْتُ مِنْ خَيْرِ قُرُونِ بَنِي آدَمَ قَرْنًا فَقَرْنًا، حَتَّى كُنْتُ مِنَ الْقَرْنِ الَّذِي كُنْتُ فِيهِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مجھے بنی آدم کے بہترین زمانہ میں مبعوث فرمایا گیا زمانوں پر زمانے بزرگ رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آیا جس میں موجود ہوں۔

1487 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْدِلُ شَعْرَهُ، وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ رُئُوسَهُمْ، فَكَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُونَ رُئُوسَهُمْ، وَكَانَ رَسُولُ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے بالوں کو ان کی حالت پر چھوڑے رکھتے اور مشرکین اپنے سر کے بالوں کے دو حصے کرتے تھے اور اہل کتاب ان کی حالت پر چھوڑا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ کو اہل کتاب کی

اللہ ﷺ یُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَهُمْ يَوْمَرُ فِيهِ بِشَيْءٍ، ثُمَّ فَرَّقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأْسَهُ.

1488 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا، وَكَانَ يَقُولُ: (إِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ أَحْسَنَكُمْ أَخْلَاقًا).

1489 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: مَا خَيْرَ رَسُولٍ اللَّهُ ﷺ بَيْنَ أُمَرَيْنِ إِلَّا أَخَذَ أَيْسَرَهُمَا مَا لَهُ يَكُنْ إِيَّاهُ، فَإِنْ كَانَ إِيَّاهُ كَانَ أَبْعَدَ النَّاسِ مِنْهُ، وَمَا انْتَقَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِنَفْسِهِ، إِلَّا أَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللَّهِ فَيَنْتَقِمَ لِلَّهِ بِهَا.

1490 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مَسِسْتُ خَرِيرًا وَلَا دِيْبَاجًا أَلَيْنَ مِنْ كَفِّ النَّبِيِّ ﷺ، وَلَا شِمْمَتٍ رِيحًا قَطُّ أَوْ عَرْفًا قَطُّ أَطْيَبَ مِنْ رِيحِ أَوْ عَرْفِ النَّبِيِّ ﷺ.

1491 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ أَشَدَّ حَيَاءً مِنَ الْعَدَاءِ فِي خِدْرِهَا.

1492 - وَفِي رَوَايَةٍ: وَإِذَا كَرِهَ شَيْئًا عُرِفَ فِي وَجْهِهِ.

مواقعت پسند تھی جب تک اس بارے میں حکم نازل نہ ہوا بعد میں رسول اللہ ﷺ بھی اپنے سر کے بالوں کے دو حصے کرنے لگے (یعنی مانگ نکالنے لگے)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نہ تو نجش گو تھے اور نہ ہی بد کلامی کرنے والے تھے بلکہ فرمایا کرتے تھے تم میں بہترین افراد وہ ہیں جن کے اخلاق بہترین ہیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو جب بھی دو کاموں میں سے ایک کو اختیار کرنے کی اجازت ملی آپ نے آسان کو اختیار فرمایا جبکہ اس میں گناہ نہ ہو اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ سب لوگوں سے زیادہ اس سے دور رہتے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی ذات کے لیے کبھی انتقام نہیں لیا ہاں اگر کوئی اللہ عزوجل کی حرمت کے خلاف کرتا تو آپ اللہ عزوجل کے لیے انتقام لیتے تھے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کسی ایسے ریشم یا دیباج کو مس نہیں کیا جو نبی کریم ﷺ کی مبارک ہتھیلی کے ہند ملائم ہو اور نہ میں نے کبھی کوئی ایسا عطر یا خوشبودار بھی جو نبی کریم ﷺ کی خوشبودار عطر (پسینہ) کی طرح خوشبودار ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردہ نشین کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے جو پردے میں رہتی ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ جب کوئی بات آپ کو ناگوار گزرتی آپ کے چہرے انور سے پہچان لیا جاتا تھا۔

1493 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ. إِنْ اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِلَّا تَرَكَهُ.

1494 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا، لَوْ عَدَّهُ الْعَادُّ لَأُحْصَاهُ.

1495 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: إِنْ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَسْرُدُ الْحَدِيثَ كَسَرْدِكُمْ.

34- باب كَانَ النَّبِيُّ ﷺ

تَنَامُ عَيْنُهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ

1496 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ

عَنْ لَيْلَةِ أُسْرَى بِالنَّبِيِّ ﷺ مِنْ مَسْجِدِ الْكَعْبَةِ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ نَفَرٌ قَبْلَ أَنْ يُوحَى إِلَيْهِ، وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ الْحَرَامِ، فَقَالَ أَوْلَهُمْ:

أَيُّهُمْ هُوَ؟ فَقَالَ أَوْسَطُهُمْ: هُوَ خَيْرُهُمْ، وَقَالَ آخِرُهُمْ: خُذُوا خَيْرَهُمْ. فَكَانَتْ تِلْكَ، فَلَمْ

يَرَهُمْ حَتَّى جَاؤُوا لَيْلَةَ أُخْرَى، فَيَمَازِي قَلْبُهُ، وَالنَّبِيُّ ﷺ نَائِمٌ عَيْنَاهُ وَلَا يَنَامُ قَلْبُهُ،

وَكَذَلِكَ الْأَنْبِيَاءُ تَنَامُ أَعْيُنُهُمْ وَلَا تَنَامُ قُلُوبُهُمْ. فَتَوَلَّاهُ جِبْرِيلُ، ثُمَّ عَرَجَ بِهِ إِلَى

السَّمَاءِ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے کھانے میں عیب نہ نکالا اگر رغبت ہوئی تو تنہا فرماتے اور چھوڑ دیتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اس طرح گفتگو فرماتے تھے کہ اگر کوئی الفاظ کو گننا چاہتا تو سن سکتا تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے جیسے تم لوگ کرتے ہو۔

نبی کریم ﷺ کی آنکھیں

سوتی ہیں دل نہیں سوتا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ اس رات کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس میں نبی کریم ﷺ کو کعبہ والی مسجد سے معراج ہوئی حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے سے پہلے تین افراد آئے اور آپ مسجد حرام میں سو رہے تھے ان میں سے ایک کہنے لگا وہ کون ہے؟ دوسرے نے کہا کہ وہی جو ان سب میں بہتر ہے آخری بولا ان سب میں بہتر کو لے چلو اس رات اتنی ہی باتیں ہوئیں آپ نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں یہاں تک کہ وہ پھر کسی رات میں آئے اور آپ کے دل نے دیکھا نبی کریم ﷺ کی آنکھیں تو سو جاتی تھیں لیکن آپ کا قلب نہیں سوتا تھا در تمام انبیاء علیہم السلام کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور لیکن ان کے دل نہیں سوتے پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام آپ کو بے کر آسمان کی طرف چڑھ گئے۔



35- باب علامات النبوة في الإسلام

1497 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُنِّي

النَّبِيُّ ﷺ يَأْتِيهِ وَهُوَ بِالزُّورَاءِ، فَوْضَعَ يَدَهُ فِي  
الْإِنَاءِ، فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ،  
فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ. قِيلَ لِأَنَسٍ كَمْ كُنْتُمْ قَالَ  
ثَلَاثُمِائَةٍ. أَوْ زُهَاءَ ثَلَاثُمِائَةٍ.

1498 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كُنَّا نَعُدُّ الْآيَاتِ بَرَكَةً وَأَنْتُمْ تَعُدُّونَهَا  
تَحْوِيفًا، كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي سَفَرٍ، فَقُلَّ  
الْمَاءُ فَقَالَ: (اطْبُبُوا فَضْلَةً مِنْ مَاءٍ). فَجَاؤُوا  
بِإِنَاءٍ فِيهِ مَاءٌ قَلِيلٌ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ ثُمَّ  
قَالَ: (حَيَّ عَلَى الظُّهُورِ الْبَارِكِ، وَالْبَرَكَةُ مِنَ  
اللَّهِ) فَلَقَدْ رَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِ  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَقَدْ كُنَّا نَسْبَعُ تَسْبِيحَ  
الطَّعَامِ وَهُوَ يُؤْكَلُ.

1499 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى  
تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ...) وَقَدْ تَقَدَّمَ  
الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ، وَقَالَ فِي آخِرِ هَذِهِ الرَّوَايَةِ:  
(وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَى أَحَدِكُمْ زَمَانٌ، لَأَنْ يَرَانِي  
أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَكُونَ لَهُ مِثْلُ أَهْلِهِ  
وَمَالِهِ).

اسلام میں علامات نبوت

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت

میں پانی کا ایک برتن پیش کیا گیا اور آپ ﷺ کے مقام پر  
تھے آپ نے برتن کے اندر اپنا ہاتھ مبارک رکھا، یا تو آپ کی  
انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا اور سب لوگوں  
نے اس سے وضو کیا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا آپ  
کتنے تھے جواب دیا تین سو یا تین سو کے قریب قریب۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم تو برکت

والے معجزات کو گنتے ہیں اور تم خوف دلانے والے معجزات کو  
گنتے ہو ایک سفر میں ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے کہ پانی  
کی قلت ہو گئی آپ نے فرمایا کچھ بچا ہوا پانی لے آؤ چنانچہ لوگ  
برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ آپ نے اپنا دست  
مبارک پانی میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا پاک اور مبارک  
پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ کی طرف سے ہے میں نے  
دیکھا کہ پانی رسول اللہ ﷺ کی مبارک انگلیوں سے پھوٹ رہا  
ہے اور ہمیں آپ کے کھانے سے تسبیح پڑھنے کی آواز آئی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا قیامت اس وقت تک  
قائم نہ ہوگی جب تک ایسی قوم سے تمہاری جنگ نہ ہو جائے جن  
کے جوتے بالوں کے بنے ہوں گے یہ حدیث (۱۲۶۲) پہلے  
گزر چکی ہے لیکن دوسری روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ تم لوگوں  
پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ اس کے لیے میری زیارت اپنی  
جان و مال سے زیادہ محبوب ہوگی۔



1500 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ قَالَ: (لَا تَقُومُوا السَّاعَةَ حَتَّى تُقَاتِلُوا خُوزًا وَكِرْمَانَ مِنَ الْأَكُوفِ صِغَارِ الْأَعْدَى، كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمَطْرَقَةُ، نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ).

1501 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يُهْلِكُ النَّاسَ هَذَا الْحَتَّى مِنْ قُرَيْشٍ). قَالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: (لَوْ أَنَّ النَّاسَ اعْتَزَلُوهُمْ).

1502 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَيْضًا، فِي رَوَايَةٍ قَالَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمُصْطَفَى يَقُولُ: (هَلَاكَ أُمَّي عَلَى يَدَي غِلْتَةِ مِنْ قُرَيْشٍ). إِنْ شِئْتَ أَنْ أُسَمِّيَهُمْ بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ.

1503 - عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ فَخَافَهُ أَنْ يُذِرْكَنِي. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللَّهُ بِهَذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هَذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قُلْتُ وَهَلْ بَعْدَ هَذَا الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: (نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ). قُلْتُ وَمَا دَخْنُهُ؟ قَالَ: (قَوْمٌ يَهْدُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک تم عجمیوں کی اقوام خوز، کرمان سے جنگ نہ کر لو ان کے چہرے سرخ ناک چبلی اور آنکھیں چھوٹی ہیں گویا ان کا چہرے تہ بہ تہ تیار شدہ ڈھال کی طرح ہیں اور ان کے جوتے بالوں سے بنے ہوئے ہوں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”قریش کا یہ قبیلہ عام لوگوں کو ہلاک کر دے گا لوگوں نے عرض کیا گے پھر ہمارے لیے اس وقت کیا حکم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کاش! کہ اس وقت لوگ ان سے الگ رہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے صادق و مصدوق کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھ پر ہوگی اگر میں چاہوں تو ان کا نام بھی بتا سکتا ہوں کہ فدا بن فلاں، اور فلاں بن فلاں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے متعلق دریافت کرتے تھے لیکن میں آپ سے شر کے بارے میں دریافت کرتا تھا صرف اس خوف سے کہ کہیں مجھے پہنچ نہ جائے چنانچہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ عہد جاہلیت کے اندر ہم شر میں تھے تو اللہ عزوجل نے ہمارے لیے یہ خیر بھیج دی کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے فرمایا ”ہاں“ لیکن اس میں کچھ ملامت ہوگی میں نے دریافت کیا وہ ملامت کیا چیز ہوگی؟ فرمایا ایک قوم راستہ بتائے گی

بِغَيْرِ هَذِهِ تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ). قُلْتُ فَهَلْ  
بَعْدَ ذَلِكَ الْخَيْرُ مِنْ شَيْءٍ؟ قَالَ: (نَعَمْ دُعَاءُ إِلَى  
أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ  
فِيهَا). قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صِفْهُمْ لَنَا؟ فَقَالَ:  
(هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا، وَيَتَكَلَّمُونَ بِالسِّنْتِنَا)  
قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَدْرِكَنِي ذَلِكَ قَالَ: (تَلْزُمُ  
جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ). قُلْتُ فَإِنْ لَمْ  
يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ قَالَ: (فَاعْتَزِلْ  
بِلِكَ الْفِرَقِ كُلِّهَا، وَلَوْ أَنْ تَعْصُ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ  
حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلَى ذَلِكَ).

مگر میرے راستے کے علاوہ تم ان کی برائی اور بھلائی دونوں  
دیکھو گے پھر میں نے عرض کی کیا اس خیر کے بعد بھی شر ہے؟  
فرمایا ہاں کچھ لوگ جہنم کے دروازوں کی طرف آنے کی دعوت  
دیں گے جو ان کی بات مان لے گا وہ اس کو جہنم میں گرا دیں گے  
میں نے عرض کی ہمیں ان کا کچھ حال بتائے آپ نے فرمایا وہ  
ہماری ہی قوم میں سے ہوں گے اور ہماری ہی طرح گفتگو کریں  
گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے یہ زمانہ ملے تو  
آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا مسلمانوں کی  
جماعت اور ان کے امام سے وابستہ رہنا عرض کی اگر اس وقت نہ  
مسلمانوں کی جماعت ہو نہ امام تو پھر؟ آپ نے فرمایا تو اس  
وقت تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا اور بہتر ہے کہ تم کسی درخت کی  
جڑ سے چمٹ جاؤ یہاں کہ اسی حالت میں موت آ جائے۔

1504 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا  
حَدَّثْتُكُمْ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَاَنْ أُخْرِجَ مِنَ  
السَّهَاءِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَكْذِبَ عَلَيْهِ، وَإِذَا  
حَدَّثْتُكُمْ فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ، فَإِنَّ الْحَرْبَ  
خَدَعَهُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (يَأْتِي فِي  
آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ حُدَّتْهُمُ الْأَسْنَانُ، سُفَهَاؤُ  
الْأَحْلَامِ، يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ،  
يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ  
الرَّمِيَّةِ، لَا يُجَاوِزُ إِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ، فَأَيُّهَا  
لَقِيْتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ، فَإِنْ قَتَلْتُمُوهُمْ أَجْرُ لِمَنْ  
قَتَلْتُمُوهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں تم سے رسول  
اللہ ﷺ کی حدیث بیان کرتا ہوں تو مجھے آسمان سے گرنا اس  
بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں آپ پر جھوٹ باندھوں اور جب  
میں تم سے کوئی ایسی بات کروں جو میرے اور تمہارے درمیان  
ہوئی ہو تو لڑائی تو دھوکہ ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے  
آخر زمانہ میں ایک ایسی قوم آئے گی جو نو عمر بے وقوفوں پر مشتمل  
ہوگی وہ سرکار ﷺ کے بارے میں باتیں کریں گے لیکن  
اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیرکمان سے  
نکل جاتا ہے اور ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا ایسے  
لوگوں کو تم جہاں بھی پاؤ قتل کر دو کیونکہ قیامت کیدوں ان کے  
قاتل کو ثواب ملے گا۔

1505 - عَنْ خُبَّابِ بْنِ الْأَرْتِ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهُ قَالَ: شَكُونَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَهُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ، قُلْنَا لَهُ: أَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا أَلَّا تَدْعُو اللَّهَ لَنَا؟ قَالَ: (كَانَ الرَّجُلُ فِيْمَنْ قَبْلَكُمْ يُحْفَرُ لَهُ فِي الْأَرْضِ فَيُجْعَلُ فِيهِ، فَيَجَاءُ بِالْمِنْشَارِ، فَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ فَيُشَقُّ بِأَثْنَتَيْنِ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَيُمَشَّطُ بِأَمْشَاطِ الْحَدِيدِ، مَا دُونَ لَحْيِهِ مِنْ عَظْمٍ أَوْ عَصَبٍ، وَمَا يَصُدُّهُ ذَلِكَ عَنْ دِينِهِ، وَاللَّهُ لَيُتِمَّنَّ هَذَا الْأَمْرَ، حَتَّى يَسِيرَ الرَّاكِبُ مِنْ صَنْعَاءَ إِلَى حَضْرَةِ مَوْتٍ، لَا يَخَافُ إِلَّا اللَّهَ، أَوِ الدَّيْبَ عَلَى غَنِيهِ، وَلَكِنَّكُمْ تَسْتَعْجِلُونَ).

فرمایا کہ ایک دلجو ہم شکایت کے طور پر رسول اللہ ﷺ کے گاہ میں عرض گزار ہوئے جب کہ آپ چادر اڑاتے ہوئے ہونے کے زیر سایہ تشریف فرما تھے ہم نے عرض کی آپ ہمارے یہ مدد کیوں نہیں مانگتے اور اللہ عزوجل سے ہمارے لیے دعا نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم ست پتہ چنودہ ایسے ہوئے ہیں کہ ان کے لیے زمین میں سے بڑا ہنر خود چھانچھرا اس میں کھڑا کر کے اس کے سر پر آرا رکھ دیا جائے پھر چھانچھرا اس کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن یہ سختی بھی انہیں دین سے برگشتہ نہ کرتی اور لوہے کی کنگھیاں ان کے گوشت سے ہڈیوں تک پار ہو جاتی تھیں لیکن یہ اذیت بھی انہیں دین سے نہ ہٹا سکتی اللہ عزوجل کی قسم یہ دین مکمل ہو کر رہے گا یہاں تک کہ ان کوئی سوار صنعاء سے حضر موت تک کا سفر کریگا تو اسے اللہ عزوجل کے سوا کسی کا ڈر نہ ہو گا یا اپنی بکریوں پر بھیڑیے کا خوف ہوگا لیکن تم جلدی کرتے ہو۔

1506 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ افْتَقَدَ ثَابِتَ بْنَ قَيْسٍ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَنَا أَعْلَمُ لَكَ عَلَيْهِ، فَأَتَاهُ فَوَجَدَهُ جَالِسًا فِي بَيْتِهِ، مِنْكِسًا رَأْسَهُ، فَقَالَ: مَا شَأْنُكَ؟ فَقَالَ: شَرٌّ، كَانَ يَرْفَعُ صَوْتَهُ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ ﷺ، فَقَدْ حَبَطَ عَمَلُهُ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَتَى الرَّجُلُ فَأَخْبَرَهُ أَنَّهُ قَالَ كَذًا وَكَذَا، فَرَجَعَ الْمَرْءُ الْآخِرَةَ بِبِشَارَةٍ عَظِيمَةٍ، فَقَالَ: (أَذْهَبَ إِلَيْهِ، فَقُلْ لَهُ: إِنَّكَ لَسْتَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَلَكِنْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت ثابت بن قیس کو نہ پایا تو ایک شخص نے کہا کہ یارسول میں آپ کو ان کی خبر لا کر دوں گا پس وہ گئے اور انہیں اپنے گھر میں سر جھکائے بیٹھے دیکھا پوچھا آپ کو کیا ہوا ہے؟ جواب دیا برا حال ہے کیونکہ میں اپنی آواز نبی کریم ﷺ سے اونچی کر بیٹھا ہوں لہذا میرے تمام اعمال ضائع ہو گئے اور میرا شمار جہنمیوں میں ہے چنانچہ وہ شخص واپس آیا اور آپ کو بتایا کہ اس نے ایسا کہا ہے پھر وہ شخص بڑی بشارت لے کر دوبارہ گیا آپ ﷺ نے فرمایا اس کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم دونوں میں سے میں نہیں بلکہ جنتیوں میں سے ہوں۔

1507 - عَنْ الدَّرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَرَأَ رَجُلٌ الْكَهْفَ فِي الدَّارِ الدَّائِمَةِ، فَبَعَلَتْ تَنْفِرُ فَسَلَمَ، فَإِذَا ضَبَابَةٌ، أَوْ سَحَابَةٌ، غَشِيَتْهُ، فَنَذَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (اقْرَأْ فَلَانُ فَإِنَّهَا السَّكِينَةُ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ لِلْقُرْآنِ).

1508 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى أُعْرَابِيٍّ يَعُودُهُ، قَالَ: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ عَلَى مَرِيضٍ يَعُودُهُ قَالَ: (لَا بَأْسَ ظُهُورُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ). فَقَالَ لَهُ: (لَا بَأْسَ ظُهُورُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ). قَالَ: قُلْتُ: ظُهُورُ كَلَّا بَلْ هِيَ حُمَّى تَفُورُ، أَوْ تَثُورُ، عَلَى شَيْخٍ كَبِيرٍ، تُزِيرُهُ الْقُبُورَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (فَتَعَمَّرْ إِذَا).

1509 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ نَصْرَانِيًّا فَأَسْلَمَ وَقَرَأَ الْبَقَرَةَ وَآلَ عِمْرَانَ، فَكَانَ يَكْتُبُ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَعَادَ نَصْرَانِيًّا فَكَانَ يَقُولُ: مَا يَنْدِرِي مُحَمَّدٌ إِلَّا مَا كَتَبْتُ لَهُ، فَأَمَاتَهُ اللَّهُ فَدَفَنُوهُ، فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ الْأَرْضُ فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ لَنَا هَرَبَ مِنْهُمْ، نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا، فَأَلْقَوْهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سورہ کہف پڑھی اور ان کے گھر میں جو گھوڑا تھا وہ بدکنے لگا جب انہوں نے سلام پھیرا تو دیکھا کہ اوپر ابر کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا پس انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا اسے شخص تو پڑھتا ہی رہتا کیونکہ یہ سکینہ تھا جو قرآن کی وجہ سے نازل ہو رہا تھا یا قرآن کی وجہ سے نازل کیا گیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کسی کی عیادت کے لیے تشریف لے جاتے تو فرماتے کوئی حرج نہیں انشاء اللہ تو یہ (گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی لہذا آپ نے اس سے بھی یہی فرمایا ”کوئی حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ (گناہوں سے) پاکیزگی کا باعث ہوگی اس نے کہا کہ آپ یہ کہتے ہیں کہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی؟ ہرگز نہیں بلکہ مجھ بوڑھے آدمی میں بخار ایسی تیزی اور زور دکھا رہا ہے کہ قبر میں پہنچا کر چھوڑے گا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھا ایسا ہی ہو جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک نصرانی شخص نے مسلمان ہو کر سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران پڑھ لی پھر وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کتابت وحی کرنے لگا اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمد ﷺ تو اتنا ہی جانتے ہیں جو میں نے لکھ دیا ہے پس اللہ عزوجل نے اسے موت دی تو لوگوں نے اسے دفن کر دیا لیکن اگلی صبح اس کی لاش باہر پڑی دیکھی تو وہ کہنے لگے کہ یہ محمد ﷺ اور ان کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ یہ ان

فَحْفَرُوا لَهُ فَأَعْمَقُوا. فَأَصْبَحَ وَقَدْ لَفَظَتْهُ  
الْأَرْضُ. فَقَالُوا: هَذَا فِعْلُ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِهِ  
نَبَشُوا عَنْ صَاحِبِنَا لَمَّا هَرَبَ مِنْهُمْ. فَأَلْقَوْهُ  
خَارِجَ الْقَبْرِ. فَحْفَرُوا لَهُ وَأَعْمَقُوا لَهُ فِي  
الْأَرْضِ مَا اسْتَطَاعُوا. فَأَصْبَحَ قَدْ لَفَظَتْهُ  
الْأَرْضُ. فَعَلَبُوا: أَنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ  
فَأَلْقَوْهُ.

کے پاس سے بھاگ کر آیا ہے اس لیے ہمارے ساتھی کی قبر  
انہوں نے کھود ڈالی ہے پھر انہوں نے اس کے لیے اور گہری قبر  
کھودی لیکن صبح کو زمین نے اس کی لاش پھر باہر پھینک دی کہنے  
لگے یہ تو محمد ﷺ ان کے ساتھیوں کا فعل ہے کیونکہ یہ ان کے  
پاس سے بھاگ کر آیا تھا لہذا ہمارے ساتھی کی قبر کھود ڈالی ہذا  
انہوں نے اس کی قبر پھر اور زیادہ گہری کھودی جتنی ان کی  
استطاعت تھی لیکن صبح کو اسے زمین کے اوپر پڑا ہوا پایا تب وہ  
سمجھے کہ ان کے ساتھ یہ سلوک لوگوں کی جانب سے نہیں ہے لہذا  
اس کو اسی طرح ڈال دیا۔

1510 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هَلْ لَكُمْ مِنْ أُمَاطٍ). قُلْتُ  
وَأَلَى يَكُونُ لَنَا الْأُمَاطُ؟ قَالَ: (أَمَا إِنَّهُ  
سَيَكُونُ لَكُمْ الْأُمَاطُ). فَأَنَا أَقُولُ لَهَا أُخْرَى  
عِنَّا أُمَاطُكَ. فَتَقُولُ: أَلَمْ يَقُلِ النَّبِيُّ ﷺ  
(إِنَّهَا سَتَكُونُ لَكُمْ الْأُمَاطُ). فَأَدْعُهَا.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے ہاں قالین ہے میں نے عرض کی  
ہم لوگوں کے پاس کہاں آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس  
قالین ہوں گے پس آج میں اپنی بیوی سے یہ کہتا ہوں کہ اپنا  
قالین مجھ سے ذرا دور ہٹاؤ تو وہ کہتی ہیں کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے  
فرمایا نہ تھا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے پس میں نہیں  
اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

1511 - عَنْ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
أَنَّهُ قَالَ لِأُمِّيَّةَ بْنِ خَلْفٍ إِنِّي سَمِعْتُ مُحَمَّدًا ﷺ  
يُرْعَمُ أَنَّهُ قَاتِلُكَ. قَالَ إِنِّي أَجِيءُ. قَالَ: نَعَمْ.  
قَالَ وَاللَّهِ مَا يَكْذِبُ مُحَمَّدٌ إِذَا حَدَّثَ. فَقَتَلَهُ  
اللَّهُ بِبَدْرٍ. وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةُ هَذَا مَضْمُونُ  
الْحَدِيثِ مِنْهَا.

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے  
امیہ بن خلف سے کہا کہ میں نے محمد ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا  
کہ وہ تجھے قتل کریں گے امیہ نے کہا کیا مجھے؟ انہوں نے کہا ہاں  
امیہ نے کہا اللہ عزوجل کی قسم محمد ﷺ جب بات کرتے ہیں تو  
جھوٹ نہیں بولتے چنانچہ اللہ عزوجل نے اسے غزوہ بدر میں قتل  
کر دیا اور حدیث میں اس کا پورا واقعہ ہے مگر یہ مضمون بھی اسی  
حدیث ہی سے ہے۔

1512 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم



عَنْهَا: أَنَّ جَدْرِيْلَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - أَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ أُمُّ سَلَمَةَ، فَجَعَلَ يُحَدِّثُ لَهَا قَامَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَأُمِّ سَلَمَةَ (مَنْ هَذَا) أَوْ كَيْفَا قَالَ. قَالَ قَالَتْ هَذَا دِحْيَةُ. قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ: أَيُّمُ اللَّهِ مَا حَسِبْتُهُ إِلَّا إِيَّاهُ حَتَّى سَمِعْتُ خُطْبَةَ نَبِيِّ اللَّهِ ﷺ يُخْبِرُ جَدْرِيْلَ أَوْ كَيْفَا قَالَ.

1513 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (رَأَيْتُ النَّاسَ مُجْتَبِعِينَ فِي صَعِيدٍ فَقَامَ أَبُو بَكْرٍ فَكَرَعَ ذُنُوبًا أَوْ ذُنُوبَيْنِ، وَفِي بَعْضِ نَزْعِهِ ضَعْفٌ، وَاللَّهُ يَغْفِرُ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهَا عُمَرُ، فَاسْتَحْيَا لَتَ بِيَدِهِ غَرْبًا، فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا فِي النَّاسِ يَفْرِى فَرِيَّتَهُ، حَتَّى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنِ).

36- بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يَعْرِفُونَهُ}

كَمَا يَعْرِفُونَ أَبْنَاءَهُمْ وَإِنَّ فَرِيقًا مِنْهُمْ لَيَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَهُمْ يَعْلَمُونَ}

1514 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ الْيَهُودَ جَاءُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرُوا لَهُ أَنَّ رَجُلًا مِنْهُمْ وَأَمْرَأَةً زَنِيًّا، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَا تَجِدُونَ فِي

ﷺ کے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں پھر وہ آپ سے باتیں کرتے رہے پھر چپے گئے تو نبی کریم ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا یہ کون تھے یا اس طرح کچھ فرمایا انہوں نے جواب دیا کہ دحیہ تھے۔ حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم میں نے تو انہیں دحیہ ہی سمجھا تھا یہاں تک کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے دوران خطبہ سنا کہ وہ جبرائیل علیہ السلام تھے یا جو کچھ فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے (خواب میں) لوگوں کو ایک میدان میں جمع دیکھا پس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اٹھے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے مگر ان کے نکالنے میں کمزوری پائی جاتی تھی اللہ عزوجل ان کی مغفرت فرمائے پھر وہ ڈول عمر نے لے لیا اور وہ ڈول ان کے لیتے ہی چرخی والا بن گیا اور میں نے لوگوں میں کوئی ایسا جوان مرد نہ دیکھا جو ان کی طرح چرخی کھینچے انہوں نے اتنا پانی کھینچنا کہ سب لوگ سیر ہو گئے۔

جنہیں ہم نے کتاب عطا فرمائی وہ اس نبی غیثہ کو ایسا جانتے ہیں جیسے آدمی اپنے بیٹوں کو پہچانتا ہے اور بے شک ان میں ایک گروہ جان بوجھ کر حق چھپاتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی سے روایت ہے کہ یہود رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور آپ سے کہنے لگے کہ ان میں سے ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا ہے آپ نے ان سے دریافت کیا کہ تم رجم کے بارے میں تو ریت میں کیا پاتے



التَّورَاةِ فِي شَأْنِ الرَّجْمِ) فَقَالُوا: نَفَضْنَاهُمْ  
وَيُجْلَدُونَ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَلَامٍ: كَذَبْتُمْ.  
إِنَّ فِيهَا الرَّجْمَ. فَاتُّوا بِالتَّورَاةِ فَنَشَرُوهَا.  
فَوَضَعَ أَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلَى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا  
قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا. فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
سَلَامٍ: ارْفَعْ يَدَكَ. فَرَفَعَ يَدَهُ فَإِذَا فِيهَا آيَةُ  
الرَّجْمِ. فَقَالُوا: صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيهَا آيَةُ الرَّجْمِ.  
فَأَمَرَ بِهِمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَرُجِمَا.

ہو؟ یہود نے جواب دیا کہ ہم زنا کاروں کو رسوا کرتے ہیں اور  
انہیں کوڑے لگاتے ہیں یہ سن کر حضرت عبداللہ بن سلام نے  
فرمایا تم جھوٹ بول رہے ہو اس میں رجم کا حکم موجود ہے پس  
تورات لا کر اُسے کھولا گیا تو ایک آدمی نے رجم کی آیت پر ہاتھ  
رکھ لیا اور اس کے آگے اور پیچھے کا مضمون پڑھنے لگا تو اس سے  
حضرت عبداللہ بن سلام نے ارشاد فرمایا اپنا ہاتھ ہٹاؤ جب ہاتھ  
ہٹایا گیا تو آیت رجم موجود تھی وہ کہنے لگے اے محمد ﷺ آپ  
نے سچ کہا اس میں آیت رجم موجود ہے لہذا رسول اللہ ﷺ نے  
رجم کا حکم دیا اور انہیں سنگ سار کر دیا گیا۔

### 37- باب سُؤَالِ الْمُسْهِرِ كَيْنَ أَنْ يُرِيَهُمُ

النَّبِيِّ ﷺ آيَةً فَأَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ

1515 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ شَقَّتَيْنِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (اشْهَدُوا).

1516 - عَنْ عُرْوَةَ الْبَارِقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَعْطَاهُ دِينَارًا يَشْتَرِي بِهِ شَاةً.  
فَاشْتَرَى لَهُ بِهِ شَتَاتَيْنِ. فَبَاعَ إِحْدَاهُمَا  
بِدِينَارٍ [ وَجَاءَهُ بِدِينَارٍ وَشَاةٍ. فَدَعَا لَهُ  
بِالْبَرَكَةِ فِي بَيْعِهِ. وَكَانَ لَوْ اشْتَرَى التُّرَابَ لَرَجَحَ  
فِيهِ.

نبی کریم ﷺ سے مشرکین نے معجزے کا مطالبہ کیا تو

آپ نے چاند کے دو ٹکڑے کر دیے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چاند عہد

رسالت ماب ﷺ میں دو ٹکڑے ہو کر بھٹ گیا تو نبی کریم ﷺ

نے فرمایا: گواہ ہو جاؤ۔

حضرت عروہ باریقی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے انہیں بکری خریدنے کے لیے ایک دینار دیا پس آپ ﷺ

نے اس سے دو بکریاں خرید لیں پھر ایک بکری ایک دینار میں بیچ

دی اور آپ کے پاس ایک بکری اور ایک اشرفی لے آئے پس

آپ نے ان کے لیے تجارت میں برکت کے لیے دعا فرمائی

چنانچہ پھر وہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں بھی انہیں نفع ہوتا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 56- فضائل الصحابة النبي ﷺ ورضي الله عنهم صحابہ کرام علیہم رضوان کے فضائل

جس نے نبی کریم ﷺ کی صحبت اختیار کی یا اسلام کی حالت میں آپ کو دیکھا وہ آپ کے صحابہ میں سے ہے حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں ایک عورت حاضر ہوئی تو آپ نے اسے حکم دیا کہ وہ پھر کبھی آئے اس نے کہا کہ اگر میں پھر آؤں اور آپ کو نہ پاؤں اس سے اس کی مراد وفات تھی آپ نے فرمایا اگر تم مجھے نہ پاؤ تو ابوبکر کے پاس چلی جانا۔

حضرت عمار بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس وقت بھی دیکھا جبکہ آپ کے ساتھ پانچ غلاموں دو عورتوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عدوہ اور کوئی نہ تھا۔

حضرت ابو برداء بن ابی حمزہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی اپنی چادر کا کنارہ اٹھائے ہوئے حاضر ہوئے یہاں تک کہ ان کا گھٹنا نظر آنے لگا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”تمہارے دوست کس سے لڑ کر آئے ہیں پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے سلام کی اور بتانے لگے میرے اور ابن خطاب کے درمیان کچھ تکرار ہوئی تو جلدی میں میرے منہ سے ایک بات نکل گئی

### 1- باب وَمَنْ صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ أَوْ رَأَى

مَنْ الْمُسْلِمِينَ فَهُوَ مِنْ أَصْحَابِهِ

1517 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ امْرَأَةً النَّبِيِّ ﷺ فَأَمَرَهَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، قَالَتْ: أَرَأَيْتَ إِنْ جِئْتُ وَلَمْ أَجِدْكَ، كَأَنِّي أَتُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ، قَالَ ﷺ: (إِنْ لَمْ تَجِدْنِي فَأَتِي أَبَا بَكْرٍ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

1518 - عَنْ عُمَارِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَمَا مَعَهُ إِلَّا خَمْسَةٌ: أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَامْرَأَتَانِ وَأَبُو بَكْرٍ.

1519 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ أَخِذًا بِطَرَفِ ثَوْبِهِ، حَتَّى أَبْدَى عَنْ رُكْبَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمَّا صَاحِبُكُمْ فَقَدْ غَامَرَ). فَسَلَّمَ وَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ ابْنِ الْخَطَّابِ شَيْءٌ، فَأَسْرَعْتُ إِلَيْهِ لَمْ نَلِمْتُ، فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَغْفِرَ لِي فَأَبَى عَلَيَّ.

فَأَقْبَلْتُ إِلَيْكَ فَقَالَ: (يَغْفِرُ اللَّهُ لَكَ يَا أَبَا بَكْرٍ). ثَلَاثًا، ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ نَدِمَ فَأَتَى مَنْزِلَ أَبِي بَكْرٍ، فَسَأَلَ: أَتَمَّ أَبُو بَكْرٍ فَقَالُوا: لَا. فَأَتَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَجَعَلَ وَجْهُ النَّبِيِّ ﷺ يَتَمَعَّرُ، حَتَّى أَشْفَقَ أَبُو بَكْرٍ، فَجَثَا عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَاللَّهِ أَنَا كُنْتُ أَظْلَمُ مَرَّتَيْنِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّ اللَّهَ بَعَثَنِي إِلَيْكُمْ فَقُلْتُمْ كَذِبْتَ. وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: صَدَقَ: وَوَأَسَانِي بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ، فَهَلْ أَنْتُمْ تَارِكُوِي صَاحِبِي). مَرَّتَيْنِ فَمَا أُوذِي بَعْدَهَا.

1520 - عَنْ عُمَرَوِ بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ: (عَائِشَةُ). فَقُلْتُ: مِنَ الرِّجَالِ فَقَالَ: (أَبُو هَا). قُلْتُ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ). فَعَدَّ جَلًّا.

1521 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

جس پر مجھے بعد میں عداوت ہوئی اور میں ان سے معافی مانگی لیکن انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا اب میں آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں آپ نے فرمایا ”اے ابو بکر اللہ تعالیٰ تمہیں معاف فرمائے“ آپ نے یہ تین مرتبہ فرمایا پھر حضرت عمر نادم ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر پر حاضر ہوئے اور ان کے بارے میں پوچھا کہ کیا ابو بکر گھر پر ہیں جواب ملا وہ گھر پر نہیں ہیں وہ نبی کریم ﷺ کی بارہ گامیں حاضر ہوئے اور سلام کیا اس وقت نبی کریم ﷺ کے چہرہ انور کا رنگ ایسا متغیر ہو گیا کہ حضرت ابو بکر ڈر گئے کہ گھٹنوں کے بل بیٹھ کر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اللہ عز وجل کی قسم مجھ سے بڑی زیادتی ہوئی ہے پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”بے شک اللہ عز وجل نے جب مجھے تمہاری طرف مبعوث فرمایا تو تم نے مجھے جھٹلایا اور ابو بکر نے کہا یہ سچ فرماتے ہیں اور انہوں نے اپنے مال اور جان سے میری خدمت کی کیا تم میرے لیے میرے ساتھی کو ستانا چھوڑ سکتے ہو اس کے بعد حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو کسی نے نہ ستایا۔

حضرت عمرو بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے غزوات ذات السلاسل کا امیر بنا کر بھیجا تھا جب میں واپس آپ کے پاس آیا تو میں نے عرض کی لوگوں میں آپ کو سب سے زیادہ محبوب کون ہے؟ فرمایا عائشہ رضی اللہ عنہا میں نے عرض کیا مردوں میں کون؟ آپ نے فرمایا ان کے واد میں نے پوچھا پھر کون؟ فرمایا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اس کے بعد چند اور حضرات کے نام لیے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

عَنْهَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (مَنْ جَزَّ تَوْبَهُ خَيْلًا، لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ أَحَدَ شَقِي تَوْبِي يَسْتَرْجِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهِدَ ذَلِكَ مِنْهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنَّكَ لَنْ تَصْنَعَ ذَلِكَ خَيْلًا).

1522 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَوَضَّأَ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ خَرَجَ قَالَ: فَقُلْتُ لَأَلْزَمَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَلَا كُونَنَّ مَعَهُ يَوْمَ هَذَا. قَالَ لِحَاجِّ السَّجْدَةِ فَسَأَلَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا: خَرَجَ وَوَجَّهَ هَاهُنَا، فَخَرَجْتُ عَلَى إِثَرِهِ أَسْأَلُ عَنْهُ حَتَّى دَخَلْتُ بَيْتَ أَرِيَسَ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ، وَبَابُهَا مِنْ جَرِيدٍ حَتَّى قَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَاجَتَهُ، فَتَوَضَّأَ فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ عَلَى بَيْتِ أَرِيَسَ، وَتَوَسَّطَ قُفَّيْهَا، وَكَشَفَ عَنْ سَاقَيْهِ وَذَلَّاهُمَا فِي الْبَيْتِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفْتُ، فَجَلَسْتُ عِنْدَ الْبَابِ فَقُلْتُ: لَأَكُونَنَّ بَوَّابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْيَوْمَ، فَحَاجَّ أَبُو بَكْرٍ فَدَفَعَ الْبَابَ. فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: أَبُو بَكْرٍ. فَقُلْتُ: عَلَى رِسْلِكَ. ثُمَّ دَخَبْتُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا أَبُو بَكْرٍ يَسْتَأْذِنُ؟ فَقَالَ: (اُئْذِنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ). فَأَقْبَلْتُ حَتَّى قُلْتُ لِأَبِي بَكْرٍ ادْخُلْ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُبَشِّرُكَ بِالْجَنَّةِ. فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَجَلَسَ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَعَهُ فِي الْقُفِّ، وَكُلَّ

اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کی نیت سے اپنا کپڑا نکائے گا تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اسے نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ میرے کپڑے کا ایک کونہ عموماً نلک جاتا ہے لہذا اب میں خوب خیال رکھوں گا اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بطور تکبر ایسا نہیں کرتے ہو۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے گھر سے وضو کر کے باہر نکلے اور اپنے آپ سے کہنے لگے کہ آج میں ضرور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آپ کے ساتھ رہوں گا پس یہ مسجد میں آئے اور نبی کریم ﷺ کے متعلق پوچھا لوگوں نے بتایا کہ ادھر تشریف لے گئے ہیں لہذا میں آپ کے نقش قدم دیکھتے ہوئے اور آپ کے متعلق پوچھتے ہوئے چلتا رہا یہاں تک کہ بئر اریس میں جا پہنچا اور دروازے پر بیٹھ گیا جو کھجور کی شاخوں کا تھا جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت سے فارغ ہوئے اور آپ نے وضو فرمایا تو میں آپ کے پاس گیا آپ بئر اریس پر بیٹھ گئے منڈیر کے درمیان پنڈلیاں کھولیں اور انہیں کنویں میں لٹکالیا میں سلام کر کے لوٹ آیا اور دروازے پر بیٹھ گیا میں نے سوچا کہ میں آج رسول اللہ ﷺ کا دربان بن کر رہوں گا اتنے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا ابو بکر میں نے کہا ذرا ٹھہریے میں نے جا کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ابو بکر ہیں اور حاضر ہونے کی اجازت چاہتے ہیں آپ نے فرمایا انہیں آنے دو اور انہیں جنت کی بشارت دو لہذا میں نے ابو بکر صدیق سے آکر کہا اندر آجائیے اور رسول اللہ ﷺ آپ کو جنت کی بشارت دیتے ہیں پس حضرت ابو بکر آکر رسول اللہ

رَجُلَيْهِ فِي الْبَيْتِ، كَمَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ، وَكَشَفَ  
عَنْ سَاقِيهِ، ثُمَّ رَجَعْتُ فَجَلَسْتُ وَقَدْ تَرَكْتُ  
أَخِي يَتَوَضَّأُ وَيَلْحَقُنِي، فَقُلْتُ إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ  
بِفُلَانٍ خَيْرًا - يُرِيدُ أَخَاهُ - يَأْتِي بِهِ، فَإِذَا  
إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ هَذَا؟  
فَقَالَ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ، فَقُلْتُ عَلَى رِسْلِكَ.  
ثُمَّ جِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ،  
فَقُلْتُ: هَذَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَسْتَأْذِنُ؛  
فَقَالَ: (اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ)، فِجِئْتُ فَقُلْتُ  
لَهُ: ادْخُلْ وَبَشِّرْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ.  
فَدَخَلَ، فَجَلَسَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي الْقُفِّ عَنْ  
يَسَارِهِ، وَكَلَى رَجُلَيْهِ فِي الْبَيْتِ، ثُمَّ رَجَعْتُ  
فَجَلَسْتُ، فَقُلْتُ: إِنَّ يُرِيدُ اللَّهُ بِفُلَانٍ خَيْرًا يَأْتِي  
بِهِ، فَجَاءَ إِنْسَانٌ يُحَرِّكُ الْبَابَ، فَقُلْتُ: مَنْ  
هَذَا؟ فَقَالَ: عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ، فَقُلْتُ عَلَى  
رِسْلِكَ، فِجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأُخْبِرْتُهُ.  
فَقَالَ: (اِئْذَنْ لَهُ وَبَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى  
تُصِيبُهُ) فِجِئْتُ فَقُلْتُ لَهُ: ادْخُلْ وَبَشِّرْكَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تُصِيبُكَ.  
فَدَخَلَ فَوَجَدَ الْقُفَّ قَدْ مَلِئَ، فَجَلَسَ وَجَاهَهُ  
مِنَ الشَّقِ الْأَخِيرِ.

ﷺ کی دائیں جانب منڈیر پر بیٹھ گئے۔ اپنے دونوں پاؤں  
کنویں میں لٹکائے اور پنڈلیاں کھول دیں جس طرح نبی کریم  
ﷺ نے کیا تھا میں واپس آ کر بیٹھ گیا میں اپنے بھائی کو وضو  
کرتے چھوڑ آیا تھا اور وہ بھی میرے ساتھ آنا چاہتے تھے میں  
نے سوچا اگر اللہ عزوجل کو اس کی بھلائی منظور ہے تو ضرور اس کو  
یہاں لے آئے گا اسی دوران کسی نے دروازہ ہلایا میں نے  
پوچھا کون ہے؟ جواب دیا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ میں نے کہا ذرا  
ٹھہریے پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور  
سلام عرض کر کے گزارش کی کہ عمر اجازت طلب کر رہے ہیں  
فرمایا انہیں اجازت اور جنت کی بشارت دے دو میں گیا اور کہا  
کہ اندر آ جائیے اور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو جنت کی بشارت  
دی ہے پس یہ اندر آئے اور رسول اللہ ﷺ کے بائیں جانب  
بیٹھ گئے اور اپنے دونوں پاؤں کنویں میں لٹکادے پھر میں  
واپس آ کر بیٹھ گیا اور دل میں وہی کہنے لگا کاش اللہ عزوجل  
فلاں کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرمائے۔ پس پھر کسی نے دروازہ  
ہلایا میں نے پوچھا کون ہے؟ جواب دیا عثمان بن عفان میں  
نے کہا ذرا ٹھہریے پس میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں  
حاضر ہوا اور آپ کو بتایا فرمایا انہیں اجازت دو اور جو مصیبت  
انہیں پہنچے گی اسی کے بدلے انہیں جنت کی بشارت بھی دے دو  
چنانچہ میں آیا پس میں نے انہیں اندر داخل ہونے کے لیے کہا  
اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کو پہنچنے والی ایک مصیبت کے  
بدلے آپ کو جنت کی بشارت دی ہے حضرت عثمان بھی اندر آ  
گئے اور انہوں نے منڈیر کو بھرا ہوا دیکھا تو دوسری جانب بیٹھ  
گئے۔



1523 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَسْبُوا أَصْحَابِي، فَلَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ أَنْفَقَ مِثْلَ أُحُدٍ ذَهَبًا، مَا بَلَغَ مُدًّا أَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيفَهُ).

1524 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَعِدَ أُحُدًا وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ: (اثْبُتْ أَحَدُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ).

1525 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: إِنِّي لَوَاقِفٌ فِي قَوْمٍ، فَدَعَا اللَّهُ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَقَدْ وَضَعَ عَلَى سَرِيرِهِ، إِذَا رَجُلٌ مِنْ خَلْفِي قَدْ وَضَعَ مِرْفَقَهُ عَلَى مَنْكَبِي يَقُولُ: رَحِمَكَ اللَّهُ، إِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ، لَأَوِيَّ كَثِيرًا مِمَّا كُنْتُ أَسْمَعُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: كُنْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَفَعَلْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، وَأَنْطَلَقْتُ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ، فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو أَنْ يَجْعَلَكَ اللَّهُ مَعَهُمَا، فَالْتَفَتُ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

2- باب مناقب عمر بن

الخطاب رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1526 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے کسی صحابی کو برا بھلا نہ کہو کیونکہ اگر تم احد پہاڑ کے برابر سونا بھی خرچ کر دو تو وہ ان کے ایک یا نصف مد کے برابر بھی (ثواب میں) نہیں پہنچے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ احد پہاڑ پر چڑھے تو آپ کے ساتھ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ بھی تھے اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا اے احد ٹھہر جا کیونکہ اس وقت تجھ پر ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں کچھ لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا اور ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے دعا کر رہے تھے جبکہ ان کا جنازہ چار پائی پر رکھا جا چکا تھا اتنے میں ایک آدمی نے اپنے ہاتھوں کو میرے کندھوں پر رکھتے ہوئے فرمایا اللہ عزوجل آپ پر رحم فرمائے میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عزوجل تمہیں تمہارے ساتھیوں کے ساتھ رکھے گا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اکثر یہ فرماتے سنا کہ فلاں جگہ پر میں ابو بکر و عمر تھے اور میں اور ابو بکر و عمر نے یہ کیا اور میں ابو بکر و عمر گئے اس لیے مجھے امید ہے کہ اللہ عزوجل ضرور آپ کو ان کے ساتھ رکھے گا پھر میں نے پیچھے مڑ کر دیکھا یہ کلمات کہنے والے حضرت علی بن ابی طالب تھے۔

حضرت عمر بن

الخطاب رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے



عَنْهَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرَّمِيصَاءِ امْرَأَةٍ أَبِي طَلْحَةَ، وَسَمِعْتُ خَشْفَةً، فَقُلْتُ مَنْ هَذَا فَقَالَ: هَذَا بِلَالٌ، وَرَأَيْتُ قَصْرًا بِفَتَائِهِ جَارِيَةً، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقَالَ لِعُمَرَ. فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَمَا كَرْتُ غَيْرَتَكَ). فَقَالَ عُمَرُ: يَا أَبَى يَا رَسُولَ اللَّهِ أَعَلَيْكَ أَغَارٌ.

کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا وہاں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی بیوی کو دیکھا اور میں نے ایک شخص کو چلنے کی آواز سن کر دریافت کیا یہ کون ہیں؟ تو جواب ملا یہ بلال ہیں پھر میں نے ایک محل دیکھا جس کے اندر ایک عورت تھی، میں نے پوچھا یہ کس کا ہے؟ تو جواب ملا یہ عمر کے لیے پھر میں نے ارادہ کیا کہ اُسی میں داخل ہو کر اس کو دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آگئی اس پر حضرت عمر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا میں آپ پر غیرت کر سکتا ہوں۔

1527 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ، فَقَالَ: مَعِيَ السَّاعَةُ؛ قَالَ: (وَمَاذَا أَعَدَدْتَ لَهَا؟). قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَلِي أُحِبُّ لِلَّهِ وَرَسُولِهِ ﷺ. فَقَالَ: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبَّبت). قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرَحْنَا بِشَيْءٍ فَرَحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أُحِبَّبت). قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ، وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ يَوْمَ يَأْتَاهُمْ، وَإِنْ لَمْ أَغْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کسی شخص نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تم نے اس کے لیے کیا سامان تیار کر رکھا ہے عرض گزار ہوئے کچھ بھی نہیں البتہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں آپ نے فرمایا بس تم قیامت کے دن اس کے ساتھ رہو گے جس سے محبت رکھتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم کسی بھی چیز سے اتنا خوش نہ ہوتے جتنا نبی کریم ﷺ کے اس قول مبارک کو سن کر ہوتے کہ تم جس سے محبت کرتے ہو اس کے ساتھ ہو گے حضرت انس رضی اللہ عنہ مزید فرماتے ہیں کہ یہ تو نبی کریم ﷺ حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے محبت کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ ان کی محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ رہوں گا اگرچہ میں نے ان کی مثل اعمال نہیں کئے ہیں۔

1528 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (لَقَدْ كَانَ فِيمَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم سے پہلے لوگ بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی

قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ يُكَلِّمُونَ مِنْ  
غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي  
مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمِّرْ).

3- مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ

عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1529- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ  
جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ فَقَالَ لَهُ: هَلْ تَعْلَمُ  
أَنَّ عُثْمَانَ فَرَّ يَوْمَ أُحُدٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ:  
تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ يَشْهَدْ قَالَ  
نَعَمْ. قَالَ تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ بَدْرٍ وَلَمْ  
يَشْهَدْ قَالَ نَعَمْ. قَالَ: تَعْلَمُ أَنَّهُ تَغَيَّبَ عَنْ  
بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ فَلَمْ يَشْهَدْهَا قَالَ نَعَمْ.  
قَالَ: اللَّهُ أَهْ كَبَرُ. قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ  
تَعَالَى أَبِينِ لَكَ أَمَّا فِرَارُهُ يَوْمَ أُحُدٍ فَأَشْهَدُ  
أَنَّ اللَّهَ عَفَا عَنْهُ وَغَفَرَ لَهُ وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ عَنْ بَدْرٍ  
فَإِنَّهُ كَانَتْ تَحْتَهُ بِنْتُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ  
مَرِيضَةً. فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ لَكَ أَجْرَ  
رَجُلٍ يَمْنُ شَهِدَ بَدْرًا وَسَهْمَهُ). وَأَمَّا تَغَيُّبُهُ  
عَنْ بَيْعَةِ الرُّضْوَانِ فَلَوْ كَانَ أَحَدٌ أَعَزَّ بِبَطْنِ  
مَكَّةَ مِنْ عُثْمَانَ لَبِعَثَهُ مَكَانَهُ. فَبَعَثَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عُثْمَانَ وَكَانَتْ بَيْعَةُ الرُّضْوَانِ بَعْدَ مَا  
ذَهَبَ عُثْمَانُ إِلَى مَكَّةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِيَدِهِ الْيُمْنَى: (هَذِهِ يَدُ عُثْمَانَ). فَضَرَبَ بِهَا

ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ رب تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ  
نبی نہ ہوتے تھے اور اگر میری امت میں اگر کوئی ایسا ہے تو وہ عمر  
ہے۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

کے فضائل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان کے پاس  
اہل مصر میں سے ایک شخص آیا اور ان سے کہنے لگا کہ تمہیں  
معلوم ہے کہ عثمان غزوہ احد سے فرار ہو گئے تھے؟ تو جواب  
دیا، ہاں پھر پوچھا کیا تمہیں علم ہے کہ وہ جنگ بدر سے غائب  
تھے اور اس میں شریک نہ ہوئے تھے انہوں نے فرمایا ہاں پھر  
اس نے دریافت کیا کہ کیا تم یہ بھی جانتے ہو کہ عثمان بیعت  
رضوان کے وقت موجود نہ تھے بلکہ غائب ہی رہے؟ جواب دیا  
ہاں اس نے نعرہ تکبیر لگایا اس پر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے  
فرمایا ادھر آؤ میں تمہیں بیان کرتا ہوں کہ احد سے فرار ہونے  
کے متعلق تو میں تجھے گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل نے انہیں  
بخش دیا اور انہیں معاف فرما دیا رہا بدر کی لڑائی میں شریک نہ  
ہونے کا واقعہ تو اس کی وجہ یہ تھی کہ رسول اللہ ﷺ کی ایک  
صاحبزادی ان کے نکاح میں تھیں اور اس وقت وہ بیمار تھیں تو  
رسول اللہ ﷺ نے انہیں فرمایا کہ تمہیں جنگ بدر میں شریک  
ہونے والوں کے برابر حصہ ملے گا اور ان ہی کے برابر ثواب  
ملے گا اور رہا معاملہ بیت رضوان کا تو اگر کوئی شخص مکہ مکرمہ میں  
حضرت عثمان سے زیادہ عزت والا ہوتا تو آپ ﷺ اسے وہاں  
بھیجتے اور بیعت رضوان کا واقعہ تو ان کے مکہ مکرمہ میں تشریف

عَلَى يَدَيْهِ، فَقَالَ: (هَذِهِ لِعُثْمَانَ). فَقَالَ لَهُ ابْنُ  
عُمَرَ: أَذْهَبُ بِهَا الْآنَ مَعَكَ.

لے جانے کے بعد پیش آیا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے دائیں  
ہاتھ کے لیے فرمایا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسے بائیں ہاتھ پر  
رکھ کر فرمایا یہ عثمان کی بیعت ہے پھر حضرت ابن عمر نے فرمایا  
اب جاؤ اور ان باتوں کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ

کے فضائل

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اس تکلیف کی شکایت کی جو انہیں چل  
پینے کی وجہ سے ہوتی تھی چنانچہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس  
کچھ قیدی آئے تو وہ آپ کے پاس آئیں مگر آپ کو نہ پایا  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا موجود تھیں انہیں وجہ بتادی پھر جب نبی  
کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آپ سے  
بی بی فاطمہ کے آنے کی وجہ بتائی پس نبی کریم ﷺ ہمارے  
پاس تشریف لائے جبکہ ہم اپنے بستروں میں لیٹے ہوئے تھے  
میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپ نے فرمایا اپنی اپنی جگہ پر  
رہو اور ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے یہاں تک کہ آپ  
کے قدم مبارک کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی  
آپ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایسی بات نہ بتاؤ جو تمہاری  
مطلوبہ چیز سے بہتر ہو؟ جب تم بستر پر لیٹو تو ۳۴ مرتبہ  
اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھ یا  
کرو یہ تم دونوں کے لیے خادم سے بہتر ہے۔

حضرت زبیر بن عوام کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے انہوں نے

4- بَابُ مَنَاقِبِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي

طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1530 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا شَكَّتْ مَا تَلَقَّى مِنْ أَثَرِ الرَّحَى،  
فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ سَبِيًّا، فَأَنْطَلَقَتْ فَلَمْ تَجِدْهُ،  
فَوَجَدَتْ عَائِشَةَ، فَأَخْبَرَتْهَا، فَلَمَّا جَاءَ  
النَّبِيُّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ عَائِشَةُ بِمَجِيئِ فَاطِمَةَ، فَجَاءَ  
النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا، وَقَدْ أَخَذْنَا مَضَاجِعَنَا،  
فَذَهَبْتُ لِأَقُومَ فَقَالَ: (عَلَى مَكَانِكُمَا)،  
فَقَعَدَ بَيْنَنَا، حَتَّى وَجَدْتُ بَرْدَ قَدَمَيْهِ عَلَى  
صَدْرِي، وَقَالَ: (أَلَا أَعْلَمُكُمَا خَيْرًا مِنَّا  
سَأَلْتُمَانِي، إِذَا أَخَذْتُمَا مَضَاجِعَكُمَا، تُكَبِّرَا  
أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ، وَتُسَبِّحَا ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ،  
وَتَحْمَدَا ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ، فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمَا مِنْ  
خَادِمٍ).

5- بَابُ مَنَاقِبِ قَرَابَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

1531 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: كُنْتُ يَوْمَ الْأَحْزَابِ جُعِلْتُ أَنَا  
وَعُمَرُ بْنُ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي النِّسَاءِ  
فَنَظَرْتُ فَإِذَا أَنَا بِالزُّبَيْرِ عَلَى فَرَسِهِ يَخْتَلِفُ  
إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، فَلَمَّا رَجَعْتُ  
قُلْتُ: يَا أَبَتِ رَأَيْتُكَ تَخْتَلِفُ؟ قَالَ: أَوْهَلُ  
رَأَيْتَنِي يَا بَنَتِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: كَانَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ يَأْتِ بَنِي قُرَيْظَةَ فَيَأْتِيَنِي  
بِخَبَرِهِمْ؟) فَأَنْطَلَقْتُ، فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِي  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَبُوهُ فَقَالَ (فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي).

### 6- باب ذِكْرِ طَلْحَةَ بْنِ

عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1532 - عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَبْقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ تِلْكَ  
الْأَيَّامِ الَّتِي قَاتَلَ فِيهِنَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، غَيْرُ  
طَلْحَةَ وَسَعْدٍ.

1533 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ، أَنَّهُ وَفَى النَّبِيَّ ﷺ

بَيْدِهِ فِضْرَبَ فِيهَا حَتَّى شَلَّتْ.

### 7- باب مَنَاقِبِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ

الرُّهْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1534 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ لِي النَّبِيُّ ﷺ أَبُوهُ يَوْمَ

فرمایا کہ جنگ احزاب کے دن مجھے اور عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما کو  
عورتوں میں (کسن ہونے کی وجہ سے) چھوڑ دیا گیا پھر میں  
نے اپنے والد کو دو یا تین بار بنو قریظہ کی طرف گئے اور واپس  
لوٹے اور آپ گھوڑے پر سوار تھے پھر جب میں ان کی  
طرف پلٹا تو میں عرض گزار ہوا ابا جان میں نے آپ کو آتے  
جاتے دیکھا ہے فرمایا بیٹے کیا تم نے مجھے دیکھا تھا؟ میں نے  
جواب دیا؟؟ "ہاں" فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ  
کون ہے جو بنو قریظہ جائے اور میرے پاس ان کی خبر لائے پس  
میں گیا اور جب میں واپس آیا تو اپنے ماں باپ میرے جمع  
فرمائے اور ارشاد فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان

حضرت طلحہ بن

عبید اللہ کا تذکرہ

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ بعض اوقات بوقت

جنگ نبی کریم ﷺ کے پاس میرے اور حضرت سعد کے سوا  
کوئی بھی نہ ہوتا۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ، انہوں

نے نبی کریم ﷺ پھر ہونے والے حملے کو اپنے ہاتھ پر روکا اور وہ  
ہاتھ شل ہو گیا۔

حضرت سعد بن

ابی وقاص کے فضائل

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ

نے میرے لیے احد کے دن اپنے ماں باپ جمع کر دیئے تھے۔

## 8- باب ذِكْرُ أَصْهَارِ النَّبِيِّ ﷺ

1535 - عَنْ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ بِنْتَ أَبِي جَهْلٍ، فَسَمِعَتْ بِذَلِكَ فَاطِمَةُ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَرْعُمُ قَوْمُكَ أَنْكَ لَا تَغْضَبُ لِبَنَاتِكَ، هَذَا عَلِيٌّ تَاكِحٌ بِبِنْتِ أَبِي جَهْلٍ، فَقَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَمِعَتْهُ حِينَ تَشْهَدُ يَقُولُ: (أَمَّا بَعْدُ أُنْكَحْتُ أَبَا الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيعِ، فَحَدَّثَنِي وَصَدَّقَنِي، وَإِنَّ فَاطِمَةَ بِضْعَةٍ مِثْلِي، وَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَسُوءَهَا، وَاللَّهُ لَا تَجْتَمِعُ بِبِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَبِنْتُ عَدُوِّ اللَّهِ عِنْدَ رَجُلٍ وَاحِدٍ). فَتَرَكْتُ عَلَى الْخُطْبَةِ.

1536 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ صِهْرَ آلِهِ مِنْ بَنِي عَبْدِ شَمْسٍ فَأَتْنِي عَلَيْهِ فِي مُصَاهَرَتِهِ إِثَاءً فَأَحْسَنَ، قَالَ: (حَدَّثَنِي فَصَدَّقَنِي، وَوَعَدَنِي فَوَفَّى لِي).

## 9- باب مَنَاقِبِ زَيْدِ بْنِ

حَارِثَةَ مَوْلَى النَّبِيِّ ﷺ

1537 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

## نبی کریم ﷺ کے نسبتی بیٹے

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو جہل کی بیٹی کو نکاح کا پیغام دیا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سنا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ آپ کی قوم کا خیال ہے کہ آپ اپنی صاحبزادیوں کے بارے میں کسی پر غضب نہیں فرماتے اس لیے حضرت علی رضی اللہ عنہ ابو جہل کی بیٹی سے نکاح کرنے والے ہیں یہ سن کر رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے میں اس وقت سن رہا تھا کہ آپ نے شہادت دیتے ہوئے فرمایا میں نے ابوالعاص بن ربیع سے اپنی ایک بیٹی کا نکاح کیا تو انہوں نے جو بات مجھ سے کی اسے پورا کر دیا اور بے شک فاطمہ میرے جسم کا حصہ ہے اور مجھے یہ پسند نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے اور اللہ کی قسم اللہ کے رسول کی بیٹی اور اللہ کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہو سکتیں یہ سنتے ہی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اس منگنی کو ترک کر دیا۔

حضرت مسور بن مخرمہ ہی ہے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ نے قبیلہ بنی عبد شمس کے اپنے فرزند نسبتی کی تعریف فرمائی کہ ان کے اوصاف نہایت عمدہ تھے اور مزید فرمایا کہ انہوں نے جو بات کی اسے پورا کیا اور جو وعدہ کیا اس کو پورا کیا۔

## نبی کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام

حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی



عَنْهَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ بَعْثًا، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ، فَطَعَنَ بَعْضُ النَّاسِ فِي إِمَارَتِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنْ تَطَعْتُمْ فِي إِمَارَتِهِ فَقَدْ كُنْتُمْ تَطَعُونَ فِي إِمَارَةِ أَبِيهِ مِنْ قَبْلُ، وَإِيْمُ اللَّهِ، إِنْ كَانَ لَخَلِيقًا لِلْإِمَارَةِ وَإِنْ كَانَ لَيَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ، وَإِنْ هَذَا لَيَنْ أَحَبَّ النَّاسِ إِلَيَّ بَعْدَهُ).

کریم ﷺ نے ایک لشکر جمع کی اور حضرت اسامہ بن زید کو ان کا امیر مقرر کیا بعض حضرات نے ان کی امارت پر اعتراض کیا پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم اگر اسامہ کی امارت پر اعتراض کرتے ہو تو یہ کام تو تم پہلے بھی کر چکے ہو جب تم نے ان کے والد کی امارت پر اعتراض کیا تھا اللہ عزوجل کی قسم وہ سرداری کے لیے نہایت موزوں تھے اور مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب تھے اور ان کے بعد اسامہ جیسا مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہیں۔

1538 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى قَائِفٍ وَالنَّبِيُّ ﷺ شَاهِدٌ، وَأُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَزَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ مُضْطَجِعَانِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ الْأَقْدَامَ بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ، فَسَرَّ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَعْجَبَهُ، فَأُخْبِرَ بِهِ عَائِشَةُ.

حضرت عائشہ صدیقہ جیسا فرماتی ہیں کہ میرے پاس ایک قیافہ شناس آیا جبکہ نبی کریم ﷺ بھی موجود تھے اسامہ بن زید جیسا اور زید بن حارثہ جیسا دونوں لیٹے ہوئے تو اس نے کہا ان قدموں میں بعض قدم بعض سے ملتے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے یہ سن کر بہت مسرور ہوئے اور یہ بات آپ کو اتنی بھلی لگی کہ آپ نے بی بی عائشہ جیسا کو بھی بتائی۔

## 10- باب ذِکْرُ أُسَامَةَ بْنِ

زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

1539 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ سَرَقَتْ، فَقَالُوا: مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا النَّبِيَّ ﷺ؟ فَلَمْ يَجْزِ أَحَدٌ أَنْ يُكَلِّمَهُ، فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ، فَقَالَ: (إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكَوهُ، وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ قَطَعُوهُ، لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتَ يَدَهَا).

حضرت اسامہ بن

زید جیسا کا تذکرہ

حضرت عائشہ جیسا نے فرمایا کہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے چوری کی تو لوگوں نے کہا کہ ”نبی کریم ﷺ سے اس کے متعلق کون عرض کرے گا؟ تو کوئی بھی اسکے بارے میں گفتگو کرنے کی جرأت نہیں کر رہا تھا تو اسامہ بن زید جیسا نے آپ سے بات کی تو آپ نے فرمایا بے شک بنی اسرائیل میں جب کوئی معزز شخص چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور اگر کوئی کمزور چوری کرتا تو اس کا ہاتھ کاٹ دیتے حالانکہ اگر فاطمہ بھی ایسا کرتی تو میں اس کا بھی ہاتھ



کاٹ دیتا۔

حضرت اسامہ بن زید فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ انہیں  
اور حسن و حسین کو گود میں لے کر کہا کرتے ”اے اللہ مجھے ان  
دونوں سے محبت ہے تو تو بھی ان سے محبت فرما“

حضرت عبداللہ بن

عمر رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ان  
سے فرمایا کہ عبداللہ نیک آدمی ہیں۔

حضرت عمار بن یاسر اور حذیفہ

بن یمان رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ شام کی مسجد  
میں ان کے پاس ایک نوجوان آکر بیٹھ گیا اس نے کہا اے اللہ  
عزوجل مجھے کوئی نیک ہم نشین عطا فرما تو حضرت ابو درداء نے  
پوچھا آپ کون ہیں انہوں نے جواب دیا میں کوفہ کا رہنے والا  
ہوں فرمایا کیا آپ میں وہ راز دار نہیں جو ایسے رازوں سے  
واقف ہیں جن کو ان کے سوا کوئی بھی نہیں جانتا یعنی حضرت  
حذیفہ رضی اللہ عنہ جواب دیا جی ہاں فرمایا کیا آپ لوگوں میں وہ نہیں  
جس کو اللہ عزوجل نے اپنے نبی کے کہنے پر شیطان سے محفوظ  
رکھا یعنی عمار میں نے کہا کیوں نہیں! فرمایا کیا آپ میں وہ نہیں  
جو مسواک والے ہیں جواب دیا کیوں نہیں فرمایا عبداللہ بن  
مسعود وائل اذانی و النہار اذا تجلی کو کس طرح پڑھتے ہیں  
جواب دیا والذکر و الانثی فرمایا لوگ ہمیشہ میرے پیچھے

1540 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَأْخُذُهُمُ وَالْحَسَنَ  
فَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ أَحِبَّهُمَا، فَإِنِّي أَحِبُّهُمَا).

11- بَابُ مَنَاقِبِ عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ عُمَرَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

1541 - عَنْ حَفْصَةَ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (إِنَّ عَبْدَ اللَّهِ رَجُلٌ  
صَالِحٌ).

12- بَابُ مَنَاقِبِ عَمَّارٍ وَحُذَيْفَةَ

بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

1542 - عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

أَنَّهُ جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ غُلَامٌ فِي مَسْجِدٍ بِالشَّامِ  
وَكَانَ قَدْ قَالَ: اللَّهُمَّ يَسِّرْ لِي جَلِيسًا صَالِحًا.  
فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَمَعْنُ أَنْتَ  
قَالَ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ. قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ -  
أَوْ مِنْكُمْ - صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي لَا يَعْلَمُهُ غَيْرُهُ  
يَعْنِي حُذَيْفَةَ. قَالَ قُلْتُ بَلَى. قَالَ: أَلَيْسَ  
فِيكُمْ - أَوْ مِنْكُمْ - الَّذِي أَجَارَهُ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ  
نَبِيِّهِ ﷺ يَعْنِي مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي عَمَّارًا.  
قُلْتُ: بَلَى. قَالَ: أَلَيْسَ فِيكُمْ - أَوْ مِنْكُمْ -  
صَاحِبُ السَّوَالِكِ أَوْ السَّرَارِ؟ قَالَ: بَلَى. قَالَ:  
كَيْفَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ يَقْرَأُ (وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى).

وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى) قَالَ: (وَالذَّكْرِ وَالْأُنْثَى).  
قَالَ مَا زَالَ بِي هَوْلًا حَتَّى كَادُوا يَسْتَلْزِمُونِي  
عَنْ شَيْئِي سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

13- باب مناقب أبي عبيدة

بن الجراح رضي الله عنه.

1543 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ لِكُلِّ أُمَّةٍ  
أَمِيْنًا، وَإِنَّ أَمِيْنَنَا أَيْهَا الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ  
الْجَرَّاحِ).

14- باب مناقب الحسن والحسين

رضي الله عنهما

1544 - حَدَّثَنَا صَدَقَةُ حَدَّثَنَا ابْنُ  
عُبَيْدَةَ حَدَّثَنَا أَبُو مُوسَى عَنِ الْحَسَنِ سَمِعَ أَبَا  
بَكْرَةَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَالْحَسَنُ إِلَى  
جَنْبِهِ، يَنْظُرُ إِلَى النَّاسِ مَرَّةً وَإِلَيْهِ مَرَّةً  
وَيَقُولُ (ابْنِي هَذَا سَيِّدٌ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُصْلِحَ  
بِهِ بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ).

1545 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: لَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَشْبَهَ بِالنَّبِيِّ ﷺ، مِنْ  
الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

1546 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،  
وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْمُحَرَّمِ، يَقْتُلُ الذُّبَابَ؟  
فَقَالَ: أَهْلُ الْعِرَاقِ يَسْأَلُونَ عَنِ الذُّبَابِ.

پڑتے رہتے ہیں اور مجھے اس سے ہٹا دینا چاہتے ہیں جو میں  
نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

حضرت ابو عبیدہ بن

جراح رضی اللہ عنہ کے فضائل

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا ہر امت کے لیے ایک امین ہوتا ہے اور ہمارا  
امین حضرت ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ ہیں۔

حضرت حسن و

حسین رضی اللہ عنہما کے فضائل

حضرت براء بن عازب سے روایت ہے آپ فرماتے  
ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے حسن بن علی  
رضی اللہ عنہما آپ کے شانہ مبارک پر بٹھایا ہوا ہے اور آپ فرما رہے  
ہیں بے شک یہ میرا بیٹا سردار ہے اور عنقریب اللہ اس کی برکت  
سے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں کے درمیان صلح کرادے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے زیادہ نبی کریم ﷺ کے مشابہ کوئی شخص نہ  
تھا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے کسی  
شخص نے حالت احرام میں کبھی مارنے کے بارے میں پوچھا تو  
انہوں نے فرمایا اہل عراق کبھی کے بارے میں تو پوچھتے ہیں

وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ ابْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (هُمَا زَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا).

15- بَابُ ذِكْرِ ابْنِ عَبَّاسٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

1547 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: ضَمَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى صَدْرِهِ وَقَالَ:  
(اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي الْحِكْمَةَ).

1548 - وَفِي رَوَايَةٍ: (اللَّهُمَّ عَلِّمْنِي

الْكِتَابَ).

16- بَابُ مَنَاقِبِ خَالِدِ

بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1549 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ نَعَى زَيْدًا وَجَعْفَرًا وَابْنَ رَوَاحَةَ  
وَذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ. ثُمَّ قَالَ:  
فَأَخَذَهَا يَغْنَى الرَّايَةَ، سَيْفٌ مِنْ سُيُوفِ اللَّهِ  
حَتَّى فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ.

17- بَابُ مَنَاقِبِ سَالِمِ مَوْلَى

أَبِي حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1550 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
(اسْتَقْرِئُوا الْقُرْآنَ مِنْ أَرْبَعَةٍ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
مَسْعُودٍ، فَبَدَأَ بِهِ، وَسَالِمٌ مَوْلَى أَبِي حُذَيْفَةَ،

حالا تک انہوں نے نواسہ رسول کو شہید کر دیا تھا جبکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ دونوں دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

حضرت عبداللہ بن

عباس رضی اللہ عنہ کا تذکرہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے اپنے سینے سے لگا کر فرمایا اے اللہ اسے حکمت سکھا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک اور روایت میں یوں ہے اے اللہ اس کتاب کا علم عطا فرما۔

حضرت خالد بن

ولید رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت زید، حضرت جعفر اور حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہم کے شہید ہونے کی خبر لوگوں سے بیان کر دی حضرت انس رضی اللہ عنہ نے باقی حدیث (۶۳۹) بیان کی ہے جو پہلے گزر چکی ہے پھر آپ نے فرمایا اس کو یعنی جھنڈے کو اللہ کی تلواروں میں سے ایک تلوار نے لے لیا یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو فتح دی۔

حضرت ابو حذیفہ کے آزاد کردہ غلام

سالم بن معقل رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قرآن پاک چار آدمیوں سے پڑھو عبداللہ بن مسعود ان سے ابتدا فرمائی اور سالم مولیٰ ابو حذیفہ، ابی بن کعب اور معاذ بن جبل رضی اللہ عنہم۔

وَأَيُّ بَنِي كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ).

18- باب فضل عائشة رضي الله عنها

1551 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

اسْتَعَارَتْ مِنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قِلَادَةً

فَهَلَكَتْ. فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَاسًا مِنْ

أَصْحَابِهِ فِي طَلَبِهَا. فَأُذِرَ كَثُفُ الصَّلَاةِ. فَصَلُّوا

بِغَيْرِ وُضُوءٍ. فَلَمَّا أَتَوْا النَّبِيَّ ﷺ شَكُّوا ذَلِكَ

إِلَيْهِ. فَتَزَلَّتْ آيَةُ التَّيْمِمِ. ثُمَّ ذَكَرَ بَاقِي

الْحَدِيثِ. وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ التَّيْمِمِ.

19. مَنَاقِبُ الْأَنْصَارِ

1552 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ يَوْمٌ بُعِثَ يَوْمًا قَدَّمَهُ اللَّهُ

لِرَسُولِهِ ﷺ فَقَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَدْ افْتَرَقَ

مَلَأُوهُمْ، وَقُتِلَتْ سَرَوَاتُهُمْ، وَجُرِّحُوا، فَقَدَّمَهُ

اللَّهُ لِرَسُولِهِ ﷺ فِي دُخُولِهِمْ فِي الْإِسْلَامِ.

20- باب قول النبي ﷺ (لَوْلَا

الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ مِنَ الْأَنْصَارِ)

1553 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْلَا الْهَجْرَةُ لَكُنْتُ أَمْرًا مِنَ

الْأَنْصَارِ)

21- باب حب الأنصار من الإيمان

1554 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے فضائل

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت  
اسما رضی اللہ عنہا سے ایک ہار عاریتاً لیا تھا لیکن وہ گم ہو گیا تو رسول اللہ  
ﷺ نے اس کو تلاش کرنے کے لیے اپنے چند اصحاب کو روانہ  
فرمایا پس نماز کا وقت ہو گیا تو ان لوگوں نے بغیر وضو کے نماز  
پڑھ لی پھر جب نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو اس  
بات کی شکایت کی تو اس وقت آیت تیمم نازل ہوئی پھر باقی  
حدیث (۲۲۳) بیان کی پہلے کتاب تیمم میں گزر چکی ہے۔

انصار کے مناقب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
بعثت کادن وہ تھا جس کو اللہ اپنے رسول کی خاطر اس کو پہلے ہی  
واقع کر دیا تھا جب آپ مدینے شریف تشریف لائے تو ان کی  
جماعتیں منتشر تھیں اور ان کے بعض سردار مارے گئے تھے جبکہ  
بعض زخمی تھے گویا اللہ کے رسول ﷺ کی تشریف آوری سے  
پہلے اس دن کو واقع کر دیا کہ وہ لوگ اسلام قبول کر لیں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالی شان: اگر ہجرت نہ

ہوتی تو میں انصار سے ہوتا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے فرمایا اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں انصار کا ایک فرد ہوتا۔

انصار کی محبت ایمان کی نشانی ہے

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْأَنْصَارُ لَا يُحِبُّهُمْ إِلَّا الْمُؤْمِنُونَ، وَلَا يُبْغِضُهُمْ إِلَّا مُنَافِقٌ، فَمَنْ أَحَبَّهُمْ أَحَبَّهُ اللَّهُ، وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ أَبْغَضَهُ اللَّهُ).

کریم ﷺ نے فرمایا انصار سے محبت نہیں رکھے گا مگر مومن اور ان سے عداوت نہیں رکھے گا مگر منافق جو ان سے محبت کرے اللہ عزوجل اس سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ عزوجل اس سے عداوت رکھے گا۔

## 22- باب قول النبي ﷺ لِلْأَنْصَارِ أَنْتُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ

1555 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى النَّبِيُّ ﷺ النِّسَاءَ وَالصَّبِيَّانَ مُقْبِلِينَ مِنْ عُرُسٍ - فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مُمِلاً، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ أَنْتُمْ مِنْ أَحَبِّ النَّاسِ إِلَيَّ). قَالَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

انصار کے متعلق ارشاد نبوی کہ ”تم مجھے سب لوگوں سے زیادہ محبوب ہو“ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ایک مرتبہ (انصاری) بعض عورتوں اور بچوں کو شادی سے واپس آتے ہوئے دیکھا تو نبی کریم ﷺ کھڑے ہو گئے اور فرمانے لگے اللہ عزوجل گواہ ہے تم لوگ مجھے محبوب ترین ہو آپ نے تین مرتبہ یہی فرمایا۔

1556 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي رَوَايَةٍ، قَالَ: جَاءَتْ امْرَأَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهَا صَبِيٌّ لَهَا، فَكَلَّمَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنَّكُمْ أَحَبُّ النَّاسِ إِلَيَّ)، مَرَّتَيْنِ.

حضرت انس ہی سے روایت ہے میں فرمایا کہ ایک انصاری عورت اپنے بچے کے ہمراہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی رسول اللہ ﷺ نے اس سے گفتگو کرتے ہوئے دو مرتبہ فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم لوگ مجھے محبوب ترین ہو۔

1557 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتِ الْأَنْصَارُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لِكُلِّ نَبِيٍّ أَتْبَاعٌ، وَإِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاكَ، فَادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ أَتْبَاعَنَا مِنَّا. فَدَعَا بِهِ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ انصار بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئے کہ ہر نبی کے پیروکار ہوتے ہیں اور ہم نے بے شک آپ کی پیروی کی ہے اب دعا کیجیے کہ ہمارے پیروکار بھی ہماری اتباع کریں تو آپ نے ان کے متعلق دعا فرمائی۔

## 23- باب فضل دور الأنصار

1558 - عَنْ أَبِي حَمِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

انصار کے گھرانوں کی فضیلت

حضرت ابو حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے

بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بے شک انصار میں بہترین گھرانہ پھر وہ حدیث (۷۵۴) جو پہلے گزر بیان کی پھر راوی نے کہا حضرت سعد بن عبادہ نے نبی کریم ﷺ سے عرض کی آپ نے انصار کے گھرانوں کی فضیلت تو بیان فرمادی لیکن ہمیں آخر میں رکھا ہے فرمایا کیا تمہیں یہ بات کافی نہیں کہ تم اچھوں میں ہو۔

نبی کریم ﷺ کی انصار کو نصیحت صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات ہو

حضرت اسید بن جفر جیٹو سے روایت ہے کہ انصار کے ایک شخص بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے عامل کیوں نہیں بناتے تو آپ نے فرمایا عنقریب میرے بعد تم دیکھو گے کہ دوسرے کو ترجیح دی جا رہی ہے تو صبر کرنا یہاں تک کہ حوض کوثر پر مجھ سے ملاقات ہو۔

حضرت انس جیٹو سے ایک روایت میں ہے کہ ”تم سے حوض کوثر پر ملنے کا وعدہ ہے۔“

اللہ عزوجل کا فرمان ”اپنی جانوں پر ان کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو“

حضرت ابو ہریرہ جیٹو سے روایت ہے ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اپنی زوجہ مطہرات سے کھانا لانے کے لیے بھیجا انہوں نے جواب دیا ہمارے پاس پانی کے سوا کچھ بھی نہیں ہے پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے ساتھ لے جانے والا یا اس کی میزبانی کرنے والا کون ہے انصار میں سے ایک شخص عرض گزار ہوئے

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ) قَدْ كَرَّ الْحَدِيثُ، وَقَدْ تَقَدَّمَ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عِبَادَةَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا رَسُولَ اللَّهِ خَيْرَ دُورِ الْأَنْصَارِ قُبْعِلْنَا آخِرًا، فَقَالَ: (أَوْ لَيْسَ بِحَسْبِكُمْ أَنْ تَكُونُوا مِنَ الْخَيَارِ)۔

24- باب قول النبي ﷺ لِلْأَنْصَارِ (اصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)

1559 - عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا تَسْتَعْبِلُنِي كَمَا اسْتَعْبَلْتَ فُلَاكَ؟ قَالَ: (سَتَلْقَوْنَ بَعْدِي أَثَرَهُ فَاصْبِرُوا حَتَّى تَلْقَوْنِي عَلَى الْحَوْضِ)۔

1560 - وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ: (وَمَوْعِدُكُمْ الْحَوْضُ)۔

25- باب: قول الله عز وجل: (وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ)

1561 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثَ إِلَى نِسَائِهِ فَقُلْنَ: مَا مَعَنَا إِلَّا الْهَامُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ يَضُمُّ أَوْ يُضِيفُ هَذَا)، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ: أَنَا، فَاذْطَلَقَ بِهِ إِلَى امْرَأَتِهِ، فَقَالَ: أَكْرِمِي ضَيْفَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: مَا



عِنْدَنَا إِلَّا قُوْتُ صَبْيَانِي. فَقَالَ هَيْئِي طَعَامَكَ، وَأَصْبِحِي سِرَاجَكَ، وَتَوِّمِي صَبْيَانَكَ إِذَا أَرَاكُوا عَشَاءً. فَهَيَّأَتْ طَعَامَهَا، وَأَصْبَحَتْ سِرَاجَهَا. وَتَوَمَّتْ صَبْيَانَهَا، ثُمَّ قَامَتْ كَأَنَّهَا تُصْلِحُ سِرَاجَهَا فَأُظْفَأَتْ، فَجَعَلَ يُرِيَانِهِ أَنَّهَا يَأْكُلَانِ فَبَاتَا طَاوِيَيْنِ، فَلَمَّا أَصْبَحَ، عَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (ضَحِكَ اللَّهُ اللَّيْلَةَ، أَوْ عَجَبَ مِنْ فَعَالِكُنَا) فَأَنْزَلَ اللَّهُ {وَيُؤْتِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقِ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ}.

کہ میں اسکی میزبانی کروں گا پس وہ اپنی زوجہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ رسول اللہ ﷺ کے مہمان کی خوب خاطر مد رات کرنا وہ کہنے لگیں ہمارے گھر میں تو صرف بچوں کا کھانا ہے۔ انصاری کہنے لگے تم کھانا تیار کر کے چراغ جلا دینا اور جب بچے کھانا مانگیں تو انہیں بہلا کر سلا دینا چنانچہ ان کی بیوی نے کھانا تیار کر کے چراغ روشن کیا اور بچوں کو سلا دیا پھر اس طرح انہیں جیسے چراغ درست کر رہی ہوں اور چراغ بجھا دیا پس یہ دونوں بھی مہمان کے ساتھ یوں ظاہر کرتے رہے کہ گویا وہ بھی کھانا کھا رہے ہوں حالانکہ وہ دونوں ساری رات بھوکے رہے جب صبح کے وقت وہ صبحی رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا تم دونوں کے رات کے کام سے اللہ عزوجل بہت خوش ہے پھر اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ”اپنی جانوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں اگرچہ انہیں شدید محتاجی ہو اور جو اپنے نفس کے لالچ سے بچایا گیا تو وہی کامیاب ہیں۔“

## 26- باب قول النبي ﷺ: (اقْبَلُوا مِنْ

مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ)

1562 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: مَرَّ أَبُو بَكْرٍ وَالْعَبَّاسُ - رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِمَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ الْأَنْصَارِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُمْ يَبْكُونَ، فَقَالَ: مَا يُبْكِيكُمْ قَالُوا:

ذَكَرْنَا مَجْلِسَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَّا، فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ بِذَلِكَ، قَالَ: فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَقَدْ عَصَبَ عَلَى رَأْسِهِ حَاشِيَةً بُرْدٍ قَالَ:

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارکہ احسان کرنے والوں کی قدر کرو اور ان میں سے جو خطا کار ہیں ان سے درگزر کرو حضرت انس بن مالک فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما کا گزر انصار کی مجالس میں سے کسی مجلس سے ہوا کہ وہ رو رہے تھے پوچھا آپ کس بات پر رو رہے ہیں جواب دیا کہ ہمیں اپنی مجلسوں میں نبی کریم ﷺ کا بیٹھنا یاد آ رہا ہے یہ سن کر وہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے اور آپ کو صورت حال عرض کی حضرت انس نے فرمایا کہ پھر نبی کریم ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ نے چادر کا ایک سر اسر مبارک پر پٹی کی

فَصَعِدَ الْيَنْبَرُ، وَلَمْ يَضَعْهُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمَ، فَحَيَّدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَوْصِيكُمْ بِالْأَنْصَارِ، فَإِنَّهُمْ كَرِشِي وَعَيْبَتِي، وَقَدْ قَضُوا الَّذِي عَلَيْهِمْ، وَبَقِيَ الَّذِي لَهُمْ، فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ).

طرح باندھ لیا پھر آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے بس یہ منبر پر آپ کا آخری دفعہ جلوہ فرمانا تھا اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا میں تمہیں انصار کے بارے میں نیک سلوک کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میرے جان و جگر ہیں انہوں نے ان پر جو واجب تھا وہ ادا کر دیا اور ان کا حق باقی رہ گیا لہذا تم احسان کرنے والوں کی نیکی قبول کر اور جو ان میں خطا کا رہیں ان سے درگزر کرو۔

1563 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ، مُتَعَطِّفًا بِهَا عَلَى مَنْكَبَيْهِ، وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ دَسَمَاءُ، حَتَّى جَلَسَ عَلَى الْيَنْبَرِ، فَحَيَّدَ اللَّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَمَّا بَعْدُ أَيُّهَا النَّاسُ، فَإِنَّ النَّاسَ يَكْفُرُونَ، وَتَقِلُّ الْأَنْصَارُ، حَتَّى يَكُونُوا كَالْبِلْحِ فِي الطَّعَامِ، فَمَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ أَمْرًا يَضُرُّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعُهُ، فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ، وَيَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے دونوں کندھوں پر چادر اوڑھ رکھی تھی اور اس حال میں آپ باہر تشریف لائے آپ کے سر مبارک پر ایک چکنے کپڑے کی پٹی بندھی ہوئی تھی یہاں تک کہ آپ منبر پر جلوہ فرما ہوئے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے لوگو لوگ تو بڑھتے چلے جائیں گے مگر انصار کم ہوتے جائیں گے یہاں تک کہ کھانے میں نمک کے برابر رہ جائیں گے تم میں سے جس کو بھی اختیار ملے جس کے ذریعے وہ کسی کو نفع یا نقصان پہنچا سکے تو اس کو چاہیے کہ انصار کے احسان کرنے والوں کی قدر کرے اور برے کے قصور سے درگزر کرے۔

حضرت سعد بن

معاذ رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ سعد بن معاذ کی وفات کے وقت عرش الہی مل گیا۔

27- باب مناقب سعد بن

معاذ رضی اللہ عنہ

1564 - عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (اهْتَرَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ).

## 28- باب مناقب أبي بن

كعب رضي الله عنه

1565 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي: (إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْرَأَ عَلَيْكَ: {لَمْ يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ} قَالَ: وَسَمَّانِي، قَالَ: (نَعَمْ) فَبَكَى.

## 29- باب مناقب زيد بن

ثابت رضي الله عنه

1566 - عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ الْقُرْآنَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ أَرْبَعَةً، كُلُّهُمْ مِنْ الْأَنْصَارِ: أَبِي، وَمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَأَبُو زَيْدٍ، وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ. قُلْتُ لِأَنَسٍ: مَنْ أَبُو زَيْدٍ؟ قَالَ: أَحَدُ عُمُومَتِي.

## 30- باب مناقب أبي طلحة

رضي الله عنه

1567 - عَنْ أَنَسِ بْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْهَزَمَ النَّاسُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَبُو طَلْحَةَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ مُجَوِّبٌ بِهِ عَلَيْهِ بِحَقْفَةٍ لَهُ، وَكَانَ أَبُو طَلْحَةَ رَجُلًا رَامِيًا شَدِيدَ الْقِدِّ، يَكْسِرُ يَوْمَئِذٍ قَوْسَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا، وَكَانَ الرَّجُلُ يَمُرُّ مَعَهُ الْجُعْبَةُ مِنَ النَّبْلِ فَيَقُولُ:

## حضرت ابی بن

کعب رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا بے شک اللہ عزوجل نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں سورہ لم یکن تمہیں پڑھ کر سناؤں عرض کیا کیا میرا نام لیا ہے؟ فرمایا ”ہاں“ تو حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ رونے لگے۔

## حضرت زید بن

ثابت رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں جن چار افراد نے قرآن جمع کیا ہوا تھا وہ چاروں ہی انصاری تھے۔ حضرت ابی حضرت معاذ بن جبل، حضرت ابو زید اور حضرت زید بن ثابت حضرت انس سے پوچھا گیا کہ یہ ابو زید کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ وہ میرے ایک چچا ہیں۔

## حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ

کے مناقب

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ احد میں جب لوگ نبی کریم ﷺ کو چھوڑ کر دوڑ نکل گئے تھے تو حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کے لیے ڈھال بنے ہوئے تھے اور وہ بڑے تیر انداز اور ان کے کمان کی تانت بڑی سخت تھی اس دن ان کی دو یا تین کمائیں ٹوٹی تھیں جب کوئی تیروں سے بھرا ہوا ترکشے کر ادھر آ نکلتا تو آپ فرماتے سب تیر ابو طلحہ کے آگے ڈال دو

(اُنْشُرَهَا لِأَبِي طَلْحَةَ). فَأَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ  
يَنْظُرُ إِلَى الْقَوْمِ، فَيَقُولُ أَبُو طَلْحَةَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ  
يَا أَبَا أَنْتَ وَأُمِّي، لَا تُشْرِفْ يُصِيبُكَ سَهْمٌ مِنْ  
سِهَامِ الْقَوْمِ، تَحْرِي دُونَ تَحْرِيكَ، وَلَقَدْ رَأَيْتُ  
عَائِشَةَ بِنْتَ أَبِي بَكْرٍ وَأُمَّ سُلَيْمٍ، وَإِنَّهُمَا  
لَمُشِيرَتَانِ، أَرَى خَدَمَ سَاقِيَهُمَا، تُنْقِزَانِ  
الْقُرْبَ عَلَى مُثَوْنِيهِمَا، تُفْرِغَانِيهِ فِي أَفْوَاهِ  
الْقَوْمِ، ثُمَّ تَرْجِعَانِ فَتَبْلَايُهُمَا، ثُمَّ تَجْبِيَانِ  
فَتُفْرِغَانِيهِ فِي أَفْوَاهِ الْقَوْمِ، وَلَقَدْ وَقَعَ السَّيْفُ  
مِنْ يَدَيَّ أَبِي طَلْحَةَ، إِمَّا مَرَّتَيْنِ، وَإِمَّا ثَلَاثًا.

ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ سر اونچا کر کے کافروں کو دیکھنے گئے تو  
حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا نبی اللہ ﷺ میرے  
ماں باپ آپ پر قربان اپنا سر اونچا کر کے نہ دیکھیں مبادا آپ  
ﷺ کو کافروں کا کوئی تیر لگ جائے حضور ﷺ آپ پر قربان  
ہونے کے لیے میں حاضر ہوں اور میں نے اس جنگ میں بی بی  
عائشہ اور بی بی ام سلیم کو دیکھا کہ اپنے دامن کو اٹھائے ہوئے  
ہیں کہ پیروں میں پازیب بھی نظر آتے تھے دونوں اپنی پیٹھ پر  
مشکیں بھر بھر کر لا رہی تھیں اور پیاسے مسلمانوں کو پانی پلا کر  
لوٹ جاتیں اور پھر جانا داپس پانی لے کر آنا اور پیاسوں کو پلانا  
یہی ان کا معمول تھا۔ اس دن حضرت ابو طلحہ کے ہاتھ سے دو یا  
تین مرتبہ تلوار گر گئی تھی۔

### 31- باب مناقب عبد الله

بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1568 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ  
لِأَحَدٍ يَمْشِي عَلَى الْأَرْضِ: إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ  
الْجَنَّةِ، إِلَّا لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: وَفِيهِ  
كَرِّكَتُ هَذِهِ الْآيَةِ: {وَشَهِدَ شَهِدٌ مِنْ بَنِي  
إِسْرَائِيلَ}.

1569 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رُؤْيَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ  
فَقَصَصْتُهَا عَلَيْهِ، وَرَأَيْتُ كَأَنِّي فِي رَوْضَةٍ - ذَكَرَ  
مِنْ سَعْنِهَا وَخُضْرَتِهَا - وَسَطُهَا عَمُودٌ مِنْ

### حضرت عبد اللہ بن

### سلام رضی اللہ عنہ کے مناقب

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی  
کریم ﷺ کو زمین پر چلنے والے کسی شخص کے بارے میں یہ  
فرماتے نہ سنا کہ وہ جنتی ہے سوائے عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اور  
یہ آیت اسی بارے میں نازل ہوئی "اور بنی اسرائیل سے ایک  
شخص نے گواہی دی"۔

حضرت عبد اللہ بن سلام فرماتے ہیں کہ میں نے عہد  
نبوی ﷺ میں ایک خواب دیکھا جو میں نے آپ سے بیان کیا  
"میں نے دیکھا کہ میں ایک باغ میں ہوں جو وسیع و عریض اور  
سرسبز و شاداب ہے اس باغ کے بیچ میں لوہے کا ایک ستون

ہے جس کا نچلا حصہ زمین میں جبکہ اوپر والا آسمانوں میں ہے  
 اوپر والے حصے میں ایک کنڈی ہے مجھ سے کہا گیا اس پر چڑھ  
 جاؤ میں نے کہا اس پر کس طرح چڑھ سکتا ہوں پس میرے  
 پاس ایک غلام آیا اس نے پیچھے سے میرے کپڑے سمیٹے تو میں  
 چڑھنے لگا یہاں کہ اوپر چڑھ گیا اور میں نے کنڈی کو پکڑ لیا مجھ  
 سے کہا گیا اسے مضبوطی سے پکڑنا جب میں بیدار ہوا تو وہ کنڈ  
 گویا میرے ہاتھ میں تھا میں نے یہ خواب نبی کریم ﷺ سے  
 بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ باغ تو دین اسلام ہے اور  
 کنڈ اسلام کی رسی ہے اور تم اپنی موت کے وقت تک اسلام پر  
 قائم رہو گے۔

نبی کریم ﷺ کا بی بی خدیجہ سے  
 نکاح اور ان کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ مجھے نبی کریم ﷺ کی  
 کسی بی بی پر اتنا رشک نہ آیا جتنا حضرت خدیجہ پر حالانکہ میں  
 نے انہیں دیکھا بھی نہیں ہے لیکن نبی کریم ﷺ کثرت سے ان  
 کا ذکر فرماتے تھے اور جب بکری ذبح فرماتے تو اس کے اعضاء  
 کو کاٹ کر بی بی خدیجہ کی سہیلیوں کو بھیجتے اور کبھی میں یہ عرض  
 کرتی کہ دنیا میں گویا خدیجہ جی جی کے سوا کوئی عورت ہی نہیں تو  
 آپ فرماتے وہ ایسی ہی تھیں وہ ایسی ہی تھیں اور میری اولاد بھی  
 ان ہی سے ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نبی کریم ﷺ کی بارگاہ  
 میں جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض گزار ہوئے یہ خدیجہ آ رہی ہیں  
 جو ایک برتن لے کر آ رہی ہیں اس میں سالن یا کھانے یا پینے کی

حَدِيدٍ، أَسْفَلُهُ فِي الْأَرْضِ وَأَعْلَاهُ فِي السَّمَاءِ فِي  
 أَغْلَاةٍ عُرْوَةٌ فَقِيلَ لِي: ارْقَهُ. قُلْتُ: لَا  
 أَسْتَطِيعُ. فَأَتَانِي مِنْصَفٌ، فَرَفَعَ ثِيَابِي مِنْ  
 خَلْفِي، فَرَقِيتُ حَتَّى كُنْتُ فِي أَغْلَاهَا، فَأَخَذْتُ  
 بِالْعُرْوَةِ، فَقِيلَ لِي: اسْتَنْسِكَ، فَاسْتَيْقَظْتُ  
 وَإِنَّهَا لَفِي يَدِي، فَقَصَصْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
 (تِلْكَ الرُّوضَةُ الْإِسْلَامُ، وَذَلِكَ الْعَبُودُ عَمُودُ  
 الْإِسْلَامِ، وَتِلْكَ الْعُرْوَةُ عُرْوَةُ الْوُثْقَى، فَأَنْتَ  
 عَلَى الْإِسْلَامِ حَتَّى تَمُوتَ).

32- باب تزويج النبي ﷺ خديجة،

وَفَضْلُهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

1570 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
 قَالَتْ: مَا غُرْتُ عَلَى أَحَدٍ مِنْ نِسَاءِ النَّبِيِّ ﷺ  
 مَا غُرْتُ عَلَى خَدِيجَةَ، وَمَا رَأَيْتُهَا، وَلَكِنْ كَانَ  
 النَّبِيُّ ﷺ يُكَبِّرُ ذِكْرَهَا، وَرُبَّمَا ذَبَحَ الشَّاةَ، ثُمَّ  
 يَقْطَعُهَا أَغْضَاءً، ثُمَّ يَبْعَثُهَا فِي صَدَائِعِ  
 خَدِيجَةَ، فَرُبَّمَا قُلْتُ لَهُ: كَأَنَّهُ لَمْ يَكُنْ فِي  
 الدُّنْيَا امْرَأَةٌ إِلَّا خَدِيجَةُ، فَيَقُولُ: (إِنَّهَا كَانَتْ،  
 وَكَانَتْ، وَكَانَ لِي مِنْهَا وَلَدٌ)

1571 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: أَتَى جِبْرِيلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ هَذِهِ خَدِيجَةُ قَدْ أَتَتْ مَعَهَا إِنَاءٌ فِيهِ إِدَامٌ



أَوْ طَعَامٍ أَوْ شَرَابٍ. فَإِذَا هِيَ أَتَتْكَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَبِّهَا وَمِنِّْي، وَبَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَعَبَ فِيهِ وَلَا نَصَبَ. 1572 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: اسْتَأْذَنْتُ هَالَةَ بِنْتَ خُوَيْلِدٍ أُخْتُ خَدِيجَةَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَعَرَفَ اسْتِئْذَانَ خَدِيجَةَ فَأَرْتَاعَ لِيَذْلِكَ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ هَالَةَ). قَالَتْ: فَغَرِثْتُ فَقُلْتُ: مَا تَذْكُرُ مِنْ عَجُوزٍ مِنْ عَجَائِزِ قُرَيْشٍ، تَمْرَاءُ الشُّدْقَيْنِ، هَلَكْتُ فِي الدَّهْرِ، قَدْ أَبْدَلَكَ اللَّهُ خَيْرًا مِنْهَا.

چیزیں ہیں جب وہ آئیں تو انہیں ان کے رب کا اور میرا سلام کہئے اور انہیں جنت میں موتی کے محل کی بشارت دیجیے جس میں نہ تو شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہن ہالہ بنت خویلد نے رسول اللہ ﷺ سے اندر آنے کی اجازت مانگی تو آپ ﷺ نے بی بی خدیجہ کا گمان فرمایا پس آپ کا بچہ لگے پھر فرمایا ”اے اللہ عزوجل یہ تو ہالہ ہیں“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں مجھے رشک آیا اور میں نے عرض کیا ”آپ قریش کی ایک سرخ رخساروں والی بوڑھی عورت کو اتنا یاد کرتے ہیں جنہیں فوت ہوئے بھی ایک زمانہ بیت گیا اور اللہ عزوجل نے آپ کو اس کا بہترین نعم البدل عطا نہیں کر دیا ہے؟“

### ہند بن عتبہ رضی اللہ عنہما کا ذکر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ہند بن عتبہ رضی اللہ عنہما آئیں اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ ایک وقت روئے زمین پر کوئی ایسا گھرانہ نہ تھا جس کی ذلت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ محبوب تھی لیکن آج روئے زمین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں جس کی عزت مجھے آپ کے گھرانے سے زیادہ عزیز ہو باقی حدیث پہلے گزر چکی ہے۔

### حضرت زید بن عمرو بن

### نقیل رضی اللہ عنہ کی حدیث

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی

### 33- باب ذِکْرِ هِنْدِ بِنْتِ عُتْبَةَ

1573 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَتْ هِنْدُ بِنْتُ عُتْبَةَ، قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ أَهْلِ خِבَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَذِلُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، ثُمَّ مَا أَصْبَحَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَهْلُ خِبَاءٍ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ يَعِزُّوا مِنْ أَهْلِ خِبَائِكَ، وَبِاقِي الْحَدِيثِ قَدْ تَقَدَّمَ.

### 34- باب حَدِيثِ زَيْدِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ

### نُقَيْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

1574 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ



عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَ زَيْدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ  
نُفَيْلٍ بِأُسْفَلِ بَلَدِ خ. قَبْلَ أَنْ يَنْزَلَ عَلَى  
النَّبِيِّ ﷺ الْوَحْيُ فَقَدِمَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ سَفَرَةٌ  
فَأَبَى أَنْ يَأْكُلَ مِنْهَا ثُمَّ قَالَ زَيْدٌ: إِنِّي لَسْتُ  
أَكُلُ مِمَّا تَذْبَحُونَ عَلَى أَنْصَابِكُمْ، وَلَا أَكُلُ إِلَّا  
مَا ذَكَرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ. وَأَنَّ زَيْدَ بْنَ عَمْرٍو كَانَ  
يَعِيبُ عَلَى قُرَيْشٍ ذَبَائِحَهُمْ، وَيَقُولُ: الشَّاةُ  
خَلَقَهَا اللَّهُ، وَأَنْزَلَ لَهَا مِنَ السَّمَاءِ الْمَاءَ،  
وَأَنْبَتَ لَهَا مِنَ الْأَرْضِ، ثُمَّ تَذْبَحُونَهَا عَلَى  
غَيْرِ اسْمِ اللَّهِ، إِنَّكَارَ ذَلِكَ وَإِعْظَاءَ مَالِهِ.

کریم ﷺ کی نزول وحی سے پہلے زید بن عمرو بن نفیل سے  
بلد ح کے دامن میں ملاقات ہوئی جب نبی کریم ﷺ کے حضور  
دستر خوان بچھایا گیا تو آپ نے تناول فرمانے سے انکار کر دیا  
پھر زید رضی اللہ عنہ نے بھی کہا میں بھی اس میں سے نہیں کھایا کرتا جسے تم  
بتوں کے نام پر ذبح کرتے ہو میں تو صرف اس چیز کو کھاتا ہوں  
جس پر بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لیا گیا ہو نیز زید بن عمرو  
قریش کے زبیحہ کو پسند نہیں کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ  
بکری کو خدا نے پیدا کیا اس نے آسمان سے اس کے لیے پانی  
اتارا زمین میں اس کے لیے چارہ اگایا پھر تم اسے غیر کا نام لے  
کر ذبح کرتے ہو وہ اس کو بڑا گناہ سمجھتے ہوئے اس کا انکار کیا  
کرتے تھے۔

### 35- باب أَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ

1575 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَلَا مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَخْلِفُ  
إِلَّا بِاللَّهِ). فَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَخْلِفُ بِأَبَائِهَا،  
فَقَالَ: (لَا تُخَيَّفُوا بِأَبَائِكُمْ).

زمانہ جاہلیت  
حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ نبی  
کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو قسم اٹھانا  
چاہے وہ اللہ عزوجل کے سوا کسی کی نہ اٹھائے۔

1576 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا  
الشَّاعِرُ، كَلِمَةُ لَبِيدٍ: أَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللَّهَ  
بَاطِلٌ، وَكَأَدُ أُمَيَّةَ بْنِ أَبِي الصَّلْتِ أَنْ يُسْلِمَ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سب سے سچی  
بات جو لبید شاعر نے کہی ہے آگاہ رہو کہ اللہ عزوجل کے سوا ہر  
چیز فانی ہے اور قریب تھا لبید بن ابواصلت مسلمان ہو  
جاتا۔

### 36- باب: مَبْعَثُ النَّبِيِّ ﷺ

1577 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: أُنْزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ ابْنُ

رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا بیان  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب رسول  
اللہ ﷺ پر وحی نازل ہوئی تو آپ کی عمر مبارک چالیس سال تھی

پھر آپ ۱۳ سال مکہ مکرمہ میں رہے پھر جب آپ کو ہجرت کا حکم دیا گیا تو آپ ﷺ مدینہ شریف ہجرت فرما گئے اور وہاں دس سال رہنے کے بعد وفات پا گئے۔

نبی کریم ﷺ اور آپ کے اصحاب پر  
مشرکین مکہ کا ظلم

حضرت ابن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ مشرکین نے جو سب سے برابر تاد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیا مجھے اس کے بارے میں بتائیے؟ انہوں نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ حجر کعبہ میں نماز پڑھ رہے تھے کہ عقبہ بن ابی معیط آیا اور اس نے آپ کی گردن میں کپڑا ڈال کر پوری طاقت کے ساتھ گھاٹھوٹا شروع کر دیا اسی دوران حضرت ابو بکر آئے اور کندھوں سے کپڑا کر ڈھکیل دیا اور نبی کریم ﷺ سے دور کر دیا اور فرمایا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ عزوجل ہے۔

جنات کا ذکر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کو کس نے بتایا کہ رات کو جنوں نے آپ کی زبانی قرآن پاک سنا؟ انہوں نے جواب دیا کہ ایک درخت نے آپ کو ان کی اطلاع دی تھی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک برتن میں وضو اور حاجت کے لیے پانی اٹھائے ہوئے باقی حدیث (۱۲۴) گزر چکی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت میں کچھ اضافے کے ساتھ ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے پاس نہر نصیبین کے

أَرْبَعِينَ سَنَةً، فَكَتَفَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ سَنَةً، ثُمَّ أَمَرَ بِالْهَجْرَةِ، فَهَاجَرَ إِلَى الْمَدِينَةِ، فَكَتَفَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ، ثُمَّ تُوُفِيَ ﷺ.

37- باب مَا لَقِيَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ  
مِنَ الْمُشْرِكِينَ بِمَكَّةَ

1578 - عَنْ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَدْ سُئِلَ عَنْ أَشَدِّ مَا صَنَعَهُ الْمُشْرِكُونَ بِالنَّبِيِّ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي حَجْرِ الْكَعْبَةِ، إِذْ أَقْبَلَ عُقْبَةُ بْنُ أَبِي مُعَيْطٍ، فَوَضَعَ ثَوْبَهُ فِي عُنُقِهِ، فَخَنَقَهُ خَنْقًا شَدِيدًا، فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى أَخَذَ بِمَنْكِبِهِ، وَدَفَعَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: {أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ}.

38- باب ذِكْرِ الْحِجْنِ

1579 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ: مَنْ أَدْنَى النَّبِيِّ ﷺ بِالْحِجْنِ لَيْلَةً اسْتَمَعُوا الْقُرْآنَ؟ فَقَالَ: إِنَّهُ أَذْنَتْ بِهِمْ شَجَرَةٌ.

1580 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُحِيلُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا وَاهَ لَوْضُوئِهِ وَحَاجَتِهِ، قَدْ تَقَدَّمَ.

1581 - وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَوْلُهُ: (وَإِنَّهُ أَتَانِي وَفَدَّ جَنِّ تَصِيدِينَ وَيَعْمَ الْحِجْنُ، فَسَأَلُونِي

الرَّادِّ، فَدَعَوْتُ اللَّهَ لَهُمْ أَنْ لَا يَمُتُوا بِعَظْمٍ وَلَا بِرَوْثَةٍ إِلَّا أَوْجَدُوا عَلَيْهَا طَعَامًا).

جن آئے وہ بہت اچھے جن تھے انہوں نے اپنی خوراک کے بارے میں مجھ سے سوال کیا تو میں نے ان کے لیے اللہ عزوجل سے دعا کی کہ یہ جس ہڈی یا لید کے پاس سے گزرے تو اس پر خوراک پائیں۔

### 39- باب هجرة الحبشة

#### تذکرہ ہجرت حبشہ

حضرت ام خالد بنت خالد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا جب میں حبشہ سے مدینہ آئی تو چھوٹی بچی تھی پر رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایک نقش والی چادر اوڑھنے کے لیے مرحمت فرمائی پھر رسول اللہ ﷺ اپنا دست مبارک اس پر پھیرتے رہے اور فرماتے رہے سناہ سناہ یعنی اچھی ہے اچھی ہے۔

1582 - عَنْ أُمِّ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَدِمْتُ مِنْ أَرْضِ الْحَبَشَةِ وَأَنَا جُوزِيرِيَّةٌ فَكَسَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحِيصَةً لَهَا أَغْلَامٌ، فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَمْسَحُ الْأَغْلَامَ بِبِيَدِهِ وَيَقُولُ: (سَنَاهُ سَنَاهُ). يَعْنِي حَسَنٌ حَسَنٌ.

### 40- باب قصة أبي طالب

#### ابوطالب کا قصہ

حضرت عباس عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ نے اپنے چچا (ابو طالب) کو کیا نفع پہنچایا جبکہ وہ آپ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ کی خاطر لوگوں کا غصہ مول لیا کرتا تھا؟ آپ نے فرمایا وہ شخصوں تک آگ میں ہے اگر میں نہ ہوتا وہ آگ کے نچلے حصے میں ہوتا۔

1583 - عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: مَا أَغْنَيْتَ عَنْ عَمِّكَ، فَإِنَّهُ كَانَ يَحْوَظُكَ وَيَغْضِبُ لَكَ؟ قَالَ: (هُوَ فِي ضَحْضَاجٍ مِنَ النَّارِ، وَلَوْلَا أَنَا لَكَانَ فِي الدَّلَكِ الْأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ).

1584 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ، وَذَكَرَ عِنْدَهُ عَمَّهُ فَقَالَ: (لَعَلَّهُ تَنْفَعُهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَيُجْعَلُ فِي ضَحْضَاجٍ مِنَ النَّارِ، يَبْلُغُ كَعْبَتِيهِ، يَغْلِي مِنْهُ دِمَاغُهُ).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ جب آپ کے سامنے آپ کے چچا (ابو طالب) کا ذکر کیا گیا تو آپ نے فرمایا امید ہے کہ قیامت کے دن اس کو میری شفاعت کچھ فائدہ دے کہ اُسے کم گہری آگ میں رکھا جائے گا جس میں اس کے شکنجے ڈوبے ہوں گے لیکن اس

کے باعث اس کا دماغ کھول رہا ہوگا۔

### اسراء کا بیان

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے مجھے جھٹلایا تو میں حجر کے مقام پر کھڑا ہو گیا اور اللہ عزوجل نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا پس میں اسکی نشانیاں انہیں بتاتا رہا اور میں اس وقت اسے بکھڑا تھا۔

### معراج

حضرت مالک بن صعصعہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس رات کے بارے میں خبر دی جس میں حضور کو معراج کرائی گئی جب کہ میں حطیم یا حجر میں تھا کہ میرے پاس ایک آنے والا آیا اور اس نے یہاں سے یہاں تک چیرا بھی آپ کے گلے کی گھنڈی سے آپ کے بالوں تک پھر میرا دل نکالا پھر میرے پاس سونے کا ایک طشت لایا جو ایلین سے بھرا ہوا تھا پھر میرا دل دھویا گیا پھر اسے بھردیا گیا پھر لوٹا دیا گیا پھر میرے پاس ایک جانور لایا گیا جو فخر سے چھوٹا اور گدھے سے بڑا تھا براوی کہتے ہیں کہ وہ براق تھا وہ اپنی انتہائی نظر پر ایک قدم رکھتا تھا تو میں اس پر سوار کیا گیا پھر مجھے جبرائیل سے کر چلے حتیٰ کہ وہ دنیا کے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکٹ یا پوچھ گیا کون ہے فرمایا جبرائیل کہا گیا تمہارے ساتھ کون ہے؟ فرمایا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں کہا گیا ان کو خوش آمدید وہ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں جناب آدم علیہ السلام تھے کہا یہ آپ کے والد آدم ہیں

### 41- باب حَدِيثِ الْإِسْرَاءِ

1585 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَمَّا كَذَّبَنِي قُرَيْشٌ، قُمْتُ فِي الْحَجْرِ، فَجَلَّ اللَّهُ لِي بَيْتُ الْمَقْدِسِ، فَطَفِقْتُ أَخْبِرُهُمْ عَنْ آيَاتِهِ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَيْهِ).

### 42- باب الْمِعْرَاجِ

1586 - عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ حَدَّثَهُمْ عَنْ لَيْلَةِ أُسْرِي بِهِ: (بَيْنَمَا أَنَا فِي الْحَطِيمِ، وَرُبَّمَا قَالَ فِي الْحَجْرِ، مُضْطَجِعًا، إِذْ أَتَانِي آتٍ فَقَدْ - قَالَ: وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ فَشَقَى - مَا بَيْنَ هَذِهِ إِلَى هَذِهِ - قَالَ الرَّاوي: مِنْ ثُغْرَةٍ تُخْرِجُ إِلَى شَعْرَتِهِ، فَاسْتَخْرَجَ قَلْبِي، ثُمَّ أُتِيْتُ بِطَسِيبٍ مِنْ ذَهَبٍ مَمْلُوءَةٍ إِيْمَانًا، فُغَسِلَ قَلْبِي، ثُمَّ حُشِيَ، ثُمَّ أُعِيدَ، ثُمَّ أُوتِيْتُ بِدَابَّةٍ دُونَ الْبَغْلِ وَفَوْقَ الْحِمَارِ أَبْيَضَ) - قَالَ الرَّاوي رحمه الله تعالى: هُوَ الْبُرَاقُ يَضَعُ خَطْوَهُ عِنْدَ أَقْصَى ظَرْفِهِ - فَحُمِلْتُ عَلَيْهِ، فَانْطَلَقَ بِي جِبْرِيلُ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثُّنْيَا فَاسْتَفْتَحَ، فَقِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ.

قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَبَدَأَ الْمَجِيئُ جَاءَ فَفَتَحَ، فَلَمَّا خَلَصَتْ، فَإِذَا فِيهَا آدَمُ، فَقَالَ: هَذَا أَبُوكَ آدَمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْإِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الثَّانِيَةَ فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ فَبَدَأَ الْمَجِيئُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصَتْ، إِذَا بِيَحْيَى وَعِيسَى، وَهُمَا ابْنَا الْحَالَةِ قَالَ: هَذَا يَحْيَى وَعِيسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِمَا، فَسَلَّمْتُ فَرَدَّا، ثُمَّ قَالَا: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّالِثَةِ، فَاسْتَفْتَحَ قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَبَدَأَ الْمَجِيئُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصَتْ إِذَا بِيُوسُفَ، قَالَ: هَذَا يُوسُفُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ، ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ، ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الرَّابِعَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا؟ قَالَ: جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ، قِيلَ: أَوْقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قِيلَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَبَدَأَ الْمَجِيئُ جَاءَ، فَلَمَّا خَلَصَتْ إِلَى إِخْرِيسَ،

انہیں سلام کریں میں انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر فرمایا صالح فرزند صالح نبی آپ خوب تشریف لائے پھر مجھے جبرائیل اوپر لے گئے حتیٰ کہ دوسرے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا پوچھا گیا کون ہے؟ جواب دیا جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے انہوں نے کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ کا آنا بہت اچھا ہے پھر دروازہ کھول دیا جب میں وہاں پہنچی تو حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے وہ دونوں آپس میں خالہ زاد بھائی ہیں جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت یحییٰ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے سلام کیا ان دونوں نے سلام کا جواب دیتے ہوئے میرا استقبال کیا اور فرمایا صالح بھائی صالح نبی آپ خوب آئے پھر جبرائیل علیہ السلام مجھے تیسرے آسمان کی طرف لے گئے دروازہ کھٹکھٹایا کہا گیا کون وہ بولے جبرائیل پوچھا گیا آپ کے ساتھ کون ہے؟ انہوں نے کہا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید آپ خوب آئے پھر دروازہ کھول دیا گیا جب میں داخل ہوا تو وہاں حضرت یوسف علیہ السلام تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت یوسف علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر کہا صالح بھائی صالح نبی آپ خوب آئے پھر مجھے اور اوپر لے گئے حتیٰ کہ چوتھے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا کہا گیا کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے کہا گیا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں کہا گیا خوش آمدید اچھا آنا آپ آئے دروازہ کھولا گیا جب ہم اندر داخل ہوئے تو وہاں حضرت



قَالَ: هَذَا إِبْرَاهِيمُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ الْخَامِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ، قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ. قِيلَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ فَإِذَا هَارُونُ قَالَ: هَذَا هَارُونُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. ثُمَّ صَعِدَ بِي حَتَّى أَتَى السَّمَاءَ السَّادِسَةَ، فَاسْتَفْتَحَ، قِيلَ: مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ مَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا مُوسَى قَالَ: هَذَا مُوسَى فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَرَدَّ ثُمَّ قَالَ: مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ. فَلَمَّا تَجَاوَزْتُ هَكَذَا، قِيلَ لَهُ مَا يُبْكِيكَ؟ قَالَ: أَبْكِي لِأَنَّ عَلَامًا بُعِثَ بَعْدِي، يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِهِ أَكْثَرُ مَنْ يَدْخُلُهَا مِنْ أُمَّتِي. ثُمَّ صَعِدَ بِي إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ، فَاسْتَفْتَحَ جِبْرِيلُ، قِيلَ: مَنْ هَذَا قَالَ: جِبْرِيلُ. قِيلَ: وَمَنْ مَعَكَ قَالَ: مُحَمَّدٌ. قِيلَ: وَقَدْ بُعِثَ إِلَيْهِ. قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: مَرْحَبًا بِهِ، فَنِعْمَ الْمَجِيئُ جَاءَ. فَلَمَّا خَلَصْتُ، فَإِذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: هَذَا أَبُوكَ

اور میں ﷺ تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت اور میں ﷺ ہیں آپ انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا کہا خوش آمدید صالح بھائی صالح نبی پھر مجھے، درود پر چڑھایا گیا حتیٰ کہ پانچویں آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا کہا گیا کون جواب دیا گیا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے کہا حضرت محمد ﷺ کہا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے کہا ہاں بلایا گیا ہے کہا گیا خوش آمدید آپ اچھا آنا آئے دروازہ کھولا گیا جب میں اندر گیا تو وہاں حضرت ہارون علیہ السلام تھے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ حضرت ہارون علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی اے صالح نبی پھر مجھے اوپر لے گئے حتیٰ کہ چھٹے آسمان پر پہنچے دروازہ کھٹکھٹایا گیا پوچھا گیا کون ہے؟ انہوں نے کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا آپ کے ساتھ کون ہے کہا گیا حضرت محمد ﷺ پوچھا گیا کیا انہیں بلایا گیا ہے؟ کہا ہاں کہہ دیا خوش آمدید آپ اچھا آنا آئے دروازہ کھولا گیا جب میں وہاں پہنچا تو حضرت موسیٰ علیہ السلام ملے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں انہیں سلام کیجیے میں نے انہیں سلام کیا انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوش آمدید اے صالح بھائی صالح نبی جب میں وہاں سے آگے بڑھا تو وہ رونے لگے ان سے کہا گیا کیا چیز آپ کو رنجی ہے انہوں نے کہا میں اس لیے روتا ہوں کہ ایک نو عمر جو میرے بعد نبی بنا کر بھیجے گئے اس کی امت جنت میں میری امت سے زیادہ تعداد میں جائے گی پھر مجھے ساتویں آسمان کی طرف اٹھایا گیا جبرائیل علیہ السلام نے دروازہ کھٹکھٹایا کہا گیا کون ہے؟ کہا جبرائیل علیہ السلام کہا گیا کہ آپ کے ساتھ کون ہے کہا حضرت



فَسَلِّمْ عَلَيْهِ. قَالَ: فَسَلِّمْتُ عَلَيْهِ. فَرَدَّ  
السَّلَامَ. قَالَ: مَرَّحَبًا يَا ابْنَ الصَّالِحِ وَالْتَّقِيِّ  
الصَّالِحِ. ثُمَّ رُفِعَتْ لِي سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى. فَإِذَا  
نَبَقُهَا مِثْلُ قِلَالٍ هَجَرًا، وَإِذَا وَرَقُهَا مِثْلُ أَذَانِ  
الْفِيلَةِ قَالَ: هَذِهِ سِدْرَةُ الْمُنْتَهَى، وَإِذَا أَرْبَعَةُ  
أَنْهَارٍ: نَهْرَانِ بَاطِنَانِ، وَنَهْرَانِ ظَاهِرَانِ.  
فَقُلْتُ: مَا هَذَانِ يَا جَبْرِيلُ؟ قَالَ: أَمَّا  
الْبَاطِنَانِ، فَنَهْرَانِ فِي الْجَنَّةِ، وَأَمَّا الظَّاهِرَانِ  
فَالنَّيْلُ وَالْفُرَاتُ. ثُمَّ رُفِعَ لِي الْبَيْتُ  
السَّعُورُ، ثُمَّ أُتِيْتُ بِإِنَاءٍ مِنْ نَخْرٍ، وَإِنَاءٍ مِنْ  
لَبَنٍ وَإِنَاءٍ مِنْ عَسَلٍ، فَأَخَذْتُ اللَّبَنَ، فَقَالَ:  
هِيَ الْفِطْرَةُ أَنتِ عَلَيْهِمَا وَأُمَّتُكَ. ثُمَّ فَرَضْتُ  
عَلَيَّ الصَّلَوَاتِ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ.  
فَرَجَعْتُ فَمَرَرْتُ عَلَى مُوسَى، فَقَالَ: يَمَّا  
أُمِرْتُ؟ قَالَ: أُمِرْتُ بِخَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ يَوْمٍ.  
قَالَ: إِنَّ أُمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسِينَ صَلَاةً كُلَّ  
يَوْمٍ، وَإِنِّي وَاللَّهِ قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ،  
وَعَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، فَارْجِعْ  
إِلَى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأُمَّتِكَ.  
فَرَجَعْتُ، فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى  
مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا،  
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ  
فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا، فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ  
مِثْلَهُ، فَرَجَعْتُ فَوَضَعَ عَلَيَّ عَشْرًا، فَأُمِرْتُ

محمد ﷺ کہا گیا کیا نہیں بایا گیا ہے کہا ہاں تو کہا کیا نہیں  
آمدید آپ بہت اچھا آنا آئے پھر میں وہاں پہنچا تو حضرت  
ابراہیم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہ آپ کے والد حضرت  
ابراہیم علیہ السلام ہیں آپ انہیں سلام کریں میں نے انہیں سلام کیا  
انہوں نے جواب دیا پھر کہا خوب آئے اے صالح فرزند صالح  
نبی پھر میں سورۃ المنتہی تک بلند کیا گیا تو اس کے پیر ہجرے  
منکوں کی طرح تھے اور اس کے پتے ہاتھی کے کانوں کی طرح  
جبرائیل نے کہا یہ سدرۃ المنتہی ہے وہاں چار نہریں تھیں جن میں  
دو نہریں خفیہ تھیں اور دو نہریں ظاہر میں نے کہا اے جبرائیل یہ  
نہریں کیسی ہیں؟ عرض کیا خفیہ نہریں تو جنت کی نہریں ہیں لیکن  
ظاہری نہریں نیل اور فرات ہیں پھر میرے سامنے بیت المعمور  
لایا گیا کہ اس میں ہر دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں پھر  
میرے پاس ایک برتن شراب کا اور ایک برتن دودھ کا اور ایک  
برتن شہد کا لایا گیا میں نے دودھ قبول کیا تو جبرائیل نے کہا یہ وہ  
فطرت ہے جس پر آپ اور آپ کی امت ہے پھر مجھ پر ہر دن  
میں پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر میں واپس ہوا تو موسیٰ علیہ السلام  
کے پاس سے میرا گزر ہوا تو انہوں نے کہا آپ کو کیا حکم دیا گیا  
ہے میں نے کہا ہر دن پچاس نمازوں کا انہوں نے کہا کہ آپ کی  
امت ہر دن پچاس نمازوں کی طاقت نہیں رکھے گی اللہ عزوجل  
کی قسم میں نے آپ سے پہلے لوگوں کی آزمائش کی اور بنی  
اسرائیل کو تو خوب ہی آزمایا لہذا آپ اپنے رب کی طرف لوٹے  
اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست کریں چنانچہ میں  
واپس ہوا تو اس نے مجھ سے دس نمازیں کم کر دیں پھر میں  
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹا تو انہوں نے پھر ویسا ہی کہا

بِعَشْرِ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ، فَرَجَعْتُ فَقَالَ مِثْلَهُ،  
فَرَجَعْتُ فَأَمَرْتُ بِخَمْسٍ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ،  
فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى، فَقَالَ: بِمَا أَمَرْتُ قُلْتُ:  
أَمَرْتُ بِخَمْسٍ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ، قَالَ: إِنَّ  
أَمَّتَكَ لَا تَسْتَطِيعُ خَمْسَ صَلَوَاتٍ كُلِّ يَوْمٍ،  
وَإِنِّي قَدْ جَرَّبْتُ النَّاسَ قَبْلَكَ، وَعَالَجْتُ بَنِي  
إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمَعَالَجَةِ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ  
فَاسْأَلْهُ التَّخْفِيفَ لِأَمَّتِكَ، قَالَ: سَأَلْتُ رَبِّي  
حَتَّى اسْتَحْيَيْتُ، وَلَكِنْ أَرْضَى وَأَسْلَمُ، قَالَ:  
فَلَمَّا جَاوَزْتُ نَادَى مُنَادٍ: أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي،  
وَحَقَّقْتُ عَنْ عِبَادِي، وَقَدْ ثَقَلَمَ حَدِيثُ  
الْإِسْرَاءِ عَنْ أَنَسٍ فِي أَوَّلِ كِتَابِ الصَّلَاةِ وَفِي  
كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَا لَيْسَ فِي الْآخِرِ.

چنانچہ میں پھر لوٹ کر گیا تو مجھے دس نمازیں اور معاف کر دیں  
پھر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پلٹا انہوں نے پھر وہی کہا  
میں پھر پلٹا تو اس نے مجھے دس اور معاف فرما دیں پھر میں  
حضرت موسیٰ کی طرف پلٹا انہوں نے پھر وہی کہا میں پھر لوٹ کر  
گیا تو ہر دن پانچ نمازوں کا حکم دیا گیا میں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام  
کی پاس لوٹ کر آیا تو انہوں نے پوچھا آپ کو کس چیز کا حکم دیا  
گیا ہے میں نے کہا ہر دن پانچ نمازیں انہوں نے کہا آپ کی  
امت ہر دن پانچ نمازیں بھی نہیں پڑھ سکتی میں آپ سے پہلے  
لوگوں کی آزمائش کر چکا ہوں اور بنی اسرائیل کو تو میں بہت  
اچھی طرح آزما چکا ہوں آپ پھر اپنے رب کی طرف لوٹے  
اور اپنی امت کے لیے تخفیف کی درخواست فرمائیں میں  
نے کہا میں نے اپنے رب سے اتنے سوال کر لیے کہ اب  
شرم کرتا ہوں لیکن میں راضی ہوں اور اس کے حکم کو تسلیم  
کرتا ہوں پھر جب میں آگے بڑھا تو پکارنے والے نے  
پکارا کہ میں نے اپنا حکم جاری کر دیا اور اپنے بندوں پر  
تخفیف بھی کر دی حدیث اسراء (۲۲۸) بروایت انس  
کتاب الصلوٰۃ شروع کتاب میں گزر چکی ہے لیکن دنوں  
میں سے ایک روایت کی باتیں دوسری میں موجود نہیں، اس  
لیے یہاں بیان کی گئی۔

1587 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَمَا جَعَلْنَا الرُّؤْيَا الَّتِي  
أَرَيْنَاكَ إِلَّا فِتْنَةً لِلنَّاسِ} قَالَ: هِيَ رُؤْيَا عَيْنٍ،  
أَرَيْنَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهِ إِلَى بَيْتِ  
الْمَقْدِسِ. قَالَ: (وَالشَّجَرَةُ الْمَلْعُونَةُ فِي

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ”اور ہم نے نہ کیا وہ دکھاوا جو تم کو  
دکھایا مگر لوگوں کی آزمائش کو“ دیکھنے سے مراد آنکھ کا دیکھنا  
ہے جو رسول اللہ ﷺ کو اسی رات دکھایا گیا جس رات آپ  
کو بیت المقدس تک کی سیر کردائی گئی اور فرماتے ہیں کہ قرآن

الْقُرْآنِ قَالَ: هِيَ شَجَرَةُ الزُّقُومِ.

میں "الشجر الملونہ" سے مراد تھوہر کا درخت ہے۔

43- باب تزويج النبي ﷺ عائشة

وَقَدْ وُفِّدَتْهَا الْمَدِينَةَ وَبِنَاؤُهَا

1588 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَنَا بِنْتُ سِتِّ  
سِنِينَ. فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَانْزَلَنَا فِي بَيْتِ  
الْحَارِثِ بْنِ خَزْرَجٍ فَوَعِكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرِي  
فَوَفِّيْ بِجُمَيْيَّةٍ. فَأَتَتْنِيْ أُمِّيْ أُمُّ رُومَانَ وَإِنِّيْ لَفِي  
أَرْجُوْحَةٍ. وَمَعِيَ صَوَاجِبٌ لِّيْ. فَصَرَخْتُ لِيْ  
فَأَتَيْتُهَا. لَا أَذْرِيْ مَا تُرِيدُ لِيْ فَأَخَذَتْ بِيَدِيْ  
حَتَّى أَوْقَفَتْنِيْ عَلَى بَابِ الدَّارِ. وَإِنِّيْ لَأَنْهَجُ. حَتَّى  
سَكَنَ بَعْضُ نَفْسِيْ. ثُمَّ أَخَذَتْ شَيْئًا مِنْ مَّاءٍ  
فَمَسَحَتْ بِهِ وَجْهِيْ وَرَأْسِيْ ثُمَّ أَدْخَلَتْنِي الدَّارَ.  
فَإِذَا نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْبَيْتِ. فَقُلْنَ: عَلَى  
الْخَيْرِ وَالْبَرَكَاتِ. وَعَلَى خَيْرِ طَائِرٍ. فَأَسْلَمَتْنِي  
إِلَيْهِنَّ. فَأَصْلَحْنَ مِنْ شَأْنِي. فَلَمْ يَزُغْنِي إِلَّا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. فَأَسْلَمَتْنِي إِلَيْهِ. وَأَنَا  
يَوْمَئِذٍ بِنْتُ تِسْعِ سِنِينَ

نبی کریم ﷺ کا بی بی عائشہ سے نکاح اور مدینہ میں

تشریف لانے کے بعد رخصتی کا بیان

حضرت عائشہ جیٹا فرماتی ہیں کہ جب نبی کریم ﷺ نے  
مجھ سے نکاح فرمایا تو میں چھ برس کی تھی پھر ہم مدینہ تشریف آ  
گئے اور بنی حارث بن خزرج کے مکان میں فروکش ہوئے تو مجھے  
شدید بخار آ گیا جس کی سبب میرے سر پر سے سارے بال گر  
گئے اور صرف کانوں تک رہ گئے تو میری والدہ ام رومان بیٹھ  
میرے پاس آئیں میں اپنی سہیلیوں کے ساتھ جھولا جھول رہی  
تھی میری والدہ نے مجھے آواز دی تو میں ان کی خدمت میں  
حاضر ہو گئی اور مجھے بالکل معلوم نہ تھا کہ وہ کیوں بد رہی ہیں  
انہوں نے میرا ہاتھ پکڑا اور ایک گھر کے دروازے پر کھڑا کر دیا  
اس وقت میری سانس پھول رہی تھی جب میری سانس درست  
ہوئی تو تھوڑا سا پانی لے کر میرے منہ اور سر پر ہاتھ پھیرا گیا پھر  
مجھے گھر کے اندر داخل کیا گیا جہاں چند انصاری عورتیں بھی جمع  
تھیں انہوں نے کہا مبارک ہو مبارک ہو تمہارا نصیب اچھا ہے  
پھر میری ماں نے مجھے ان عورتوں کے سپرد کر دیا انہوں نے  
میرا بناؤ سنگار کیا پھر اچانک دوپہر کے وقت رسول اللہ ﷺ  
تشریف لے آئے تو میں خوف زدہ ہو گئی ان عورتوں نے  
مجھے آپ کے سپرد کر دیا اس وقت میری عمر ۹ سال تھی۔

حضرت عائشہ جیٹا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا کہ میں نے خوب میں دو مرتبہ

1589 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا: (أَرَيْتُكَ فِي الْمَنَامِ مَرَّتَيْنِ.

أَرَى أَنَّكَ فِي سَرَقَةٍ مِنْ حَرِيرٍ، وَيَقُولُ: هَذِهِ  
أَمْرُكَ فَأَكْشِفْ عَنْهَا، فَإِذَا هِيَ أَنْتَ فَأَقُولُ:  
إِنْ يَكُ هَذَا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ يُخْضِهُ).

تمہیں دیکھا کہ تم ریشمی پتروں میں لپٹی ہوئی ہو اور ہاں گویا یہ  
آپ کی اہلیہ ہیں جب میں نے پڑا ہٹا کر دیکھا تو تم تمہیں پھر میں  
نے کہا اگر یہ اللہ عزوجل کی طرف سے ہے اور ایسا ہی ہو کر رہے  
گا۔

1590 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: لَمْ أُعْقِلْ أَبَوَيَّ قَطُّ إِلَّا وَهُمَا  
يَدِينَانِ الدِّينَ، وَلَمْ يَمُرَّ عَلَيْنَا يَوْمٌ إِلَّا يَأْتِينَا  
فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ظَرْفِي النَّهَارِ، بُكْرَةً  
وَعَشِيَّةً، فَلَمَّا ابْتُلِيَ الْمُسْلِمُونَ خَرَجَ أَبُو بَكْرٍ  
مُهَاجِرًا نَحْوَ أَرْضِ الْحَبَشَةِ، حَتَّى بَلَغَ بَرَكَ  
الْغَبَادِ لِقِيَةِ ابْنِ الدَّغْنَةِ، وَهُوَ سَيِّدُ الْقَارَةِ.  
فَقَالَ: أَيْنَ تُرِيدُ يَا أَبَا بَكْرٍ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ  
أُخْرِجَنِي قَوْمِي، فَأَرِيدُ أَنْ أَسِيحَ فِي الْأَرْضِ  
وَأَعْبُدَ رَبِّي. قَالَ ابْنُ الدَّغْنَةِ: فَإِنْ مِثْلَكَ يَا أَبَا  
بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ وَلَا يُخْرَجُ إِنَّكَ تَكْسِبُ  
الْمَعْدُومَ، وَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ،  
وَتَقْرِى الضَّيْفَ، وَتُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ الْحَقِّ، فَأَنَا  
لَكَ جَارٌ، ارْجِعْ وَاعْبُدْ رَبَّكَ بِبَلَدِكَ. فَرَجَعَ  
وَارْتَمَحَ مَعَهُ ابْنُ الدَّغْنَةِ، فَطَافَ ابْنُ الدَّغْنَةِ  
عَشِيَّةً فِي أَشْرَافِ قُرَيْشٍ، فَقَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَبَا  
بَكْرٍ لَا يُخْرَجُ مِثْلُهُ وَلَا يُخْرَجُ أَتُخْرِجُونَ رَجُلًا  
يَكْسِبُ الْمَعْدُومَ، وَيَصِلُ الرَّحِمَ، وَتَحْمِلُ  
الْكَلَّ، وَيَقْرِى الضَّيْفَ، وَيُعِينُ عَلَى تَوَائِبِ  
الْحَقِّ فَلَمْ تُكْذِبْ قُرَيْشٌ بِجَوَارِ ابْنِ الدَّغْنَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ بیٹن فرماتی ہیں میں نے  
جب سے ہوش سنبھالا اپنے والدین کو دین حق کی پیروی کرتے  
ہوئے ہی دیکھا اور کوئی دن ہم پر ایسا نہیں گزرا کہ صبح و شام دو  
دفعہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف نہ لائے ہوں پھر  
جب مسلمانوں کو بہت تنگ کیا جانے لگا تو حضرت ابو بکر  
حبشہ ہجرت کر کے جانے لگے جب برک الغباد کے پاس پہنچے تو  
انہیں ابن الدغنه ملا جو قبیلہ قازہ کا سردار تھا کہنے لگا اے ابو بکر  
تو کہاں کہاں کا ارادہ ہے؟ فرمایا میری قوم نے مجھے نکال دیا ہے  
لہذا میں زمین کی سیاحت کرتے ہوئے رب کی عبادت کرنا  
چاہتا ہوں ابن الدغنه نے کہا آپ جیسا شخص نہ تو نکلے پر مجبور ہو  
سکتا ہے اور نہ ہی کوئی نکال سکتا ہے کیونکہ آپ غریبوں کی مدد  
کرتے ہیں صلہ رحمی فرماتے ہیں ناداروں کی کفالت کرتے ہیں  
مہمان نوازی کرتے ہیں اور راہ حق میں کسی کو مصیبت آئے تو  
آپ اس کی مدد کرتے ہیں لہذا میں آپ کو پناہ دیتا ہوں واپس  
لوٹے اور اپنے شہر میں اپنی رب کی عبادت کریں چنانچہ حضرت  
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ مکہ لوٹ آئے پھر ابن الدغنه  
رات کے وقت قریش کے سرداروں کے پاس گیا اور ان سے کہا  
کہ ابو بکر جیسا آدمی نہ نکل سکتا ہے اور نہ نکالا جاسکتا ہے کیا تم  
ایسے آدمی کو نکالتے ہو جو غریبوں کی مدد کرتا ہے رشتہ داروں سے  
اچھا سلوک کرتا ہے اور بے کسوں کی کفالت کرتا ہے اور حق

وَقَالُوا ابْنُ الدَّغْنَةِ مُزَّابٌ بَكْرٍ فَلْيَعْبُدْ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَلْيُصَلِّ فِيهَا وَلْيَقْرَأْ مَا شَاءَ وَلَا يُؤْذِينَا بِذَلِكَ، وَلَا يَسْتَعْلِنَ بِهِ، فَإِنَّا نَخْشَى أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ ذَلِكَ ابْنُ الدَّغْنَةِ لِأَبِي بَكْرٍ، فَلَبِثَ أَبُو بَكْرٍ بِذَلِكَ يَعْبُدُ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، وَلَا يَسْتَعْلِنُ بِصَلَاتِهِ، وَلَا يَقْرَأُ فِي غَيْرِ دَارِهِ، ثُمَّ بَدَأَ لِأَبِي بَكْرٍ فَأَبْتَتَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ وَكَانَ يُصَلِّي فِيهِ وَيَقْرَأُ الْقُرْآنَ، فَيَنْقُذُفُ عَلَيْهِ نِسَاءَ الْمُشْرِكِينَ وَأَبْنَاءَهُمْ، وَهُمْ يَعْجَبُونَ مِنْهُ، وَيَنْظُرُونَ إِلَيْهِ، وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ رَجُلًا يَكَا، لَا يَمْلِكُ عَيْنِيهِ إِذَا قَرَأَ الْقُرْآنَ، وَأَفْزَعَ ذَلِكَ أَشْرَافَ قُرَيْشٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، فَأَرْسَلُوا إِلَى ابْنِ الدَّغْنَةِ، فَقَدِمَ عَلَيْهِمْ، فَقَالُوا: إِنَّا كُنَّا أَجَزْنَا أَبَا بَكْرٍ بِجَوَارِكَ، عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ، فَقَدْ جَاوَزَ ذَلِكَ، فَأَبْتَتَى مَسْجِدًا بِفَنَاءِ دَارِهِ، فَأُغْلِنَ بِالصَّلَاةِ وَالْقِرَاءَةِ فِيهِ، وَإِنَّا قَدْ خَشِينَا أَنْ يَفْتِنَ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا، فَانْهَهُ، فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَقْتَصِرَ عَلَى أَنْ يَعْبُدَ رَبَّهُ فِي دَارِهِ فَعَلْ، وَإِنْ أَبِي إِلَّا أَنْ يُعْلِنَ بِذَلِكَ، فَسَلُهُ أَنْ يَزِدَّ إِلَيْكَ ذِمَّتَكَ، فَإِنَّا قَدْ كَرِهْنَا أَنْ نُخْفِرَكَ، وَلَسْنَا مُقَرِّبِينَ لِأَبِي بَكْرٍ إِلَّا سِتْعْلَانِ قَالَتْ عَائِشَةُ: فَأَتَى ابْنُ الدَّغْنَةِ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ: قَدْ عَلِمْتُ الَّذِي عَاقَدْتُ لَكَ عَلَيْهِ، فَأَمَّا أَنْ تَقْتَصِرَ عَلَى

میں پیش آنے والے مصائب کے اندر مدد کرتا ہے قریش نے ابن الدغنه کی پناہ مسترد نہ کی بلکہ ابن الدغنه سے صرف یہ کہا کہ تم ابو بکر سے یہ کہہ دو کہ وہ اپنے رب کی عبادت اپنے گھر میں کرے وہ گھر میں ہی نماز پڑھیں اور جو چاہیں پڑھیں اور بلند آواز سے پڑھ کر ہمیں اذیت نہ دیں کہ اگر یہ اعلان کرے کہ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے نہ بگڑ جائیں پس ابن الدغنه نے یہ پیغام ابو بکر کو پہنچایا پس حضرت ابو بکر جیٹھا اسی طرح رہے اور گھر میں عبادت کرتے پھر حضرت ابو بکر جیٹھا کے دل میں خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنائی اس میں نماز پڑھتے اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو مشرکین کی عورتیں اور بچے آپ کے گرد جمع ہو جاتے اور بہت تعجب کے ساتھ آپ کی طرف متوجہ رہتے کیونکہ حضرت ابو بکر جیٹھا بڑی گریہ وزاری فرماتے تھے جب قرآن پاک کی تلاوت کرتے تو انہیں اپنی آنکھ پر قابو نہ رہتا تھا یہ دیکھ کر سرداران قریش بڑے گھبرائے اور انہوں نے ابن الدغنه کو بلایا جب وہ آیا تو انہوں نے کہا ہم نے ابو بکر کو تمہاری وجہ سے اس شرط پر امان دی تھی کہ وہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں گے لیکن انہوں نے اس شرط سے تجاوز کرتے ہوئے اپنے گھر میں مسجد بنالی ہے جس میں وہ اعلانیہ نماز پڑھتے ہیں اور قرأت کرتے ہیں ہمیں ڈر ہے کہ کہیں ہماری عورتیں اور بچے بگڑ نہ جائیں تم انہیں منع کرو اگر وہ یہ منظور کر لیں کہ اپنے گھر میں اپنے رب کی عبادت کریں گے تو امان برقرار رہے گی اور وہ اگر انکار کریں اور اعلانیہ عبادت کی ضد کریں تو تم ان سے اپنی امان واپس لے لینا کیونکہ ہم لوگ تمہاری دی ہوئی امان کو توڑنا نہیں



ذَلِكَ وَإِنَّمَا أَنْ تَرْجِعَ إِلَى ذِمَّتِي، فَإِنِّي لَا أَحِبُّ أَنْ  
تَسْبَغَ الْعَرَبُ أَتَى أَخْطَرُتُ فِي رَجُلٍ عَقَدْتُ لَهُ.  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فَإِنِّي أُرَدُّ إِلَيْكَ جَوَارِكَ  
وَأَرْضِي بِجَوَارِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ. وَالتَّيْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَوْمَئِذٍ  
بِمَكَّةَ، فَقَالَ التَّيْبِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِلْمُسْلِمِينَ: (إِنِّي أُرِيْتُ  
دَارَ هِجْرَتِكُمْ ذَاتَ نَحْلٍ بَيْنَ لَابَتَيْنِ). وَهُمَا  
الْحِزَّتَانِ. فَهَاجَرَ مَنْ هَاجَرَ قَبْلَ الْمَدِينَةِ،  
وَرَجَعَ عَائِمَةٌ مَنْ كَانَ هَاجَرَ بَارِضِ الْحَبَشَةِ إِلَى  
الْمَدِينَةِ، وَتَجَهَّزَ أَبُو بَكْرٍ قَبْلَ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ  
لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (عَلَى رِسْلِكَ، فَإِنِّي أَرْجُو أَنْ  
يُؤْذَنَ لِي). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: وَهَلْ تَرْجُو ذَلِكَ بِأَبِي  
أَنْتَ قَالَ: (نَعَمْ). فَحَبَسَ أَبُو بَكْرٍ نَفْسَهُ عَلَى  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لِيَضَعَبَهُ، وَعَلَفَ رَاغِلَتَيْنِ  
كَانَتَا عِنْدَهُ وَرَقَ الشَّيْرِ وَهُوَ الْخَبْطُ أَرْبَعَةُ  
أَشْهُرٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَبَيْنَمَا  
نَحْنُ يَوْمًا جُلُوسٌ فِي بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ فِي تَحْرِ الظَّهِيرَةِ، قَالَ قَائِلٌ لِأَبِي بَكْرٍ: هَذَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُتَقَنِّعًا - فِي سَاعَةٍ لَمْ يَكُنْ  
يَأْتِينَا فِيهَا - فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: فِدَاءُ لَهُ أَبِي وَأُمِّي،  
وَاللَّهِ مَا جَاءَ بِهِ فِي هَذِهِ السَّاعَةِ إِلَّا أَمْرٌ. قَالَتْ  
عَائِشَةُ: فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ  
لَهُ فَدَخَلَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَبِي بَكْرٍ: (أَخْرِجْ  
مَنْ عِنْدَكَ). فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّمَا هُمْ أَهْلُكَ  
بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (فَإِنِّي قَدْ أُذِنَ لِي

چاہتے اور نہ ہم یہ برداشت کر سکتے ہیں کہ ابو بکر امانیہ عبادت  
کریں بی بی عائشہ جیہنا فرماتی ہیں کہ پھر ابن الدغنه حضرت ابو  
بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ  
میں نے قریش سے کس شرط پر معاہدہ کیا تھا پس اگر ہو سسے تو  
آپ اس پر قائم رہیں یا میری امان مجھے واپس کر دیجیے کیونکہ  
میں نہیں چاہتا کہ عرب کے لوگ یہ بات سنیں کہ میں نے جس کو  
امان دی تھی اس کو پامال کر دیا گیا تھا اس پر حضرت ابو بکر  
جیہنا نے فرمایا میں تمہاری امان واپس کرتا ہوں اور میں اللہ  
عزوجل کی امان پر راضی ہوں اور اس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ  
شریف میں تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں سے فرمایا مجھے  
تمہاری ہجرت کی جگہ جو دکھائی گئی ہے وہاں کھجوروں کے  
درخت ہیں اور اس کے دونوں طرف پتھر ہیں یعنی سیاہ پتھر ہیں  
پھر جس نے ہجرت کی تو وہ مدینہ منورہ گیا اور اکثر وہ لوگ جنہوں  
نے حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی وہ بھی مدینہ شریف لوٹ آئے  
اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ منورہ جانے کی تیاری کر لی تو  
رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا ”تم ذرا رک جاؤ کیونکہ امید  
ہے کہ مجھے بھی اجازت مل جائے گی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا  
میرے ماں باپ آپ پر قربان کیا آپ کو اس کی امید ہے؟  
آپ نے فرمایا ہاں پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو رسول  
اللہ ﷺ کی رفاقت کے لیے روک لیا اور ان کے پاس جو دو  
اونٹیاں تھیں انہیں چار مہینے تک کیکر کے پتے کھلاتے رہے۔  
حضرت عائشہ جیہنا سے روایت ہے کہ ایک دن ہم حضرت ابو بکر  
جیہنا کے گھر میں دوپہر کے وقت بیٹھے ہوئے تھے کہ کسی نے کہا  
دیکھو یہ رسول اللہ ﷺ اپنے سر پر چادر اوڑھے تشریف لارہے



فِي الْخُرُوجِ. فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: الصَّحَابَةُ يَا  
 أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
 (نَعَمْ) قَالَ أَبُو بَكْرٍ فَخُذْ يَا بَنِي أَنْتَ يَا رَسُولَ  
 اللَّهِ إِحْدَى رَاحِلَتَي هَاتَيْنِ. قَالَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ (بِالشَّيْنِ). قَالَتْ عَائِشَةُ فَهَهِزَتَاهُمَا  
 أَحَثَّ الْجَهَّازِ. وَصَنَعْنَا لَهُمَا سُفْرَةً فِي جِرَابٍ.  
 فَقَطَّعَتْ أَسْمَاءُ بِنْتُ أَبِي بَكْرٍ قِطْعَةً مِّنْ  
 لِّطَاقِهَا فَرَبَطَتْ بِهِ عَلَى فَمِ الْجِرَابِ. فَبِذَلِكَ  
 سُمِّيَتْ ذَاتُ اللَّطَاقِ - قَالَتْ - ثُمَّ لَحِقَ رَسُولُ  
 اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ بَغَارٍ فِي جَبَلٍ ثَوْرٍ فَقَامَا فِيهِ  
 ثَلَاثَ لَيَالٍ. يَبِيتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
 بَكْرٍ وَهُوَ غُلَامٌ شَابٌّ ثَقِفَ لَقْنًا. فَيُذْجُ مِنْ  
 عِنْدِهِمَا بِسَحَرٍ. فَيُصْبِحُ مَعَ قُرَيْشٍ بِمَكَّةَ  
 كَبَائِتٍ. فَلَا يَسْمَعُ أَمْرًا يُكْتَادَانِ بِهِ إِلَّا وَعَاهُ.  
 حَتَّى يَأْتِيَهُمَا بِخَبَرِ ذَلِكَ حِينَ يَخْتَلِطُ الظَّلَامُ.  
 وَيُرْعَى عَلَيْهِمَا عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ مَوْلَى أَبِي بَكْرٍ  
 مِنْحَةً مِنْ غَنَمِهِ. فَيُرِيحُهَا عَلَيْهِمَا حِينَ يَذْهَبُ  
 سَاعَةً مِنَ الْعِشَاءِ. فَيَبِيتَانِ فِي رِشْلِ وَهُوَ  
 لَبَنٌ مِنْحَتُهُمَا وَرَضِيفُهُمَا. حَتَّى يَنْعَقَ بِهَا  
 عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ بِغَلَسٍ. يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي كُلِّ  
 لَيْلَةٍ مِنْ تِلْكَ اللَّيَالِي الثَّلَاثِ. وَاسْتَأْجَرَ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ رَجُلًا مِنْ بَنِي الدَّيْلِ.  
 وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ بْنِ عَدِيٍّ هَادِيًا خَرِيَّتًا -  
 وَالْخَرِيْتُ الْمَاهِرُ بِالْهَدَايَةِ - قَدْ غَمَسَ جِلْفًا فِي

ہیں اور آپ ایسے وقت میں بھی ہمارے ہاں تشریف نہ لائے۔  
 تھے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے کہ میرے ماں باپ آپ  
 پر قربان آپ نہ دے اس خاص بات کی وجہ سے تشریف نہ  
 ہیں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اندر آنے  
 کی اجازت طلب فرمائی پس جب آپ کو اجازت دی گئی،  
 آپ اندر تشریف لائے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اپنے  
 پاس سے سب کو ہٹا دو۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا  
 رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان یہ تو آپ کے  
 اپنے گھر والے ہی ہیں فرمایا مجھے ہجرت کی اجازت مل گئی ہے  
 حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے میرے ماں باپ آپ پر  
 قربان کیا مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا  
 ”ہاں“ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرے ماں باپ آپ پر  
 قربان ان دونوں اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی آپ لے بیٹھے  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیٹا لوں گا بی بی عائشہ فرماتی ہیں کہ پھر  
 جلدی میں ہم سے جو ہو سکا وہ ہم نے دونوں کے لیے تیار کیا اور  
 دونوں کے لیے چمڑے کی ایک تھیلی میں کھانا وغیرہ رکھ دیا اور  
 حضرت اسماء بنت ابوبکر نے اپنے کمر بند کا ایک ٹکڑا کاٹ کر  
 اس کے ساتھ تھیلی کا منہ باندھا اس لیے ان کا نام کمر بند والی پڑ  
 گیا بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت  
 ابو بکر رضی اللہ عنہ جبل ثور کے غار میں چلے گئے اور تین دن تک اس  
 میں چھپے رہے عبد اللہ بن ابی بکر بھی رات کو ان کے پاس رہتے  
 وہ ایک ذہین اور سمجھ دار نوجوان تھے وہ رات کے آخری حصے  
 میں واپس چلے جاتے اور صبح ہی صبح مکہ مکرمہ میں قریش کے پاس  
 پہنچ جاتے گویا رات یہیں گزار دی ہے پھر وہ قریش سے جو بھی

أَلِ الْعَاصِ بْنِ وَائِلٍ الشَّهْبِيِّ، وَهُوَ عَلَى دِينِ  
كُفَّارٍ قُرَيْشٍ فَأَمِنَاهُ، فَدَفَعَا إِلَيْهِ رَاغِلَتَيْهِمَا،  
وَوَاعَدَاهُ غَارَ ثَوْرٍ بَعْدَ ثَلَاثِ لَيَالٍ  
بِرَاغِلَتَيْهِمَا صُبْحَ ثَلَاثٍ، وَانْطَلَقَ مَعَهُمَا  
عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ وَالتَّلِيلُ فَأَخَذَ بِهِمْ طَرِيقَ  
السَّوَاكِحِ.

قَالَ سُرَاقَةُ بْنُ مَالِكٍ بْنِ جُعْشَمٍ،  
الْمُدَلِّجِيُّ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: جَاءَنَا رَسُولُ كُفَّارٍ  
قُرَيْشٍ، يَجْعَلُونَ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَبِي بَكْرٍ  
دِيَّةً كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مَنْ قَتَلَهُ أَوْ أَسْرَهُ، فَبَيْنَمَا  
أَنَا جَالِسٌ فِي مَجْلِسٍ مِنْ مَجَالِسِ قَوْمِي بَنِي  
مُدَلِّجٍ أَقْبَلَ رَجُلٌ مِنْهُمْ، حَتَّى قَامَ عَلَيْنَا  
وَنَحْنُ جُلُوسٌ، فَقَالَ يَا سُرَاقَةُ، إِنِّي قَدْ رَأَيْتُ  
أَيُّهَا أَسْوَدَةً بِالسَّاحِلِ، أَرَاهَا مُحَمَّدًا وَأَصْحَابَهُ.  
قَالَ سُرَاقَةُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُمْ هُمْ، فَقُلْتُ لَهُ:  
إِنَّهُمْ لَيُسَوِّوْنَ بِهِمْ، وَلَكِنَّكَ رَأَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا،  
انْطَلَقُوا بِأَعْيُنِنَا، ثُمَّ لَبِثْتُ فِي الْمَجْلِسِ  
سَاعَةً، ثُمَّ قُمْتُ فَدَخَلْتُ فَأَمَرْتُ جَارِيَّتِي أَنْ  
تَخْرُجَ بِفَرَسِي وَهِيَ مِنْ وَرَاءِ أَكْمَةِ فَتَحْبِسَهَا  
عَلَيَّ، وَأَخَذْتُ رُمْحِي، فَخَرَجْتُ بِهِ مِنْ ظَهْرِ  
الْبَيْتِ، فَخَطَّصْتُ بِرُجْهِ الْأَرْضَ، وَخَفَضْتُ  
عَالِيَهُ، حَتَّى أَتَيْتُ فَرَسِي فَرَكِبْتُهَا، فَرَفَعْتُهَا  
تُقَرِّبُ بِي حَتَّى دَنَوْتُ مِنْهُمْ، فَعَثَرَتْ بِي فَرَسِي،  
فَخَرَزْتُ عَنْهَا فَقُمْتُ فَأَهْوَيْتُ يَدِي إِلَى

نقصان پہنچانے کی بات سنتے انہیں یاد رکھتے اور ان دونوں حضرات  
کو اندھیرا ہونے پر بتا دیتے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام  
عامر بن لمیرہ بھی ان کے قریب بکریاں چراتا رہتا تھا اور جب  
رات کا اندھیرا ہو جاتا تو بکریاں ان کے پاس لے آتا وہ رات  
کو تازہ اور گرم گرم دودھ پی کر رات بسر کرتے پھر صبح کو  
اندھیرے ہی میں ان بکریوں کو ہانک کر لے جاتا تھا اور وہ  
تینوں رات ہی ایسا کرتا رہا رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابو بکر  
رضی اللہ عنہ نے قبیلہ بنی دیل کے ایک شخص کو مزدور مقرر فرمایا یہ بنی عبد  
بن عدی میں سے تھا جو بڑا ماہر راستہ بتانے والا تھا وہ عاص بن  
وائل بھی کا حلیف تھا اور کفار قریش کے دین پر تھا۔ پھر انہوں  
نے اسے امین بنا کر اپنی سواریاں اس کے سپرد کر دیں اور تین  
راتوں کے بعد سواریوں کو غار ثور پر لانے کا وعدہ لیا تھا چنانچہ وہ  
حسب وعدہ تیسری رات کی صبح کو اونٹنیاں لے کر حاضر  
ہوئے۔ عامر بن لمیرہ اور راستہ بتانے والا ان حضرات کو راصل  
کے ساتھ ساتھ لے کر چلا۔ سراقہ بن جعشم کا بیان ہے کہ  
ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے جو رسول اللہ ﷺ اور  
ابو بکر کے بارے میں یہ علان کر رہے تھے کہ جو شخص انہیں قتل  
کرے گا یا گرفتار کر کے لائے گا تو ہر ایک کے بدلے سواونٹ  
دیئے جائیں گے ابھی میں اپنی قوم بنی مدلج کی مجلس میں ہی بیٹھا  
ہوا تھا کہ ایک آدمی آ کر کھڑا ہوا جب کہ ہم بیٹھے ہوئے تھے اور  
اس نے کہا اے سراقہ بے شک میں نے ابھی چند لوگوں کو راصل  
پر دیکھا ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہیں  
سراقہ کہتے ہیں میں جان گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن میں نے اس  
سے کہا یہ وہ نہ ہوں گے بلکہ فلاں فلاں جو ابھی ہمارے سامنے

كِنَانَتِي فَاسْتَخَرَجْتُ مِنْهَا الْأَزْلَامَ.  
فَاسْتَقْسَمْتُ بِهَا: أَضُرُّهُمْ أَمْ لَا فَخَرَجَ الَّذِي  
أَكْرَهُ. فَرَكِبْتُ فَرَسِي. وَعَصَيْتُ الْأَزْلَامَ.  
تَقَرَّبُ بِي حَتَّى إِذَا سَمِعْتُ قِرَاءَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
وَهُوَ لَا يَلْتَفِتُ، وَأَبُوبَكْرٍ يُكْثِرُ الْإِلْتِفَاتِ،  
سَاحَتْ يَدَا فَرَسِي فِي الْأَرْضِ حَتَّى بَلَغْنَا  
الرُّكْبَتَيْنِ، فَخَرَزْتُ عَنْهَا ثُمَّ زَجَرْتُهَا فَتَهَضَّتْ،  
فَلَمْ تَكُنْ تُخْرِجُ يَدَيْهَا، فَلَمَّا اسْتَوَتْ قَائِمَةً،  
إِذَا لَأٍ فِي يَدَيْهَا عُشَانٌ سَاطِعٌ فِي السَّمَاءِ مِثْلُ  
الدُّخَانِ، فَاسْتَقْسَمْتُ بِالْأَزْلَامِ، فَخَرَجَ الَّذِي  
أَكْرَهُ، فَنَادَيْتُهُمْ بِالْأَمَانِ فَوَقَفُوا، فَرَكِبْتُ  
فَرَسِي حَتَّى جِئْتُهُمْ، وَوَقَعَ فِي نَفْسِي حِينَ  
لَقِيتُ مَا لَقِيتُ مِنَ الْحَبْسِ عَنْهُمْ أَنْ  
سَيُظْهَرُ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. فَقُلْتُ لَهُ: إِنَّ  
قَوْمَكَ قَدْ جَعَلُوا فِيكَ الدِّيَةَ. وَأَخْبَرْتُهُمْ  
أَخْبَارَ مَا يُرِيدُ النَّاسُ بِهِمْ، وَعَرَضْتُ عَلَيْهِمُ  
الزَّادَ وَالْمَتَاعَ، فَلَمْ يَزِدْ أُنِي وَلَمْ يَسْأَلْنِي إِلَّا  
أَنْ قَالَ: أَخْفِ عَنَّا. فَسَأَلْتُهُ أَنْ يَكْتُبَ لِي  
كِتَابَ أَمْنٍ، فَأَمَرَ عَامِرُ بْنُ فُهَيْرَةَ فَكَتَبَ فِي  
رُقْعَةٍ مِنْ أَدِيمٍ، ثُمَّ مَضَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

فَلَقِيَ الزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَكْبٍ مِنَ  
الْمُسْلِمِينَ، كَانُوا تِجَارًا قَافِلِينَ مِنَ الشَّامِ،  
فَكَسَا الزُّبَيْرُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَأَبَا بَكْرٍ ثِيَابَ  
بَيَاضٍ، وَسَمِعَ الْمُسْلِمُونَ بِالْمَدِينَةِ مَخْرَجَ

سے گئے ہیں یہ وہ ہوں گے اس کے بعد تھوڑی دیر تک میں ر  
مجلس میں بیٹھا رہا پھر کھڑا ہوا اپنے گھر میں داخل ہوا اور خادمہ  
سے کہا کہ وہ میرا گھوڑا لے کر باہر آئے اور اس کو نیلے کے پیچھے  
لے کر کھڑی رہے پھر میں نے اپنا نیزہ لیا اور گھر کے پیچھے سے  
نکلا اور نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا اور اوپر  
والے سرے کو جھکایا ہوا تھا پھر گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سو  
ار ہو گیا پھر اسے بہت تیز دوڑایا تاکہ مجھے جدی پہنچائے یہاں  
تک کہ میں ان کے قریب جا پہنچا مگر میرے گھوڑے نے ٹھوکر  
کھائی اور میں اس سے گر پڑا پھر میں نے کھڑے ہو کر ترکش  
میں ہاتھ ڈالا اور تیروں سے فال نکالی کہ میں ان لوگوں کو نقصان  
پہنچا پاؤں گا یا نہیں پس فال میری مرضی کے خلاف نکلی لیکن میں  
پھر اپنے گھوڑے پر قریب پہنچا یہاں تک کہ میں نے رسول اللہ  
ﷺ کے پڑھنے کی آواز سنی آپ ﷺ کسی بھی جانب مطلقاً  
نہیں دیکھ رہے تھے جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نظریں اکثر ادھر  
ادھر لگی ہوئی تھیں اتنے میں میرے گھوڑے کے اگلے پاؤں  
گھٹنوں تک زمین میں دھنس گئے اور خود میں اس کے اوپر سے  
گر پڑا میں نے گھوڑے کو ڈانٹا تاکہ میں آگے بڑھوں لیکن وہ  
اپنی ٹانگوں کو نہ نکال سکا جب وہ اپنی ٹانگیں پھنسی ہونے کے  
باوجود سیدھا کھڑا ہوا تو دھویں کی طرح غبار اٹھا جو آسمان تک  
پھیل گیا میں نے پھر تیروں سے فال نکالی اس دفعہ بھی فال  
میری مرضی کے خلاف نکلی پس میں نے ان حضرات سے امان  
مانگ لی۔ پس وہ ٹھہر گئے پھر میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان  
کے پاس پہنچا جب میرے ساتھ پریشانیوں گزریں تو دل میں  
یہ خیال آیا کہ رسول اللہ ﷺ کا دین ضرور غالب آئے گا پس

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْ مَكَّةَ، فَكَانُوا يَغْدُونَ كُلَّ  
غَدَاةٍ إِلَى الْحَرَّةِ، فَيَنْتَظِرُونَهُ، حَتَّى يَرُدَّهُمْ حَزْرُ  
الظَّهِيرَةِ، فَانْقَلَبُوا يَوْمًا بَعْدَ مَا أَطَالُوا  
اِنْتِظَارَهُمْ، فَلَمَّا أَوْوَا إِلَى بُيُوتِهِمْ، أَوْفَى رَجُلٌ  
مِنْ يَهُودٍ عَلَى أَطْمٍ مِنْ أَطَامِهِمْ لِأَمْرٍ يَنْظُرُ  
إِلَيْهِ، فَبَصَرَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابِهِ  
مُبْتَضِينَ يَزُولُ بِهِمُ السَّرَابُ، فَلَمْ يَمْلِكِ  
الْيَهُودِيُّ أَنْ قَالَ يَا عَلِيُّ صَوْتِي يَا مَعَاشِرَ  
الْعَرَبِ هَذَا جَدُّكُمْ الَّذِي تَنْتَظِرُونَ، فَتَارَ  
الْمُسْلِمُونَ إِلَى السَّلَاحِ، فَتَلَقَّوْا رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ بِظَهْرِ الْحَرَّةِ، فَعَدَلَ بِهِمْ ذَاتَ الْيَمِينِ  
حَتَّى نَزَلَ بِهِمْ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَذَلِكَ  
يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ مِنْ شَهْرِ رَجَبِ الْاَوَّلِ، فَقَامَ أَبُو  
بَكْرٍ لِلنَّاسِ، وَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ صَامِتًا،  
فَطَفِقَ مَنْ جَاءَ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقْنُ لَمْ يَرِ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ يُحِبِّي أَبَا بَكْرٍ، حَتَّى أَصَابَتِ الشَّمْسُ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلَ أَبُو بَكْرٍ حَتَّى ظَلَّلَ عَلَيْهِ  
بِرْدَائِهِ، فَعَرَفَ النَّاسُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ  
ذَلِكَ، فَلَبِثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَنِي عَمْرِو بْنِ  
عَوْفٍ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً وَأُتِيَ السَّجْدُ  
الَّذِي أُتِيَ عَلَى الثَّقَوَى، وَصَلَّى فِيهِ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ فَسَارَ يَمْشِي مَعَهُ  
النَّاسُ حَتَّى بَرَكَتْ عِنْدَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ  
بِالْمَدِينَةِ، وَهُوَ يُصَلِّي فِيهِ يَوْمَئِذٍ رَجَالٌ مِنْ

میں عرض گزار ہوا کہ آپ کی قوم نے آپ کے متعلق سوا اونٹ  
انعام مقرر کیا ہوا ہے اور پھر میں نے آپ سے وہ ساری باتیں  
کیں جو وہ لوگ آپ کے ساتھ کرنا چاہتے تھے اس کے بعد میں  
نے کھانے کا سامان جو میرے ساتھ تھا وہ پیش کر دیا لیکن آپ  
نے کچھ نہ لیا البتہ یہ ضرور کہا ہمارے متعلق کسی کو کچھ نہ بتانا عرض  
گزار ہوا کہ میرے لیے امان لکھ دی جائے تو آپ نے عمار بن  
نضیرہ کو حکم دیا جس نے مجھے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر سند لکھ دی  
پھر رسول اللہ ﷺ روانہ ہو گئے پھر راستے میں رسول اللہ ﷺ  
کو حضرت زبیر بن جراح جو مسلمانوں کے ایک قائد تجارت کے  
ساتھ سفر کر کے شام سے آرہے تھے پس انہوں نے رسول اللہ  
ﷺ اور حضرت ابوبکر کو پہنچنے کے لیے سفید کپڑے دیئے مدینہ  
منورہ کے مسلمانوں نے رسول اللہ ﷺ کے مکہ سے باہر تشریف  
لانے کی خبر سن لی تھی تو وہ لوگ روزانہ صبح کے وقت مقام حرہ تک  
آتے اور انتظار کرتے تھے اور دو پہر گرم ہونے پر واپس لوٹتے  
ایک روز حسب معمول طویل انتظار کر کے واپس آ گئے اور اپنے  
گھروں میں پہنچے تو کسی ضرورت سے ایک یہودی کسی ٹیلے پر  
چڑھا تو اس نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھی  
سفید لباس میں ملبوس آرہے ہیں پس یہودی بے اختیار بند آواز  
سے چلایا اے گروہ عرب جن کا تم انتظار کر رہے تھے وہ تو یہ آ  
گئے یہ سنتے ہی مسلمانوں نے اپنے ہتھیار اٹھائے اور آپ کے  
استقبال کے لیے دوڑے چنانچہ مقام حرہ میں ان سے ملاقات  
کی آپ نے ان کے ساتھ داہنی طرف کا راستہ اختیار کیا یہاں  
تک کہ بنی عمرو بن عوف میں جا اترے یہ پیر کا دن تھا اور رجب  
الاول کا مہینہ تھا حضرت ابوبکر بنی ہاشم کھڑے ہو کر لوگوں سے

الْمُسْلِمِينَ، وَكَانَ مُزَبَّدًا لِلثَّغْرِ لِسَهْلٍ  
وَسَهْلٍ غُلَامَيْنِ يَتِيمَيْنِ فِي تَجْرِ أَسْعَدَ بْنِ  
زُرَّارَةَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ بَرَكْتَ بِهِ  
رَاحِلَتُهُ (هَذَا إِنْ شَاءَ اللَّهُ الْمَنْزِلُ). ثُمَّ دَعَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْغُلَامَيْنِ، فَسَاوَمَهُمَا بِالْإِزْبِ  
لِيَتَّخِذَهُ مَسْجِدًا، فَقَالَ بَلْ نَهْبُهُ لَكَ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، ثُمَّ بَنَاهُ مَسْجِدًا، وَطَفِقَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَنْقُلُ مَعَهُمُ اللَّيْنِ فِي بُنْيَانِهِ، وَيَقُولُ، وَهُوَ  
يَنْقُلُ اللَّيْنِ: (هَذَا الْحِمَالُ لَا حِمَالُ خَيْرٌ هَذَا  
أَبْرُ رَبَّنَا وَأُظْهَرَ). وَيَقُولُ: (اللَّهُمَّ إِنَّ الْأَجْرَ  
أَجْرُ الْآخِرَةِ فَارْحِمِ الْأَنْصَارَ وَالْمُهَاجِرَةَ).

1591 - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا  
حَدَّثَتْ بِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

ملنے لگے اور رسول اللہ ﷺ خاموش بیٹھے رہے یہاں تک کہ وہ  
انصاری جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت نہ کی تھی وہ  
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ہی کو سلام کرتے یہاں تک رسول اللہ ﷺ پر  
دھوپ آ گئی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آپ کے اوپر اپنی چادر  
تان لی اور سایہ کیے رکھا تب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو پہچانا  
پس آپ قبیلہ بنو عمرو بن عوف میں تقریباً دس راتیں قیام پذیر  
رہے اور وہاں اس مسجد کی بنیاد رکھی جس کی بنیاد تقویٰ پر ہے اور  
اس میں رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی پھر آپ اونٹنی پر سوار  
ہوئے اور لوگ آپ کے ساتھ چل رہے تھے یہاں تک کہ  
رسول اللہ ﷺ اس جگہ پہنچے جہاں مدینہ منورہ میں مسجد نبوی ہے  
جس میں آج تک مسلمان نماز پڑھتے ہیں اس جگہ کھجوریں  
خشک کی جاتی تھیں اور وہ اسعد بن زرارہ کے دوسرے بچوں یعنی  
سہل اور سہیل کی تھی رسول اللہ ﷺ نے اس جگہ کے متعلق  
جہاں اونٹنی بیٹھی تھی فرمایا ان شاء اللہ یہی ہمارا مقام ہوگا پھر  
رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں بچوں کو بلوایا اور کھجور کے خشک  
کرنے کی جگہ کا ان سے بھوکھا کیا تاکہ اسے مسجد بنائیں ان  
دونوں بچوں نے کہا کہ ہم قیمت نہیں دیں گے تو رسول اللہ ﷺ  
زمین مفت لینا قبول نہ فرمایا بلکہ قیمت دے کر ان سے خرید لی  
اور مسجد کی بنیاد رکھی اور اسی مسجد کی تعمیر میں آپ بھی مسلمانوں کے  
ساتھ اٹھائیں اٹھا کر لا رہے تھے اور کہتے تھے یہ بوجھ خیر کا بوجھ  
اٹھانا نہیں ہے بلکہ یہ تو نیکی اور پاکیزگی ہے، اور یہ بھی فرماتے تھے  
اے اللہ اجر تو آخرت کا اجر ہے پس انصار و مہاجرین پر رحم فرما۔

حضرت اسما جیجی سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ میں عبد  
اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے حاملہ تھی جب میں نے ہجرت کی تو پورے



قَالَتْ: فَمَرَجْتُ وَأَنَا مُتِمَّةٌ. فَأَتَيْتُ الْمَدِينَةَ.  
فَنَزَلْتُ بِقُبَاءٍ، فَوَلَدَتْهُ بِقُبَاءٍ. ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ  
النَّبِيَّ ﷺ فَوَضَعْتُهُ فِي حَجْرِهِ. ثُمَّ دَعَا بِثَمَرَةٍ.  
فَمَضَغَهَا ثُمَّ تَفَلَ فِي فِيهِ. فَكَانَ أَوَّلَ شَيْءٍ  
دَخَلَ جَوْفَهُ رِيْقُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ حَتَّكَهُ  
بِثَمَرَةٍ ثُمَّ دَعَا لَهُ وَبَرَكَ عَلَيْهِ. وَكَانَ أَوَّلَ  
مَوْلُودٍ وَلَدَ فِي الْإِسْلَامِ.

1592 - عَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَارِ فَرَفَعْتُ رَأْسِي.  
فَإِذَا أَنَا بِأَقْدَامِ الْقَوْمِ. فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ.  
لَوْ أَنَّ بَعْضَهُمْ طَاطَأَ بَصَرَهُ زَانًا. قَالَ (اسْكُتْ  
يَا أَبَا بَكْرٍ. اثْنَانِ اللَّهُ تَالِيَهُمَا).

45-باب: مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ  
وَأَصْحَابِهِ الْمَدِينَةَ

1593 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
أَوَّلُ مَنْ قَدِمَ عَلَيْنَا مُضْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَابْنُ  
أُمِّ مَكْتُومٍ. وَكَانَا يُقْرِئَانِ النَّاسَ. فَقَدِمَ  
بِلَالٌ وَسَعْدُ وَعُمَارُ بْنُ يَاسِرٍ. ثُمَّ قَدِمَ عُمَرُ بْنُ  
الْخَطَّابِ فِي عِشْرِينَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ  
قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ. فَمَا رَأَيْتُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ  
فَرِحُوا بِشَيْءٍ فَرَحَهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. حَتَّى  
جَعَلَ الْإِمَاءُ يَقْلَنَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَا  
قَدِمَ حَتَّى قَرَأْتُ (سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فِي

دنوں میں تھی پھر مدینہ شریف آئی تو قباء میں ٹھہری تو عبداللہ بن  
زبیر رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے پھر میں انہیں لے کر نبی کریم ﷺ کے  
پاس گئی اور بچے کو آپ کی گود میں دے دیا تو آپ نے ایک  
کھجور منگائی اور چپا کر بچے کے منہ میں ڈالی چنانچہ یہ سب سے  
پہلی چیز تھی جو ان کے شکم میں گئی یعنی رسول اللہ ﷺ کا لعاب  
وہن مبارک پھر آپ نے منہ میں کھجور ڈالنے کے بعد اس کے  
لیے دعا فرمائی یہ پہلا بچہ تھا جو دارالاسلام میں پیدا ہوا۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں  
غار ثور میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھا میں نے اپنا سر اٹھایا تو کچھ  
لوگوں کے پاؤں دیکھے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ اگر  
انہوں نے نگاہیں نیچی کیں تو ہمیں دیکھ لیں گے آپ نے فرمایا  
اے ابو بکر خاموش رہو کیونکہ ہم دونوں کے ساتھ تیسرا اللہ ہے۔

رسول اللہ ﷺ اور آپ کے اصحاب  
کرام رضی اللہ عنہم کا مدینہ میں تشریف لانا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ سب سے پہلے مدینہ منورہ میں ہمارے پاس حضرت  
معصب بن عمیر اور ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ آئے تھے یہ دونوں لوگوں و  
قرآن پاک پڑھایا کرتے تھے پھر حضرت بلال، سعد بن ابی  
وقاص، حضرت عمار بن یاسر آئے اس کے بعد عمر بن خطاب  
تشریف لائے جو نبی کریم ﷺ کے بیس اصحاب کو ساتھ لائے پھر  
خود نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری ہوئی میں نے اہل مدینہ کو اتنی  
خوش سناتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا جتنا وہ رسول اللہ ﷺ کی آمد  
سے خوش ہوئے یہاں تک کہ لونڈیاں بھی کہنے لگیں رسول اللہ



ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہیں جب آپ کی تشریف آوری ہوئی تو میں طویل منسل کی سورتوں میں سے سچ اسم ربک الاعلیٰ پڑھ چکا تھا۔

مہاجر کا اعمال حج کو ادا کرنے کے بعد مکہ میں ٹھہرنا

حضرت علاء بن حضری رحمہ اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہاجر کو طوافِ صدر کے بعد تین دن تک مکہ میں رہنے کی اجازت ہے۔

جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہودی آپ کے پاس آئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر دس یہودی بھی مجھ پر ایمان لے آتے تو سب یہودی مسلمان ہو جاتے۔

46- بَابُ إِقَامَةِ الْمُهَاجِرِ بِمَكَّةَ بَعْدَ قِضَاءِ نُسُكِهِ

1594- عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحَضَرَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (ثَلَاثٌ لِلْمُهَاجِرِ بَعْدَ الصَّدْرِ).

47- بَابُ إِثْبَاتِ الْيَهُودِ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ

1595- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَوْ آمَنَ بِعَشْرَةٍ مِنَ الْيَهُودِ لَأَمَنَ بِبِ الْيَهُودِ).



بسم الله الرحمن الرحيم  
57- کتاب المغازی  
غزوات کا بیان

غزوہ عسیرہ

1- باب غَزْوَةِ الْعُسَيْرَةِ

حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے ان سے دریافت کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نے کتنے غزوات میں حصہ لیا؟ انہوں نے فرمایا انیس پھر ان سے پوچھا گیا آپ ان میں سے کتنے غزوات میں شرکت فرمائی؟ انہوں نے فرمایا سترہ میں۔ پھر پوچھا گیا ان میں سے پہلا غزوہ کون سا تھا؟ انہوں نے جواب دیا عسیرہ یا عسیرہ۔

1596 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قِيلَ لَهُ: كَمْ غَزَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ غَزَوَاتٍ؟ قَالَ: تِسْعَ عَشْرَةً. قِيلَ: كَمْ غَزَوْتَ أَنْتَ مَعَهُ؟ قَالَ: سَبْعَ عَشْرَةً. قِيلَ فَأَيُّهُمْ كَانَتْ أَوَّلَ؟ قَالَ: الْعُسَيْرَةُ أَوِ الْعُسَيْرُ.

اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ”جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے..... شدید العقاب تک“

2- باب قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ} إِلَى قَوْلِهِ: {شَدِيدُ الْعِقَابِ}

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ میں ایسی بات دیکھی اگر وہ مجھے حاصل ہوتی تو میں اسے دنیا کی ہر نعمت سے عزیز تر سمجھتا ہوا یہ کہ مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس اس وقت آئے جبکہ آپ لوگوں کو مشرکین سے لڑنے کے لیے بلا رہے تھے تو یہ عرض گزار ہوئے کہ ہم ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے جو کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے ان سے کہا تھا کہ آپ اور آپ کا رب جائے اور لڑے بلکہ ہم تو آپ کے دائیں اور بائیں آگے اور پیچھے پروانہ دار لڑیں گے پس میں نے نبی کریم

1597 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: شَهِدْتُ مِنَ الْيَقْدَادِ بْنِ الْأَسْوَدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَشْهُدًا، لِأَنِّي أَكُونُ صَاحِبَهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عُدِلَ بِهِ، أَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَدْعُو عَلَى الْمُشْرِكِينَ. فَقَالَ: لَا نَقُولُ كَمَا قَالَ قَوْمُ مُوسَى: (اذهب أنت وربك فقاتلا)، وَلَكِنَّا نُقَاتِلُ عَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ وَبَيْنَ يَدَيْكَ وَخَلْفَكَ. فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَشْرَقَ وَجْهُهُ وَسَرَّةٌ.

ﷺ کو دیکھا کہ آپ کا چہرہ خوش سے چمک اٹھا تھا۔

### اصحاب بدر کی تعداد

حضرت براء بن عازبؓ فرماتے ہیں کہ مجھے محمد ﷺ کے اصحاب نے بتایا کہ بدر کی لڑائی میں شرکت کرنے والوں کی تعداد حضرت طلوت کے ان اصحاب کی تعداد کے برابر ہے جنہوں نے ان کے ساتھ نہر کو پار کیا تھا ان کی تعداد تین سو دس سے کچھ زیادہ تھی۔ حضرت براء نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم ان کے ساتھ سون کے سوا کوئی نہر کو پار نہیں کر سکا۔

### ابو جہل کا قتل

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کون ہے جو ابو جہل کو دیکھ کر اس کا حال بتائے یہ سن کر حضرت عبداللہ بن مسعودؓ گئے دیکھا کہ عفرہ کے دونوں بیٹوں نے اسے اتنا مارا ہے کہ وہ ٹھنڈا ہو رہا تھا یعنی قریب المرگ تھا۔ اس کی داڑھی پکڑ کر فرمایا کیا تو ابو جہل ہے؟ سنے کہا مجھ سے بڑھ کر کون ہے جس کو انہوں نے قتل کیا ہو یا وہ شخص جس کو اس کی قوم نے قتل کیا ہو۔

حضرت ابو طلحہؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے دن کفار قریش کے چوبیس سرداروں کی لاشوں کو ایک گندے ناپاک کنویں میں پھینکنے کا حکم دیا آپ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر غلبہ حاصل کرتے تو تین راتیں وہاں قیوم فرماتے جب میدان میں تیسرا روز آیا تو وہاں سے کوچ کا حکم فرمایا چنانچہ آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا گیا پھر جب آپ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے

### 3- باب عِدَّةُ أَصْحَابِ بَدْرٍ

1598 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حَدَّثَنِي أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ مَنِ شَهِدَ بَدْرًا: عِدَّةُ أَصْحَابِ طَالُوتَ الَّذِينَ جَاوَزُوا مَعَهُ النَّهْرَ، بِضْعَةَ عَشَرَ وَثَلَاثُمِائَةٍ. قَالَ الْبَرَاءُ: لَا وَاللَّهِ مَا جَاوَزَ مَعَهُ النَّهْرَ إِلَّا مُؤْمِنٌ.

### 4- باب قَتْلِ أَبِي جَهْلٍ

1599 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ يَنْظُرُ مَا صَنَعَ أَبُو جَهْلٍ؟) فَأَنْطَلَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ فَوَجَدَهُ قَدْ ضَرَبَهُ ابْنَا عَفْرَاءَ حَتَّى بَرَدَ قَالَ أَنْتَ أَبُو جَهْلٍ؟ قَالَ: فَأَخَذَ بِلَحْيَتِهِ. قَالَ: وَهَلْ فَوْقَ رَجُلٍ قَتَلْتُهِمْ أَوْ رَجُلٍ قَتَلَهُ قَوْمُهُ.

1600 - عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ: أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ أَمَرَ يَوْمَ بَدْرٍ بِأَرْبَعَةِ وَعِشْرِينَ رَجُلًا مِنْ صَنَادِيدِ قُرَيْشٍ، فَقَذَفُوا فِي طَوِيتٍ مِنْ أَطْوَاءِ بَدْرٍ حَبِيبٍ مُخْبِثٍ، وَكَانَ إِذَا ظَهَرَ عَلَى قَوْمٍ أَقَامَ بِالْعَرَصَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ، فَلَمَّا كَانَ بِبَدْرٍ الْيَوْمَ الثَّالِثَ أَمَرَ بِرَاحِلَتِهِ فَشَدَّ عَلَيْهَا رَحْلَهَا، ثُمَّ مَشَى وَاتَّبَعَهُ أَصْحَابُهُ

وَقَالُوا: مَا نُنْزِلُ إِلَّا لِبَعْضِ حَاجَتِهِمْ.  
حَتَّى قَامَ عَلَى شَفَةِ الرِّكِيِّ، فَنَادَى بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ: (يَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ،  
وَيَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ، أَيْسُرُكُمْ أَنْتُمْ أَطَعْتُمْ  
اللَّهَ وَرَسُولَهُ، فَإِنَّا قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدْنَا رَبَّنَا  
حَقًّا، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا).  
قَالَ: فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا تُكَلِّمُ مِنْ  
أَجْسَادٍ لَا أَرْوَاحَ لَهَا؛ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ، مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعٍ لَنَا  
أَقُولُ مِنْهُمْ).

انہوں نے کہا ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کسی اپنے کام کے  
لیے تشریف لے جا رہے ہیں یہاں تک کہ آپ کنویں کی مندر  
پر جا پہنچے اور ان لوگوں کے نام مع ولدیت لے کر مخاطب فرمایا  
کہ اے فلاں بن فلاں، اے فلاں بن فلاں کیا تم کو یہ بات  
آسان نہ تھی کہ تم اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی  
اطاعت کرتے بے شک ہمارے رب نے ہم سے جس چیز کا  
وعدہ فرمایا تھا وہ ہمیں حاصل ہو گئی اور بتاؤ کہ جس چیز کا اس نے  
تمہارے لیے وعدہ کیا تھا وہ تمہیں ملی؟ راوی کا بیان ہے کہ  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ  
ایسے جسموں سے کلام فرما رہے ہیں جن میں روحيں نہیں ہیں؟  
پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں  
محمد ﷺ کی جان ہے میں جو کچھ ان سے کہہ رہا ہوں وہ تم ان  
سے زیادہ نہیں سنتے۔

### جنگ بدر میں فرشتوں کی حاضری

حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ جو غزوہ بدر میں شامل  
تھے انہوں نے فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ  
کی بارگاہ میں حاضر ہو کر دریافت کیا کہ آپ غزوہ بدر میں شرکت  
کرنے والوں کو کیسا سمجھے ہیں؟ فرمایا میں انہیں مسلمانوں میں سب  
سے افضل سمجھتا ہوں یا اس کی مانند کوئی کلمہ ارشاد فرمایا حضرت  
جبرائیل علیہ السلام نے کہا غزوہ بدر میں شمولیت کرنے والے فرشتے  
بھی سب سے افضل ہیں۔

### 5- باب شُهودِ الْمَلَائِكَةِ بَدْرًا

1601 - عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَمُنُّ شَهِدَ بَدْرًا، قَالَ: جَاءَ  
جَبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (مَا تَعْدُونَ أَهْلَ  
بَدْرٍ فِيكُمْ قَالَ: مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ - أَوْ  
كَلِمَةً تَحْوِيهَا - قَالَ: وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا  
مِنَ الْمَلَائِكَةِ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے بدر کے دن فرمایا یہ جبرائیل علیہ السلام اپنے گھوڑے

1602 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: (هَذَا جَبْرِيلُ آخِذٌ

بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ أَدَاةُ الْحَرْبِ).

### 6- باب

1603 - عَنْ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَقِيتُ يَوْمَ بَدْرٍ عُبَيْدَةَ بْنَ سَعِيدٍ ابْنَ الْعَاصِ وَهُوَ مُدَجَّجٌ لَا يُرَى مِنْهُ إِلَّا عَيْنَاهُ وَهُوَ يُكْنَى أَبُو ذَاتِ الْكَرْشِ فَقَالَ: أَنَا أَبُو ذَاتِ الْكَرْشِ. فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ بِالْعَزَرَةِ فَطَعَنْتُهُ فِي عَيْنِهِ فَمَاتَ. قَالَ: لَقَدْ وَضَعْتُ رِجْلِي عَلَيْهِ ثُمَّ تَمَطَّأْتُ فَكَانَ الْجَهْدُ أَنْ نَزَعْتُهَا وَقَدْ انْتَنَى ظَرْفَاهَا. قَالَ عُرْوَةُ فَسَأَلَهُ إِيَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَاهُ. فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا أَبُو بَكْرٍ فَأَعْطَاهُ. فَلَمَّا قُبِضَ أَبُو بَكْرٍ سَأَلَهَا إِيَّاهُ عُمَرُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. فَلَمَّا قُبِضَ عُمَرُ أَخَذَهَا ثُمَّ طَلَبَهَا عُثْمَانُ مِنْهُ فَأَعْطَاهُ إِيَّاهَا. فَلَمَّا قُتِلَ عُثْمَانُ وَقَعَتْ عِنْدَ آلِ عَلِيٍّ فَطَلَبَهَا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ الزُّبَيْرِ فَكَانَتْ عِنْدَهُ حَتَّى قُتِلَ.

1604 - عَنْ الرَّبِيعِ بْنِ مَعْوِذٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَتْ: دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ غَدَاةَ بَنِي عُلَاجٍ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَا جَلَسَ مَعِيَ وَجُورِيَّاتٌ يَضْرِبْنَ بِالْأُفْ، يَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ

کے سر کو پکڑے ہوئے ہیں، اس پر جنگ کا سامان ہے۔

### باب

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں بدر کے دن عبیدہ

بن سعید بن عاص کے مقابل ہوا وہ ہتھیاروں سے اس طرح لیس تھا کہ لوہے میں اس کی آنکھوں کے سوا کچھ بھی نظر نہیں آ رہا تھا اس کی کنیت ابو ذات الکرش تھی وہ کہنے لگا میں ابو ذات الکرش ہوں میں نے اس پر نیزے سے وار کیا اور اس کی آنکھ میں نیزہ مارا تو وہ مر گیا پھر میں نے اپنا پاؤں پر رکھا اور انگڑائی لینے والے کی طرح نیزہ نکالنے کے لیے ٹیڑھا ہوا بڑی مشکل سے اپنا نیزہ نکالا اس کے دونوں کنارے ٹیڑھے ہو چکے تھے پھر رسول اللہ ﷺ نے وہ نیزہ مانگا تو انہوں نے پیش کر دیا جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو گیا تو انہوں نے واپس لے لیا پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مانگا تو انہیں دے دیا اور جب ان کا وصال ہوا تو حضرت عمر نے مانگا تو انہیں بھی دے دیا جب پھر جب حضرت عمر کا وصال ہوا تو انہوں نے واپس لے لیا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مانگا تو انہیں بھی دے دیا پھر جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے تو وہ نیزہ آل علی کے پاس رہا آخر کار حضرت عبداللہ بن زبیر نے ان سے مانگ لیا اور وہ ان کی شہادت تک انہی کے پاس رہا۔

حضرت ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ شب زفاف کے

بعد صبح کو نبی کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میرے بستر پر اس طرح تشریف فرما ہوئے جس طرح آپ بیٹھے ہیں اور اس وقت کچھ بچیاں دف بجا کر جنگ بدر میں مارے جانے

والے بڑوں کی شان میں قصیدے پڑھ رہی تھیں ان میں سے ایک بچی یہ کہنے لگی ہم میں ایسے نبی ﷺ تشریف مائے جوکل کی بات جانتے ہیں پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہ نہ کہو بلکہ وہی کہے جاؤ جو تم پہلے کہہ رہی تھیں۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور آپ بدر میں رسول کریم ﷺ کے ساتھ شریک ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتاب اور تصویر ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں جب حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما اپنے شوہر حضرت خنیس بن حذافہؓ کے انتقال سے بیوہ ہوئیں یہ رسول اللہ ﷺ کے صحابی تھے اور غزوہ بدر میں بھی حاضر تھے اور مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہو گیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ملا اور حضرت حفصہ کا ذکر کیا اور ان سے کہا گیا اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہ کا نکاح آپ سے کر دوں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس معاملہ کو ذرا دیکھوں گا یہ کئی روز تک انتظار کرتے رہے لیکن آخر میں انہوں نے جواب دیا کہ ابھی میرا نکاح کا کوئی ارادہ نہیں پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ اگر آپ چاہیں تو میں اپنی بیٹی حفصہؓ کا نکاح آپ سے کر دوں ابوبکر رضی اللہ عنہ خاموش رہے اور مجھے کوئی تسلی بخش جواب نہ دیا ان کے طرز عمل کا مجھ کو حضرت عثمان کے جواب دے دینے سے بھی زیادہ دکھ ہوا مگر میں چند راتیں ہی ٹھہرا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے بی بی حفصہ کے لیے نکاح کا

مِنْ آبَائِهِمْ يَوْمَ بَدْرٍ، حَتَّى قَالَتْ جَارِيَةٌ: وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَقُولِي هَكَذَا، وَقُولِي مَا كُنْتِ تَقُولِينَ).

1605 - عَنْ أَبِي طَلْحَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ).

1606 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَأَيَّمْتُ حَفْصَةَ بِنْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْ خُنَيْسِ بْنِ حَذَافَةَ السَّهْمِيِّ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا، تُوِّفِيَ بِالْمَدِينَةِ، قَالَ عُمَرُ: فَلَقَيْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ. قَالَ: سَأَنْظُرُ فِي أَمْرِي. فَلَبِثْتُ لَيْالِي، فَقَالَ: قَدْ هَدَا إِلَيَّ أَنْ لَا أَتَزَوَّجَ يَوْمِي هَذَا. قَالَ عُمَرُ: فَلَقَيْتُ أَبَا بَكْرٍ فَقُلْتُ: إِنْ شِئْتَ أَنْكَحْتُكَ حَفْصَةَ بِنْتَ عُمَرَ. فَصَمَتَ أَبُو بَكْرٍ، فَلَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا، فَكُنْتُ عَلَيْهِ أَوْجَدَ مِنِّي عَلَى عُثْمَانَ. فَلَبِثْتُ لَيْالِي، ثُمَّ خَطَبَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَنْكَحْتُهَا إِيَّاهُ فَلَقِينِي أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ: لَعَلَّكَ وَجَدْتِ عَلَيَّ حِينَ عَرَضْتَ عَلَيَّ حَفْصَةَ فَلَمْ أَرْجِعْ إِلَيْكَ قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ فَإِنَّهُ لَمْ يَمْنَعْنِي



أَنْ أَرْجِعَ إِلَيْكَ فِيمَا عَرَضْتُ إِلَّا أَلَيْ قَدْ عَلِمْتُ  
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ ذَكَرَهَا، فَلَمْ أَكُنْ  
لَأُفْشِيَ سِرَّ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَوْ تَرَكَهَا  
لَقَبِلْتُهَا.

1607 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْبَدْرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الْاِئْتَانِ  
مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ، مَنْ قَرَأَهُمَا فِي لَيْلَةٍ  
كَفَّتَاهُ).

1608 - عَنِ الْبُقْدَادِيِّ بْنِ عَمْرِو الْكِنْدِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، حَلِيفِ بَنِي زُهْرَةَ، وَكَانَ مِنْ  
شُهَدَاءِ بَدْرٍ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: أَرَأَيْتَ إِنْ  
لَقِيتُ رَجُلًا مِنَ الْكُفَّارِ فَاقْتَتَلْنَا، فَضَرَبَ  
إِحْدَى يَدَيَّ بِالسَّيْفِ فَقَطَعَهَا، ثُمَّ لَأَذَّ مَنِيَّ  
بِشَجَرَةٍ فَقَالَ: أَسْلَمْتُ لِلَّهِ. أَأَقْتُلُهُ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ بَعْدَ أَنْ قَالَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا  
تَقْتُلُهُ) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّهُ قَطَعَ إِحْدَى  
يَدَيَّ، ثُمَّ قَالَ ذَلِكَ بَعْدَ مَا قَطَعَهَا. فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تَقْتُلُهُ، فَإِنْ قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ  
بِمَنْزِلَتِكَ قَبْلَ أَنْ تَقْتُلَهُ، وَإِنَّكَ بِمَنْزِلَتِهِ قَبْلَ

پیغام بھیجا جس پر میں نے فوراً ان کا نکاح آپ سے کر دیا  
پھر مجھے ابو بکر ملے تو انہوں نے فرمایا شاید آپ مجھ سے  
ناراض ہوں کہ جب آپ نے بی بی حفصہ جبینہ کے نکاح کا  
ذکر مجھ سے کیا تو میں نے آپ کو جواب نہیں دیا تھا میں نے  
کہا ہاں انہوں نے فرمایا میں نے اس لیے آپ کو تسلی بخش  
جواب نہیں دیا تھا کہ میرے علم میں یہ بات تھی کہ رسول اللہ  
ﷺ نے خود اپنے لیے اس بارے میں مجھ سے مشورہ فرمایا  
تھا اور میں رسول اللہ ﷺ کا راز فاش نہیں کر سکتا تھا ہاں  
اگر حضور اپنا ارادہ ترک فرما دیتے تو پھر میں قبول کر لیتا۔

حضرت ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص رات کو سورہ بقرہ کی  
آخری دو آیات پڑھ لے تو وہ اسے کفایت کرتی ہے۔

حضرت مقداد بن عمرو کندی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو بنی  
زہرہ کے حلیف اور غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ فرماتے  
ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضور  
مجھے بتائیے اگر کسی کافر سے میری لڑائی ہو اور لڑائی میں وہ میرا  
ایک ہاتھ تلوار سے اڑا دے۔ پھر کسی درخت کی پناہ لے کر کہنے  
لگے میں تو اللہ عزوجل کے لیے مسلمان ہو گیا ہوں جب وہ ایسا  
کہے دے تو کیا اب میں اسے قتل کروں؟ آپ نے فرمایا اسے  
قتل نہ کرو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس نے میرا ہاتھ  
بھی کاٹ دیا اور جو بات اس نے کہی وہ تو میرا ہاتھ کاٹنے کے  
بعد کہی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اسے قتل نہ کرو کیونکہ تم نے  
اگر اب اسے قتل کر دیا تو وہ تمہارے اس مقام پر ہوگا جو اسے قتل

أَنْ يَقُولَ كَلِمَتَهُ الَّتِي قَالَ).

کرنے سے پہلے تمہیں حاصل تھا اور تمہارا حال وہ ہو جائے گا جو کلمہ پڑھنے سے پہلے اس کا تھا۔

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق ارشاد فرمایا اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان قیدیوں کی سفارش کرتے تو میں ان کے کہنے پر انہیں چھوڑ دیتا۔

بنی نضیر اور ان کی رسول اللہ ﷺ سے

دھوکے بازی کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے وہ فرماتے ہیں کہ بنی نضیر اور بنو قریظہ نے لڑائی کی تو بنی نضیر کو جلا وطن کر دیا گیا اور بنو قریظہ پر احسان کر کے انہیں رہنے دیا گیا لیکن جب انہوں نے دوبارہ آپ سے لڑائی کی تو ان کے مردوں کو قتل کر دیا اور ان کی عورتوں اور بچوں اور مال و اسباب کو مسلمانوں میں بانٹ دیا گیا سوائے ان لوگوں کے جو نبی کریم ﷺ سے مل گئے یعنی ایمان لا کر مسلمان ہو گئے پھر آپ نے مدینہ کے تمام یہود بنی قریظہ جو عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کی قوم سے تھے اور یہود بنی حارثہ کو اور مدینہ شریف کے تمام یہودیوں کو جلا وطن کر دیا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی نضیر کے کھجور کے بعض درخت جلا دیئے اور بعض کٹوا دیئے جو کہ بویرہ میں تھے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو درخت تم نے کاٹے یا جڑوں پر قائم چھوڑ دیئے یہ سب اللہ عزوجل کی اجازت سے تھا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

1609 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ: (لَوْ كَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِي حَيًّا ثُمَّ كَلَّمَنِي فِي مَوْلَاءِ الثَّنَتَيْنِ لَتَرَكْتُهُمْ لَهُ).

7- بَابُ حَدِيثِ بَنِي النَّضِيرِ.

وَعَذْرُهُمْ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ

1610 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ، فَأَجَلَى بَنِي النَّضِيرِ، وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنْ عَلَيْهِمْ، حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ، فَكَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ، إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ ﷺ فَأَمَنَهُمْ وَأَسْلَمُوا. وَأَجَلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ: بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ، وَكُلَّ يَهُودِ الْمَدِينَةِ.

1611 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حَرَّقَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ، وَهِيَ الْبُؤَيْرَةُ، فَتَزَلَّتْ: (مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ)

1612 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: أَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا إِلَى أَبِي  
بَكْرٍ يَسْأَلُهُ فَمَنْهُمْ مَعَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ  
فَكُنْتُ أَنَا أَرْدُهُنَّ. فَقُلْتُ لَهُنَّ: أَلَا تَتَّقِينَ اللَّهَ.  
أَلَمْ تَعْلَمْنَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (لَا  
نُورُثُ. مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ - يُرِيدُ بِذَلِكَ نَفْسَهُ -  
إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي هَذَا الْمَالِ). فَانْتَهَى  
أَرْوَاجُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى مَا أَخْبَرْتُهُنَّ.

ازواج مطہرات نے مال کے لئے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ آپ نے جو مال چھوڑا ہے اس سے ہم کو حصہ دے دیجئے۔ آپ نے فرمایا: میں نے تم کو اس سے حصہ نہیں دینا۔ یہ کہہ کر آپ نے فرمایا کہ: (میرا کوئی وارث نہیں ہے۔ میں نے جو مال چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے اس سے آپ کی مراد اپنی ذات تھی اور اس سے محمد ﷺ کی آل اس سے نکلتے تھے۔ میرے بتانے پر نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات اپنے راہ سے رک گئی۔

## 8- باب قَتْلُ كَعْبِ بْنِ الْأَشْرَفِ

1613 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ لِكَعْبِ بْنِ  
الْأَشْرَفِ فَإِنَّهُ قَدْ آذَى اللَّهَ وَرَسُولَهُ). فَقَامَ  
مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتُحِبُّ أَنْ  
أُقْتَلَهُ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قَالَ: فَأَذِنَ لِي أَنْ أَقُولَ  
شَيْئًا. قَالَ (قُلْ). فَأَتَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ  
فَقَالَ: إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَدْ سَأَلَنَا صَدَقَةً، وَإِنَّهُ  
قَدْ عَنَانَا، وَإِنِّي قَدْ أَتَيْتُكَ أَسْتَسْلِفُكَ. قَالَ:  
وَأَيْضًا وَاللَّهِ لَتَمْنُنَنَّهُ قَالَ إِنَّا قَدْ اتَّبَعْنَاهُ فَلَا  
نُحِبُّ أَنْ نَدْعَهُ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى أَيْ شَيْءٍ يَصِيرُ  
شَأْنُهُ. وَقَدْ أَرَدْنَا أَنْ تُسْلِفَنَا وَسَقَا، أَوْ  
وَسَقَيْنَ. فَقَالَ: نَعَمْ، ارْهَنُونِي. قَالُوا: أَيْ شَيْءٍ  
يُرِيدُ.

## کعب بن اشرف کا قتل

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کی خبر کون لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کو ایذا دی تھی حضرت محمد بن مسلمہ دھڑکھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے یہ رسول اللہ ﷺ کیا آپ یہ چاہتے ہیں کہ اسے قتل کر دیا جائے؟ فرمایا "ہاں" انہوں نے عرض کی مجھے یہ اجازت مرحمت فرمائیے کہ میں جو مناسب سمجھوں کہوں۔ آپ نے فرمایا جو چاہو چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ نے اس کے پاس جا کر کہا یہ شخص ہم سے زکوٰۃ مانگتا ہے حالانکہ ہم تک دست ہیں لہذا میں تجھ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں کعب بولا ابھی تو تم اس سے اور بھی تکلیف اٹھاؤ گے انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس کی پیروی جو رکھتے ہیں اب اچانک چھوڑنا مناسب نہیں جب تک دیکھ نہ میں گئے کہ آگے کیا ہوتا ہے؟ اس وقت تو میں تیرے پاس اس سے

قَالَ: ارْهَنُونِي نِسَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ تَرْهَنُكَ نِسَاءَنَا وَأَنْتَ أَجْمَلُ الْعَرَبِ، قَالَ: فَارْهَنُونِي أَبْنَاءَكُمْ، قَالُوا: كَيْفَ تَرْهَنُكَ أَبْنَاءَنَا، فَيُسَبُّ أَحَدُهُمْ، فَيُقَالُ: رُهِينَ يَوْسَىٰ أَوْ وَسْقَيْنَ، هَذَا عَارٌ عَلَيْنَا، وَلَكِنَّا تَرْهَنُكَ اللَّامَةُ فَوَاعِدَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ، فَجَاءَهُ لَيْلًا وَمَعَهُ أَبُو تَائِلَةَ وَهُوَ أَخُو كَعْبٍ مِنَ الرِّضَاعَةِ، فَدَعَاهُمْ إِلَى الْحِضْنِ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ فَقَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ أَيْنَ تَخْرُجُ هَذِهِ السَّاعَةَ فَقَالَ: إِنَّمَا هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ، وَأَخِي أَبُو تَائِلَةَ قَالَتْ: إِنِّي أَسْمَعُ صَوْتًا كَأَنَّهُ يَقْطُرُ مِنْهُ الدَّمُ، قَالَ: إِنَّمَا هُوَ أَخِي مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ وَرَضِيَ أَبُو تَائِلَةَ، إِنَّ الْكَرِيمَ لَوْ دُعِيَ إِلَى طَعْنَةٍ بَلِيلٍ لَأَجَابَ قَالَ: وَيُدْخِلُ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مَعَهُ بَرَجُلَيْنِ فِي رَوَايَةٍ: أَبُو عَبَّاسٍ بْنُ جَبْرِ، وَالْحَارِثُ بْنُ أَوْسٍ وَعَبَادُ بْنُ بَشِيرٍ فَقَالَ إِذَا مَا جَاءَ فَإِنِّي قَائِلٌ بِشَعْرِهِ فَأَشْمُهُ، فَإِذَا رَأَيْتُمُونِي اسْتَمْكَنْتُ مِنْ رَأْسِهِ فَدُونَكُمْ فَاضْرِبُوهُ، وَقَالَ مَرَّةً: ثُمَّ أَشْمُكُمْ، فَنَزَلَ إِلَيْهِمْ مُتَوَشِّحًا وَهُوَ يَنْفُخُ مِنْهُ رِيحَ الطَّيِّبِ، فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ رِيحًا - أَمِّي أَطْيَبَ قَالَ: عِنْدِي أَعْطَرُ نِسَاءِ الْعَرَبِ وَأَكْمَلُ الْعَرَبِ فَقَالَ: أَتَأْذَنُ لِي أَنْ أَشْمَ رَأْسَكَ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَشَمَّهُ، ثُمَّ أَشْمَ أَصْحَابَهُ، ثُمَّ قَالَ: أَتَأْذَنُ لِي؟ قَالَ: نَعَمْ، فَلَمَّا

آیا ہوں کہ ایک یا دو وقت قرض لوں پس اس نے کہا اچھا میرے پاس کچھ رہن رکھوانہوں نے فرمایا تم رہن میں کیا رکھنا چاہو گے؟ کعب نے کہا اپنی عورتیں گردی رکھ دو انہوں نے جواب دیا تم عرب میں بہت خوب صورت آدمی ہو ہم اپنی عورتیں کس طرح تیرے پاس گردی رکھیں اس نے کہا اپنے بیٹے فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے اگر ہم نے ان کو رہن رکھا دیا تو ان کو گالی دی جائے گی اور یہ کہا جائے گا کہ یہ وہ نہیں جنہیں ایک یا دو وقت کے بدلے رہن رکھا گیا تھا اور یہ بات ہمارے لیے شرم و عار ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گردی رکھا دے سکتے ہیں پس انہوں نے دوبارہ آنے کا وعدہ پھر یہ رات کے وقت گئے اور ان کے ساتھ کعب کے رضاعی بھائی ابونا نکلہ بھی تھے اس نے انہیں قلعہ میں بلا لیا اور ان کے پاس نیچے آنے لگا، اس کی بیوی کہنے لگی تم اس وقت کہاں جا رہے ہو اس نے کہا یہ صرف محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابونا نکلہ ہے۔ بیوی نے کہا میں تو ایسی آواز سن رہی ہوں جس سے خون ٹپک رہا ہے کہنے لگا کہ محمد بن مسلمہ بھائی اور ابونا نکلہ میرا رضاعی بھائی ہے اور شریف آدمی کو رات کے وقت اگر نیزہ مارنے کے لیے بھی بلایا جائے تو اسے جانا چاہیے۔ راوی کا کہنا ہے محمد بن مسلمہ کے ساتھ دو آدمی بھی تھے اور ایک روایت میں وہ ابو عبس بن جبیر حارث بن اوس اور عبادہ بن بشر چھوٹے تھے۔ حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب کعب یہاں آئے گا تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگوں گا جب تم یہ دیکھو کہ میں نے اس کے سر کو مضبوطی سے پکڑ لیا ہے تو تم جلدی سے اس کا کام تمام کر دینا۔ راوی نے کہا پھر میں تمہیں سونگھاؤں گا پس وہ چادر اوڑھے ہوئے نیچے آیا

اسْتَنْكَنَ مِنْهُ. قَالَ: دُونَكُمْ. فَكَلَّوْهُ ثُمَّ  
أَتُوا الشَّيْخَ بِهَا فَأَخْبَرُوهُ.

اور اس سے بڑی عمدہ خوشبو آ رہی تھی محمد بن مسلمہ نے اسے اس نے آج تک اتنی اچھی خوشبو نہیں سونگھی کب سے یہ ہے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ خوباتی ہے اور حسن و جمال میں بھی سب سے ظہیر ہے پھر محمد بن مسلمہ نے کیا میں تمہارا سر سونگھ سکتا ہوں جواب دیا ہاں پس محمد بن مسلمہ نے سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا پھر محمد بن مسلمہ نے کہنے لگے مجھے دوبارہ سونگھنے کی بھی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں جب انہوں نے اسے مضبوطی سے پکڑ لیا تو دوسرے ساتھیوں نے اسے مار دیا پھر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور سارا واقعہ آپ کو عرض کر دیا۔

ابورافع عبد اللہ بن ابی الحقیق کے قتل کا بیان  
جسے سلام بن حقیق بھی کہا جاتا ہے

9- باب قَتْلُ أَبِي رَافِعٍ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي  
الْحَقِيقِ. وَيُقَالُ سَلَامُ بْنُ أَبِي الْحَقِيقِ  
1614 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى أَبِي رَافِعٍ الْيَهُودِيَّ  
رِجَالًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَمَرَهُ عَلَيْهِمُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
عَتِيكٍ. وَكَانَ أَبُو رَافِعٍ يُؤْذِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
وَيُعِينُ عَلَيْهِ. وَكَانَ فِي حِصْنٍ لَهُ بِأَرْضِ الْحِجَازِ.  
فَلَمَّا دَنَوْا مِنْهُ، وَقَدْ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، وَرَاحَ  
النَّاسُ بِسُرُجِهِمْ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ:  
اجْلِسُوا مَكَانَكُمْ، فَإِنِّي مُنْطَلِقٌ، وَمُتَلَطِّفٌ  
لِلْبَوَابِ. لَعَلِّي أَنْ أَدْخُلَ فَأَقْبَلَ حَتَّى دَنَا مِنَ  
الْبَابِ ثُمَّ تَقَنَّعَ بِثَوْبِهِ كَأَنَّهُ يَقْطِى حَاجَةً.  
وَقَدْ دَخَلَ النَّاسُ، فَهَتَفَ بِهِ الْبَوَابُ يَا

حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چند انصار کو ابورافع یہودی کے پاس بھیجا اور ان پر عبد اللہ بن عتیک کو امیر مقرر کیا ابورافع ہمیشہ رسول اللہ ﷺ کو سخت تکلیف پہنچاتا تھا اور آپ کے دشمنوں کی مدد کرتا تھا زمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا جب یہ لوگ وہاں پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور لوگ اپنے جانوروں کو مار رہے تھے حضرت عبد اللہ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم اپنی جگہ پر بیٹھو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل کر نرم باتیں کر کے اندر جانے کی کوشش کرتا ہوں چنانچہ وہ قلعہ کی طرف روانہ ہوئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر کپڑے سمیٹ کر اس طرح بیٹھ گئے جیسے کہ رفع حاجت کے لیے بیٹھے ہوں دوسرے لوگ اندر داخل



عَبْدَ اللَّهِ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ أَنْ تَدْخُلَ فَادْخُلْ  
فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُغْلِقَ الْبَابَ. فَدَخَلْتُ  
فَكَمَنْتُ، فَلَمَّا دَخَلَ النَّاسُ أَغْلَقَ الْبَابَ، ثُمَّ  
عَلَّقَ الْأَغَالِيقَ عَلَى وَتِدٍ قَالُ: فَقُمْتُ إِلَى  
الْأَغَالِيقِ، فَأَخَذْتُهَا فَفَتَحْتُ الْبَابَ، وَكَانَ  
أَبُو رَافِعٍ يُسَمِّرُ عِنْدَهُ، وَكَانَ فِي عِلَالٍ لَهُ، فَلَمَّا  
ذَهَبَ عَنْهُ أَهْلُ سَمَرِهِ صَعِدْتُ إِلَيْهِ، فَجَعَلْتُ  
كُلَّمَا فَتَحْتُ بَابًا أَغْلَقْتُ عَلَى مَنْ دَاخِلٌ قُلْتُ:  
إِنَّ الْقَوْمَ لَيَذُودُوا بِي لَمْ يَخْلُصُوا إِلَيَّ حَتَّى  
أَقْتُلَهُ. فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ، فَإِذَا هُوَ فِي بَيْتٍ مُظْلِمٍ  
وَسَطَ عِيَالِهِ، لَا أُخْرِى أَيْنَ هُوَ مِنَ الْبَيْتِ  
فَقُلْتُ: يَا أَبَا رَافِعٍ. قَالَ مَنْ هَذَا؟ فَأَهْوَيْتُ  
نَحْوَ الصَّوْتِ، فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً بِالسَّيْفِ، وَأَنَا  
دَهِشٌ فَمَا أَغْنَيْتُ شَيْئًا، وَصَاحَ فَخَرَجْتُ مِنَ  
الْبَيْتِ، فَأَمَكْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلْتُ إِلَيْهِ.  
فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّوْتُ يَا أَبَا رَافِعٍ،  
فَقَالَ: لِأَمِكَ الْوَيْلُ، إِنَّ رَجُلًا فِي الْبَيْتِ  
ضَرَبَنِي قَبْلُ بِالسَّيْفِ، قَالَ: فَأَضْرِبُهُ ضَرْبَةً  
أُخَنِّتُهُ وَلَمْ أَقْتُلْهُ، ثُمَّ وَضَعْتُ طَبَّةَ السَّيْفِ  
فِي بَطْنِهِ حَتَّى أَخَذَ فِي ظَهْرِهِ، فَعَرَفْتُ أَنِّي قَتَلْتُهُ.  
فَجَعَلْتُ أَفْتَحُ الْأَبْوَابَ بَابًا بَابًا، حَتَّى انْتَهَيْتُ  
إِلَى دَرَجَةٍ لَهُ، فَوَضَعْتُ رِجْلِي وَأَنَا أَرَى أَنِّي قَدْ  
انْتَهَيْتُ إِلَى الْأَرْضِ، فَوَقَعْتُ فِي لَيْلَةٍ مُقْبِرَةٍ.  
فَانْكَسَرَتْ سَاقِي، فَعَصَبْتُهَا بِعِمَامَةٍ، ثُمَّ

ہو چکے تھے لہذا دربان نے انہیں آواز دی کہ اے اللہ کے  
بندے اگر اندر آنا ہے تو آ جاؤ میں دروازہ بند کر رہا ہوں میں  
اندر داخل ہو کر ایک جانب چھپ گیا جب سب لوگ اندر آ گئے  
تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں ایک کیل کے ساتھ  
لٹکائیں یہ فرماتے ہیں کہ میں اٹھا چابیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ  
کھول دیا اور ابورافع کے پاس رات کو قصہ خوانی ہوا کرتی تھی وہ  
اپنے بالا خانے میں رہا کرتا تھا جب قصہ سنانے والے اس کے  
پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چلنے لگا اور جب کوئی  
دروازہ کھولتا تو اسے اندر سے بند کر دیتا تھا تاکہ کوئی دوسرا داخل  
نہ ہو سکے اور اگر لوگوں کو میرا پتہ بھی لگ جائے تو ان کے پہنچنے  
تک ابورافع کو قتل کر دوں جب میں اس کے پاس پہنچا تو معلوم  
ہوا کہ وہ ایک تاریک مکان میں اپنے بچوں کے درمیان سو رہا  
ہے چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ پر ہے اس لیے میں نے  
آواز دی ابورافع اس نے جواب دیا کون ہے؟ میں نے آواز  
کے مطابق تلواریں سے وار کیا اور میرا دل دھڑک رہا تھا اس وار  
سے کوئی مقصد حاصل نہ ہوا اور وہ چلانے لگا تو میں کمرے سے  
باہر نکل آیا اور تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر داخل ہوا پھر میں نے کہا اے  
ابورافع یہ آواز کیسی تھی؟ اس نے کہا تیری ماں تجھے روئے ابھی  
ابھی کسی نے مکان میں مجھ پر تلواریں سے وار کیا تھا وہ فرماتے ہیں  
کہ آواز سننے ہی میں نے تلوار کا بھرپور وار کیا لیکن وہ اس وقت  
مرا نہ تھا پس میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھ کر دروازہ  
تو اس کی کمرے سے پار نکل گئی جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے  
اسے مار ڈالا ہے تو میں پھر ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا سیرا بھی تک  
پہنچ گیا چاندنی رات تھی یہ خیال کر کے کہ میں زمین پر پہنچ گیا



انْطَلَقْتُ حَتَّى جَلَسْتُ عَلَى الْبَابِ، فَقُلْتُ: لَا  
أَخْرُجُ اللَّيْلَةَ حَتَّى أَعْلَمَ: أَقَتَلْتُهُ؟ فَلَمَّا صَاحَ  
الرَّيِّكَ قَامَ النَّاسُ عَلَى السُّورِ، فَقَالَ: أَنْتَ أَبَا  
رَافِعٍ تَاجِرَ أَهْلِ الْحِجَازِ، فَاَنْطَلَقْتُ إِلَى أَصْحَابِي،  
فَقُلْتُ النَّجَاءَ، فَقَدْ قَتَلَ اللَّهُ أَبَا رَافِعٍ،  
فَانْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَخَدَّثْتُهُ فَقَالَ: (ابْسُطْ  
رِجْلَكَ). فَبَسَطْتُ رِجْلِي، فَمَسَحَهَا، فَكَأَنَّهُ لَمْ  
أَسْتَكْهَا قَطُّ.

ہوں نیچے پاؤں رکھا تو میں اوپر سے نیچے آ کر اور میری پٹائی  
ٹوٹ گئی میں نے اسے علمے باندھ لیا اور دروازے پر بیٹھ گیا  
پھر اپنے دل میں کہا میں یہاں سے اس وقت تک نہ جاؤں گا  
جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے  
جب مرغ نے اذان دی تو ایک شخص قلعے کی دیوار پر کھڑے ہو  
کر کہنے لگا لوگو اہل حجاز کا تاجر ابو رافع مرگیا یہ سنتے ہی میں اپنے  
ساتھیوں کے پاس گیا کہ اب چلنا چاہیے کیونکہ اللہ عزوجل نے  
ابو رافع کو قتل کر دیا ہے پھر وہاں سے میں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ  
میں حاضر ہوا اور سارا واقعہ بیان کر دیا آپ نے فرمایا اپنا پاؤں  
پھیلاؤ میں نے پھیلا دیا تو آپ نے اپنا دست مبارک اس پر  
پھیرا جس سے وہ ایسا ہو گیا جیسے اس میں سرے سے کوئی تکلیف  
ہوئی ہی نہ ہو۔

### 10- باب غزوة أُحُدٍ

1615 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ:  
أَرَأَيْتُمْ إِنْ قُتِلْتُ، فَأُتِيَ أَتَا، قَالَ: (فِي الْجَنَّةِ).  
فَأَلْقَى تَمْرَاتٍ فِي يَدِهِ، ثُمَّ قَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ.

غزوہ احد  
حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص  
نے احد کے دن نبی کریم ﷺ سے عرض کی، اگر میں جہاد میں مار  
جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہوگا؟ آپ نے فرمایا جنت میں یہ سن  
کر اس نے فوراً اپنے ہاتھ کی کھجوریں ڈال دیں اور کافروں سے  
جا کر لڑنے لگے اور جام شہادت نوش کر گئے۔

### 11- باب: إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ

مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا

وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا

1616 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ

جب تم میں سے دو گروہوں کا ارادہ ہوا کہ نامردی  
دکھائیں اور اللہ عزوجل ان کا سنبھالنے والا ہے  
اور مسلمانوں کو اللہ ہی پر بھروسہ کرنا چاہیے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انہوں نے فرمایا میں نے احد کے دن رسول اللہ ﷺ کے پاس

وَمَعَهُ رَجُلَانِ يُقَاتِلَانِ عَنْهُ، عَلَيْهِمَا ثِيَابٌ بَيْضُ كَأَشَدِّ الْقِتَالِ، مَا رَأَيْتُهُمَا قَبْلُ وَلَا بَعْدُ.

1617 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَشَلَّ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كِنَانَتَهُ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: (أَزِمِ ذَاكَ أَبِي وَأُمِّي).

12- بَابُ (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ)

1618 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَجَّحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ أُحُدٍ، فَقَالَ: (كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ؟) فَلَزَلْتُ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ).

1619 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مِنَ الرُّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ الْعَنِ فُلَانًا وَفُلَانًا وَفُلَانًا)، بَعْدَ مَا يَقُولُ: (سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ) فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: (لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ) إِلَى قَوْلِهِ {فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ}

دوسفید پوش افراد کو دیکھا جو بڑی جوانمردی سے لڑ رہے تھے میں نے نہ انہیں پہلے کبھی دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں نظر آ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ احد کے دن رسول اللہ ﷺ نے اپنے ترکش سے مجھے تیر نکال کر دیئے اور فرمایا ”اے سعد تیر چلاؤ میرے ماں باپ تم پر قربان“۔

یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ احد کے دن نبی کریم ﷺ کا سر مبارک زخمی کر دیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ قوم بھلا کیسے فلاح پا سکتی ہے جس نے اپنی نبی کو زخمی کر دیا ہواں پر یہ آیت نازل ہوئی ”کہ یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں“۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آپ نے جب نماز فجر کی آخری رکعت میں رکوع سے سر اٹھایا تو سَمِعَ اللہ لِمَنْ حَمِدَہ، اور ربنا لک الحمد کے بعد یہ دعا پڑھی کہ اے اللہ فلاں اور فلاں اور فلاں پر رحمت فرما تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی یہ بات تمہارے ہاتھ میں نہیں کہ اللہ یا انہیں توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے کہ وہ ظالم ہیں۔

## 13- باب قتل حمزة بن عبد

المطلب رضى الله عنه

1620 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخِيَارِ أَنَّهُ قَالَ لَوْ حَشَيْتُ: أَلَّا تُخْبِرُنَا بِقَتْلِ حَمْزَةَ، قَالَ: نَعَمْ، إِنَّ حَمْزَةَ قَتَلَ طُعَيْمَةَ بِنْتُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْخِيَارِ بَنَدٍ، فَقَالَ لِي مَوْلَايَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ: إِنَّ قَتَلْتُ حَمْزَةَ بِعَتِي فَأَنْتَ حُرٌّ، قَالَ: فَلَمَّا أَنْ خَرَجَ النَّاسُ عَامَ عَيْنَيْنِ وَعَيْنَيْنِ جَبَلُ بِحِيَالِ أُحُدٍ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ وَادٍ خَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ إِلَى الْقِتَالِ، فَلَمَّا اضْطَفُوا لِلْقِتَالِ، خَرَجَ سَبَاعٌ فَقَالَ: هَلْ مِنْ مُبَارِزٍ، قَالَ: فَخَرَجَ إِلَيْهِ حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ: يَا سَبَاعُ يَا ابْنَ أُمِّ أُمِّمَارٍ مُقْطَعَةُ الْبُطُورِ، اتَّخَذَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ ﷺ قَالَ: ثُمَّ شَدَّ عَلَيْهِ، فَكَانَ كَأُمِّسِ الذَّاهِبِ، قَالَ وَكُنْتُ بِحَمْزَةَ تَحْتَ صَخْرَةٍ، فَلَمَّا دَنَا مِنِّي رَمَيْتُهُ بِحَرْبَتِي، فَأَضَعُهَا فِي شَنْتِهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ وَرَكَيْهِ، قَالَ: فَكَانَ ذَلِكَ الْعَهْدَ بِهِ، فَلَمَّا رَجَعَ النَّاسُ رَجَعْتُ مَعَهُمْ، فَأَقَمْتُ بِمَكَّةَ، حَتَّى فَشَا فِيهَا الْإِسْلَامُ ثُمَّ خَرَجْتُ إِلَى الطَّائِفِ، فَأَرْسَلُوا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَسُولًا، فَقِيلَ لِي: إِنَّهُ لَا يَهْبِجُ الرُّسُلَ - قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَهُمْ حَتَّى قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَلَمَّا رَأَى قَالَ:

## حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

کی شہادت

حضرت عبید اللہ بن عدی بن خیاری سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وحشی رضی اللہ عنہ سے کہا کیا آپ ہمیں شہادت حمزہ رضی اللہ عنہ کے متعلق نہیں بتائیں گے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں بتاؤں گا حضرت حمزہ نے طعیمہ بن عدی بن خیاری کو میدان بدر میں قتل کیا تھا مجھ سے میرے آقا جابر بن مطعم نے کہا کہ اگر تم حمزہ کو میرے چچا کے بدلے قتل کر دو تو تم آزاد ہو ان کا بیان ہے کہ جب لوگ عین کے سال لڑنے کے لیے نکلے اور عینکو واحد کی پہاڑیوں میں سے ایک پہاڑی ہے اور ان کے درمیان یک نالہ ہے اس وقت میں بھی لڑنے کے لیے لوگوں کے ساتھ نکلے جب لوگوں نے لڑائی کے لیے صف بندی کی تو سباع نے صف سے نکل کر کہا ہے کوئی لڑنے والا یہ سنتے ہی حضرت حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ اس کے مقابلے کے لیے نکلے اور فرمایا اے سباع ام نہاد کے بیٹے جو ختنہ کیا کرتی تھی تم بھی اللہ عزوجل اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہو ان کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ نے اس پر حملہ کیا اور اسے یوں ختم کر دیا جیسے گزرا ہوا گل وہ کہتے ہیں کہ پھر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کے لیے ایک پتھر کی آڑ میں گھات لگا کر بیٹھ گیا جب وہ میرے نزدیک آئے تو میں نے اپنا نیزہ ان کو دے مارا جو ان کے زیر ناف لگا اور سرین سے پار ہو گیا ان کا بیان ہے کہ یہ ان کا آخری وقت تھا پھر جب قریش مکہ واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ واپس آ کر مکہ میں مقیم ہو گیا یہاں تک کہ مکہ میں بھی دین اسلام پھیل گیا تو میں طائف

(أَنْتَ وَحِشِي). قُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (أَنْتَ قَتَلْتَ حَمْرَةَ). قُلْتُ: قَدْ كَانَ مِنَ الْأَمْرِ مَا قَدْ بَلَغَكَ. قَالَ: (فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي). قَالَ: فَخَرَجْتُ، فَلَمَّا قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَخَرَجَ مُسَيِّلَةً الْكَذَّابُ، قُلْتُ: لَا أَخْرُجَنَّ إِلَى مُسَيِّلَةٍ، لَعَلِّي أَقْتُلُهُ فَأَكْفِي بِهِ حَمْرَةَ. قَالَ: فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ، فَكَانَ مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ، قَالَ: فَإِذَا رَجُلٌ قَائِمٌ فِي ثَلَاثَةِ جُدَا، كَأَنَّهُ يَحْمِلُ أَوْرَقِي، ثَائِرُ الرَّأْسِ، فَرَمَيْتُهُ بِخَرَّتِي، فَأَضَعَهَا بَيْنَ قَدَيْيهِ حَتَّى خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِ كَتِفَيْهِ، قَالَ: وَوَثَبَ إِلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَضَرَبَهُ بِالسَّيْفِ عَلَى هَامَتِهِ.

چلا گیا لیکن جب اہل طائف نے مجھے قاصد بنا کر رسول اللہ ﷺ کی جانب بھیجا اور مجھ کو بتایا کہ وہ قاصدوں کو چھ نہیں کہتے پس میں بھی دوسروں کے ساتھ چل دیا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو گیا جب آپ نے مجھے دیکھا تو فرمایا کیا تم وحشی ہو؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا حمزہ کو تم ہی نے شہید کیا تھا؟ میں نے جواب دیا یہ ایسی بات ہے جو آپ کو پہنچ چکی ہے فرمایا کیا تم مجھ سے اپنا چہرہ چھپا سکتے ہو؟ ان کا بیان ہے پھر میں باہر آ گیا پس جب رسول اللہ ﷺ کا وصال ہوا اور مسلمہ کذاب نکلا تو میں نے دل میں کہا مسلمہ کے مقابے کے لیے نکلنا چاہیے شاید اسے قتل کر سکوں اور یہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے قتل کا کفارہ ہو جائے پھر میں لوگوں کے ساتھ نکلا، اور جو کچھ ہوا وہاں پر ہوتا رہا ان کا بیان ہے کہ ایک آدمی دیور کی آڑ میں کھڑا تھا جس کا رنگ اونٹ کی مانند تھا اور اس نے اپنا سر جھکایا ہوا تھا میں نے اپنا دہی نیزہ لے کر اس کے سینے کے بیچ میں مارا تو وہ اس کے کندھوں سے پار نکل گیا پھر ایک انصاری نے اس کی کھوپڑی پر تلوار کا دار کیا۔

احد کے دن نبی کریم ﷺ کو

لگنے والے زخموں کا بیان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے کے دندان مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اللہ کا بڑا غضب ہے اس قوم جس نے اپنے نبی کے ساتھ ایسا سلوک کیا اور اللہ کا بڑا غضب ہے اس شخص پر جس کو رسول اللہ ﷺ نے اللہ کی راہ میں قتل کر دیا۔

14- باب مَا أَصَابَ النَّبِيَّ ﷺ

مِنَ الْجِرَاحِ يَوْمَ أُحُدٍ

1621- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى قَوْمٍ فَعَلُوا بِنَبِيِّهِ - يُشِيرُ إِلَى رَبَاعِيَّتِهِ - أَشْتَدَّ غَضَبُ اللَّهِ عَلَى رَجُلٍ يَقْتُلُهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَبِيلِ اللَّهِ).

## 15- باب (الَّذِينَ اسْتَجَابُوا

لِلَّهِ وَالرَّسُولِ)

1622 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: لَمَّا أَصَابَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَا أَصَابَ  
يَوْمَ أُحُدٍ، وَانْصَرَفَ عَنْهُ الْمُشْرِكُونَ، خَافَ  
أَنْ يَزِجَعُوا، قَالَ: (مَنْ يَذْهَبْ فِي إِثْرِهِمْ؟)  
فَانْتَدَبَ مِنْهُمْ سَبْعُونَ رَجُلًا، قَالَ: كَانَ  
فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَالزُّبَيْرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

## 16- باب غزوة الخندق وهي الأحزاب

1623 - عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّا

يَوْمَ الْخَنْدَقِ نَحْمِلُ فَعَرَضَتْ كُذْيَةٌ شَدِيدَةٌ.  
فَجَاءُوا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوا: هَذِهِ كُذْيَةٌ عَرَضَتْ فِي  
الْخَنْدَقِ، فَقَالَ: (أَنَا نَازِلٌ). ثُمَّ قَامَ وَبَطْنُهُ  
مَغْصُوبٌ بِحَجَرٍ، وَلَبِثْنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ لَا نَذُوقُ  
ذَوَاقًا، فَأَخَذَ النَّبِيُّ ﷺ الْبِعُولَ فَضَرَبَ فِي  
الْكُذْيَةِ، فَعَادَ كَثِيبًا أَهْيَلًا.

1624 - عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ صُرَدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الْأَحْزَابِ:  
(نَغْزُوهُمْ وَلَا يَغْزُونَنَا).

1625 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ  
وَحْدَهُ، أَعَزُّ جُنْدَهُ، وَنَصَرُ عَبْدَهُ وَغَلَبَ

وہ جو اللہ عزوجل اور رسول اللہ ﷺ کے

بلائے پر حاضر ہوئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ  
ﷺ کو غزوہ احد میں صدمہ پہنچا اور مشرکین واپس چلے گئے تو  
آپ کو اندیشہ ہوا کہ کہیں وہ پلٹ کر واپس نہ آ جائیں آپ نے  
فرمایا ان کے پیچھے کون جائے گا؟ پس مسلمانوں میں سے ستر  
افراد اس مہم پر گئے ان میں حضرت ابو بکر اور حضرت زبیر رضی اللہ  
عنہما بھی شامل تھے۔

غزوہ خندق اور یہی غزوہ الأحزاب ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ہم غزوہ خندق کے دن  
زمین کھود رہے تھے کہ اچانک ایک سخت چٹان نمودار ہوئی سب  
نبی کریم ﷺ کے بارگاہ میں عرض گزار ہوئے کہ ایک سخت چٹان  
نکل آئی ہے آپ نے فرمایا میں خود اترتا ہوں چنانچہ آپ  
کھڑے ہوئے تو آپ کے شکم مبارک پر پتھر بندھا ہوا تھا، اور ہم  
نے بھی تین دن سے کچھ کھایا پیانا تھا پس نبی کریم ﷺ نے کدال  
لی اور اس چٹان پر ماری تو وہ ریت کی طرح ریزہ ریزہ ہو گئی۔

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں  
نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے غزوہ الأحزاب کے دن فرمایا  
اب ہم لوگ ان پر چڑھائی کیا کریں گے اور یہ ہم پر کبھی بھی  
چڑھائی نہ کر سکیں گے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے  
رسول اللہ ﷺ یہ دعا کرتے تھے کہ اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی معبود  
نہیں وہ ایک ہے جس نے اپنے لشکر کو غالب کیا اپنے بندوں کی مدد



الْأَحْزَابِ وَحَدَّةٌ، فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ).

17- باب مَرْجِعِ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْأَحْزَابِ

وَمَخْرَجِهِ إِلَى بَنِي قُرَيْظَةَ

1626 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ أَهْلُ قُرَيْظَةَ عَلَى حُكْمِ سَعْدِ

بْنِ مُعَاذٍ، فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى سَعْدٍ فَأَتَى عَلَى

يَحْمَارٍ، فَلَبَّيْنَا دَنَا مِنَ الْمَسْجِدِ قَالَ لِلْأَنْصَارِ:

(قُومُوا إِلَى سَيِّدِكُمْ، أَوْ خَيْرِكُمْ). فَقَالَ:

(هَؤُلَاءِ نَزَلُوا عَلَى حُكْمِكَ). فَقَالَ: تُقْتَلُ

مُقَاتِلَتُهُمْ، وَلَتُسَبِّحَ ذَرَارِيُّهُمْ. قَالَ: (قَضَيْتَ

بِحُكْمِ اللَّهِ). وَرُبَّمَا قَالَ: (بِحُكْمِ الْمَلِكِ).

فرمائی اور کافروں کی فوج کو مغلوب کیا اس کے بعد چلے گئے۔

نبی کریم ﷺ کا غزوہ احزاب سے

لوٹ کر بنو قریظہ کی طرف نکلنا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سعد

بن معاذ رضی اللہ عنہ کے حکم پر جب بنو قریظہ قلعہ سے نیچے اتر آئے تو نبی

کریم ﷺ نے حضرت سعد کو بلانے کے لیے پیغام بھیجا پس وہ

گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو

آپ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار یا اپنے بہترین کے لیے

کھڑے ہو جاؤ آپ نے فرمایا یہ لوگ تمہارے حکم پر قلعے سے

اتر آئے ہیں اب ان کا فیصلہ کر دو فرمایا ”ان کے لڑنے کے

قابل افراد کو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا

لیا جائے آپ نے فرمایا تم نے اللہ عزوجل کے حکم کے مطابق

فیصلہ کیا یا یہ فرمایا کہ بادشاہ کے فیصلہ کے مطابق فیصلہ کیے۔

غزوہ ذات الرقاع

حضرت جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے اپنے اصحاب کو نماز خوف ساتویں غزوہ یعنی غزوہ ذات

الرقاع میں پڑھائی تھی۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ ایک غزوہ میں نکلے اور ہم میں سے

چھ افراد کو صرف ایک اونٹ ملا تھا ہم باری باری اس پر سوار

ہوتے تھے جس کے باعث ہمارے پاؤں پھٹ چکے تھے اور

میرے تو دونوں پاؤں پھٹنے لگے تھے اور ان کے زخموں میں گھر

گئے تھے اور ہم نے اپنے پاؤں پر چھینٹے لپیٹ لیے تھے اس

18- باب غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ

1627 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِأَصْحَابِهِ فِي الْخَوْفِ فِي

غَزْوَةِ السَّابِعَةِ غَزْوَةِ ذَاتِ الرِّقَاعِ.

1628 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ وَنَحْنُ سِتَّةٌ

نَفَرٍ بَيْنَنَا بَعِيرٌ نَعْتَقِبُهُ، فَتَقَبَّضْتُ أَقْدَامُنَا

وَنَقَبْتُ قَدَمَائِي وَسَقَطَتْ أَظْفَارِي، وَكُنَّا

نَنْفُ عَلَى أَرْجُنَا الْخِرْقَ، فَسَبَّيْتُ غَزْوَةَ ذَاتِ

الرِّقَاعِ لِمَا كُنَّا نَعْصِبُ مِنَ الْخِرْقِ عَلَى



أَرْجُلَنَا.

لیے اس کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑ گیا کیونکہ ہم نے اپنے پاؤں پر چیتھڑے باندھ لیے تھے۔

حضرت اہل بن ابی خثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور یہ ن لوگوں میں تھے جو رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ ذات الرقاع میں شریک تھے آپ نے نماز خوف اس طرح پڑھائی کہ ایک گروہ نے آپ کے ساتھ صف بنائی اور ایک گروہ دشمن کے سامنے صف بستہ رہا آپ ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کو ایک رکعت پڑھائی پھر آپ کھڑے رہے اور وہ اپنی اپنی نماز پوری کر کے چلے گئے اور دشمن کے سامنے جا کر کھڑے ہو گئے پھر دوسرا گروہ آیا اور آپ کے پیچھے آکر وہ دوسری رکعت ادا کی جو آپ کی باقی تھی پھر آپ خاموش بیٹھے رہے تاکہ وہ لوگ اپنی پہلی رکعت پڑھ لیں جب انہوں نے اپنی نماز پوری کر دی تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ سلام پھیرا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نجد کی طرف ایک غزوہ میں شرکت فرمائی جب رسول اللہ ﷺ واپس آئے تو ہم بھی ساتھ تھے اور ایک ایسی وادی میں دوپہر ہو گئی جس میں کثرت سے کانٹے دار درخت تھے رسول اللہ ﷺ اس جگہ پر اتر گئے اور ہم لوگ سایہ کی تلاش میں وادی میں بکھر گئے رسول اللہ ﷺ ایک کیکر کے نیچے ٹھہر گئے اور اپنی تلوار درخت سے لٹکا دی حضرت جابر فرماتے ہیں کہ ہمیں سوئے تھوڑی ہی دیر ہوئی تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں آواز دی جب ہم حاضر خدمت ہوئے تو آپ کے پاس ایک اعرابی بیٹھا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ جب میں سو رہا تھا تو اس نے میری تلوار سونت لی میں بیدار ہوا تو تلوار اس

1629 - عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ. وَكَانَ مِمَّنْ شَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ ذَاتِ الرِّقَاعِ صَلَّى صَلَاةَ الْخَوْفِ: أَنَّ طَائِفَةً صَفَّتْ مَعَهُ، وَطَائِفَةٌ وَجَّاهُ الْعَدُوَّ، فَصَلَّى بِالنَّبِيِّ مَعَهُ رُكْعَةً، ثُمَّ ثَبَّتَ قَائِمًا، وَأَتَمُّوا الْأَنْفُسِهِمْ ثُمَّ انْصَرَفُوا، فَصَفُّوا وَجَّاهُ الْعَدُوَّ، وَجَاءَتِ الطَّائِفَةُ الْأُخْرَى فَصَلَّى بِهِمُ الرُّكْعَةَ الَّتِي بَقِيَتْ مِنْ صَلَاتِهِ، ثُمَّ ثَبَّتَ جَالِسًا، وَأَتَمُّوا الْأَنْفُسِهِمْ، ثُمَّ سَلَّمَ بِهِمْ.

1630 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّهُ غَزَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَبْلَ نَجْدٍ. فَلَبَّيْنَا قَفَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَفَلَ مَعَهُ، فَأَذَرَ كَتَمُهُمُ الْقَائِلَةَ فِي وَادٍ كَثِيرِ الْعِصَاهِ. فَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَتَفَرَّقَ النَّاسُ فِي الْعِصَاهِ يَسْتَظِلُّونَ بِالشَّجَرِ. وَنَزَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تَحْتَ سَمُرَةٍ، فَعَلَّقَ بِهَا سَيْفَهُ، قَالَ جَابِرٌ: فَبَيْنَمَا نَوْمَةٌ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُونَا، فَجِئْنَاهُ فَإِذَا عِنْدَهُ أَعْرَابِيٌّ جَالِسٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ هَذَا اخْتَرَطَ سَيْفِي، وَأَنَا نَائِمٌ فَاسْتَيْقَظْتُ، وَهُوَ فِي يَدِي صَلَاحًا).

کے ہاتھ میں تھی پس اس نے مجھ سے کہا اب تمہیں مجھ سے کون بچائے گا؟ میں نے جواب دیا اللہ اور وہ یہ بیٹھا ہوا ہے پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے کچھ سزا نہ دی۔

غزوہ بنی مصطلق جو خزاعہ سے تھا

اور اسی کو غزوہ مرہ سیع بھی کہتے ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ غزوہ بنی مصطلق کے لیے نکلے تو عرب کی کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آ گئیں ہمیں عورتوں کی خواہش ہوئی کیونکہ خواہش نے ہم پر غلبہ کیا تھا ہم نے چاہا کہ عزل کریں ہم نے عزل کرنے کے لیے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ کی موجودگی مد نظر تھی تو آپ نے فرمایا تم اگر ایسا نہ کرو تو تمہارا کیا نقصان ہے؟ کیونکہ قیامت تک جس جان نے پیدا ہونا ہے وہ پیدا ہو کر رہے گی۔

غزوہ انمار

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے غزوہ انمار میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ اپنی سواری پر قبلہ کی طرف منہ کر کے نفل نماز پڑھ رہے تھے۔

غزوہ حدیبیہ اور ارشاد باری تعالیٰ ”بے شک اللہ راضی ہوا ایمان والوں سے جب وہ اس درخت کے نیچے تمہاری بیعت کر رہے تھے“

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فَقَالَ لِي: مَنْ يَمْنَعُكَ مِنِّي؟ قُلْتُ: اللَّهُ. فَهَا هُوَ ذَا جَالِسٍ. ثُمَّ لَمْ يُعَاقِبْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

19- باب غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ مِنْ

خُرَاعَةَ وَهِيَ غَزْوَةُ الْمُرَيْسِيعِ

1631 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ بَنِي الْمُصْطَلِقِ، فَأَصَبْنَا سَبِيًّا مِنْ سَبْيِ الْعَرَبِ، فَأَشْتَهَيْنَا النِّسَاءَ، وَاشْتَدَّتْ عَلَيْنَا الْعُزْبَةُ، وَأَحْبَبْنَا الْعِزْلَ، فَأَرَدْنَا أَنْ نَعِزَلَ، وَقُلْنَا نَعِزَلُ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَيْنَ أَظْهُرِنَا قَبْلَ أَنْ نُسْأَلَهُ، فَسَأَلَنَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ: (مَا عَلَيْكُمْ أَنْ لَا تَفْعَلُوا، مَا مِنْ نَسَمَةٍ كَانَتْهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا وَهِيَ كَانَتْهُ).

20- باب غَزْوَةِ أَنْمَارٍ

1632 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْأَنْصَارِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي غَزْوَةِ أَنْمَارٍ يُصَلِّي عَلَى رَاحِلَتِهِ، مُتَوَجِّهًا قِبَلَ الْمَشْرِقِ مُتَطَوِّعًا.

21- باب غَزْوَةِ الْحُدَيْبِيَّةِ - وَقَوْلِ اللَّهِ

تَعَالَى: (لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ

يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ)

1633 - عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

تَعْدُونَ أَنْتُمْ الْفَتْحَ فَتَحَ مَكَّةَ. وَقَدْ كَانَ فَتْحُ  
مَكَّةَ فَتْحًا. وَنَحْنُ نَعُدُّ الْفَتْحَ بَيْعَةَ الرُّضْوَانِ  
يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ. وَالْحُدَيْبِيَّةُ بِئْرٌ. فَتَرَحَّنَاهَا.  
فَلَمْ نَتْرُكْ فِيهَا قَطْرَةً فَلَمَّحَ ذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ  
فَأَتَاهَا. فَجَلَسَ عَلَى شَفِيرِهَا. ثُمَّ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ  
مَاءٍ فَتَوَضَّأَ ثُمَّ مَضَضَ وَدَعَا. ثُمَّ صَبَّهُ فِيهَا.  
فَتَرَكْنَاهَا غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ إِنَّا أَصْدَرْتُنَا مَا  
شِئْنَا نَحْنُ وَرَكَابُنَا.

1634 - عَنْ جَابِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَالَ لَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ: (أَنْتُمْ  
خَيْرُ أَهْلِ الْأَرْضِ). وَكُنَّا أَلْفًا وَأَرْبَعِيَّةً.  
وَلَوْ كُنْتُ أَبْصِرُ الْيَوْمَ لَأَرَيْتُكُمْ مَكَانَ  
الشَّجَرَةِ.

1635 - عَنْ سُؤَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ. وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ قَالَ: كَانَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ أَتَوْا بِسَوِيْقٍ فَلَاكُوهُ.

1636 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ: أَنَّهُ كَانَ يُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ. فَسَأَلَهُ عُمَرُ  
بْنُ الْخَطَّابِ عَنْ شَيْءٍ فَلَمْ يُجِبْهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ. ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ. ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ

فرمایا کہ آپ لوگ تو (اَنَا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا) فتح سے فتح کہ  
مراد لیتے ہیں اور فتح مکہ کے بھی فتح ہونے میں کوئی شک نہیں  
لیکن ہم حدیبیہ کے دن ہونے والی بیعت رضوان کو فتح سمجھتے  
ہیں۔ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ چودہ سو ۱۴۰۰ افراد تھے اور  
حدیبیہ ایک کنواں تھا جب ہم نے اس سے پانی بھرنا شروع کیا  
تو اس میں پانی کا ایک قطرہ بھی نہ چھوڑا جب نبی کریم ﷺ تک  
یہ بات پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور کنویں کی منڈیر پر  
بیٹھ گئے ایک برتن میں پانی منگوا یا وضو کیا اور کلی فرمائی اور اللہ  
عزوجل سے دعا کی پھر بچا ہوا پانی کنویں میں ڈال دیا ہم نے  
اسے تھوڑی دیر کے لے چھوڑ دیا تو تھوڑی سی دیر میں اتنا پانی  
جمع ہو گیا کہ ہم اور ہماری سواریاں خوب سیراب ہو گئیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم زمین والوں میں سب سے افضل ہو  
اور اس وقت ہم چودہ سو افراد تھے اگر آج مجھ میں بیٹائی ہوتی تو  
میں تم لوگوں کو وہ درخت دکھاتا۔

حضرت سعید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو اصحاب  
شجرہ سے ہیں انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اور ان کے  
اصحاب جو شجرہ کے پاس ستولائے گئے تو انہوں نے گھول کر پی  
لیے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک سفر  
میں رات کے وقت نبی کریم ﷺ کے ساتھ چارہے تھے انہوں  
نے نبی کریم ﷺ سے کوئی بات پوچھی آپ نے کوئی جواب نہ  
دیا انہوں نے پھر پوچھا پھر بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا

يُحِبُّهُ وَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ: ثَكَلْتُكَ أُمُّكَ يَا  
عُمَرُ، نَزَرَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، كُلُّ  
ذَلِكَ لَا يُحِبُّكَ. قَالَ عُمَرُ: فَخَرَكْتُ بِعِيْرِي ثُمَّ  
تَقَدَّمْتُ أَمَامَ الْمُسْلِمِينَ، وَخَشِيتُ أَنْ يَنْزِلَ  
فِي قُرْآنٍ، فَمَا نَشَبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِحًا يَصْرُحُ  
بِي، فَقُلْتُ: لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ يَكُونَ نَزَلَ فِي  
قُرْآنٍ، وَجِئْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ  
فَقَالَ: {لَقَدْ أُنْزِلَتْ عَلَى اللَّيْلَةِ سُورَةٌ لَهَا  
أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَرَأْ:  
{لَا تَتَّخِذْنَا لَكَ فَتَحًا مُبِينًا}.

تیسری مرتبہ عرض گزار ہوئے مگر پھر بھی کوئی جواب نہ ملا پس  
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے عمر تجھے تیری ماں روئے تم نے رسول  
اللہ ﷺ کی بارگاہ میں تین بار عرض پیش کی مگر آپ نے ایک  
دفعہ بھی جواب نہ دیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے  
اپنے اونٹ کو تیز دوڑایا اور مسلمانوں سے آگے نکل گیا اور مجھے  
یہ ڈر تھا کہ کہیں میری بابت قرآن میں کوئی حکم نہ آجائے تھوڑی  
ہی دیر بعد مجھے کسی نے پکارا حضرت عمر فرماتے ہیں کہ میں اور  
ڈرا کہ شاید میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہوگئی  
پھر میں رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ کو سلام کیا تو آپ  
نے فرمایا آج رات مجھ پر ایک سورت نازل ہوئی ہے جو مجھے  
ان تمام چیزوں سے محبوب تر ہے جن پر سورج طلوع ہوتا ہے  
پھر آپ نے تلاوت فرمائی ”بے شک ہم نے تمہارے لیے  
روشن اور واضح فتح فرمادی۔“

1637 - عَنْ الْيَسُورِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ عَامَ  
الْحُدَيْبِيَّةِ فِي بَضْعِ عَشْرَةِ مِائَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ،  
فَلَمَّا أَتَى ذَا الْحُلَيْفَةِ، قَلَدَ الْهَدْيَ، وَأَشْعَرَهُ  
وَأَحْرَمَ مِنْهَا بِعُمَرَةَ، وَبَعَثَ عَيْنًا لَهُ مِنْ  
خُزَاعَةَ، وَسَارَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى كَانَ بِغَدِيرِ  
الْأَشْطَاطِ، أَتَاهُ عَيْنُهُ، قَالَ: إِنَّ قُرَيْشًا جَمَعُوا  
لَكَ جُمُوعًا، وَقَدْ جَمَعُوا لَكَ الْأَحَابِيشَ، وَهُمْ  
مُقَاتِلُوكَ، وَصَادُوكَ عَنِ الْبَيْتِ، وَمَا يُعُوكَ.  
فَقَالَ: (أَشِيرُوا أَيُّهَا النَّاسُ عَلَى، أَتَرُونَ أَنْ  
أَمِيدَ إِلَى عِيَالِهِمْ وَخَزَائِرِي هَؤُلَاءِ الَّذِينَ

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ  
کے سال نبی کریم ﷺ ایک ہزار سے زیادہ صحابہ کرام کو ساتھ  
لے کر نکلے جب ذوالحلیفہ پہنچے تو قربانی کے جانور کے گلے میں  
ہار ڈالا اور ان کے گواہان کو چیر کر نشان دہا کر دیا پھر وہیں سے  
عمرے کا احرام باندھا پھر آپ نے بنی خزاعہ کے ایک جاسوس کو  
روانہ کیا نبی کریم ﷺ آگے بڑھتے رہے جب آپ غدیر  
اشطاط کے مقام پر پہنچے تو آپ کا جاسوس آیا اور کہنے لگا قریش  
آپ کے لیے جمع ہو رہے ہیں اور انہوں نے آپ کے لیے  
بہت سے لشکر جمع کر لیے ہیں یہ سب آپ سے لڑیں گے بیت  
اللہ سے روکیں گے اور آپ کو آگے نہیں بڑھنے دیں گے تو آپ  
نے فرمایا اے لوگو مجھے مشورہ دو کہ کیا تمہارے خیال میں کیا مجھے

کافروں کے اہل و عیال پر یلغار کرنی چاہیے جو کہ ہمیں بیت نہ عزوجل سے روکنا چاہتے ہیں اگر وہ ہم سے مقابلہ کرنے کے لیے آگے بڑھے تو اللہ عزوجل ہمارے ساتھ ہے جس نے ہمارے جاسوس کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اگر وہ ہمارے مقابلے پر آئے تو ہم ان کو ان کے اہل و عیال سے محروم کر چھوڑیں گے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم تو بیت اللہ کا قصد لے کر نکلے ہیں کسی کو مارنے یا قتل کرنے کے لیے نہیں نکلے لہذا آپ اس طرف چلیں اگر کوئی ہمیں روکے گا تو ہم اس سے لڑنے کے لیے تیار ہیں آپ نے ارشاد فرمایا اچھا اللہ عزوجل کا نام لے کر چلو۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ان کے والد نے انہیں ایک انصاری کے پاس گھوڑا لانے کے لیے بھیجا انہوں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں سے بیعت لے رہے ہیں جبکہ حضرت عمر کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا حضرت عبد اللہ نے پہلے آپ کی بیعت کی پھر گھوڑا لے کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آئے حضرت عمر اس وقت جنگ کے لیے زرہ پہنے ہوئے تھے۔ عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے ان کو اطلاع دی کہ رسول اللہ ﷺ درخت کے نیچے بیعت لے رہے ہیں۔ راوی فرماتے ہیں یہ سنتے ہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ روانہ ہوئے حضرت عبد اللہ بھی ساتھ تھے یہاں تک کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی بس یہی وہ بات ہے جس کی وجہ سے لوگ یہ کہنے لگے کہ عبد اللہ اپنے والد سے پہلے مسلمان ہوئے۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے عمرہ کیا تو ہم آپ کے ساتھ

يُرِيدُونَ أَنْ يُصَدُّوا عَنِ الْبَيْتِ، فَإِنْ يَأْتُوا كَانَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قَدْ قَطَعَ عَيْنًا مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَإِلَّا تَرَكْنَاهُمْ مَحْرُوبِينَ). قَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، خَرَجْتَ عَامِدًا لِهَذَا الْبَيْتِ، لَا تُرِيدُ قَتْلَ أَحَدٍ وَلَا حَرْبَ أَحَدٍ، فَتَوَجَّهَ لَهُ، فَمَنْ صَدَّنَا عَنْهُ قَاتِلُنَا. قَالَ: (امْضُوا عَلَى اسْمِ اللَّهِ).

1638 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ أَبَاهُ أُرْسِلَهُ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَّةِ لِيَأْتِيَهُ بِفَرَسٍ كَانَ عِنْدَ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَوَجَدَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُبَايِعُ عِنْدَ الشَّجَرَةِ، وَعُمَرُ لَا يَذِرِي بِذَلِكَ، فَبَايَعَهُ عَبْدُ اللَّهِ، ثُمَّ ذَهَبَ إِلَى الْفَرَسِ، فَجَاءَ بِهِ إِلَى عُمَرَ، وَعُمَرُ، يَسْتَلِيمُ لِلْقِتَالِ، فَأَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يُبَايِعُ تَحْتَ الشَّجَرَةِ، قَالَ: فَانْطَلَقَ فَذَهَبَ مَعَهُ حَتَّى بَايَعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، فَهِيَ الَّتِي يَتَحَدَّثُ النَّاسُ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ أَسْلَمَ قَبْلَ أَبِيهِ.

1639 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ حِينَ اعْتَمَرَ.



تھے آپ نے طواف کیا تو ہم نے بھی کیا اور جب آپ نے نماز پڑھی تو ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز پڑھی پھر جب آپ نے صفا و مروہ کے درمیان سعی فرمائی تو ہم نے بھی سعی کی اور ہم آپ کو اہل مکہ سے چھپائے ہوئے تھے تاکہ آپ تک کوئی (تکلیف) نہ پہنچے۔

### غزوہ ذات القرد

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں صبح کی اذان سے پہلے مدینہ شریف سے باہر نکلا اور مقام ذی فرد میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پڑا کرتی تھیں اور راستہ میں مجھے حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ کا غلام ملا تو اس نے کہا رسول اللہ ﷺ کی اونٹنیاں پکڑ لی گئیں ہیں پھر وہ طویل حدیث بیان کی جو پہلے (۱۳۰۰) گزر چکی ہے اور یہاں آخر میں راوی نے مزید یہ فرمایا کہ پھر ہم لوٹے تو رسول اللہ ﷺ مجھ کو اپنے پیچھے اونٹنی پر بیٹھا کر مدینہ تک لائے۔

### غزوہ خیبر

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے ہمراہ خیبر کی طرف نکلے ہم رات کو سفر کر رہے تھے کہ کسی نے حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے کہا اے عامر تم ہم کو شعر کیوں نہیں سناتے حضرت عامر شاعر تھے چنانچہ وہ اپنی سواری سے اتر کر نیچے تشریف لے آئے اور یہ شعر سنانے لگے۔

اے اللہ اگر تو ہمیں ہدایت نہ فرماتا تو نہ ہم نمازیں پڑھتے نہ ہی زکوٰۃ دیتے جب تک ہم زندہ رہیں تجھ پر قربان ہوتے رہیں اور تو ہمیں یقین کا سکون عطا فرماتا

لَطَافٌ لَطَفْنَا مَعَهُ، وَصَلَّى وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَسَعَى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ، فَكُنَّا نَسْكُرُهُ مِنْ أَهْلِ مَكَّةَ، لَا يُصِيبُهُ أَحَدٌ بِشَيْءٍ.

### 22- باب غَزْوَةُ ذَاتِ الْقَرْدِ

1640 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْتُ قَبِيلَ أَنْ يُؤَدَّنَ بِالْأَوَّلَى، وَكَانَتْ لِقَاحُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ تَرَعَى بِذِي قَرْدٍ، قَالَ: فَلَقِيَنِي غُلَامٌ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ، فَقَالَ: الْحَدِيثُ بِطَوِيلِهِ، وَقَدْ تَقَدَّمَ، وَقَالَ هُنَا فِي آخِرِهِ قَالَ: ثُمَّ رَجَعْنَا وَيُزِيدُنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى نَاقَتِهِ حَتَّى دَخَلْنَا الْمَدِينَةَ.

### 23- باب غَزْوَةُ خَيْبَرَ

1641 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ، فَمِيزْنَا لَيْلًا، فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ لِعَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: يَا عَامِرُ أَلَا تُسَبِّعُنَا مِنْ هُنَيْهَاتِكَ، وَكَانَ عَامِرٌ رَجُلًا شَاعِرًا فَنَزَلَ يُعَدُّ بِالْقَوْمِ يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا فَاغْفِرْ فِدَاءً لَكَ مَا أَبْقَيْنَا وَالْقِدِينَ سَكِينَةً عَلَيْنَا وَلَقَبْتَ



رہے ہمیں دشمنوں کے مقابلے پر ثابت قدم رہنا  
فرما کہ وہ ناحق ہم پر چیختے چلاتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ پڑھنے والا کون ہے؟ اور  
عرض گزار ہوئے کہ عامر بن اکوع آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ  
عز وجل اس پر رحم فرمائے ایک شخص یہ سن کر عرض کرنے لگے یا  
رسول اللہ ﷺ اب تو ان کی شہادت واجب ہو گئی آپ نے  
ہمیں ان سے اور فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا؟ پھر جب ہم خیر  
پہنچے اور ہم نے ان کا محاصرہ کر لیا اس دوران ہمیں سخت بھوک  
لگنے لگی اس کے بعد اللہ عز وجل نے ہمیں ان پر فتح دی جس دن  
ہم فتح یاب ہوئے اس دن شام کو ہم نے آگ جلائی تو نبی کریم  
ﷺ نے دریافت فرمایا یہ آگ کیسی ہے؟ اور اس پر تم کیا پکا  
رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا گوشت۔ فرمایا کس کا گوشت  
عرض گزار ہوئے کہ ”پالتو گدھوں کا“ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ  
گوشت پھینک دو اور ہانڈیاں توڑ دو ایک شخص نے عرض کی یا  
رسول اللہ ﷺ کیا ہم گوشت کو پھینک کر ہانڈیاں دھو ڈالیں؟  
فرمایا یہی کرلو۔ پھر جب مسلمانوں نے صف بندی کی تو حضرت  
عامر رضی اللہ عنہ نے اپنی تلوار جو چھوٹی تھی ایک یہودی کی پنڈلی پر  
ماری جس کی نوک پلٹ کر ان کے گھٹنے پر لگی حضرت عامر اس  
زخم سے وفات پا گئے حضرت سلمہ کا بیان ہے کہ سب لوگ واپس  
لوٹے لگے تو مجھے مغموم دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ  
کر فرمایا تمہیں کیا ہوا ہے؟ میں عرض گزار ہوا میرے ماں باپ  
آپ پر قربان بعض لوگوں کا خیال ہے کہ عامر کے اعمال ضائع  
ہو گئے ہیں؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کس نے یہ کہا جس نے بھی  
یہ کہا ہے غلط کہا ہے اس کے لیے تو دو ہزار ثواب ہے آپ نے

الْأَقْدَامَ إِنَّ لَاقِيَنَا إِنْكَا إِذَا صَبَحَ بِنَا أَهْبْنَا  
وَبِالصَّبَاحِ عَوَّلُوا عَلَيْنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(مَنْ هَذَا السَّائِي؟) قَالُوا: عَامِرُ بْنُ  
الْأَكُوْعِ. قَالَ: (يَرْحَمُهُ اللَّهُ). قَالَ رَجُلٌ مِنَ  
الْقَوْمِ وَجَبَتْ يَا نَبِيَّ اللَّهِ، لَوْلَا أَمْتَعْتَنَا بِهِ؟  
فَأْتَيْنَا خَيْبَرَ، فَحَاصَرْنَاَهُمْ حَتَّى أَصَابَتْنَا  
مَخْصَصَةٌ شَدِيدَةٌ، ثُمَّ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى فَتَحَهَا  
عَلَيْهِمْ، فَلَمَّا أَمْسَى النَّاسُ مَسَاءَ الْيَوْمِ  
الَّذِي فَتَحَتْ عَلَيْهِمْ أَوْقَدُوا نِيرَانًا كَثِيرَةً.  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا هَذِهِ النِّيرَانُ؟ عَلَى أُمِّي  
شَيْءٌ تُوقِدُونَ؟) قَالُوا: عَلَى نَحْمٍ. قَالَ: (عَلَى  
أُمِّي نَحْمٍ؟) قَالُوا: نَحْمٌ مُحَرَّرٌ الْإِنْسِيَّةِ، قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (أَهْرِيقُوهَا وَاكْشِرُوهَا). فَقَالَ  
رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَوْ نَهْرِيقُهَا وَنَغْسِلُهَا؟  
قَالَ: (أَوْ ذَاكَ). فَلَمَّا تَصَافَّ الْقَوْمُ كَانَ  
سَيْفُ عَامِرٍ قَصِيرًا، فَتَنَاوَلَ بِهِ سَاقَ يَهُودِيٍّ  
لِيَضْرِبَهُ، وَيَرْجِعُ دُبَابَ سَيْفِهِ، فَأَصَابَ عَيْنَ  
رُكْبَةٍ عَامِرٍ، فَمَاتَ مِنْهُ، قَالَ: فَلَمَّا قَفَلُوا، قَالَ  
سَلَمَةُ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِي،  
قَالَ: (مَا لَكَ؟) قُلْتُ لَهُ: فِذَاكَ أَبِي وَأُمِّي،  
زَعَمُوا أَنَّ عَامِرًا حَبِطَ عَمَلُهُ، قَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
(كَذَبَ مَنْ قَالَهُ، إِنَّ لَهُ لَأَجْرَيْنِ - وَجَمَعَ بَيْنَ  
إِصْبَعَيْهِ - إِنَّهُ تَجَاهَدُ مُجَاهِدٌ، قُلَّ عَرَبِيٌّ مَشَى بِهَا  
مِثْلَهُ). وَفِي رَوَايَةٍ:

اپنی دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا وہ تو اللہ عزوجل کی راہ میں کوشش کرنے والے تھے اس طرح کے جوان چلتے پھرنے والوں میں کم ہی ہوتے ہیں یا یہ فرمایا کہ اس طرح کی نشوونما والے کم ہی ہوتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت خیبر پہنچے یہ حدیث کتاب الصلوٰۃ (۲۴۲) میں گزر چکی ہے یہاں اتنا زیادہ ہے کہ لڑائی کرنے والوں کو قتل کیا اور عورتوں اور بچوں کو قیدی بنالیا۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب خیبر پر حملہ آور ہوئے تو لوگ ایک وادی میں پہنچ کر اونچی آواز سے تکبیر کہنے لگے اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ الا اللہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی جانوں پر نرمی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو اور بے شک تم تو ایسے کو پکارتے ہو جو سنا ہے اور قریب ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اس وقت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے تھا آپ نے مجھے لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہتے ہوئے سنا تو مجھ سے فرمایا اے عبد اللہ بن قیس میں عرض گزار ہوا البیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کیا میں تمہیں ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بتائیے میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ نے فرمایا وہ ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ ہے۔

حضرت سہل بن سعد فرماتے ہیں کہ جب کسی غزوہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مشرکین کا مقابلہ ہوا پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے لشکر کی طرف لوٹے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف لوٹے

1642 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَلَى خَيْبَرَ لَيْلًا، وَتَقَدَّمَ فِي الصَّلَاةِ، وَزَادَهُنَا: فَقَتَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُقَاتِلَةَ وَسَيِّئَ الذِّيَّةَ.

1643 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا غَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خَيْبَرَ، أَشْرَفَ النَّاسُ عَلَى وَادٍ، فَرَفَعُوا أَصْوَاتَهُمْ بِالتَّكْبِيرِ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (ارْبَعُوا عَلَى أَنْفُسِكُمْ، إِنَّكُمْ لَا تَدْعُونَ أَصْحَابَكُمْ وَلَا غَائِبًا، إِنَّكُمْ تَدْعُونَ سَمِيعًا قَرِيبًا وَهُوَ مَعَكُمْ). وَأَنَا خَلْفَ دَابَّةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَمِعَنِي وَأَنَا أَقُولُ: لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ، فَقَالَ لِي: (يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنَ قَيْسٍ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى كَلِمَةٍ كُنْزٍ مِنَ الْجَنَّةِ؟). قُلْتُ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ فِدَاكَ أَبِي وَأُمِّي. قَالَ: (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ).

1644 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ التَّقَى هُوَ وَالْمُشْرِكُونَ فَاقْتَتَلُوا، فَلَمَّا مَالَ رَسُولُ

اللَّهُ ﷻ إِلَى عَسْكَرِهِ وَمَالَ الْآخِرُونَ إِلَى عَسْكَرِهِمْ، وَفِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلٌ لَا يَدْعُ لَهَا شَاذَةً وَلَا فَاذَةً إِلَّا اتَّبَعَهَا يَضْرِبُهَا بِسَيْفِهِ، فَقِيلَ: مَا أَجْزَأُ مِنَّا الْيَوْمَ أَحَدٌ كَمَا أَجْزَأُ فُلَانٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمَّا إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: أَنَا صَاحِبُهُ، قَالَ: فَخَرَجَ مَعَهُ كُلَّمَا وَقَفَ وَقَفَ مَعَهُ، وَإِذَا أَسْرَعَ أَسْرَعَ مَعَهُ، قَالَ: فَخَرَجَ الرَّجُلُ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ سَيْفَهُ بِالْأَرْضِ وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَى سَيْفِهِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَخَرَجَ الرَّجُلُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللَّهِ قَالَ: (وَمَا ذَلِكَ؟) قَالَ الرَّجُلُ الَّذِي ذَكَرْتُ إِنَّمَا أَنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، فَأَعْظَمَ النَّاسُ ذَلِكَ، فَقُلْتُ: أَنَا لَكُمْ بِهِ، فَخَرَجْتُ فِي طَلَبِهِ، ثُمَّ جَرَحَ جُرْحًا شَدِيدًا، فَاسْتَعْجَلَ الْمَوْتَ، فَوَضَعَ نِصْلَ سَيْفِهِ بِالْأَرْضِ، وَذُبَابُهُ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ، ثُمَّ تَحَامَلَ عَلَيْهِ، فَقَتَلَ نَفْسَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِنْدَ ذَلِكَ: (إِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ الْجَنَّةِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ، فِيمَا يَبْدُو لِلنَّاسِ، وَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

1645 - وَفِي رَوَايَةٍ قَالَ: فَقَالَ رَسُولُ

تو مسلمانوں میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو کسی اکاذب کو بھی نہ چھوڑتا بلکہ پیچھا کر کے اس کا فرکو قتل کر دیتا کہا گیا اس نے تو آج وہ کام کر دکھایا جو ہم میں سے کسی نے بھی نہ کیا آپ نے فرمایا وہ جہنمی ہے مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے چنانچہ وہ شخص اس کے ساتھ چلا جب وہ رکتا یہ بھی رکتا اور جب یہ تیز چلتا تو یہ بھی تیز چلتا راوی نے کہا کہ پھر وہ شخص شدید زخمی ہو گیا تو اس نے مرنے میں جلدی کی اور اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنی چھاتی سے لگائی اور اپنا سارا بوجھ رکھ دیا اور یوں خودکشی کر لی تو وہ دوسرا شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں آپ نے فرمایا بات کیا ہوئی ہے؟ اس شخص نے کہا وہ شخص جس کا ذکر ہوا کہ وہ دو زخموں میں سے ہے لوگوں کے لیے یہ بہت بڑی بات تھی لہذا میں نے ان سے کہا کہ میں تمہارے لیے اس کے ساتھ ہو جاتا ہوں چنانچہ میں اس کی خبر گیری کے لیے نکلا تو وہ شدید زخمی ہو گیا تو اس نے جلدی مرنے کے لیے، اپنی تلوار کی نوک اپنے سینے میں لگائی اور قبضہ زمین میں رکھا اور اس پر جھول کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیا پس آپ نے فرمایا۔ بے شک، ایک آدمی جنتیوں جیسے عمل کرتا ہے جیسا کہ لوگ دیکھتے ہیں لیکن وہ جہنمی ہوتا ہے اور کوئی آدمی ایسا بھی ہوتا ہے جو لوگوں کی نظر میں جہنمیوں جیسے کام کرتا ہے لیکن وہ ہوتا جنتی ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ سے روایت ہے کہ پھر رسول اللہ ﷺ

لَا مُؤْمِنٌ إِلَّا مُؤْمِنٌ إِنَّ اللَّهَ يُؤَيِّدُ الْدِّينَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ.

1646 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ضُرِبَتْ ضَرْبَةً فِي سَاقِي يَوْمَ خَيْبَرَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَتَفَتَّ فِيهِ ثَلَاثَ نَفَثَاتٍ، فَمَا اسْتَكْبَرْتُهَا حَتَّى السَّاعَةِ.

1647 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ خَيْبَرَ وَالْمَدِينَةِ ثَلَاثَ لَيَالٍ يُبْنَى عَلَيْهِ بِصَفِيَّةَ، فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِينَ إِلَى وَلِيِّتِهِ، وَمَا كَانَ فِيهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ، وَمَا كَانَ فِيهَا إِلَّا أَنْ أَمَرَ بِلَالًا بِالْأَنْطَاعِ فُبَسِطَتْ، فَأُلْقِيَ عَلَيْهَا الثَّمَرُ وَالْأَقِطُ وَالشَّنَنُ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ: إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُهُ؟ قَالُوا: إِنْ حَجَّجْنَا فَهِيَ إِحْدَى أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَإِنْ لَمْ يُحْجَبْهَا فَهِيَ مِنَّا مَلَكَتْ يَمِينُهُ. فَلَمَّا ارْتَحَلْ وَطَأَتْهَا خَلْفَهُ، وَمَدَّ الْحِجَابَ.

1648 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ، وَعَنْ أَكْلِ الْحُمْرِ الْإِنْسِيَّةِ.

1649 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ لِلْفَرَسِ سَهْمَيْنِ وَلِلرَّاحِلِ سَهْمًا

نے فرمایا اے فلاں کھڑے ہو کر لوگوں میں یہ احسان بردار نہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر ایمان والا ہے شک اندہ جہل کبھی فاجر شخص سے بھی دین کی مدد کرا دیتا ہے۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا خیبر کے دن مجھے پنڈلی پر چوٹ لگی تو میں نبی کریم ﷺ کے پاس آیا آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرمایا تو مجھے اب تک کوئی محسوس نہیں ہوئی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ شریف اور خیبر کے درمیان تین رات قیوم فرمایا اور حضرت صفیہ سے خلوت فرمائی پھر آپ نے مسلمانوں کو دعوت ولیمہ دی تو اس میں نہ روٹی تھی اور نہ گوشت جبکہ آپ نے حضرت بلال کو دسترخوان بچھانے کا حکم دیا تو وہ بچھا دیا گیا پھر اس پر کھجوریں پنیر اور گھی رکھا گیا پس مسلمان کہنے لگے کہ یہ امہات المؤمنین میں سے ہیں یا کنیز؟ پھر کہنے لگے گران کو پردے میں رکھا تو یہ امہات المؤمنین میں سے ہوں گی اور اگر ان کو پردہ نہ کرایا تو کنیز میں سے ہوں گی پس جب آپ سو رہے ہوئے تو حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے پیچھے بیٹھالیا اور ان کے اوپر پردہ تان دیا گیا۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر کے دن عورتوں سے متعہ اور پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ خیبر کے دن مال غنیمت کو یوں تقسیم فرمایا کہ گھوڑے والے کو دو حصے اور پیدل کا ایک حصہ۔



1650 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ:

قَالَ: بَلَّغْنَا مَخْرَجَ النَّبِيِّ ﷺ وَنَحْنُ بِالْيَمَنِ، فَخَرَجْنَا مُهَاجِرِينَ إِلَيْهِ أَنَا، وَأَخْوَانِي إِلَى أَنَا، أَصْغَرُهُمْ، أَحَدُهُمَا أَبُو بُرْدَةَ، وَالْآخَرُ أَبُو رَهْمٍ، فِي ثَلَاثَةِ وَخَمْسِينَ مِنْ قَوْمِي، فَرَكِبْنَا سَفِينَةً، فَأَلْقَيْنَا سَفِينَتَنَا إِلَى النَّجَاشِيِّ بِالْحَبَشَةِ، فَوَافَقَنَا جَعْفَرُ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فَأَقَمْنَا مَعَهُ حَتَّى قَدِمْنَا جَمِيعًا، فَوَافَقَنَا النَّبِيُّ ﷺ حِينَ افْتَتَحَ خَيْبَرَ، وَكَانَ أَتَانُ مِنَ النَّاسِ يَقُولُونَ لَنَا: يَغْنَى لَأَهْلِ السَّفِينَةِ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ، وَدَخَلْتَ أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، وَهِيَ مِنْ قَدِيمِ مَعَنَا، عَلَى حَفْصَةَ رُوحِ النَّبِيِّ ﷺ زَائِرَةً، وَقَدْ كَانَتْ هَاجَرَتْ إِلَى النَّجَاشِيِّ فِيْمَنْ هَاجَرَ، فَدَخَلَ عُمَرُ عَلَى حَفْصَةَ، وَأَسْمَاءُ عِنْدَهَا، فَقَالَ عُمَرُ حِينَ رَأَى أَسْمَاءَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ، قَالَ عُمَرُ: الْحَبَشِيَّةُ هَذِهِ الْبَحْرِيَّةُ هَذِهِ؟ قَالَتْ: أَسْمَاءُ: نَعَمْ، قَالَ: سَبَقْنَاكُمْ بِالْهَجْرَةِ، فَنَحْنُ أَحَقُّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنْكُمْ، فَغَضِبَتْ وَقَالَتْ: كَلَّا وَاللَّهِ، كُنْتُمْ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُطْعِمُ جَائِعَكُمْ، وَيَعْظُمُ جَاهِلَكُمْ، وَكُنَّا فِي دَارٍ أَوْ فِي أَرْضِ الْبُعْدَاءِ الْبُغْضَاءِ بِالْحَبَشَةِ، وَذَلِكَ فِي اللَّهِ وَفِي رَسُولِهِ ﷺ، وَإِيْمُ اللَّهِ، لَا أَطْعَمُ طَعَامًا، وَلَا أَشْرَبُ شَرَابًا حَتَّى أَذْكَرَ مَا

حضرت ابو موسیٰ جیٹنڈ سے روایت ہے کہ جب ہمیں نبی کریم ﷺ کی مکہ سے نکلنے کی خبر ملی تو ہم یمن میں تھے ہم بھی ہجرت کر کے آپ کی طرف چل پڑے ایک میں اور دوسرے بھائی میں ان میں چھوٹا تھا ایک کا نام ابو بردہ اور دوسرے بھائی کا نام ابو رہم تھا میری قوم کے تریپن افراد ساتھ تھے پس ہم شتی پر سوار ہوئے تو شتی نے ہمیں نجاشی کے ملک حبشہ پہنچا دیا وہاں ہماری ملاقات جعفر بن ابی طالب جیٹنڈ سے ہوئی اور ہم نے ان ہی کے پاس قیام کیا پھر ہم سب روانہ ہوئے اور نبی کریم ﷺ سے اس وقت ملاقات ہوئی جب آپ خیبر فتح کر چکے تھے اور لوگوں میں سے کچھ لوگ ہمارے بارے میں یوں کہنے لگے ہم ہجرت میں تم سے سبقت لے گئے اسی دوران میں حضرت اسماء بنت عمیس جو ہمارے ساتھ شتی میں آئی تھیں انہوں نے حضرت حفصہ زوجہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور انہوں نے نجاشی کی طرف ہجرت بھی فرمائی تھی۔ پس حضرت حفصہ بیٹھ کے پاس حضرت عمر آئے تو حضرت اسماء ان کے پاس موجود تھیں حضرت عمر نے حضرت اسماء کو دیکھ کر دریافت فرمایا کون ہے؟ حضرت حفصہ جیٹنڈ نے فرمایا یہ اسماء بنت عمیس ہیں۔ حضرت عمر نے فرمایا حبشہ کی طرف بحری سفر کر کے آنے والی یہی ہیں؟ حضرت اسماء نے جواب دیا ہاں حضرت عمر نے فرمایا ہجرت میں ہم تم لوگوں پر سبقت لے گئے ہیں پس ہم رسول اللہ ﷺ سے زیادہ قریب ہیں۔ اسی پر حضرت اسماء ناراض ہوئیں اور کہنے لگیں اللہ عزوجل کی قسم آپ لوگ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے تم میں سے بھوکے کو کھانا کھلاتے اور بے خبر لوگوں کو نصیحت فرماتے اور ہم ایسی جگہ پر تھے یا اس سرزمین میں تھے جو

قُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَنَحْنُ كُنَّا نُوْذِي وَنُخَافُ.  
وَسَأَذْكُرُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَأَسْأَلُهُ. وَاللَّهِ لَا  
أَكْذِبُ وَلَا أَزِيغُ وَلَا أَزِيدُ عَلَيْهِ. فَلَمَّا جَاءَ  
النَّبِيُّ ﷺ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ عُمَرَ قَالَ كَذَا  
وَكَذَا، قَالَ: (مَا قُلْتُ لَهُ). قَالَتْ: قُلْتُ لَهُ:  
كَذَا وَكَذَا، قَالَ: (لَيْسَ بِأَحَقَّ بِي مِنْكُمْ. وَلَهُ  
وَأَصْحَابِهِ هِجْرَةٌ وَاحِدَةٌ. وَلَكُمْ أَنْتُمْ أَهْلُ  
السَّهْمَةِ هِجْرَتَانِ).

دور بھی تھی اور وہاں لوگ دین اسلام سے ناراض بھی تھے یہ سب  
کچھ ہم نے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی خاطر  
برداشت کیا تھا اللہ عزوجل کی قسم میں اس وقت تک نہ کھاؤں گی  
نہ پیوں گی جب تک رسول اللہ ﷺ سے ان باتوں کا ذکر نہ کر  
لوں کہ یہ کہہ کر ہمیں ڈرایا جاتا ہے اور خوف زدہ کیا جاتا ہے اور  
عنقریب نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کروں گی اور آپ سے  
دریافت کروں گی اللہ عزوجل کی قسم میں نہ جھوٹ بولوں گی نہ بات  
بدلوں گی اور نہ ہی اپنی طرف سے کوئی بات بڑھاؤں گی پس جب  
نبی کریم ﷺ تشریف لائے تو حضرت اسماء نے عرض کی یا نبی  
اللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہ باتیں کہیں ہیں آپ ﷺ نے فرمایا تو  
تم نے انہی کیا جواب دیا انہیوں نے کہا میں نے یہ اور یہ کہا آپ  
نے فرمایا تم سے زیادہ مجھ سے کوئی قریب نہیں ان کی اور ان  
ساتھیوں کی ایک ہجرت ہے اور کشتی والوں کے لیے دو ہجرتیں۔

1651 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ (إِنِّي لَا أَعْرِفُ أَصْوَاتَ رُفَقَةِ  
الْأَشْعَرِيِّينَ بِالْقُرْآنِ، حِينَ يَدْخُلُونَ بِاللَّيْلِ  
وَأَعْرِفُ مَنَازِلَهُمْ مِنْ أَصْوَاتِهِمْ بِالْقُرْآنِ  
بِاللَّيْلِ، وَإِنْ كُنْتُ لَمْ أَرَمَنَازِلَهُمْ حِينَ نَزَلُوا  
بِالنَّهَارِ، وَمِنْهُمْ حَكِيمٌ، إِذَا لَقِيَ الْخَيْلَ، أَوْ  
قَالَ: الْعَدُوُّ، قَالَ لَهُمْ: إِنَّ أَصْحَابِي يَأْمُرُونَكُمْ  
أَنْ تَنْظُرُوا هُمْ).

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اشعری دوستوں کو ان کی  
آواز سے پہچان لیتا ہوں جب وہ رات کو قرآن پڑھتے ہوئے  
آتے ہیں اور ان کی آواز سے ان کے گھروں کو بھی پہچان لیتا  
ہوں جب وہ رات کو قرآن پاک پڑھتے ہیں حالانکہ میں نے  
ان کا گھر بھی نہیں دیکھا ہوتا اور ان میں حکمت والے بھی ہیں  
جب وہ کسی گھوڑے سے ملتے ہیں یا فرمایا دشمن سے ملتے ہیں تو  
کہہ دیتے ہیں کہ میرے ساتھی تمہیں حکم دیتے ہیں کہ تھوڑی دیر  
ہمارا انتظار کرو۔

1652 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ بَعْدَ أَنْ افْتَتَحَ خَيْبَرَ.

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک اور روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے پاس فتح خیبر کے بعد حاضر ہوئے



تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں مال غنیمت سے حصہ مرحمت فرمایا اور ہمارے علاوہ کسی اور کو جو فتح کے وقت حاضر نہ تھا حصہ نہیں دیا۔

### عمرۃ القضاء

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے بی بی یمنہؓ سے حالت احرام میں نکاح کیا اور خلوت اس وقت فرمائی جب وہ حلال ہو گئیں اور مقام سرف میں رحلت فرما گئیں۔

### شام کی زمین میں غزوہ موتہ

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ غزوہ موتہ کے وقت رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ کو امیر بنایا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ شہید ہو جائیں تو جعفر اور جعفر شہید ہو جائیں تو عبد اللہ بن رواحہ امیر ہوں گے۔ ابن عمر فرماتے ہیں کہ میں خود اسی غزوہ میں شریک تھا جب ہم نے حضرت جعفر بن ابی طالب کو تلاش کیا تو انہیں شہداء میں پایا اور ان کے جسم پر نیزے اور تیر کے نوے سے زیادہ زخم تھے۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا

### حرقات کی طرف روانہ فرمانا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں قبیلہ حرقہ کی طرف روانہ فرمایا تو ہم نے صبح سویرے ان پر حملہ کر کے ان کو شکست دی۔ میری اور انصار کے ایک شخص کی حرقہ کے ایک شخص سے لڑائی ہوئی پھر جب ہم نے اسے گھیر لیا تو وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگا پس انصاری

فَقَسَمَ لَنَا. وَلَمْ يَقْسِمْ لِأَحَدٍ لَمْ يَشْهَدْ  
الْفَتْحَ غَيْرَنَا.

### 24- باب عُمَرَةَ الْقَضَاءِ

1653 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: تَزَوَّجَ النَّبِيُّ ﷺ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ،  
وَبَنَى بِهَا وَهُوَ حَلَالٌ. وَمَاتَتْ بِسَرِفٍ.

### 25- باب غَزْوَةِ مُوتَةَ مِنْ أَرْضِ الشَّامِ

1654 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةِ مُوتَةَ  
زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنْ  
قُتِلَ زَيْدٌ فَجَعْفَرٌ، وَإِنْ قُتِلَ جَعْفَرٌ فَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ  
رَوَاحَةَ). قَالَ ابْنُ عُمَرَ: كُنْتُ فِيهِمْ فِي تِلْكَ  
الْغَزْوَةِ، فَالْتَمَسْنَا جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ،  
فَوَجَدْنَاهُ فِي الْقَتْلِ، وَوَجَدْنَا مَا فِي جَسَدِهِ بِضْعًا  
وَتِسْعِينَ، مِنْ طَعْنَةٍ وَرَمِيَةٍ.

### 26- باب بَعَثُ النَّبِيِّ ﷺ أَسَامَةَ

### بْنِ زَيْدٍ إِلَى الْحَرَقَاتِ

1655 - عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْحَرَقَةِ،  
فَصَبَّحْنَا الْقَوْمَ فَهَزَمْنَاهُمْ، وَحَقَّقْتُ أَنَا  
وَرَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلًا مِنْهُمْ، فَلَمَّا  
غَشِينَاهُ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَكَفَّ

الْأَنْصَارِيُّ، فَطَعَنَتْهُ بِرُمْحِي حَتَّى قَتَلْتُهُ، فَلَمَّا قَدِمْنَا بَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (يَا أَسَامَةَ أَقْتَلْتَهُ بَعْدَ مَا قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) قُلْتُ: كَانَ مُتَعَوِّذًا، فَمَا زَالَ يُكْرِرُهَا، حَتَّى تَمَثَّيْتُ أَتَى لَمْ أَكُنْ أَسْلَمْتُ قَبْلَ ذَلِكَ الْيَوْمِ.

1656 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ، وَخَرَجْتُ لِمَا يَبْعَثُ مِنَ الْبُعُوثِ تِسْعَ غَزَوَاتٍ، مَرَّةً عَلَيْنَا أَبُو بَكْرٍ، وَمَرَّةً عَلَيْنَا أَسَامَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

## 27- باب غزوة الفتح في رمضان

1657 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ فِي رَمَضَانَ مِنَ الْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ عَشْرَةُ آلَافٍ، وَذَلِكَ عَلَى رَأْسِ ثَمَانِ سِبْغِينَ وَلِصْفٍ مِنْ مَقْدِمِهِ الْمَدِينَةِ، فَسَارَ هُوَ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى مَكَّةَ، يَصُومُونَ وَيَصُومُونَ، حَتَّى بَلَغَ الْكَدِيدَ، وَهُوَ مَاءٌ بَيْنَ عُسْفَانَ وَقَدِيدٍ، أَفْطَرُوا وَأَفْطَرُوا.

1658 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي رَمَضَانَ إِلَى حُنَيْنٍ، وَالنَّاسُ مُخْتَلِفُونَ، فَصَائِمٌ وَمُفْطِرٌ، فَلَمَّا اسْتَوَى عَلَى

نے تو اپنا ہاتھ روک لیا لیکن میں نے اسے نیزہ مار کر قتل کر ڈالا پھر جب ہم لوٹ کر آئے اور یہ بات نبی کریم ﷺ کو پہنچی تو آپ نے فرمایا اے اسامہ کیا تم نے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا میں نے عرض کی وہ تو اپنے بچاؤ کے لیے ایسا کر رہا تھا مگر آپ باوجود بھی فرماتے رہے یہاں تک کہ میں نے تمہارے کاش میں اس دن سے پہلے مسلمان ہی نہ ہوا ہوتا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کے ہمراہ سات غزوات میں حصہ لیا اور نو مرتبہ آپ کے روانہ کردہ لشکروں کے ساتھ چل کر ٹرا ہوا ان میں کبھی ہم پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو امیر بنایا جاتا اور کبھی حضرت اسامہ بن زید کو۔

## رمضان المبارک میں غزوہ مکہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ رمضان المبارک کے مہینے میں دس ہزار صحابہ اکرام کے ساتھ مدینہ شریف سے روانہ ہوئے اور یہ مدینہ شریف میں آپ کے آنے کے ساڑھے آٹھ برس بعد کا واقعہ ہے پس آپ مسلمانوں کو لے کر مکہ معظمہ کی جانب چل پڑے آپ نے بھی روزہ رکھا اور مسلمان نے بھی روزہ رکھا یہاں تک کہ آپ کرید کے مقام پر پہنچے جو عسفان اور قدید کے درمیان ایک چشمہ ہے تو وہاں آپ اور آپ کے اصحاب نے روزہ افطار کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے رمضان میں حنین کی طرف روانہ ہوئے اور دو گوں کا حال مختلف تھا یعنی بعض کا روزہ تھا اور بعض کا روزہ نہ تھا جب آپ اپنی

رَاحِلَتِهِ، دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ أَوْ مَاءٍ، فَوَضَعَهُ عَلَى رَاحَتِهِ أَوْ: عَلَى رَاحِلَتِهِ، ثُمَّ نَظَرَ إِلَى النَّاسِ، فَقَالَ الْمُفْطِرُونَ لِلصُّوَامِ أَفْطَرُوا.

دو۔

## 28- باب أُتِيَ رَكْزَ النَّبِيِّ ﷺ

## الرَّايَةَ يَوْمَ الْفَتْحِ

1659 - عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: لَمَّا سَارَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ، فَبَلَغَ ذَلِكَ قُرَيْشًا، خَرَجَ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ حَرْبٍ وَحَكِيمُ بْنُ حِزَامٍ وَبُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ يَلْتَبِسُونَ الْخَبَرَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَقْبَلُوا يَسِيرُونَ حَتَّى أَتَوْا مَرَّ الظُّهْرَانِ، فَإِذَا هُمْ بِبَيْرَانَ كَانَتْهَا بَيْرَانُ عَرْفَةَ، فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: مَا هَذِهِ لَكَانَتْهَا بَيْرَانُ عَرْفَةَ، فَقَالَ بُدَيْلُ بْنُ وَرْقَاءَ: بَيْرَانُ بَنِي عَمْرِو. فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ: عَمْرُو أَقَلُّ مِنْ ذَلِكَ. فَرَأَاهُمْ نَاسٌ مِنْ حَرَسِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَذَرَكُوهُمْ فَأَخَذُوهُمْ، فَأَتَوْا بِهِمْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ أَبُو سُفْيَانَ، فَلَمَّا سَارَ قَالَ لِلْعَبَّاسِ: (أَحْبِسْ أَبَا سُفْيَانَ عِنْدَ حَظِيمِ الْخَيْلِ حَتَّى يَنْظُرَ إِلَى الْمُسْلِمِينَ). فَحَبَسَهُ الْعَبَّاسُ، فَجَعَلَتِ الْقَبَائِلُ تَمُرُّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ تَمُرُّ كَتِيبَةً كَتِيبَةً عَلَى أَبِي سُفْيَانَ، فَمَرَّتْ كَتِيبَةً قَالَ: يَا عَبَّاسُ مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ:

## فتح مکہ کے دن نبی کریم ﷺ نے

## جھنڈا کہاں نصب فرمایا

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال روانہ ہوئے تو قریش کو بھی آپ کی آمد کا پتہ لگ گیا تو ابوسفیان، حکیم بن حزام اور بدیل بن ورقاء آپ کے متعلق معلومات لینے کے لیے نکلے پس یہ چلتے چلتے مراظہم ان کے مقام تک پہنچ گئے تو دیکھا کہ وہاں اتنی کثرت سے آگ جلائی جا رہی ہے جیسے عرفہ کے دن جلائی جانے والی آگ ابوسفیان نے کہا یہ کیا ہے؟ یہ تو عرفہ کی آگ ہے بدیل بن ورقاء نے کہا یہ بنی عمرو کی آگ معلوم ہوتی ہے ابوسفیان نے کہا وہ تو اس سے بہت کم ہیں اتنے میں رسول اللہ ﷺ کے محافظ دستے نے ان کو دیکھا لیا اور گرفتار کر لیا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آئے تو ابوسفیان نے تو سلام قبول کر لیا پھر جب لشکر روانہ ہوا تو آپ نے حضرت عباس سے فرمایا کہ ابوسفیان کو پہاڑ کے تنگ حصہ کے پاس کھڑا کر دو تا کہ وہ مسلمانوں کو دیکھے حضرت عباس نے انہیں ایسی جگہ کھڑا کر دیا پس نبی کریم ﷺ کے ساتھ تمام قبائل گزرنے شروع ہوئے جو دستوں کی شکل میں تھے جب پہلا دستہ گزرا تو حضرت ابوسفیان نے پوچھا اے عباس یہ کون ہیں انہوں نے فرمایا یہ قبیلہ

هَذِهِ غِفَارٌ، قَالَ: مَا لِي وَلِغِفَارٍ، ثُمَّ مَرَّتْ  
جُهَيْنَةُ، قَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، ثُمَّ مَرَّتْ سَعْدُ بْنُ  
هُذَيْمٍ، فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، وَمَرَّتْ سُلَيْمٌ،  
فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ، حَتَّى أَقْبَلْتُ كَتِيبَةَ لَمْ يَرِ  
مِثْلَهَا، قَالَ: مَنْ هَذِهِ؟ قَالَ: هَؤُلَاءِ الْأَنْصَارُ،  
عَلَيْهِمْ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ مَعَهُ الرَّايَةُ، فَقَالَ  
سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: يَا أَبَا سُفْيَانَ، الْيَوْمَ يَوْمُ  
الْمَلْحَمَةِ، الْيَوْمَ تُسْتَحَلُّ الْكَعْبَةُ، فَقَالَ أَبُو  
سُفْيَانَ: يَا عَبَّاسُ حَبَّنَا يَوْمَ الزِّمَارِ، ثُمَّ  
جَاءَتْ كَتِيبَةُ، وَهِيَ أَقْلُ الْكَنَائِبِ، فِيهِمْ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَصْحَابُهُ، وَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ  
الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ، فَلَمَّا مَرَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِأَبِي  
سُفْيَانَ قَالَ: أَلَمْ تَعْلَمْ مَا قَالَ سَعْدُ بْنُ  
عُبَادَةَ؟ قَالَ: (مَا قَالَ)، قَالَ: كَذَا وَكَذَا،  
فَقَالَ: (كَذَبَ سَعْدُ، وَلَكِنْ هَذَا يَوْمٌ يُعْظَمُ  
اللَّهُ فِيهِ الْكَعْبَةُ، وَيَوْمٌ تُكْسَى فِيهِ الْكَعْبَةُ)،  
قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُرْكَزَ رَايَتُهُ  
بِالْحُجُونِ، فَقَالَ الْعَبَّاسُ لِلزُّبَيْرِ: يَا أَبَا  
عَبْدِ اللَّهِ، هَا هُنَا أَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ  
تُرْكَزَ الرَّايَةُ، قَالَ: وَأَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
يَوْمَئِذٍ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَدْخُلَ مِنْ أَعْلَى  
مَكَّةَ مِنْ كَدَاءٍ، وَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ كَدَاءٍ،  
فَقُتِلَ مِنْ خَيْلِ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ يَوْمَئِذٍ رَجُلَانِ: حُبَيْشُ بْنُ الْأَشْعَرِ

غفار کے لوگ ہیں، حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے میرا بنی غفار  
سے کوئی معاملہ نہیں پھر قبیلہ جہینہ گزرا تو آپ نے اسی طرح کہا  
پھر سعد بن ہذیم گزرے تو اس وقت بھی انہوں نے یہی کہا پھر  
قبیلہ سلیم گزرا تو بھی آپ نے یہی کہا یہاں تک کہ ایک ایسا دستہ  
گزرا کہ اس جیسا لشکر پہلے نہ دیکھا تھا تو پوچھا یہ کون ہیں؟ فرمایا  
یہ انصار ہیں اور ان کے امیر حضرت سعد بن عبادہ ہیں جو کہ  
تھامے ہوئے ہیں تو حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو  
سفیان آج تو گردنیں مارنے کا دن ہے آج کعبہ میں قتل حلال  
ہو جائے گا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہنے لگے اے عباس بنی غزات کا دن  
بہت اچھا ہے پھر ایک ایسا دستہ آیا جو تمام دستوں سے چھوٹا تھا  
اس میں رسول اللہ ﷺ اور ان کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے اور نبی  
کریم ﷺ کا جھنڈا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں تھا  
جب رسول اللہ ﷺ ابوسفیان کے قریب سے گزرے تو یہ عرض  
گزارا ہوئے آپ کو معلوم ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے کیا کہا  
ہے آپ نے پوچھا اس نے کیا کہا ہے عرض گزار ہوئے کہ  
انہوں نے یہ یہ کہا ہے فرمایا سعد نے غلط کہا ہے یہ تو وہ دن ہے  
کہ اس دن میں اللہ عزوجل کعبہ کو عظمت عطا فرمائے گا اور آج  
کعبہ کو غلاف پہنایا جائے گا۔ عروہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے حجون کے مقام پر اپنا پرچم نصب کرنے کا حکم فرمایا  
حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت زبیر سے فرمایا کیا رسول  
اللہ ﷺ نے آپ کو اس جگہ جھنڈا گاڑنے کا حکم دیا تھا؟ عروہ  
رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن حضرت خالد بن  
ولید رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ وہ مکہ مکرمہ کی بالائی جانب یعنی کدہ کی  
طرف شہر میں داخل ہوں اور نبی کریم ﷺ بھی کدہ کے مقام سے

وَكُرْزُ بْنُ جَابِرٍ الْفَهْرِيُّ.

بی داخل ہوئے اس دن حضرت خالد بن ولید کے دستہ کے دو افراد  
شہید ہوئے جن میں سے ایک حبیش بن اشعرا و کرز بن جابر  
الفہریؓ شہید ہوئے۔

1660 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَقِّلٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ  
مَكَّةَ عَلَى نَاقَتِهِ، وَهُوَ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفَتْحِ يُرْجِعُ،  
وَقَالَ: لَوْلَا أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ حَوْلِي لَرَجَعْتُ  
كَمَا رَجَعُ.

حضرت عبد اللہ بن مغقلؓ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ کو اونٹنی پر سوار  
دیکھا اور آپ اس وقت سورہ فتح کی تلاوت خوش الحانی کے  
ساتھ فرما رہے تھے۔ راوی فرماتے ہیں کہ اگر مجھے اپنے گرد  
لوگوں کے جمع ہونے کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بھی اسی خوش الحانی  
کے ساتھ پڑھتا جیسا کہ آپ نے پڑھا تھا۔

1661 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ  
وَحَوْلَ الْبَيْتِ يَسْتُونَ وَثَلَاثُمِائَةٍ نُصِبَ، فَجَعَلَ  
يَطْعُمُهَا بِعُودٍ فِي يَدَيْهِ وَيَقُولُ: ((جَاءَ الْحَقُّ  
وَزَهَقَ الْبَاطِلُ))، ((جَاءَ الْحَقُّ، وَمَا يُبْدِي  
الْبَاطِلُ وَمَا يُعِيدُ)).

حضرت عبد اللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے، فرماتے  
ہیں کہ نبی کریم ﷺ فتح مکہ کے دن مکہ میں داخل ہوئے اور  
بیت اللہ کے ارد گرد تین سو ساٹھ بت نصب تھے تو آپ اپنے  
ہاتھ دالی لکڑی کے ذریعے ان کو ٹھوکنا شروع ہو گئے اور تلاوت  
کرنے لگے۔ جاء الحق وزهق الباطل۔ جاء الحق وما  
يبدي الباطل وما يعيد۔

## 29-باب

## باب

1662 - عَنْ عَمْرِو بْنِ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كُنَّا بِمَا مَرَّ النَّاسُ، وَكَانَ يَمُرُّ بِنَا  
الرُّكَبَانُ فَنَسَأَلُهُمْ مَا لِلنَّاسِ، مَا لِلنَّاسِ؟  
مَا هَذَا الرَّجُلُ فَيَقُولُونَ: يَزْعُمُ أَنَّ اللَّهَ  
أَرْسَلَهُ، أَوْحَى إِلَيْهِ أَوْ أَوْحَى اللَّهُ بِكُنَّا. فَكُنْتُ  
أَحْفَظُ ذَلِكَ الْكَلَامَ، وَكَأَنَّمَا يُغْرَى فِي صَدْرِي،  
وَكَانَتْ الْعَرَبُ تَلَوُّمْ بِإِسْلَامِهِمُ الْفَتْحِ

حضرت عمرو بن سلمہؓ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ ہم ایک چشمہ کے پاس رہائش پذیر تھے جہاں سے  
لوگ گزرتے تھے ہماری طرف سے جو مسافر سوار گزرتے ہم  
ان سے پوچھتے رہتے کہ اب لوگوں کا کیا حال ہے؟ اب لوگوں کو  
کیا حال ہے؟ اس شخص کا کیا حال ہے؟ لوگ جواب دیتے وہ  
دعویٰ کرتا ہے کہ اسے اللہ عزوجل نے بھیجا ہے یا یوں کہتا ہے کہ  
اس پر اللہ عزوجل یہ وحی کرتا ہے تو میں اس کلام کو خوب یاد کر



فَيَقُولُونَ: اَتُرْكُوهُ وَقَوْمَهُ، فَإِنَّهُ إِنْ ظَهَرَ  
عَلَيْهِمْ فَهُوَ نَبِيٌّ صَادِقٌ. فَلَمَّا كَانَتْ وَقْعَةُ  
أَهْلِ الْفَتْحِ، بَاكَرَ كُلُّ قَوْمٍ بِإِسْلَامِهِمْ، وَبَدَرَ  
أَبِي قَوْمِي بِإِسْلَامِهِمْ. فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ:  
جِئْتُكُمْ وَاللَّهِ مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ حَقًّا، فَقَالَ:  
(صَلُّوا صَلَاةَ كَذَا فِي حِينٍ كَذَا، وَصَلُّوا كَذَا فِي  
حِينٍ كَذَا، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ، فَلْيُؤَدِّنْ  
أَحَدُكُمْ، وَلْيُؤَمِّكُمْ أَكْثَرَكُمْ قُرْآنًا). فَنَظَرُوا  
فَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ أَكْثَرَ قُرْآنًا مِنِّي، لِمَا كُنْتُ  
أَتَلَّقِي مِنَ الرُّكْبَانِ، فَقَدَّمُونِي بَدَنَ أَيْدِيهِمْ.  
وَأَنَا ابْنُ سِتٍّ أَوْ سَبْعٍ، سِدِينِ، وَكَانَتْ عَلَيَّ  
بُرْدَةٌ، كُنْتُ إِذَا سَجَدْتُ تَقَلَّصْتُ عَنِّي، فَقَالَتِ  
امْرَأَةٌ مِنَ الْحَيِّ: أَلَا تُغَطُّوا عَنَّا اسْتِ  
قَارِيَكُمْ؟ فَاشْتَرَوْا فَقَطَّعُوا لِي قَمِيصًا، فَمَا  
فَرِحْتُ بِشَيْءٍ فَرَحِي بِذَلِكَ الْقَمِيصِ.

لیتا جیسا کہ وہ میرے سینے میں جمادی گئی ہو اہل عرب اسلام  
قبول کرنے کے بارے میں واضح فتح کے منتظر تھے اور کہتے  
تھے کہ ان کو اور ان کی قوم کو چھوڑ دو اگر وہ ان پر غالب آ گئے تو  
وہ سچے نبی ہیں جب فتح مکہ ہو تو ہر قوم اسلام لانے میں سبقت  
لے جانا چاہتی تھی تو میرے والد نے بھی اسلام لانے میں پہل  
کی جب وہ مسلمان ہو کر آئے تو فرمایا اللہ عزوجل کی قسم میں  
سچے نبی ﷺ کے پاس سے آیا ہوں پھر بتایا کہ آپ ﷺ نے  
فرمایا ہے کہ اس طرح نماز پڑھو اور ان اوقات میں نماز پڑھو  
چنانچہ جب نماز کا وقت ہو جائے تو ایک شخص اذان دے اور  
ایک آدمی جس کو زیادہ قرآن یاد ہو وہ جماعت کروائے انہوں  
نے اس طرح غور کیا تو مجھ سے زیادہ کسی کو قرآن کا حافظ نہ پایا  
کیونکہ میں قافلوں والوں سے سیکھ لیا کرتا تھا ہذا سب نے مجھے  
امام منتخب کر لیا جبکہ میری عمر چھ سات سال کی تھی چونکہ میرے  
جسم پر صرف ایک چادر ہوتی تھی لہذا میں جب بھی سجدے میں  
جاتا تو چادر اوپر ہو جاتی چنانچہ قبیلہ کی ایک عورت نے دوں  
سے کہا آپ اپنے قاری صاحب کی سرین ہم سے کیوں نہیں  
چھپاتے پس انہوں نے کپڑا خرید کر میرے لیے ایک قمیص تیار  
کروادی اور میں اس قمیص سے جتنا خوش ہوا تھا اتنا کسی اور چیز  
سے نہ ہوا۔

غزوہ حنین کا دن، اللہ عزوجل کا فرمان: {وَيَوْمَ

حُنَيْنٍ إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ}

إِلَى قَوْلِهِ: {غَفُورٌ رَحِيمٌ}

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان

30- باب قول الله: {وَيَوْمَ حُنَيْنٍ}

إِذْ أَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ إِلَى

قَوْلِهِ: {غَفُورٌ رَحِيمٌ}

1663 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى أَنَّهُ كَانَ

بِيَدِهِ طَرَبَةً، قَالَ: ضَرَبْتُهَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ.

کے ہاتھ پر تلوار کے زخم کا نشان تھا انہوں نے بتایا کہ یہ زخم نبی کریم ﷺ کی ہمرای میں غزوہ حنین میں ہو، تھ۔

## 31- باب غَزْوَةِ أُوطَاسٍ

1664 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: لَمَّا فَرَّغَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حُنَيْنٍ بَعَثَ أَبَا عَامِرٍ عَلَى جَيْشٍ إِلَى أُوطَاسٍ فَلَقِيَ دُرَيْدَ بْنَ الصِّتَّةِ، فَقُتِلَ دُرَيْدٌ وَهَزَمَ اللَّهُ أَصْحَابَهُ. قَالَ أَبُو مُوسَى: وَبَعَثَنِي مَعَ أَبِي عَامِرٍ، فَرُمِيَ أَبُو عَامِرٍ فِي رُكْبَتِهِ رَمَاهُ حَنْشِيٌّ بِسَهْمٍ فَأَلْبَتَهُ فِي رُكْبَتِهِ، فَأَنْتَهَيْتُ إِلَيْهِ فَقُلْتُ: يَا عَمَّ مَنْ رَمَاكَ، فَأَشَارَ إِلَيَّ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: ذَاكَ قَاتِلِي الَّذِي رَمَانِي، فَقَضَيْتُ لَهُ فَلِحِقَّتُهُ، فَلَمَّا رَأَى وَلِي، فَأَتْبَعْتُهُ وَجَعَلْتُ أَقُولُ لَهُ: أَلَا تَسْتَحْيِي، أَلَا تَتُوبُ، فَكَفَّ، فَاخْتَلَفْنَا طَرَبَتَيْنِ بِالسَّيْفِ فَقَتَلْتُهُ، ثُمَّ قُلْتُ لِأَبِي عَامِرٍ: قَتَلَ اللَّهُ صَاحِبَكَ، قَالَ: فَانْزِعْ هَذَا السَّهْمَ، فَانْزَعْتُهُ فَتَزَا مِنْهُ الْمَاءُ قَالَ يَا ابْنَ أَخِي: أَقْرِءِ النَّبِيَّ ﷺ السَّلَامَ، وَقُلْ لَهُ: اسْتَغْفِرْ لِي، وَاسْتَخْلَفَنِي أَبُو عَامِرٍ عَلَى النَّاسِ، فَمَكَثَ يَسِيرًا ثُمَّ مَاتَ، فَارْجَعْتُ فَدَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ عَلَى سَرِيرٍ مُرْمَلٍ وَعَلَيْهِ فِرَاشٌ، قَدْ أَثَرِ رِمَالُ الشَّرِيرِ بِظَهْرِهِ وَجَنْبَيْهِ، فَأَخْبَرْتُهُ بِخَبَرِنَا وَخَبَرِ أَبِي

## غزوہ اوطاس

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ غزوہ حنین سے فارغ ہوئے تو آپ نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو ایک لشکر کا امیر بنا کر اوطاس کی طرف روانہ فرمایا جو وہاں پہنچ کر درید بن صمد سے نبرد آزما ہو تو درید مارا گیا اور اس کے ساتھیوں کو شکست ہوئی حضرت ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھے بھی حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھیجا تھا پس دروان جنگ حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کے گھٹنے میں ایک تیر لگا جو کسی حبشی نے مارا تھا اور ان کے گھٹنے میں بیوست ہو گیا میں ان کے پاس گیا اور پوچھا کہ چچا جان یہ تیر آپ کو کس نے مارا ہے؟ انہوں نے اشارے سے بتایا کہ میرا قاتل وہ ہے جس نے مجھے تیر مارا ہے میں اس کی جانب دوڑا اور نزدیک پہنچ گیا مگر جب اس نے مجھے دیکھا تو بھاگنے لگا میں بھی اس کے پیچھے گیا اور کہنے لگا او بے شرم تو ٹھہرتا کیوں نہیں پس وہ رک گیا پھر ہم نے ایک دوسرے پر تلواروں سے وار کیے آخر میں نے اسے قتل کر دیا پھر واپس آ کر میں نے حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو خوش خبری سنائی کہ آپ کے قاتل کو اللہ عزوجل نے ہلاک کر دیا انہوں نے فرمایا کہ اب یہ تیر تو نکالو میں نے تیر نکالا تو زخم سے پانی کی طرح خون بہنے لگا انہوں نے فرمایا اسے میرے بھتیجے نبی کریم ﷺ سے میرا سلام کہنا اور آپ سے عرض کرنا کہ میرے لیے دعائے مغفرت کریں پھر حضرت عمار نے

عَامِرٍ، وَقَالَ: قُلْ لَهُ اسْتَغْفِرْ لِي، فَدَعَا بِمَاءٍ  
فَتَوَضَّأَ، ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
لِعَبْدِي أَبِي عَامِرٍ). وَرَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطِئِهِ، ثُمَّ  
قَالَ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَوْقَ كَثِيرٍ  
مِنْ خَلْقِكَ مِنَ النَّاسِ). فَقُلْتُ: وَلِي  
فَاسْتَغْفِرْ، فَقَالَ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ  
قَيْسٍ ذَنْبَهُ، وَأَدْخِلْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَدْخَلًا  
كَرِيمًا).

مجھے اپنا قائم مقام مقرر فرمایا اور تھوڑی دیر کے بعد انتقاں کر  
گئے پھر میں واپس آیا اور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گیا  
آپ اپنے گھر میں موٹے بان سے بنی ہوئی چار پائی پر لیٹے  
ہوئے تھے جس پر بستر بھی کم تھا اور چار پائی کے بانوں کے  
نشانات آپ کے پہلو مبارک اور پشت مبارک پر نظر آ رہے  
تھے میں نے آپ سے تمام حالات بیان کیے اور ان کی دعا  
مغفرت کی درخواست آپ تک پہنچی پس آپ نے پانی منگوا  
کر وضو فرمایا اور اس کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی اے اللہ  
عزوجل اپنے بندے عامر کی مغفرت فرما اس وقت میں آپ کی  
نورانی بظلوں کی سفیدی دیکھ رہا تھا پھر فرمایا اے اللہ قیامت  
کے دن اسے اکثر لوگوں سے بہتر حالت میں رکھنا پھر میں عرض  
گزار ہوا میری بخشش کی بھی دعا کیجیے چنانچہ آپ نے دعا فرمائی  
اے اللہ عزوجل عبد اللہ بن قیس کی مغفرت فرما اور قیامت کے  
دن انہیں مقام عزت عطا فرما۔

غزوہ طائف کا بیان جو

سنہ ۸ ہجری کے شوال میں ہوا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ تشریف لائے میرے پاس ایک مٹھ بیٹھا ہوا تھا  
پس انہوں نے سنا کہ وہ عبد اللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا کہ اے  
عبد اللہ اگر تم دیکھو کہ اللہ عزوجل تمہیں طائف والوں پر فتح  
مرحمت فرمادی ہے تو بخت غیلان کو لینا کیونکہ وہ آتی ہے تو چار بل  
پڑتے ہیں اور جاتی ہے تو آٹھ بل نبی کریم ﷺ نے فرمایا  
آئندہ یہ تمہارے گھر میں نہ آیا کریں۔

32- باب غزوة الطائف في

شوال سنة ثمان

1665 - عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ وَعِنْدِي مُخَنَّثٌ  
فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لِعَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ: يَا  
عَبْدَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ إِنْ فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمُ الطَّائِفَ  
غَدًا، فَعَلَيْكَ بِابْنَةِ غِيلَانَ، فَإِنَّهَا تُقْبَلُ بِأَرْبَعِ  
وَتُنْذِرُ بِثَمَانٍ. وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَدْخُلَنَّ  
هَؤُلَاءُ عَلَيْكُمْ).

1666 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا حَاصَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الطَّائِفَ فَلَمْ يَنْلُ مِنْهُمْ شَيْئًا. قَالَ: (إِنَّا قَافِلُونَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ). فَثَقُلَ عَلَيْهِمْ. وَقَالُوا: نَذْهَبُ وَلَا نَفْتَحُهُ. وَقَالَ مَرَّةً: نَقْفُلُ. فَقَالَ: (اغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ). فَغَدَوْا فَأَصَابَهُمْ جَرَّاحٌ فَقَالَ: (إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا إِنْ شَاءَ اللَّهُ). فَأَعْجَبَهُمْ فَضَحِكُ النَّبِيِّ ﷺ.

1667 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْنَا النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ).

1668 - وَفِي رَوَايَةٍ: أَمَّا أَخَذُهَا فَأَوَّلُ مَنْ رَفَى بِسَهْمِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَأَمَّا الْآخِرُ فَكَانَ تَسْوَرُ حِصْنِ الطَّائِفِ فِي أَنْفِ فَجَاءَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَفِي رَوَايَةٍ: فَنَزَلَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ ثَلَاثَةٍ وَعِشْرِينَ مِنَ الطَّائِفِ.

1669 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَازِلٌ بِالْجِعْرَانَةِ بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ، وَمَعَهُ بِلَالٌ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ: أَلَا تُنْجِزُنِي مَا وَعَدْتَنِي فَقَالَ لَهُ: (أَبْشِرْ). فَقَالَ: قَدْ أَكْثَرْتَ عَلَيَّ مِنْ أَبْشِرٍ، فَأَقْبَلَ عَلَى أَبِي مُوسَى

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ نے طائف کا محاصرہ کیا تو انہوں سے کچھ نہ پاسکے تو آپ نے فرمایا ان شاء اللہ ہم کل وہاں لوٹ جائیں گے یہ بات لوگوں پر گراں گزری کہنے لگے کہ بغیر فتح کے چلے جائیں گے کبھی کہتے کہ ہم ناکام لوٹ جائیں گے آپ نے فرمایا کل صبح کو ہم پھر لڑیں گے پس انہوں نے جہاد کیا اور بہت سے افراد زخمی ہو گئے پھر آپ نے فرمایا کل ان شاء اللہ ہم یہاں سے لوٹ جائیں گے۔ اب یہ سن کر لوگ بہت خوش ہوئے تو نبی کریم ﷺ ہنس دیئے۔

حضرت سعد اور ابو بکرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے نبی کریم ﷺ سے سنا ہے آپ نے فرمایا جو اپنے باپ کے علاوہ دانستہ کسی اور سے اپنے آپ کو منسوب کرے تو اس پر جنت حرام ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ ان دونوں راویوں میں ایک تو وہ ہیں جنہوں نے اللہ عزوجل کی راہ میں پہلا تیر چلایا اور دوسرے وہ ہیں جو قلعہ طائف چند افراد کے ساتھ پھلانگ گئے تھے اور ایک اور روایت میں ہے کہ وہ ۲۳ دیں ہیں جو طائف کے قلعہ سے اتر کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نبی کریم ﷺ کے پاس تھا جبکہ آپ مکہ شریف اور مدینہ منورہ کے درمیان جعرانہ کے مقام پر تشریف فرما تھے اور اس وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ بھی آپ کے پاس موجود تھے تو بارگاہ نبوت میں ایک اعرابی آ کر کہنے لگا کیا آپ نے مجھ سے جو وعدہ کیا تھا وہ پورا نہیں کریں گے؟ آپ نے فرمایا تیرے لیے بشارت ہے وہ بولا آپ

وَبَلَّالٍ كَهَيْئَةِ الْغُضْبَانِ فَقَالَ: (رَدَّ الْبُشْرَى فَاَقْبَلَا أَنْتُمَا). قَالَ: قَبِلْنَا، ثُمَّ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ، وَنَجَّ فِيهِ، ثُمَّ قَالَ: (اشْرَبَا مِنْهُ، وَأَفْرِغَا عَلَى وُجُوهِكُمَا وَتُحَوِّرْكُمَا، وَأَبْشِرَا). فَأَخَذَا الْقَدَحَ فَفَعَلَا، فَتَنَادَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مِنْ وَرَاءِ السِّتْرِ: أَنْ أَفْضِلَا لِي مِنْكُمَا، فَأَفْضَلَا لَهَا مِنْهُ طَائِفَةً.

اکثر یہی فرمادیتے ہیں پس آپ گویا غصہ کی حالت میں حضرت بلال اور ابو موسیٰ جنتی کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اس نے تو بشارت قبول نہ کی کیا تم دونوں اسے قبول کرتے ہو۔ دونوں حضرات عرض گزار ہوئے ہمیں منظور ہے پھر آپ نے پانی کا برتن منگایا کہ میں اپنے ہاتھ دھوئے پھر اس میں کلی فرمائی پھر اس کے بعد فرمایا کہ دونوں اس میں سے پی لو باقی اپنے چہروں اور سینوں پر چھڑک لو اور دونوں بشارت حاصل کرو پس وہ دونوں پیالہ سے کر حکم کی تعمیل فرمانے لگے تو حضرت ام سلمہ جنتی نے پردے کے پیچھے سے آواز دی اپنی ماں کے لیے بھی چھوڑنا پس ان حضرات نے ان کی خدمت میں بھی کچھ بچا کر پیش کر دیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے کچھ لوگوں کو جمع کر کے فرمایا بے شک قریش کی جاہلیت اور مصیبت کا زمانہ گزرے تھوڑا عرصہ گزرا ہے اس لیے میں چاہتا ہوں کہ ماں غنیمت سے ان کی دلجوئی کروں کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دوسرے لوگ تو دنیا لے کر جائیں اور تم اللہ عزوجل کے رسول کو اپنے ساتھ لے کر پلٹو انہوں نے عرض کی کیوں نہیں آپ نے فرمایا اگر لوگ وادی میں چلیں اور انصار گھاتی میں چلیں تو میں انصار کی وادی یا گھاتی ہی کو اختیار کروں گا۔

خالد بن ولید کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا

بنی جذیمہ کی طرف بھیجنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو بنی

1670 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: جَمَعَ النَّبِيُّ ﷺ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ ارْضَى اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ: (إِنَّ قُرَيْشًا حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ وَمُصِيبَةٍ، وَإِنِّي أَرَدْتُ أَنْ أَجْزَهُمْ وَأَتَأَلَّفَهُمْ أَمَا تَرْضَوْنَ أَنْ يَرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْيَا، وَتَرْجِعُونَ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى بُيُوتِكُمْ؟) قَالُوا: بَلَى. قَالَ: (لَوْ سَلَكَ النَّاسُ وَادِيًا، وَسَلَكَتِ الْأَنْصَارُ شُعْبًا، لَسَلَكَتُ وَادِي الْأَنْصَارِ، أَوْ شُعْبَ الْأَنْصَارِ).

33- بَابُ بَعَثِ النَّبِيِّ ﷺ خَالِدَ

بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ

1671 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ



إِلَىٰ بَنِي جَدِيمَةَ، فَدَعَاَهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ، فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا: أَسْلَمْنَا، فَجَعَلُوا يَقُولُونَ: صَبَأْنَا، صَبَأْنَا، فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ مِنْهُمْ وَيَأْسِرُ، وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِثْلَ أُسِيرَةٍ حَتَّىٰ إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلَّ رَجُلٍ مِثْلَ أُسِيرَةٍ فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا أَقْتُلُ أُسِيرِي، وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أُسِيرَةً حَتَّىٰ قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرْنَا، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ).

جدیمہ کی جانب بھیجا انہوں نے ان لوگوں کو اسلام کی دعوت دی وہ یہ بات اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم اسلام لائے بلکہ اسے یوں کہنے لگے ہم نے اپنا دین بدل ڈالا اس پر بھی حضرت خالد انہیں قتل کرتے رہے اور قیدی بناتے رہے اور ہم میں سے ہر ایک کو ایک ایک قیدی دے دیا پھر ایک حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو مار ڈالے میں نے جواب دیا کہ اللہ عزوجل کی قسم نہ میں اپنے قیدی کو قتل کروں گا اور نہ ہی میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا یہاں تک ہم سرکار ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے۔ اور انہیں سب کچھ بتا دیا تو آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دعا فرمائی اے اللہ عزوجل میں خالد کے اس فعل سے بری ہوں۔ دوبارہ یہی ارشاد فرمایا۔

عبداللہ بن حذافہ سہمی اور علقمہ بن مجزز

مدحی کے سر یہ کا بیان اور اس کو

سر یہ انصار کہا جاتا ہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک سر یہ روانہ فرمایا اور ایک انصاری کو اس کا امیر بنایا اور سب کو امیر کی اطاعت کا حکم فرمایا امیر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو اس نے لوگوں سے کہا کہ کیا نبی کریم ﷺ نے تمہیں میری اطاعت کا حکم نہیں دیا تھا لوگوں نے جواب دیا کیوں نہیں تب اس نے کہا میرے لیے لکڑیاں جمع کرو انہوں نے جمع کر دیں اس نے کہا اب آگ لگاؤ چنانچہ ان میں آگ لگا دی گئی اب کہنے لگا اس میں داخل ہو جاؤ لوگ تیار ہو گئے لیکن ایک دوسرے کو روکتے رہے اور وہ کہنے لگے کہ ہم آگ (جہنم) سے بھاگ کر تو آپ

34- باب سَرِيَّةِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ

السَّهْمِيِّ وَعَلْقَمَةَ بْنِ مُجَزَّزٍ الْمُدَحِيِّ.

وَيُقَالُ إِنَّهَا سَرِيَّةُ الْأَنْصَارِ

1672 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ سَرِيَّةً فَأَسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ، وَأَمَرَهُمْ أَنْ يُطِيعُوهُ، فَغَضِبَ، فَقَالَ: أَلَيْسَ أَمْرُكُمْ النَّبِيَّ ﷺ أَنْ تُطِيعُونِي. قَالُوا: بَلَى. قَالَ: فَاجْتَمِعُوا لِي حَظَبًا، فَجَمَعُوا، فَقَالَ: أَوْقِدُوا نَارًا، فَأَوْقَدُوهَا، فَقَالَ: ادْخُلُوهَا، فَهَمُّوا، وَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يُمْسِكُ بَعْضًا، وَيَقُولُونَ: فَرَزْنَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مِنَ النَّارِ فَمَا زَالُوا حَتَّى تَخَذَتِ النَّارُ، فَسَكَنَ

غَضَبُهُ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (لَوْ دَخَلُوهَا مَا خَرَجُوا مِنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوفِ).

ﷺ کے پاس آئے تھے پس وہ یہ کہتے رہتے یہاں تک کہ آگ بجھ گئی پس امیر کا غصہ بھی جاتا رہا پھر جب نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچے تو آپ نے فرمایا اگر تم اس میں داخل ہو جاؤ تو قیامت کے دن تک تم اس میں سے نہ نکلتے کیونکہ اطاعت اللہ کاموں میں ہے۔

### 35- باب بَعَثَ أَبِي مُوسَى وَمُعَاذٌ إِلَى الْيَمَنِ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ

1673 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيُّ ﷺ بَعَثَهُ وَمُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ إِلَى الْيَمَنِ، قَالَ: وَبَعَثَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى مُخْلَافٍ، قَالَ: وَالْيَمَنِ مُخْلَافَانِ، ثُمَّ قَالَ: (بَشِّرَا وَلَا تُعَيِّرَا، وَبَشِّرَا وَلَا تُنْفِرَا)، فَأَنْطَلَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِلَى عَمَلِهِ، قَالَ: وَكَانَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا إِذَا سَارَ فِي أَرْضِهِ وَكَانَ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَخَذَتْ بِهِ عَهْدًا فَسَلَّمَ عَلَيْهِ، فَسَارَ مُعَاذٌ فِي أَرْضِهِ قَرِيبًا مِنْ صَاحِبِهِ أَبِي مُوسَى، فَجَاءَ يَسِيرٌ عَلَى بَغْلَتِهِ حَتَّى انْتَهَى إِلَيْهِ، وَإِذَا هُوَ جَالِسٌ، وَقَدْ اجْتَمَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ وَإِذَا رَجُلٌ عِنْدَهُ قَدْ جُمِعَتْ يَدَاؤُهُ إِلَى عُنُقِهِ، فَقَالَ لَهُ مُعَاذٌ: يَا عَبْدَ اللَّهِ بْنُ قَيْسٍ أَيْمَ هَذَا! قَالَ: هَذَا رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ إِسْلَامِهِ، قَالَ: لَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، قَالَ: إِنَّمَا جِئْتُ بِهِ لِيُذَكَّ فَانْزِلْ، قَالَ: مَا أَنْزِلُ حَتَّى يُقْتَلَ، فَأَمَرَ بِهِ فَقُتِلَ، ثُمَّ نَزَلَ فَقَالَ: يَا

### حجۃ الوداع سے پہلے حضرت ابو موسیٰ اشعری

اور معاذ بن جبل جی ٹیہا کو یمن روانہ فرمانا

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

ان کو اور معاذ بن جبل جی ٹیہا کو یمن روانہ فرمایا اور ہر ایک کو یمن کے ایک صوبے کا حاکم بنایا اس وقت یمن کے دو صوبے تھے پھر آپ نے فرمایا کہ نرمی سے کام لینا اور سختی نہ کرنا اور لوگوں کو خوش رکھنا انہیں نفرت نہ دلانا چنانچہ دونوں حضرات اپنے اپنے صوبہ میں چلے گئے اور دونوں میں سے کوئی بھی جب دوسرے کے قریبی علاقے میں آتے تو ملاقات ضرور کرتے اور سلام بھی کرتے چنانچہ ایک دفعہ حضرت معاذ نے حضرت ابو موسیٰ کے قریبی علاقے کا دورہ کیا تو یہ اپنے فخر پر سواران کے پاس جا پہنچے اس وقت وہ بیٹھے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ ان کے گرد جمع تھے وہاں انہوں نے ایک ایسے شخص کو بھی دیکھا جس کے دونوں ہاتھ اس کی گردن پر بندھے ہوئے تھے انہوں نے پوچھا کہ اے ابو قیس یہ کون ہے؟ جواب دیا یہ آدمی اسلام لانے کے بعد کافر ہو گیا ہے فرمایا میں اس وقت تک سواری سے نہیں اتروں گا جب تک اسے قتل نہ کر دیا جائے جواب دیا اسے اسی لیے تو لایا گیا ہے اس لیے سواری سے اتریں تو یہی فرمایا میں اس

عَبْدَ اللَّهِ. كَيْفَ تَقْرَأُ الْقُرْآنَ؟ قَالَ أَتَفَوَّقُهُ  
تَفَوُّقًا. قَالَ: فَكَيْفَ تَقْرَأُ أَنْتَ يَا مُعَاذُ؟ قَالَ:  
أَنَا أَوَّلَ اللَّيْلِ، فَأَقُومُ وَقَدْ قَضَيْتُ جُزْئِي  
مِنَ النَّوْمِ، فَأَقْرَأُ مَا كَتَبَ اللَّهُ لِي، فَأُحْتَسِبُ  
نَوْمِي كَمَا أُحْتَسِبُ قَوْمِي.

وقت تک نہیں اتروں گا جب تک اسے قتل نہیں کر دیا جاتا۔  
اس کو قتل کرنے کا حکم دیا گیا اور وہ قتل کر دیا گیا پھر یہ سواری سے  
اترے اور فرمایا اے عبد اللہ آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟  
انہوں نے جواب دیا میں تھوڑا تھوڑا ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں  
لیکن اے معاذ آپ کس طرح پڑھتے ہیں فرمایا میں راستے  
ابتدائی حصے میں سو جاتا ہوں پھر اٹھ جاتا ہوں اور جتنا اللہ  
عز وجل کو منظور ہوتا ہے پڑھ لیتا ہوں چنانچہ میں اپنی نیند کو بھی  
ثواب میں شمار کرتا ہوں جیسا کہ میرا جاگنا ثواب ہے۔

1674 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ، فَسَأَلَهُ  
عَنْ أَشْرِبَةٍ تُصْنَعُ بِهَا، فَقَالَ: (وَمَا هِيَ؟) قَالَ:  
الْبَيْتُ وَالْيَزْرُ، فَقَالَ: (كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ).

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب  
نبی کریم ﷺ نے انہیں یمن کی طرف روانہ فرمایا تو انہوں نے  
آپ ﷺ سے ان شرابوں کا حکم دریافت کیا جو وہاں تیار ہوتی  
تھیں آپ نے فرمایا کہ وہ کیسی ہیں؟ میں نے جواب دیا کہ  
ایک تیج اور دوسری ہزر تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہر نشہ لانے  
والی چیز حرام ہے۔

36- باب بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ

وَخَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى الْيَمَنِ

1675 - عَنْ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ

بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَعَ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ إِلَى  
الْيَمَنِ. قَالَ: ثُمَّ بَعَثَ عَلِيًّا بَعْدَ ذَلِكَ مَكَانَهُ،  
فَقَالَ ﷺ (مُرْ أَصْحَابَ خَالِدٍ، مَنْ شَاءَ مِنْهُمْ  
أَنْ يُعَقِّبَ مَعَكَ فَلْيُعَقِّبْ، وَمَنْ شَاءَ  
فَلْيُقْبِلْ). فَكُنْتُ فِيْمَنْ عَقَّبَ مَعَهُ، قَالَ:  
فَغَنِمْتُ أَوَاقِي ذَوَابِ عَدُوِّ

حضرت برا جی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حضرت خالد بن ولید کے ساتھ یمن  
روانہ فرمایا ان کا بیان ہے کہ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ان  
کی جگہ بھیجا اور ان سے فرمایا کہ خالد رضی اللہ عنہ کے ساتھیوں سے کہہ  
دینا ان میں سے جو تمہارے ساتھ جانا چاہیں وہ چلے جائے اور  
جو واپس مدینہ جانا چاہے وہ چلا جائے حضرت براء کا بیان ہے  
کہ میں ان لوگوں میں تھا جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمن گئے

تھے اور مجھے نئی اوقیہ چاندی مال غنیمت میں حاصل ہوئی۔

حضرت بریدہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے پاس خمس کا مال لینے کے لیے بھیجا اور میں حضرت علی سے کدورت رکھتا تھا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہاں غسل فرمایا میں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے عرض کی آپ دیکھتے ہیں حضرت علیؑ نے کیا کیا؟ پھر جب ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو میں نے آپ کے حضور یہ بات عرض کی آپ نے فرمایا اے بریدہ کیا تم علی سے کدورت رکھتے ہو؟ میں نے اثبات میں جواب دیا تو آپ نے فرمایا علی سے کدورت نہ رکھو کیونکہ خمس میں ان کا حصہ تو اس سے بھی زیادہ ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں چمڑے کے تھپے میں سونا بھر کر بھیجا جس سے ابھی مٹی بھی صاف نہیں کی گئی تھی آپ نے وہ چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا عیینہ بن بدر، اقرع بن حابس، زید الخیل اور چوتھے علقمہ یا ع مر بن طفیل رضی اللہ عنہ اس پر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا ان لوگوں سے تو ہم زیادہ حقدار تھے جب یہ بات نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ نے فرمایا کیا تم لوگ مجھے امانت دار نہیں سمجھتے حالانکہ آسمان و اے کے نزدیک تو میں امین ہوں اور صبح و شام میرے پاس آسمانی خبریں آتی رہتی ہیں راوی کا بیان ہے کہ پھر ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی رخسار کی ہڈیاں ابھری ہوئی تھیں پیشانی ابھری ہوئی، گھنی دائرہ سی، سر منڈا ہوا اور اونچی تہ بند باندھا ہوا تھا وہ کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ سے ڈرو آپ نے

1676 - عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ عَلِيًّا إِلَى خَالِدٍ لِيَقْبِضَ الْخُمْسَ. وَكُنْتُ أَبْغِضُ عَلِيًّا، وَقَدْ اغْتَسَلَ. فَقُلْتُ لَخَالِدٍ: أَلَا تَرَى إِلَى هَذَا، فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لَهُ. فَقَالَ: (يَا بُرَيْدَةُ أَتُبْغِضُ عَلِيًّا). فَقُلْتُ: نَعَمْ. قَالَ: (لَا تُبْغِضْهُ فَإِنَّ لَهُ فِي الْخُمْسِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ).

1677 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخَدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، قَالَ: بَعَثَ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مِنَ الْيَمَنِ بِذَهَبِيَّةٍ فِي أُدِيمٍ مَقْرُوطٍ، لَمْ تُحْصَلْ مِنْ ثَرَايِهَا، قَالَ: فَقَسَمَهَا بَيْنَ أَرْبَعَةِ نَفَرٍ: بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرِ، وَأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ، وَزَيْدِ الْخَيْلِ، وَالرَّابِعِ: إِمَّا عُلْقَمَةَ، وَإِمَّا عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ، فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ: كُنَّا نَحْنُ أَحَقُّ بِهَذَا مِنْ هَؤُلَاءِ. قَالَ: فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (أَلَا تَأْمَنُونِي وَأَنَا أَمِينٌ مَنْ فِي السَّمَاءِ يَأْتِينِي خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً). قَالَ: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ، مُشْرِفُ الْوَجْنَتَيْنِ، نَاشِئُ الْجَبْهَةِ، كَثُ اللَّحْيَةِ، فَخَلَقَ الرَّأْسَ، مُشَمِّرُ الْإِزَارِ،

فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، اتَّبِعِ اللَّهَ. قَالَ: (وَيْلَكَ أَوْلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الْأَرْضِ أَنْ يَتَّبِعَنِي اللَّهُ). قَالَ: ثُمَّ وَلَّى الرَّجُلُ. قَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ؟ قَالَ: (لَا، لَعَلَّهُ أَنْ يَكُونَ يُصَلِّي). فَقَالَ خَالِدٌ: وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ يَقُولُ بِلِسَانِهِ مَا لَيْسَ فِي قَلْبِهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنِّي لَهَذَا أَوْمَرُ أَنْ أَنْقُبَ قُلُوبَ النَّاسِ، وَلَا أَشَقُّ بُطُونَهُمْ). قَالَ: ثُمَّ نَظَرَ إِلَيْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ، فَقَالَ: (إِنَّهُ يُخْرِجُ مِنْ ضُضِي هَذَا قَوْمٌ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ رَطْبًا، لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ الشَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ). وَأُظِنُّهُ قَالَ لَيْنَ أَدْرَكْتُهُمْ لَا أَقْتُلُهُمْ قَتْلَ ثَمُودَ.

فرمایا تیرا خیر رہی ہو یا میں خدا سے ڈرنے کا حق مسلمین سے زیادہ خدا نہیں دواں؟ پھر وہ آدمی چلا گیا حضرت خالد بن ولید عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی گردن نہ دوں فرمایا ایسا نہ کرو شاید یہ نمازی ہو حضرت خالد عرض نہ ہوئے کہ کچھ نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ جو پچھان کی زبان پہ نہ ہوتے ہیں وہ ان کے دل میں نہیں ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مجھ کو کسی کا دل ٹٹولنے یا پیٹ چاک کرنے کا حکم نہیں دیا گیا راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیچھے پھیر کر جا رہا تھا اس وقت فرمایا کہ اس کی پشت سے ایسی قوم پیدا ہو گی جو اللہ عزوجل کی کتاب کو بہت پڑھے گی لیکن قرآن ربی ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا دین سے اس طرح نکلے ہوئے ہوں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے راوی کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ بھی فرمایا اگر وہ قوم تجھے بے تو میں قوم غمزدگی طرح انہیں قتل کر دوں۔

### غزوہ ذی الخلصہ

### 37- باب غَزْوَةِ ذِي الْخَلَصَةِ

1678 - تَقَدَّمَ حَدِيثُ جَرِيرٍ فِي ذَلِكَ. وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ: (أَلَا تُرِيدُنِي مِنَ ذِي الْخَلَصَةِ). وَذَكَرَ فِي هَذِهِ الرَّوَايَةِ. قَالَ جَرِيرٌ: وَكَانَ ذُو الْخَلَصَةِ بَيْتًا بِالْيَمَنِ لِحُثَمَاءَ وَبَحِيلَةٍ، فِيهِ نَصَبٌ يُعَبَّدُ. قَالَ: وَلَمَّا قَدِمَ جَرِيرٌ الْيَمَنَ، كَانَ بِهَا رَجُلٌ يَسْتَقْسِمُ بِالْأَزْلَامِ، فَقِيلَ لَهُ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ هَاهُنَا، فَإِنْ قَدَرَ عَلَيْكَ ضَرْبَ عُنُقِكَ قَالَ: فَبَيْنَمَا هُوَ يَضْرِبُ

حضرت جریر حبشہ کی وہ حدیث (۱۲۹۲) پہلے ذکر کی گئی ہے جس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کا ذکر ہے کیا تم مجھے ذوالخلصہ کی فکر سے نجات نہیں دلاؤ گے؟ اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ حضرت جریر حبشہ نے بیان کیا کہ ذوالخلصہ یمن میں ایک گھر تھا جو قبلہ خشم میں بحیلہ کا مکان تھا جہاں بت پرستی ہوتی تھی راوی کہتے ہیں کہ جب حضرت جریر یمن پہنچے تو وہاں ایک آدمی تھا جو تیروں سے قال نکالا کرتا تھا تو اس سے کہا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد یہاں موجود ہے اگر انہوں نے تجھے



بِهِ إِذْ وَقَفَ عَلَيْهِ جَرِيرٌ، فَقَالَ: لَتَكْسِرَنَهَا  
وَلَتَسْهَرَنَّهُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ أَوْ لَا ضَرْبَ  
عِزِّكَ. قَالَ: فَكَسَرَهَا وَشَهِدَ.

دیکھ لیا تو وہ تیری گردن اڑا دیں گے راوی کا بیان ہے کہ وہ ایک  
دن قال نکال رہا تھا تو حضرت جریر جیٹو وہاں پہنچ گئے انہوں  
نے اس سے فرمایا کہ ان تیروں کو توڑ دے اور یہ گواہی دے کہ  
اللہ عزوجل کے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے ورنہ میں  
تیری گردن اڑا دوں گا راوی نے فرمایا کہ اس نے جیٹو کو دیکھ  
اور مسلمان ہو گیا۔

### حضرت جریر جیٹو کا یمن جانا

حضرت جریر جیٹو سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
میں یمن میں تھا کہ وہاں کے دو اشخاص ذکراغ اور ذوعمر سے مد  
میں انہیں رسول اللہ ﷺ کے حالات سنانے لگا تو ذوعمر نے  
مجھ سے کہا جو کچھ آپ نے اپنے صاحب کے حالات بیان کیے  
ہیں ان کی وفات کو تین روز ہو چکے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی  
ہمارے ساتھ چل پڑے ابھی تھوڑا ہی سفر کیا تھا تو ہمیں مدینہ  
منورہ کی طرف سے آتے ہوئے کچھ سوار ملے تو ہم نے ان سے  
دریافت کیا تو انہوں نے ہمیں بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال  
ہو گیا ہے اور ہم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ چن لیا ہے  
اور سب لوگ خیریت سے ہیں وہ دونوں حضرات کہنے لگے کہ  
اپنے امیر کو ہمارے یہاں تک آنے کے متعلق بتا دینا ہم اب جا  
رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم دوبارہ آئیں گے اس کے بعد وہ دونوں  
یمن چلے گئے۔

### غزوہ سیف البحر

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ نے  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ساحل سمندر کی جانب ایک شکر

### 38- باب ذهاب جرير إلى اليمن

1679 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ

بِالْيَمَنِ، فَلَقِيْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ: ذَا  
كَلَّاحٍ وَذَا عَمْرٍو، فَجَعَلْتُ أُحَدِّثُهُمَا عَنْ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ لَهُ ذُو عَمْرٍو: لَئِنْ كَانَ الَّذِي  
تَذْكُرُ مِنْ أَمْرِ صَاحِبِكَ، لَقَدْ مَرَّ عَلَى أَجَلِهِ  
مُنْذُ ثَلَاثٍ. وَأَقْبَلَا مَعِيَ حَتَّى إِذَا كُنَّا فِي بَعْضِ  
الطَّرِيقِ، رَفَعَ لَنَا رَكْبٌ مِنْ قِبَلِ الْمَدِينَةِ  
فَسَأَلْنَاهُمْ، فَقَالُوا: قُبِضَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ،  
وَأَسْتَخْلِفُ أَبُو بَكْرٍ وَالنَّاسُ صَالِحُونَ. فَقَالَا:  
أَخْبِرْ صَاحِبَكَ أَنَّا قَدْ جِئْنَا وَلَعَلَّنَا سَنُغَوِّدُ إِنْ  
شَاءَ اللَّهُ. وَرَجَعَا إِلَى الْيَمَنِ.

### 39 باب غزوة سيف البحر

1680 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: بَعَثَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْثًا قِبَلَ

السَّاحِلِ، وَأَمَرَ عَلَيْهِمْ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ  
وَهُمْ ثَلَاثُمِائَةٍ، فَخَرَجْنَا وَكُنَّا بِبَعْضِ الطَّرِيقِ  
فَنَبَى الزَّادُ، فَأَمَرَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِأَزْوَادِ الْجَيْشِ  
فَجُمِعَ فَكَانَ مِزْوَدِي تَمْرٍ، فَكَانَ يَقُوتُنَا كُلَّ يَوْمٍ  
قَلِيلًا قَلِيلًا حَتَّى فَنَبَى، فَلَمْ يَكُنْ يُصِيبُنَا إِلَّا  
تَمْرَةٌ تَمْرَةٌ فَقُلْتُ: مَا تُغْنِي عَنْكُمْ تَمْرَةٌ فَقَالَ:  
لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِينَ فَنَيْتُ، ثُمَّ انْتَهَيْنَا  
إِلَى الْبَحْرِ، فَإِذَا حُوتٌ مِثْلُ الظَّرْبِ، فَأَكَلْنَا  
مِنْهَا الْقَوْمُ ثَمَانِ عَشْرَةَ لَيْلَةً، ثُمَّ أَمَرَ أَبُو  
عُبَيْدَةَ بِضَلْعَيْنِ مِنْ أَضْلَاعِهِ فَنُصِبَا، ثُمَّ أَمَرَ  
بِرَاحِلَةٍ فَرُجِلَتْ ثُمَّ مَرَّتْ تَحْتَهُمَا فَلَمْ  
تُصِيبَهُمَا.

1681 وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ: أَنَّهُ

قَالَ: فَأَلْقَى لَنَا الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ،  
فَأَكَلْنَا مِنْهُ يَصِفُ شَهْرٌ، وَأَذْهَبْنَا مِنْ وَدَكِهِ،  
حَتَّى ثَابَتْ إِلَيْنَا أَجْسَامُنَا، وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ  
آخَرَى: قَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ كُلُوا، فَلَمَّا قَدِمْنَا  
الْمَدِينَةَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: (كُلُوا،  
رِزْقًا أَخْرَجَهُ اللَّهُ، أَطْعَمُونَا إِنْ كَانَ مَعَكُمْ)،  
فَأَنَالَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَأَكَلَهُ.

روایت فرمایا اور ابو عبیدہ بن جراح نے بھی اس کا ایسا ذکر فرمایا کہ  
وہ لشکر تین سو افراد پر مشتمل تھا جس پر چل پڑا جس رستے  
میں جاتے تھے کہ ہماری زاد راہ ختم ہوئی حضرت ابو عبیدہ نے اس  
حکم دیا کہ سب لوگ اپنا بچا ہوا زاد راہ ایک جہت میں کر دینا  
کرنے کے باوجود وہ زاد راہ کھجور کے دو تھیلوں کے برابر جمع ہو  
اس میں سے وہ ہمیں روز تھوڑا تھوڑا دیتے رہے حتیٰ کہ وہ بھی ختم  
ہونے کے قریب آ گئیں تو ہمیں ہر روز ایک ایک کھجور ملتی تھی  
پس میں نے ان سے پوچھا کہ ایک کھجور میں کیا ہوتا ہوگا؟ فرمایا  
اس ایک کھجور کی قدر و قیمت بھی جب پتہ چلی جب وہ بھی ختم  
یہاں تک کہ ہم ساحل سمندر تک پہنچ گئے دیکھ تو وہاں پہاڑ جیسی  
پھلی موجود تھی ہمارا سارا لشکر اس میں سے اٹھارہ دن تک کھاتا رہا  
پھر حضرت ابو عبیدہ نے اسکی دو پسلیوں کو کھڑا کرنے کا حکم دیا تو وہ  
اس قدر اونچی تھیں کہ جب سوار کو سواری پر بیٹھ کر اس کے نیچے  
سے گزرنے کا حکم دیا تو سوار اس کے نیچے بغیر ٹکرائے گزر گیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے انہوں نے  
فرمایا کہ سمندر نے ہماری لیے ایک پھلی پھینک دی جس کو عنبر کہا  
جاتا ہے تو ہم اس میں سے پندرہ روز تک کھاتے رہے اور اس  
کی چربی ملتے رہے تو ہمارے جسم اپنی پہلی حالت میں آ گئے پھر  
ایک دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا  
کھاؤ جب ہم مدینہ شریف لوٹ آئے تو ہم نے نبی کریم ﷺ سے  
اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا اللہ عز و جل کا بھیجی ہو رزق کھاؤ  
اور اگر تمہارے پاس اگر تمہارے پاس ہے تو ہمیں بھی اس میں  
سے کھاؤ پس بعض نے آپ کی خدمت میں پیش کی تو آپ نے  
تناول فرمائی۔

## 40 باب غزوة عینہ بن حصن

1682 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِي تَمِيمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: أَمِيرُ الْقُعَقَاعِ بْنُ مَعْبِدٍ بْنُ زُرَّارَةَ. قَالَ عُمَرُ: بَلْ أَمِيرُ الْأَقْرَعِ بْنُ حَابِسٍ. قَالَ أَبُو بَكْرٍ: مَا أَرَدْتُ إِلَّا خِلَافِي. قَالَ عُمَرُ: مَا أَرَدْتُ خِلَافَكَ. فَمَارِيًا حَتَّى ارْتَفَعَتْ أَصْوَاهُهَا، فَانْزَلَ فِي ذَلِكَ يَأِ أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُقَدِّمُوا حَتَّى انْقَضَتْ.

## 41 باب وفد بنی حنیفہ

## وَحَدِيثُ ثُمَامَةَ بْنِ أَثَالٍ

1683 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْلًا قِبَلَ نَجْدٍ، فَجَاءَتْ بِرَجُلٍ مِنْ بَنِي حَنِيفَةَ يُقَالُ لَهُ ثُمَامَةُ بْنُ أَثَالٍ، فَرَبَطُوهُ بِسَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ). فَقَالَ: عِنْدِي خَيْرٌ يَا مُحَمَّدُ، إِنْ تَقْتُلْنِي تَقْتُلْ ذَا دِمٍّ، وَإِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٍ، وَإِنْ كُنْتَ تُرِيدُ الْمَالَ، فَسَلْ مِنْهُ مَا شِئْتَ. حَتَّى كَانَ الْغَدُ ثُمَّ قَالَ لَهُ: (مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟) قَالَ: مَا قُلْتُ لَكَ: إِنْ تُنْعِمَ تُنْعِمَ عَلَيَّ شَاكِرٍ، فَتَرَكُهُ حَتَّى كَانَ بَعْدَ الْغَدِ، فَقَالَ: (مَا عِنْدَكَ يَا ثُمَامَةُ؟) فَقَالَ: عِنْدِي مَا قُلْتُ لَكَ.

## غزوہ عینہ بن حصن

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بنی تمیم کے چند سوار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ ان پر قعقاع بن معبد بن زرارہ کو امیر بنادیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رائے دی کہ اقراع بن حابس کو امیر بنایا جائے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ میرے خلاف رائے دیتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میرا مخالفت کا کوئی ارادہ نہ تھا دونوں حضرات میں یہ بحث ہوئی تو آواز بلند ہو گئی تو یہ آیت نازل ہوئی اے ایمان والو! اللہ عزوجل اور اس کے رسول سے آگے نہ بڑھو

## وفد بنی حنیفہ اور

## ثمامہ بن اثال کا ذکر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے نجد کی جانب کچھ سواروں کو روانہ فرمایا تو وہ بنی حنیفہ کے ایک شخص کو پکڑ لائے جس کو ثمامہ بن اثال کہا جاتا تھا اس کو مسجد کے اندر ایک ستون سے باندھ دیا گیا جب نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے تو فرمایا اے ثمامہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا اے محمد ﷺ میرا نیک ارادہ ہے اگر آپ مجھے قتل کریں گے تو ایک خونی کتھن کریں گے اور اگر احسان کریں گے تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا اگر آپ مال چاہتے ہیں تو جتنا چاہے طلب فرمائیں یہ سن کر آپ نے اسے اس کے حال پر چھوڑ دیا جب دوسرا دن ہوا تو آپ نے فرمایا اے ثمامہ تمہارا کیا ارادہ ہے؟ اس نے جواب دیا کہ وہی خیال ہے جو کل عرض کر چکا ہوں کہ اگر آپ احسان

فَقَالَ: (أُظِلُّوا ثَمَامَةً). فَأُظِلَّتْ إِلَى نَحْلِ قَرِيبٍ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَغْتَسَلَ ثُمَّ دَخَلَ الْمَسْجِدَ. فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ. يَا مُحَمَّدُ وَاللَّهِ مَا كَانَ عَلَى الْأَرْضِ وَجْهٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ وَجْهِكَ. فَقَدْ أَصْبَحَ وَجْهَكَ أَحَبَّ الْوُجُوهِ إِلَيَّ. وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ دِينٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ دِينِكَ. فَأَصْبَحَ دِينَكَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيَّ. وَاللَّهِ مَا كَانَ مِنْ بَلَدٍ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْ بَلَدِكَ. فَأَصْبَحَ بَلَدَكَ أَحَبَّ الْبِلَادِ إِلَيَّ. وَإِنْ خَيْلِكَ أَخَذْتَنِي وَأَنَا أُرِيدُ الْعُبْرَةَ، فَمَاذَا تَرَى؟ فَبَشَّرَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَمَرَهُ أَنْ يَغْتَبِرَ، فَلَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ قَالَ لَهُ قَائِلٌ: صَبَوْتُ. قَالَ: لَا، وَاللَّهِ وَلَكِنْ أَسْلَمْتُ مَعَ مُحَمَّدٍ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَلَا وَاللَّهِ لَا يَأْتِيَكُمُ مِنَ الْيَمَامَةِ حَبَّةٌ حِنْطَةٍ حَتَّى يَأْكُنَ فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ.

کریں گے تو ایک احسان ماننے والے پر احسان ہوگا آپ نے پھر اسے اسی حال پر چھوڑ دیا اگلے دن پھر فرمایا اے ثمامہ تیرا کیا خیال ہے؟ کہنے لگا میں تو عرض کر چکا ہوں آپ نے حکم دیا ثمامہ کو چھوڑ دو وہ چلا گیا اور مسجد کے قریب باغ میں جا کر غسل کیا پھر مسجد نبوی میں آ کر کہنے لگے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ عزوجل کے سچے رسول ہیں اے محمد ﷺ اللہ عزوجل کی قسم مجھے روئے زمین پر آپ سے زیادہ ناپسند کوئی نہ تھا اور اب مجھے آپ کا چہرہ سب چہروں سے زیادہ محبوب ہے اللہ عزوجل کی قسم مجھے آپ کے دین سے زیادہ مجھے کوئی دین ناپسند نہ تھا لیکن آج مجھے آپ کا دین سب سے پیارا ہے اللہ عزوجل کی قسم مجھے آپ کے شہر سے زیادہ کوئی شہر ناپسند نہ تھا لیکن اب مجھے آپ کا شہر سب شہروں سے زیادہ محبوب ہے آپ کے سواروں نے مجھے اس وقت گرفتار کیا جب کہ میں عمرے کے ارادے سے جا رہا تھا اب آپ کا کیا حکم ہے رسول اللہ ﷺ نے اسے بشارت دی اور عمرہ کا حکم دیا جب وہ مکہ مکرمہ پہنچے تو کسی نے ان سے کہا یہ بے دین ہو گیا ہے جواب دیا نہیں بلکہ اللہ عزوجل کی قسم میں تو محمد ﷺ کے دست اقدس پر مسلمان ہو گیا ہوں اور اللہ عزوجل کی قسم اب نبی کریم ﷺ کی اجازت کے بغیر یمامہ سے گندم کا ایک دانہ بھی نہ آئے گا۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مسلمہ کذاب رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں آیا اور کہنے لگا کہ اگر محمد ﷺ مجھے اپنا خلیفہ بنالیں تو میں ان کا فرماں بردار ہو جاؤں گا اور وہ اپنی قوم کے بہت سے لوگوں کو

1684 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَدِمَ مُسَيْلِمَةُ الْكَذَّابُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَجَعَلَ يَقُولُ: إِنْ جَعَلَ لِي مُحَمَّدٌ مِنْ بَعْدِهِ تَبِعْتُهُ. وَقَدِمَهَا فِي بَشِيرٍ كَثِيرٍ مِنْ

قَوْمِهِ، فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ ثَابِتُ  
 بْنُ قَيْسٍ بْنُ شَمَّاسٍ، وَفِي يَدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 قِطْعَةُ جَرِيدٍ، حَتَّى وَقَفَ عَلَى مُسِيلِمَةَ فِي  
 أَمْعَائِهِ، فَقَالَ: (لَوْ سَأَلْتَنِي هَذِهِ الْقِطْعَةَ مَا  
 أُعْطَيْتُكَهَا، وَلَنْ تَعْدُو أَمْرَ اللَّهِ فِيكَ، وَلَئِنْ  
 أُذْبِرْتَ لَيَعْقِرَنَّكَ اللَّهُ، وَإِنِّي لَأَرَاكَ الَّذِي  
 أُرِيْتُ فِيهِ مَا رَأَيْتُ، وَهَذَا ثَابِتٌ يُجِيبُكَ  
 عَنِّي). ثُمَّ انْصَرَفَ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ:  
 فَسَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّكَ أَرَى  
 الَّذِي أُرِيْتُ فِيهِ مَا أُرِيْتُ). فَأَخْبَرَنِي أَبُو  
 هُرَيْرَةَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ،  
 رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سَوَارَتَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ، فَأَهْمَنِي  
 شَأْنُهُمَا، فَأَوْجَى إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ: أَنْ انْفُخْهُمَا،  
 لَنَفْخَتُهُمَا فَطَارَا، فَأَوَّلَتْهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ  
 بَعْدِي)، أَحَدُهُمَا الْعَنُوسِيُّ، وَالْآخَرُ مُسِيلِمَةُ.

1685 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
 قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتَيْتُ  
 بِخَزَائِنِ الْأَرْضِ، فَوُضِعَ فِي كَفِّي سَوَارَتَانِ مِنْ  
 ذَهَبٍ، فَكَبَّرَا عَلَيَّ فَأَوْجَى إِلَيَّ أَنْ انْفُخْهُمَا،  
 لَنَفْخَتُهُمَا فَلَهَبَا، فَأَوَّلَتْهُمَا الْكَذَّابَيْنِ  
 اللَّذَيْنِ أَكَايَبَتَهُمَا: صَاحِبُ صَنْعَاءَ وَصَاحِبُ  
 الْيَمَامَةِ).

ساتھ لایا تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس کی طرف تشریف لے گئے  
 اور آپ کے ساتھ ثابت بن قیس بن شماس بیٹا بھی تھے۔ در  
 آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ٹہنی تھی آپ مسلمہ اور اس کے ساتھیوں  
 کے سامنے کھڑے ہوئے اور فرمایا اگر تو مجھ سے یہ ٹہنی مانگے تو میں  
 تجھے نہ دوں تیرے بارے میں اللہ کا فیصلہ غلط نہیں ہو سکتا اگر تو نے  
 میری جانب سے پیٹھ پھیری تو اللہ عزوجل تجھے ذلیل کر دے گا کہ  
 میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے جس کا حال اللہ عزوجل مجھے (خواب  
 میں) دکھلا چکا ہے اور اب میری طرف سے ثابت بن قیس تجھ سے  
 بات کریں گے پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے حضرت ابن  
 عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں نے رسول اللہ ﷺ  
 کے فرمان (میں تو سمجھتا ہوں کہ تو وہی ہے) کا مطلب دریافت  
 کیا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے  
 فرمایا میں نے خواب میں اپنے ہاتھوں میں سونے کے دو کنگن  
 دیکھے میں اس سے فکر مند ہوا تو خواب ہی میں مجھے وحی فرمائی گئی کہ  
 ان پر پھونک مارو پس میں نے ان پر پھونک ماری تو دونوں اڑ گئے  
 میں نے اس کی تعبیر یہ سمجھی کہ میرے بعد دو کذاب نبوت کا دعویٰ  
 کریں گے ایک اسور غنسی اور دوسرا مسلمہ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
 کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں سو رہا تھا کہ مجھے زمین کے  
 تمام خزانے دے دیے گئے پھر میری ہتھیلی پر سونے کے دو کنگن  
 رکھے گئے تو مجھے ناگوار گزرے پھر مجھے وحی کی گئی کہ میں ان پر  
 پھونک ماروں میں نے پھونک ماری تو دونوں کنگن غائب ہو گئے  
 میں نے خواب کی تعبیر یہ سمجھی کہ دو کذاب ہیں جن کے درمیان  
 میں ہوں ایک ان میں سے صفا والا اور دوسرا یمامہ والا ہے۔



## 42 باب قِصَّةُ أَهْلِ نَجْرَانَ

1686 عَنْ حُذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ:

جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ، صَاحِبَا نَجْرَانَ، إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يُرِيدَانِ أَنْ يُلَاعِنَاهُ، قَالَ: فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: لَا تَفْعَلْ، فَوَاللَّهِ لَئِنْ كَانَ نَبِيًّا فَلَا عَنَّا، لَا نُفْلِحُ نَحْنُ وَلَا عَقِبُنَا مِنْ بَعْدِنَا. قَالَا: إِنَّا نُعْطِيكَ مَا سَأَلْتَنَا، وَابْعَثْ مَعَنَا رَجُلًا أَمِينًا، وَلَا تَبْعَثْ مَعَنَا إِلَّا أَمِينًا. فَقَالَ: (الْبُعَثَنَّ مَعَكُمْ رَجُلًا أَمِينًا حَتَّى أَمِينٍ). فَاسْتَشَرَفَ لَهُ أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَقَالَ: (مُمْ يَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ). فَلَمَّا قَامَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هَذَا أَمِينٌ هَذِهِ الْأُمَّةُ).

## اہل نجران کا قصہ

حضرت حذیفہ جیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

نجران کے سرداروں میں سے عاقب اور سید رسول اللہ ﷺ کے پاس مہبلہ کے ارادہ سے آئے راوی کا بیان ہے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا مہبلہ نہ کرو کیونکہ اللہ عزوجل کی قسم اگر یہ سچے نبی ہوئے تو ہم اور ہماری بعد والی نسلیں بھی فلاح نہ پاسکیں گی چنانچہ دونوں عرض گزار ہوئے کہ حضور آپ جو کچھ بھی فرمائیں گے وہ ہم ادا کرتے رہیں گے آپ ہمارے ساتھ کسی امانت دار آدمی کو بھیج دیں اور ایسا نہ بھیجئے جو امین نہ ہو آپ نے فرمایا میں تمہارے ساتھ ایک ایسا امانت دار بھیجوں گا جو اعلیٰ درجہ کا امین ہے پھر رسول اللہ ﷺ کے صحابہ دیکھنے لگے کہ کس کو یہ شرف ملتا ہے تو آپ نے فرمایا اے ابو عبیدہ کھڑے ہو جاؤ پھر جب کھڑے ہو گئے تو آپ نے فرمایا یہ اس امت کے امین ہیں۔

حضرت انس جیؓ کی روایت ہے رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ہر امت میں ایک امین ہوا ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں۔

حضرت ابو موسیٰ جیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم چند اشعری لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سوار یوں کے طلب گار ہوئے آپ نے سواریاں دینے سے انکار فرمایا اس کے بعد پھر سواریاں دے دیں حالانکہ آپ نے نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی یعنی آپ کے پاس مال غنیمت کے اونٹ آئے تھے تو آپ نے پانچ اونٹ ہمیں دینے کا حکم فرمادیا

1687 وَفِي رَوَايَةٍ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ، وَأَمِينُ هَذِهِ الْأُمَّةِ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ).

1688 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ

أَتَيْنَا النَّبِيَّ ﷺ نَفَرٌ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَأَبَى أَنْ يُحْمِلَنَا، فَاسْتَحْمَلْنَاهُ، فَخَلَفَ أَنْ لَا يُحْمِلَنَا، ثُمَّ لَمْ يَلْبَثِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتَى بِنَهْجِ إِبِلٍ، فَأَمَرَ لَنَا بِخَمْسِ ذَوْدٍ فَلَمَّا قَبَضْنَاهَا قُلْنَا: تَغْفُلْنَا النَّبِيُّ ﷺ بِمِثْنِهِ، لَا

نُفْلِحَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَحْبِلَنَا وَقَدْ حَمَلْتَنَا، قَالَ: أَجَلٌ، وَلَكِنْ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ، فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا أَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ مِنْهَا) وَفِي رِوَايَةٍ (وَتَحَلَّلْتُمَا).

جو ہم نے لے لیے اور آپس میں کہنے لگے شاید نبی کریم ﷺ اپنی قسم بھول گئے اس یاد نہ دلانے کی صورت میں تو ہم کبھی فلاح نہیں پاسکتے ہیں میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے تو ہمیں سواریاں نہ دینے کی قسم اٹھائی تھی لیکن آپ نے ہمیں سواریاں دے دیں فرمایا ہاں یہی بات ہے لیکن جب میں قسم اٹھاتا ہوں اور دیکھتا ہوں کہ اس کے خلاف میں بھلائی ہے تو میں اس کام کو اختیار کر لیتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا کفارہ دے دیتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا یمن کے لوگ تمہارے پاس آئے ہیں جو نرم مزاج اور رقیق القلب ہیں ایمان یمن ہی کا اچھا اور حکمت بھی یمن ہی کی اچھی ہے۔ فخر و غرور اونٹ والوں کے لیے ہے اور وقار اور سکون بکری والوں کے لیے ہے۔

### حجۃ الوداع

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی وہ حدیث (۲۹۶) جس میں نبی کریم ﷺ کا کعبہ میں نماز پڑھنے کا ذکر ہے پہلے گزر چکی ہے لیکن اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ آپ نے جہاں نماز پڑھی تھی اس کے پاس ہی سرخ رنگ کا سنگ مرمر بچھا ہوا تھا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے انیس غزوات فرمائے اور ہجرت کے بعد آپ نے صرف ایک حج کیا اور اس کے بعد کوئی حج نہیں کیا۔

1689 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَتَاكُمْ أَهْلُ الْيَمَنِ، هُمْ أَرْقَى أُمَّيَّةٍ وَالَّذِينَ قُلُوبًا، الْإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ، وَالْفَخْرُ وَالْخِيَلُ فِي الْإِبِلِ، وَالسَّكِينَةُ وَالْوَقَارُ فِي أَهْلِ الْغَنَمِ).

### 43 باب حَجَّةُ الْوَدَاعِ

1690 حَدِيثُ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنْ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْكَعْبَةِ قَدْ تَقَدَّمَ، وَذَكَرَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ: وَعِنْدَ الْمَكَانِ الَّذِي صَلَّى فِيهِ مَرَّةً حَمْرًا.

1691 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَزَا تِسْعَ عَشْرَةَ غَزْوَةً، وَأَنَّهُ حَجَّ بَعْدَ مَا هَاجَرَ حَجَّةً وَاحِدَةً لَمْ يَحْجَّ بَعْدَهَا، حَجَّةُ الْوَدَاعِ.

1692 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الزَّمَانُ قَدْ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمٍ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ: ثَلَاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ وَذُو الْحِجَّةِ وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَثْنَى شَهْرٍ هَذَا). قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ ذُو الْحِجَّةِ؟). قُلْنَا: بَلَى. قَالَ فَأَثْنَى بَلَدٍ هَذَا). قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ الْبَلَدَةُ؟). قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: (فَأَثْنَى يَوْمٍ هَذَا). قُلْنَا: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، فَسَكَتَ حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَيِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ، قَالَ: (أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ؟). قُلْنَا: بَلَى. قَالَ: (فَإِنَّ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ قَالَ الرَّاوي: وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا، فِي بَلَدِكُمْ هَذَا، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ، فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَالًا، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ، أَلَا لِيَبْلِغَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ، فَلَعَلَّ بَعْضٌ مَن يُبَلِّغُهُ أَنْ يَكُونَ أَوْعَى لَهُ مِنْ بَعْضٍ مَن سَمِعَهُ، أَلَا هَلْ بَلَّغْتُ). مَرَّتَيْنِ.

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زمانہ اپنی اسی ہیئت پر گھوم رہا ہے جس پر آسمانوں اور زمین کی پیدائش کے وقت تھا سال بارہ مہینوں کا ہے جن میں چار حرمت والے ہیں تین تو ایک دوسرے کے بعد مسلسل آتے ہیں یعنی ذوالقعدہ، ذوالحجہ اور محرم اور ان کے ساتھ چوتھا رجب ہے جسے مضر قبیلہ کا مہینہ کہتے ہیں جو جمادی الآخرہ اور شعبان کے درمیان ہے پھر آپ نے پوچھا اب کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ کچھ دیر کے لیے خاموش ہو گئے تو ہم نے گمان کیا کہ شاید آپ کوئی نیا نام بیان کریں گے پھر آپ نے فرمایا کہ یہ مہینہ ذوالحجہ کا نہیں ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں پھر آپ نے دریافت کیا یہ کون سا شہر ہے؟ ہم نے عرض کی اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں پھر آپ کچھ دیر خاموش رہے ہمیں گمان ہوا کہ شاید اس کا کوئی نیا نام ارشاد فرمائیں گے فرمایا کیا یہ وہی شہر نہیں ہے ہم عرض گزار ہوئے کیوں نہیں پھر فرمایا آج کون سا دن ہے؟ ہم عرض گزار ہوئے اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں آپ پھر خاموش رہے جس سے ہمیں یہ گمان ہوا کہ شاید اس کا کوئی اور نام بتائیں گے آپ نے فرمایا کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کی کیوں نہیں تو آپ نے فرمایا تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر اس طرح حرام ہے جیسے تمہارے لیے اس دن کی حرمت تمہارے اس شہر کی حرمت اور تمہارے اس مہینے کی حرمت اور عنقریب تم کو اپنے رب کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کے

بارے میں باز پرس فرمائے گا تم میرے بعد گمراہی میں پلٹ کر ایک دوسرے کی گردنیں مارنے نہ لگ جانا؟ سن لو جو یہاں حاضر ہیں ان کو چاہیے کہ وہ یہ باتیں ان لوگوں تک پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں کیونکہ بعض اوقات پہنچنے والے سے سننے والا زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے پھر آپ نے دو مرتبہ دریافت فرمایا پھر کیا میں نے تمہیں پیغام پہنچا دیا؟

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر سر کے بال منڈوائے جبکہ آپ کے اصحاب میں سے چند لوگوں نے بال چھوئے کر دائے۔

1693 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ حَلَقَ رَأْسَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ. وَأُتِيَ مِنْ أَصْحَابِهِ، وَقَصَّرَ بَعْضُهُمْ.

#### 44 باب غزوة تبوك.

#### وَهِيَ غَزْوَةُ الْعُسْرَةِ

1694 عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أُرْسِلَنِي أَصْحَابِي إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَسْأَلُهُ الْخَيْلَانَ لَهُمْ، إِذْ هُمْ مَعَهُ فِي جَيْشِ الْعُسْرَةِ، وَهِيَ غَزْوَةُ تَبُوكَ، فَقُلْتُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، إِنَّ أَصْحَابِي أُرْسَلُونِي إِلَيْكَ لِتَحْبِلَهُمْ، فَقَالَ: (وَاللَّهِ لَا أَجْمِلُكُمْ عَلَى شَيْءٍ). وَوَأَفْقَتْهُ، وَهُوَ غَضَبَانٌ وَلَا أَشْعُرُ، وَرَجَعْتُ حَزِينًا مِنْ مَنَعِ النَّبِيِّ ﷺ، وَمِنْ خُفَافَةٍ أَنْ يَكُونَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ عَلَى، فَرَجَعْتُ إِلَى أَصْحَابِي، فَأَخْبَرْتُهُمُ الَّذِي قَالَ النَّبِيُّ ﷺ، فَلَمْ أَلْبَثْ إِلَّا سُوَيْعَةً إِذْ سَمِعْتُ بِلَالًا يُنَادِي: أَيُّ عَبْدَ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ.

#### غزوة تبوك اور

#### یہی غزوة عسره ہے

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ”میرے دوستوں نے جو جیش عسرت یعنی غزوة تبوک میں آپ ﷺ کے ساتھ جانے والے تھے مجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس سوار یوں کے لیے بھیجا میں نے آ کر عرض کیا اے اللہ عزوجل کے نبی ﷺ میرے دوستوں نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ انہیں سواریاں مہیا کریں آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کی قسم میں تمہیں کوئی سواری نہیں دوں گا اتفاق سے آپ اس وقت غصے میں تھے لیکن میں اس حالت کو سمجھ نہ پایا میں بہت رنجیدہ واپس لوٹا مجھے نبی کریم ﷺ کے سواریاں نہ دینے اور آپ کے ناراض ہونے کے غم میں رنج و ملال کی حالت میں اپنی ساتھیوں کی طرف لوٹا اور انہیں بتا دیا جو کچھ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا ابھی

فَأَجَبْتُهُ فَقَالَ: أَجِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُوكَ، فَلَمَّا أَتَيْتُهُ قَالَ: (خُذْ هَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، وَهَذَيْنِ الْقَرِينَيْنِ، لِسِتَّةِ أَبْعَوَةِ ابْتِاعَهُنَّ حِينَئِذٍ مِنْ سَعْدٍ، فَاذْطَلِقْ بِهِنَّ إِلَى أَصْحَابِكَ فَقُلْ: إِنَّ اللَّهَ أَوْ قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَحْبِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ فَأَرْكَبُوهُنَّ). فَاذْطَلَقْتُ إِلَيْهِمْ بِهِنَّ، فَقُلْتُ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ يَحْبِلُكُمْ عَلَى هَؤُلَاءِ، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَا أَدْعُكُمْ حَتَّى يَنْطَلِقَ مَعِيَ بَعْضُكُمْ إِلَى مَنْ سَمِعَ مَقَالََةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، لَا تَطْلُبُوا أَلِيَّ حَدَّثُكُمْ شَيْئًا لَمْ يَقُلْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَالُوا لِي: إِنَّكَ عِنْدَنَا لَمُصَدِّقٌ، وَلَنَفْعَلَنَّ مَا أَحْبَبْتَ، فَاذْطَلِقْ أَبُو مُوسَى يَنْفِرُ مِنْهُمْ، حَتَّى أَتُوا الَّذِينَ سَمِعُوا قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنَعَهُ إِيَّاهُمْ، ثُمَّ اعْطَاهُمْ بَعْدُ، فَحَدَّثُوهُمْ بِمِثْلِ مَا حَدَّثَهُمْ بِهِ أَبُو مُوسَى.

کچھ دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے حضرت بلال کی آواز سنی کہ اے عبد اللہ بن قیس پس میں نے جواب دیا تو انہوں نے فرمایا آپ کو رسول اللہ ﷺ بلا رہے ہیں جب میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں تو فرمایا تو چھ تیار اونٹوں کی طرف اشارہ کر کے فرمایا جاؤ یہ دو اونٹ یہ دو اونٹ یعنی چھ اونٹ لے جاؤ آپ نے اس وقت یہ اونٹ حضرت سعد بن عبادہ سے خریدے تھے آپ نے مزید فرمایا کہ یہ اونٹ لے کر اپنے ساتھیوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہہ دو کہ اللہ عزوجل نے یا اس کے رسول ﷺ یہ اونٹ تمہیں سواری کے لیے دیئے ہیں پھر میں اونٹ لے کر ان کے پاس آیا اور کہا کہ نبی کریم ﷺ نے تمہاری سواری کے لیے یہ اونٹ دیئے ہیں لیکن اللہ عزوجل کی قسم میں ہرگز تمہیں چھوڑنے والا نہیں ہوں جب تک تم میں سے کچھ لوگ میرے ساتھ ان لوگوں کے پاس چلیں جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کی گفتگو سنی تھی تاکہ تمہیں یہ خیال نہ ہو کہ میں نے اپنی طرف سے یہ بات لگائی تھی جو رسول اللہ ﷺ نے نہ کہی تھی انہوں نے کہا ہمیں آپ پر اعتماد ہے اس کی بالکل ضرورت نہیں لیکن ہم آپ کے فرمانے پر چلے چلتے ہیں پس حضرت ابو موسیٰ ان میں سے چند لوگوں کو لے کر ان لوگوں کے پاس پہنچ گئے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا پہلا ارشاد سنا تھا کہ آپ نے پہلے انکار فرمایا تھا اور پھر بعد میں عطا فرمایا تھا تو انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا جس طرح ابو موسیٰ نے ان سے بیان کیا تھا یعنی ان حضرات نے ابو موسیٰ کی تصدیق کی۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ تبوک کے لیے نکلے تو اپنے پیچھے مدینے

1695 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى تَبُوكَ



وَأَسْتَخْلَفَ عَلِيًّا، فَقَالَ: أَتُخَلِّفُنِي فِي الصَّبِيَّانِ وَالنِّسَاءِ؟ قَالَ: (أَلَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى، إِلَّا أَنَّهُ لَيْسَ نَبِيٌّ بَعْدِي).

میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ وہ عرض گزار ہوئے کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں میں چھوڑ کر جاتے ہیں آپ نے فرمایا کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی دوسرا نبی نہیں۔

45 باب حَدِيثُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَقَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: {وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خَلَفُوا}

کعب بن مالک رضی اللہ عنہ والی حدیث  
اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: {وَعَلَى  
الثلاثة الذين خلفوا}

1696 عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَتَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا إِلَّا فِي غَزْوَةٍ تَبَوَّكَ غَيْرَ آلِي كُنْتُ تَخَلَّفْتُ فِي غَزْوَةٍ بَدِي، وَلَمْ يُعَايِتْ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْهَا، إِنَّمَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ، حَتَّى جَمَعَ اللَّهُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ عَدُوِّهِمْ عَلَى غَيْرِ مِيعَادٍ، وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِينَ تَوَاقَفْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ، وَمَا أَحِبُّ أَنْ يَبْهَأَ مَشْهَدَ بَدِي، وَإِنْ كَانَتْ بَدِي أَدَّكَرَ فِي النَّاسِ مِنْهَا، كَانَ مِنْ خَبَرِي: أَنِّي لَمْ أَكُنْ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرُ حِينَ تَخَلَّفْتُ عَنْهُ فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَاللَّهُ مَا اجْتَمَعَتْ عِنْدِي قَبْلَهُ رَاغِلَتَانِ قَطُّ حَتَّى يَجْعَلَهُمَا فِي تِلْكَ الْغَزْوَةِ، وَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُرِيدُ غَزْوَةً إِلَّا وَرَى بِغَيْرِهَا، حَتَّى كَانَتْ

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تمام غزوات میں شریک رہا سوائے غزوہ تبوک اور غزوہ بدر کے لیکن غزوہ بدر میں پیچھے رہ جانے والوں پر اللہ عزوجل نے عتاب نہیں فرمایا کیونکہ رسول اللہ ﷺ تو قافلہ قریش کی نیت سے نکلے تھے لیکن اللہ عزوجل نے بغیر مہلت کے مسلمانوں اور ان کے دشمنوں کا ٹکراؤ کرادیا میں تو عقبہ کے موقع پر بھی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تھا جبکہ ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا عہد کیا تھا بیعت عقبہ کی شمولیت کے برابر مجھے غزوہ بدر کی شمولیت بھی پیاری نہیں حالانکہ لوگوں میں اس کا بہت چرچا ہے ربی غزوہ تبوک میں پھرنے کی بات تو اس سے پہلے اتنا طاقت ور اور خوشحال کبھی نہیں تھا جتنا اس وقت اور اللہ عزوجل کی قسم اس موقع سے پہلے میرے پاس کبھی سواری کی دواؤں نمایاں بھی جمع نہیں ہوئی تھیں رسول اللہ ﷺ کا یہ قاعدہ تھا کہ جب کسی غزوہ میں جانے کا ارادہ فرماتے تو منزل مقصود کی صاف نشان دہی نہ فرماتے

تِلْكَ الْغَزْوَةُ غَزَاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي حَرِّ شَدِيدٍ وَاسْتَقْبَلَ سَفَرًا بَعِيدًا، وَمَهَازًا وَعَدُوًّا كَثِيرًا، فَجَلَّى لِلْمُسْلِمِينَ أَمْرَهُمْ لِيَتَأَهَّبُوا أَهْبَةً غَزْوِهِمْ، فَأَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِ الَّذِي يُرِيدُ، وَالْمُسْلِمُونَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَثِيرٌ، وَلَا يَجْمَعُهُمْ كِتَابٌ حَافِظٌ، قَالَ كَعْبٌ: فَمَا رَجُلٌ يُرِيدُ أَنْ يَتَغَيَّبَ إِلَّا ظَنَّ أَنْ سَيُخْفَى لَهُ، مَا لَمْ يَنْزِلْ فِيهِ وَخَى اللَّهُ، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ تِلْكَ الْغَزْوَةَ حِينَ طَابَتِ الْيَمَارُ وَالظَّلَالُ، وَتَجَهَّزَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، فَطَفِيقُ أَغْدُولِكِ أَتَجَهَّزَ مَعَهُمْ، فَأَرْجِعْ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَأَقُولُ فِي نَفْسِي: أَنَا قَائِدٌ عَلَيْهِ، فَلَمْ يَزَلْ يَتِمَادِي بِي حَتَّى اشْتَدَّ بِالنَّاسِ الْجَدُّ، فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَالْمُسْلِمُونَ مَعَهُ، وَلَمْ أَقْضِ مِنْ جَهَازِي شَيْئًا، فَقُلْتُ أَتَجَهَّزُ بَعْدَهُ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ ثُمَّ أَخْفَهُمْ، فَغَدَوْتُ بَعْدَ أَنْ فَصَلُوا لِأَتَجَهَّزَ، فَرَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، ثُمَّ غَدَوْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَلَمْ أَقْضِ شَيْئًا، فَلَمْ يَزَلْ بِي حَتَّى أَسْرَعُوا وَتَفَارَطَ الْغَزْوُ، وَهَمَمْتُ أَنْ أُرْتَحِلَ فَأُدْرِكَهُمْ، وَلَيْتَنِي فَعَلْتُ، فَلَمْ يُقَدِّرْ لِي ذَلِكَ، فَكُنْتُ إِذَا خَرَجْتُ فِي النَّاسِ بَعْدَ خُرُوجِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَطَفِيقُ فِيهِمْ أَحْزَنَنِي أَلَّا أَرَى إِلَّا رَجُلًا مَغْمُوصًا عَلَيْهِ الْبِفَاقُ أَوْ رَجُلًا يَمُنُّ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ

بلکہ کسی اور طرف ہی اشارہ فرماتے اس غزوہ کے وقت شدید گرمی سفر دراز راستے میں غیر آباد جنگل اور قدم قدم پر دشمن موجود تھے اس لیے حضور نے صاف صاف بتا دیا تاکہ وہ اچھی طرح تیار ہو جائیں اور انہیں وہ سمت بھی بتادی جس سمت آپ جانا چاہتے تھے اور آپ کے ساتھ مسلمانوں کی کثیر تعداد تھی لیکن کسی کتاب میں ان کے نام نہیں لکھے گئے حضرت کعب فرماتے ہیں کہ صورت حال یہ تھی کہ جو شخص لشکر سے غائب ہو، چاہے تو وہ یہ سوچ سکتا تھا کہ اگر بذریعہ وحی میری غیر حاضری کا اطلاع نہ دی گئی تو میری غیر حاضری کا کسی کو پتہ بھی نہ چل سکے گا اور رسول اللہ ﷺ نے اس جنگ کا ارادہ ایسے وقت میں کیا جب پھل پک چکے تھے اور سائے عزیز تھے آپ نے اور آپ کے ساتھ دیگر مسلمانوں نے سفر کا سامان تیار کر لیا میں روزانہ یہی کہتا رہتا کہ میں بھی ان کے ساتھ تیاری کر لوں گا دن گزرتے رہے اور میں نے کچھ نہ کیا پھر میں نے دل میں کہا میں فوراً تیاری پر بھی قادر ہوں اسی طرح وقت گزرتا رہا حتیٰ کہ لوگوں نے زور و شور سے تیار کر لی پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے ساتھ دیگر مسلمان روانہ ہو گئے اور میں اپنی تیاری کے سلسلے میں کچھ بھی نہ کر سکا پھر میں نے اپنے دل میں یہ کہا کہ میں آپ کی روانگی کے ایک یا دو دن کے بعد تیاری مکمل کر لوں گا اور ان سے جو ملوں گا لیکن ان کے روانہ ہونے کے بعد بھی یہی معاملہ رہا کہ صبح کے وقت تیاری کا سوچتا لیکن جب گھر لوٹا تو یہی کیفیت ہوتی پھر دوسری صبح کو بھی اس خیال سے نکلتا جب واپس آتا تو یہی کیفیت ہوتی میرا برابر یہی حال رہا یہاں تک کہ مجاہدین تیزی سے مسافت طے کرتے ہوئے بہت دور جا نکلے اور میں نے

الضُّعْفَاءُ وَلَمْ يَذْكُرْنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَتَّى بَلَغَ تَبُوكَ، فَقَالَ وَهُوَ جَالِسٌ فِي الْقَوْمِ يَتَبُوكُ: (مَا فَعَلَ كَعْبُ؟) فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَلِمْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، حَبَسَهُ بُزْدَاكَ وَنَظَرُهُ فِي عَظْفِهِ. فَقَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ: بِئْسَ مَا قُلْتَ، وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ إِلَّا خَيْرًا. فَسَكَتَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ: فَلَمَّا بَلَغَنِي أَنَّهُ تَوَجَّهَ قَافِلًا حَضَرَنِي هَمِي، وَطَفِيقُ أَتَذْكُرُ الْكَذِبَ وَأَقُولُ: بِمَاذَا أَخْرُجُ مِنْ سَخَطِهِ غَدًا وَاسْتَعْنْتُ عَلَى ذَلِكَ بِكُلِّ ذِي رَأْيٍ مِنْ أَهْلِي، فَلَمَّا قِيلَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ أَظْلَمَ قَادِمًا زَاخَ عَيْبِ الْبَاطِلِ، وَعَرَفْتُ أَنِّي لَنْ أَخْرُجَ مِنْهُ أَبَدًا بِشَيْءٍ فِيهِ كَذِبٌ، فَأَجْمَعْتُ صِدْقَهُ، وَأَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَادِمًا، وَكَانَ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ بَدَأَ بِالتَّسْجِدِ، فَيُزَكِّعُ فِيهِ رُكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ لِلنَّاسِ، فَلَمَّا فَعَلَ ذَلِكَ جَاءَهُ الْمُخَلْفُونَ فَطَفِقُوا يَغْتَلِدُونَ إِلَيْهِ، وَيَخْلِفُونَ لَهُ، وَكَانُوا بِضَعَةِ وَثَمَانِينَ رَجُلًا، فَقَبِلَ مِنْهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عِلَائِيَّتَهُمْ، وَبَايَعَهُمْ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَوَكَّلَ سَرَايِرَهُمْ إِلَى اللَّهِ، فَجِئْتُهُ فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَيْهِ تَبَسَّمَ تَبَسُّمَ الْمُغْضَبِ، ثُمَّ قَالَ: (تَعَالَ) فَجِئْتُ أَمْشِي حَتَّى جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ، فَقَالَ لِي: (مَا خَلَفَكَ أَلَمْ تَكُنْ قَدِ ابْتَعْتَ ظَهْرَكَ؟)

ارادہ کیا کہ روانہ ہو کر انہیں جا ملوں کاش میں نے ایسا کیا ہوتا لیکن یہ سعادت میرے مقدر میں نہ تھی رسول اللہ ﷺ کے تشریف لے جانے کے بعد جب میں باہر نکلتا تو مجھے اس بات سے رنج ہوتا کہ مجھے جو لوگ ملتے وہ منافق کہلاتے تھے یا معذور ہوتے تھے رسول اللہ ﷺ نے مجھے تبوک پہنچنے تک یہ نہیں فرمایا مگر جیسے ہی تبوک پہنچ گئے اور لوگوں میں تشریف فرما ہوئے تو فرمایا کعب نے کیا کہا؟ بنی سلمہ کے ایک شخص عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ اسے خوشحالی نے روک لیا یہ سن کر حضرت معاذ بن جبل نے جواب دیا کہ آپ نے اچھی بات نہیں کہی یا رسول اللہ ﷺ اللہ عزوجل کی قسم ہم نے کعب میں بھلائی کے سوا کچھ نہیں دیکھا پس رسول اللہ ﷺ خاموش ہو گئے حضرت کعب بن مالک جیسا فرماتے ہیں کہ جب مجھے یہ خبر پہنچی کہ قافلہ واپس آ رہا ہے تو میرے غم میں اضافہ ہونے لگا جھوٹے خیالات دل میں آنے لگے کہ نہ نکلنے کی یہ وجہ بیان کروں گا جس کے باعث آپ کا غصہ جاتا رہے اس بارے میں اپنے خاندان کے سمجھ دار لوگوں سے مشورہ بھی کیا جب یہ معلوم ہوا کہ آپ مدینے کے قریب آ گئے ہیں تو تمام جھوٹے سہارے میرے دل سے نکل گئے اور میں نے یقین کر لیا کہ غلط بیانی کے ذریعے آپ کی ناراضگی سے نہ بچ سکوں گا اس لیے بالکل سچ بولنے کا ارادہ کر لیا رسول اللہ ﷺ صبح کے وقت تشریف لائے اور آپ کا معمول یہ تھا کہ جب سفر سے لوٹتے تو سب سے پہلے مسجد میں تشریف لے جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں سے ملاقات کے لیے تشریف فرما ہوتے چنانچہ جب آپ نماز کے بعد ملاقات کے لیے تشریف فرما

فَقُلْتُ: بَلَىٰ، إِيَّيَّيْ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. لَوْ جَلَسْتُ عِنْدَ غَيْرِكَ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا، لَرَأَيْتُ أَنَّ سَأْخُرُجُ مِنْ سَعَطِهِ بِعُنْدٍ، وَلَقَدْ أُعْطِيتُ جَدًّا، وَلَكِنِّي وَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمْتُ لَئِنْ حَدَّثْتُكَ الْيَوْمَ حَدِيثَ كَذِبٍ تَرْضَى بِهِ عَلَيَّ لَيُوشِكَنَّ اللَّهُ أَنْ يُسَخِّطَكَ عَلَيَّ، وَلَئِنْ حَدَّثْتُكَ حَدِيثَ صِدْقٍ تَجِدُ عَلَيَّ فِيهِ إِيَّيَّي لَا رَجُوفِيهِ عَفْوُ اللَّهِ، لَا وَاللَّهِ مَا كَانَ لِي مِنْ عُنْدٍ، وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَقْوَى وَلَا أَيْسَرَ مِنِّي حِينَ تَخْلُفُ عَنْكَ. فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَمَّا هَذَا فَقَدْ صَدَّقَ، فَهُمْ حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيكَ). فَقُمْتُ وَثَارَ رِجَالٌ مِنْ بَنِي سَلِمْةَ فَاتَّبَعُونِي، فَقَالُوا لِي: وَاللَّهِ مَا عَلِمْنَاكَ كُنْتَ أَذْنَبْتَ ذَنْبًا قَبْلَ هَذَا، وَلَقَدْ عَجَزْتَ أَنْ لَا تَكُونَ اعْتَذَرْتَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مَا اعْتَذَرَ إِلَيْهِ الْمُتَخَلِّفُونَ، قَدْ كَانَ كَافِيكَ ذَنْبِكَ اسْتَغْفَارُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَكَ، فَوَاللَّهِ مَا زَالُوا يُؤَيَّبُونِي حَتَّى أَرَدْتُ أَنْ أَرْجِعَ فَأُكَذِّبُ نَفْسِي، ثُمَّ قُلْتُ لَهُمْ: هَلْ لَقِيتُ هَذَا مَعِيَ أَحَدٌ؟ قَالُوا: نَعَمْ، رَجُلَانِ قَالَا مِثْلَ مَا قُلْتَ، فَقِيلَ لَهُمَا مِثْلُ مَا قِيلَ لَكَ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمَا؟ قَالُوا: مُرَارَةُ بْنُ الرَّبِيعِ الْعَبْرِيُّ وَهَلَالُ بْنُ أُمَيَّةَ الْوَاقِفِيُّ. فَذَكَرُوا لِي رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ، قَدْ شَهِدَا بَدْرًا فِيهِمَا إِسْوَةٌ، فَمَضَيْتُ حِينَ ذَكَرُوهُمَا لِي، وَنَهَى رَسُولُ

ہوئے تو پیچھے رہ جانے والوں نے آنا شروع کیا اور قسمیں اٹھا اٹھا کر آپ کے سامنے طرح طرح کے عذر کرنے لگے ایسے افراد اسی (۸۰) سے زیادہ تھے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ان کے عذر قبول فرما لیے اور ان سے بیعت لی اور ان کے لیے بخشش کی دعا مانگی اور ان کی نیتوں کو اللہ عزوجل کے سپرد کر دیا پس میں بھی حاضر خدمت ہوا جب میں نے سلام کیا تو آپ نے تبسم فرمایا اور تبسم میں غصے کی آمیزش تھی پھر فرمایا ادھر آؤ میں آگے بڑھا اور آپ کے سامنے جا کر بیٹھ گیا آپ نے فرمایا تم کیوں پیچھے رہ گئے؟ کیا تم نے سواری نہیں خریدی تھی؟ میں عرض گزار ہوا کیوں نہیں۔ اللہ عزوجل اگر میں آپ کے علاوہ دنیا والوں میں سے کسی کے سامنے بیٹھا ہوتا تو یقیناً میں ایسے عذر بیان کرتا کہ اس کا غصہ دور ہو جاتا کیونکہ میں بولنے اور دلیل میں ماہر ہوں لیکن اللہ عزوجل کی قسم مجھے یقین ہے اگر آج میں جھوٹ بول کر آپ کو راضی کر بھی لوں تو کل اللہ عزوجل آپ کو میرے حال سے آگاہ کر دے گا اور آپ مجھ سے پھر ناراض ہو جائیں گے لیکن اگر میں ساری بات آپ کو سچ سچ بیان کر دوں تو آپ مجھ سے ناراض ہو بھی جائیں تو جلد میرا رب مجھے معاف فرمادے گا حالانکہ اللہ عزوجل کی قسم مجھے کوئی معقول عذر نہیں تھا اور اللہ عزوجل کی قسم میں اتنا مالدار اور خوش حال کبھی نہ تھا میری یہ گفتگو سن کر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ شخص ہے جس نے صحیح بات پٹائی ہے پھر مجھ سے فرمایا اچھا اب جاؤ اور اپنے بارے میں اللہ عزوجل کے فیصلے کا انتظار کرو میں اٹھ گیا اور جب میں جانے لگا تو بنی سلمہ کے کچھ لوگ میرے گرد جمع ہوئے اور کہنے لگے اللہ عزوجل کی قسم ہم نے تمہیں اس سے پہلے گناہ



اللَّهُ ﷻ الْمُسْلِمِينَ عَنْ كَلَامِنَا أَيُّهَا الثَّلَاثَةُ  
 مِنْ بَيْنِ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ، فَاجْتَنَبْنَا النَّاسَ  
 وَتَغَيَّرُوا لَنَا، حَتَّى تَنْكَرَتْ فِي نَفْسِي الْأَرْضُ،  
 فَمَا هِيَ الَّتِي أَعْرِفُ، فَلَبِثْنَا عَلَى ذَلِكَ خَمْسِينَ  
 لَيْلَةً، فَأَمَّا صَاحِبَايَ فَاسْتَكْنَا وَقَعَدَا فِي  
 بُيُوتِهِمَا يَبْكِيَانِ، وَأَمَّا أَنَا فَكُنْتُ أَشَبَّ  
 الْقَوْمِ وَأَجْلَدَهُمْ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ فَأُشْهِدُ  
 الصَّلَاةَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ، وَأَطُوفُ فِي الْأَسْوَاقِ،  
 وَلَا يُكَلِّمُنِي أَحَدٌ، وَآتَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَأَسْلَمَ  
 عَلَيْهِ وَهُوَ فِي مَجْلِسِهِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَأَقُولُ فِي  
 نَفْسِي: هَلْ حَزَلْتُ شَفَتَيْهِ بِرَدِّ السَّلَامِ عَلَيَّ أَمْ  
 لَا؟ ثُمَّ أَصِلُ قَرِيبًا مِنْهُ، فَأَسَارِقُهُ النَّظَرَ،  
 فَإِذَا أَقْبَلْتُ عَلَى صَلَاتِي أَقْبَلَ إِلَيَّ، وَإِذَا  
 التَّفَتُّ لِحَوَّةٍ أَعْرَضَ عَنِّي، حَتَّى إِذَا طَالَ عَلَيَّ  
 ذَلِكَ مِنْ جَفْوَةِ النَّاسِ مَشَيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ  
 جِدَارَ حَائِطِ أَبِي قَتَادَةَ، وَهُوَ ابْنُ عَمِّي وَأَحَبُّ  
 النَّاسِ إِلَيَّ، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَوَاللَّهِ مَا رَدَّ عَلَيَّ  
 السَّلَامَ، فَقُلْتُ: يَا أَبَا قَتَادَةَ، أَنْشُدْكَ بِاللَّهِ  
 هَلْ تَعْلَمُنِي أَحَبُّ إِلَهُ وَرَسُولُهُ؟ فَسَكَتَ،  
 فَعُدْتُ لَهُ فَنَشَدْتُهُ فَسَكَتَ، فَعُدْتُ لَهُ  
 فَنَشَدْتُهُ، فَقَالَ: اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ.  
 فَقَاصَتْ عَيْنَايَ وَتَوَلَّيْتُ حَتَّى تَسَوَّرْتُ  
 الْجِدَارَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا أَمْشِي بِسُوقِ الْمَدِينَةِ  
 إِذَا نَبْطِيٌّ مِنْ أَنْبَاطِ أَهْلِ الشَّامِ، مِمَّنْ قَدِمَ

کرتے ہوئے نہیں دیکھا تو آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت  
 میں عذر پیش کرنے سے بے قاصر رہے کیا آپ رسول اللہ ﷺ  
 کو عذر پیش نہیں کر سکتے تھے جیسے کہ دوسرے پیچھے رہ جانے  
 والوں نے کیے تھے آپ نے جو گناہ کیا ہے اس کے لیے تو  
 رسول اللہ ﷺ کی استغفار ہی کافی تھی پس اللہ عزوجل کی قسم وہ  
 لوگ برابر مجھے ملامت کرتے رہے کہ میں نے ارادہ کر لیا کہ  
 واپس جاؤں اور جا کر اپنے پیچھے بیان کی تکذیب کر دوں پھر  
 میں نے ان سے پوچھا کیا میری طرح کسی اور نے بھی اپنی غلطی  
 کا اعتراف کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہاں دو اور حضرات  
 بھی آپ کی طرح کہہ رہے ہیں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ انہوں  
 نے کہا ایک مرارہ بن ربیع العمری اور دوسرے ہلال بن امیہ  
 واقعی جی نہیں انہوں نے دو ایسے نیک لوگوں کے نام لیے جو  
 دونوں غزوہ بدر میں شرکت فرما چکے تھے ان کا طرز عمل میرے  
 لیے باعث تقلید تھا چنانچہ ان کا ذکر سن کر میں آگے چل پڑا اور  
 رسول اللہ ﷺ نے پیچھے رہ جانے والوں میں سے صرف ہم تین  
 کے ساتھ بات چیت کرنے سے منع فرمادیا تھا لہذا لوگ ہم سے  
 دور دور رہنے لگے اور ایسے بدل گئے جیسے ہمیں پہچانتے ہی نہیں  
 ہم پچاس دن تک اس حال میں رہے دوسرے دونوں ساتھی تو  
 گھروں میں بیٹھ گئے اور روتے رہے لیکن میں کچھ سخت جان  
 تھا لہذا ہمت سے کام لیتا رہا چنانچہ میں باہر نکلتا رہا مسلمانوں  
 کے ساتھ نماز پڑھتا اور بازاروں میں پھرا کرتا لیکن پھر بھی مجھ  
 سے کوئی کلام نہ کرتا میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بھی اس  
 وقت حاضر ہوتا جب آپ نماز کے بعد لوگوں کے ساتھ تشریف  
 فرما ہوتے پھر میں اپنے دل میں کہتا کہ دیکھوں آپ سلام کا



بِالطَّعَامِ يَبِيعُهُ بِالْمَدِينَةِ يَقُولُ: مَنْ يَدُلُّ  
عَلَى كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ، فَطَفِقَ النَّاسُ يُشِيرُونَ  
لَهُ، حَتَّى إِذَا جَاءَنِي دَفَعَ إِلَيَّ كِتَابًا مِنْ مَلِكِ  
غَسَّانَ، فَإِذَا فِيهِ: أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّهُ قَدْ بَلَغَنِي أَنَّ  
صَاحِبَكَ قَدْ جَفَاكَ، وَلَمْ يَجْعَلْكَ اللَّهُ بِدَارِ  
هَوَانٍ وَلَا مَضِيعَةٍ، فَالْحَقُّ بِنَاؤُاسِكَ، فَقُلْتُ  
لَهَا قَرَأْتُهَا: وَهَذَا أَيْضًا مِنَ الْبَلَاءِ، فَتَيَسَّمْتُ  
بِهَا التَّثُورَ فَسَجَرْتُهُ بِهَا، حَتَّى إِذَا مَضَتْ  
أَرْبَعُونَ لَيْلَةً مِنَ الْخَمْسِينَ، إِذَا رَسُولُ رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ يَأْتِينِي فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَأْمُرُكَ أَنْ تَعْتَزِلَ أَمْرَ أَتِكَ فَقُلْتُ: أُطْلِقُهَا أَمْ  
مَاذَا أَفْعَلُ قَالَ: لَا بَلِ اعْتَزِلْهَا وَلَا تَقْرُبْهَا.  
وَأَرْسَلَ إِلَى صَاحِبِي مِثْلَ ذَلِكَ، فَقُلْتُ  
لِأَمْرَأَتِي: الْحَقُّ بِأَهْلِكَ فَتَكُونِي عِنْدَهُمْ حَتَّى  
يَقْضِيَ اللَّهُ فِي هَذَا الْأَمْرِ، قَالَ كَعْبُ: فَجَاءَتِ  
أَمْرَأَةُ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ:  
يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ شَيْخُ ضَائِعٍ  
لَيْسَ لَهُ خَادِمٌ فَهَلْ تَكْرَهُ أَنْ أَخْدُمَهُ قَالَ:  
(لَا، وَلَكِنْ لَا يَقْرُبُكَ)، قَالَتْ: إِنَّهُ وَاللَّهِ مَا بِهِ  
حَرَكَهٌ إِلَى شَيْءٍ، وَاللَّهِ مَا زَالَ يَبْكِي مُنْذُ كَانَ  
مِنْ أَمْرِهِ مَا كَانَ إِلَى يَوْمِهِ هَذَا، فَقَالَ لِي بَعْضُ  
أَهْلِي: لَوْ اسْتَأْذَنْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي أَمْرِ أَتِكَ  
كَمَا أَذِنَ لِأَمْرَأَةِ هِلَالِ بْنِ أُمَيَّةَ أَنْ تَخْدُمَهُ؛  
فَقُلْتُ: وَاللَّهِ لَا اسْتَأْذِنُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

جواب دینے کے لیے اپنے ہونٹ مبارک کو جنبش دیتے ہیں یا  
نہیں؟ پھر میں آپ کے نزدیک نماز پڑھے لگتے اور آنکھیں چرا  
کر آپ کی طرف دیکھتا تو جب میں نماز میں ہوتا تو آپ میری  
جانب دیکھتے اور جب میں آپ کی طرف دیکھتا تو آپ دوسری  
طرف دیکھنے لگتے اس حال میں مدت گزر گئی اور میں سب کے  
رویوں سے پریشان ہو گیا تو ایک دن ابوقنادہ رضی اللہ عنہ کے باغ کی  
دیوار پھلانگ کر اندر چلا گیا یہ میرے چچا زاد بھائی ہیں مجھے ان  
سے بڑی محبت تھی میں نے انہیں سلام کیا لیکن اللہ عزوجل کی قسم  
انہوں نے میرے سلام کا جواب نہیں دیا میں نے ان سے کہا  
اے ابوقنادہ میں تمہیں اللہ عزوجل کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کہ  
تم جانتے ہو کہ میں اللہ عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ سے  
محبت رکھتا ہوں؟ وہ خاموش رہے میں نے پھر اپنی بات دہرائی  
اور قسم دلائی تب بھی خاموش رہے تیسری مرتبہ جب یہی بات  
قسم دے کر پوچھی تو صرف اتنا کہا اللہ ورسولہ اعلم! اس پر میری  
آنکھ سے آنسو جاری ہو گئے میں منہ موڑ کر دیوار پھلانگ کر  
واپس آ گیا حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں  
مدینہ منورہ کے بازار سے گزر رہا تھا کہ شام کا رہنے والا ایک  
کسان ملا جو انانج بیچنے کے لیے بازار آیا تھا لوگوں سے کہنے لگا  
مجھے کعب بن مالک کا پتہ کون بتائے گا لوگوں نے میری جانب  
اشارہ کر کے بتا دیا جب وہ میرے پاس آیا تو شاہ غسان کا ایک  
خط دیا جس میں لکھا ہوا تھا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ کے صاحب  
نے آپ پر زیادتی کی ہے حالانکہ اللہ عزوجل نے آپ کو اس  
لیے نہیں بنایا کہ آپ ذلیل و خوار اور برباد ہوں لہذا آپ  
میرے پاس تشریف لے آئیں ہم آپ کو آپ کی شایان شان

وَمَا يُنْدِرُنِي مَا يَقُولُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا اسْتَأْذَنَتْهُ فِيهَا، وَأَنَا رَجُلٌ شَابٌّ؛ فَلَبِثْتُ بَعْدَ ذَلِكَ عَشْرَ لَيَالٍ، حَتَّى كَمَلْتُ لَنَا عُمُوسَ لَيْلَةٍ مِنْ حِينَ تَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَلَامِنَا، فَلَمَّا صَلَّيْتُ صَلَاةَ الْفَجْرِ صُبْحَ خَمْسِينَ لَيْلَةً، وَأَنَا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ مِنْ بُيُوتِنَا، فَبَيْنَا أَنَا جَالِسٌ عَلَى الْحَالِ الَّتِي ذَكَرَ اللَّهُ تَعَالَى، قَدْ ضَاقَتْ عَلَى نَفْسِي، وَضَاقَتْ عَلَى الْأَرْضِ بِمَا رَحَبَتْ، سَمِعْتُ صَوْتَ صَارِجٍ أَوْفَى عَلَى جَبَلٍ سَلْعٍ، بِأَعْلَى صَوْتِهِ يَا كَعْبُ بْنُ مَالِكٍ، أَبْشِرْ. قَالَ: فَخَرَرْتُ سَاجِدًا، وَعَرَفْتُ أَنَّ قَدْ جَاءَ فَرَجٌ، وَأَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِتَوْبَةِ اللَّهِ عَلَيْنَا حِينَ صَلَّى صَلَاةَ الْفَجْرِ، فَذَهَبَ النَّاسُ يُبَشِّرُونَنَا، وَذَهَبَ قَبْلَ صَاحِبَيْ مُبَشِّرُونَ، وَرَكَضَ إِلَيَّ رَجُلٌ فَرَسًا، وَسَعَى سَاعٍ مِنْ أَسْلَمَ فَأَوْفَى عَلَى الْجَبَلِ، وَكَانَ الصَّوْتُ أَسْرَعَ مِنَ الْفَرَسِ، فَلَمَّا جَاءَنِي الَّذِي سَمِعْتُ صَوْتَهُ يُبَشِّرُنِي نَزَعْتُ لَهُ ثَوْبِي، فَكَسَوْتُهُ إِيَّاهُمَا بِبُشْرَاةٍ، وَاللَّهِ مَا أُمْلِكُ غَيْرَهُمَا يَوْمَئِذٍ، وَاسْتَعَرْتُ ثَوْبَيْنِ فَلَبِسْتُهُمَا، وَانْطَلَقْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَيَتَلَقَّانِي النَّاسُ قَوْجًا قَوْجًا يُهَنُّونِي بِالتَّوْبَةِ، يَقُولُونَ: لِيَهْنِكَ تَوْبَةُ اللَّهِ عَلَيْكَ. قَالَ كَعْبُ: حَتَّى دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جَالِسٌ حَوْلَهُ النَّاسُ

عزت و مرتبہ دیں گے میں یہ خط پڑھا تو دل میں کہا یہ بھی ایک امتحان ہے اور وہ خط لے کر تندور کی طرف گیا اور اسے نذر آتش کر دیا اب پیاس میں سے ۴۰ دن گزر گئے کہ رسول اللہ ﷺ کا قاصدا پہنچا کہ اپنی بیوی سے علیحدہ رہو میں نے دریافت کیا کہ کیا طلاق دے دوں؟ یا کچھ اور؟ جواب ملا طلاق نہ دیجیے بلکہ کنارہ کش رہے اور قریب نہ جائیں میرے دونوں ساتھیوں کو بھی اسی طرح کا حکم دیا گیا میں نے اپنی بیوی سے کہا کہ اپنے میکے چلی جاؤ اور اس وقت تک وہاں رہو جب تک میرے بارے میں اللہ عزوجل کا کوئی فیصلہ نہیں آ جاتا۔ حضرت کعب بن جحش کا بیان ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ جعفی کی بیوی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ ہلال بن امیہ ایک بوڑھے شخص ہیں ان کے پاس کوئی خادم بھی نہیں تو کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ میں ان کی خدمت کر دیا کروں؟ آپ نے فرمایا لیکن وہ تمہارے پاس نہ آئیں وہ عرض گزار ہوئیں اللہ عزوجل کی قسم اس بات کی تو انہیں تمنا ہی نہ رہی اللہ عزوجل کی قسم جب سے یہ واقعہ ہوا ہے تب سے آج تک وہ دن رات روتے رہتے ہیں یہ سن کر میرے بعض گھر والوں نے مجھ سے کہا کہ آپ بھی رسول اللہ ﷺ سے اپنی بیوی کے لیے اسی طرح اجازت کیوں نہیں لیتے؟ جیسے ہلال بن امیہ جعفی کی بیوی کو خدمت کرنے کی اجازت ملی گئی ہے۔ میں نے جواب دیا اللہ عزوجل کی قسم میں اس سلسلے میں رسول اللہ ﷺ سے ہرگز اجازت طلب نہ کروں گا کیونکہ مجھے معلوم نہیں ہے کہ جب میں اجازت طلب کروں تو رسول اللہ ﷺ کیا جواب ارشاد فرمائیں گے جبکہ میں ویسے بھی

فَقَامَ إِلَى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اللَّهُ يُهْرُولُ حَتَّى صَافَحَنِي وَهَنَانِي، وَاللَّهُ مَا قَامَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ غَيْرُهُ، وَلَا أَنْسَاهَا لَطْلَحَةَ، قَالَ كَعْبٌ: فَلَمَّا سَلَّمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَهُوَ يَبْرُقُ وَجْهُهُ مِنَ الشَّرُورِ: (أَبَشِّرْ بِخَيْرٍ يَوْمَ مَرَّ عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدْتُكَ أُمُّكَ) . قَالَ: قُلْتُ أَمِنْ عِنْدِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ؟ قَالَ: (لَا، بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ). وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا سُرَّ اسْتَنَارَ وَجْهُهُ حَتَّى كَانَهُ قِطْعَةً قَمَرٍ، وَكُنَّا نَعْرِفُ ذَلِكَ مِنْهُ، فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أُنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِ اللَّهِ. قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أُمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرُ لَكَ). قُلْتُ: فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِي الَّذِي يَخْتَبِرُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنْ أَلَّ اللَّهُ إِيَّامًا نَجَانِي بِالصَّدَقِ، وَإِنْ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا مَا بَقِيَتْ: قَوْلَ اللَّهِ مَا أَعْلَمُ أَحَدًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ أَبْلَاةَ اللَّهِ فِي صِدْقِ الْحَدِيثِ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَحْسَنَ مِنَّا أَبْلَانِي، مَا تَعَمَّدْتُ مُنْذُ ذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى يَوْمِي هَذَا كَذِبًا، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يُحْفَظَنِي اللَّهُ فِيْمَا بَقِيَتْ. وَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ: (لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ) إِلَى قَوْلِهِ: (وَكُونُوا مَعَ

جوان ہوں پس اس کے بعد ۱۰ دن اور گزر گئے اور اسی حالت میں پورے پچاس دن گزر گئے کہ لوگوں نے ہم سے بات چیت بند کی ہوئی تھی جب پچاسویں دن صبح کے وقت میں اپنے ایک گھر کی چھت پر نماز فجر سے فراغت کے بعد اسی غم کی حالت میں بیٹھا ہوا تھا میری حالت بعینہ وہی تھی جس کا ذکر اللہ عزوجل نے کیا ہے کہ میں اپنی جان سے تنگ تھا اور زمین اپنی فراخی کے باوجود میرے لیے تنگ ہو چکی تھی تو میں نسیلہ بھاڑ کے اوپر کھڑے ہو کر ایک پکارنے والے کی بلند آواز سے پکار سنی اے کعب بن مالک تمہارے لیے خوش خبری ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں یہ سنتے ہی سجدہ میں گر گیا اور سمجھ گیا کہ آزمائش کا وقت ختم ہو گیا ہے نماز فجر کے بعد رسول اللہ ﷺ نے اعلان فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ان کی توبہ قبول فرمائی ہے لہذا لوگ ہمیں خوش خبری دینے کے لیے دوڑ پڑے کچھ لوگ خوش خبری دینے کے لیے میرے دونوں ساتھیوں کی طرف گئے اور ایک سوار گھوڑا دوڑاتا ہوا میرے پاس آیا اور ایک دوڑنے والا جو قبیلہ بنی اسلم کا تھا دوڑ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اس کی آواز گھوڑے سے بھی تیزی سے میرے کانوں میں پہنچ گئی جب وہ شخص میرے پاس آیا جس کی آواز میں نے سنی تھی تو میں نے اپنے کپڑے اتار کر اس کو دے دیے اللہ عزوجل کی قسم میرے پاس ان کپڑوں کے علاوہ اور کوئی کپڑے نہیں تھے لہذا میں نے دو کپڑے ادھار لے کر پہنے اور میں رسول اللہ ﷺ کی جانب چل پڑا پس راستے میں مجھے فوج درج فوج لوگ ملے جو مجھے توبہ قبول ہونے پر مجھے مبارک باد دیتے تھے اور کہتے تھے اللہ عزوجل کی طرف سے آپ کی توبہ کی قبولیت کا انعام مبارک ہو۔ حضرت کعب

الضَّادِّ قَدِينًا). فَوَاللَّهِ مَا أُنْعَمَ اللَّهُ عَلَىٰ مَنْ  
 نِعْمَةٌ قَطُّ بَعْدَ أَنْ هَدَانِي لِلْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي  
 نَفْسِي مِنْ صِدْقِي لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ. أَنْ لَا أَكُونَ  
 كَذِبُهُ، فَأَهْلِكَ كَمَا هَلَكَ الَّذِينَ كَذَبُوا، فَإِنَّ  
 اللَّهَ قَالَ لِلَّذِينَ كَذَبُوا: حِينَ أَنْزَلَ الْوَحْيَ: مَثَرُ  
 مَا قَالَ لِأَحَدٍ: فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى:  
 (سَيُخْلِفُونَ بِأَلْفٍ لَكُمْ إِذَا انْقَلَبْتُمْ إِلَى  
 قَوْلِهِ: {فَإِنَّ اللَّهَ لَا يَرْضَىٰ عَنِ الْقَوْمِ  
 الْفَاسِقِينَ}). قَالَ كَعْبٌ: وَكُنَّا تَخْلِفْنَا أَهْلَهَا  
 الثَّلَاثَةَ عَنْ أَمْرِ أَوْلِيكَ الَّذِينَ قَبِلَ مِنْهُمْ  
 رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حِينَ حَلَفُوا لَهُ، فَبَايَعَهُمْ  
 وَاسْتَغْفَرَ لَهُمْ، وَأَرْجَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمْرَنَا  
 حَتَّىٰ قَضَىٰ اللَّهُ فِيهِمْ فَبَذَلَكَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:  
 (وَعَلَى الثَّلَاثَةِ الَّذِينَ خُلِفُوا). وَلَيْسَ الَّذِي  
 ذَكَرَ اللَّهُ بِمَّا خُلِفْنَا عَنِ الْغَزْوِ إِنَّمَا هُوَ تَخْلِيفُهُ  
 إِنَّا، وَإِزْجَاؤُهُ أَمْرًا عَمَّنْ حَلَفَ لَهُ وَاعْتَدَدَ  
 إِلَيْهِ، فَنَقِبَلْ مِنْهُ.

فرماتے ہیں کہ جب میں مسجد میں پہنچا تو رسول اللہ ﷺ وہاں  
 تشریف فرما تھے اور لوگ آپ کے ارد گرد بیٹھے تھے مجھے دیکھتے  
 ہی حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ میری جانب لپکے اور انہوں نے  
 مجھے سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی اللہ عزوجل کی قسم  
 مہاجرین میں سے ان کے سوا کوئی اور آدمی مجھ سے ملنے کے  
 لیے نہیں آیا اور حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے اس سلوک کو میں کبھی نہیں  
 بھلا سکتا حضرت کعب فرماتے ہیں کہ جب میں نے رسول اللہ  
 ﷺ کو سلام کیا تو آپ نے خوشی سے چپکتے دکتے چہرہ مبارک  
 کے ساتھ فرمایا ”آج کا دن تمہیں مبارک ہو یہ دن تمہاری  
 پیدائش سے آج تک کے تمام دنوں میں سب سے بہترین دن  
 ہے حضرت کعب عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ یہ معافی  
 آپ کی طرف سے ہے یا اللہ عزوجل کی طرف سے؟ فرمایا ”یہ  
 اللہ عزوجل کی طرف سے ہے“ رسول اللہ ﷺ جب خوش ہوتے  
 تو آپ کا چہرہ جگمگا رہا ہوتا گویا کہ وہ چاند کا ٹکڑا ہے اور ہم  
 آپ کے چہرے کو دیکھ کر آپ کی خوشی کا اندازہ لگایا کرتے  
 جب میں آپ کے سامنے بیٹھ گیا تو عرض گزار ہوا کہ یا رسول  
 اللہ ﷺ میں اس توبہ کی خوشی میں چاہتا ہوں کہ اپنا سب مال اللہ  
 عزوجل اور اس کے رسول اللہ ﷺ کے لیے صدقہ کروں؟  
 رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب نہیں اپنا کچھ مال روک بھی لو  
 کیونکہ ایسا کرنا تمہارے لیے بہتر ہے میں عرض گزار ہوا کہ میں  
 اپنا خیر والا حصہ روک لیتا ہوں پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
 ﷺ اللہ عزوجل نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے بچا دیا ہے اس  
 لیے میں اس توبہ کی خوشی میں عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ  
 رہوں گا ہمیشہ سچ بات کہوں گا پس خدا کی قسم میں کسی ایسے

مسلمان کو نہیں جانتا جس پر اللہ عزوجل نے سچ بولنے سے باعث ایسی مہربانی کی ہو جیسے میرے اوپر فرمائی اس وقت سے جبکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ کی بات عرض کی تھی اس وقت سے آج تک کبھی جھوٹ نہ بولا اور مجھے امید ہے کہ باقی زندگی میں بھی اللہ عزوجل مجھے جھوٹ سے محفوظ رکھے گا اور اللہ عزوجل نے اپنے رسول اللہ ﷺ پر یہ آیات نازل فرمائیں۔

”بے شک اللہ عزوجل کی رحمتیں متوجہ ہوئیں ان خبیث کی خبریں بتانے والے اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے مشکل کی گھڑی میں ان کا ساتھ دیا۔“ پس اللہ عزوجل کی قسم مجھے اسلام کی جانب ہدایت دینے کے بعد سب سے بڑا انعام جو اللہ عزوجل نے مجھ پر کیا کہ اپنے رسول اللہ ﷺ کے سامنے سچ بولنے کی توفیق دی اگر میں بھی آپ کے سامنے جھوٹ بولتا تو اسی طرح ہلاک ہوتا جیسے دوسرے لوگ جھوٹ بول کر ہلاک ہو گئے کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کے لیے وحی میں وہ الفاظ استعمال کیے جو کسی اور کے لیے نہیں فرمائے چنانچہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے کہ ”اب تمہارے آگے قسمیں کھائیں گے جب تم ان کی طرف پلٹ کر جاؤ گے تا توں الفاسقین۔“ حضرت کعب بن جریج کا بیان ہے ہم تینوں کا معاملہ اس حکم سے علیحدہ کر دیا گیا کیونکہ یہ حکم تو ان لوگوں کے لیے تھا جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے حضور قسمیں کھائیں آپ نے ان کی بیعت لی اور ان کے لیے مغفرت کی دعا بھی مانگی اور رسول اللہ ﷺ نے ہمارے معاملے کو ملتوی فرما دیا تھا یہاں تک کہ ہمارا فیصلہ اللہ عزوجل نے فرما دیا جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ”اور ان تین پر جو موقوف رکھے گئے“ اور اس سے مردود لوگ نہیں جو غزوہ تبوک سے جان بوجھ کر رہ گئے تھے بلکہ اس سے ہم



پچھڑے جانے والے مراد ہیں اور ہمارے معاملے کو آپ نے موقوف رکھا برخلاف ان لوگوں کے جنہوں نے قسمیں کھائیں عذر پیش کیے اور ان کے عذر قبول بھی فرما لیے گئے۔

نبی کریم ﷺ کا  
قیصر و کسریٰ کو خط لکھتا

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا مجھے رسول اللہ ﷺ کے ایک کلمے نے جنگ جمل میں بڑا فائدہ پہنچایا جو میں نے آپ سے سنا تھا حالانکہ میں جمل والوں میں شامل ہو کر دوسروں سے لڑنے کے لیے تیار تھا وہ فرماتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حکمران بنالیا ہے تو آپ نے فرمایا وہ قوم ہرگز فلاح نہیں پاسکتی جس نے عورت کو حکمران بنایا۔

نبی کریم ﷺ کی بیماری اور وفات

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مرض وفات میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور ان کے ساتھ سرگوشی فرمائی تو وہ رونے لگیں پھر انہیں قریب جدا کر سرگوشی فرمائی تو وہ ہنسنے لگیں ہم نے بی بی فاطمہ سے اس بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے آپ نے فرمایا اس مرض کے اندر ہی میری وفات ہوگی تو یہ سن کر میں رونے لگی دوبارہ آپ نے سرگوشی فرمائی تو خبر دی کہ میرے اہل بیت میں سے تم سب سے پہلے میرے پیچھے آؤ گی اس پر میں ہنسنے لگی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ سے سنا کرتی کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی

46 باب کتاب النبی ﷺ  
إلى كسرى وقیصر.

1697 عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَقَدْ نَفَعَنِي اللَّهُ بِكَلِمَةٍ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَيَّامَ الْجَمَلِ، بَعْدَ مَا كُنْتُ أَنْ أَلْحَقَ بِأَخْصَابِ الْجَمَلِ فَأَقَاتِلَ مَعَهُمْ، قَالَ: لَمَّا بَلَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّ أَهْلَ فَارِسٍ قَدْ مَلَكَوا عَلَيْهِمْ بَنَاتُ كِسْرَى قَالَ: (لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَوْ أَمَرَهُمْ امْرَأَةٌ).

47 باب مَرَضِ النَّبِيِّ ﷺ وَوَفَاتِهِ

1698 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

دَعَا النَّبِيُّ ﷺ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ فِي شَكْوَاهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ، فَبَكَيْتُ، ثُمَّ دَعَاَهَا فَسَارَّهَا بِشَيْءٍ فَضَحِكْتُ، فَسَأَلْنَا عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَتْ سَارَّرَنِي النَّبِيُّ ﷺ: أَنَّهُ يُقْبِضُ فِي وَجْعِهِ الَّذِي تُوفِّي فِيهِ فَبَكَيْتُ، ثُمَّ سَارَّرَنِي فَأَخْبَرَنِي أَنَّ أَوَّلَ أَهْلِهِ يَتَّبِعُهُ فَضَحِكْتُ.

1699 وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كُنْتُ أَسْمَعُ أَنَّهُ لَا يَمُوتُ نَبِيٌّ حَتَّى يُخَيَّرَ بَيْنَ

بغیر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اسے دنیا اور آخرت میں سے ایک کو اختیار نہیں دیا جاتا پس میں نے نبی کریم ﷺ کو اپنے وفات کے مرض میں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ”ان لوگوں کے ساتھ جن پر اللہ عزوجل نے انعام فرمایا“ اس وقت میں سمجھی کہ آپ کو بھی اختیار دیا گیا ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تندرستی کی حالت میں فرمایا کسی نبی کی جان اس وقت تک قبض نہیں کی جاتی جب تک جنت میں اسے اس کا مقام دکھانہ دیا جائے پھر اسے زندگی اور موت کا اختیار دیا جاتا ہے جب آپ بیمار ہوئے اور وفات کا وقت قریب آیا تو آپ میری ران پر سر رکھے ہوئے تھے پہلے آپ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ ہو گیا تو اپنی نگاہیں گھر کی چھت کی جانب فرمالیں اور فرمایا ”اے اللہ عزوجل رفیق اعلیٰ میں رکھنا اس وقت میں نے دل میں کہا کہ اب آپ ہمارے پاس رہنا پسند نہیں کریں گے میں جان گئی کہ جو بات آپ نے تندرستی کے ایام میں فرمائی وہ صحیح ہو رہی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتے اور اپنے جسم اطہر پر اپنا دست مبارک پھیرتے پھر جب آپ کی علالت نے شدت اختیار کی تو میں خود معوذتین پڑھ کر آپ کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے جسم اطہر پر آپ ہی کا دست مبارک پھیرا کرتی تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنی وفات سے پہلے مجھے سے اپنی کمر لگائے ہوئے بیٹھے تھے میں نے غور سے سنا تو آپ یہ دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ میری

الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، فَسَبِّحْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ، وَأَخَذَتْهُ بُحَّةٌ يَقُولُ: {مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ} الْآيَةَ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُ خَيْرٌ.

1700 وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ صَحِيحٌ يَقُولُ: (إِنَّهُ لَمْ يُقْبَضْ نَبِيٌّ قَطُّ حَتَّى يَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ ثُمَّ يُحْيَا أَوْ يُخَيَّرُ). فَلَمَّا اشْتَكَى وَخَضَرَهُ الْقَبْضُ، وَرَأْسُهُ عَلَى فُجْدٍ عَائِشَةَ غُشِيَ عَلَيْهِ، فَلَمَّا أَفَاقَ شَخْصَ بَصَرُهُ نَحْوَ سَقْفِ الْبَيْتِ ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى). فَقُلْتُ: إِذَا لَا يُجَاوِرُنَا. فَعَرَفْتُ أَنَّهُ حَدِيثُهُ الَّذِي كَانَ يُحَدِّثُنَا وَهُوَ صَحِيحٌ.

1701 وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا اشْتَكَى نَفَثَ عَلَى نَفْسِهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، وَمَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهِ، فَلَمَّا اشْتَكَى وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ، طَفِقَتْ أَنْفِثَ عَلَيْهِ بِالْمُعَوِّذَاتِ، الَّتِي كَانَ يَنْفِثُ، وَأَمْسَحَ بِيَدِ النَّبِيِّ ﷺ عَنْهُ.

1702 وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: قَالَتْ أَصَغَتْ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ، وَهُوَ مُسْنَدٌ إِلَى ظَهْرِهِ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

وَأَرْحَمِي. وَالْحَقُّ بِالرَّفِيعِ).

1703 وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. فِي رَوَايَةٍ.

قَالَتْ: مَاتَ النَّبِيُّ ﷺ وَإِنَّهُ لَبَدَنٌ حَاقِنَتِي وَذَاقِنَتِي. فَلَا أَكْرَهُ شِدَّةَ الْمَوْتِ لِأَحَدٍ أَبَدًا بَعْدَ النَّبِيِّ ﷺ.

1704 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَرَجَ مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي وَجَعِهِ الَّذِي تُوُفِّي فِيهِ، فَقَالَ النَّاسُ: يَا أَبَا حَسَنٍ، كَيْفَ أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ؟ فَقَالَ: أَصْبَحَ مُحَمَّدٌ اللَّهُ بَارِئًا، فَأَخَذَ بِيَدِهِ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، فَقَالَ لَهُ: أَنْتَ وَاللَّهُ بَعْدَ ثَلَاثِ عِبْدِ الْعَصَا، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَا أَرَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ سَوْفَ يُتَوَفَّى مِنْ وَجَعِهِ هَذَا، إِنِّي لَا أَعْرِفُ وَجُوهَ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ عِنْدَ الْمَوْتِ، أَذْهَبَ بِنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَنَسْأَلَهُ فِيْمَنْ هَذَا الْأَمْرُ، إِنْ كَانَ فِيْنَا عَلِمْنَا ذَلِكَ، وَإِنْ كَانَ فِي غَيْرِنَا عَلِمْنَا، فَأَوْصَى بِنَا. فَقَالَ عَلِيٌّ: إِنَّا وَاللَّهُ لَنَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَمَنْعَنَا هَا لَا يُعْطِينَا هَا النَّاسُ بَعْدَهُ، وَإِنِّي وَاللَّهُ لَا أَسْأَلُهَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ.

مغفرت فرما مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیقِ اعلیٰ سے ملا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب وفات پائی تو آپ کا سر مبارک میری ٹھوڑی اور میری ہنسی کے درمیان تھا اور جب سے میں نے نبی کریم ﷺ کے وصال کو دیکھا ہے تو کسی کی موت کی سختی مجھے ناپسند نہیں ہوتی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سے آئے جبکہ آپ مرض وفات میں تھے لوگوں نے پوچھا اے ابو الحسن رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ اب کیسے ہیں آپ نے جواب دیا الحمد للہ اچھے ہیں پھر حضرت عباس بن عبدالمطلب نے ان کا ہاتھ پکڑ کر کہا اللہ عزوجل کی قسم تم تین دن کے بعد لاٹھی کے غلام بن جاؤ گے بخدا مجھے نظر آ رہا ہے کہ اس مرض میں رسول اللہ ﷺ کا وصال ہو جائے گا میں عبدالمطلب کی اولاد کا چہرہ دیکھ کر پہچان لیتا ہوں تم ہماری جانب سے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں جاؤ اور اس امر کے متعلق دریافت کرو کہ آپ کے بعد خلیفہ کون ہوگا؟ اگر آپ نے ہم لوگوں کو خلافت دی تو معلوم ہو جائے گا اور اگر آپ نے کسی دوسرے کو خلافت سونپی تو بھی معلوم ہو جائے گا اور آپ اسے ہمارے متعلق حسن سلوک کا حکم فرمائیں گے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عزوجل کی قسم میں تو خلافت کا ہرگز سوال نہیں کروں گا کیونکہ اگر آپ نے نفی میں جواب دیا اور عطا نہ فرمائی تو آپ کے بعد لوگ کبھی ہمیں خلافت نہ دیں گے اللہ عزوجل کی قسم اس لیے میں تو ہرگز رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں سوال نہیں کروں گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

1705 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

كَانَتْ تَقُولُ: إِنَّ مِنْ نِعَمِ اللَّهِ عَلَيَّ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى فِي بَيْتِي وَلِي يَوْمِي. وَبَدَنَ سَعْرِي وَنَحْرِي، وَأَنَّ اللَّهَ جَمَعَ بَيْنَ رِيقِي وَرِيقِهِ عِنْدَ مَوْتِهِ: دَخَلَ عَلَى عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَبَيْتِهِ السَّوَالِكُ. وَأَنَا مُسْنِدَةٌ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ. فَرَأَيْتُهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ، وَعَرَفْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ السَّوَالِكَ. فَقُلْتُ: أَخْذُهُ لَكَ، فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: (أَنْ نَعَمْ). فَتَنَاوَلْتُهُ، فَأَشْتَدَّ عَلَيْهِ، وَقُلْتُ: أَلَيْتُهُ لَكَ، فَأَشَارَ بِرَأْسِهِ: (أَنْ نَعَمْ). فَلَيْتَنِي، وَبَيْنَ يَدَيْهِ رَكُوعَةٌ أَوْ غُلْبَةٌ. يَشْكُ عُمُرُ. فِيهَا مَاءٌ، فَجَعَلَ يُدْخِلُ يَدَيْهِ فِي الْمَاءِ فَيَمْسَحُ بِهِمَا وَجْهَهُ، يَقُولُ: (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، إِنَّ لِلْمَوْتِ سَكْرَاتٍ). ثُمَّ نَصَبَ يَدَهُ فَجَعَلَ يَقُولُ: (فِي الرَّفِيقِ الْأَعْلَى). حَتَّى قُبِضَ وَمَا لَتْ يَدُهُ.

اللہ عزوجل کے انعامات میں سے ایک انعام مجھ پر یہ بھی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا وصال میرے گھر میری باری کے دن و رات حالت میں ہوا کہ آپ میرے سینے سے ٹیک لگائے ہوئے تھے اور اللہ عزوجل نے آخری وقت میرا اور آپ کا لعاب دہن ملا دیا کیونکہ میرے بھائی عبد الرحمن جیٹا ایک تازہ مسواک پکڑے ہوئے آئے اور میں رسول اللہ ﷺ کو ٹیک دیے ہوئے تھی میں نے دیکھا کہ آپ مسواک کو مسلسل دیکھ رہے ہیں اور مجھے معلوم تھا کہ آپ مسواک کو پسند کرتے ہیں میں عرض گزار ہوئی یہ مسواک آپ کے لیے لے لوں؟ آپ نے سر مبارک سے اثبات کا اشارہ فرمایا چنانچہ میں نے وہ مسواک لے کر آپ کو دی لیکن آپ کو سخت محسوس ہوئی اس لیے میں پھر عرض گزار ہوئی اسے آپ کے لیے نرم کر دوں؟ آپ نے اثبات میں سر مبارک سے اشارہ فرمایا میں نے اسے چپا کر نرم کر دیا پھر آپ نے اسے ۱۰۰ بار پر پھیرا اور آپ کے سامنے پانی کا ایک برتن رکھا ہوا تھا آپ اپنا دست مبارک اس میں ڈالتے اور اسے اپنے چہرے پر پھیر لیتے تھے اور فرماتے ”میں معبود مگر اللہ بے شک موت میں بڑی سختیاں ہیں پھر اپنا ہاتھ مبارک اٹھا کر فرمایا اسے اللہ عزوجل مجھے رفیقِ اعلیٰ سے مدد دے یہاں تک کہ آپ نے وصال فرمایا اور ہاتھ مبارک نیچے آ گیا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بیماری کے دوران ہم نے نبی کریم ﷺ کو دوائی پلائی حالانکہ آپ اشارے سے ہمیں منع فرما رہے تھے کہ دوا نہ پلاؤ ہم یہی کہتے رہے کہ آپ اسی طرح انکار فرما رہے ہیں جیسے ہر

1706 وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: لَدَدْنَا النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ فَجَعَلَ يُشِيرُ إِلَيْنَا: أَنْ لَا تَلُدُونِي، فَقُلْنَا: كَرَاهِيَةُ الْمَرِيضِ لِلدَّوَاءِ. فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ: (أَلَمْ أَنْهَكُمُ أَنْ تَلُدُونِي).

قَدْ : سَرَّهِمَ الْمَرِيضَ لِلنَّوَاءِ فَقَالَ : (لَا يَبْقَى أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ إِلَّا لَدَّ وَأَنَا أَنْظُرُ إِلَّا نَعْدَ مَنْ رَفِئَهُ لَمْ يَشْهَدْكُمْ).

مریض انکار کیا کرتا ہے جب آپ کو افاقہ ہو، تو آپ نے فرمایا کیا میں نے تمہیں دوا پلانے سے منع نہیں کیا تھا؟ ہم عرض گزار ہوئے مریض تو منع ہی کیا کرتا ہے آپ نے فرمایا گھر میں اس وقت جتنے بھی موجود ہیں سب کو دوا پلاؤ سوائے مہر اس جہنم کے کیونکہ یہ اس وقت موجود نہ تھے۔

1707 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَهَا شَقٌّ النَّبِيُّ ﷺ جَعَلَ يَتَغَشَّاهُ فَقَالَتْ فَاطِمَةُ : وَ تَرَبُّ أَبَاهُ. فَقَالَ لَهَا : (لَيْسَ عَلَى أَبِيكَ تَرَبُّ بَعْدَ النَّبِيِّ).

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب رسول اللہ ﷺ پر مرض کی شدت ہوتی تو آپ پر غشی طاری ہوگئی حضرت بی بی فاطمہ بیہنا کہنے لگیں اب میرے بابا جان کی تکلیف آپ نے ان سے فرمایا تمہارے بابا جان کو آج کے بعد کوئی تکلیف نہ ہوگی۔

#### 48 باب وفاة النبي ﷺ

1708 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا : أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ تَوَفَّى وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ.

نبی کریم ﷺ کی وفات حضرت عائشہ بیہنا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے تیریسٹھ برس کی عمر میں انتقال فرمایا۔





بسم الله الرحمن الرحيم

## 58- کتاب التفسیر القرآن

## کتاب تفسیر قرآن

سورہ فاتحہ کی تفسیر

حضرت ابوسعید بن معلی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں مسجد میں نماز پڑھ رہا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلایا لیکن میں آپ کے بلانے پر حاضر نہ ہوا نماز پڑھ کر گیا اور عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں نماز پڑھ رہا تھا آپ نے فرمایا کیا اللہ عزوجل کا یہ ارشاد نہیں ہے کہ ”اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے بلانے پر حاضر ہو جایا کرو جب تمہیں بلائیں پھر مجھ سے فرمایا اس سے پہلے کے تم مسجد سے نکلو میں تمہیں ایسی سورت نہ بتاؤں جو سب سے زیادہ عظمت والی ہے پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مسجد سے باہر تشریف لانے لگے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا تھا کہ میں تجھے قرآن کی سب سے عظمت والی سورت بتاؤں گا آپ نے فرمایا وہ الحمد شریف ہے یہی سات آیات والی سورۃ قرآن عظیم سے جو مجھے عطا فرمائی گئی ہے۔

فرمان الہی ”فلا تجعلوا لله اندادا

وانتم تعلمون“ کی تفسیر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا اللہ تعالیٰ کے نزدیک کون سا گنہ سب

1 باب مَا جَاءَ فِي فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

1709 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ بْنِ الْمَعْلَى رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ أَصَلِّي فِي الْمَسْجِدِ فَدَعَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمْ أُجِبْهُ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي كُنْتُ أَصَلِّي فَقَالَ: (أَلَمْ يَقُلِ اللَّهُ: {اسْتَجِيبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ} ثُمَّ قَالَ لِي: لَا أَعْلَمُكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ السُّورِ فِي الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ). ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ قُلْتُ لَهُ: أَلَمْ تَقُلْ: (لَا أَعْلَمُكَ سُورَةً هِيَ أَعْظَمُ سُورَةٍ فِي الْقُرْآنِ؟). قَالَ: ((الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ)): هِيَ السَّبْعُ الْمَثَالِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُوتِيْتَهُ).

2 باب قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (فَلَا تَجْعَلُوا لِلَّهِ

أَنْدَادًا وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ).

1710 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ؟

قَالَ: (أَنْ تَجْعَلَ لِلَّهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ). قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ لَعَظِيمٌ. قُلْتُ: ثُمَّ أُنِّي؟ قَالَ: (وَأَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ تَخَافُ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ). قُلْتُ: ثُمَّ أُنِّي؟ قَالَ: (أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ).

3 باب وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَضَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ الْغَمَامَ وَأَنزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّٰنَ وَالسَّلْوٰى}

1711 عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الْكُمَاةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ).

4 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَإِذْ قُلْنَا ادْخُلُوا هَذِهِ الْقَرْيَةَ}

1712 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قِيلَ لِبَنِي إِسْرَائِيلَ: {ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَقُولُوا حِطَّةٌ} فَدَخَلُوا يَرْحَفُونَ عَلَى أَسْتَاهِمُ، فَبَدَّلُوا، وَقَالُوا: حِطَّةٌ، حَبَّةٌ فِي شَعْرَةٍ).

5 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {مَا نَنسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ مِثْلَهَا}

1713 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

سے بڑا ہے؟ فرمایا کہ تو کسی کو اللہ عزوجل کا شریک ٹھہرانے کا کچھ اس نے تم کو پیدا کیا میں نے عرش کی واپسی سے بہت بڑا کعبہ میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کون سا کعبہ ہے فرمایا تو اپنی دو ہاتھ لیے مار ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھانا کھائے گی میں عرش میں ہوں۔ اس کے بعد؟ فرمایا کعبہ اپنے پیڑ کی بیٹی سے بدکار بنی۔

فرمان الہی ”اور ہم نے ابرکو

تمہارا ساتھیان کیا اور تم پر

من و سلوٰی اتارا“

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کھمبے بھی من کہ ایک قسم ہے اور اس کا پانی آنکھوں کے لیے شفاء ہے۔

فرمان الہی ”اور جب ہم نے فرمایا کہ

اس بستی میں جاؤ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”بنی اسرائیل سے کہا گیا تھا کہ اس دروازے سے سجدہ کرتے ہوئے داخل ہونا اور یہ کہتے جانا کہ ہمارے گناہ معاف ہوں پس وہ شہر میں سرین کے بل گھسٹتے ہوئے داخل ہوئے اور کہتے ہوئے گئے کہ دانہ بالی میں یعنی حطہ کی جگہ لفظ حبہ کہا تھا۔

فرمان الہی ”جب کوئی آیت ہم منسوخ

فرمادیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا

اس جیسی لے آئیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

قَالَ: قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَقْرَأْنَا أُبَيًّا وَأَقْضَانَا عَلِيًّا، وَإِنَّا لَنَدْعُ مِنْ قَوْلِ أُبَيٍّ وَذَلِكَ أَنَّ أُبَيًّا يَقُولُ: لَا أَدْعُ شَيْئًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَقَدْ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: {مَا نَنْسَخُ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنسِهَا}

کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے کرتے تھے ہم میں سب سے زیادہ قاری حضرت ابی بن کعب اور سب سے بڑے قاضی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں لیکن ہم ابی بن کعب کے اس قول کو چھوڑ دیتے ہیں جبکہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے جو کچھ قرآن میں سے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اسے نہیں چھوڑوں گا حالانکہ نسخ کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ”جب کوئی آیت ہم منسوخ فرمائیں یا بھلا دیں تو اس سے بہتر یا اس جیسی لے آئیں گے۔“

فرمان الہی ”وَقَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ“ کی تفسیر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ بنی آدم نے مجھے جھٹلایا حالانکہ انہیں اس کا حق نہیں اور وہ مجھے گالی دیتے ہیں حالانکہ انہیں اس کا حق نہیں پہنچتا اس کا جھٹلانا تو یہ ہے جبکہ وہ گمان کرتا ہے کہ اللہ عزوجل مجھے دوبارہ اسی طرح زندہ نہیں کر سکتا جیسا میں پہلے تھا اور اس کی گالی دینا یہ ہے کہ وہ میرے لیے اولاد بتاتا ہے جبکہ میں بیوی بچوں سے پاک ہوں۔“

فرمان الہی: ”بَنَّا لُوَابِرَهِيمَ“ کے

کھڑے ہونے کی جگہ کو جائے نماز

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا میں نے اپنے رب سے تین باتوں میں موافقت کی یا تین باتوں میں میرے رب نے میری موافقت کی میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہی اچھا ہوتا جو مقام ابراہیم کو جائے نماز قرار دے دیا جائے ایک دفعہ میں عرض گزار ہوا یا

6 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا سُبْحَانَهُ}

1714 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللَّهُ كَذَّبَنِي ابْنُ آدَمَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، وَشَتَنِي وَلَمْ يَكُنْ لَهُ ذَلِكَ، فَأَمَّا تَكْذِيبُهُ إِيَّايَ فَرَعَمَ أَيُّ لَا أَقْدِرُ أَنْ أُعِيدَهُ كَمَا كَانَ، وَأَمَّا شَتُّهُ إِيَّايَ فَقَوْلُهُ لِي وَلَدٌ، فَسُبْحَانِي أَنْ أَتَّخِذَ صَاحِبَةً أَوْ وَلَدًا).

7 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَاتَّخِذُوا

مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى}

1715 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَافَقْتُ اللَّهَ فِي ثَلَاثٍ أَوْ وَافَقَنِي رَبِّي فِي ثَلَاثٍ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوْ اتَّخَذْتَ مَقَامَ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى، وَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ، فَلَوْ

بَمَزَّتْ أَمْهَاثَ الْمُؤْمِرِينَ بِالْجَبَابِ فَأَنْزَلَ  
لَهُ آيَةً الْجَبَابِ قَالَ: وَيَلْعَنُ مُعَاتِئَةُ  
رَبِّي بِمِثْرٍ بَعْضُ نِسَائِهِ قَدْ خَلَتْ عَلَيْهِنَّ  
قُرَّتٌ: إِنْ أَسْهَلْتُنَّ أَوْ لَبِئْتُنَّ اللَّهُ رَسُولَهُ بِمِثْرٍ  
خَيْرًا مِنْكُمْ: حَتَّى أَتَوْتُمْ إِيَّاهُ نِسَائِهِ  
قَالَتْ: يَا سَحْمُ أَمَا لِي رَسُولٌ أَدُلُّكُمْ بِمَا يَعْطَى  
نِسَائُهُ حَتَّى تَعْطُوهُنَّ أَذَتْ: فَأَنْزَلَ اللَّهُ: إِنْ عَسَى  
رَبُّهُ إِنْ طَلَقَكُمْ أَنْ يَنْزِلَهُ أَرْوَاجًا خَيْرًا  
مِنْكُمْ مُسْلِمَاتٍ:}

۸ باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {قُولُوا  
أَمَّا بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا}

1716 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كَانَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَقْرَأُونَ التَّوْرَةَ  
بِالْعَرَبِيَّةِ، وَيُفْسِرُونَهَا بِالْعَرَبِيَّةِ لِأَهْلِ  
الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تُصَدِّقُوا  
أَهْلَ الْكِتَابِ وَلَا تُكْذِبُوهُمْ. {قُولُوا أَمَّا  
بِاللهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا}، الْآيَةُ.

9 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَكَذَلِكَ  
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا  
شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ}

1717 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

رسول اللہ ﷺ آپ کے پاس ابھی نہ پہنچے تھے کہ  
آئے ہیں اگر آپ ابراہیمؑ کو پروردگار کا حکم فرما کر اور  
اللہ عزوجل نے آپ کی آیت نازل فرمادی اور: سب جھگڑا کر  
کہ نبی کریم ﷺ کی بعض اوقات سے ہم کو کفر کی بات  
ان کی خدمت میں عرض کر رہا تھا کہ آپ سے ان کی بات  
پھوڑا تو اللہ عزوجل اپنے رسول ﷺ کے ساتھ آپ سے باہر  
مدارات کرنے والی اذعان کا انتظام فرما تاکہ وہ اس پر حضور کی  
زوبہ ملیر فرماتے لگیں اسے مگر آپ نہ بھیجتے کہ اسے اس کو لیا  
رسول اللہ ﷺ اپنی اذعان کو بھیجتے نہیں فرماتے مگر اس  
نے یہ آیت نازل فرمائی: "ان کا رب قریب ہے اگر وہ تمہیں ملنے  
دے دیں کہ انہیں تم سے بہتر بیویاں بدل دے۔"

فرمان الہی "کہہ دو ہم ایمان لائے ہیں  
اللہ پر اور اس پر جو نازل کیا گیا"

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ اہل کتاب  
تورات کو عبرانی زبان میں پڑھتے اور سننے سے نہ  
عربی زبان میں اس کی تفسیر کرتے اس پر رسول اللہ ﷺ سے  
فرمایا کہ اہل کتاب کی تصدیق بھی نہ کرنا کذب ہے بلکہ یہ  
کہہ دو کہ ہم اللہ عزوجل پر ایمان لائے اور جو اللہ عزوجل نے  
نازل فرمایا اس پر ایمان لائے۔

فرمان الہی اور بات یوں ہے کہ ہم نے  
تمہیں سب امتوں میں افضل کیا  
اور تم لوگوں پر گواہ ہو

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يُدْعَى نُوحٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ: لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَبِّ. فَيَقُولُ: هَلْ بَلَغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ. فَيَقَالُ لِأُمَمَتِهِ: هَلْ بَلَغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: مَا أَتَانَا مِنْ نَذِيرٍ. فَيَقُولُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ وَأُمَمُهُ. فَتَشْهَدُونَ أَنَّهُ قَدْ بَلَغَ. {وَيَكُونُ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا}. فَذَلِكَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: {وَكَذَلِكَ جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطًا لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ وَيَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا}.

### 10 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (ثُمَّ أَفِيضُوا مِنْ حَيْثُ أَفَاضَ النَّاسُ)

1718 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: كَانَتْ قُرَيْشٌ وَمَنْ دَانَ دِينَهَا يَقِفُونَ بِالْمَزْدَلِفَةِ، وَكَانُوا يُسْتَوْنَ الْخُمْسَ، وَكَانَ سَائِرُ الْعَرَبِ يَقِفُونَ بِعَرَاقَاتٍ، فَلَمَّا جَاءَ الْإِسْلَامَ، أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْتِيَ عَرَاقَاتٍ، ثُمَّ يَقِفَ بِهَا، ثُمَّ يُفِيضَ مِنْهَا.

### 11 باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَمِنْهُمْ مَنْ}

يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا لَسَنَّةً {الآية}.

1719 عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو وہ عرض کریں گے اے رب میں حاضر ہوں فرمایا جائے گا کیا تم نے میرے احکام پہنچا دیئے تھے؟ وہ عرض کریں گے ہاں پھر ان کی امت سے دریافت کیا جائے گا کیا تم لوگوں تک احکام پہنچا دیئے گئے تھے وہ کہیں گے ہمارے پاس تو کوئی ڈرستانے والا نہیں آیا تو اللہ عزوجل ان سے فرمائے گا کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ وہ عرض کریں گے کہ میرے گواہ محمد ﷺ اور ان کی امت ہے پھر اس امت کے لوگ گواہی دیں گے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے احکام پہنچائے ہیں اور یہ رسول تمہارے اوپر گواہ ہیں پس اللہ عزوجل کا یہ ارشاد اسی بارے میں ہے ”اور یوں ہی ہم نے تمہیں سب امتوں سے افضل کیا اور تم لوگوں پر گواہ ہو اور یہ رسول اللہ ﷺ تمہارے نگہبان و گواہ“

فرمان الہی ”تم بھی وہیں سے پلٹو

جہاں سے دوسرے لوگ پلٹتے ہیں“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قریش اور ان سے دینی اتفاق رکھنے والے مزدلفہ میں وقوف کیا کرتے تھے اور اسے خمس کا نام دیتے تھے پھر جب اسلام آیا تو اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو عرفات میں آ کر ٹھہرنے کا حکم دیا فرمایا پھر وہاں سے لوٹ کر مزدلفہ آئیں۔

فرمان الہی: اور کوئی یوں کہتا ہے اے رب ہمارے! ہمیں

دنیا میں بھلائی دے اور ہمیں آخرت میں بھلائی دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ



النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ).

12 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا

يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِخْفَافًا}

1720 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَيْسَ الْيُسْكِينُ الَّذِي تَرُدُّهُ الثَّمَرَةُ وَالْثَمَرَتَانِ وَلَا اللَّقْمَةُ وَلَا اللَّقْمَتَانِ، إِنَّمَا الْيُسْكِينُ الَّذِي يَتَعَفَّفُ. وَاقْرَأُوا إِنَّ فِي شَيْئِكُمْ). يَغْنَى قَوْلُهُ: {لَا يَسْأَلُونَ النَّاسَ إِخْفَافًا}.

13 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {مِنْهُ آيَاتٌ

مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ

وَأُخَرُ مُتَشَبِهَاتٌ}

1721 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

تَلَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ هَذِهِ الْآيَةَ: {هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَبِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ ءَامَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ} قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (فَإِذَا رَأَيْتَ الَّذِينَ

رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ ”اے اللہ ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں بھلائی دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔“

فرمان الہی: ”لوگوں سے سوال نہیں

کرتے کہ انہیں گڑگڑانا پڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مسکین وہ نہیں ہے جو ایک دو کھجوروں یا ایک دو نعمتوں کے لیے در بدر پھرے بلکہ مسکین تو وہ ہے جو کسی سے سوال نہ کرے اگر تم مطلب سمجھنا چاہو تو اس آیت کو پڑھ لو ”لوگوں سے سوال نہیں کرتے کہ انہیں گڑگڑانا پڑے۔“

کچھ آیات کتاب کی اصل ہیں

اور دوسری وہ جن کے

معنی میں اشتباہ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی ”وہی ہے جس نے تم پر یہ کتاب اتاری اس کی کچھ آیتیں صاف معنی رکھتی ہیں وہ کتاب کی اصل ہیں اور دوسری وہ جن کے معنی میں اشتباہ ہے وہ جن کے دل میں کجی ہے وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہے اور اس کا الٹا پہلو ڈھونڈنے کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ اشتباہ والی آیتوں کے پیچھے پڑا ہوا ہے تو یہی وہ لوگ ہیں جن کی اللہ عزوجل نے نشان دہی فرمائی ہے لہذا ایسے لوگوں سے دور رہو۔“

يَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ فَأُولَٰئِكَ الَّذِينَ سَمَى  
اللَّهُ. فَأَحْذَرُوهُمْ).

14 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ  
الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ  
وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا}

1722 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
أَنَّهُ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ امْرَأَتَانِ كَانَتَا تَخْرُجَانِ فِي  
بَيْتٍ. أَوْ فِي الْحُجْرَةِ. فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَقَدْ  
أُنْفَذَ يَأْشَقِي فِي كِفِّهَا، فَادَّعَتْ عَلَى الْأُخْرَى.  
فَرَفَعَ أَمْرُهُمَا إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.  
فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: {لَوْ  
يُعْصِي النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَذَهَبَ دِمَاءُ قَوْمٍ  
وَأَمْوَالُهُمْ}. فَذَكِّرُوها بِاللَّهِ، وَاقْرَأُوا عَلَيْهَا:  
{إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا  
قَلِيلًا}. فَذَكِّرُوها فَاغْتَرَفَتْ، فَقَالَ ابْنُ  
عَبَّاسٍ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْيَمِينُ عَلَى الْمُدَّعَى  
عَلَيْهِ).

15 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {إِنَّ النَّاسَ  
قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ} الْآيَةَ

1723 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: {حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ} قَالَهَا  
إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِينَ أُلْقِيَ فِي النَّارِ.

فرمان الہی ”وہ جو اللہ عزوجل کے عہد  
اور اپنی قسموں کے بدلے  
ذلیل دام لیتے ہیں“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو عورتیں ان  
کے پاس ایک مقدمہ لائیں جو ایک مکان یا بجرے میں سلامتی  
کرتی تھیں ان میں سے ایک عورت نکلی اور اس نے یہ دعویٰ کیا  
کہ دوسری عورت نے عوا اس کے ہاتھ میں چھو دیا ہے دونوں کا  
معاملہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر  
دعویٰ کے مطابق دلایا جائے تو کتنے ہی لوگوں کی جانیں اور  
مان جاتے رہیں لہذا دوسری عورت کو خدا کے خوف سے ڈراؤ اور  
یہ آیت پڑھ کر سناؤ ”وہ جو اللہ عزوجل کے عہد اور اپنی قسموں  
کے بدلے ذلیل دام لیتے ہیں“ چنانچہ لوگوں نے جب اسے  
خوف خدا دلایا تو اس نے اعتراف جرم کر لیا حضرت ابن  
عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”مدعا علیہ  
پر قسم ہے۔“

فرمان الہی: لوگوں نے تمہارے لیے  
”جھٹھا جوڑا ہے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ ”ہمارے لیے اللہ عزوجل کافی ہے اور اچھا کارساز ہے“  
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ الفاظ اس وقت کہے تھے جب نہیں

وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ ﷺ حِينَ قَالُوا: إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.

16 باب: قوله عز وجل: {وَلَتَسْمَعَنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا}.

1724 عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ رَكِبَ عَلَى حِمَارٍ عَلَى قُطَيْفَةٍ فَدَكِيَّةٍ، وَأَرْذَفَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَرَأَاهُ، يَعُودُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ فِي بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْحَزْرَجِ قَبْلَ وَقْعَةِ بَدْرٍ، قَالَ حَتَّى مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيهِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ، وَذَلِكَ قَبْلَ أَنْ يُسَمَّ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي فَاذًا فِي الْمَجْلِسِ أَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُشْرِكِينَ عَبَدَةِ الْأَوْثَانِ، وَالْيَهُودِ وَالْمُسْلِمِينَ، وَفِي الْمَجْلِسِ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ، فَلَمَّا غَشِيَتِ الْمَجْلِسَ عَجَاجَةُ الدَّابَّةِ، خَمَرَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي أَنْفَهُ بِرِدَائِهِ، ثُمَّ قَالَ: لَا تُغَيِّرُوا عَلَيْنَا، فَسَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيْهِمْ ثُمَّ وَقَفَ، فَنَزَلَ فَدَعَاهُمْ إِلَى اللَّهِ، وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنَ، فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي ابْنِ سَلُولٍ أَيُّهَا الْمَرْءُ، إِنَّهُ لَا أَحْسَنَ مِنَّا تَقُولُ، إِنْ كَانَ حَقًّا، فَلَا تُؤْذِينَا بِهِ

آگ میں ڈالا گیا تھا اور یہی الفاظ حضرت محمد ﷺ نے اس وقت کہے جس کا اس آیت میں ذکر ہے ”لوگوں نے تمہارے لیے جتنا جوڑا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زامہ ہو، اور بولے کہ ہمارے لیے کافی ہے اور وہ کیا اچھا کارساز ہے۔

فرمانِ الہی: ”اور بے شک ضرورتاً تم اگلے کتاب والوں اور مشرکوں سے بہت کچھ اذیت ناک باتیں سنو گے

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گدھے شریف پر سوار ہوئے جس پر علاقہ فدک کی بنی ہوئی چادر ڈالی گئی تھی اور اپنے پیچھے مجھے بٹھا لیا آپ بنی حارث بن خزرج کے محلے میں حضرت سعد بن عبادہ کی عیادت کے لیے تشریف لے جا رہے تھے یہ واقعہ غزوہ بدر سے پہلے کا ہے راوی فرماتے ہیں کہ آپ کا گزر ایک ایسی مجلس کے پاس سے ہوا جس میں مسلمان مشرکین اور یہودی بیٹھے تھے انہیں میں عبد اللہ بن ابی بھی تھا جو ابھی (بظاہر بھی) مسلمان نہیں ہوا تھا اور اسی محفل میں عبد اللہ بن رواحہ بھی موجود تھے۔ جب سواری کے چلنے سے اڑنے والی دھول مجلس تک پہنچی تو عبد اللہ بن ابی نے چادر کے ساتھ ناک چھپالی پھر کہا کہ ہم پر دھول نہ اڑاؤ پھر رسول اللہ ﷺ نے انہیں سلام کیا اور کھڑے ہو گئے اور سواری سے اتر آئے اس کے بعد انہیں اللہ عزوجل کی طرف بلایا اور انہیں قرآن پڑھ کر سنایا تو عبد اللہ بن ابی سلول کہنے لگا جناب والا آپ کی باتیں بہت اچھی ہیں تاہم جو کچھ آپ نے بیان کیا اگر وہ حق بھی ہو تو آپ ہمیں ہماری مجلسوں میں بیٹوں

فِي مَجْلِسِنَا، ارْجِعْ إِلَى رَحْلِكَ، فَمَنْ جَاءَكَ  
فَاقْصُصْ عَلَيْهِ. فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ رَوَاحَةَ هَلْ  
يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَأَعَشْنَا بِهِ فِي مَجَالِسِنَا، فَإِنَّا  
نُحِبُّ ذَلِكَ. فَأَسْتَبْتِ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ  
وَالْيَهُودُ حَتَّى كَادُوا يَتَنَاقَرُونَ، فَلَمْ يَزَلِ  
النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّضُهُمْ حَتَّى سَكَنُوا، ثُمَّ رَكِبَ  
النَّبِيُّ ﷺ دَابَّتَهُ، فَسَارَ حَتَّى دَخَلَ عَلَى سَعْدِ بْنِ  
عُبَادَةَ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا سَعْدُ أَلَمْ تَسْمَعْ  
مَا قَالَ أَبُو مُحَبَّابٍ). يُرِيدُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ أَبِي  
(قَالَ كَذَا وَكَذَا). قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، اعْفُ عَنْهُ وَاصْفَحْ عَنْهُ، قَوَّالِي  
أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ، لَقَدْ جَاءَ اللَّهُ بِالْحَقِّ  
الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ، لَقَدْ اصْطَلَحَ أَهْلُ هَذِهِ  
الْبَحِيرَةِ عَلَى أَنْ يَتَوَجَّوهُ فَيُعْصِبُونَهُ  
بِالْعَصَابَةِ، فَلَمَّا أَبَى اللَّهُ ذَلِكَ بِالْحَقِّ الَّذِي  
أَعْطَاكَ اللَّهُ شَرِّقَ بِذَلِكَ، فَذَلِكَ فَعَلَ بِهِ مَا  
رَأَيْتَ. فَعَفَا عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَعْفُونَ عَنِ الْمُشْرِكِينَ  
وَأَهْلِ الْكِتَابِ كَمَا أَمَرَهُمُ اللَّهُ، وَيَصْبِرُونَ  
عَلَى الْأَذَى، حَتَّى أُذِنَ لِلَّهِ فِيهِمْ، فَلَمَّا غَزَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَدْرًا، فَهَتَلَ اللَّهُ بِهِ صَنَادِيدَ  
كُفَّارِ قُرَيْشٍ، قَالَ ابْنُ أَبِي سَلُولٍ وَمَنْ  
مَعَهُ مِنَ الْمُشْرِكِينَ، وَعَبْدَةُ الْأَوْثَانِ: هَذَا أَمْرٌ  
قَدْ تَوَجَّهَ، فَبَيَّعُوا الرَّسُولَ ﷺ عَلَى الْإِسْلَامِ

شک کرتے ہیں؟ اپنے گھر جائیے اور جو آپ کے پاس آئے  
اسے آپ اپنی باتیں سنائیں پس حضرت عبداللہ بن رواحہ کہنے  
لگے یا رسول اللہ ﷺ آپ ضرور ہماری مجلسوں میں تشریف لایا  
کریں اور ہمیں ایسی باتیں بتایا کریں کیونکہ ہمیں یہ باتیں پسند  
ہیں پھر بات اس حد تک پہنچی کہ مسلمان یہودی اور مشرک آپس  
میں تلخ کلامی کرنے لگے یہاں تک کہ معاملہ ہاتھ پائی تک آ گیا  
نبی کریم ﷺ نے کوشش فرما کر انہیں خاموش ہونے پر آمادہ کیا  
پھر نبی کریم ﷺ جانور پر سوار ہو کر حضرت سعد بن عبادہ کے  
پاس تشریف لائے اور فرمایا ”اے سعد کیا تم نے نہیں سنا جو ابو  
حباب (عبداللہ بن ابی) نے کہا؟ اس شخص نے یہ اور یہ باتیں  
کہیں ہیں حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ عرض گزار ہوئے کہ یا  
رسول اللہ ﷺ اسے معاف کر دیجیے اور اس سے درگزر سے کام  
لیجیے پس قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ پر کتاب نازل  
فرمائی بے شک آپ حق کے ساتھ تشریف لائے ہیں جو اللہ  
عزوجل نے آپ پر نازل کیا ہے وہ حق ہے واقعہ یہ ہے کہ اس  
بستی والوں نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ عبداللہ بن ابی کو اپنا سردار  
بنائیں اور اس کی تاج پوشی کریں لیکن اللہ عزوجل نے یہ بات نا  
منظور فرمائی اور حق و صداقت کا علم دے کر آپ کو بھیج دیا تو یہ  
بات اس پر گراں گزری جس کے باعث ایسی نازیبا حرکتیں کرتا  
ہے جیسا کہ آپ نے خود ملاحظہ فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے اس  
کو معاف فرما دیا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ صیہ کی یہ عادت تھی  
کہ بت پرستوں اور یہودیوں کو معاف فرما دیا کرتے تھے جیسا  
کہ اللہ عزوجل نے انہیں حکم دیا تا اور ان کی ایذا رسانی پر صبر سے  
کام لیا کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے کافروں سے

فَأَسْلَمُوا.

جہاد کی اجازت مرحمت فرمائی پھر جب آپ نے جنگ بدر لڑی اور اسی جہاد کی وجہ سے اللہ عزوجل نے بڑے بڑے سرداروں کو قتل کروا دیا تو ابن ابی سلول اور اس کے ساتھیوں میں جو مشرک و بت پرست تھے انہوں نے کہا اب یہ دین غالب ہو گیا ہے لہذا وہ رسول اللہ ﷺ کے دست حق پر اسلام کی بیعت کر کے بظاہر مسلمان ہو گئے۔

ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش  
ہوتے ہیں اپنے کئے پر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں چند منافق ایسے تھے کہ جب رسول اللہ ﷺ جہاد کے لیے تشریف لے جاتے تو یہ بیٹھے رہتے اور اس بیٹھے رہنے میں خوشی محسوس کرتے اور جب رسول اللہ ﷺ واپس تشریف لاتے تو یہ طرح طرح کے عذر بناتے اور قسمیں کھاتے وہ چاہتے کہ بغیر کچھ کیے ان کی تعریف ہو تو یہ آیت نازل ہوئی ”ہرگز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے کئے پر اور چاہتے ہیں کہ بغیر کچھ کیے ان کی تعریف بھی ہو.....“ آخر آیت تک۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے کہا گیا اگر ہر وہ شخص جسے کوئی چیز حاصل ہو اور وہ اس پر خوشی منائے اور چاہے کہ بغیر کچھ کیے میری تعریف بھی کی جائے تو آخرت میں اسے عذاب ہوگا اس صورت میں تو ہم سب کو عذاب دیا جائے گا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا تمہارا اس سے کیا واسطہ (یعنی مسلمانوں کا اس آیت سے) وہ آیت تو اس بارے میں ہے کہ

17 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا يَحْسِبَنَّ

الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا}

1725 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رِجَالًا مِنَ الْمُنَافِقِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى الْغَزْوِ تَخَلَّفُوا عَنْهُ، وَفَرَحُوا بِمَقْعِدِهِمْ خِلَافَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَإِذَا قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اعْتَذَرُوا إِلَيْهِ وَحَلَفُوا، وَأَحْبَبُوا أَنْ يُحْتَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا، فَكَرَّكَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِيهِمْ {لَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوْا وَيُجِبُّونَ أَنْ يُحْمَدُوا بِمَا يَفْعَلُوا}. الْآيَةُ.

1726 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَقَدْ قِيلَ لَهُ: لَئِنْ كَانَ كُلُّ أَمْرٍ فَرَحَ بِمَا أُوتِيَ، وَأَحَبَّ أَنْ يُحْتَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ، مُعَذِّبًا لِّلْعَظِيمِينَ أَجْمَعُونَ. فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: وَمَا لَكُمْ وَلِهَذِهِ إِثْمًا دَعَا النَّبِيُّ ﷺ يَهُودَ فَسَأَلَهُمْ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوا إِثْمًا، وَأَخْبَرُوا بِغَيْرِهِ، فَأَرَوْهُ أَنْ قَدْ



نبی کریم ﷺ نے چند یہودیوں کو بلا کر ان سے کوئی بات دریافت کی تو انہوں نے اصل بات چھپا کر کوئی اور بات بتا دی اور آپ کو یہ بتانے لگے کہ آپ کے سوال کا جواب دے رہے ہیں انہوں نے قابل تعریف کام کیا ہے اور اصل بات چھپا لینے پر خوش ہوئے۔

اور اگر تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں میں انصاف نہ کرو

اسْتَحْمِدُوا إِلَيْهِمَا أَخْبَرُوهُ عَنْهُ فِيمَا سَأَلَهُمْ  
وَفَرِحُوا بِمَا أُوتُوا مِنْ كِتَابِهِمْ.

18 باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ  
أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى}

1727 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا  
سَأَلَهَا عُرْوَةُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَإِنْ خِفْتُمْ  
أَنْ لَا تُقْسِطُوا فِي الْيَتَامَى} فَقَالَتْ: يَا ابْنِ  
أُخْتِي، هَذِهِ الْيَتِيمَةُ تَكُونُ فِي حَجَرٍ وَلَيْتَهَا،  
تَشْرِكُهُ فِي مَالِهِ، وَيُعْجِبُهُ مَالُهَا وَجَمَالُهَا،  
فَيُرِيدُ وَلَيْتَهَا أَنْ يَتَزَوَّجَهَا، بِغَيْرِ أَنْ يُقْسِطَ فِي  
صَدَاقِهَا، فَيُعْطِيَهَا مِثْلَ مَا يُعْطِيهَا غَيْرُهُ،  
فَنُهِوا عَنْ أَنْ يَنْكِحُوهُنَّ، إِلَّا أَنْ يُقْسِطُوا لَهُنَّ،  
وَيَبْلُغُوا لَهُنَّ أَغْلَى سُنَّتِهِنَّ فِي الصَّدَاقِ،  
فَأَمَرُوا أَنْ يَنْكِحُوا مَا طَابَ لَهُمْ مِنَ النِّسَاءِ  
سِوَاهُنَّ. قَالَتْ عَائِشَةُ: وَإِنَّ النَّاسَ  
اسْتَفْتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ هَذِهِ الْآيَةِ،  
فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {وَيَسْتَفْتُونَكَ فِي النِّسَاءِ} قَالَتْ  
عَائِشَةُ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى فِي آيَةٍ أُخْرَى:  
{وَتَرْغَبُونَ أَنْ تَنْكِحُوهُنَّ}. رَغْبَةُ أَحَدِكُمْ  
عَنْ يَتِيمَتِهِ، حِينَ تَكُونُ قَلِيلَةَ الْبَالِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے حضرت  
عروہ رضی اللہ عنہ نے اس ارشاد باری تعالیٰ کے متعلق سوال کیا ”اگر  
تمہیں اندیشہ ہو کہ تم یتیموں میں انصاف نہ کرو گے تو ام  
المومنین نے ارشاد فرمایا اے میرے بھانجے اس کے معنی یہ ہیں  
کہ ایک یتیم لڑکی جو اپنے ولی کی کفالت میں ہو اور اس کی  
جائیداد میں بھی شریک ہو اور اس کے ولی کو اس کے مال و جمال  
کا لالچ ہو تو وہ اس لڑکی سے نکاح کا ارادہ کر لے اور پورا مہر ادا  
کرنے کا ارادہ نہ رکھتا ہو یعنی اتنا جتنا دوسرا آدمی دے سکتا ہیں تو  
ایسی لڑکیوں کے ساتھ مہر کے معاملے میں انصاف کیے بغیر نکاح  
نہ کیا جائے اور ولی اگر اس سے نکاح کرنا چاہے تو اسے زیادہ  
سے زیادہ مہر پر نکاح کرے جو اس کو مل سکتا ہے اور اگر چاہو تو  
ان کے علاوہ دوسری عورتوں سے جو تم کو پسند ہوں نکاح کر لو۔  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس آیت کے نزول کے بعد  
لوگوں نے پھر رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو اللہ  
عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی کہ ”اور تم سے عورتوں کے  
بارے میں فتویٰ پوچھتے ہیں“ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ

وَالْجَمَالَ قَالَتْ: فَهُمْ أُنْ يَنْكِحُوا عَنْ مَنْ  
رَغِبُوا فِي مَالِهِ وَجَمَالِهِ فِي يَتَأَقَى النِّسَاءَ إِلَّا  
بِالْقِسْطِ، مِنْ أَجْلِ رَغَبَتِهِمْ عَنْهُمْ إِذَا كُنَّ  
قَلِيلَاتِ الْمَالِ وَالْجَمَالِ.

دوسری آیت میں یہ جو فرمایا جن کے نکاح کرنے سے تم بار  
رہتے ہو یا لالچ کی بنا پر تم خود ان سے نکاح کرنا چاہتے ہو اس  
سے مراد یہی ہے کہ اگر کسی کو اپنی زیر پرورش یتیم لڑکی جن کے  
مال و جمال میں کمی باعث نکاح کرنے سے اعراض ہے تو جب  
تک اس کو انصاف کے ساتھ پورا حق مہر نہ دے اس سے نکاح  
نہ کرے۔

19 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (يُوصِيكُمُ  
اللَّهُ فِي أَوْلَادِكُمْ)

فرمان الہی ”اللہ عزوجل تمہیں حکم  
دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں

1728 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
عَادَنِي النَّبِيُّ ﷺ وَأَبُوبَكْرٍ فِي بَيْتِي سَلَمَةً  
مَا شَيْئَيْنِ فَوَجَدَنِي النَّبِيُّ ﷺ لَا أَعْقِلُ، فَدَعَا  
بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ، ثُمَّ رَشَّ عَلَيَّ، فَأَفْقَتُ،  
فَقُلْتُ لَهُ: مَا تَأْمُرُنِي أَنْ أَصْنَعَ فِي مَالِي يَا  
رَسُولَ اللَّهِ؟ فَتَزَلَّتْ: (يُوصِيكُمُ اللَّهُ فِي  
أَوْلَادِكُمْ).

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم ﷺ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ بنی سلمہ سے گزرے ہوئے  
میری عیادت کے لیے تشریف لائے نبی کریم ﷺ نے مجھے  
بیہوشی کی حالت میں پایا تو پانی منگوا یا پھر وضو فرمایا اور آپ نے  
باقی پانی مجھ پر چھڑک دیا مجھے ہوش آ گیا میں عرض گزار ہوا کہ  
یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں کہ اپنے مار کے  
بارے میں کہ میں کیا کروں؟ پس اس وقت یہ آیت نازل  
ہوئی ”اللہ عزوجل تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے  
میں۔

20 باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: (إِنَّ اللَّهَ لَا  
يُظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ) - الْآيَةُ.

فرمان الہی ”اللہ عزوجل کسی پر  
ظہر برابر بھی ظلم نہیں کرتا

1729 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: أَتَى نَاسَ النَّبِيِّ ﷺ قَالُوا: يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ فَذَكَرَ  
أَحَدُ الرُّؤْيَا وَقَدْ تَقَدَّمَ بِكَامِلِهِ ثُمَّ قَالَ:

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس چند لوگ آئے اور عرض کیا یا  
رسول اللہ ﷺ کیا ہم قیامت کے دن اپنے رب کو دیکھیں  
گے؟ پس آپ نے وہ حدیث ذکر فرمائی حدیث (۴۶۳) میں

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ أَتَى مُؤَدِّي تَتَبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ، فَلَا يَبْقَى مَنْ كَانَ يَعْبُدُ غَيْرَ اللَّهِ مِنَ الْأَصْنَامِ وَالْأَنْصَابِ إِلَّا يَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ. حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، بَرٌّ أَوْ فَاجِرٌ وَغَيْرَاتُ أَهْلِ الْكِتَابِ، فَيُدْعَى الْيَهُودُ فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ؟ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ عَزِيزَ ابْنِ اللَّهِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَمَاذَا تَبْغُونَ؟ فَقَالُوا: عَطِشْنَا رَبَّنَا فَاشْقِنَا. فَيُشَارُّ: أَلَا تَرُدُّونَ؟ فَيُحْشَرُونَ إِلَى النَّارِ، كَأَنَّهَا سَرَابٌ، يَحِطُّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا، فَيَتَسَاقَطُونَ فِي النَّارِ، ثُمَّ يُدْعَى النَّصَارَى، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَنْ كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ قَالُوا: كُنَّا نَعْبُدُ الْمَسِيحَ ابْنَ اللَّهِ. فَيُقَالُ لَهُمْ: كَذَبْتُمْ، مَا اتَّخَذَ اللَّهُ مِنْ صَاحِبَةٍ وَلَا وَلَدٍ، فَيُقَالُ لَهُمْ: مَاذَا تَبْغُونَ؟ فَكَذَلِكَ مِثْلَ الْأَوَّلِ، حَتَّى إِذَا لَمْ يَبْقَ إِلَّا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ، مِنْ بَرٍّ أَوْ فَاجِرٍ، أَتَاهُمْ رَبُّ الْعَالَمِينَ فِي أُدْنَى صُورَةٍ مِنَ الَّتِي رَأَوْهُ فِيهَا، فَيُقَالُ: مَاذَا تَنْتَظِرُونَ، تَتَّبِعُ كُلُّ أُمَّةٍ مَا كَانَتْ تَعْبُدُ. قَالُوا: فَارَقْنَا النَّاسَ فِي الدُّنْيَا عَلَى أَفْقَرِ مَا كُنَّا إِلَيْهِمْ، وَلَمْ نُصَاحِبْهُمْ، وَنَحْنُ نَنْتَظِرُ رَبَّنَا الَّذِي كُنَّا نَعْبُدُ. فَيَقُولُ: أَنَا رَبُّكُمْ، فَيَقُولُونَ: لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ شَيْئًا.

میں رویت باری تعالیٰ کا تذکرہ ہے جو پہلے گزر چکی ہے اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ قیامت کے دن ایک پکارنے والے پکارے گا کہ تم میں سے ہر ایک گروہ اللہ کے سوا جن بتوں اور پتھروں کی پوجا کرتا تھا آج اس کے پیچھے ہو جائے اور اللہ عزوجل کی عبادت کے سوا دیگر کی عبادت کرنے والوں میں سے کوئی باقی نہ رہے گا چنانچہ ایسے تمام لوگ جہنم میں پھینک دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک اللہ عزوجل کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد اس میں اہل کتاب کے کچھ لوگ بھی ہوں گے پھر یہودی بلائے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کی پوجا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ عزوجل کے بیٹے حضرت عزیز علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم نے جھوٹ بولا ہے کیونکہ اللہ عزوجل کی نہ بیوی ہے نہ کوئی بیٹا اچھا اب بتاؤ تم کیا چاہتے ہو؟ وہ کہیں گے کہ ہمیں پیاس لگی ہوئی ہے لہذا اے ہمارے رب ہمیں پانی پلا دے انہیں سراب کی طرف اشارہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ وہاں جاؤ درحقیقت وہ پانی نہیں بلکہ جہنم کی آگ ہوگی جس کے بعض شعلے دوسرے شعلوں کو کھا رہے ہوں گے پس وہ اس آگ میں ڈال دیئے جائیں گے پھر نصاریٰ کو بلایا جائے گا اور ان سے پوچھا جائے گا تم کس کی عبادت کیا کرتے تھے؟ وہ کہیں گے کہ ہم اللہ عزوجل کے بیٹے حضرت مسیح علیہ السلام کی عبادت کیا کرتے تھے ان سے کہا جائے گا تم جھوٹے ہو کیونکہ اللہ عزوجل کی نہ بیوی ہے اور نہ کوئی بیٹا ہے پھر ان سے کہا جائے گا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ تم کیا چاہتے ہو چنانچہ ان کے ساتھ بھی وہی کچھ ہوگا جو ان سے پہلے یہودی گروہ کے ساتھ

ہوا یہاں تک کہ صرف وہی لوگ رہ جائیں گے جو ایک خدا کی عبادت کیا کرتے تھے خواہ وہ نیک ہوں یا بد پھر اسے مزدجل بہت قریب سے ایسی صورت (جیسا کہ اس کی شایان شان ہے) میں جلوہ فرمائے گا جس میں اسے دیکھا جاسکے گا پھر ان سے پوچھا جائے گا کہ تم کس کا انتظار کر رہے ہو حارنکہ آج ہر ایک اس کے ساتھ ہے جس کی وہ عبادت کرتا تھا وہ عرض کریں گے کہ ہم نے تو ان لوگوں کو دنیا میں چھوڑ دیا تھا جبکہ ان کی بڑی ضرورت تھی اور ہم تو اپنے رب کا انتظار کر رہے ہیں ان سے فرمایا جائے گا میں تمہارا رب ہوں پھر وہ دو یا تین بار یہی کہیں گے کہ ہم تو اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے تھے۔

فرمانِ الہی: تو کیسا ہوگا جب ہر

امت سے ایک گواہ لائیں

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ مجھے قرآن کریم پڑھ کر سنائے میں عرض گزار ہوا کہ حضور میں پڑھ کر سناؤں جبکہ نازل تو آپ پر ہوا ہے؟ فرمایا مجھے دوسروں سے سننا اچھا معلوم ہوتا ہے پھر میں نے سورہ نساء پڑھی جب میں اس آیت پر پہنچا کہ اس وقت کیسی بات ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں۔ اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ و نگہبان بنا کر لائیں تو آپ نے فرمایا کہ بس کر جاؤ اور اس وقت آپ کی مبارک آنکھوں میں آنسو بہہ رہے تھے۔

21 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {فَكَيْفَ إِذَا

جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ}۔

1730 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ لِي النَّبِيُّ ﷺ: (اقْرَأْ عَلَيَّ). قُلْتُ: أَقْرَأُ عَلَيْكَ وَعَلَيْكَ أَنْزَلَ؟ قَالَ: (فَإِنِّي أَحِبُّ أَنْ أَسْمَعَهُ مِنْ غَيْرِي). فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ سُورَةَ النِّسَاءِ حَتَّى بَلَغْتُ: {فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَؤُلَاءِ شَهِيدًا}. قَالَ: (أَمْسِكْ). فَإِذَا عَيْنَاهُ تَذْرِفَانِ۔

22 باب: قوله عز وجل: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ}

1731- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ نَاسًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ كَانُوا مَعَ الْمُشْرِكِينَ يُكْذِبُونَ سِوَادَهُمْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، يَأْتِي الشَّهْمُ فَيُزْمَى بِهِ، فَيُصِيبُ أَحَدَهُمْ فَيَقْتُلُهُ، أَوْ يُضْرَبُ فَيُقْتَلُ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ: {إِنَّ الَّذِينَ تَوَفَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ ظَالِمِي أَنْفُسِهِمْ} الْآيَةَ.

23 باب: قوله تعالى: {إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَى نُوحٍ} إِلَى قَوْلِهِ:

{يُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ}

1732- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ: أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ

بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ).

24 باب: قوله عز وجل:

{يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا

أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ}

1733- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا

مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ، فَقَدْ كَذَبَ، وَاللَّهُ يَقُولُ: {يَا

أَيُّهَا الرَّسُولُ بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ} الْآيَةَ.

فرمان الہی ”وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ مبارک میں کچھ مسلمان مشرکین کے ساتھ ہو کر ان کی تعداد اور طاقت بڑھاتے تھے لڑائی کے موقع پر کوئی تیر آتا اور ان میں سے کسی کو لگتا اور وہ مرجاتا یا تلوار کے ذریعے قتل ہو جاتا پس اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی ”وہ لوگ جن کی جان فرشتے نکالتے ہیں اس حال میں کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرتے تھے“۔

فرمان الہی ”بے شک ہم نے

تمہاری طرف وحی بھیجی جس

طرح نوح کی طرف بھیجی“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جو شخص یہ کہے کہ میں حضرت یونس بن متى علیہ السلام سے بہتر ہوں تو اس نے جھوٹ بولا۔

تفسیر سورۃ المائدہ

فرمان الہی ”اے رسول پہنچا دو جو کچھ اتارا

گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو شخص یہ کہے کہ حضرت محمد ﷺ نے اس میں سے کچھ چھپایا ہے جو کچھ ان پر نازل کیا گیا تو اس نے جھوٹ بولا کیونکہ اللہ عزوجل نے انہیں حکم فرمایا ”اے رسول اللہ ﷺ پہنچا دو جو کچھ اتارا گیا تمہیں تمہارے رب کی طرف سے۔“



25 باب: قوله عز وجل: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾

1734- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا نَغْزُو مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَلَيْسَ مَعَنَا نِسَاءٌ فَقُلْنَا: أَلَا نُحْتَصِي؟ فَهَاتَا عَنْ ذَلِكَ، فَرَخَّصَ لَنَا بَعْدَ ذَلِكَ أَنْ نَتَزَوَّجَ الْمَرْأَةَ بِالثُّوبِ، ثُمَّ قَرَأَ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحَرِّمُوا طَيِّبَاتِ مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ﴾.

فرمان الہی ”حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے حلال کیں“

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم جہاد کے لیے نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور ہمارے ساتھ عورتیں نہ تھیں تو ہم نے عرض کیا کہ ہم اپنے آپ کو خصب نہ کر لیں؟ تو آپ نے ہمیں منع فرمایا اور اس کے بعد ہمیں اجازت دی کہ کسی عورت سے کپڑے وغیرہ کے بدلے میں نکاح کر لیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں جو اللہ عزوجل نے تمہارے لیے حلال کیں۔“

فرمان الہی ”شراب اور جوا اور بت اور پانے ناپاک اور شیطانی کام ہیں“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس کھجور کی شراب کے سوا کوئی اور شراب نہ تھی یہ وہی شراب ہے جس کو تم فطیح کہتے ہو میں کھڑا ہو کر حضرت ابو طلحہ اور فلاں فلاں حضرات کو شراب پلا رہا تھا اتنے میں ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ تمہیں کچھ خبر بھی ہے؟ پوچھا کس چیز کی؟ اس شخص نے کہا کہ شراب حرام ہو گئی ہے تب ان لوگوں نے کہا ”اے انس ان منکوں کو بہادو۔“ راوی کا بیان ہے کہ ان لوگوں کو جب اس آدمی نے خبر دی تو کسی نے اس سے کوئی سوال نہیں کیا اور نہ ہی یہ خبر ملنے کے بعد کسی نے شراب پی۔

26 باب: قوله عز وجل: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّبِعُوا خَمْرًا وَالمَيْسِرَ وَالأَنصَابَ وَالأَزْلَامَ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ﴾

1735- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كَانَ لَنَا خَمْرٌ غَيْرُ فَضِيحِكُمْ هَذَا الَّذِي تُسَوِّدُهُ الْفَضِيحُ، فَإِنِّي لَقَائِمٌ أَسْقِي أَبَا طَلْحَةَ وَفُلَانًا وَفُلَانًا إِذَا جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: وَهَلْ بَلَغَكُمْ الْخَبْرُ؟ فَقَالُوا: وَمَا ذَاكَ؟ قَالَ: حُرِّمَتِ الْخَمْرُ، قَالُوا: أَهَرِقُ هَذِهِ الْقِلَالَ يَا أَنَسُ قَالَ: فَمَا سَأَلُوا عَنْهَا وَلَا رَاجِعُوهَا بَعْدَ خَبَرِ الرَّجُلِ.

27 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا تَسْأَلُوا

عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ}

1736 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَطَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ خُطْبَةً مَا سَمِعْتُ مِثْلَهَا قَطُّ، قَالَ: (لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا). قَالَ فَغَطَّى أَصْحَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَجُوهَهُمْ لَهُمْ خَنِينٌ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَنْ أَبِي؟ قَالَ: (فُلَانٌ). فَزَلْتُ هَذِهِ الْآيَةَ: {لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ}.

1737 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: كَانَ قَوْمٌ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ اسْتَهْزَاءً، فَيَقُولُ الرَّجُلُ مَنْ أَبِي؟ وَيَقُولُ الرَّجُلُ تَضِلُّ نَاقَتُهُ أَيْنَ نَاقَتِي فَأَنْزَلَ اللَّهُ فِيهِمْ هَذِهِ الْآيَةَ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءٍ إِنْ تُبَدَّلَ لَكُمْ تَسْؤُكُمْ} حَتَّى فَرَغَ مِنَ الْآيَةِ كُلِّهَا.

28 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {قُلْ هُوَ

الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ

عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} الْآيَةَ.

1738 عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا

نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {قُلْ هُوَ الْقَادِرُ عَلَى أَنْ يَبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِنْ فَوْقِكُمْ} قَالَ

فرمان الہی: ”اے ایمان والو ایسی باتیں نہ

پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول

اللہ ﷺ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا اس طرح کا خطبہ میں نے پہلے

نہیں سنا تھا فرمایا جو کچھ میں جانتا ہوں اگر تم جانتے تو یقیناً تم بہت

کم ہنستے اور بہت زیادہ روتے۔ راوی فرماتے ہیں کہ یہ سن کر صحابہ

اکرام رضی اللہ عنہم نے اپنے چہروں کو چھپا لیا اور سسکیاں بھر کر رونے لگے

اتنے میں ایک شخص نے دریافت کیا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ

نے فرمایا فلاں ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی کہ ”اے ایمان والو

ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں“۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ بعض لوگ آپ سے بطور مذاق سوال کیا کرتے تھے پس وہی

کہتا میرا باپ کون ہے؟ اور کوئی کہتا کہ میری اونٹنی گم ہو گئی ہے؟

بتائیے میری اونٹنی کہاں ہے؟ تو اللہ عزوجل نے ان کے بارے

میں یہ آیت اتاری ”اے ایمان والو ایسی باتیں نہ پوچھو جو تم پر

ظاہر کی جائیں تو تمہیں بری لگیں“۔

تفسیر سورۃ الانعام

فرمان الہی ”تم فرماؤ وہ قادر ہے کہ

تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے“

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آیت ”تم فرماؤ وہ

قادر ہے کہ تم پر عذاب بھیجے تمہارے اوپر سے“ نازل ہوئی تو

رسول اللہ ﷺ نے دعا مانگی ”اے اللہ میں تیری ذات کی پندہ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: {أَعُوذُ بِوَجْهِكَ} قَالَ: {أَعُوذُ بِوَجْهِكَ} {أَوْ يَلْبِسُكُمْ شَيْعًا وَيُلِيْقَ بَعْضُكُمْ بَأْسَ بَعْضٍ} قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: {هَذَا أَهْوَنُ. أَوْ هَذَا أَيْسَرُ}.

29 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {أُولَئِكَ الَّذِينَ هَدَى اللَّهُ فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِةً}

1739 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ سَأَلَ: أَفِي صَ سَجْدَةٍ، فَقَالَ: نَعَمْ، ثُمَّ تَلَا: {وَوَهَبْنَا لَهُ} إِلَى قَوْلِهِ: {فَبِهِدَاهُمْ أَقْتَدِةً} ثُمَّ قَالَ: نَبِّئُكُمْ ﷺ عَنْ أَمْرٍ أَن يَفْتَدِي بِهِمْ.

30 باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {وَلَا تَقْرُبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ}

1740 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: {لَا أَحَدٌ أَغْيَرُ مِنَ اللَّهِ، وَلِذَلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ، وَلَا شَيْءَ أَحَبُّ إِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللَّهِ، لِذَلِكَ مَدَحَ نَفْسَهُ}.

31 باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ

بِالْعُرْفِ} الْآيَةُ

1741 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ رَضِيَ اللَّهُ

لِيتا ہوں پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ”یا تمہارے پیروں نے اپنے سے“ اس پر آپ نے فرمایا ”اے اللہ میں تیری ذات کی پناہ لیتا ہوں“ پھر اللہ عزوجل نے فرمایا ”یا تمہیں ہزارے مختلف گروہ کر کے اور ایک دوسرے کی سختی چکھائے“ تو آپ نے فرمایا کہ یہ عذاب ہا کا ہے یہ آسان ہے۔

فرمان الہی یہ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی تو تم ان کی راہ چلو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے ان سے سوال کیا گیا کہ کیا سورہ ص میں سجدہ ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں پھر انہوں نے یہ آیت پڑھی کہ ”یہ ہیں جن کو اللہ عزوجل نے ہدایت دی تو تم ان کی راہ چلو“۔ مزید فرمایا کہ تمہارے نبی کریم ﷺ کو ان انبیاء اکرام رضی اللہ عنہم کے راستے پر چھنے کا حکم فرمایا گیا۔

فرمان الہی: ”بے شرمی کی باتوں کے قریب بھی نہ جاؤ خواہ وہ ظاہری ہو یا چھپی ہوئی“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل سے زیادہ غیرت والا کوئی نہیں اس لیے اس نے ظاہری و چھپی ہوئی فواحشات کو حرام فرمادیا ہے اور اللہ عزوجل کو اپنی حمد و ثنا سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہے اس لیے اس نے اپنی تعریف خود فرمائی ہے۔

تفسیر سورۃ الاعراف

فرمان الہی ”اے محبوب معاف کرنا

اختیار کرو اور بھلائی کا حکم دو“

حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

عَنْهُمَا قَالَ: أَمَرَ اللَّهُ نَبِيَّهُ ﷺ أَنْ يَأْخُذَ الْعَفْوَ مِنْ أَخْلَاقِ النَّاسِ.

32 باب: قوله تعالى: {وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ}

1742 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ قِيلَ لَهُ: كَيْفَ تَرَى فِي قِتَالِ الْفِتْنَةِ. فَقَالَ: وَهَلْ تُدْرِي مَا الْفِتْنَةُ؟ كَانَ مُحَمَّدٌ ﷺ يُقَاتِلُ الْمُشْرِكِينَ، وَكَانَ الدُّخُولُ عَلَيْهِمْ فِتْنَةً، وَلَيْسَ كَقِتَالِكُمْ عَلَى الْمُلْكِ.

33 باب: قوله

تعالى: {وَأَخْرُونَ

اعْتَرَفُوا بِذُنُوبِهِمْ}.

1743 - عَنْ سَمُرَةَ بِنْتِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَنَا: (أَتَانِي اللَّيْلَةُ آتِيَانِ، فَأَبْتَغَتَانِي، فَأَنْتَهَيْتَانِي إِلَى مَدِينَةِ مَبْنِيَّةٍ بِلَيْنٍ ذَهَبٍ وَلَيْنٍ فِضَّةٍ، فَتَلَقَانَا رِجَالٌ شَطْرُ مَنْ خَلَقَهُمْ، كَأَحْسَنِ مَا أَنْتَ رَأَى، وَشَطْرُ مَا أَنْتَ رَأَى، قَالَا لَهُمْ: اذْهَبُوا فَفَقَعُوا فِي ذَلِكَ النَّهْرِ، فَوَقَعُوا فِيهِ، ثُمَّ رَجَعُوا إِلَيْنَا، قَدْ ذَهَبَ ذَلِكَ الشَّوْءُ عَنْهُمْ، فَصَارُوا فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ، قَالَا لِي هَذِهِ جَنَّةُ عَدْنٍ، وَهَذَاكَ مَنْزِلُكَ قَالَا: أَمَّا الْقَوْمُ الَّذِينَ

کہ اس آیت میں اپنے نبی ﷺ کو عزم دیا کہ معاف کرنا مجھے لوگوں کے اخلاق سے ہے۔

تفسیر سورة الانفال

فرمان الہی ”اور ان سے لڑو یہاں تک کہ کوئی فتنہ نہ رہے“

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ جو قتال اور فتنہ فساد ہو رہا ہے اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ فتنہ کس کو کہتے ہیں؟ محمد ﷺ مشرکین سے لڑتے تھے اور ان کفار کے قریب جانا ہی فتنہ تھا لہذا ان کی لڑائی تمہاری طرح حصول تاج و تخت کے لیے نہیں تھی۔

تفسیر سورة التوبة

فرمان الہی ”اور بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنے گناہوں کا اعتراف کر لیا“

حضرت سرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آج رات میرے پاس دو آنے والے آئے اور مجھے جگا کر ایک ایسے شہر کی طرف لے گئے جو سونے اور چاندی کی اینٹوں سے بنا ہوا تھا وہاں ہمیں ایسے آدمی کئی آدمی ملے جن کا آدھا بدن تو نہایت خوبصورت اور آدھا جسم نہایت ہی بد صورت نظر آ رہا تھا پھر ان فرشتوں نے ان سے کہا اس نہر میں داخل ہو جاؤ چنانچہ وہ اس میں داخل ہو گئے جب وہ باہر آئے تو ان کی سابقہ بد صورتی دور ہو چکی تھی اور وہ انتہائی خوب صورت ہو گئے تھے ان فرشتوں نے مجھ سے کہا کہ یہ جنت عدن ہے اور یہی آپ کا مکان ہے پھر ان فرشتوں نے کہا جن کا

آدھا بدن خوب صورت اور آدھا بدن بد صورت تھا یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے اچھے برے ہر طرح کے اعمال کیے تھے اللہ عزوجل نے ان سے درگزر فرمایا اور انہیں معاف فرما دیا۔

تفسیر سورۃ ہود

فرمان الہی ”اور اس کا عرش پانی پر تھا“

[1744] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے تم لوگوں پر خرچ کرو میں تم کو عطا کروں گا اور فرمایا کہ اللہ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں رات دن خرچ کرنے سے بھی خالی نہیں ہوتے اور مزید فرمایا کیا تم نہیں دیکھتے کہ جب سے اس زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے وہ برابر خرچ کیے جا رہا ہے لیکن اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں آئی اور اس کا عرش پانی پر تھا اور میزان اس کے ہاتھ ہے جس کو چاہے گراتے اور جس کو چاہے اٹھائے۔

فرمان الہی ”اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے

رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے“

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ظالم کو مہلت دیتا رہتا ہے لیکن جب پکڑ فرماتا ہے تو پھر اسے چھوڑتا نہیں راوی کہتے ہیں پھر آپ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ”اور ایسی ہی پکڑ ہے تیرے رب کی جب بستی والوں کو پکڑتا ہے ان کے ظلم پر بے شک اس کی پکڑ سخت دردناک ہے۔“

تفسیر سورہ حجر: فرمان الہی ”بجز اس کے جو چوری

چھپے سن لے تو (اس صورت میں) تعاقب

کرتا ہے اس کا ایک روشن شعلہ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

کَانُوا شَظْرَ مِنْهُمْ حَسَنٌ، وَشَظْرَ مِنْهُمْ قَبِيحٌ، فَإِنَّهُمْ خَلَطُوا عَمَلًا صَالِحًا وَآخَرَ سَيِّئًا، نَبَّأُوهُمُ اللَّهُ عَنْهُمْ).

34 باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَانَ

عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ}

1744- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْفَقْتُ أَنْفَقِي عَلَيْكَ وَقَالَ: يَدُ اللَّهِ مَلَأَى لَا تَغِيضُهَا نَفَقَةً، سَحَاءَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَقَالَ: أَرَأَيْتُمْ مَا أَنْفَقْتُ مُنْذُ خَلَقْتُ السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ فَإِنَّهُ لَمْ يَغُضْ مَا فِي يَدِهِ، وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ وَبِيَدِهِ الْبِيزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ).

35 باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَكَذَلِكَ

أَخَذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى} الْآيَةِ

1745- عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ لَيُنْبِئُ لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ). قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ {وَكَذَلِكَ أَخَذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخَذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ}.

36 باب: قَوْلِهِ تَعَالَى:

{إِلَّا أَمِنْ اسْتَرْقَى}

الشَّعْءِ} الْآيَةِ

1746- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَبْلُغُ



بِهِ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: إِذَا قَضَى اللَّهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ، ضَرَبَتْ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَالسِّلْسِلَةِ عَلَى صَفْوَانٍ، قَالَ فَإِذَا فُزِعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ، قَالُوا: مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ، قَالُوا لِلَّذِي قَالَ: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُو السَّمْعِ، وَمُسْتَرِقُو السَّمْعِ هَكَذَا وَاحِدٌ فَوْقَ آخَرَ، فَرُبَّمَا أَذْرَكَ الشَّهَابُ الْمُسْتَسْمِعَ، قَبْلَ أَنْ يَزِمِي بِهَا إِلَى صَاحِبِهِ، فَيُخْرِقُهُ، وَرُبَّمَا لَمْ يُدْرِكْهُ حَتَّى يَزِمِي بِهَا إِلَى الَّذِي يَلِيهِ إِلَى الَّذِي هُوَ أَسْفَلُ مِنْهُ، حَتَّى يُلْقُوَهَا إِلَى الْأَرْضِ، فَتُلْقَى عَلَى فَمِ السَّاجِرِ، فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةً كَذِبَةٍ، فَيَضُدُّنِي، فَيَقُولُونَ: أَلَمْ يُخْبِرْنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا، يَكُونُ كَذَا وَكَذَا، فَوَجَدْنَاهُ حَقًّا، لِلْكَلِمَةِ الَّتِي سَمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ).

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب اللہ عزوجل آسمانی فرشتوں کو کوئی حکم دیتا ہے تو وہ عاجزی کی وجہ سے اپنے سرس طرح مارتے ہیں جیسے کوئی زنجیر پتھر پر لگتی ہے جب ان کے دوسرے خوف کچھ دور ہو جاتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے کیا حکم فرمایا ہے؟ جواب دیتے ہیں کہ جو چیز اس نے فرمایا وہ حق ہے اور وہی بلند و برتر ہے پھر بات چرانے والے شیطان چھپ کر سننے کی کوشش کرتے ہیں اور یہ اوپر نیچے ہوتے ہیں اوپر والا نیچے والے سے اور وہ اپنے سے نیچے والے سے کہہ دیتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آگ کا شعلہ سب سے اوپر کے شیطان کو لگ جاتا ہے اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے پاس والے سے سنی ہوئی خبر آگے بیان کرے وہ جل جاتا ہے اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ شعلہ اس تک پہنچ نہیں پاتا اور وہ اپنے سے نیچے والے کو یہ بات سنا دیتا ہے ایسے ہی زمین پر رہنے والے شیطان کو خبر ہو جاتی ہے وہ یہ بات نجومی اور جادوگر کے منہ میں ڈال دیتا ہے اور وہ ایک بات میں سو جھوٹ ملا کر لوگوں سے بیان کرتا ہے پھر اگر اٹھتا تو اگر کوئی بات سچی نکلتی ہے تو لوگ کہتے ہیں کہ دیکھو اس نجومی نے اس دن ہمیں فلاں خبر دی تھی کہ اس اس طرح ہوگا اور اس کی بات سچ نکلتی حالانکہ یہ وہ بات ہوتی ہے جو آسمان سے شیطان نے چرائی ہے۔

### تفسیر سورہ نحل

فرمان الہی ”اور تم میں سے بعض ایسے ہیں

جنہیں لوٹا دیا جاتا ہے ناکارہ عمر کی طرف“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

### 37 باب: قَوْلِهِ تَعَالَى:

{وَمِنْكُمْ مَنْ يُرَدُّ

إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ}

1747 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ. أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو: (أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ، وَأَزْخِلِ الْعُمُرَ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَفِتْنَةِ الدَّجَالِ، وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ).

38 باب: قوله تعالى:

{ذُرِّيَّةً مَنْ حَمَلْنَا

مَعَ نُوحٍ إِنَّهُ كَانَ

عَبْدًا شَكُورًا}.

1748 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: أُنِيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِلَحْمٍ، فَرَفَعَ إِلَيْهِ اللَّذَاعُ، وَكَانَتْ تُعْجِبُهُ، فَتَسَّ مِنْهَا نَفْسَةً ثُمَّ قَالَ: (أَنَا سَيِّدُ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَهَلْ تَلَذُّونَ مِمَّا ذَلِكُ؟ يُجْمَعُ النَّاسُ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ يُسْمِعُهُمُ الدَّاعِي، وَيَنْفُلُهُمُ الْبَصَرُ، وَتَلَذُّو الشَّنَسُ، فَيَبْلُغُ النَّاسُ مِنَ الْغَمِّ وَالْكَرْبِ مَا لَا يُطِيقُونَ وَلَا يُحْتَسِبُونَ فَيَقُولُ النَّاسُ: أَلَا تَرَوْنَ مَا قَدْ بَلَغَكُمْ أَلَا تَنْظُرُونَ مَنْ يَشْفَعُ لَكُمْ إِلَى رَبِّكُمْ؟ فَيَقُولُ بَعْضُ النَّاسِ لِبَعْضٍ: عَلَيْكُمْ بِآدَمَ، فَيَأْتُونَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَيَقُولُونَ لَهُ: أَنْتَ أَبُو الْبَشَرِ خَلَقَكَ اللَّهُ بِيَدِهِ. وَنَفَخَ فِيكَ مِنْ رُوحِهِ، وَأَمَرَ الْمَلَائِكَةَ فَسَجَدُوا لَكَ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى

اللہ عزوجل یوں دعا کرتے تھے ”اے اللہ عزوجل میں تیری پناہ چاہتا ہوں بخل سے سستی سے، بڑھاپے سے، عذاب قبر سے، فتنہ دجال سے اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔“

تفسیر سورہ بنی اسرائیل

فرمان الہی ”اے ان لوگوں کی اولاد جنہیں

ہم نے (کشتی میں) سوار کرایا نوح کے

ساتھ بے شک نوح ایک شکر گزار بندہ تھا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس دستی کا گوشت لایا گیا جو کہ آپ کو

بہت پسند تھا آپ نے اسے اپنے دانت مبارک سے نوح نوح

کر کھایا اس کے بعد فرمایا ”میں قیامت کے دن تمام لوگوں کا

سردار ہوں گا تم جانتے ہو کسی وجہ سے ایسا ہوگا؟ اللہ عزوجل تمام

اولین و آخرین کو میدان محشر میں جمع فرمائے گا جہاں آواز دینے

والے کی آواز سب سنیں گے اور نظر سب کو دیکھ سکے گی اور سورج

بہت قریب ہوگا کہ لوگ گرمی کی شدت سے تڑپنے لگیں گے اور

وہ ناقابل برداشت ہوگی تو لوگ کہیں گے کہ کیا تم اپنی حالت

نہیں دیکھتے پھر تم کسی ایسے کو تلاش کرو جو تمہارے رب کے

پاس تمہاری شفاعت کرے پھر آپس میں مشورہ کر کے کہیں گے

کہ حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت میں جانا چاہیے پس وہ حضرت

آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کریں گے آپ تمام

انسانوں کے باپ ہیں آپ کو اللہ عزوجل نے آپ کو اپنے

دست قدرت سے بنایا پھر آپ میں روح پھونکی فرشتوں کو سجدہ

مَا نَحْنُ فِيهِ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا قَدْ بَلَغْنَا؟ فَيَقُولُ  
 آدَمُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ  
 يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ،  
 وَإِنَّهُ نَهَانِي عَنِ الشَّجَرَةِ فَعَصَيْتُهُ، نَفْسِي  
 نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى  
 نُوحٍ، فَيَأْتُونَ نُوحًا فَيَقُولُونَ: يَا نُوحُ إِنَّكَ  
 أَنْتَ أَوَّلُ الرُّسُلِ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ، وَقَدْ  
 سَمَّاكَ اللَّهُ عَبْدًا شَكُورًا اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ،  
 أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي عَزَّ  
 وَجَلَّ قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ  
 قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَإِنَّهُ قَدْ  
 كَانَتْ لِي دَعْوَةٌ دَعَوْتُهَا عَلَى قَوْمِي، نَفْسِي نَفْسِي  
 نَفْسِي اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي، اذْهَبُوا إِلَى إِبْرَاهِيمَ،  
 فَيَأْتُونَ إِبْرَاهِيمَ، فَيَقُولُونَ: يَا إِبْرَاهِيمُ،  
 أَنْتَ نَبِيُّ اللَّهِ وَخَلِيلُهُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، اشْفَعْ  
 لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ  
 لَهُمْ: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ  
 يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ، وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ،  
 وَإِنِّي قَدْ كُنْتُ كَذَبْتُ ثَلَاثَ كَذَبَاتٍ نَفْسِي  
 نَفْسِي نَفْسِي، اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى  
 مُوسَى، فَيَأْتُونَ مُوسَى، فَيَقُولُونَ: يَا مُوسَى،  
 أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، فَضَّلَكَ اللَّهُ بِرِسَالَتِهِ  
 وَبِكَلَامِهِ عَلَى النَّاسِ، اشْفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا  
 تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَيَقُولُ: إِنَّ رَبِّي قَدْ

کرنے کا حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا لہذا آپ اپنے رب  
 سے ہماری سفارش فرمائیے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال  
 میں ہیں؟ حضرت آدم علیہ السلام فرمائیں گے آج میرے رب نے  
 ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے فرمایا ہے نہ  
 اس کے بعد کبھی ایسا غضب فرمائے گا بے شک مجھے اس نے  
 ایک درخت سے روکا تھا لیکن مجھ سے لغزش ہو گئی لہذا مجھے اپنی  
 جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے مجھے اپنی جان کی  
 پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت نوح علیہ السلام کے  
 پاس چلے جاؤ پس وہ حضرت نوح علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر  
 عرض گزار ہوں گے ”اے حضرت نوح علیہ السلام آپ زمین و آسمانوں  
 پر سب سے پہلے آنے والے رسول تھے اور اللہ عزوجل نے  
 آپ کو اپنا شکر گزار بندہ فرمایا آپ اپنے رب کے حضور ہماری  
 شفاعت فرمائیے کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟  
 وہ ان سے فرمائیں گے آج میرا رب اتنے غضب میں ہے کہ نہ  
 اس سے پہلے کبھی اتنے غضب میں ہوا اور نہ آئندہ ہوگا بے  
 شک میرے رب نے مجھے ایک مقبول دعا کی اجازت مرحمت  
 فرمائی تھی تو میں وہ دعا اپنی قوم کے خلاف مانگ چکا ہوں لہذا  
 مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے  
 اپنی جان کی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ تم حضرت  
 ابراہیم علیہ السلام کی بارگاہ میں جاؤ یہ سن کر سب لوگ حضرت ابراہیم  
 علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے ابراہیم علیہ السلام  
 آپ اللہ عزوجل کے نبی ہیں اور تمام اہل زمین میں ان کے  
 دوست ہیں لہذا آپ اپنے رب سے ہمارے لیے سفارش  
 کریں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ وہ ان سے

غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ. وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ. وَإِنِّي قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا لَمْ أَوْمَرْ بِقَتْلِهَا. نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي. اذْهَبُوا إِلَى عِيسَى، قَيَّاتُونَ عِيسَى. قَيِّقُولُونَ: يَا عِيسَى، أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ، وَكَلِمَتُ النَّاسِ فِي الْبُهِدِ صَبِيحًا، اشفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ قَيِّقُولُ عِيسَى: إِنَّ رَبِّي قَدْ غَضِبَ الْيَوْمَ غَضَبًا لَمْ يَغْضَبْ قَبْلَهُ مِثْلَهُ. وَلَنْ يَغْضَبَ بَعْدَهُ مِثْلَهُ وَلَمْ يَذْكُرْ ذَنْبًا نَفْسِي نَفْسِي نَفْسِي. اذْهَبُوا إِلَى غَيْرِي اذْهَبُوا إِلَى مُحَمَّدٍ ﷺ، قَيَّاتُونَ مُحَمَّدًا ﷺ قَيِّقُولُونَ: يَا مُحَمَّدُ أَنْتَ رَسُولُ اللَّهِ، وَخَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، وَقَدْ غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، اشفَعْ لَنَا إِلَى رَبِّكَ، أَلَا تَرَى إِلَى مَا نَحْنُ فِيهِ؟ فَأَنْطَلِقُ فَأَتِي تَحْتَ الْعَرْشِ، فَأَقْعُ سَاجِدًا لِرَبِّي عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَفْتَحْ اللَّهُ عَلَيَّ مِنْ مَحَامِدِهِ وَحُسْنِ الثَّنَاءِ عَلَيْهِ شَيْئًا لَمْ يَفْتَحْهُ عَلَيَّ أَحَدٌ قَبْلِي ثُمَّ يُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ اذْفَعْ رَأْسَكَ، سَلْ تُعْطَهُ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ، فَأَرْفَعُ رَأْسِي، فَأَقُولُ: أُمِّتِي يَا رَبِّ، أُمِّتِي يَا رَبِّ فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ادْخُلْ مِنْ أُمِّتِكَ مَنْ لَا حِسَابَ عَلَيْهِمْ مِنَ الْبَابِ الْأَيْمَنِ مِنَ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ، وَهُمْ شُرَكَاءُ النَّاسِ فَيَمَسُوهُ ذَلِكَ مِنَ الْأَبْوَابِ، ثُمَّ قَالَ: وَالَّذِي

فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس نے پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا غضب فرمائے گا میں نے تین خلاف واقعہ باتیں کی تھیں لہذا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اللہ عزوجل نے آپ کو کلام اور رسالت کے ذریعہ تمام لوگوں پر فضیلت عطا فرمائی آج آپ اللہ عزوجل سے ہمارے لیے سفارش کریں کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہم کس حال میں ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ نہ ایسا غضب پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا فرمائے گا اور میں نے زمین میں ایک شخص کو مار دیا تھا جس کو مارنے کا مجھے حکم نہ تھا مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے اپنی جان کی پڑی ہے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس چلے جاؤ پھر سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ اور وہ روح ہیں جو اس نے حضرت مریم علیہا السلام کی طرف بھیجی آپ نے مہد میں بھی لوگوں سے باتیں کیں لہذا آپ اپنے رب سے ہمارے لیے دعا فرمائیے کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس حال میں ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے کہ آج میرے رب نے ایسے غضب کا اظہار فرمایا ہے کہ ایسا نہ اس سے پہلے فرمایا ہے نہ اس کے بعد کبھی ایسا

نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ مَا بَيْنَ الْيَضْرَاعَيْنِ مِنْ  
مَصَارِيحِ الْجَنَّةِ كَمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَحَمِيرَ، أَوْ كَمَا  
بَيْنَ مَكَّةَ وَبُضْرَى).

غضب فرمائے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنی کسی خطا کا ذکر نہیں کریں  
گے اور فرمائیں گے مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے، مجھے تو اپنی  
جان کی پڑی ہے، مجھے تو اپنی جان کی پڑی ہے میرے علاوہ کسی  
اور کے پاس جاؤ محمد ﷺ کے پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ حضرت  
محمد ﷺ کی خدمت میں آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمد  
ﷺ آپ اللہ عزوجل کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء ہیں اور اللہ  
عزوجل نے آپ کے سبب سے آپ کے انگلوں اور پچھلوں  
کے گناہ معاف فرمائے ہیں لہذا آپ اپنے رب سے ہماری  
شفارش فرمائیں کیا آپ ملاحظہ نہیں فرماتے کہ ہر ایک حال ہے  
آپ فرماتے ہیں کہ پھر میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب کے  
حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر اللہ عزوجل اپنی حمد و ثنا کے وہ  
الفاظ میرے لیے منکشف فرمائے گا جن کا اس سے پہلے کسی پر  
انکشاف نہیں ہوا ہوگا پھر میں انہیں الفاظ و انداز میں اللہ عزوجل  
کی حمد و ثنا کروں گا تو پھر فرمایا جائے گا اے محمد ﷺ اپنا سراٹھاؤ  
مانگو عطا کیا جائے گا شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی میں اپنا  
سراٹھاؤں گا پھر عرض کروں گا اے رب میری امت، اے رب  
میری امت، اے رب میری امت پس فرمایا جائے گا اے  
محمد ﷺ اپنی امت کے ان لوگوں کو جن کا حساب نہیں ہوگا انہیں  
جن کے دروازوں میں سے دائیں طرف والے دروازے سے  
داخل کر دو اور دیگر لوگوں کے ساتھ مل کر دوسرے دروازوں سے  
بھی آپ کے امتی جنت میں جاسکتے ہیں پھر آپ نے فرمایا اس کی  
قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جنت کے دو  
دروازوں کی درمیانی مسافت مکہ اور حمیر یا مکہ اور بھری کے درمیانی  
فاصلہ جتنا ہے۔



39- باب قَوْلِهِ تَعَالَى: (عَسَى أَنْ

يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا)

1749 - - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: إِنَّ النَّاسَ يَصِيرُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُثًّا. كُلُّ أُمَّةٍ تَتَّبِعُ نَبِيَّهَا. يَقُولُونَ: يَا فُلَانُ اشْفَعْ. يَا فُلَانُ اشْفَعْ. حَتَّى تَنْتَهِيَ الشَّفَاعَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ. فَذَلِكَ يَوْمَ يَبْعَثُهُ اللَّهُ الْمَقَامَ الْمَحْمُودَ.

40- باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تُجْهَرُ

بِصَلَاتِكَ وَلَا تُخَافِتُ بِهَا}

1750 - - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: {وَلَا تُجْهَرُ بِصَلَاتِكَ}. قَالَ: تَزَلَّتْ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ مُخْتَفٍ بِمَكَّةَ، كَانَ إِذَا صَلَّى بِأَصْحَابِهِ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْقُرْآنِ، فَإِذَا سَمِعَهُ الْمُشْرِكُونَ سَبُّوا الْقُرْآنَ وَمَنْ أُنْزِلَهُ، وَمَنْ جَاءَ بِهِ، فَقَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِنَبِيِّهِ ﷺ: {وَلَا تُجْهَرُ بِصَلَاتِكَ} أُنِيَ بِقِرَائَتِكَ، فَيَسْمَعُ الْمُشْرِكُونَ، فَيَسُبُّوا الْقُرْآنَ. {وَلَا تُخَافِتُ بِهَا} عَنْ أَصْحَابِكَ فَلَا تُسَبِّعُهُمْ {وَابْتَغِ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا}.

41- باب: قَوْلِهِ تَعَالَى: {أُولَئِكَ

الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ

رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ} الْآيَةَ.

1751 - - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

فرمان الہی ”یقیناً نافرماے گا آپ کو

آپ کا رب مقام محمود پر“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ گروہ درگروہ ہو جائیں گے اور ہر گروہ اپنے نبی علیہ السلام کے پیچھے ہوگا اور عرض کرے گا اے فلاں ہماری شفاعت فرمائیے اے فلاں ہماری شفاعت فرمائیے یہاں تک کہ شفاعت کے لیے نبی کریم ﷺ کے پاس آئیں گے پس اسی دن کو اللہ عزوجل آپ کو مقام محمود عطا فرمائے گا۔

فرمان الہی ”اور نہ تو بلند آواز سے نماز

پڑھو اور نہ بالکل آہستہ پڑھو اسے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب آپ مکہ مکرمہ میں رونق افروز تھے اور اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتے تو بلند آواز سے قرأت فرماتے مشرکین جب کلام الہی سنتے تو اس کو گالیاں دیتے اور اس کو نازل فرمانے والے اور جس پر ناز ہو اس کو برا بھلا کہتے رہتے اس پر اللہ عزوجل نے اپنے نبی کو حکم دیا کہ اپنی نماز میں قرآن کریم اتنی بلند آواز سے نہ پڑھو کہ اسے سن کر مشرکین قرآن سنیں تو گالیاں دیں اور نہ اتنی آہستہ آواز سے پڑھنا کہ تمہارے ساتھی بھی نہ سن سکیں بلکہ درمیانی طریقہ اختیار کرو۔

تفسیر سورہ کہف

فرمان الہی ”یہ لوگ جنہوں نے اپنے رب کی آیتیں

اس کا کہنا نہ مانا تو ان کا کیا دھرا سب اکارت گیا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن ایک بہت ہی موسیٰ تازے آدمی کو جب اللہ عزوجل کی بارگاہ میں پیش کیا جائے گا تو ایک پتھر کے پر کے برابر بھی اس کی قدر نہ ہوگی اور فرمایا اگر چاہو تو پڑھ لو ”ہم ان کے لیے قیامت کے دن کوئی تول قائم نہیں کریں گے۔“

تفسیر سورہ مریم

فرمان الہی ”اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا“

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”قیامت کے دن موت کو ایک چکبرے مینڈھے کی شکل میں لایا جائے گا پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ اے اہل جنت تو وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کہ کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب نے اسے دیکھا ہوگا پھر پکارا جائے گا اے اہل جہنم وہ گردن اٹھا کر دیکھیں گے تو ان سے کہا جائے گا کیا تم اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے ہاں جانتے ہیں یہ تو موت ہے کیونکہ سب اسے (مرتے وقت) دیکھ چکے ہوں گے پھر اس مینڈھے کو ذبح کر دیا جائے گا پھر کہا جائے گا اہل جنت تم کو ہمیشہ اسی جنت میں رہنا ہے اور اسے اہل جہنم تم ہمیشہ اس میں رہو گے اب کسی کو موت نہیں آئے گی پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ”اور انہیں ڈر سناؤ پچھتاوے کے دن کا جب کام ہو چکے گا اور غفلت میں ہیں یعنی دنیا کے شیدائی اور ایمان نہیں لاتے۔“

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يُؤْتَى بِالرَّجُلِ الْعَظِيمِ السَّيِّئِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، لَا يَزِنُ عِنْدَ اللَّهِ جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَقَالَ: اقْرَأُوا إِن شِئْتُمْ: {فَلَا تُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا}).

42- باب قوله تعالى: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ} الآية.

1752 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (يُؤْتَى بِالْمَوْتِ كَهَيْئَةِ كَبِشٍ أَمْلَحَ، فَيُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ، ثُمَّ يُنَادِي: يَا أَهْلَ النَّارِ، فَيَشْرَبُونَ وَيَنْظُرُونَ، فَيَقُولُ: هَلْ تَعْرِفُونَ هَذَا؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ، هَذَا الْمَوْتُ، وَكُلُّهُمْ قَدْ رَأَاهُ، فَيَذْبَحُ ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ، خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ، وَيَا أَهْلَ النَّارِ، خُلُودٌ فَلَا مَوْتَ ثُمَّ قَرَأَ: {وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ}.

وَالَّذِينَ يَزْمُونَ  
أَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ  
يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ  
إِلَّا أَنْفُسُهُمْ

1753 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ عُوَيْمِرَ أَيْ عَاصِمَ بْنَ عَدِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ وَكَانَ سَيِّدَ بَنِي عَجْلَانَ، فَقَالَ: كَيْفَ  
تَقُولُونَ فِي رَجُلٍ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا،  
أَيَقْتُلُهُ فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ سَلِ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ. فَأَتَى عَاصِمَ النَّبِيَّ ﷺ  
فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَكِرَةٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
الْمَسَائِلَ، فَسَأَلَهُ فَسَأَلَهُ عُوَيْمِرُ فَقَالَ: إِنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَرِهَ الْمَسَائِلَ وَعَابَهَا، قَالَ  
عُوَيْمِرُ: وَاللَّهِ لَا أَنْتَهِيَ حَتَّى أَسْأَلَ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَجَاءَ عُوَيْمِرُ فَقَالَ: يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، رَجُلٌ وَجَدَ مَعَ امْرَأَتِهِ رَجُلًا، أَيَقْتُلُهُ  
فَتَقْتُلُونَهُ، أَمْ كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (قَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ فِيكَ وَفِي  
صَاحِبَتِكَ). فَأَمَرَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ  
بِالْمَلَاعَنَةِ بِمَا سَمَى اللَّهُ فِي كِتَابِهِ، فَلَا عَنَاهُ ثُمَّ  
قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ حَبْسُهَا فَقَدْ ظَلَمْتُهَا،  
فَطَلَّقَهَا، فَكَانَتْ سُنَّةً لِمَنْ كَانَ بَعْدَهُمَا فِي

فرمان الہی ”اور جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں  
اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو  
ایسے کسی کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ  
عز وجل کے نام سے کہ وہ سچا ہے“

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

عویمیر رضی اللہ عنہ جو بنی عجلان کے سردار تھے حضرت عاصم بن  
عدی رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ اس شخص کے  
بارے میں کیا کہتے ہیں جو کسی آدمی کو اپنی عورت کے ساتھ بد  
کاری کرتا ہو ادیکھ لے اگر وہ اسے قتل کر دے تو کیا اسے بدلے  
میں آپ قتل کریں گے؟ آخر وہ کیا کرے؟ اس بارے میں  
مجھے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کر کے بتائیے پس حضرت  
عاصم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر درخواست گزار  
ہوئے یا رسول اللہ ﷺ (یہ یہ بات ہے) رسول اللہ ﷺ نے  
اس بات کو ناپسند فرمایا جب حضرت عویمیر نے ان سے پوچھا تو  
انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو ناپسند فرمایا  
اور برا جانا حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ نے کہا اللہ عز وجل کی قسم میں تو باز  
نہ آؤں گا جب تک یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے نہ پوچھ لوں  
چنانچہ حضرت عویمیر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں آ کر عرض  
گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ایک شخص اپنی بیوی کے پاس  
ایک مرد کو پاتا ہے اگر وہ اس کو قتل کر دے تو آپ اس کو قصاص  
میں قتل کروادیں گے تو آخر پھر وہ کیا کرے؟ پس رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عز وجل نے قرآن پاک میں تمہارے اور

الْمُتَلَا عَيْنَيْنِ، ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (انْظُرُوا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَسْخَمَ أَذْبَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيمَ الْأَلَيْتَيْنِ خَدَجَ السَّاقِلَيْنِ، فَلَا أَحْسِبُ عَوْنِيًّا إِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا، وَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَحْيَمَ كَأَنَّهُ وَحَرَةٌ، فَلَا أَحْسِبُ عَوْنِيًّا، إِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا). فَبَاءَتْ بِهِ عَلَى النَّعْتِ الَّذِي نَعَتَ بِهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنْ تَصْدِيقِي عَوْنِيٍّ، فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ إِلَى أُمِّهِ.

تمہاری زوجہ کے متعلق حکم نازل فرمایا ہے چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے حکم ملاعت فرمایا جیسا کہ اللہ عزوجل نے اپنی کتاب میں حکم فرمایا ہے پس انہوں نے عورت سے لعان کیا پھر عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ اگر میں اس عورت کو اپنے پاس رکھوں تو یہ ظلم ہوگا لہذا میں نے اس کو چھوڑ دیا پس بعد والوں کے لیے لعان میں یہی طریقہ مقرر ہو گیا اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھنا اگر سیاہ رنگ، کالی آنکھیں بھاری سرین اور موٹی پنڈلیوں والا بچہ اس کے ہاں پیدا ہو تو عمو میر سچا ہے اور اگر بچہ ان کی طرح گورے رنگ کا ہو تو میں سمجھ لوں گا کہ عو میر نے اپنی عورت کے متعلق جھوٹ بولا ہے چنانچہ اس عورت کے بچہ اسی شکل پر پیدا ہوا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے عمو میر رضی اللہ عنہ کی سچائی کے لیے بیان کیا تھا لہذا وہ بچہ اپنی ماں کی طرف منسوب کیا گیا۔

44- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَيَذَرُ عَنْهَا الْعَذَابُ أَنْ تَشْهَدَ أَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللَّهِ الْآيَةِ.

فرمان الہی ”اور عورت سے یوں سزا مل جائے گی کہ وہ اللہ عزوجل کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے

1754- عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ هِلَالَ بْنَ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَذَفَ امْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ بِشَرِيكَ بْنِ سَعْمَاءَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْبَيِّنَةُ أَوْ حَدٌّ فِي ظَهْرِكَ). فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِذَا رَأَى أَحَدُنَا عَلَى امْرَأَتِهِ رَجُلًا يَنْطَلِقُ يَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ، فَيَجْعَلُ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: (الْبَيِّنَةُ وَالْأَحَدُ فِي ظَهْرِكَ). فَقَالَ هِلَالٌ: وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ إِلَيَّ لَصَادِقٌ.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حضرت ہلال بن امیہ نے شریک بن سعماء پر تہمت لگائی کہ ان کی بیوی کے ساتھ اس نے بدکاری کی ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا گواہ پیش کرو ورنہ تمہارے لیے حد ہے وہ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے کوئی جب اپنی بیوی کو دوسرے شخص کے ساتھ بدکاری کرتے ہوئے دیکھے تو وہ اسی وقت گواہ کہاں تلاش کرے؟ لیکن نبی کریم ﷺ برابر یہی ارشاد فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد

فَلْيُنْزِلَنَّ اللَّهُ مَا يُبَيِّرُ ظَهْرِي مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ  
جِبْرِيلُ وَأُنْزِلَ عَلَيْهِ: {وَالَّذِينَ يَزْمُونَ  
أَزْوَاجَهُمْ} فَقَرَأَ حَتَّى بَلَغَ {إِنْ كَانَ مِنَ  
الصَّادِقِينَ} فَأَنْصَرَفَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَرْسَلَ  
إِلَيْهَا: فَجَاءَ هِلَالٌ، فَشَهِدَ. وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ:  
{إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ أَنَّ أَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا  
تَائِبٌ}. ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ، فَلَمَّا كَانَتْ  
عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوهَا، وَقَالُوا: إِنَّهَا مُوجِبَةٌ.  
قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَتَلَكَّاتٍ وَنَكَصَتْ، حَتَّى  
ظَنَنَّا أَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ: لَا أَفْضَحُ قَوْمِي  
سَائِرَ الْيَوْمِ، فَمَضَتْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
{أُبْعِزُوهَا فَإِنْ جَاءَتْ بِهِ أَكْعَلَ الْعَيْنَيْنِ  
سَابِغَ الْأَلْيَتَيْنِ خَدَجَ السَّاقَيْنِ، فَهُوَ لِشَرِّكَ  
بْنِ سَخْمَاءَ}. فَجَاءَتْ بِهِ كَذَلِكَ، فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: {لَوْلَا مَا مَضَى مِنْ كِتَابِ اللَّهِ لَكَانَ  
لِي وَلَهَا شَأْنٌ}.

ہے چنانچہ حضرت ہلال عرض گزار ہوئے کہ قسم ہے اس  
ذات کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں ضرور  
سچا ہوں اور اللہ عزوجل ضرور میرے بارے میں حکم نازل  
فرما کر مجھے حد سے بچالے گا پس حضرت جبریل علیہ السلام نازل  
ہوئے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”اور وہ جو اپنی عورتوں  
پر عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ  
ہوں“ پھر نبی کریم ﷺ نے اس جانب توجہ فرمائی اور اس  
عورت کو طلب فرمایا تو حضرت ہلال علیہ السلام بارگاہ رسالت میں  
حاضر ہوئے اور نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے رہے کہ اللہ  
تعالیٰ بخوبی جانتا ہے کہ تم میں سے ایک جھوٹا ہے پس کیا تم  
میں سے کوئی تائب ہونے والا ہے۔ پھر عورت کھڑی ہوئی  
اور اس نے گواہیاں دیں لیکن جب پانچویں گواہی دینے لگی  
تو لوگوں نے کہا یہ جھوٹے کے لیے سبب عذاب ہے حضرت  
ابن عباس علیہ السلام کا بیان ہے کہ وہ عورت جھجکی اور گردن جھکالی  
ہم سمجھے کہ اب شاید یہ رجوع کر لے گی پھر اس نے کہا میں  
آج اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہیں کروں گی چنانچہ  
پانچویں گواہی بھی دے ڈالی۔ پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد  
فرمایا اب دیکھتے رہنا اگر یہ کالی آنکھوں موٹے سرین اور  
گوشت سے پُر پنڈلیوں والا بچہ جنے تو وہ شریک بن سخماء کا  
ہو گا پس اس عورت نے ایسا ہی بچہ جتا تو نبی کریم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ اگر قرآن میں لعان کا حکم نہ آیا ہوتا تو میں اس  
عورت کو خوب سزا دیتا۔



45- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{الَّذِينَ يُحْشَرُونَ عَلَى

وُجُوهِهِمْ إِلَىٰ جَهَنَّمَ}

1755 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ، كَيْفَ يُحْشَرُ

الْكَافِرُ عَلَىٰ وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ: (الْيَسَّ

الَّذِي أَمْسَاهُ عَلَى الرَّجُلَيْنِ فِي الدُّنْيَا قَاصِدًا

عَلَى أَنْ يُمَشِّيَهُ عَلَى وَجْهِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

46- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{الَّذِينَ غُلِبَتِ الرُّؤُوسُ}

1756 - عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

وَقَدْ بَلَغَهُ رَجُلٌ يُحَدِّثُ فِي كِنْدَةٍ فَقَالَ: يَجِيئُ

دُخَانُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَأْخُذُ بِأَسْمَاعِ

الْمُنَافِقِينَ وَأَبْصَارِهِمْ، يَأْخُذُ الْمُؤْمِنُونَ

كَهَيْئَةِ الزُّكَاةِ . فَفَزَعْنَا، فَأَتَيْتُ ابْنَ

مَسْعُودٍ، وَكَانَ مُشْكِيًا، فَغَضِبَ، فَجَلَسَ فَقَالَ:

مَنْ عِلِمَ فَلْيَقُلْ، وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ فَلْيَقُلْ: اللَّهُ

أَعْلَمُ . فَإِنَّ مِنَ الْعِلْمِ أَنْ يَقُولَ لِمَا لَا يَعْلَمُ

لَا أَعْلَمُ . فَإِنَّ اللَّهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ: {قُلْ مَا

أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ

الْمُتَكَلِّفِينَ} . وَإِنَّ قُرَيْشًا أَهْطَأُوا عَنِ

الْإِسْلَامِ فَدَعَا عَلَيْهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ:

(اللَّهُمَّ أَعِزِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبَعَ يُوسُفُ).

تفسیر سورة الفرقان

فرمان الہی ”وہ جو جہنم کی طرف ہانکے

جائیں گے ان کے منہ کے بل“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی

نے عرض کیا یا نبی اللہ ﷺ کافر کو قیامت میں کیسے منہ کے بل

چلایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا جو اللہ آدمی کو پیروں پر چلا سکتا ہے کیا

وہ قادر نہیں کہ بروز قیامت منہ کے بل چلائے۔

تفسیر سورة الروم

فرمان الہی ”رومی مغلوب ہوئے“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک آدمی

کنہہ میں یہ حدیث بیان کر رہا تھا کہ ”بروز قیامت ایک ایسا

دھواں اٹھے گا جو منافقوں کے کانوں اور آنکھوں میں داخل ہو

جائے گا اور اہل ایمان کو زکام کی سی کیفیت محسوس ہوگی۔ یہ سن کر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے

برہم ہوئے اور سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا ”جو کسی بات کو جانتا

ہو وہ اسے تو بیان کرے اور جو نہیں جانتا وہ کہہ دے اللہ تعالیٰ

خوب جانتا ہے۔ کیونکہ یہ بھی علم کی ہی بات ہے جس بات کا

معلوم نہ ہو اس کے بارے میں کہہ دے کہ میں نہیں جانتا۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ سے ارشاد فرمایا ”تم فرما دو کہ

میں اس پر تم سے کوئی معاوضہ نہیں مانگتا اور میں بناوٹی باتیں

کرنے والوں میں سے نہیں ہوں“ انہوں نے فرمایا کہ جب

قریش نے اسلام قبول نہ کیا تو آپ ﷺ نے دعا فرمائی اے اللہ

فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَتَّىٰ هَلَكُوا فِيهَا. وَأَكَلُوا  
الْمَيْتَةَ وَالْعِظَامَ وَبَرَزَ الرَّجُلُ مَا بَيْنَ  
السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ. فَجَاءَهُ أَبُو  
سُفْيَانَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ جِئْتَ تَأْمُرُنَا بِصَلَةِ  
الرَّحِمِ. وَإِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللَّهَ فَقَرَأَ:  
{فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ} إِلَى  
قَوْلِهِ: {عَائِدُونَ} أَفِيُكْشَفُ عَنْهُمْ عَذَابُ  
الْآخِرَةِ إِذَا جَاءَ ثُمَّ عَادُوا إِلَىٰ كُفْرِهِمْ. فَذَلِكَ  
قَوْلُهُ تَعَالَى: {يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَىٰ}  
يَوْمَ بَدِئَ. {وَلِزَامًا} يَوْمَ بَدِئَ. {الْمُ غَلِبَتْ  
الرُّومُ} إِلَى {سَيَغْلِبُونَ} وَالرُّومُ قَدْ مَضَىٰ.

ان کے مقابلے میں پر میری مدد فرما اور ان پر اسے ہی سات سال  
بھیج جیسے حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں بھیجے تھے۔ چنانچہ وہ  
قحط میں مبتلا کر دیئے گئے اور کتنے ہی ہلاک ہو گئے اور باقی مردار  
اور ہڈیاں کھانے لگے اور ان میں سے ہر شخص کا حال تھا کہ اسے  
آسمان وزمین کے درمیان دھواں ہی دھواں نظر آیا۔ بالآخر ابو  
سفیان حاضر خدمت ہوئے اور عرض کی اسے محمد ﷺ آپ تو  
ہمیں صلہ رحمی کا حکم فرماتے ہیں جبکہ آپ کی قوم ہلاک ہو رہی  
ہے آپ اللہ سے دعا کریں چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی اور یہ  
آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”تو تم اس دن کے منتظر رہو جب  
آسمان ایک ظاہر دھواں لائے گا“ تو کیا ان سے آخرت کا  
عذاب ٹل جائے گا جبکہ وہ آئے گا پھر وہ اپنے کفر کی طرف پھر  
گئے۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ”جس روز ہم سب سے  
بڑی پکڑ پکڑیں گے“ یہ بدر کا روز ہے اور لڑائی بھی جنگ بدر ہی  
مراد ہے اور رومیوں کے مغلوب اور غالب ہونے کے واقعہ پہلے  
گزر چکے ہیں۔

### تفسیر سورۃ السجدۃ

فرمان الہی تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی  
ٹھنڈک ان کے لیے چھپا رکھی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ  
فرماتا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی نعمتیں تیار  
کر رکھی ہیں جو نہ کسی آنکھ نے دیکھی نہ کسی کان نے سنی اور نہ کسی  
شخص کے دل میں ان کا گمان گزرا اور ذخیرہ کی ہوئی نعمتوں کے

### 47- باب قَوْلِهِ تَعَالَى: {فَلَا

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ

لَهُمْ مِّن قُرَّةِ أَعْيُنٍ}.

1757 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (قَالَ اللَّهُ وَتَعَالَى:

أَعْدَدْتُ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِينَ: مَا لَا أَعْيُنٌ رَأَتْ،

وَلَا أُذُنٌ سَمِعَتْ، وَلَا خَطَرَ عَلَى قَلْبِ بَشَرٍ.

ذُخْرًا. بَلْهَ مَا أُظْلِفَعْتُمْ عَلَيْهِ). ثُمَّ قَرَأَ: {فَلَا

تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً  
بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ}

مقابلے میں تم ان نعمتوں کو چھوڑ دو گے جن پر تم مطمئن ہو گئے۔  
پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی ”نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک  
ان کے لیے چھپا رکھی ہے یہ ہے بدلہ ان کی کمائی کا“

تفسیر سورة الاحزاب

فرمان الہی ”پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو  
چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو“ الایہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد  
فرمایا کہ مجھے ان عورتوں سے بڑا رشک آتا تھا جو اپنی ذات کو  
رسول اللہ کے لیے بہہ کر دیتی تھیں چنانچہ میں کہتی کہ عورت کس  
طرح اپنے آپ کو بہہ کر سکتی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے یہ حکم نازل فرمایا  
”پیچھے ہٹاؤ ان میں سے جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ عطا فرماؤ اور  
جسے چاہو اور جسے تم نے کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو  
اس میں بھی تم پر کچھ گناہ نہیں۔ تو میں نے کہا میں دیکھتی ہوں کہ  
اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی خواہش پوری کرنے میں جلدی فرماتا  
ہے۔“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد  
فرمایا کہ جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”پیچھے ہٹاؤ ان میں سے  
جس کو چاہو اور اپنے پاس جگہ دو جسے چاہو اور جسے تم نے  
کنارے کر دیا تھا اسے تمہارا جی چاہے تو اس میں بھی تم پر کچھ  
گناہ نہیں“ تو رسول اللہ ﷺ یوں کیا کرتے کہ اگر کسی بیوی کی  
باری میں آپ ﷺ کسی دوسری بیوی کے پاس جانا چاہتے تو  
اُن سے اجازت لے لیا کرتے۔ میں عرض گزار ہوئی یا رسول  
اللہ ﷺ اگر مجھے یہ اختیار دیا جاتا ہے تو میں آپ کی محبت کے

48- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {تُرْجِي

مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ وَتُؤْوِي

إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ}

1758 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كُنْتُ أَغَارُ عَلَى اللَّائِي وَهَبْنِ أَنْفُسَهُنَّ  
لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ، وَأَقُولُ أَتَهَبُ الْمَرْأَةَ نَفْسَهَا؟  
فَلَمَّا أُنْزِلَ اللَّهُ تَعَالَى: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ  
وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ  
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ} قُلْتُ: مَا أَرَى رَبَّكَ  
إِلَّا يُسَارِعُ فِي حَوَالِكَ.

1759 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ كَانَ يَسْتَأْذِنُ فِي يَوْمِ الْمَرْأَةِ مِنَّا، بَعْدَ  
أَنْ أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ مِنْهُمْ  
وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ وَمَنِ ابْتَغَيْتَ مِمَّنْ  
عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ}. فَكُنْتُ أَقُولُ لَهُ:  
إِنْ كَانَ ذَاكَ إِلَيَّ، فَإِنِّي لَا أَرِيدُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ  
أُوْثِرَ عَلَيْكَ أَحَدًا.

سبب آپ پر کسی اور کے لیے ارادہ نہ کرتی۔

فرمان الہی ”نبی کے گھروں میں نہ جانا

جب تک اجازت نہ مل جائے“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا پردہ کا حکم آنے کے بعد حضرت سودہ رضی اللہ عنہا حاجت کی غرض سے باہر نکلیں اور وہ فریبہ جسم عورت تھیں انہیں جاننے والوں کے لیے پہچان لینا دشوار نہ تھا۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انہیں دیکھ کر فرمایا اے سودہ خدا کی قسم آپ اب بھی ہم سے چھپی ہوئی نہیں ہیں جبکہ آپ اپنی پردے کی کیفیت دیکھیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سن کر وہ بارگاہ اقدس واپس ہوئیں اور رسول اللہ ﷺ میرے گھر کھانا تناول فرما رہے تھے اور آپ ﷺ کے دست مبارک میں ایک ہڈی تھی۔ چنانچہ وہ بارگاہ رسالت میں عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ میں اپنی حاجت کے لیے باہر نکلی تھی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ مجھ سے یہ یہ کہنے لگے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ سنتے ہی اللہ نے آپ ﷺ پر وحی کا نزول فرمانا شروع کر دیا اور جب وحی کا نزول رک گیا تو ہڈی اس وقت بھی بدستور آپ کے دست مبارک میں تھی آپ ﷺ نے اسے نہ رکھا تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک تمہیں اجازت دے گئی کہ بوقت حاجت باہر جاسکتی ہو۔

فرمان الہی ”اگر تم کوئی بات ظاہر کرو یا چھپاؤ

تو بے شک اللہ سب کو جانتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

49-باب: قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

ءَامَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتَ النَّبِيِّ

1760 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: خَرَجْتُ سَوْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، بَعْدَ مَا ضَرَبَ الْحِجَابُ بِحَاجَتِهَا، وَكَانَتْ امْرَأَةً جَسِيَّةً، لَا تَخْفَى عَلَى مَنْ يَعْرِفُهَا، فَرَأَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ: يَا سَوْدَةُ، أَمَا وَاللَّهِ مَا تَخْفَيْنِ عَلَيْنَا، فَاَنْظِرِي كَيْفَ تَخْرُجِينَ. قَالَتْ فَأَنْكَفَأْتُ رَاجِعَةً، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي بَيْتِي، وَإِنَّهُ لَيَتَتَعَسَّى. وَفِي يَدِهِ عَرَقٌ، فَدَخَلْتُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي خَرَجْتُ لِبَعْضِ حَاجَتِي، فَقَالَ لِي عُمَرُ كَذًا وَكَذًا، قَالَتْ: فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ، ثُمَّ رَفَعَ عَنْهُ وَإِنَّ الْعَرَقَ فِي يَدِهِ مَا وَضَعَهُ فَقَالَ: (إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُنَّ أَنْ تَخْرُجْنَ لِحَاجَتِكُنَّ).

50-باب: قَوْلُهُ عَزَّوَجَلَّ: (إِنْ

تُبْدُوا شَيْئًا أَوْ تُخْفُوا

1761 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ أَفْلَحُ أَخُو أَبِي الْقُعَيْسِ  
بَعْدَ مَا أُنْزِلَ الْحِجَابُ، فَقُلْتُ: لَا آذَنُ لَهُ حَتَّى  
اسْتَأْذِنَ فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ، فَإِنَّ أَخَاهُ أَبَا الْقُعَيْسِ  
لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةُ أَبِي  
الْقُعَيْسِ، فَدَخَلَ عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ أَفْلَحَ أَخَا أَبِي الْقُعَيْسِ  
اسْتَأْذَنَ عَلَيَّ، فَأَبَيْتُ أَنْ آذَنَ لَهُ حَتَّى  
اسْتَأْذِنَكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَمَا مَنَعَكَ أَنْ  
تَأْذِنِي عَمَّا) قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الرَّجُلَ  
لَيْسَ هُوَ أَرْضَعَنِي، وَلَكِنْ أَرْضَعَنِي امْرَأَةُ أَبِي  
الْقُعَيْسِ، فَقَالَ: (الَّذِي لَهُ فَإِنَّهُ عَمَّا، تَرَبَّتْ  
بِمَيْتِكَ).

پردے کا حکم آنے کے بعد ابوالقعیس کے بھائی افلح نے مجھ  
سے میرے پاس آنے کی اجازت مانگی میں نے کہا جب تک  
نبی کریم ﷺ سے اجازت نہ لے لوں اس وقت تک میں  
اجازت نہ دوں گی کیونکہ ابوالقعیس کے بھائی نے مجھے دودھ نہیں  
پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے دودھ پلایا ہے پس جب نبی  
کریم ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں عرض گزار ہوئی یہ  
رسول اللہ ﷺ ابوالقعیس کے بھائی افلح میرے پاس آنے کی  
اجازت مانگ رہے تھے تو میں نے انکار کر دیا کہ جب تک آپ  
ﷺ اجازت نہ فرمائیں۔ تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے  
اپنے چچا کو اجازت کیوں نہ دی میں نے عرض کی یا رسول اللہ  
ﷺ آدی نے تو مجھے دودھ نہیں پلایا بلکہ ابوالقعیس کی بیوی نے  
پلایا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا مٹی بھرے ہاتھ والی وہ تمہارے  
چچا ہیں انہیں اجازت دے دینا۔

### 51- باب قَوْلِهِ (إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ

يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ) الْآيَةُ

1762 - عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ  
فَقَدْ عَرَفْنَا، فَكَيْفَ الصَّلَاةُ؟ قَالَ:  
(قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مُجِيدٌ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ  
مُحَمَّدٍ، كَمَا بَارَكْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، إِنَّكَ  
حَمِيدٌ مُجِيدٌ).

فرمان الہی ”بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود  
بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی پر.....“ الایہ  
حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے  
بارگاہ رسالت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ پر سلام بھیجنے  
کا طریقہ تو ہمیں معلوم ہو گیا لیکن درود کس طرح بھیجیں؟ ارشاد  
فرمایا یوں کہو اے اللہ درود بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جس طرح تو  
نے ابراہیم علیہ السلام پر درود بھیجا بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگی والا  
ہے۔



فائدہ: اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لیے کافی احکامات نازل فرمائے مگر کسی جگہ یہ ارشاد نہیں فرمایا کہ یہ کام میں بھی کرتا ہوں میرے فرشتے بھی کرتے ہیں اور اے لوگو تم بھی کرو تو اگر کوئی کام ایسا ہے جو اللہ عزوجل بھی کرتا ہو اس کے فرشتے بھی کرتے ہوں اور مسلمانوں کو بھی اس کا حکم دیا گیا ہو تو وہ صرف اور صرف نبی کریم ﷺ پر درود بھیجنا ہے تو معلوم ہوا درود پاک پڑھنا سنت الہیہ ہے۔ یہ فرشتے جو حالت قیام میں بھی ہیں تو بعض حالت سجدہ میں کچھ حالت رکوع میں کچھ اپنے کام انجام دینے میں مصروف ہیں کچھ طواف کعبہ میں مصروف تو کچھ روضہ انور ﷺ کے گرد چکر لگا رہے ہیں کچھ گروہ کی شکل میں تو کچھ تنہا ہیں۔ الغرض فرما رہی ہے کہ مطبق فرشتے اپنے آقا و مولا ﷺ پر ہر وقت نہ پڑھو، ہاتھ باندھ کر درود و سلام نہ پڑھو یا فلاں فلاں الفاظ میں سلام نہ پڑھو مدینہ میں حاضر ہوں تو سلام پڑھو ورنہ دور سے سلام نہیں بھیج سکتے تو یہ ساری پابندیاں اس کے اپنے فسادِ ذہن کی اختراع ہیں ایسا شخص دراصل قرآن کا انکار کر رہا ہے اور شیطان کا ساتھی ہے۔

مذکورہ بالا آیت قرآن سے یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ اللہ عزوجل نے ایمان والوں کو اپنے حبیب پر درود و سلام بھیجنے کی تاکید فرمائی یعنی درود و سلام بھیجنا خاص ایمان والوں کا ہی ہے حصہ ہے جو ایمان والا ہے وہی اپنے آقا و مولا ﷺ پر درود و سلام کے گجرے نچا اور کرتا ہے ورنہ بد نصیب و محروم تو صرف اس ناپاک کوششوں میں لگا رہتا ہے کہ کسی طرح ایمان والوں کو درود و سلام پڑھنے سے روک دوں اور ان کا ایمان ضائع کر دوں۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نے بارگاہ اقدس میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سلام تو آگیا لیکن آپ پر درود کس طرح بھیجیں ارشاد فرمایا یوں کہو اے اللہ درود بھیج محمد پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں جیسے تو نے ابراہیم کی آل پر درود بھیجا اور برکت بھیج محمد پر اور محمد کی آل پر جیسے برکت بھیجی تو نے ابراہیم پر

1763 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذَا التَّسْلِيمُ فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ قَالَ: (قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ، كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ، وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ، وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ).

52- باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: {لَا تَكُونُوا

كَالَّذِينَ آذَوْا مُوسَى فَبَرَّاهُ اللَّهُ}

1764 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ مُوسَى كَانَ رَجُلًا حَيِيًّا، وَذَلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک حضرت موسیٰ علیہ السلام بہت ہی شرمیلے شخص تھے چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فرمان

آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ آخَوْا مُوسَىٰ فَبَرَأَ اللَّهُ  
مِنَاقَالُوا وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا}۔

مبارک ان کے لیے ہے کہ ”اے ایمان والوں ان جیسے نہ ہو  
جانا جنہوں نے موسیٰ کو ستایا تو اللہ تعالیٰ نے انہیں بری فرمایا دیا  
اس بات سے جو انہوں نے کہی تھی اور موسیٰ اللہ کے نزدیک آبرو  
والے ہیں۔“

فرمان الہی ”وہ تمہیں ڈرانے والا ہے  
سخت عذاب آنے سے پہلے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ ایک روز کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آواز  
دی اے لوگو فریاد کو پہنچو یہ سن کر قریش کے تمام لوگ اکٹھے ہو  
گئے اور کہا کہنے کیا بات ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر  
میں یہ خبر دوں کہ صبح یا شام دشمن تم پر حملہ کرنے والے ہیں تو کیا  
مجھے سچا جانو گے سب نے کہا کیوں نہیں پھر آپ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا تو پھر میں تمہیں ڈرانے والا ہوں سخت عذاب آنے سے  
پہلے پس ابولہب بولا تیرے دونوں ہاتھ ٹوٹیں تو نے ہمیں اس  
لیے اکٹھا کیا ہے تو اسی وقت یہ آیات کریمہ نازل ہوئیں ”تباہ  
ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا...“ (آخر  
نک)

فرمان الہی ”تم فرماؤ اے میرے بندو جنہوں نے  
اپنی جانوں پر زیادتی کی“۔ الایۃ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ مشرکین  
نے کثرت سے زنا اور کثرت سے قتل کیے پھر محمد ﷺ کی بارگاہ  
میں حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا آپ جو فرماتے ہیں اور  
جس چیز کی طرف بلا تے ہیں وہ بہت اچھی ہیں مگر ہمیں بتائیے

53- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {إِنَّ هُوَ إِلَّا نَذِيرٌ  
لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ}

1765 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الصَّفَا ذَاتَ يَوْمٍ، فَقَالَ:  
(يَا صَبَا حَاةُ). فَاجْتَمَعَتْ إِلَيْهِ قُرَيْشٌ، قَالُوا:  
مَا لَكَ؟ قَالَ: (أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَخْبَرْتُكُمْ أَنَّ  
الْعَدُوَّ يُصَبِّحُكُمْ أَوْ يُمَسِّيكُمْ، أَمَا كُنْتُمْ  
تُصَدِّقُونِي؟). قَالُوا: بَلَى، قَالَ: (فَإِنِّي نَذِيرٌ  
لَّكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذَابٍ شَدِيدٍ). فَقَالَ أَبُو  
لَهَبٍ تَبًّا لَكَ إِلَهَذَا جَمَعْتَنَا، فَأَنْزَلَ اللَّهُ:  
{تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ}۔

54- باب قَوْلِهِ {يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ  
أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ} الْآيَةُ۔

1766 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الشِّرْكِ كَانُوا قَدْ قَتَلُوا  
وَأَكْثَرُوا، وَزَنَوْا وَأَكْثَرُوا، فَأَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ  
فَقَالُوا: إِنَّ الَّذِي تَقُولُ وَتَدْعُو إِلَيْهِ لَحَسَنٌ، لَوْ

نُخِبَرْنَا أَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً، فَتَزَلْ: (وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُونَ) وَتَزَلْ: (قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ)۔

55- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: (وَمَا

قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ)

1767 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ جِبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللَّهَ يُجْعَلُ السَّمَوَاتِ عَلَى إَصْبَعٍ وَالْأَرْضِينَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَالنَّارَ عَلَى إَصْبَعٍ، وَسَائِرَ الْخَلَائِقِ عَلَى إَصْبَعٍ، فَيَقُولُ أَكَا الْبَلَكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبِيرِ، ثُمَّ قَرَأَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَمَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ)۔

56- باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: (وَالْأَرْضُ

جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)

1768 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (يَقْبِضُ اللَّهُ الْأَرْضَ، وَيَطْوِي السَّمَوَاتِ بِمِيزِنِهِ، ثُمَّ

کہ جو عمل ہم سے سرزد ہوئے کیا ان کا کچھ کفارہ ہے تو اس وقت یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ”اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق قتل نہیں کرتے اور بدکاری نہیں کرتے“ یہ آیت کریمہ بھی نازل ہوئی ”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو“

فرمان الہی ”اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی

جیسا اس کا حق تھا“

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ یہودی علماء میں سے ایک یہودی عالم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا محمد ہم نے (تورات میں) لکھا ہوا پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک انگلی پر تمام آسمانوں کو رکھتا ہے ایک پر تمام زمینوں کو ایک پر درختوں کو ایک پر پانی اور گیلی مٹی کو اور ایک پر دیگر مخلوقات کو پھر فرمائے گا حقیقی بادشاہ میں ہی ہوں۔ پس نبی کریم ﷺ ہنس دیئے یہاں تک کہ دندان مبارک نظر آنے لگے گویا آپ نے اس یہودی عالم کی تصدیق فرمائی پھر آیت کریمہ تلاوت فرمائی اور انہوں نے اللہ کی قدر نہ کی جیسا اس کا حق تھا“

فرمان الہی ”اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ

زمین کو سمیٹ دے گا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ اللہ تعالیٰ زمین کو سمیٹ دے گا اور آسمانوں کو لپیٹ لے گا پھر ارشاد فرمائے گا میں حقیقی

يَقُولُ: أَنَا الْمَلِكُ. أَتَيْنَ مُلُوكَ الْأَرْضِ).

57- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَنُفِخَ فِي

الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ

وَمَنْ فِي الْأَرْضِ}

1769 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ).

قَالُوا: يَا أَبَا هُرَيْرَةَ. أَرْبَعُونَ يَوْمًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ.

قَالَ: أَرْبَعُونَ سَنَةً؟ قَالَ: أَبَيْتُ. قَالَ:

أَرْبَعُونَ شَهْرًا؟ قَالَ: أَبَيْتُ. (وَيَبْلَى كُلُّ شَيْءٍ

مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَّا عَجَبَ ذَنَبِهِ. فِيهِ يُرَكَّبُ

الْخَلْقُ).

58- باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{إِلَّا الْبَوْدَةَ فِي الْقُرْبَى}

1770 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَطْنُ مِنْ قُرَيْشٍ إِلَّا

كَانَ لَهُ فِيهِمْ قَرَابَةٌ، فَقَالَ: {إِلَّا أَنْ تَصِلُوا مَا

بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ مِنَ الْقَرَابَةِ}.

59- باب: قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ:

{رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا

الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ}

1771 - فِيهِ حَدِيثُ لَابْنِ مَسْعُودٍ

الْمُتَقَدِّمِ فِي سُورَةِ الرُّومِ.

بادشاہ ہوں زمین کے بادشاہ کہاں ہیں؟

فرمان الہی: ”اور صور پھونکا جائے گا تو بیہوش ہو

جائیں گے جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے

زمین میں مگر جسے اللہ چاہے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا دونوں صور پھونکنے کے درمیان چالیس کا وقفہ ہو

گا لوگوں نے دریافت کیا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کیا چالیس دن کا؟

تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے انکار فرمایا پھر دریافت کیا چالیس

سال کا انہوں نے انکار فرمایا پھر دریافت کیا چالیس ماہ کا انہوں

نے پھر انکار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا انسان کی ہر چیز گل جائے گی مگر سوائے ریزہ کی ہڈی کے

پھر اسی پر آدمی کھڑا کیا جائے گا۔

تفسیر سورۃ الشوریٰ

فرمان الہی ”مگر قرابت کی محبت کے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ ایسا کوئی قبیلہ قریش کا نہ تھا جس کے ساتھ نبی کریم ﷺ کی

قرابت نہ ہو چنانچہ آپ ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم

میری اور اپنی باہمی قرابت کا لحاظ تو رکھو۔

تفسیر سورۃ دخان

فرمان الہی ”(اس وقت کہیں گے) اے ہمارے رب یہ

عذاب ہم سے ہٹا دے ہم (ابھی) ایمان لے آئیں گے“

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی اس کے بارے

میں حدیث سورۃ الروم کی تفسیر میں گزر چکی ہے۔

1772 - وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالُوا:  
{رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ}  
فَقِيلَ لَهُ: إِنْ كَشَفْنَا عَنْهُمْ الْعَذَابَ عَادُوا،  
فَدَعَا رَبَّهُ فَكَشَفَ عَنْهُمْ الْعَذَابَ فَعَادُوا،  
فَأَنْتَقَمَ اللَّهُ مِنْهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی ذکر کردہ روایت میں یہ  
اضافہ ہے کہ اس پر وہ کہنے لگے اے ہمارے رب یہ عذاب ہم  
سے ہٹا دے ہم ایمان لے آئیں گے۔ چنانچہ اس بارے میں  
فرمایا گیا کہ اگر ہم ان سے عذاب ہٹا دیں تو وہ پھر جائیں گے۔  
بہر حال آپ ﷺ نے رب تعالیٰ سے دعا فرمائی تو ان سے  
عذاب ہٹ گیا لیکن وہ اپنے وعدے سے پھر گئے تو پھر اللہ  
عزوجل ان سے یوم بدر اس کا انتقام لیا

تفسیر سورة الجاثیہ

فرمان الہی ”اور (ان کا یہ کہنا کہ)  
نہیں فنا کرتا ہمیں مگر زمانہ“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ  
اولاد آدم زمانے کو برا کہہ کر مجھے اذیت پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں  
کیونکہ زمانہ میں ہوں (زمانے کا انجام چلنے والا میں ہوں)۔ سب  
کام میرے ہاتھ میں ہیں اور رات دن کو میں بدلتا ہوں۔

تفسیر سورة الاحقاف

فرمان الہی ”جب انہوں نے عذاب کو دیکھا ہا دل کی  
طرح آسمان کے کنارے میں پھیلا ہوا ان کی  
وادیوں کی طرف آتا ہوا“۔ آیۃ

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت  
ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی اس  
طرح ہنستے ہوئے نہیں دیکھا جس میں آپ کا حلق دیکھ لیتی  
کیونکہ آپ ﷺ تبسم فرمایا کرتے تھے۔ باقی حدیث کتاب

60- باب: قوله تعالى:

{وَمَا يُهْلِكُنَا  
إِلَّا الدَّهْرُ}

1773 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ:  
يُؤْذِي ابْنُ آدَمَ، يَسُبُّ الدَّهْرَ وَأَنَا الدَّهْرُ،  
يَبِيدِي الْأُمُورَ، أَقْلِبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ).

61- باب: قوله تعالى:

{فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا  
مُسْتَقْبِلَ أَوْدِيَّتِهِمْ} الْآيَةُ.

1774 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، زَوْجِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
ضَاحِكًا حَتَّى أَرَى مِنْهُ لَهَوَاتِهِ، إِمَّا كَانَ  
يَتَبَسَّمُ. وَذَكَرْتُ بَاقِيَ الْحَدِيثِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي



بدء الخلق۔

بدء الخلق میں گزر چکی ہے۔

62- باب: قوله تعالى:

{وَتَقَطَّعُوا أَرْحَامَكُمْ}

1775- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ، فَلَمَّا قَرَعَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ، فَأَخَذَتْ بِحَقْوِ الرَّحْمَنِ، فَقَالَ لَهُ: مَهْ، قَالَتْ: هَذَا مَقَامُ الْعَائِدِ بِكَ مِنَ الْيَقِطِيعَةِ، قَالَ: أَلَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكَ، وَأَقْطَعَ مَنْ قَطَعَكَ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ. قَالَ: فَذَاكَ لَكَ). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: أَقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ}.

تفسیر سورہ محمد

”اور اپنے رشتے کاٹ دو“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا تو رحم نے کھڑے ہو کر رب تعالیٰ کا دامن کرم تھام لیا۔ اس سے فرمایا ٹھہر وہ عرض کرنے لگا میں تیر پناہ کے لیے کھڑا ہوا ہوں کہ کوئی مجھے قطع نہ کر سکے ارشاد میں ہوا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اس سے ملوں اور جو تجھے توڑے میں اس سے توڑ لوں اس نے عرض کی اے رب عزوجل کیوں نہیں۔ فرمایا یہی ہوگا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ”تو کیا تمہارے یہ لہجھن نظر آتے ہیں کہ اگر تمہیں حکومت ملے تو زمین میں فساد پھیلاؤ اور اپنے رشتے کاٹ دو“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے انہوں نے فرمایا کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھ لو ”تو کیا تمہارے یہ لہجھن...“

فرمان الہی ”تو وہ کہے گی کہ

اور بھی ڈالے جائیں“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لوگ جب جہنم میں ڈالے جائیں گے تو وہ کہے گی کہ اور بھی ڈالے جائیں گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنا قدم (جیسی اس کی شان ہے) رکھ

1776- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي رَوَايَةٍ،

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (اقْرَأُوا إِنْ شِئْتُمْ: {فَهَلْ عَسَيْتُمْ}.

63- باب: قوله تعالى:

{وَتَقُولُ هَلْ مِنْ مَزِيدٍ}

1777- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُلْقَى فِي النَّارِ وَتَقُولُ: هَلْ مِنْ مَزِيدٍ، حَتَّى يَضَعَ قَدَمَهُ، فَتَقُولُ: قَطِ قَطِ).

دے گا تو وہ کہے گی بس بس

1778 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ { قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (تَحَاجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ، فَقَالَتِ النَّارُ: أُوْثِرْتُ بِالْمُتَكَبِّرِينَ وَالْمُتَجَبِّرِينَ، وَقَالَتِ الْجَنَّةُ: مَا لِي لَا يَدْخُلْنِي إِلَّا مُعَفَّاءُ النَّاسِ وَسَقَطَهُمْ. قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لِلْجَنَّةِ: أَنْتِ رَحِمَتِي أَرْحَمُ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي، وَقَالَ لِلنَّارِ: إِنَّمَا أَنْتِ عَذَابٌ أُغْلِبَ بِكَ مِنْ أَشَاءِ مَنْ عِبَادِي، وَلَكِنْ وَاحِدَةٌ مِنْهُمَا مِلْؤُهَا، فَأَمَّا النَّارُ: فَلَا تَمْتَلِي حَتَّى يَضَعَ رِجْلَهُ فَتَقُولَ: قَطِ قَطِ قَطِ، فَهَذَا لِكَ تَمْتَلِي وَيُرْوَى بَعْضُهَا إِلَى بَعْضٍ، وَلَا يَظْلِمُ اللَّهُ - عَزَّ وَجَلَّ - مِنْ خَلْقِهِ أَحَدًا، وَأَمَّا الْجَنَّةُ: فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُنْشِئُ لَهَا خَلْقًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جنت اور دوزخ آپس میں جھگڑنے لگیں تو دوزخ نے کہا میں تو متکبرین اور خالموں کے لیے بنائی گئی ہوں جنت نے کہا میرا کیا ہے میرے اندر تو کمزور اور حقیر سمجھے جانے والے آئیں گے اللہ عزوجل نے جنت سے فرمایا تو میری رحمت ہے میں اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں تیرے ذریعے اپنی رحمت سے فیض یاب کروں گا اور دوزخ سے فرمایا تو میرا عذاب ہے تو میں تیرے ذریعے اپنے بندوں میں سے جسے چاہوں عذاب دوں اور تم میں سے ہر ایک کو بھرا جائے گا لیکن دوزخ اس وقت تک نہیں بھرے گی یہاں تک کہ اللہ عزوجل اس میں اپنا قدم نہ رکھے گا (اس کی حقیقت وہ خود جانے) تو اس وقت وہ بس بس کہنے لگے گی اور بھر جائے گی اور اس کے حصے سمٹ کر ایک دوسرے سے مل جائیں گے اور اللہ عزوجل اپنی مخلوق میں سے کسی ایک پر بھی ظلم نہیں کرے گا اور جنت کو بھرنے کے لیے اللہ عزوجل اور خلقت پیدا کرے گا۔

فرمان الہی ”قسم ہے (کوہ) طور کی

اور کتاب کی جو لکھی گئی ہے“

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو نماز مغرب میں سورہ طور پڑھتے ہوئے سنا جب آپ اس آیت پر پہنچے ”یا وہ کسی اصل سے نہ بنائے گئے یا وہی بنانے والے ہیں آسمانوں اور زمین کے یا ان

64- باب: قوله تعالى: {وَالطُّورِ

وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ}

1779 - عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ، فَلَمَّا بَلَغَ هَذِهِ الْآيَةَ: {أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمُ الْخَالِقُونَ. أَمْ خَلَقُوا

السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ بَلْ لَا يُوقِنُونَ. أَمْ  
عِنْدَهُمْ خَزَائِنُ رَبِّكَ أَمْ هُمُ الْمَسْيطِرُونَ} -  
كَادَ قَلْبِي أَنْ يَظِيرَ.

65- باب:

{أَفَرَأَيْتُمْ

اللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ}

1780 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ خَلَفَ فَقَالَ فِي  
خَلْفِهِ: وَاللَّاتِ وَالْعُزَّىٰ - فَلْيَقُلْ: لَا إِلَهَ إِلَّا  
اللَّهُ، وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهِ: تَعَالَى أَقَامِرُكَ،  
فَلْيَتَصَدَّقْ).

66- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ

وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ}

1781 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: لَقَدْ أُتِرَ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ بِمَكَّةَ، وَإِنِّي  
لَتَجَارِيَةِ اللَّعْبِ: {بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ  
وَالسَّاعَةُ أَذْهَى وَأَمْرٌ}.

67- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{وَمِنْ دُونِهِمَا جَنَّتَانِ}

1782 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (جَنَّتَانِ مِنْ  
فِضَّةٍ، أُنِيتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا، وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ

کے پاس تمہارے رب کے خزانے ہیں؟ یا وہ آزاد داروں  
ہیں؟ تو قریب تھا کہ میرا دل ڈولنے لگ جاتا۔

تفسیر سورہ نجم

فرمان الہی ”(اے کفار) کبھی تم نے غور کیا

لات و عزیٰ کے بارے میں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص لات و عزیٰ کی قسم  
اٹھالے تو وہ (تجدید ایمان کے لیے) لا الہ الا اللہ کہے اور جو شخص  
دوسرے کو کہے آؤ جو کھیلیں تو اس کو چاہیے کہ (کفارے کے  
طور پر) کچھ خیرات کرے۔

تفسیر سورہ قمر

فرمان الہی ”بلکہ ان کا وعدہ تو قیامت پر ہے

اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
مکہ میں رسول اللہ ﷺ پر جب یہ آیت نازل ہوئی بلکہ ان کا  
وعدہ تو قیامت پر ہے اور قیامت نہایت سخت اور کڑوی ہے ”تو  
ان دنوں میں نو عمر لڑکی تھی اور کھیلا کرتی تھی“

تفسیر سورہ رحمن

فرمان الہی ”اور ان دو کے علاوہ اور باغ بھی ہیں“

حضرت عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا دو جنتیں چاندی کی ہوں گی یہاں تک کہ  
ان کے برتن اور ان کی تمام چیزیں بھی اور دو جنتیں سونے کی

أَيُّهَا وَمَا فِيهَا، وَمَا بَيْنَ الْقَوْمِ وَبَيْنَ أَنْ  
يَنْظُرُوا إِلَى رَبِّهِمْ إِلَّا رِذَاءُ الْكِبَرِ عَلَى وَجْهِهِ فِي  
جَنَّةٍ عَذْبٍ.

ہوں گی یہاں تک ان کے برتن اور تمام چیزیں سونے کی  
ہوں گی لوگ اپنے رب کو دیکھیں گے اس پر جنت عدن میں  
کوئی رکاوٹ نہ ہوگی ماسوائے اس کے کہ اس کے چہرے پر  
عظمت کی چادر پڑی ہوئی ہوگی۔

فرمان الہی ”یہ حوریں  
پردہ دار خیموں میں“

حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک جنت میں ایک خیمہ ایسا ہوگا  
جو خول والاموتی ہوگا جس کی چوڑائی ساٹھ میل ہوگی اور اس  
کے ہر کونے میں حوریں ہوں گی اور ایک کونے والی حور  
دوسرے کونے والی حور کو نہیں دیکھ سکے گی اور اہل ایمان ان  
سب کے پاس گھومیں گے اس حدیث کا بقیہ حصہ ابھی ابھی گزرا  
ہے۔

تفسیر سورہ ممتحنہ

فرمان الہی ”اے ایمان والو! میرے اور  
اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے مجھے اور حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو روانہ  
کیا اس کے بعد حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے واقعہ کا تذکرہ ہے  
اس کے آخر میں ہے کہ اس وقت یہ آیت نازل ہوئی ”اے  
ایمان والو! میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ“

67-باب: قوله تعالى: {حُورٌ

مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ}

1783 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَيْسٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ فِي الْجَنَّةِ  
خَيْمَةً مِنْ لَوْلَاةٍ مُجَوَّفَةٍ، عَرْضُهَا سِتُّونَ مِيلًا،  
فِي كُلِّ زَاوِيَةٍ مِنْهَا أَهْلٌ، مَا يَرَوْنَ الْآخَرِينَ  
يَطُوفُ عَلَيْهِمُ الْمُؤْمِنُونَ). وَقَدْ تَقَدَّمَ بَاقِي  
الْحَدِيثِ آيْضًا.

69-باب: قوله تعالى:

{لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي  
وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ}

1784 - عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَا وَالزُّبَيْرُ  
وَالْبُقْدَادُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ، فَذَكَرَ حَدِيثَ  
حَاطِبِ بْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ، وَقَالَ فِي آخِرِهِ: وَنَزَلَتْ  
فِيهِ: {يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي  
وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ}.

70- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: إِذَا جَاءَكُمْ

الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعَنَّكَ}

1785 - عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقَرَأَ عَلَيْنَا: {أَنْ لَا يُشْرِكَنَّ بِاللَّهِ شَيْئًا}. وَنَهَانَا عَنِ النَّيَاحَةِ، فَقَبَضَتْ أَمْرًا يَدَهَا فَقَالَتْ: أَسْعَدْتَنِي فَلَانَّةُ، أُرِيدُ أَنْ أُجْزِيَهَا، فَمَا قَالَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ شَيْئًا. فَأَنْطَلَقْتُ وَرَجَعْتُ فَبَايَعَهَا.

71- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى: {وَأَخْرَيْنَ

مِنْهُمْ لَنَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ}

1786 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْجُمُعَةِ: {وَأَخْرَيْنَ مِنْهُمْ لَنَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ} قَالَ: قُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَلَمْ يُرَاجِعْهُ حَتَّى سَأَلَ ثَلَاثًا، وَفِينَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ، وَضَعَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدَهُ عَلَى سَلْمَانَ، ثُمَّ قَالَ: (لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ عِنْدَ الثُّرَيَّا لَنَالَهُ رِجَالٌ - أَوْ رَجُلٌ - مِنْ هَؤُلَاءِ).

فرمان الہی ”جب حاضر ہوں آپ کی خدمت میں

مومن عورتیں تاکہ آپ سے اس بات پر بیعت کریں“

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی تو آپ نے ہمارے

سامنے یہ پڑھ کر (ہم اللہ عزوجل کا شریک کسی کو نہ ٹھہرائیں

گے) اور ہمیں نوحہ کرنے سے منع فرمایا تو اس پر ایک عورت نے

بیعت سے ہاتھ کھینچ لیا کہ فلاں عورت نے نوحہ کرنے میں میری

مدد کی تھی لہذا میں چاہتی ہوں کہ پہلے اس کا بدلہ اتار دوں چنانچہ

نبی کریم ﷺ نے اس کچھ نہ کہا پس وہ چلی گئی اور پھر واپس آ کر

بیعت کر لی۔

فرمان الہی: ”اور ان میں سے دوسرے

جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی

کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو آپ پر سورہ جمعہ

نازل ہوئی جب آپ اس آیت پر پہنچے ”اور ان میں سے

دوسرے جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے“ انہوں نے فرمایا کہ

میں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون ہیں؟ آپ نے اس کا

جواب مرحمت نہ فرمایا یہاں تک کہ میں نے یہ سوال تین دفعہ

کیا اور ہمارے درمیان حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بھی موجود

تھے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنا دست مبارک حضرت سلمان

فارسی رضی اللہ عنہ پر رکھ کر فرمایا: اگر ایمان بڑیا ستارے کے بھی

قریب ہوتا تو ان میں سے کچھ لوگ یا ایک شخص اسے وہاں

سے بھی حاصل کر لے گا۔



فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کے بارے میں یہ بشارت دے رہی کہ حقیقتاً امام اعظم ابوحنیفہؒ ہی تمام آئمہ مجتہدین کے امام ہیں چونکہ آپ کا فہم واجتہاد قرآن و سنت کے قریب تر ہے اس لیے آپ ہی امام اعظم کہلانے کے مستحق اور اس بشارت کے حقدار ہیں۔ کروڑوں حنفیوں کو مبارک ہو کہ انہیں امام اعظم کا دامن ملا جن کے لیے حضور پر نور ﷺ نے اپنی زبان حق سے بشارت عطا فرمائی۔ مذکورہ بالا حدیث مبارک کے بارے میں ہی نویں صدی کے مجدد محدث کبیر امام جلال الدین سیوطیؒ (المتوفی: 911) نے فرمایا ”یہ بشارت امام اعظم ابوحنیفہؒ پر منطبق ہوتی اور واضح ہو رہا ہے کہ انہوں نے ایمان، دین اور علم کی حقیقت کو پایا تھا۔“ معلوم ہوا کہ حنفی مذہب جملہ فقہی مذاہب سے افضل و اعلیٰ ہے لاکھوں اولیاء اللہ کا مذہب اور ہر دور میں مسلمانوں کی کثیر تعداد کا مذہب ہے۔

### تفسیر سورة المنافقون

### 72- باب: قَوْلِهِ تَعَالَى:

﴿إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ

قَالُوا نَشْهَدُ إِنَّكَ

لَرَسُولُ اللَّهِ

فرمان الہی ”جب منافق آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں ہم گواہی دیتے ہیں کہ ضرور آپ اللہ کے رسول ہیں“

1787 - عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كُنْتُ فِي غَزَاةٍ، فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ أَبِي

سَلُولٍ يَقُولُ: لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ

اللَّهِ حَتَّى يَنْفَضُوا مِنْ حَوْلِهِ، وَلَوْ رَجَعْنَا مِنْ

عِنْدِهِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا. الْأَذَلُّ فَذَكَرْتُ

ذَلِكَ لِعَبِيٍّ أَوْ لِعُمَرَ فَذَكَرَهُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَدَعَانِي

فَحَدَّثَنِي، فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ

بْنِ أَبِي وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا، فَكَذَّبَنِي

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي هَمٌّ لَمْ

يُصِيبَنِي مِثْلَهُ قَطُّ، فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لِي

عُمَيْرٌ: مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

وَمَقَّتَكَ؟ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى: ﴿إِذَا جَاءَكَ

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک غزوہ میں عبد اللہ بن ابی کو یہ کہتے سنا کہ ان لوگوں پر کچھ خرچ نہ کرو جو رسول اللہ ﷺ کے پاس ہیں یہاں تک کہ وہ لوگ خود ان کا ساتھ چھوڑ دیں اور جب ہم اس لڑائی سے واپس مدینہ لوٹ کر جائیں گے تو جو عزت والا ہے ضرور ذلت والے کو باہر نکال دے گا میں نے اس بات کا ذکر اپنے چچا یا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کیا انہوں نے وہ بات رسول کریم ﷺ سے بیان کی تو رسول اللہ ﷺ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو بلایا تو انہوں نے قسم اٹھ لی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے جھوٹا اور انہیں سچا قرار دے دیا اس پر مجھے ایسا صدمہ ہوا کہ ایسا کبھی پہلے نہ ہوا تھا تو میں گھر میں بیٹھ گیا تو میرے چچا نے مجھ سے کہا کہ اگر تم ایسا نہ

الْمُتَنَافِقُونَ} فَبَعَثَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَرَأَ  
فَقَالَ: (إِنَّ اللَّهَ قَدْ صَدَّقَكَ يَا زَيْدُ).

کرتے تو رسول اللہ ﷺ تمہیں کیوں جھوٹا قرار دیتے اور تم  
سے ناراض ہوتے تو اس وقت اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل  
فرمائیں ”(اے نبی ﷺ) جب منافق آپ کی خدمت میں  
حاضر ہوتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم گواہی دیتے ہیں ضرور آپ  
اللہ عزوجل کے رسول ہیں۔“ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے بلا کر یہ  
سورت پڑھی اور فرمایا اے زید بے شک اللہ عزوجل نے تمہیں  
سچا کر دیا ہے۔

1788 - وَعَنْهُ فِي رَوَايَةٍ قَالَ: فَدَعَاهُمُ  
النَّبِيُّ ﷺ لِيَسْتَغْفِرَ لَهُمْ فَلَكَوْا رُئُوسَهُمْ.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ  
نبی کریم ﷺ نے عبد اللہ بن ابی اور اس کے ساتھیوں کو استغفر  
کرنے کے لیے بلایا تو انہوں نے سر ہلا کر منع کر دیا۔

1789 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
سِغْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
لِلْأَنْصَارِ، وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ). وَشَكَ الرَّوِي  
فِي: (أَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ).

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا فرماتے ہوئے سنا  
”اے اللہ انصار اور ان کے بیٹوں کی مغفرت فرما۔ راوی کو اس  
میں شک ہے کہ شاید انصار کے پوتوں کے لیے بھی دعا فرمائی  
تھی۔

### تفسیر سورۃ التحریم

73- باب: قوله تعالى:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ  
لِمَ تُحَرِّمُ مَا  
أَحَلَّ اللَّهُ لَكَ؟

اے غیب بتانے والے (نبی کریم ﷺ) تم اپنے  
اوپر کیوں حرام کر لیتے ہو وہ چیز جو اللہ نے تم  
تمہارے لیے حلال کی؟

1790 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَشْرَبُ عَسَلًا عِنْدَ  
زَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَيَمْكُثُ عِنْدَهَا، فَوَاطَيْتُ  
أَنَا وَحَفْصَةُ عَنْ: أَيُّنَا دَخَلَ عَلَيْهَا فَلْتَقُلْ لَهُ:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس  
شہد پیا کرتے اور کافی دیر تشریف فرما رہتے۔ میں نے اور  
حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں طے کیا کہ ہم میں سے جس

كُنْتُ مَغْفِرًا إِلَى أَجْدٍ مِنْكَ رِيحٌ مَغْفِرَةٌ.  
قَالَ: (لَا وَلَكِنِّي كُنْتُ أَلْتَرِبُ عَسَلًا عِنْدَ  
رَيْسِ ابْنَةِ بَحْشٍ. فَلَنْ أَعُودَ لَهُ. وَقَدْ حَلَقْتُ.  
لَا تُخْبِرِي بِذَلِكَ أَحَدًا).

کے پاس بھی آپ تشریف لائیں تو وہ ضرور آپ سے کہے کہ  
آپ نے مغفیر کھایا ہے کیونکہ مجھے آپ کے پاس مغفیر کی بو آ  
رہی ہے چنانچہ جب ہم نے یہ کہا تو آپ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ  
میں نے حضرت زینب بنت جحش کے پاس سے شہد پیا ہے اور  
آج سے میں نے قسم اٹھالی ہے کہ اب شہد نہیں پوں گا تم اس کا  
ذکر نہ کرنا۔

تفسیر سورہ ن والقلم

فرمان الہی: ”بد مزاج اس سب پر طرہ  
یہ ہے کہ اس کی اصل میں خطا ہے“

74- باب: قوله

تَعَالَى: {عُثْلٍ بَعْدَ  
ذَلِكَ زَيْمٍ}.

1791 - عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ الْخَزَاعِيِّ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:  
(أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ؟ كُلُّ ضَعِيفٍ  
مُتَضَعِّفٍ، لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللَّهِ لَا يَبْرُكُ إِلَّا  
أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ: كُلُّ عُثْلٍ جَوَاطِ  
مُسْتَكْبِرٍ).

حضرت حارث بن وہب خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے  
سنا کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ ہر کمزور اور حقیر سمجھا  
جانے والا لیکن اگر وہ اللہ عزوجل کے ذمہ کرم پر قسم اٹھا بیٹھے تو وہ  
اسے سچا کر دیتا ہے اور کیا تمہیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ ہر بد  
مزاج، جھگڑالو اور متکبر شخص۔

فرمان الہی ”جس روز پردہ اٹھایا جائے گا ایک ساق  
سے تو ان (نابکاروں) کو سجدہ کرنے کی دعوت دی  
جائے گی تو اس وقت وہ سجدہ نہ کر سکیں گے“

75- باب: قوله تعالى: {يَوْمَ

يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ  
إِلَى السُّجُودِ}

1792 - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يُكْشَفُ رَبُّنَا عَنْ  
سَاقِهِ. فَيَسْجُدُ لَهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ وَمُؤْمِنَةٍ، وَيَبْقَى  
مَنْ كَانَ يَسْجُدُ فِي الدُّنْيَا رِثَاءً وَسَمْعَةً.  
فَيَذْهَبُ لِيَسْجُدَ فَيَعُودُ ظَهْرُهُ طَبَقًا وَاحِدًا).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ  
رب تعالیٰ اپنی ساق (جس کی حقیقت وہ خود چاہے) ظاہر  
فرمائے گا تو تمام مومن مرد و مومنہ عورتیں سر بہ سجود ہو جائیں گے  
سوائے ان لوگوں کے جو دنیا میں محض لوگوں کو دکھائے اور سنانے

کے لیے سجدہ کیا کرتے تھے وہ سجدے کے لیے جھکنا چاہیں گے  
لیکن ان کی کمر تختیہ کی طرح ہوگی۔

### تفسیر سورہ نازعات

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ نے درمیان  
انگلی اور شہادت کی انگلی سے اشارہ کر کے فرمایا ”مجھے قیامت  
کے ساتھ اس طرح مبعوث فرمایا گیا ہے۔“

### تفسیر سورہ عبس

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے  
بیان کرتی ہیں ”اس شخص کی مثال جو قرآن پاک کو پڑھتا ہے  
یہاں تک کہ اسے ذہن نشین کر لیتا ہے وہ (قیامت کے دن)  
مکرم فرشتوں کے ساتھ ہوگا اور اس شخص کی مثال جو قرآن  
پاک کو پڑھے اور اسے ذہن نشین کرتے ہوئے بڑی دشواری کا  
سامنا ہو تو اس کے لیے دہرا اجر ہے۔“

تفسیر سورہ المطففین: فرمان الہی ”جس دن تمام  
انسان پروردگار عالم کے حضور کھڑے ہوں گے“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ  
نے ارشاد فرمایا جس روز تمام انسان پروردگار عالم کے حضور  
کھڑے ہوں گے تو کسی کا یہ حال ہوگا کہ وہ اپنے پسینے میں  
کان کی لوتک ڈوبا ہوگا۔

### تفسیر سورہ الانشقاق

فرمان الہی: فَسَوْفَ يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

### تفسیر سورہ النازعات

1793 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَأْصُبَعِيهِ  
هَكَذَا، بِالْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ: (يُعِثُّ  
أَنَا وَالسَّاعَةَ كَهَاتَيْنِ).

### تفسیر سورہ عبس

1794 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ  
حَافِظٌ لَهُ، مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ، الْبَرَّةِ، وَمَثَلُ  
الَّذِي يَقْرَأُ، وَهُوَ يَتَعَاهَدُهُ، وَهُوَ عَلَيْهِ شَدِيدٌ،  
فَلَهُ أَجْرَانِ).

76- باب: قوله تعالى: {يَوْمَ يَقُومُ

النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ}

1795 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: {يَوْمَ يَقُومُ  
النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ}. حَتَّى يَغِيبَ  
أَحَدُهُمْ فِي رَشِيحِهِ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

77- باب: قوله تعالى: {فَسَوْفَ

يُحَاسِبُ حِسَابًا يَسِيرًا}

1796 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَيْسَ أَحَدٌ يُحَاسِبُ إِلَّا هَلَكَ). وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ فِي كِتَابِ الْعِلْمِ.

78- باب: قوله تعالى:

{لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ}

1797- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

{لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ} حَالًا بَعْدَ حَالٍ  
قَالَ: هَذَا نَبِيُّكُمْ ﷺ.

79- باب:

1798- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَمْعَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ، وَذَكَرَ النَّاقَةَ  
وَالَّذِي عَقَرَهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا  
انْبَعَثَ أَشْقَاهَا) انْبَعَثَ لَهَا رَجُلٌ عَزِيزٌ  
عَارِمٌ، مَبِيعٌ فِي رَهْطِهِ، مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ. وَذَكَرَ  
النِّسَاءَ فَقَالَ: (يَعْبُدُ أَحَدُكُمْ يَجْلِدُ امْرَأَتَهُ  
جَلْدَ الْعَبْدِ، فَلَعَلَّهُ يَضَاجِعُهَا مِنْ آخِرِ يَوْمِهِ).  
ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِي ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ وَقَالَ:  
(لَمْ يَضْحَكْ أَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ).

وَعَنْهُ فِي رَوَايَةٍ: (مِثْلُ أَبِي زَمْعَةَ عَمِ

الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ).

نے ارشاد فرمایا کوئی شخص ایس نہیں جس سے حساب لیا گیا مگر وہ ہلاک ہو گیا۔ باقی حدیث کتاب العلم میں گزر چکی ہے۔

فرمان الہی ”ضرورتہم

منزل بہ منزل چڑھو گے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ فرمان الہی ضرورتہم منزل بہ منزل چڑھو گے“ سے مراد ایک حالت کے بعد دوسری حالت کی طرف آنا ہے انہوں نے فرمایا اور یہ نبی کریم ﷺ سے ہے۔

باب: تفسیر سورة الشمس

حضرت عبد اللہ بن زعمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ خطبہ میں سنا کہ آپ ﷺ (حضرت صرح علیہ السلام کی) اونٹنی اس کی کونچیں کاٹنے والے کا ذکر فرما رہے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی۔ جبکہ اس کا سب سے بد بخت اٹھ کھڑا ہوا "جو زور آور مفسد اور طاقت ور جو اپنی قوم میں ابوزمعد کی طرح تھا۔ پھر آپ ﷺ نے عورتوں کا ذکر فرمایا کہ ایک شخص جو اپنی بیوی کو لونڈی کی طرح دیکھتا ہے اور پھر رات کو اس کے ساتھ بہستر ہو جاتا ہے پھر آپ ﷺ رات خارج ہونے پر ہنسنے سے متعلق فرمایا کہ اس پر کیوں ہنستے ہو جو کام تم بھی کرتے ہو۔

ایک روایت کے مطابق فرمایا ابوزمعد کی طرح جو حضرت

زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا چچا تھا۔



## 80- باب: قَوْلُهُ تَعَالَى:

{كَلَّا لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ}

1799 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا،

قَالَ أَبُو جَهْلٍ: لَئِنْ رَأَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّي عِنْدَ الْكَعْبَةِ لَأَطَّأَنَّ عَلَى عُنُقِهِ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: (لَوْ فَعَلَهُ لَأَخَذْتَهُ الْمَلَائِكَةُ).

## تفسیر سورة العلق

فرمان الہی ”ہاں اگر باز نہ آیا“

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ابو جہل کہنے لگا اگر میں محمد ﷺ کو خانہ کعبہ کے پاس نماز پڑھتے دیکھو تو ان کی گردن کچل دوں (معاذ اللہ) جب یہ خبر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمائی یا اگر وہ اس طرح کرتا تو فرشتے اُسے ضرور پکڑ لیتے۔

## باب: تفسیر سورة الکوثر

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ کو آسمانوں کی معراج ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا میں ایک ہند پر پہنچا جس کے دونوں کناروں پر خول دار موسیقوں کے قبے تھے میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا یہ کیا ہے اے جبرائیل۔ انہوں نے کہا یہ کوثر ہے۔

## 81- باب۔

1800 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَمَّا عُرِجَ بِالنَّبِيِّ ﷺ إِلَى السَّمَاءِ، قَالَ: (أَتَيْتُ عَلَى نَهْرٍ، حَافَتَاهُ قَبَابُ اللَّوْلُوِ مُجَوَّفَا فَقُلْتُ: مَا هَذَا يَا جَبْرِيْلُ؟ قَالَ: هَذَا الْكَوْثَرُ).

فائدہ: یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ حضور ﷺ کا ہنر سے متعلق دریافت کرنا اس لیے نہیں تھا کہ آپ ﷺ کو علم نہ تھا یہ پوچھنا ان معنوں میں تھا جیسا کہ رب تعالیٰ نے اپنے فرشتوں سے اپنے بندوں کے متعلق دریافت فرماتا ہے تم میرے بندوں کے پاس گئے تو انہیں کس حال میں چھوڑ آئے فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ ہم انہیں حالت نماز میں چھوڑ کر آئے ہیں۔ "تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ معاذ اللہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کی حالت سے بے خبر ہے بلکہ اس قاعدہ کے مطابق ہے جب سوال سوال کے معنوں میں نہیں ہوتا جیسے کوئی کسے کنگھا کرنا دیکھے تو کہے کیا کر رہے ہو کہے کنگھا کر رہا ہوں۔ حالانکہ پوچھنے والا دیکھ رہا تھا کہ سامنے والا کنگھا کر رہا ہے مگر اس نے پھر بھی پوچھا تو یہاں وہی قاعدہ لاگو ہوا کہ بعض سوال سوال کے معنوں میں نہیں ہوتے، چنانچہ حضور ﷺ کو جنت و دوزخ کا مالک بنایا گیا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آپ ﷺ جنت اور اس کی نعمتوں سے بے خبر ہوں چنانچہ یہاں ہی قاعدہ پیش ہوا کہ آپ ﷺ کا پوچھنا نہ جاننے کی دلیل نہیں۔

1801 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَقَدْ

سُئِلَتْ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى: إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے اس فرمان الہی انا اعطینک الکوثر کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے ارشاد

الْكَوْثَرُ قَالَ: نَهْرٌ أُعْطِيَهِ نَبِيُّكُمْ ﷺ.  
شَاطِطَاهُ عَلَيْهِ دُرٌّ مُجَوَّفٌ. أُنْيَتْهُ كَعْدِدُ  
النُّجُومِ.

## تفسیر سورۃ الفلق

1802 - عَنْ أَبِي بَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ  
فَقَالَ: (قِيلَ لِي، فَقُلْتُ). فَتَعْنُ نَقُولُ: كَمَا  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

فرمایا ”یہ نہر ہے جو نبی کریم ﷺ کو عطا فرمائی گی ہے اس کے  
دونوں کناروں پر خول دار موتیوں کے تے ہیں اور اس کے برتن  
ستاروں کی تعداد کے برابر ہیں۔

## تفسیر سورۃ الفلق

حضرت ابن ابی کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سورۃ الفلق اور سورۃ  
الناس کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مجھ  
سے (حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعے) کہا گیا وہی کہتا ہوں۔  
حضرت ابی جہش نے فرمایا ہم بھی وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 59- کتاب فضائل القرآن

### فضائل قرآن کے بارے میں

1- باب: کَيْفَ نَزَلَ الْوَحْيُ

وَأَوَّلُ مَا نَزَلَ

1803 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا مِنْ الْأَنْبِيَاءِ نَبِيٍّ إِلَّا أُعْطِيَ مِنَ الْآيَاتِ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِي أُوتِيَتْ وَحْيًا أَوْحَاهُ اللَّهُ إِلَيْهِ، فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

1804 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى تَابَعَ عَلَى رَسُولِهِ ﷺ الْوَحْيَ قَبْلَ وَفَاتِهِ، حَتَّى تَوَفَّاهُ أَكْثَرَ مَا كَانَ الْوَحْيُ، ثُمَّ تَوَفَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَعْدَ.

2- باب: أَنْزَلَ الْقُرْآنُ

عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ

1805 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ هِشَامَ بْنَ حَكِيمٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْفُرْقَانِ فِي حَيَاةِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَاسْتَمَعْتُ لِقِرَائَتِهِ فَإِذَا هُوَ يَقْرَأُ عَلَى حُرُوفٍ

وحی نازل ہونے کی کیفیت

اور پہلے کیا نازل ہوا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جتنے نبی علیہم السلام ہوئے انہیں ایسے معجزے عطا کیے گئے جن کے سبب لوگ ایمان لے آئیں۔ اور مجھے جو چیز عطا فرمائی گئی وہ وحی ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھے فرمائی پس میں پر امید ہوں کہ بروز قیامت میرے متبعین سب سے زیادہ ہوں گے۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ظاہری وصال سے قبل متواتر وحی کا نزول فرمایا اور وصال ظاہری کے قریب وحی کا بہت زیادہ نزول فرمایا اور پھر اس کے بعد آپ ﷺ نے ظاہری وفات فرمائی۔

قرآن کریم سات

قرأتوں میں نازل ہوا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں حضرت ہشام بن حکیم رضی اللہ عنہ کو سورۃ الفرقان کی تلاوت کرتے ہوئے سنا وہ کسی اور قرأت میں پڑھ رہے تھے جبکہ رسول اللہ ﷺ نے

كَبِيرَةٌ لَّمْ يُقْرَأْ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَكَذَبْتُ  
أَسَاوِرَهُ لِي الصَّلَاةَ فَتَصَدَّرْتُ حَتَّى سَلَّمَ  
فَلَبَّبْتُهُ بِرِدَائِهِ فَقُلْتُ: مَنْ أَقْرَأَكَ هَذِهِ  
السُّورَةَ الَّتِي سَمِعْتُكَ تَقْرَأُ؟ قَالَ: أَقْرَأَنِيهَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، فَقُلْتُ: كَذَبْتَ، فَإِنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَدْ أَقْرَأَنِيهَا عَلَى غَيْرِ مَا قَرَأْتُ،  
فَانْطَلَقْتُ بِهِ أَقْوَدُكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقُلْتُ:  
إِنِّي سَمِعْتُ هَذَا يَقْرَأُ بِسُورَةِ الْفُرْقَانِ عَلَى  
حُرُوفٍ لَمْ تُقْرَأْ بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(أُرْسِلُهُ أَقْرَأُ يَا هِشَامُ)، فَقَرَأَ عَلَيْهِ الْقِرَاءَةَ  
الَّتِي سَمِعْتُهُ يَقْرَأُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(كَذَلِكَ أُزِلْتُ)، ثُمَّ قَالَ: (اقْرَأُ يَا عُمَرُ)،  
فَقَرَأْتُ الْقِرَاءَةَ الَّتِي أَقْرَأَنِي، فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (كَذَلِكَ أُزِلْتُ، إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ أُنْزِلَ  
عَلَى سَبْعَةِ أَحْرَفٍ فَاقْرَأُوا مَا تيسَّرَ مِنْهُ).

### 3- باب: كَانَ جَبْرِيلُ يَعْرِضُ

الْقُرْآنَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ.

1806 - عَنْ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا،

قَالَتْ: أَسَرَّ إِلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ: (أَنَّ جَبْرِيلَ كَانَ  
يُعَارِضُنِي بِالْقُرْآنِ كُلِّ سَنَةٍ، وَإِنَّهُ عَارِضُنِي  
الْعَامَ مَرَّتَيْنِ، وَلَا أَرَاهُ إِلَّا خَضِرًا جَلِيًّا).

اسی طرح تلاوت نہ فرمائی تھی میں نے نماز میں ہی انہیں ٹوکنا  
چاہا لیکن پھر سلام پھیرنے تک رکا رہا پھر میں نے اپنی چادر ان  
کے گلے میں ڈال کر پوچھا تم نے اس انداز میں یہ سورت کس  
سے تلاوت کرتے سنی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایسی  
قرأت فرمائی ہے میں نے کہا یہ غلط ہے کیونکہ مجھے رسول اللہ  
ﷺ نے کسی اور انداز میں پڑھائی ہے۔ پس میں انہیں کھینچ کر  
رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں لے گیا اور عرض گزار ہوا  
کہ جس انداز سے آپ نے مجھے سورۃ الفرقان پڑھائی ہے میں  
نے انہیں کسی اور انداز سے پڑھتے ہوئے سنا ہے۔ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑو اے ہشام پڑھو انہوں نے اسی  
طرح پڑھی جس طرح میں نے ان سے سنی تھی۔ پس رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی پھر فرمایا اے عمر پڑھو پس  
میں نے اسی طرح پڑھی جس طرح آپ ﷺ نے مجھے پڑھائی  
تھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اسی طرح نازل ہوئی۔  
بے شک قرآن پاک سات قرأتوں میں نازل ہوا پس جو  
قرأت جس کے لیے آسان ہو اسی طرح پڑھے۔

حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم ﷺ کے ساتھ

قرآن پاک کا دور فرمایا کرتے تھے

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے سرگوشی میں ارشاد فرمایا کہ حضرت  
جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ قرآن پاک کا ایک مرتبہ دورہ کرتے  
تھے لیکن اس سال دو مرتبہ کیا ہے میں سمجھ گیا ہوں کہ میرے  
وصال کا وقت آ گیا ہے۔

1807 - عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: وَاللَّهِ لَقَدْ أَخَذْتُ مِنْ فِي رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِضْعًا وَسَبْعِينَ.

1808 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ

بِحُمْصٍ، فَقَرَأَ سُورَةَ يُوسُفَ، فَقَالَ رَجُلٌ: مَا هَكَذَا أَنْزِلْتَ، قَالَ: قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: أَحْسَنْتَ. وَوَجَدَ مِنْهُ رِيحَ الْخَمْرِ، فَقَالَ: أَتَجْمَعُ أَنْ تُكْذِبَ بِكِتَابِ اللَّهِ وَتَشْرَبَ الْخَمْرَ؟ فَضَرَبَهُ الْحَدُّ.

## 4- باب: فَضْلِ {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ}

1809 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا سَمِعَ رَجُلًا يَقْرَأُ: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} يُرِيدُهَا فَلَبَّيْهَا أَصْبَحَ جَاءَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، وَكَانَ الرَّجُلُ يَتَقَالَّهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّهَا لَتُعِيلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ).

1810 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: (أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ). فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا: أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ فَقَالَ:

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ بخدا میں نے رسول اللہ ﷺ کے مبارک منہ سے ستر سے زائد سورتیں سیکھی ہیں۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے شہر حمص میں سورۃ یوسف کی تلاوت فرمائی تو ایک شخص نے کہا یہ اس طرح تو نازل نہیں ہوئی انہوں نے فرمایا کہ میں نے جب رسول اللہ ﷺ کے حضور یہ سورۃ تلاوت کی تو آپ ﷺ نے اس کی تحسین فرمائی پھر دیکھا کہ اس آدمی کے منہ سے شراب کی بو آ رہی ہے تو انہوں نے فرمایا کہ تم ادھر اللہ کی کتاب کی تکذیب کرے اور ادھر شراب نوشی کر کے ان دونوں کو جمع کرتے ہو۔ پھر اس پر حد قائم فرمائی گئی۔

## قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ کی فضیلت

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کو سورہ اخلاص کو بار بار پڑھتے سنا تو صبح ہونے پر رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور اس بات کا ذکر کیا اسکے خیال میں یہ چھوٹی سی سورت ہے (ثواب بھی کم ہوگا) پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے بے شک یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا کیا تم سے کوئی اس سے عاجز ہے کہ رات میں تہائی قرآن کی تلاوت کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ دشوار لگا وہ عرض گزار



(اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُفُ الْقُرْآنِ).

ہوئے کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں سے تو اتنی طاقت کون رکھتا ہے۔ ارشاد فرمایا سورۃ قل هو اللہ احد کی تلاوت تہائی قرآن پاک کے برابر ہے۔

### معوذات کی فضیلت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب اپنے بستر مبارک پر آرام فرما ہوتے تو اپنی دونوں مبارک ہتھیلیوں کو ملا تے اور ان پر سورۃ اخلاص سورۃ فلق اور سورۃ ناس پڑھ کر دم فرماتے پھر جہاں تک ہو سکتا انہیں اپنے تمام بدن اطہر پر پھیر لیتے اور اپنے سر مبارک اور چہرہ النور سے شروع فرماتے۔ تین مرتبہ یہی عمل فرماتے۔

### قرآن کی تلاوت کے وقت

#### سکینہ اور فرشتوں کا نزول

حضرت انس بن حذیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک شب سورۃ البقرہ کی تلاوت فرما رہے تھے اور قریب ہی ان کا گھوڑا بندھا ہوا تھا جو بدکنے لگا آپ ﷺ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا آپ ﷺ پھر تلاوت فرمانے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا پس آپ ﷺ رک گئے تو گھوڑا بھی رک گیا پھر سہ بارہ آپ ﷺ تلاوت فرمانے لگے تو گھوڑا پھر بدکنے لگا آپ ﷺ پھر رک گئے کیونکہ ان کا بیٹا یحییٰ گھوڑے کے قریب ہی موجود تھا لہذا انہیں خدشہ ہوا کہ گھوڑا اسے کچل نہ دے۔ انہوں نے بیٹے کو وہاں سے ہٹا دیا اور سر اٹھا کر آسمان کی طرف نظر اٹھائی تو انہیں

### 5- باب: فَضْلِ الْمُعَوِّذَاتِ

1811 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ، جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا، فَقَرَأَ فِيهِمَا: {قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} وَ {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ} وَ {قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ}. ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَأُ بِهِمَا عَلَى رَأْسِهِ وَوَجْهِهِ، وَمَا أَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ، يَفْعَلُ ذَلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ.

### 6- باب: نَزُولِ السَّكِينَةِ وَالْمَلَائِكَةِ

#### عِنْدَ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ

1812 - عَنْ أَنَسِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا هُوَ يَقْرَأُ مِنَ اللَّيْلِ سُورَةَ الْبَقَرَةِ، وَفَرَسُهُ مَرْبُوطٌ عِنْدَهُ، إِذْ جَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ فَسَكَتَتْ فَقَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَسَكَتَ وَسَكَتَتِ الْفَرَسُ ثُمَّ قَرَأَ فَجَالَتِ الْفَرَسُ، فَانْصَرَفَ وَكَانَ ابْنُهُ يَحْيَى قَرِيبًا مِنْهَا، فَأَشْفَقَ أَنْ تُصِيبَهُ، فَلَمَّا اجْتَرَّه رَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ حَتَّى مَا يَرَاهَا، فَلَمَّا أَصْبَحَ حَدَّثَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: (اقْرَأْ يَا ابْنِ

(آسمان) دکھائی نہ دیا۔ صبح نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں یہ واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابنِ حنظل تم پڑھتے اے ابنِ حنظل پڑھتے انہوں نے عرض کی کہ یہ رسول اللہ ﷺ مجھے اندیشہ ہوا کہ گھوڑا نیکی کو کچل نہ دے جو قریب ہی تھا۔ چنانچہ سر اٹھا کر اس طرف دیکھا پھر آسمان کی طرف نظر پڑی تو مثل چھتری ایک عجیب چیز دیکھی جس میں چراغ روشن تھے پس میں باہر آیا تو پھر وہ چیز نظر نہ آئی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جانتے ہو وہ کیا تھا میں نے عرض کی نہیں۔ ارشاد فرمایا وہ فرشتے تھے جو تمہاری آواز سن کر قریب آگئے تھے اگر تم پڑھتے رہتے تو وہ بھی صبح تک اسی طرح رہتے اور لوگ انہیں دیکھ لیتے۔

### قرآن پڑھنے والے پر رشک کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو اشخاص کے سوا کسی پر حسد نہیں ایک وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم عطا فرمایا اور وہ رات دن تلاوت کرتا ہے تو اس کا پڑوسی سن کر کہتا ہے کاش جو اسے عطا فرمایا گیا مجھے بھی عطا ہوا ہوتا تو میں بھی ایسے ہی کرتا جیسے یہ کرتا ہے اور دوسرے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا تو وہ اسے راہِ خدا میں خرچ کرتا ہے پس کوئی شخص کہتا ہے کاش مجھے بھی یونہی مال عطا کیا جاتا جیسے فلاں کو تو میں بھی یونہی خرچ کرتا جیسے وہ خرچ کرتا ہے۔

تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن

سیکھے اور سیکھائے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے

حُضَيْرٍ. اقْرَأْ يَا ابْنَ حُضَيْرٍ. قَالَ: فَأَشْفَقْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَنْ تَطَأَ بَحْيِي، وَكَانَ مِنْهَا قَرِيبًا. فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَأَنْصَرَفْتُ إِلَيْهِ، فَرَفَعْتُ رَأْسِي إِلَى السَّمَاءِ، فَإِذَا مِثْلُ الظِّلَّةِ فِيهَا أَمْثَالُ النَّصَابِيحِ، فَخَرَجْتُ حَتَّى لَا أَرَاهَا. قَالَ: (وَتَذَرِي مَا ذَاكَ؟). قُلْتُ: لَا. قَالَ: (تِلْكَ السَّلَاطِيكُ دَنَتْ لِمَوْتِكَ، وَلَوْ قَرَأْتَ لَأُصْبَحْتَ يَنْظُرُ النَّاسُ إِلَيْهَا، لَا تَتَوَارَى مِنْهُمْ).

### 7- باب: اغْتِبَاطُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ

1813 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ: رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آتَاءَ اللَّيْلِ وَآتَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ: لَيْتَنِي أُوتِيتُ مِثْلَ مَا أُوتِيَ فُلَانٌ، فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا يَعْمَلُ).

### 8- باب: خَيْرُكُمْ مَنْ

تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ

1814 - عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: (خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ).

1815 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ.

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ أَفْضَلَكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ).

9- بَاب: اسْتِذْكَارِ الْقُرْآنِ وَتَعَاهُدِهِ.

1816 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ

الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ: إِنْ

عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ).

1817 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (بُئْسَ مَا

لَأَخَذِهِمْ أَنْ يَقُولَ: نَسِيتُ آيَةً كُنْتُ

وَكُنْتُ، بَلْ نُسِي، وَاسْتَذْكُرُوا الْقُرْآنَ، فَإِنَّهُ

أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنْ صُدُورِ الرِّجَالِ مِنَ النِّعَمِ).

1818 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تَعَاهَدُوا الْقُرْآنَ، فَوَالَّذِي

نَفْسِي بِيَدِهِ لَهُوَ أَشَدُّ تَفْصِيًّا مِنَ الْإِبِلِ فِي

عُقُلِهَا).

10- بَاب: مَدِّ الْقِرَاءَةِ

1819 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے فرمایا ”تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

قرآن مجید کو یاد رکھنے اور باقاعدہ پڑھنے کا بیان

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے ارشاد فرمایا قرآن پڑھنے والے کی مثال ایسی ہے کہ جیسے

کسی شخص نے اپنے اونٹ کو باندھ رکھا ہے، اگر اس کی نگرانی

کرے گا تو وہ رکاوٹ رہے گا اور اگر انہیں کھول دے گا تو کہیں چلا

جائے گا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی کا یہ کہنا کہ میں یہ یہ

آیات بھول گیا ہوں تو یہ کہنا برا ہے بلکہ یہ کہے کہ میں بھلا دیا گیا

ہوں اور قرآن پاک خوب پڑھا کرو کیونکہ قرآن لوگوں کے

سینوں سے نکل جانے میں وحشی جانوروں سے بھی زیادہ تیز ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قرآن کریم کو

ہمیشہ پڑھتے رہو کیونکہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری

جان ہے یہ نکل جانے میں ان اونٹوں سے بھی زیادہ تیز ہے جو

کھل چکے ہوں۔

کھینچ کر قرات کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے نبی

کریم ﷺ کی قرأت کرنے کی کیفیت کے متعلق سوال کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کو کھینچ کر تلاوت فرمایا کرتے تھے پھر بسم اللہ الرحمن الرحیم قرأت فرمائی اور بتایا کہ بسم اللہ کو کھینچ کر تلاوت فرمایا الرحمن کو کھینچ کر تلاوت فرمایا الرحمن کو کھینچ کر تلاوت فرمایا۔

### خوش الحالی سے قرأت کرنا

حضرت ابو موسیٰ بنی مینہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے موسیٰ تمہیں آل داؤد کی خوش الحالی میں سے حصہ عطا فرمایا گیا ہے۔

### قرآن حکیم کتنی مدت میں ختم کرے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میرے والد نے ایک حسب نسب والی عورت سے میرا نکاح کر دیا تو وہ حال معلوم کرتے رہتے ایک دفعہ اس سے اس کے خاوند کے (یعنی میرے) متعلق دریافت کیا تو اس نے کہا ”وہ آدمی تو بہت اچھے ہیں مگر میرے آنے سے آج تک میرے بستر پر تشریف نہیں لائے اور ویسے بھی میرے قریب نہیں آتے کافی دنوں کے بعد انہوں نے نبی کریم ﷺ سے اس بات کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کہ اسے میرے پاس بھیجو۔ میں نبی کریم ﷺ کی حاضر خدمت ہوا آپ نے دریافت فرمایا تم روزے کس طرح رکھتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا روزانہ فرمایا قرآن پاک کب ختم کرتے ہو؟ میں عرض گزار ہوا ہر رات میں ختم کرتا ہوں، ارشاد فرمایا مہینے میں تین روزے رکھ لیا کرو اور مہینے میں ایک مرتبہ قرآن پاک ختم کر لیا کرو میں

عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: كَيْفَ كَانَتْ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ ﷺ؟ فَقَالَ: كَانَتْ مَدًّا، ثُمَّ قَرَأَ: بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ { يَمْدُ بِبِسْمِ اللَّهِ، وَيَمْدُ بِالرَّحْمَنِ، وَيَمْدُ بِالرَّحِيمِ. }

### 11- باب: حُسْنِ الصَّوْتِ بِالْقِرَاءَةِ

1820 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَهُ: (يَا أَبَا مُوسَى، لَقَدْ أُوتِيتَ مِزْمَارًا مِنْ مَزَامِيرِ آلِ دَاوُدَ).

### 12- باب: فِي كَمْ يُقْرَأُ الْقُرْآنُ

1821 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: أُنْكَحِي أَبِي امْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ، فَكَانَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهُ فَيَسْأَلُهَا عَنْ بَعْضِهَا، فَتَقُولُ: نِعَمَ الرَّجُلُ مِنْ رَجُلٍ لَمْ يَطَأْ لَنَا فِرَاشًا، وَلَمْ يُفَيِّشْ لَنَا كَنَفًا مِذَّاتَيْنَا، فَلَمَّا طَالَ ذَلِكَ عَلَيْهِ، ذَكَرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ: (الْقَنِي بِهِ). فَلَقِيْتُهُ بَعْدُ فَقَالَ: (كَيْفَ تَصُومُ؟) قُلْتُ: كُلَّ يَوْمٍ. قَالَ: (وَكَيْفَ تَحْتِمُ؟) قُلْتُ: كُلَّ لَيْلَةٍ. قَالَ: (صُمْ فِي كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةً، وَاقْرَأِ الْقُرْآنَ فِي كُلِّ شَهْرٍ). قُلْتُ: أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: (صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فِي الْجُمُعَةِ). قُلْتُ: أَطِيقُ أَكْثَرَ مِنْ هَذَا. قَالَ: (أَفِطْرُ يَوْمَيْنِ وَصُمْ يَوْمًا) قَالَ: قُلْتُ: أَطِيقُ أَكْثَرَ

مِنْ ذَلِكَ. قَالَ: (مَنْ أَفْضَلَ الصَّوْمِ، صَوْمِ  
دَاوُدَ، صِيَامَ يَوْمٍ وَافْطَارَ يَوْمٍ، وَاقْرَأَ فِي كُلِّ  
سَبْعٍ لَيْلًا مَرَّةً). فَلَيْتَنِي قَبِلْتُ رُحَصَةً  
رَسُولِ اللَّهِ ﷺ. وَذَلِكَ أَلِي كِبَرْتُ وَضَعْفْتُ.  
فَكَانَ يَقْرَأُ عَلَى بَعْضِ أَهْلِهِ السَّبْعَ مِنَ الْقُرْآنِ  
بِالنَّهَارِ، وَالَّذِي يَقْرَأُهُ يَغْرِضُهُ مِنَ النَّهَارِ،  
لِيَكُونَ أَحَفَّ عَلَيْهِ بِاللَّيْلِ، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ  
يَتَقَوَّى أَفْطَرَ أَيَّامًا، وَأَحْصَى وَصَامَ مِثْلَهُنَّ.  
كَرَاهِيَةً أَنْ يَتْرَكَ شَيْئًا فَارَقَ النَّبِيُّ ﷺ  
عَلَيْهِ.

عرض گزار ہوا کہ میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں فرمایا  
اچھا ہر ہفتے تین روزے رکھ لیا کرو پھر عرض گزار ہوا کہ اس سے  
بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں پھر فرمایا کہ صوم داؤد رکھ لیا کرو جو  
سب روزوں سے افضل ہے کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے  
دن کھاؤ یہو اور سات راتوں میں قرآن پاک ختم کیا کرو راوی  
نے فرمایا کاش کہ میں نے نبی کریم ﷺ کی دی گئی رخصت  
سے فائدہ اٹھایا ہوتا کیونکہ اب تو میں بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہوں  
پھر وہ اپنے گھر میں سے کسی کو قرآن پاک کا ساتواں سنا دیا  
کرتے تاکہ رات میں پڑھنا آسان ہو جائے اور جب روزہ  
رکھنے طاقت حاصل کرنا چاہتے تو متواتر کئی دن تک روزہ نہ  
رکھتے پھر اتنے ہی دن برابر روزہ رکھتے کیونکہ انہیں یہ ناپسند تھا  
کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے جو کیا تھا اس میں سے کسی کام میں  
کمی آجائے۔

اس شخص کا گناہ جو دکھلا دے، فخر یا کمانے کی

غرض سے قرآن پڑھے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے  
رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے ایک ایک  
قوم لکھے گی کہ تم اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں  
اپنے روزوں کو ان کے روزے کے مقابلے اور اپنی دیگر نیک  
اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلے میں حقیر جانو گے وہ قرآن  
پاک پڑھیں گے تو قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہیں  
اترے گا وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے شکار سے  
تیر نکل جاتا ہے وہ پیکان کو دیکھے گا تو کچھ نظر نہیں آئے آتا

13- باب: إِيَّاهُ مَنْ رَأَى عَلَى يَقْرَاءَةِ

الْقُرْآنِ أَوْ تَأْكُلَ بِهِ الْخ

1822 - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ:  
(يُخْرَجُ فِيكُمْ قَوْمٌ تَحْقِرُونَ صَلَاتَكُمْ مَعَ  
صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَكُمْ مَعَ صِيَامِهِمْ،  
وَعَمَلَكُمْ مَعَ عَمَلِهِمْ، وَيَقْرَأُونَ الْقُرْآنَ لَا  
يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمُرُّونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا  
يَمُرُّ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، يَنْظُرُ فِي النَّصْلِ  
فَلَا يَرَى شَيْئًا، وَيَنْظُرُ فِي الْقِدْحِ فَلَا يَرَى



شَيْئًا. وَيَنْظُرُ فِي الرِّيشِ فَلَا يَرَى شَيْئًا.  
وَيَتَمَارَى فِي الْفُوقِ).

1823- عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ:  
(الْمُؤْمِنُ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ  
كَالْأُتْرَجَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَرِيحُهَا طَيِّبٌ.  
وَالْمُؤْمِنُ الَّذِي لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَيَعْمَلُ بِهِ  
كَالشَّوْثَةِ، طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَلَا رِيحَ لَهَا، وَمَثَلُ  
الْمُنَافِقِ الَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالرَّيْحَانَةِ، رِيحُهَا  
طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ، وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِي لَا  
يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْجُنْظَلَةِ، طَعْمُهَا مُرٌّ، أَوْ خَبِيثٌ،  
وَرِيحُهَا مُرٌّ).

نکڑی کودیکھے تو کچھ نظر نہیں آئے پھر وہ تیر کے پر کودیکھے تو پھر  
نظر نہیں آئے البتہ سو فار کودیکھ کر شک گزرتا ہے۔

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس مومن کی جو  
کہ قرآن پاک پڑھتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے تو اس  
کی مثال سنگترے جیسی ہے جس کا ذائقہ اچھا اور خوشبو بھی اچھی  
ہے جو مومن قرآن پاک نہ پڑھتا ہو لیکن اس کے مطابق عمل  
کرتا ہو گو یا وہ کھجور کی طرح ہے جس کا ذائقہ اچھا لیکن خوشبو نہیں  
ہوتی اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال گل ریحان جیسی  
ہے اس کی خوشبو اچھی ہے لیکن ذائقہ کڑوا ہے اور جو منافق  
قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال اندائن کے پھل کی طرح ہے  
اس کا مزہ کڑوا اور خراب ہوتا ہے اور اس کی بو بھی کڑوی ہوتی  
ہے۔

حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی  
کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "قرآن  
پاک کو اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارا دل لگا رہے اور جب  
تمہارا دل نہ چاہے تو پڑھنا چھوڑ دو۔

1824 - عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (اقْرَأُوا الْقُرْآنَ  
مَا اتَّخَفَتْ قُلُوبُكُمْ، فَإِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَمُومُوا  
عَنْهُ).



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
60- کتاب النکاح  
نکاح کا بیان

نکاح کی ترغیب دلانا

1- باب: التَّزْغِيبُ فِي النِّكَاحِ

1825 - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ ثَلَاثَةٌ رَهْطًا إِلَى بُيُوتِ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ، يَسْأَلُونَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمَّا أُخْبِرُوا كَانَتْهُمْ تَقَالُومًا، فَقَالُوا: وَأَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَدْ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ. فَقَالَ أَحَدُهُمْ: أَمَّا أَنَا فَإِنِّي أَصَلِي اللَّيْلَ أَبَدًا. وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَصُومُ النَّهْرَ وَلَا أَفْطِرُ. وَقَالَ آخَرُ: أَنَا أَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا أَتَزَوَّجُ أَبَدًا، فَجَاءَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (أَنْتُمْ الَّذِينَ قُلْتُمْ كَذًا وَكَذًا، أَمَّا وَاللَّهِ إِنِّي لَأُخْشَاكُمْ بِاللَّهِ وَأَتَّقَاكُمْ لَهُ، لَكِنِّي أَصُومُ وَأَفْطِرُ، وَأُصَلِّي وَأَرْقُدُ، وَأَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا تین شخص نبی کریم ﷺ کی ازدواجی مطہرات کے حجروں کے پاس آئے اور نبی کریم ﷺ کی عبادت کے بارے میں سوال کیا۔ جب انہیں بتایا گیا تو اسے قلیل خیال کرتے ہوئے کہنے لگے ہم ان کے آگے کیا ہیں جبکہ آپ ﷺ کے سبب تو اگلوں پچھلوں کے گناہ معاف فرما دیئے گئے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک نے کہا میں اب ہمیشہ پوری رات نماز پڑھا کر دوں گا دوسرے نے کہا میں اب پوری عمر روزہ دار رہوں گا اور آخری نے کہا میں ہمیشہ عورتوں سے دور رہوں گا اور کبھی شادی نہ کروں گا۔ اسی دوران رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا ہے؟ اللہ کی قسم میں تمہاری نسبت اللہ سے زیادہ خوف رکھنے والا اور تقویٰ اختیار کرنے والا ہوں لیکن میں روزے بھی رکھتا ہوں اور چھوڑتا بھی ہوں، نماز بھی پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں پس جو میری سنت سے انحراف کرے وہ مجھ سے نہیں۔

2- باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّبَتُّلِ وَالْخِصَاءِ  
1826 - عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَدَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى عُمَانَ بْنِ  
مَظْعُونٍ التَّبَتُّلَ، وَلَوْ أَذِنَ لَهُ لَأَخْتَصَمِينَا.

1827 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنِّي رَجُلٌ شَابٌّ، وَأَنَا  
أَخَافُ عَلَى نَفْسِي الْعَنَتَ، وَلَا أَجِدُ مَا أَتَزَوَّجُ  
بِهِ النِّسَاءَ، فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ،  
فَسَكَتَ عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَسَكَتَ  
عَنِّي، ثُمَّ قُلْتُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا  
أَبَا هُرَيْرَةَ، جَفَّ الْقَلَمُ بِمَا أَنْتَ لَاقٍ، فَاخْتَصِمِ  
عَلَى ذَلِكَ أَوْ ذَرِّ).

### 3- باب: نِكَاحُ الْأَبْكَارِ

1828 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَرَأَيْتَ لَوْ نَزَلَتْ  
وَادِيًا وَفِيهِ شَجَرَةٌ قَدْ أُكِلَ مِنْهَا، وَوَجَدْتَ شَجَرًا  
لَمْ يُؤْكَلْ مِنْهَا، فِي أُيَّتِهَا كُنْتَ تُرْتِعُ بَعْدَكَ؟  
قَالَ: (فِي الَّتِي لَمْ يُرْتَعْ مِنْهَا). تَعْنِي أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَتَزَوَّجْ بِكَرٍّ غَيْرِهَا.

### 4- باب: تَزْوِيجُ الصِّغَارِ مِنَ الْكِبَارِ

1829 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

مجرد رہنے اور خصی ہو جانے کی کراہیت

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے  
انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون  
رضی اللہ عنہ کو مجرد رہنے سے منع فرمایا اگر آپ ﷺ ان کو اجازت  
مرحت فرماتے تو ہم سب خصی ہو جاتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ  
میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں جوان آدمی ہوں اور  
بدکاری کا خوف رکھتا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں کہ کسی عورت  
سے شادی کر سکوں آپ ﷺ نے سکوت فرمایا میں نے پھر عرض  
کی تو پھر سکوت فرمایا میں چوتھی مرتبہ عرض گزار ہوا تو آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو ہونا ہے قلم اسے لکھ  
کر خشک ہو چکا اب چاہے خصی ہو یا نہ ہو۔

### کنواری سے نکاح کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
میں عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ اگر آپ ایک ایسی وادی  
میں تشریف لے جائیں جہاں ایک درخت ہو جس سے چر لیا گیا  
ہو اور ایک ایسا درخت ہو جس سے چرانہ گیا ہو تو آپ اپنے  
اونٹ کو کس درخت سے چرائیں گے ارشاد فرمایا جس سے کچھ نہ  
چرا گیا ہو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مراد یہ تھی کہ آپ ﷺ نے  
میرے علاوہ کسی کنواری لڑکی سے نکاح نہ فرمایا۔

### کسن لڑکی کا عمر رسیدہ سے نکاح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی سے روایت ہے کہ نبی کریم

سَبَّحَ بِهَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ، فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ:  
يَا أَبَا أُخُولَ، فَقَالَ: (أَنْتَ أَجَى فِي دِينِ اللَّهِ  
وَكِتَابِهِ وَهَيَّ إِلَيَّ حَلَالٌ).

ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے  
لیے نکاح کا پیغام دیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت  
میں عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں تو آپ کا بھائی و رشتہ  
فرمایا تم اللہ کے دین اور اس کی کتاب کے لحاظ سے میری بھائی  
ہو اور وہ میرے لیے حلال ہے۔

### 5- باب: الأُكْفَاءُ فِي الدِّينِ

1830 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَا

حُذَيْفَةَ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ.  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ يَمْتَنُّ شَهِدًا بَدْرًا مَعَ  
النَّبِيِّ ﷺ، تَبَنَّى سَالِمًا، وَأَنْكَحَهُ بِنْتَ أَخِيهِ  
هِنْدَ بِنْتَ الْوَلِيدِ بْنِ عُثْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ، وَهُوَ  
مَوْلَى لِمَرْأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ، كَتَبَتْ بِنْتُ النَّبِيِّ ﷺ  
زَيْدًا، وَكَانَ مَنْ تَبَنَّى رَجُلًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ دَعَاهُ  
النَّاسُ إِلَيْهِ وَوَرِثَ مِنْ مِيرَاثِهِ، حَتَّى أَنْزَلَ  
اللَّهُ: {ادْعُوهُمْ لِآبَائِهِمْ} إِلَى قَوْلِهِ:  
{وَمَوَالِيكُمْ} فَرُدُّوهُ إِلَى آبَائِهِمْ، فَمَنْ لَمْ يُعْلَمْ  
لَهُ أَبٌ كَانَ مَوْلَى وَأَخًا فِي الدِّينِ، فَجَاءَتْ سَهْلَةُ  
بِنْتُ سَهْلٍ بِنْتُ عَمْرِو الْقُرَشِيِّ ثُمَّ الْعَامِرِيُّ -  
وَهِيَ امْرَأَةُ أَبِي حُذَيْفَةَ - النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَرَى سَالِمًا وَلَدًا، وَقَدْ أَنْزَلَ  
اللَّهُ فِيهِ مَا قَدْ عَلِمْتَ، فَذَكَرَ الْحَدِيثَ.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت  
ابو حذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس جو جنگ بدر میں نبی  
کریم ﷺ کے ساتھ شریک تھے انہوں نے حضرت سالم  
رضی اللہ عنہ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اور اس کے ساتھ اپنی بھتیجی ہند  
بنت ولید بن عتبہ بن ربیعہ کا نکاح کر دیا تھا اور وہ ایک انصاری  
عورت کے آزاد کردہ غلام تھے جیسے کہ نبی کریم ﷺ نے  
حضرت زید کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا تھا۔ زمانہ جاہلیت کا یہ دستور تھا  
کہ جو کسی کو اپنا بیٹا بنا لیتا تو لوگ اسی کو اس کی طرف منسوب کر  
کے پکارتے اور مرنے کے بعد اس کی میراث بھی پاتا یہاں تک  
کہ اللہ عزوجل نے یہ حکم نازل فرمایا کہ "انہیں ان کے حقیقی باپ  
ہی کا کہہ کر پکادو" (وَمَوَالِيكُمْ) تو لوگ ان کے حقیقی باپ کی  
طرف نسبت کرنے لگے اور اگر کسی کے باپ کا نام معلوم نہ ہوتا  
تو اسے فلاں کا آزاد کردہ غلام اور اسلامی بھائی کہہ کر پکر  
پکارتے اس کے بعد سہل بنت سہیل بن عمرو قرشی عامری جو  
حضرت ابو حذیفہ کی بیوی تھیں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر  
ہو کر عرض گزار ہوئی یا رسول اللہ ﷺ ہم تو آج تک حضرت سالم  
رضی اللہ عنہ کو اپنی حقیقی بیٹے کی طرح سمجھتے تھے لیکن اب اللہ عزوجل

نے اس بارے میں حکم نازل فرمادیا جیسا کہ آپ کو بخوبی علم ہے  
پھر باقی حدیث بیان کی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ضباعہ بنت زبیر کے پاس تشریف  
لے گئے اور فرمایا شامدجج کا ارادہ ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی  
ہاں بخدا میں اپنے آپ کو بیمار محسوس کر رہی ہوں۔ ارشاد فرمایا  
جج کرو اور شرط کر لو کہ یا اللہ جہاں تو مجھے روک دے گا وہ  
میرے احرام کھولنے کی جگہ ہوگی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ عورت  
سے چار چیزوں کے سبب نکاح کیا جاتا ہے مال، حسب و نسب،  
حسن و جمال و دینداری، تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں تو  
دینداری حاص کر۔

حضرت اہل بیت سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مالدار شخص گزرا تو آپ ﷺ  
نے لوگوں سے ارشاد فرمایا ”تم اس کے متعلق کیا کہتے ہو؟  
انہوں نے عرض کی یہ ایسا شخص ہے کہ اگر کسی کو پیغام دے تو  
نکاح کر دیا جائے اور اگر کسی کی سفارش کرے تو منظور کر لی  
جائے اگر بات کرے تو بغور سنی جائے پھر آپ ﷺ نے اس  
وقت فرمایا اتنے میں غریب مسلمانوں میں سے ایک شخص گزرا  
تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اس کے متعلق تم کیا کہتے ہو  
انہوں نے کہا اگر کسی کو پیغام دے تو کوئی نہ نکاح کرے اگر کسی  
کی سفارش کرے تو منظور نہ ہو اور جب بات کرتے تو کوئی بغور

1831 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ:

دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى ضَبَاعَةَ بِنْتِ الزُّبَيْرِ  
فَقَالَ لَهَا: (لَعَلَّكَ أَرَدْتَ الْحَجَّ؟) قَالَتْ: وَاللَّهِ  
لَا أَجِدُنِي إِلَّا وَجَعَةً، فَقَالَ لَهَا: (مُحْجِي  
وَأَشْتَرِطِي، قُولِي: اللَّهُمَّ مَحِلِّي حَيْثُ  
حَبَسْتَنِي). وَكَانَتْ تَحْتَ الْبِقْدَادِ بْنِ  
الْأَسْوَدِ.

1832 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِأَرْبَعٍ: لِمَالِهَا  
وَلِحَسَبِهَا وَجَمَالِهَا وَلِدِينِهَا، فَاظْفَرُ بِذَاتِ  
الدِّينِ، تَرَبَّتْ يَدَاكَ).

1833 - عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

مَرَّ رَجُلٌ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: (مَا  
تَقُولُونَ فِي هَذَا؟) قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ  
يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ أَنْ يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ  
يُسْتَمَعَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنْ فَقَرَاءِ  
الْمُسْلِمِينَ، فَقَالَ: (مَا تَقُولُونَ فِي هَذَا؟)  
قَالُوا: حَرِيٌّ إِنْ خَطَبَ أَنْ لَا يُنْكَحَ، وَإِنْ شَفَعَ  
أَنْ لَا يُشَفَّعَ، وَإِنْ قَالَ أَنْ لَا يُسْتَمَعَ. فَقَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (هَذَا خَيْرٌ مِنْ مِلْيِ الْأَرْضِ  
مِثْلَ هَذَا).



سے نہ سنے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کے بعد ارشاد فرمایا یہ اس کی مثل تمام روئے زمین میں بہتر ہے۔

فرمان الہی ”عورت کی نحوست سے بچنا اور بے شک تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں تمہارے دشمن ہیں“

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میرے بعد کوئی فتنہ اتنا نقصان دہ باقی نہ رہا جو عورت کے فتنہ سے زیادہ ہو“۔

فرمان الہی: ”اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی گئی آپ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی دختر نیک اختر سے شادی کیوں نہیں فرمالیتے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ میری رضاعی بیٹی ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کی آواز سنی کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی آپ کے گھر میں آنے کی اجازت طلب کر رہا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ فلاں شخص ہے حفصہ کا رضاعی چچا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا اگر فلاں شخص زندہ ہوتا جو میرا رضاعی چچا تھا تو وہ میرے گھر آ سکتا تھا؟ ارشاد فلاں ہاں رضاعت سے بھی وہی رشتے حرام ہو جاتے ہیں ولادت سے حرام

6- باب مَا يُتَّقَى مِنْ شُؤْمِ الْمَرْأَةِ وَقَوْلِهِ تَعَالَى: {إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَكُمْ}

1834 - عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا تَرَكَتُ بَعْدِي فِتْنَةً أَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ).

7- باب: {وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّائِي أَرْضَعْنَكُمْ} وَيَحْرُمُ مِنَ الرِّضَاعَةِ مَا يَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ

1835 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَلَا تَزَوِّجُ ابْنَةَ حَمْزَةَ؟ قَالَ: {لِأَنَّهَا ابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ}.

1836 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا سَمِعَتْ صَوْتَ رَجُلٍ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِ حَفْصَةَ قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، هَذَا رَجُلٌ يَسْتَأْذِنُ فِي بَيْتِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَرَاهُ فَلَانًا). لَعِمَ حَفْصَةَ مِنَ الرِّضَاعَةِ. قَالَتْ عَائِشَةُ: لَوْ كَانَ فَلَانٌ حَيًّا. لَعَيْتُهَا مِنَ الرِّضَاعَةِ. دَخَلَ عَلَيَّ، فَقَالَ: (لَعِمَ الرِّضَاعَةَ تُحْرِمُ مَا تُحْرِمُ الْوَلَادَةُ).

ہوتے ہیں۔

حضرت ام حبیبہ بنت ابوسفیان رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ میری بہن بنت ابوسفیان سے نکاح فرمالیجئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے۔ میں عرض گزار ہوئی جی ہاں اور اب بھی میں آپ کے پاس اکیلی ایک تو نہیں اور اپنی نیک بہن کو اپنے ساتھ شریک کرنا پسند کرتی ہوں۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایسا کرنا میرے لیے حلال نہیں۔ میں نے عرض کی ہم نے تو سنا ہے کہ آپ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی صاحبزادی سے نکاح فرمانا چاہتے ہیں؟ ارشاد فرمایا ام سلمہ کی بیٹی سے؟ میں نے عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا اگر وہ میری زوجہ کے پہلے شوہر کی بیٹی نہ ہوتی تب بھی میرے لیے حلال نہ تھی کہ وہ میری رضائی بھتیجی ہے کیونکہ مجھے اور ابو سلمہ رضی اللہ عنہما کو ثویبہ نے دودھ پلایا تھا لہذا مجھے اپنی بیٹیوں اور بہنیں پیش نہ کیا کرو۔

جو کہتا ہے دو سال کی عمر کے بعد دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ فرمان الہی ہے ”جو رضاعت پوری کروائے تو پورے دو سال اور دودھ تھوڑا یا ہو یا زیادہ رضاعت ثابت ہو جاتی ہے“

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے تو اس وقت ان کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا یہ دیکھ کر آپ ﷺ کے چہرہ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا گویا آپ ﷺ کو ناگوار محسوس ہوا حضرت عائشہ

1837 - عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ بِنْتِ أَبِي سُفْيَانَ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا. قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، انْكِحْ أُخْتِي بِنْتَ أَبِي سُفْيَانَ، فَقَالَ: (أَوْ تُحِبِّينَ ذَلِكَ؟). فَقُلْتُ: نَعَمْ، لَسْتُ لَكَ بِمُخْلِيةٍ، وَأَحَبُّ مِنْ شَارِكِي فِي خَيْرِ أُخْتِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ ذَلِكَ لَا يَحِلُّ لِي). قُلْتُ: فَإِنَّا نَحَدِّثُ أَنَّكَ تُرِيدُ أَنْ تُنْكِحَ بِنْتَ أَبِي سَلَمَةَ؟ قَالَ: (بِنْتُ أُمِّ سَلَمَةَ؟). قُلْتُ: نَعَمْ. فَقَالَ: (لَوْ أَنَّهَا لَمْ تَكُنْ رَبِيبَتِي فِي تَجْرِي مَا حَلَّتْ لِي، إِنَّهَا لَابْنَةُ أُخِي مِنَ الرِّضَاعَةِ، أَرْضَعْتَنِي وَأَبَا سَلَمَةَ ثَوَيْبَةُ، فَلَا تَعْرِضَن عَلَيَّ بَنَاتِي وَلَا أَخَوَاتِي كُنَّ).

8- باب: مَنْ قَالَ لَا رِضَاعَ بَعْدَ حَوْلَيْنِ لِقَوْلِهِ تَعَالَى: {حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَنْ يُتِمَّ الرِّضَاعَةَ} وَمَا يُعْتَرَمُ مِنْ قَلِيلِ الرِّضَاعِ وَكَثِيرِهِ.

1838 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا رَجُلٌ، فَكَانَتْهُ تَغَيَّرَ وَجْهُهُ، كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ فَقَالَتْ: إِنَّهُ أُخِي. فَقَالَ: (انْظُرْنَ مَنْ إِخْوَانِي كُنَّ، فَإِنَّمَا الرِّضَاعَةُ

مِنَ الْمَجَاعَةِ).

بچہ عرض گزار ہوئیں یہ میرا رضاعی بھائی ہے ارشاد فرمایا دیکھ لو کہ کون کون تمہارے بھائی ہیں کیونکہ رضاعت سب ہی صحیح ہے جب دودھ ہی غذا ہو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیوی کی بھتیجی یا بھانجی کے ساتھ نکاح کرنے سے منع فرمایا ہے۔

وٹے سے نکاح

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے وٹے کے نکاح سے منع فرمایا ہے۔

نبی کریم ﷺ نے آخر میں

نکاح متعہ سے منع فرمادیا تھا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک لشکر میں تھے تو رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس آئے اور ارشاد فرمایا کہ تمہیں متعہ کرنے کی اجازت ہے اگر چاہو تو متعہ کرلو۔

عورت کا نیک مرد سے

نکاح کی درخواست کرنا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے آپ کو پیش کیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کا نکاح مجھ سے کر دیجیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہارے پاس کچھ ہے وہ عرض گزار ہوئے میرے پاس تو کوئی چیز نہیں تو ارشاد فرمایا جاؤ اور تلاش کرو خواہ لوہے کی انگوٹھی ہو پس وہ گئے اور جب واپس

1839 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُنْكَحَ الْمَرْأَةُ عَلَى عَمَّتِهَا أَوْ خَالَتِهَا.

9- بَاب: الشَّغَارِ

1840 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الشَّغَارِ.

10- بَاب: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ آخِرًا

1841 عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمْ قَالَا: كُنَّا فِي جَيْشٍ، فَأَتَانَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنَّهُ قَدْ أُذِنَ لَكُمْ أَنْ تَسْتَمْتِعُوا فَاسْتَمْتِعُوا.

11- بَاب: عَرَضَ الْمَرْأَةُ نَفْسَهَا

عَلَى الرَّجُلِ الصَّالِحِ

1842 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ امْرَأَةً عَرَضَتْ نَفْسَهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ زَوِّجْنِيهَا، فَقَالَ: (مَا عِنْدَكَ؟) قَالَ: مَا عِنْدِي شَيْءٌ. قَالَ: (اذهَبْ فَالْتَبِسْ وَلَوْ خَاتَمًا مِنْ حَدِيدٍ). فَذَهَبَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ: لَا وَاللَّهِ مَا وَجَدْتُ

شَيْئًا. وَلَا خَائِمًا مِنْ حَدِيدٍ. وَلَكِنْ هَذَا  
إِذَا رَى وَلَهَا نِصْفُهُ. قَالَ سَهْلٌ وَمَا لَهُ رِذَاءٌ.  
فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَمَا تَصْنَعُ يَا ذَارِكَ إِنْ  
لَيْسَتْ لَهُ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا مِنْهُ شَيْءٌ. وَإِنْ لَيْسَتْ لَهُ  
لَمْ يَكُنْ عَلَيْكَ مِنْهُ شَيْءٌ). فَجَلَسَ الرَّجُلُ  
حَتَّى إِذَا طَالَ مَجْلِسُهُ قَامَ. فَرَأَاهُ النَّبِيُّ ﷺ  
فَدَعَاهُ أَوْ دَعَى لَهُ. فَقَالَ لَهُ: (مَاذَا مَعَكَ مِنَ  
الْقُرْآنِ؟). فَقَالَ: مَعِيَ سُورَةٌ كَذَا وَسُورَةٌ  
كَذَا. لِسُورٍ يُعَذِّبُهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ:  
(أَمَلَكُنَا كَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ).

ہوئے تو بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہوئے، اللہ انھیں ولی قرار  
دے گا۔ لیکن یہ بھی نہیں البتہ یہ تہہ بند ہے جو آدمی اس سے  
دے سکتا ہوں حضرت سہل جوتہ فرماتے ہیں کہ اس سے اس  
چادر بھی نہیں تھی پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ  
تمہارے تہہ بند کا کیا کرے گی اگر تم اسے استعمال کرے تو  
اس کے اوپر نہ رہے گا اور اگر وہ استعمال کرے گی تو تمہارے  
پاس کچھ نہ رہے گا پس وہ یہ سن کر بیٹھ گئے اور کافی دیر تک مجلس  
میں بیٹھے رہے پھر جانے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے تو نبی کریم  
ﷺ نے انہیں اپنے پاس بلایا اور دریافت فرمایا تمہیں قرآن  
میں سے کیا کیا آتا ہے تو وہ عرض گزار ہوئے کہ مجھے یہ یہ سورتمیں  
آتی ہیں تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم نے قرآن کی  
تعلیم کے عوض تمہیں اس کا مالک بنا دیا۔

شادی سے قبل

عورت کو ایک نظر دیکھنا

12- باب: النَّظَرُ إِلَى

الْمَرْأَةِ قَبْلَ التَّزْوِيجِ.

1843- وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ  
امْرَأَةً جَاءَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، جِئْتُ لَأَهَبَ لَكَ نَفْسِي. فَتَنَظَرَ إِلَيْهَا  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَصَعَّدَ النَّظَرَ إِلَيْهَا وَصَوَّبَهُ. ثُمَّ  
طَأَّطَأَ رَأْسَهُ. فَذَكَرَ الْحَدِيثَ. وَقَالَ فِي آخِرِهِ:  
(أَتَقَرُّوهُنَّ عَنْ ظَهْرِ قَلْبِكَ) قَالَ: نَعَمْ.  
قَالَ: (أَذْهَبَ فَقَدْ مَلَكَتْهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ  
الْقُرْآنِ).

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک  
خاتون رسول اللہ ﷺ کی خدمت (قدس میں) حاضر ہوئیں اور  
عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کی خدمت میں اپنا نفس  
آپ کو ہبہ کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں آپ ﷺ نے اوپر  
سے نیچے تک اس پر نظر فرمائی اور اپنا سر اقدس جھکا لیا۔ راوی  
نے پوری حدیث جو پہلے گزر چکی ہے کی جس کے آخر میں یہ  
ہے کہ تمہیں قرآن آتا ہے وہ عرض گزار ہوا ہاں تو آپ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا اس قرآن کی تعلیم کے عوض میں نے تمہیں اس  
عورت کا مالک بنایا۔

## 13- باب: مَنْ قَالَ: لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ

1844 - عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَافٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: زَوَّجْتُ أُخْتًا لِي مِنْ رَجُلٍ فَطَلَّقَهَا. حَتَّى إِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا جَاءَ يَخْطُبُهَا، فَقُلْتُ لَهُ: زَوَّجْتُكَ وَفَرَشْتُكَ وَأَكْرَمْتُكَ، فَطَلَّقَهَا. ثُمَّ جِئْتُ تَخْطُبُهَا، لَا وَاللَّهِ لَا تَعُودُ إِلَيْكَ أَبَدًا. وَكَانَ رَجُلًا لَا بَأْسَ بِهِ، وَكَانَتِ الْمَرْأَةُ تُرِيدُ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ، فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الْآيَةَ: {فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ} فَقُلْتُ: الْآنَ أَفَعَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: فَرَزَوْنَهَا إِيَّاهُ.

جو یہ کہے کہ ولی کے بغیر نکاح نہیں

حضرت معقل بن یساف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے اپنی بہن کا نکاح ایک آدمی سے کر دیا پھر اس نے اسے طلاق دے دی جب اس کی عدت پوری ہو گئی تو اس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجا میں نے اس سے کہا میں نے اسے آپ کی زوجیت میں دیا اور آپ کی بیوی بنا کر آپ کی تکریم کی اس کے باوجود آپ نے اسے طلاق دے دی اور پھر پیغام بے کرا پہنچے تو خدا کی قسم اب میں دوبارہ آپ کے ساتھ اس کا نکاح نہیں کروں گا حالانکہ اس شخص میں کوئی عیب نہیں تھا اور میری بہن بھی دوبارہ اس کے نکاح میں جانا چاہتی تھی تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازل فرمائی فلا تعضلوهن یعنی ”انہیں نہ روکو“ تو میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اب تو میں ضرور ایسا ہی کروں گا تو آپ نے فرمایا اچھا تو اس کے ساتھ نکاح کر دو۔

کنواری یا شوہر دیدہ کا نکاح باپ وغیرہ

بغیر اجازت نہیں کر سکتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا بیوہ کا نکاح بغیر اس کی اجازت کے نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی (یا لہ) کا نکاح بھی اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کنواری کی اجازت کیسے ہوگی؟ آپ نے فرمایا اس کا خاموش ہو جانا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کنواری تو حیا کرتی ہے تو آپ نے فرمایا اس کا خاموش ہو جانا اس کی رضا مندی ہے۔

## 14- باب: لَا يُنْكَحُ الْأَبُ وَغَيْرُهُ

الْبِكْرُ وَالشَّيْبُ إِلَّا بِرِضَاهَا.

1845 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: (أَنْ تُسْكِتَ).

1846 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ الْبِكْرَ تَسْتَحِي. قَالَ: (رِضَاهَا صَمْتُهَا).



15- باب إِذَا زَوَّجَ ابْنَتَهُ وَهِيَ

كَارِهَةٌ فَنِكَاحُهُ مَرْدُودٌ

1847 - عَنْ خُنْسَاءِ بِنْتِ خِدَامٍ

الْأَنْصَارِيَّةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ أَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِيَ ثَيِّبٌ، فَكَرِهَتْ ذَلِكَ، فَأَتَتْ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَرَدَّ نِكَاحَهُ.

16- باب: لَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ

أَخِيهِ، حَتَّى يَنْكِحَ أَوْ يَدَعَ

1848 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: (نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَبِيعَ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ، وَلَا يَخْطُبَ الرَّجُلُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ، حَتَّى يَتْرُكَ الْخَاطِبُ قَبْلَهُ، أَوْ يَأْذَنَ لَهُ الْخَاطِبُ).

17- باب: الشُّرُوطُ الَّتِي

لَا تَحِلُّ فِي النِّكَاحِ

1849 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَحِلُّ لِمَرْأَةٍ تَسْأَلُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَفْرِغَ صَفْطَهَا، فَإِنَّمَا لَهَا مَا قُدِّرَ لَهَا)

18- باب: النِّسْوَةُ الَّتِي يَهْدِيَنَّ الْمَرْأَةُ

إِلَى زَوْجِهَا وَدُعَائِهِنَّ بِالْبَرَكَاتِ

1850 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

جب کوئی شخص اپنی بیٹی کا نکاح کر دے

اور وہ ناپسند کرے تو نکاح نہ ہوا

حضرت خنساء بنت خدام رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ان کے والد نے ان کا نکاح کر دیا جبکہ یہ شوہر ویدہ تھیں اور اس دوسرے نکاح کو ناپسند کرتی تھیں پس رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو گئیں تو آپ نے اس نکاح کو رد کر دیا۔

اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ دو

حتیٰ کہ وہ نکاح کر لے یا چھوڑ دے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کوئی شخص کسی کے سودے پر سودا نہ کرے اور کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر پیغام نہ بھیجے یہاں تک کہ پیغام بھیجنے والا ارادہ ترک کر دے یا اسے پیغام بھیجنے کی اجازت دے دے۔

وہ شرائط جن کا نکاح میں

پابند کرنا جائز نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ”کسی عورت کے لیے جائز نہیں کہ وہ اپنی مسلمان بہن کے لیے طلاق کا سوال کرے تاکہ اس کا حصہ بھی اس کو مل جائے حالانکہ اس کو وہی ملے گا جو اس کی قسمت میں ہے۔“

دہن کو برکت کی دعاؤں کے ساتھ

خاوند کے پاس پہنچانے والی عورتیں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ایک

رَفَّتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ  
اللَّهِ ﷺ: (يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ  
الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ).

19- باب: مَا يَقُولُ الرَّجُلُ إِذَا أَتَى أَهْلَهُ

1851 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَمَّا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ  
يَقُولُ حِينَ يَأْتِي أَهْلَهُ بِاسْمِ اللَّهِ، اللَّهُمَّ جَنِّبْنِي  
الشَّيْطَانَ، وَجَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا، ثُمَّ  
قُدِّرَ بَيْنَهُمَا فِي ذَلِكَ، أَوْ قُضِيَ وَلَدٌ، لَمْ يَصْرُفْهُ  
شَيْطَانٌ أَبَدًا).

20- باب: الْوَلِيَّةُ وَلَوْ بِشَاةٍ

1852 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
أَوْلِمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنْ نِسَائِهِ مَا أَوْلَمَ  
عَلَى زَيْنَبَ، أَوْلَمَ بِشَاةٍ.

21- باب: مَنْ أَوْلَمَ بِأَقْلٍ مِنْ شَاةٍ

1853 - عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَتْ: أَوْلَمَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ  
بِمُدَّائِنٍ مِنْ شَعِيرٍ.

22- باب: حَقُّ إِجَابَةِ الْوَلِيَّةِ وَالِدَعْوَةِ

وَمَنْ أَوْلَمَ سَبْعَةَ أَيَّامٍ وَنَحْوَهُ

1854 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا دُعِيَ

انصاری شخص کے لیے وہیں کو تیار کیا پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد  
فرمایا اے عائشہ تمہارے پاس کوئی بجانے کا سامان نہ تھا  
حالانکہ انصار سرور پسند کرتے ہیں۔

خاوند اپنی بیوی کے پاس آئے تو کیا کہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں جو کوئی اپنی بیوی کے  
پاس جائے اور یہ کہے بسم اللہ۔ اے اللہ مجھے شیطان سے دور  
رکھ اور اسے بھی شیطان سے دور رکھ۔ جو تو ہمیں عطا فرمائے تو  
ان کی جواد لاد ہوگی اُسے شیطان کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا۔

ولیمہ ضرور ہو خواہ ایک بکری سے ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی  
کریم ﷺ نے اپنی کسی زوجہ مطہرہ کا ولیمہ اس طرح نہ کیا جس  
طرح حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا کیا تھا۔ کہ یہ ولیمہ ایک بکری سے  
فرمایا۔

ایک بکری سے کم کا ولیمہ

حضرت صفیہ بنت شیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے  
ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی بعض ازواج مطہرات کا  
ولیمہ دوید جو کے ساتھ فرمایا تھا۔

دعوتِ ولیمہ کا قبول کرنا ضروری ہے

اور سات روز تک دعوتِ ولیمہ کرنے کا حکم

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کو دعوتِ ولیمہ کھانے کے

أَحَدُكُمْ إِلَى الْوَلِيَّةِ فَلْيَأْتِيَهَا).

### 23- باب: الْوَصَاةُ بِالنِّسَاءِ

1855 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ  
الْآخِرِ فَلَا يُوْذِي جَارَهُ، وَاسْتَوْصَا بِالنِّسَاءِ  
خَيْرًا، فَإِنَّهُنَّ خُلُقْنَ مِنْ ضَلَعٍ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَيْءٍ  
فِي الصِّلَعِ أَعْلَاهُ، فَإِنْ ذَهَبَتْ تَقِيمُهُ كَسَرَتْهُ،  
وَإِنْ تَرَكَتُهُ لَمْ يَزَلْ أَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوا  
بِالنِّسَاءِ خَيْرًا).

### 24- باب: حُسْنِ الْمُعَاشَرَةِ مَعَ الْأَهْلِ

1856 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: جَلَسَ إِحْدَى عَشْرَةَ امْرَأَةً، فَتَعَاهَدَنَ  
وَتَعَاقَدَنَ أَنْ لَا يَكُتُبْنَ مِنْ أَخْبَارِ أَزْوَاجِهِنَّ  
شَيْئًا، قَالَتِ الْأُولَى: زَوْجِي لَحْمٌ جَمَلٌ، غَثٌ عَلَى  
رَأْسٍ جَبَلٍ، لَا سَهْلَ فَيُزْتَقَى، وَلَا سَمِينٍ  
فَيُنْتَقَلُ. قَالَتِ الثَّانِيَةُ زَوْجِي لَا أَبْتُ خَبْرَهُ،  
إِنِّي أَخَافُ أَنْ لَا أَخْرَهُ، إِنْ أَذْكَرُهُ أَذْكَرُ عَجْرَهُ  
وَبُجْرَهُ. قَالَتِ الثَّالِثَةُ: زَوْجِي الْعَشَنُ، إِنْ  
أَنْطِقَ أَطْلُقَ وَإِنْ أَسْكُتَ أُعْلِقُ. قَالَتِ  
الرَّابِعَةُ: زَوْجِي كَكَيْلِ يَهَامَّةٍ، لَا حَرْ، وَلَا قَرْ، وَلَا  
مَخَافَةَ، وَلَا سَامَةً. قَالَتِ الْخَامِسَةُ: زَوْجِي إِنْ  
دَخَلَ فِهْدٌ، وَإِنْ خَرَجَ أَسَدٌ، وَلَا يَسْأَلُ عَمَّا

لِیے بلایا جائے تو اُسے ضرور جانا چاہیے۔

### عورتوں کے متعلق وصیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو اللہ عزوجل اور روز قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوس کو تکلیف نہ دے اور عورتوں کے متعلق نیک برتاؤ کی وصیت پر عمل کرے کیونکہ اس کی پیدائش پسلی سے ہوئی ہے اور پسلی کا اوپر کا حصہ ٹیڑھا ہوتا ہے اگر تم اس کو سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر ایسا ہی چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی رہے گی اس لیے عورتوں کے ساتھ نیک برتاؤ کی وصیت پر عمل کرو۔

### اہل و عیال کے ساتھ حسن سلوک کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ گیارہ عورتوں نے آپس میں ایک جگہ بیٹھ کر یہ معاہدہ کیا کہ اپنے اپنے خاوند کی کوئی بات نہیں چھپائیں گی ان میں سے پہلی عورت نے کہا میرا خاوند بے اونٹ کے گوشت کی طرح ہے جو پہاڑ کی چوٹی پر رکھا ہے نہ اس تک پہنچنا آسان اور نہ وہ تناعمہ کہ کوئی اس کے لیے مشقت اٹھائے، دوسری کہنے لگی میں اپنے خاوند کی کوئی بات نہ کروں گی کہ مجھے خوف ہے کہ اس کا ذکر کروں گی تو اس کے تمام ظاہری و باطنی عیب بیان نہ کر دوں، تیسری نے کہا میرا خاوند لمبا اور بد مزاج ہے اگر اس کی خامیاں بتاؤں تو وہ طلاق دے دے گا اور اگر چپ رہوں گی تو مجھے لٹکائے رکھے گا چوتھی نے کہا میرا خاوند تو تہامہ کی آب و ہوا کی طرح نہ سرد ہے نہ گرم نہ اس سے کوئی خوف نہ کوئی غم، پانچویں

عَهْدَ. قَالَتِ السَّادِسَةُ: زَوْجِي إِنْ أَكَلَ لَفَّه  
وَإِنْ شَرِبَ اشْتَفَّه. وَإِنْ اضْطَجَعَ التَّفَّه. وَلَا  
يُوجِبُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَيْتُ. قَالَتِ السَّابِعَةُ:  
زَوْجِي غَيَايَا أَوْ غَيَايَا طَبَاقًا، كُلُّ دَاءٍ لَهُ دَاءٌ،  
شَجَّكَ أَوْ فَلَكَ أَوْ جَمَعَ كُلًّا لَكَ. قَالَتِ الثَّامِنَةُ:  
زَوْجِي النَّشْ مَشْ أَرْزَبٍ، وَالرَّيْحُ رِيحُ زَرْزَبٍ.  
قَالَتِ التَّاسِعَةُ: زَوْجِي رَفِيعُ الْعِمَادِ، طَوِيلُ  
النَّجَادِ، عَظِيمُ الرَّمَادِ، قَرِيبُ الْبَيْتِ مِنْ  
النَّادِ. قَالَتِ الْعَاشِرَةُ: زَوْجِي مَالِكٌ وَمَا  
مَالِكٌ، مَالِكٌ، خَيْرٌ مِنْ ذَلِكَ، لَهُ إِبِلٌ كَثِيرَاتُ  
الْمَبَارِكِ، قَلِيلَاتُ الْمَسَارِجِ، وَإِذَا سَمِعَ  
صَوْتَ الْبَزْهَرِ أَتَقَنَّ أَتْلَهْنَ هَوَالِكُ، قَالَتِ  
الْحَادِيَةُ عَشْرَةَ: زَوْجِي أَبُو زَرْعٍ فَمَا أَبُو زَرْعٍ،  
أَكَّاسٌ مِنْ حُلِيِّ أَذْلَى، وَمَلَأٌ مِنْ شَعْمِ عَضْدَتِي،  
وَبَهَجَتِي فَبَجَحْتُ إِلَى نَفْسِي، وَجَدَنِي فِي أَهْلِ  
غُنَيْمَةِ بَشِي، فَجَعَلَنِي فِي أَهْلِ صَهِيلٍ وَأَطِيطٍ،  
وَدَائِسٍ وَمُنْتَى، فَعِنْدَهُ أَقُولُ فَلَا أَتَبَّحُ، وَأَرْقُدُ  
فَأَتَصَبَّحُ، وَأَشْرَبُ فَأَتَقَنَّبُ، أُمُّ أَبِي زَرْعٍ فَمَا  
أُمُّ أَبِي زَرْعٍ، عَكُومُهَا رَدَاخٌ، وَبَيْتُهَا فَسَاخٌ،  
ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، فَمَا ابْنُ أَبِي زَرْعٍ، مَضْجَعُهُ  
كَمَسَلِ شَطْبَةٍ، وَيُشْبِعُهُ ذِرَاعُ الْجَفْرَةِ، يَنْتُ  
أَبِي زَرْعٍ فَمَا يَنْتُ أَبِي زَرْعٍ، طَوْعُ أَبِيهَا، وَطَوْعُ  
أُمِّهَا، وَمِلْيُ كِسَائِيهَا، وَغَيْظُ جَارِيَتِهَا، جَارِيَةُ  
أَبِي زَرْعٍ، فَمَا جَارِيَةُ أَبِي زَرْعٍ، لَا تَبْتُ حَدِيثَنَا

نے کہا میرا خاوند گھر میں چٹا اور یا ہر شیر ہے اور کچھ پوچھ کچھ  
نہیں رکھتا، چھٹی عورت نے کہا میرا خاوند کھانے بیٹھتا ہے تو سب  
کچھ چٹ کر جاتا ہے اور پیتا ہے تو ایک بوند بھی نہیں چھوڑتا اور  
سوتا ہے تو الگ تھلک ہی پڑا رہتا ہے نہ مجھے ہاتھ لگائے نہ میرا  
حال پوچھے۔ ساتویں کہنے لگی میرا خاوند حق زوجیت کے قابل  
نہیں یا شریر اور نادان ہے دنیا بھر کے عیب اس میں ہیں ذرا  
سی بات پر سر پھاڑ دے یا ہاتھ توڑ دے یا سراور ہاتھ دونوں  
مروڑ دے گا۔ آٹھویں نے کہا میرا خاوند چھوٹے میں خرگوش کی  
طرح ہے اور اس کی خوشبو زعفران جیسی ہے، نویں عورت نے کہا  
میرا خاوند بلند و بالا مکان والا لمبے پر تلے والا (بہادر) راگھ کے  
ڈھیر والا (سختی) ہے اس کا گھر پنجائیت گھر کے قریب ہے۔  
دسویں نے کہا میرے خاوند کا نام مالک ہے اور کیسا مالک ہے  
ایسا مالک کہ اس سے زیادہ خیر والا کوئی مالک نہیں اس کے بہت  
سارے اونٹ ہیں جو گھر کے ارد گرد بیٹھے رہتے ہیں اور چرنے  
کے لیے ہی بہت کم جاتے ہیں جب باجے کی آواز سنتے ہیں تو  
انہیں اپنے ذبح ہونے کا یقین ہو جاتا ہے۔ گیارہویں نے کہا  
میرے خاوند کا نام ابو زرع ہے اور ابو زرع کیسا ہے کہ اس نے  
زیورات سے میرے کانوں کو بوجھل کر دیا ہے اور میرے  
بازوؤں کو چربی سے بھر دیا ہے کہ میں اپنے اوپر نازاں ہوں وہ  
مجھے غریب چرواہوں سے لایا تھا اور مجھے بکثرت گھوڑوں،  
اونٹوں اور کھیتوں کا مالک بنا دیا میں بات کرتی ہوں تو کبھی برا  
نہیں مناتا میں سوتی ہوں تو صبح تک سوتی رہتی ہوں اور بیٹی ہوں  
تو سیراب ہو جاتی ہوں اور ابو زرع کی ماں ہے کہ ابو زرع کی  
ماں کے کیا کہنے جس کے صندوق بھرے ہوئے اور گھر کشادہ

تَبَيَّنَا. وَلَا تُنْفِقُ مِيرَاثَنَا تَنْقِيثًا. وَلَا تَمْلَأُ  
بَيْتَنَا تَعْشِيشًا. قَالَتْ: خَرَجَ أَبُو زُرْعٍ  
وَالْأَوْطَابُ مُنْعَضٌ. فَلَقِيَ امْرَأَةً مَعَهَا وَلَدَانِ  
لَهَا كَالْفُهْدَيْنِ. يَلْعَبَانِ مِنْ تَحْتِ خَصْرِهَا  
يُرْمَانَتَيْنِ. فَطَلَّقْنِي وَتَكَحَّهَا. فَتَكَحَّتْ بَعْدَهُ  
رَجُلًا سَرِيًّا. رَكِبَ سَرِيًّا. وَأَخَذَ خَطِيئًا. وَأَرَاخَ  
عَلَى نَعْمًا ثَرِيًّا. وَأَعْطَانِي مِنْ كُلِّ رَائِحَةٍ زَوْجًا.  
وَقَالَ: كُلِّي أُمُّ زُرْعٍ. وَمِيرَى أَهْلِكَ. قَالَتْ:  
فَلَوْ جَمَعْتُ كُلَّ شَيْءٍ أُعْطَايِهِ. مَا بَلَغَ أَصْغَرَ  
آيَةٍ أَبِي زُرْعٍ. قَالَتْ عَائِشَةُ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (كُنْتُ لَكَ كَأَبِي زُرْعٍ لِأُمِّ زُرْعٍ).

## 25- باب: صَوْمِ الْمَرْأَةِ

يَاذِنِ زَوْجُهَا تَطَوُّعًا

1857 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَحِلُّ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَصُومَ  
وَزَوْجُهَا شَاحِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ. وَلَا تَأْذِنَ فِي بَيْتِهِ إِلَّا  
بِإِذْنِهِ. وَمَا أَنْفَقَتْ مِنْ نَفَقَةٍ عَنْ غَيْرِ أَمْرِهِ

ہے ابو ذرع کا بیٹا بھی کیسا بیٹا ہے کہ وہ بلا پتلا جس کی خوراک کہ  
بکری کا ایک بازو دکھا کر شکم سیر ہو جائے۔ ابو ذرع کی بیٹی بھی کیا  
بیٹی ہے والدین کی لاڈلی اور فرمانبردار لیکن پڑوسن کے لیے حسد  
و جلن کا سبب۔ ابو ذرع کی لونڈی بھی کیا لونڈی کہ بات ادھر  
ادھر نہ کہتی پھرے نہ ہماری خوراک کو ضائع کرے گھر کی صفائی  
ستھرائی کا خیال رکھے ام ذرع کہتی ہے کہ ایک دن ابو ذرع گھر  
سے اس وقت نکلا جب میں دودھ میں مکھن نکال رہی تھی اور اس  
کو ایک عورت ملی جس کے دو بچے اس کی بغل کے نیچے پستانوں  
سے کھیتے دودھ پی رہے تھے ابو ذرع نے مجھے طلاق دے کر  
اس عورت سے نکاح کر لیا تو میں نے بھی ایک شخص سے نکاح کر  
لیا جو اچھا گھڑ سوار اور نیزہ بازی کا شوقین تھا اس نے مجھے بہت  
کچھ مال و اسباب سامان راحت سے ایک ایک جوڑا دیا اس نے مجھ  
سے کہا اے ام ذرع جتنا چاہو کھا اور پیو اور اپنے عزیز و اقارب کو بھی  
کھلاؤ ام ذرع کہتی ہے اس نے مجھے جو کچھ دیا وہ سب ابو ذرع سے  
ایک برتن کے برابر بھی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں بھی تمہارے لیے ایسا ہی  
ہوں جیسے ابو ذرع ام ذرع کے لیے تھا۔

عورت شوہر کی اجازت سے

نفلی روزہ رکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا عورت کے لیے جائز  
نہیں کہ اپنے شوہر کی موجودگی میں روزہ رکھے مگر اس کی اجازت  
سے اور نہ ہی اس کی اجازت ہے کس کو گھر میں آنے دے مگر



فَإِنَّهُ يُؤَدِّي إِلَيْهِ شَطْرَهُ).

اس کی اجازت سے اور جو مال وہ اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر خرچ کرے گی تو اس حصے کی ذمہ دار ہوگی۔

### باب

### 26- باب

1858 - عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (قُمْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ، فَكَانَ عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا الْمَسَاكِينُ، وَأَصْحَابُ الْجَنَّةِ مَحْبُوسُونَ غَيْرَ أَنَّ أَصْحَابَ النَّارِ قَدْ أُمِرَ بِهِمْ إِلَى النَّارِ، وَقُمْتُ عَلَى بَابِ النَّارِ فَإِذَا عَامَّةٌ مِنْ دَخَلَهَا النِّسَاءُ).

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں زیادہ تر غریب لوگ تھے اور مالداروں کو دروازے پر روک لیا گیا ہے لیکن جہنمی مالداروں کو تو پہلے ہی جہنم میں بھیج دیا گیا تھا پھر میں دوزخ کے دروازے پر کھڑا ہوا تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔

جب سفر کا ارادہ ہو تو

عورتوں میں قرعہ اندازی کرنا

### 27- باب: الْقُرْعَةُ بَيْنَ النِّسَاءِ

### إِذَا أَرَادَ سَفَرًا

1859 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ أَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ، فَطَارَبَتِ الْقُرْعَةُ لِعَائِشَةَ وَحَفْصَةَ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ بِاللَّيْلِ سَارَ مَعَ عَائِشَةَ يَتَعَدَّتْ، فَقَالَتْ حَفْصَةُ: أَلَا تَرَكِبِينَ اللَّيْلَةَ بَعِيرِي وَأَرْكَبُ بَعِيرَكَ، تَنْظِرِينَ وَأَنْظُرِي؟ فَقَالَتْ: بَلَى، فَرَكِبْتُ، فَجَاءَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى جَمَلٍ عَائِشَةَ وَعَلَيْهِ حَفْصَةُ، فَسَلَّمَ عَلَيْهَا، ثُمَّ سَارَ حَتَّى نَزَلُوا، وَافْتَقَدَتْهُ عَائِشَةُ، فَلَمَّا نَزَلُوا جَعَلَتْ رِجْلَيْهَا بَيْنَ الإِذْخِرِ وَتَقُولُ: يَا رَبِّ سَلِّطْ عَلَيَّ عَقْرَبًا أَوْ حَيَّةً تَلْدَغُنِي، وَلَا أَسْتَطِيعُ أَنْ أَقُولَ لَهُ شَيْئًا.

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب سفر پر تشریف لے جاتے تو اپنی ازواج مطہرات کے درمیان قرعہ ڈالتے ایک سفر میں حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہما کا نام قرعہ نکل آیا۔ نبی کریم ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب رات ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے باتیں کرتے رہتے حضرت حفصہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا آپ میرے اونٹ پر سوار ہو جائیں اور میں آپ کے اونٹ پر سوار ہو جاتی ہوں آپ میرے اونٹ کو چیک کریں اور میں آپ کے اونٹ کو چیک کرتی ہوں تو آپ نے فرمایا کیوں نہیں تو آپ سوار ہو گئیں پس جب نبی کریم ﷺ بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی طرف آئے تو اس پر بی بی حفصہ رضی اللہ عنہا تشریف فرما تھیں انہیں سلام کیا اور چپنے لگے پھر جب منزل پر اترے تو بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے دونوں پاؤں اذخر گھاس میں ڈال

دیے اور کہنے لگیں اے رب مجھ پر کوئی ساتپ یا بچھو مساط کرے تاکہ وہ مجھے کاٹ لے کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو تو کچھ کہنے کی استطاعت نہیں رکھتی۔

28- باب: إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرَ عَلَى الثَّيِّبِ  
1860 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
وَلَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَلَكِنْ  
قَالَ: السُّنَّةُ إِذَا تَزَوَّجَ الْبَكْرَ أَقَامَ عِنْدَهَا  
سَبْعًا، وَإِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ أَقَامَ عِنْدَهَا ثَلَاثًا.

شوہر دیدہ کی موجودگی میں کنواری سے شادی  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا اگر  
چاہوں تو کہہ سکتا ہوں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مگر حضرت انس  
رضی اللہ عنہ نے فرمایا سنت یہ ہے کہ جب کوئی کنواری سے شادی کرے  
تو اس کے پاس سات دن تک قیام کرے اور اگر بیوہ سے  
شادی کرے تو اس کے پاس تین دن قیام کرے۔

29- باب: الْمُتَشَبِّعُ بِمَا لَمْ يَنْلُ

وَمَا يُنْهَى مِنْ افْتِخَارِ الضَّرَّةِ

1861 - عَنْ أَسْمَاءَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

امْرَأَةً قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّ لِي ضَرَّةً، فَهَلْ  
عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ تَشَبَّعْتُ مِنْ زَوْجِي غَيْرَ الَّذِي  
يُعْطِينِي؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (الْمُتَشَبِّعُ بِمَا  
لَمْ يُعْطَ كَلَابِيسَ ثَوْبِي زَوْيَا).

بناوٹی زینت کرنا اور اس پر  
فخر کر کے سوکن کو جلانا منع ہے  
حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے  
آپ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میری ایک سوکن ہے اگر  
میں اس کا دل جلانے کے لیے ایسی چیز ملنے کا اظہار کروں جو  
میرے شوہر نے مجھے نہ دی ہو تو یا مجھے گناہ ہوگا تو رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا نہ دی ہوئی چیز ظاہر کرنے والا ایسا ہے جیسے کسی  
نے فریب کا جوڑا زیب تن کیا ہو۔

30- باب: الْغَيْرَةُ

1862 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّهُ قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ يَغَارُ، وَغَيْرَةُ اللَّهِ  
أَنْ يَأْتِيَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ اللَّهُ).

غیرت کا بیان  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ  
سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل غیرت فرماتا  
ہے اور اللہ عزوجل کا غیرت کرنا یہ ہے کہ کوئی مومن وہ کام  
کرے جسے اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے۔

1863 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے

عَنْهَا قَالَتْ: تَزَوَّجَنِي الزُّبَيْرُ، وَمَا لَهُ فِي  
الْأَرْضِ مِنْ مَالٍ، وَلَا مَمْلُوكٍ، وَلَا شَيْءٍ غَيْرِ  
بَاضِجٍ، وَغَيْرِ فَرَسِهِ، فَكُنْتُ أَغْلِفُ فَرَسَهُ،  
وَأُسْتَقِي الْمَاءَ، وَأُخْرِزُ غَرْبَهُ وَأَعْجِنُ، وَلَمْ أَكُنْ  
أُحْسِنُ أَحَبْرًا، وَكَانَ يَحْبِزُ جَارَاتِي مِنَ  
الْأَنْصَارِ، وَكُنْتُ نِسْوَةً صِدِّيقٍ، وَكُنْتُ أَنْقُلُ  
النَّوَى مِنَ أَرْضِ الزُّبَيْرِ الَّتِي أَقْطَعَهُ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ عَلَى رَأْسِي، وَهِيَ مِثْنَى عَلَى ثَلَاثِي فَرَسِجٍ،  
فَجِئْتُ يَوْمًا وَالنَّوَى عَلَى رَأْسِي فَلَقِيْتُ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ وَمَعَهُ نَفَرٌ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَدَعَانِي ثُمَّ  
قَالَ: (إِخْلُخْ). لِيُخْبِنَنِي خَلْفَهُ، فَاسْتَحْيَيْتُ  
أَنْ أَسِيرَ مَعَ الرِّجَالِ، وَذَكَرْتُ الزُّبَيْرَ وَغَيْرَتَهُ،  
وَكَانَ أَغْيَرَ النَّاسِ، فَعَرَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنِّي  
قَدْ اسْتَحْيَيْتُ فَمَضَى، فَجِئْتُ الزُّبَيْرَ فَقُلْتُ:  
لَقِيَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَعَلَى رَأْسِي النَّوَى، وَمَعَهُ  
نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ، فَأَتَاخُ لَا زَكَبَ، فَاسْتَحْيَيْتُ  
مِنْهُ وَعَرَفْتُ غَيْرَتَكَ، فَقَالَ: وَاللَّهِ لَحَمْلُكَ  
النَّوَى كَانَ أَشَدَّ عَلَيَّ مِنْ رُكُوبِكَ مَعَهُ، قَالَتْ:  
حَتَّى أُرْسَلَ إِلَيَّ أَبُو بَكْرٍ بَعْدَ ذَلِكَ بِخَادِمٍ  
يَكْفِينِي سِيَاسَةَ الْفَرَسِ، فَكَأَنَّمَا أَعْتَقَنِي.

فرمایا کہ جب حضرت زبیر کے ساتھ میرا نکاح ہوا تو ان کے  
پاس جائیداد، مال، لونڈی، غلام وغیرہ چیز نہ تھی سوائے پانی کھینچنے  
والا اونٹ اور ایک گھوڑا تھا تو ان کے گھوڑے کو میں چارو ڈالتی  
اور پانی پلاتی تھی پانی کے ڈال کی مرمت کرتی اور آٹا بھی خود ہی  
گوندتی تھی لیکن مجھے ابھی روٹی پکانی نہیں آتی تھی تو انصار  
پڑوسی عورتیں ہماری روٹیاں پکا دیا کرتی تھیں اور وہ بہت ہی  
نیک سیرت عورتیں تھیں میں حضرت زبیر کی زمین سے گھنسیوں  
اٹھا کر لایا کرتی وہ جو رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مرمت فرمائی  
ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ مجھے ملے اور آپ کے ساتھ انصار کے  
چند افراد تھے چنانچہ آپ نے مجھے بلایا اور مجھے اپنے پیچھے  
سواری پر بٹھانے کے لیے اونٹ سے اترنے فرمایا لیکن مجھے  
مردوں کے ساتھ چلنے سے شرم آئی اور حضرت زبیر کی بھی یاد آ  
گئی کیونکہ وہ بہت غیرت مند تھے میری اس حالت کو رسول اللہ  
ﷺ نے پہچان لیا کہ میں شرم محسوس کر رہی ہوں چنانچہ آپ  
چلے گئے پھر میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے پاس آئی تو میں نے کہا  
کہ مجھے رسول اللہ ﷺ ملے تھے جبکہ میرے سر پر گھنسیوں کا  
وزن تھا اور آپ کے ساتھ چند صحابی بھی تھے آپ نے مجھے سوار  
کرنے کے لیے اونٹ کو بٹھایا تو مجھے شرم آئی اور میں آپ کی  
غیرت کو بھی جانتی تھی حضرت زبیر نے فرمایا کہ تمہارا گھنسیوں  
اٹھا کر لانا اللہ عزوجل کی قسم مجھے آپ کے ساتھ سوار ہونے سے  
بھی زیادہ ناگوار تھا حضرت اسامہ فرماتی ہیں کہ اس کے بعد  
حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے میرے پاس ایک خادم بھیج دیا جو  
گھوڑے کی دیکھ کے لیے کافی ہو گیا اور یوں انہوں نے مجھے  
اس کام سے آزاد کر دیا۔

### 31- باب: غَيْرَةُ النِّسَاءِ وَوَجْدِهِنَّ

1864 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِنِّي لَا أَعْلَمُ إِذَا كُنْتُ عَيْ رَاضِيَةً، وَإِذَا كُنْتُ عَلَى غَضَبِي).  
قَالَتْ: فَقُلْتُ: مِنْ أَيْنَ تَعْرِفُ ذَلِكَ؟ فَقَالَ:  
(أَمَّا إِذَا كُنْتُ عَيْ رَاضِيَةً، فَإِنَّكَ تَقُولِينَ: لَا  
وَرَبِّ مُحَمَّدٍ، وَإِذَا كُنْتُ غَضَبِي قُلْتُ: لَا وَرَبِّ  
إِبْرَاهِيمَ). قَالَتْ: قُلْتُ: أَجَلٌ وَاللَّهِ يَا رَسُولَ  
اللَّهِ، مَا أَهْجُرُ إِلَّا اسْمَكَ.

### 32- باب: لَا يَخْلُونَ رَجُلٌ بِأَمْرَأَةٍ إِلَّا ذُو فَحْرَمٍ، وَالْدُّخُولُ عَلَى الْمَغِيبَةِ

1865 - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِيَّاكُمْ  
وَالدُّخُولَ عَلَى النِّسَاءِ). فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ  
الْأَنْصَارِ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَرَأَيْتَ الْحَمُو؟ قَالَ:  
(الْحَمُو الْمَوْتُ).

### 33- باب: لَا تُبَاشِرُ الْمَرْأَةُ

الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا

1866 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تُبَاشِرِ  
الْمَرْأَةَ الْمَرْأَةَ فَتَنْعَتَهَا لِزَوْجِهَا، كَأَنَّهُ يَنْظُرُ  
إِلَيْهَا).

### عورتوں کی غیرت اور ناراضگی

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم مجھ سے خوش یا  
ناراض ہوتی ہو تو میں پہچان لیتا ہوں وہ فرماتی ہیں کہ میں عرض  
گزار ہوئی کہ آپ کیسے پہچان لیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا جب  
تم مجھ سے خوش ہوتی ہو تو کہتی ہو رب محمد ﷺ کی قسم اور جب تم  
ناراض ہوتی ہو تو کہتی ہو رب ابراہیم علیہ السلام کی قسم وہ فرماتی ہیں  
کہ میں عرض گزار ہوئی اللہ عزوجل کی قسم میں اس وقت صرف  
آپ کا نام ہی چھوڑتی ہوں۔

عورت سے محرم کے علاوہ کوئی خصوصیت نہ کرے نہ ہی  
ان کے شوہر کی غیر موجودگی میں ان کے پاس جائے  
حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے فرمایا عورت کے پاس تنہائی میں جانے سے پرہیز کرو  
انصار سے ایک مرد نے آپ سے پوچھا دیور کے بارے میں  
آپ کا کیا ارشاد ہے؟ فرمایا ”دیور تو موت ہے“۔

### عورت اپنے شوہر کے سامنے کسی

عورت کی خوبیاں بیان نہ کرے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی عورت اپنے شوہر  
کے سامنے کسی عورت کی خوبیاں اس طرح نہ بیان کرے کہ گویا  
وہ اسے سامنے دیکھ رہا ہے۔

### 34- باب: لَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا إِذَا أَطَالَ الْغَيْبَةُ

1867 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا أَطَالَ أَحَدُكُمْ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقُ أَهْلَهُ لَيْلًا).

1868 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا، فَلَا تَدْخُلْ عَلَى أَهْلِكَ، حَتَّى تَسْتَجِدَّ الْمَغِيبَةَ وَتَمْتَسِطَ الشَّعِثَةَ).

طویل عدم موجودگی کے بعد  
رات اچانک گھر نہ لوٹے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی طویل مدت تک اپنے گھر سے دور رہا ہو تو اچانک رات کے وقت گھر نہ آئے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم رات کے وقت اپنے گھر لوٹو تو گھر کے اندر نہ جاؤ تاکہ وہ عورت جس کا شوہر غیر حاضر تھا اپنے زیر جامہ بالوں کی صفائی کر سکے اور بکھرے ہوئے بالوں میں کنگھا کر سکے۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
61- کتاب الطلاق  
طلاق کا بیان

1869 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مُرَّةٌ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُنْسِكُهَا حَتَّى تَطْهَرَ ثُمَّ تَحِيضَ، ثُمَّ تَطْهَرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أُمْسَكَ بَعْدَ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمْسَ، فَبِتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ).

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو بحالت حیض طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے متعلق سوال کیا تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے حکم دو کہ اس سے رجوع کرے پھر پاک ہونے تک اسے روکے رکھے پھر جب حیض آئے اور پھر پاک ہو جائے تو اب چاہے تو روکے رکھے چاہے تو طلاق دے دے لیکن اسے ہاتھ لگانے سے پہلے۔ پس یہی وصیت ہے جس کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ عورتوں کو اس طرح طلاق دی جائے۔

جب حائضہ کو طلاق دی  
جائے تو طلاق میں شمار ہوگی

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جو طلاق میں نے اپنی بیوی کو بحالت حیض میں دی تھی شمار ہوگی۔

کیا طلاق دیتے وقت  
عورت کی جانب متوجہ ہو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ جنوں کی بیٹی کے پاس تشریف لے گئے اور اس کے نزدیک ہوئے تو اس نے کہا میں آپ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں پس آپ سہیڑ

1- باب: إِذَا طَلَّقَ الْحَائِضُ  
يُعْتَدُ بِذَلِكَ الطَّلَاقُ

1870 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حُسِبَتْ عَلَى بِتْطَلِيقَةٍ.

2- باب: مَنْ طَلَّقَ وَهَلَ يَوَاجُهُ  
الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ بِالطَّلَاقِ

1871 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ

ابْنَةَ الْجَوْنِ لَهَا أُدْخِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَدَنَا مِنْهَا قَالَتْ: أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْكَ، فَقَالَ لَهَا:

لَقَدْ عَذَّبَ بِعَصَمِ الْحَقِّ بِحَبِثٍ

نے اس سے ارشاد فرمایا تم نے بہت عظیم گناہ کی بنا میں سب بند  
اب آپ گھر والوں کے پاس چلی جاؤ۔

۱۸۷۲ - وَفِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ  
عَنْهُ أَنَّهَا أُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَمَعَهَا دَائِيَّتُهَا  
خَصِنَةٌ نَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (هِيَ نَفْسُكَ  
يَا قَالَتْ: وَقُلْ تَهَبُ الْمَلَائِكَةُ نَفْسَهَا  
بِشَوْقَةٍ قَالَ: فَأَهْوَى بِيَدِهِ يَضَعُ يَدَهُ عَلَيْهَا  
يَتَسَكَّنُ فَقَالَتْ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْكَ فَقَالَ:  
لَقَدْ عَذَّبَ بِمَعَادٍ ثُمَّ خَرَجَ عَلَيْنَا فَقَالَ:  
يَا أَيُّهَا أُسَيْدُ اكْسُهَا رَازِقِيَّتَيْنِ وَالْحَقْمَا  
بِأَهْلِيهَا).

حضرت ابوسعید سدر سے ایک روایت ہے۔ میں نے  
آپ ﷺ کے پاس لائی گئی تو اس کی دایہ بھی اس سے ساتھ تھی  
آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا آپ میرے سپرد کر دو کہنے لگی  
مگر بھی اپنا نفس کسی بازاری کے سپرد کر سکتی ہے۔ راوی کا بیان  
ہے کہ آپ ﷺ نے اس کی طرف اپنا دست مبارک بڑھایا  
تاکہ اس کے سر پر رکھ کر اسے مطمئن کر دیں تو وہ کہنے لگی میں آپ  
سے اللہ کی پناہ چاہتی ہوں پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے  
اس کی پناہ لی ہے جو پناہ دینے کے قابل ہے پھر آپ ﷺ باہر  
تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا اے ابوسعید اسے رازقی کپڑوں  
کے دو جوڑے دے کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔

جو تین طلاقوں کو جائز بتائے

3- باب: مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ

1873 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا: أَنَّ  
امْرَأَةً رِفَاعَةَ الْقُرَظِيَّ جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ  
اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللهِ، إِنَّ رِفَاعَةَ  
صَلَّقِي فَبِتَّ طَلَاقِي، وَإِنِّي نَكَحْتُ بَعْدَهُ عَبْدَ  
الرَّحْمَنِ بْنِ الزَّبِيرِ الْقُرَظِيَّ، وَإِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ  
الْهُدْبَةِ، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (لَعَلَّكَ تُرِيدِينَ  
أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا، حَتَّى يَذُوقَ  
عُسَيْلَتِكَ وَتَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ).

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رفاعہ قرظی کی زوجہ  
رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئی  
یا رسول اللہ ﷺ رفاعہ نے مجھے طلاق بائن دے دی ہے اس  
کے بعد میں نے عبدالرحمن بن زبیر قرظی سے نکاح کر لیا اور اس  
کے پاس کپڑے کے پھندے کی مانند ہے (نامرد ہیں) آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا شاید تم رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہو  
یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک تم اس کا اور وہ تمہارا مزو نہ  
چکھ لے۔

”حلال کو حرام کیوں کرتے ہو“

4- باب: (لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللهُ لَكَ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

1874 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللهُ عَنْهَا قَالَتْ:

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُحِبُّ الْعَسَلَ وَالْحُلُوءَ،  
وَكَانَ إِذَا انْصَرَفَ مِنَ الْعَصْرِ دَخَلَ عَلَى نِسَائِهِ،  
فَيَتَنَوَّعْنَ مِنْ إِحْدَاهُنَّ، فَيَدْخُلُ عَلَى حَفْصَةَ بِنْتِ  
عُمَرَ، فَيَحْتَبِسُ أَكْثَرَ مَا كَانَ يَحْتَبِسُ، فَعِزَّتُ،  
فَسَأَلَتْ عَنْ ذَلِكَ، فَقِيلَ لِي: أَهْدَتْ لَهَا أَمْرَأَةً  
مِنْ قَوْمِهَا عُكَّةً مِنْ عَسَلٍ، فَسَقَتِ النَّبِيَّ ﷺ  
مِنْهُ شَرْبَةً، فَقُلْتُ: أَمَا وَاللَّهِ لَنَحْتَالََنَّ لَهُ،  
فَقُلْتُ لِسُودَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ إِنَّهُ سَيَدْنُو مِنْكَ،  
فَإِذَا دَنَا مِنْكَ فَقُولِي: أَكَلْتُ مَغَافِيرَ؛ فَإِنَّهُ  
سَيَقُولُ لَكَ: لَا، فَقُولِي لَهُ: مَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي  
أَجِدُ مِنْكَ؛ فَإِنَّهُ سَيَقُولُ لَكَ: سَقَتْنِي حَفْصَةُ  
شَرْبَةً عَسَلٍ، فَقُولِي لَهُ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ الْعُرْفُطُ،  
وَسَأَقُولُ ذَلِكَ، وَقُولِي أَنْتِ يَا صَفِيَّةُ ذَلِكَ،  
قَالَتْ: تَقُولُ سَوْدَةُ: فَوَاللَّهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَامَ  
عَلَى الْبَابِ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَبَادِيَهُ بِمَا أَمَرْتَنِي بِهِ  
فَرَقًا مِنْكَ، فَلَمَّا دَنَا مِنْهَا قَالَتْ لَهُ سَوْدَةُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ، أَكَلْتُ مَغَافِيرَ؛ قَالَ: (لَا)، قَالَتْ:  
فَمَا هَذِهِ الرِّيحُ الَّتِي أَجِدُ مِنْكَ؛ قَالَ: (سَقَتْنِي  
حَفْصَةُ شَرْبَةً عَسَلٍ)، فَقَالَتْ: جَرَسَتْ نَحْلُهُ  
الْعُرْفُطُ، فَلَمَّا دَارَ إِلَى قُلْتُ لَهُ نَحْوُ ذَلِكَ، فَلَمَّا  
دَارَ إِلَى صَفِيَّةَ قَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ، فَلَمَّا دَارَ  
إِلَى حَفْصَةَ قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا أَسْقِيكَ  
مِنْهُ؛ قَالَ: (لَا حَاجَةَ لِي فِيهِ) قَالَتْ: تَقُولُ  
سَوْدَةُ: وَاللَّهِ لَقَدْ حَرَمْنَاكَ قُلْتُ لَهَا: اسْكُتِي.

کریم ﷺ کو شہد اور میٹھی چیزیں پسند تھیں آپ ﷺ کا معمول  
مبارک تھا کہ جب عصر کی نماز سے فارغ ہو جاتے تو اپنی ازواج  
کے پاس تشریف لے جاتے اور کسی ایک کے نزدیک ہو جاتے۔  
ایک مرتبہ حضرت حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے  
اور وہاں معمول سے زیادہ تشریف فرما رہے تو مجھے غیرت آئی اور  
جب ان سے اس کی وجہ پوچھی تو بتایا کہ میری قوم کی فلاں عورت  
نے چڑے کے مشکیزے میں شہد بطور ہدیہ بھیجی تھا پس اس میں  
سے نبی کریم ﷺ کو بھی پلایا تھا۔ تو میں نے اپنے دل میں کہا اللہ  
کی قسم میں ضرور کوئی حیلہ کروں گی تو میں نے حضرت سودہ بنت  
زمرہ سے کہا کہ جب حضور ﷺ تمہارے پاس تشریف لائیں اور  
تمہارے نزدیک ہوں تو کہنا کیا آپ نے مغفیر کھایا ہے؟ اور  
جب آپ ﷺ انکار فرمائیں تو کہنا آپ کے منہ مبارک سے یہ بو  
کیسی آرہی ہے تو آپ ﷺ فرمائیں گے کہ میں نے حفصہ کے  
پاس شہد پیا ہے تو اس وقت یہ کہنا کہ شاید اس شہد کی مکھی نے عرفط  
درخت کا رس چوسا تھا۔ اور میں بھی یہی کہوں گی اور اے صفیہ آپ  
بھی ایسا ہی کہیے گا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سودہ رضی اللہ عنہا نے  
کہا اللہ کی قسم آپ ﷺ دروازے پر کھڑے ہوئے ہی تھے کہ  
میں ارادہ کیا کہ آپ ﷺ سے وہ کہہ دوں جو تم نے مجھے کہنے کے  
لیے کہا تھا چنانچہ جب آپ ﷺ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے قریب  
تشریف لے گئے تو عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ  
نے مغفیر نوش فرمایا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں میں عرض  
گزار ہوئی تو پھر یہ بویسی ہے؟ جو آپ کے منہ مبارک سے آرہی  
ہے ارشاد فرمایا مجھے حفصہ نے شہد کا شربت پلایا ہے انہوں نے  
عرض کی تو شاید مکھی نے درخت عرفط کا رس چوسا ہوگا۔ پھر آپ

ﷺ جب میرے پاس تشریف لائے تو میں نے بھی آپ سے  
یہی عرض لیا پھر جب آپ ﷺ حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس  
تشریف لے گئے تو انہوں نے بھی یہی کہا چنانچہ جب آپ ﷺ  
حضرت حفصہ کے پاس تشریف لے گئے تو انہوں نے عرض کی یا  
رسول اللہ ﷺ کیا آپ کو اور شہد پلاؤں ارشاد فرمایا ہے مجھے اس  
کی حاجت نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے پھر حضرت سوروہ  
رضی اللہ عنہا نے کہا اللہ کی قسم ہم نے آپ ﷺ کو شہد سے محروم کر دیا تو  
میں نے کہا خاموش رہو۔

خلع اور اس میں طلاق کی کیفیت  
اور فرمان الہی ”اور تمہارے لیے  
اس میں سے لینا حلال نہیں  
جو تم نے عورتوں کو دیا ہے“

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ثابت  
بن قیس رضی اللہ عنہ کی زوجہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر  
ہوئیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے  
اخلاق اور دینداری میں کوئی کمی نہیں پاتی لیکن یہ پسند نہیں کرتی  
کہ مسلمان ہو کر ناشکری کروں پس رسول اللہ ﷺ نے ارشاد  
فرمایا کیا تم باغ واپس دو گی وہ عرض گزار ہوئیں جی ہاں تو رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اپنا باغ لے لو اور اسے ایک طلاق  
دے دو۔

نبی کریم ﷺ کا حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے  
شوہر کے لیے سفارش کرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی روایت ہے کہ حضرت

5- باب: الخلع و كيف الطلاق فيه  
وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ  
تَأْخُذُوا بِمَا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ  
يَخَافَا أَنْ لَا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ}

1875- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:  
أَنَّ امْرَأَةً ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ أَتَتْ النَّبِيَّ ﷺ  
فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا  
أُعْشِبُ عَلَيْهِ فِي خُلُقِي وَلَا دِينِي، وَلَكِنِّي أَكْرَهُ  
الْكُفْرَ فِي الْإِسْلَامِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:  
(أَتُرِيدِينَ عَلَيْهِ حَدِيثَهُ؟) قَالَتْ: نَعَمْ، قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (اقْبَلِ الْحَدِيثَ وَطَلِّقِيهَا  
تَطْلِيقًا)

6- باب: شفاعَةِ النَّبِيِّ ﷺ

فِي زَوْجِ بَرِيرَةَ

1876- وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ زَوْجَ

بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ. كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطْوِفُ خَلْفَهَا يَبْكِي. وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى يَحْيَتِهِ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِعَبَّاسٍ: (يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ. وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا). فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَوْ رَأَيْتَهُ). قَالَتْ: يَا رَسُولَ اللَّهِ تَأْمُرُنِي؟ قَالَ: (إِنَّمَا أَنَا شَفَعٌ). قَالَتْ: فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

بریرہ جو بچہ تھا اس کے شوہر غلام تھے جن کا نام مغیث تھا جو یہاں سے دیکھ رہا ہوں کہ وہ بریرہ جو بچہ کے پیچھے داڑھی پر آنسو بہاتے ہوئے پھر رہے ہیں نبی کریم ﷺ نے حضرت عباس سے کہا کہ میں نے یہ دیکھا ہے کہ وہ بریرہ کی مغیث سے نفرت پر متعجب نہیں پھر نبی کریم ﷺ نے بریرہ جو بچہ سے فرمایا اگر تم مغیث کے پاس چلی جاؤ تو اچھا ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ علم فرما رہے ہیں ارشاد فرمایا میں شفا فرما رہا ہوں وہ عرض گزار ہوئیں تو مجھے ان کی حاجت نہیں۔

## 7- باب اللعان

1877 - عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَنَا وَكَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا). وَأَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى، وَفَرَجَ بَيْنَهُمَا شَيْئًا.

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگشت شہادت اور درمیان کی انگشت مبارک سے اشارہ فرمایا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

## 8- باب: إِذَا عَرَّضَ بِنْفِي الْوَلَدِ

1878 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَلَدِي غُلَامٌ أَسْوَدٌ. فَقَالَ: (هَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ؟) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (مَا أَلَوْنَهَا؟) قَالَ: حُمْرٌ. قَالَ: (هَلْ فِيهَا مِنْ أَوْرَقٍ؟) قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: (فَأَلِي ذَلِكَ؟) قَالَ: لَعَلَّهُ نَزَعَهُ عِرْقٌ. قَالَ: (فَدَعُلْ ابْنَكَ هَذَا نَزَعَهُ عِرْقٌ).

جب کوئی کہے یہ میرا بچہ نہیں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میرے گھر سیاہ لڑکا پیدا ہوا ہے ارشاد فرمایا کیا تمہارے پاس اونٹ ہیں اس نے عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا یہ ان کے رنگ کیسے ہیں وہ عرض گزار ہوا وہ سرخ رنگ کے ہیں ارشاد فرمایا ان میں کوئی سیاہی مائل بھی ہے عرض کی جی ہاں ارشاد فرمایا یہ کیسے ہوا؟ عرض کی شاید کسی رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا



ہو ارشاد فرمایا تو تیرے بیٹے کے رنگ کا بھی لسی رنگ تے اسی طرح کھینچا ہوگا۔

### لعان والوں کو توبہ کی تلقین

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ دو لعان کرنے والوں کی حدیث بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لعان کرنے والوں سے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارا حساب لے گا تم میں سے ایک جھوٹا ہے پھر مرد سے فرمایا تمہارا عورت سے کوئی واسطہ نہیں اس نے عرض کی میرا مال؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ مال تمہارا نہیں رہا کہ اگر تم سچے ہو تو اسی کے عوض عورت کی شرمگاہ تمہارے لیے حلال ہوگی اور اگر جھوٹے ہو تو پھر تو تجھے اور بھی مال نہیں ملنا چاہیے۔

### سوگ والی کا سرمہ لگانا

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت کا شوہر فوت ہو گیا اور اسے اپنی آنکھ کے متعلق ڈر محسوس ہوا تو اس کے لواحقین رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر خدمت ہوئے اور سرمہ لگانے کی اجازت چاہی ارشاد فرمایا سرمہ نہ لگایا جائے کہ پہلے عورت (دوران عدت) خراب تر کپڑے پہنے رہتی اور برے سے برے گھر میں پڑی رہتی جب سال گزر جاتا تو بھی ایک کتا گزرتا تو اسے مسنیاں مارتی (تب عدت ختم ہوتی) اب ایسا ہرگز نہ کرے حتیٰ کہ چار ماہ دس دن گزر جائیں۔

### 9- باب: الاستتابة للمبتلا عتین

1879- عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا فِي حَدِيثِ الْمُبْتَلَا عَتَيْنِ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (حِسَابُكُمَا عَلَى اللَّهِ. أَحَدُكُمَا كَاذِبٌ. لَا سَبِيلَ لَكَ عَلَيْهَا). قَالَ مَالِي، قَالَ: (لَا مَالَ لَكَ. إِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا، فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا. وَإِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا، فَذَلِكَ أَبْعَدُ لَكَ).

### 10- باب: الكحل للحادة

1880- عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ امْرَأَةً تُوُفِّيَ زَوْجُهَا، فَخَشُوا عَلَى عَيْنَيْهَا، فَأَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَاسْتَأْذَنُوهُ فِي الْكُحْلِ، فَقَالَ: (لَا تَكْخُلُ، قَدْ كَانَتْ إِحْدَاكُنِ تَمُكُّ فِي شَرِّ أَحْلَاسِهَا، أَوْ شَرِّ بَيْتِهَا، فَإِذَا كَانَ حَوْلُ فَمَرٍّ كُلُّهُ رَمَتْ بِبَعْرَةٍ، فَلَا حَتَّى تَمُضِيَ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا).



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
62- کتاب النفقات  
نفقہ کا بیان

1881- عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِذَا أَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلَى أَهْلِهِ، وَهُوَ يَحْتَسِبُهَا، كَانَتْ لَهُ صَدَقَةً).

1882- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (السَّاعِي عَلَى الْأَرْمَلَةِ وَالْمُسْكِينِ كَالْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، أَوْ الْقَائِمِ اللَّيْلَ الصَّائِمِ النَّهَارَ).

1- باب: حَبْسِ الرَّجُلِ قُوَّتِ سَنَةِ عَلَى أَهْلِهِ وَكَيْفَ نَفَقَاتِ الْعِيَالِ.  
1883- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَبِيعُ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ، وَيُحْبِسُ لِأَهْلِهِ قُوَّتَ سَنَتِهِمْ

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب کوئی مسلمان اپنے اہل و عیال پر خدا کا حکم جانتے ہوئے خرچ کرتا ہے تو وہ اس کے لیے صدقہ ہے۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بیوہ اور مسکین کے لیے دوڑ دھوپ کرنے والا اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے یا رات کو قیام کرنے والے اور دن کو روزہ رکھنے والے کی طرح ہے۔

بیویوں کے لیے سال بھر کی خوراک رکھنا اور اہل و عیال پر خرچ کرنے کی کیفیت  
حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ بنی نضیر کے درختوں کو فروخت فرما دیا کرتے، اور اپنی ازواج کے لیے ایک سال کی خوراک رکھ لیا کرتے تھے۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 63- کتاب الاطعمه

طعام کا بیان

1884 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: أَصَابَنِي جَهْدٌ شَدِيدٌ، فَلَقِيتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَاسْتَقْرَأْتُهُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، فَدَخَلَ دَارَهُ وَفَتَحَهَا عَلَيَّ، فَمَشَيْتُ غَيْرَ بَعِيدٍ، فَكُرِثَ لِي وَجْهِي مِنَ الْجُوعِ وَالْجَهْدِ، فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِي فَقَالَ: (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). فَقُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ، فَأَخَذَ بِيَدِي فَأَقَامَنِي، وَعَرَفَ الَّذِي لِي، فَأَنْطَلَقَ بِي إِلَى رَحْلِهِ، فَأَمَرَ لِي بِعُيْسٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ، ثُمَّ قَالَ: (عُدْ فَاشْرَبْ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، ثُمَّ قَالَ: (عُدْ). فَعُدْتُ فَشَرِبْتُ، حَتَّى اسْتَوَى بَطْنِي فَصَارَ كَالْقِدْحِ - قَالَ: فَتَقِيتُ عُمَرَ، وَذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي كَانَ مِنْ أَمْرِي، وَقُلْتُ لَهُ: تَوَلَّى اللَّهُ ذَلِكَ مَنْ كَانَ أَحَقَّ بِهِ مِنْكَ يَا عُمَرُ، وَاللَّهِ لَقَدْ اسْتَقْرَأْتُكَ الْآيَةَ، وَلَئِنَّا أَقْرَأُ لَهَا مِنْكَ. قَالَ عُمَرُ: وَاللَّهِ لَأَنْ أَكُونَ أَدْخَلْتُكَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ يَكُونَ لِي مِثْلُ حُمْرِ النَّعَمِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبیوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ مجھے سخت بھوک محسوس ہوئی اس حالت میں میری ملاقات حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ہوئی تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت پڑھ کر سننے کی خواہش کی۔ (سنا کر) اپنے حجر میں داخل ہو گئے اور دروازہ بند کر دیا۔ میں وہاں سے تھوڑی دوری چلا تھا کہ بھوک اور مشقت کے سبب منہ کے بل گر پڑا اتنے میں دیکھ کہ رسول اللہ ﷺ میرے سرہانے کھڑے ہیں ارشاد فرمایا: اے ابو ہریرہ! جیٹو میں نے عرض کی یا رسول اللہ! غریبہ میں جا رہا ہوں اور عیہ ہوں تو آپ ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے کھڑا کیا، اور میری بھوک محسوس فرما کر مجھے اپنے دہانت کے سرے پر لے گئے پھر دودھ کا پیالہ پینے کے لیے عنایت فرمایا میں نے اس سے کچھ پی لیا آپ ﷺ نے حکم فرمایا: اور پیو میں نے اور پیو پھر ارشاد فرمایا اور پیو میں نے اور پیو حتیٰ کہ میرا پیٹ یہ سہاگن مانند ہو گیا وہ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ملا اور اس معاملہ کا ذکر کیا اور کہا میرے اللہ نے یہ معاملہ اس ہستی کے سپرد فرمایا جو اس کا زیادہ حقدار تھی۔ اس معاملہ کی تصریح میں نے جو آیت مبارکہ آپ کو سنائی وہی تھی تو یہ کہ میں

اُسے آپ سے بہتر قرأت کرنے والا ہوں۔ حضرت مرثد بن جابر فرمایا خدا کی قسم اگر میں تمہیں مہمان بنا کر گھر لے جاتا تو یہ بات مجھے سرخ اونٹوں کے ملنے سے زیادہ محسوس ہوتی۔

تسمیہ پڑھنا اور

دائیں ہاتھ سے کھانا

حضرت عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں حالت لڑکپن میں رسول اللہ ﷺ کی کفالت میں تھا اور کھاتے وقت میرا ہاتھ رکابی میں ہر طرف چلتا رہتا تھا پس رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے برخوردار بسم اللہ پڑھو اور دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اس کے بعد سے میں اسی طریقے سے کھاتا رہا۔

جو سیر ہو کر کھائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ جب ہمیں کھجور اور پانی سیر ہو کر ملنے لگا تو آپ ﷺ نے ظاہری پردہ فرمایا (وصال فرمایا)۔

پتلی روٹی کھانا

اور میز کا استعمال

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا نبی کریم ﷺ نے چپاتی تناول نہ فرمائی اور نہ ہی بھنی ہوئی بکری حتیٰ کہ اللہ عزوجل سے ملاقات فرمائی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ ہی سے ایک روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میرے علم میں نہیں۔ نبی کریم ﷺ نے کبھی رکابی میں کھانا تناول فرمایا ہو یا پتلی روٹی تناول فرمائی ہو یا میز پر کھانا

1- باب: التَّسْبِيَةُ عَلَى الطَّعَامِ

وَالْأَكْلُ بِالْيَمِينِ

1885 - عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: كُنْتُ غُلَامًا فِي حِجْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ يَدِي تُطَيِّشُ فِي الصَّحْفَةِ، فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يَا غُلَامُ سَمِعَ اللَّهُ وَكُلْ بِيَمِينِكَ وَكُلْ مِمَّا يَلِيكَ). فَمَا زِلْتُ تِلْكَ طَعْمَتِي بَعْدُ.

2- باب: مَنْ أَكَلَ حَتَّى شَبِعَ

1886 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: تَوَفَّى النَّبِيُّ ﷺ حِينَ شَبِعْنَا مِنَ الْأَسْوَدَيْنِ: الثَّمَرِ وَالنَّاءِ.

3- باب: الْخُبْزُ الْمُرَقَّقُ

وَالْأَكْلُ عَلَى الْخَوَانِ

1887 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا

أَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ خُبْزًا مُرَقَّقًا، وَلَا شَاةً مَسْمُوطَةً حَتَّى لَقِيَ اللَّهَ.

1888 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي رَوَايَةٍ،

قَالَ: مَا عَلِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عَلَى سُكْرُجَةٍ قَطُّ، وَلَا خُبْزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قَطُّ، وَلَا أَكَلَ عَلَى خَوَانٍ

قُلْ وَلَا أَكُلْ عَلَىٰ جِوَانٍ قَطُّ.

4- باب: طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ

1889 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ كَافِي الثَّلَاثَةِ، وَطَعَامُ الثَّلَاثَةِ كَافِي الْأَرْبَعَةِ).

5- باب: الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

1890 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّهُ كَانَ لَا يَأْكُلُ حَتَّىٰ يُؤْتَىٰ بِمُسْكِينٍ يَأْكُلُ مَعَهُ،

فَأُتِيَ يَوْمًا بِرَجُلٍ يَأْكُلُ مَعَهُ فَأَكَلَ كَثِيرًا،

فَقَالَ لِخَادِمِهِ: لَا تُدْخِلْ هَذَا عَلَيَّ سَمِعْتُ

النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (الْمُؤْمِنُ يَأْكُلُ فِي مَعَى وَاحِدٍ

وَالْكَافِرُ يَأْكُلُ فِي سَبْعَةِ أُمْعَاءَ).

تناول فرمایا ہو۔

ایک کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دو کا کھانا تین کو کافی ہوتا ہے اور تین کا چار کو کافی ہوتا ہے۔

مومن ایک آنت میں کھاتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ جب تک کسی

مسکین کو بلا کر اپنے ساتھ کھانا نہ کھلاتے اس وقت تک کھانا نہیں

کھایا کرتے تھے۔ پس ایک شخص آپ کے پاس کھانے کے

لیے لایا گیا تو اس نے بہت زیادہ کھایا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے

خادم سے فرمایا اس شخص کو آئندہ میرے پاس نہ لانا کیونکہ میں

نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ مومن ایک آنت

میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔

ٹیک لگا کر کھانا

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھا تو آپ

ﷺ نے وہاں موجود ایک شخص سے ارشاد فرمایا کہ میں ٹیک لگا

کر کھانا نہیں کھاتا۔

نبی کریم ﷺ نے کبھی کھانے میں عیب نہیں نکالا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ نبی کریم ﷺ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا اگر پسند

آتا تو تناول فرماتے اور نہ آتا تو چھوڑ دیتے۔

6- باب: الْأَكْلُ مُتَّكِئًا

1891 - عَنْ أَبِي جَحِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،

قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لِرَجُلٍ عِنْدَهُ:

(لَا أَكُلُ وَأَنَا مُتَّكِئٌ).

7- باب: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا

1892 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: مَا عَابَ النَّبِيُّ ﷺ طَعَامًا قَطُّ، إِنْ

اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ، وَإِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ.



## 8- باب النَّفْخِ فِي الشَّعِيرِ

1893 - عَنْ سَهْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قِيلَ لَهُ:

هَلْ رَأَيْتُمْ فِي زَمَانِ النَّبِيِّ ﷺ النَّفْخَ؟ قَالَ: لَا،  
قِيلَ: فَهَلْ كُنْتُمْ تَنْخُلُونَ الشَّعِيرَ؟ قَالَ: لَا،  
وَلَكِنْ كُنَّا نَنْفُخُهُ.

جو کے آٹے میں پھونک مارنا

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ  
سے پوچھا گیا کہ کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کے دور مبارک میں  
میدہ دیکھا؟ تو انہوں نے فرمایا نہیں پوچھا گیا کیا آپ جو کے  
آٹے کو چھانتے تھے انہوں نے فرمایا نہیں بلکہ پھونک مار  
بھوسہ اڑا دیتے تھے۔

## 9- باب: مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ وَأَصْحَابُهُ يَأْكُلُونَ

1894 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ -

قَالَ: قَسَمَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ مَا بَيْنَ أَصْحَابِهِ تَمْرًا،  
فَأَعْطَى كُلَّ إِنْسَانٍ سَبْعَ تَمْرَاتٍ، فَأَعْطَانِي  
سَبْعَ تَمْرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ حَشْفَةٌ، فَلَمْ يَكُنْ  
فِيهِنَّ تَمْرَةٌ أُتَجَّبُ إِلَيْهَا مِنْهَا، شَدَّتْ فِي مَضَاغِي.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ ایک دن نبی کریم ﷺ نے اپنے اصحاب میں کھجوریں تقسیم  
فرمائیں تو ہر ایک کو سات سات کھجوریں دیں چنانچہ مجھے بھی  
سات کھجوریں عنایت فرمائیں لیکن ان میں سے ایک خرب تھی  
لیکن وہ کھجور مجھے سب سے زیادہ پسند آئی کیونکہ وہ کھانے میں  
سخت تھی۔

1895 - وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ

بِقَوْمٍ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ شَاةٌ مَضْلِيَّةٌ، فَدَعَا، فَأَبَى  
أَنْ يَأْكُلَ وَقَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مِنَ  
الدُّنْيَا وَلَمْ يَشْبَعْ مِنَ الْخُبْزِ الشَّعِيرِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا گزر  
ایسے لوگوں پر ہوا جن کے سامنے بکری کا بھن ہوا گوشت رکھا تھا  
انہوں نے انہیں بھی کھانے کی دعوت دی تو انہوں نے انکار کر  
دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے تشریف لے گئے  
لیکن کبھی جو کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی۔

1896 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: قَالَتْ مَا شَبَعَ آلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْذُ قَدِيمِ  
الْمَدِينَةِ. مِنْ طَعَامِ الْبُرِّ ثَلَاثَ لَيَالٍ تَبَاعًا،  
حَتَّى قُبِضَ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب سے رسول اللہ  
ﷺ مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ کے اہل خانہ نے کبھی گندم  
کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپ تشریف لے  
گئے۔

## 10- باب: التَّلبِیْنَةُ

1897 - وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّهَا كَانَتْ إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ مِنْ أَهْلِهَا فَاجْتَمَعَ لِنَدِكَ النِّسَاءُ ثُمَّ تَفَرَّقْنَ، إِلَّا أَهْلَهَا وَخَاصَّتَهَا. أَمَرَتْ بِبُرْمَةٍ مِنْ تَلْبِیْنَةٍ فَطَبَخَتْ، ثُمَّ صَنَعَ ثَرِيدٌ فَصَبَّتِ التَّلْبِیْنَةَ عَلَيْهَا، ثُمَّ قَالَتْ: كُلْنَ مِنْهَا، فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (التَّلْبِیْنَةُ مَجَنَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيضِ، تَذْهَبُ بِبَعْضِ الْحُزَنِ).

## 11- باب: الْأَكْلُ فِي إِنْاءٍ مُفَضِّضٍ

1898 - عَنْ حُذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيرَ وَلَا الدِّيبَاجَ، وَلَا تَشْرَبُوا فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَلَا تَأْكُلُوا فِي صَعَافِهَا، فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْآخِرَةِ).

## 12- باب: الرَّجُلُ يَتَكَلَّفُ

## الطَّعَامَ لِإِخْوَانِهِ

1899 - عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ أَبُو شُعَيْبٍ، وَكَانَ لَهُ غُلَامٌ لَحَامٌ، فَقَالَ: اصْنَعْ لِي طَعَامًا، أَدْعُو رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَدَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ، فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّكَ

## تَلْبِیْنَةُ كَابِیَان

حضرت عائشہ صدیقہ جنتی سے روایت ہے ان کی عادت تھی کہ جب ان کا کوئی رشتہ دار فوت ہو جاتا اور عورتیں جمع ہو کر اپنے اپنے گھروں کو واپس چلی جاتیں اور صرف رشتہ دار اور خاص عورتیں ہی رہ جائیں تو ان کے لیے تلبینہ بنانے کا حکم دیا جاتا پھر ٹرید تیار کرے اس کے اوپر تلبینہ ڈال دیا جاتا اور فرماتیں اس میں سے کھائیں کیونکہ میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ تلبینہ مریض کے دل کو تقویت پہنچاتا ہے اور بعض درج کو دور کرتا ہے۔

## چاندی کے ملمع برتن میں کھانا

حضرت حذیفہ جنتی سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ریشم اور دیباچ کے کپڑے نہ پہنو اور نہ سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو اور نہ ان سے بنی ہوئی پلیٹوں میں کھاؤ کہ یہ دنیا میں ان (کفار) کے لیے ہیں اور ہمارے لیے آخرت میں ہوں گے۔

## اپنے بھائیوں کو کھلانے میں

## تکلیف کرنے والا شخص

حضرت ابو مسعود انصاری جنتی سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ انصار میں ابو شعیب نامی ایک شخص تھا اس کا ایک غلام تھا جو قصاب تھا اس نے اسے کہا کہ میرے لیے کھانا تیار کرو تا کہ میں رسول اللہ ﷺ کی اور ان کے چار اصحاب کی دعوت کر سکوں۔ چنانچہ اس نے رسول اللہ ﷺ سمیت پانچ حضرات کو دعوت دی مگر ایک اور شخص بھی ان کے پیچھے آیا نبی

کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم نے تو انہیں پانی آمیزوں میں موت کی تھی اور یہ شخص بھی بیمار ہے پیچھے آ کیات ابداً اگرچہ وہ اس بھی اجازت دے دو چاہو تو چھو دو۔ ابو شیبہ رضی اللہ عنہوں میں اسے اجازت دیتا ہوں۔

گلزنی کے ساتھ تر کھجور ملانا

حضرت عبد اللہ بن جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو تر کھجوروں کے ساتھ گلزنی تبادل فرماتے ہوئے دیکھا۔

تراور خشک کھجوریں

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی تھا جو کھجور کی فصل کاٹنے تک مجھے دیا کرتا تھا میرے پاس وہ زمین تھی جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بر رومہ کے راستے پر واقع ہے ایک سال اس میں پیداوار نہ ہوئی لیکن فصل کی کٹائی کے وقت یہودی آ پہنچا لیکن میرے پاس کچھ نہیں تھا چنانچہ میں نے اس سے اگلے سال تک کی مہلت مانگی لیکن اس سے انکار کر دیا خبر جب نبی کریم ﷺ تک پہنچی تو آپ ﷺ نے اپنے اصحاب سے ارشاد فرمایا چلو ہم یہودی سے جابر کے لیے مہلت کا تقاضا کریں گے۔ جب آپ ﷺ میرے باغ میں رونق افروز ہوئے اور یہودی سے گفتگو فرمائی تو وہ کہنے لگا کہ ابو القاسم رضی اللہ عنہ میں اسے مہلت نہیں دوں گا۔ آپ ﷺ نے یہ ملاحظہ فرمایا تو کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں کے پاس تشریف لے گئے اور پھر یہودی سے اس بابت گفتگو فرمائی تو یہودی نے انکار کر دیا۔ پھر میں کھڑا ہوا اور

دَعَوْتَنَا خَامِسَ خُمُسَةٍ. وَهَذَا رَجُلٌ قَدْ تَبِعَنَا. فَإِنْ شِئْتَ أَذْنْتُ لَهُ. وَإِنْ شِئْتَ تَرَكْتُهُ. قَالَ: بَلْ أَذْنْتُ لَهُ.

13- باب: الْقِشَاءُ بِالرُّطْبِ

1900 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي

طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ الرُّطْبَ بِالْقِشَاءِ.

14- باب: الرُّطْبِ وَالتَّمْرِ

1901 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهَا قَالَ: كَانَ بِالْمَدِينَةِ يَهُودِيٌّ وَكَانَ يُسَلِّفُنِي فِي تَمْرِي إِلَى الْجَدَادِ. وَكَانَتْ لِي جَابِرِ الْأَرْضِ الْأَبْيَ بِطَرِيقِ رُومَةٍ. فَجَلَسْتُ. فَخَلَا عَامًّا فَجَاءَنِي الْيَهُودِيُّ عِنْدَ الْجَدَادِ. وَلَمْ أَجِدْ مِنْهَا شَيْئًا. فَجَعَلْتُ أَسْتَنْظِرُهُ إِلَى قَابِلٍ فَيَأْتِي. فَأَخْبَرَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ ﷺ. فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ: (امْشُوا أَسْتَنْظِرُ لِي جَابِرٍ مِنَ الْيَهُودِيِّ). فَجَاءُونِي فِي تَحْلِي فَجَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يُكَلِّمُ الْيَهُودِيَّ. فَيَقُولُ: أَبَا الْقَاسِمِ لَا أُنْظِرُهُ. فَلَمَّا رَأَى النَّبِيُّ ﷺ قَامَ فَطَافَ فِي النَّحْلِ. ثُمَّ جَاءَهُ فَكَلَّمَهُ فَأَبَى. فَقُمْتُ فَجِئْتُ بِقَلِيلٍ رُطْبٍ. فَوَضَعْتُهُ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَكَلَ. ثُمَّ قَالَ: (أَيْنَ عَرِيْشُكَ يَا جَابِرُ). فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ:

(الْفُرْسِي فِيهِ ١). فَقَرَأَهُ لَدَى قَرْقَدٍ ثُمَّ  
اسْتَرْفَطَ. لَمَسَتْهُ بِقَنْطَرَةِ الْحَمْرَى فَأَكَلَ مِنْهَا.  
ثُمَّ قَامَ فَكَلَّمَ الْيَهُودِيَّ فَأَتَى عَلَيْهِ، فَقَامَ فِي  
الرِّطَابِ فِي التَّلْهِلِ الثَّانِيَةِ. ثُمَّ قَالَ يَا جَاهِلُ:  
(جَدُّ وَأَقْبَى). فَوَقَفَ فِي الْجَدَادِ، فَجَدَّدَتْ مِنْهَا  
مَا قَضَيْتُهُ وَفَضَّلَ مِنْهُ فَعَرَجْتُ حَتَّى جِئْتُ  
النَّبِيَّ ﷺ فَبَشَّرْتُهُ، فَقَالَ: (أَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ  
اللَّهِ).

کچھ تر کھجور توڑ کر آپ ﷺ کو پیش کیں آپ ﷺ نے تناول  
فرمائیں پھر ارشاد فرمایا اے جابر تمہارا چھپر کہاں ہے پس میں  
نے آپ کو بتادیا آپ ﷺ نے فرمایا میرے لیے وہاں بستر کر  
دو میں نے فوراً بستر بچھا دیا آپ ﷺ اندر داخل ہوئے اور کچھ  
دیر آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے تو میں دوبارہ مٹھی بھر کھجوریں  
لے کر حاضر خدمت ہوا آپ ﷺ نے تناول فرمائیں پھر  
کھڑے ہوئے اور یہودی سے وہی گفتگو فرمائی مگر اس نے انکار کر  
دیا چنانچہ آپ ﷺ دوبارہ تر کھجوروں کے پاس کھڑے ہوئے  
اور ارشاد فرمایا اے جابر کھجوریں توڑتے جاؤ اور قرض ادا کرتے  
جاؤ پھر آپ ﷺ کھجوریں توڑنے کی جگہ ٹھہرے رہے حتیٰ کہ  
میں نے اتنی کھجوریں توڑیں کہ اس کا قرض بھی ادا ہو گیا اور اتنی  
ہی کھجوریں بیچ بھی گئیں سو میں بارگاہ اقدس میں پہنچا  
خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میں گواہی دیتا ہوں  
کہ میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک احمد مختار ﷺ کے تصرفات کا کھلا ثبوت ہے جبکہ اس سال پیداوار بھی نہ ہوئی اس کے  
باوجود آپ ﷺ کے ارادہ فرمالینے کی دیر تھی کہ خالی درختوں سے کھجوریں نکلنا شروع ہوئیں یہاں تک کہ قرض بھی ادا ہو گیا اور اتنی  
ہی باقی بھی رہ گئیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو تصرف و اختیار کی وہ عظیم و بے مثل دولت فرمائی جو کسی کو نہ عطا  
فرمائی۔

## 15- باب: الْعَجْوَةُ

1902 - عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ  
تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّ كُفَى  
ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمْ وَلَا سِحْرٌ).

## عجوة کھجور

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو صبح کے وقت  
روزانہ سات عجوة کھجوریں کھالے تو اس دن اسے کوئی زہر اور  
جاد و ضرر نہ پہنچائے گا۔

## 16- باب: لَعْنِي الْأَصَابِعُ

1903 - عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحُ يَدَهُ حَتَّى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا).

1904 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: كُنَّا زَمَانَ النَّبِيِّ ﷺ لَمْ يَكُنْ لَنَا مَنَادِيلٌ إِلَّا أَكْفَيْنَا وَسَوَاعِدَنَا وَأَقْدَامَنَا.

17- باب مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ

1905 - عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهُ قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مُوَدِّعٍ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ، رَبَّنَا).

1906 - وَعَنْهُ أَيْضًا فِي رَوَايَةٍ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهِ، قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَفَانَا وَأَزْوَانَا، غَيْرَ مَكْفِيٍّ، وَلَا مَكْفُورٍ).

18- باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فَإِذَا

طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوا}

1907 - عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَنَا

أَعْلَمُ النَّاسِ بِالْحِجَابِ كَانَ أَبُو بَكْرٍ كَعْبٍ

## الْكَلْبُوكِ كُؤُوتًا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی کھانا کھا چکا ہو جب تک کہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں ہمارے پاس

رومال نہ تھے بلکہ یہ تھیلیاں، بازو اور پیر۔

کھانے سے فارغ ہو کر کیا پڑھے

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم

ﷺ کا دسترخوان اٹھایا جاتا تو آپ ﷺ یہ دعا فرماتے ”اس میں تعریف ہے اللہ عزوجل کے لیے جو بہت زیادہ پاکیزہ اور برکت والی۔ اے ہمارے رب ایسی تعریف جو ختم نہ ہونے کی ایسی جو ایک بار ہو کر رہ جائے اور نہ ایسی کہ جس کی حاجت نہ رہے۔“

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا فرماتے ”سب تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے کھلا پلا کر ہمیں سیراب کیا ایسی تعریفیں نہیں جو ایک بار کرنے کے بعد ختم ہو جائیں یا جس کے بعد ناشکری کی جائے۔“

فرمان الہی ”پس جب

تم کھا چکو تو چلے جاؤ“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

پردے (کا حکم نازل ہونے) کے بارے میں مجھے لوگوں سے



يَسْأَلِي عَنْهُ، أَصْبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَرُوسًا  
بِزَيْنَبِ ابْنَةِ جَحْشٍ، وَكَانَ تَزَوُّجُهَا بِالْمَدِينَةِ،  
فَدَعَا النَّاسَ لِلطَّعَامِ بَعْدَ ارْتِفَاعِ النَّهَارِ،  
فَجَلَسَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَجَلَسَ مَعَهُ رِجَالُ بَعْدَ  
مَا قَامَ الْقَوْمُ، حَتَّى قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَشَى  
وَمَشَيْتُ مَعَهُ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ  
ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ  
جُلُوسٌ مَكَانَهُمْ، فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ  
الثَّانِيَةَ، حَتَّى بَلَغَ بَابَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ  
أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعْتُ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ  
قَامُوا، فَضَرَبَ بَيْتِي وَبَيْتَهُ سِتْرًا، وَأُنْزِلَ  
الْحِجَابُ.

زیادہ معلوم ہے حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بھی مجھ ہی سے پوچھ  
کرتے تھے جب رسول اللہ ﷺ کی حضرت زینب بنت جحش  
رحمہا سے شادی ہوئی اور آپ ﷺ نے ان سے مدینہ منورہ میں  
نکاح فرمایا تو لوگوں کے لیے کھانے کی دعوت فرمائی جبکہ دن  
چڑھ آیا تھا پس آپ ﷺ تشریف فرما ہوئے اور پھر حضرات  
بھی آپ کے پاس بیٹھے رہے پھر آپ ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے  
اور وہاں سے تشریف لے گئے تو میں بھی آپ کے ساتھ چل دیا  
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجر کے پاس پہنچ کر آپ نے خیال فرمایا  
کہ اب وہ لوگ چلے گئے ہوں گے چنانچہ واپسی فرمائی اور آپ  
ﷺ کے ساتھ میں بھی ہو لیا وہ حضرات اب بھی وہاں براجمان  
تھے آپ ﷺ پھر تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے  
حجرے کے پاس پہنچ گئے پھر آپ ﷺ نے واپسی فرمائی میں  
بھی آپ کے ساتھ ہو لیا تو اس وقت وہ لوگ اٹھ کھڑے ہوئے  
پس آپ ﷺ نے میرے اور اپنے درمیان پردہ ڈال دیا اس  
وقت پردے کا حکم نازل ہوا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
64- کتاب العقیقة  
عقیقة کا بیان

نومولود کا نام رکھنا

1- باب: تَسْمِيَةُ الْمَوْلُودِ

1908 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: وَلَدَ لِي غُلَامٌ، فَأَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ  
فَسَمَّاهُ إِبْرَاهِيمَ، فَحَنَكُهُ بِثَمَرَةٍ، وَدَعَا لَهُ  
بِالْبَرَكَةِ وَدَفَعَهُ إِلَيَّ.

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے ارشاد فرمایا کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر  
نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں لے کر حاضر خدمت ہوا  
آپ ﷺ نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور کھجور سے اس کی  
تھنیک فرمائی اور اس کے لیے برکت کی دعا فرمائی اور مجھے  
دے دیا۔

1909 - حَدِيثُ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهَا وَلَدَتْ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ  
الزُّبَيْرِ، تَقَدَّمَ فِي حَدِيثِ الْهَجْرَةِ وَزَادَ هُنَا:  
فَفَرِحُوا بِهِ فَرَحًا شَدِيدًا، لِأَنَّهُمْ قِيلَ لَهُمْ:  
إِنَّ الْيَهُودَ قَدْ سَخَرَتْكُمْ فَلَا يُؤْذِلُكُمْ.

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کے ہاں حضرت عبداللہ بن  
زبیر کی پیدائش کا واقعہ حدیث ہجرت میں پہلے گزر چکا ہے اور  
یہاں اتنا اضافہ ہے کہ ان کی پیدائش پر مسلمانوں کو بہت خوشی  
ہوئی کیونکہ افواہ پھیلی ہوئی تھی کہ یہودیوں نے جادو کر رکھا ہے  
اب تم لوگوں کے ہاں اولاد نہ ہوگی۔

2- باب: إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ

الصَّبِيِّ فِي الْعَقِيقَةِ

1910 - عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الصَّبِيِّ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ  
يَقُولُ: (مَعَ الْغُلَامِ عَقِيقَةٌ، فَأَهْرِيقُوا عَنْهُ  
دَمًا، وَأَمِيطُوا عَنْهُ الْأَذَى).

حضرت سلمان بن عامر صستی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ عقیقة  
لڑکے کے ساتھ ہے پس اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس  
سے اذیت کو ہٹاؤ۔

عقیقة کر کے بچے کی

اذیت دور کرنا

## 3- باب: الْفَرَعُ

## فرع کا بیان

1911- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ). وَالْفَرَعُ: أَوَّلُ النَّتَاجِ كَانُوا يَذْبَحُونَهُ لَطَوَاعِيهِمْ. وَالْعَتِيرَةُ فِي رَجَبٍ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں فرع اذنی کے اس پہلے بچے کو کہتے ہیں جسے بتوں کے لیے ذبح کیا جائے اور عتیرہ اس قربانی کو کہتے ہیں جس جو بتوں کے نام پر رجب میں کی جائے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ جو جانور اللہ کے نام کے علاوہ کسی اور کے نام پر ذبح کیا جائے حرام ہے جبکہ اللہ کے نام پر ذبح کیا گیا جانور حلال و طیب ہے جیسے بزرگوں کی نیاز و فاتحہ چالیسواں سوئم وغیرہ یہ سب رضائے الہی کے لیے کیا جاتا ہے اور اللہ نام لے کر اللہ ہی کے لیے ذبح کیا جاتا ہے اور مسلمانوں فقیر و غنی سب کو کھلایا جاتا ہے جس کی شریعت میں کہیں کوئی ممانعت نہیں۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
65- کتاب الذبائح والصيد  
ذبیحہ اور شکار کا بیان

## 1- باب التَّسْبِيَةِ عَلَى الصَّيْدِ

1912 - عَنْ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْبُعْرَاضِ، قَالَ: (مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْهُ، وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيدٌ). وَسَأَلْتُهُ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ فَقَالَ: (مَا أُمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ، فَإِنْ أَخَذَ الْكَلْبُ ذَكَاةً، وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَ كَلْبِكَ أَوْ كِلَابِكَ كَلْبًا غَيْرَهُ، فَخَشِيتُ أَنْ يَكُونَ أَخَذَهُ مَعَهُ، وَقَدْ قَتَلَهُ، فَلَا تَأْكُلْ، فَإِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْهُ عَلَى غَيْرِهِ).

## شکار پر بسم اللہ پڑھنا

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے اس شکار کے متعلق عرض کی جو نیزے کی ڈنڈی سے کیا جائے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر ڈنڈی کی نوک سے زخمی ہو تو کھالو اور اگر آڑا لگے تو اسے مت کھاؤ کہ وہ موقوفہ (قرآن کا حرام کردہ) ہے پھر میں نے کتے مارے ہوئے شکار کے متعلق عرض کی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جسے کتا تمہارے لیے روکے رکھے تو اسے کھاؤ کیونکہ کتے کا شکار کو پکڑنا شکار کو ذبح کرنا ہی ہے اور اگر اپنے کتے یا کتوں کے ساتھ اور کتا بھی موجود ہو اور تمہیں خدشہ ہو کہ دوسرے کتا بھی پکڑنے میں اس کے ساتھ رہا ہو اور اس نے مار ڈالا ہو تو اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنا کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتے پر نہیں۔

## کمان سے شکار

حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں عرض گزار ہوا یا نبی اللہ ﷺ میں اہل کتاب سے علاقے میں رہتا ہوں تو کیا ان کے برتنوں میں کھاپی سکتا ہوں اور میری رہائش شکار کی جگہ پر ہے اور میں وہاں کمان سے اور

## 2- باب: صَيْدِ الْقَوَيسِ

1913 - عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخَشَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّا بَارِضٌ قَوْمِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَفَنَأْكُلُ فِي آيَتِهِمْ؟ وَبَارِضٌ صَيْدُ أَصِيدُ بِقَوْسِي، وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلِّمٍ.

وَيَكْلَى الْمُعَلِّمُ، فَمَا يَصْلُحُ لِي قَالَ: (أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ: فَإِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا، وَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاعْسِدُوهَا وَكُلُوا فِيهَا، وَمَا صَدَّتْ بِقَوْسِكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ الْمُعَلِّمُ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ فَكُلْ، وَمَا صَدَّتْ بِكَلْبِكَ غَيْرَ مُعَلِّمٍ فَأَذْكُرْ ذَكَاتَهُ فَكُلْ).

### 3- باب الخذف والبندقية

1914 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغْفَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ رَأَى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَهُ: لَا تَخْذِفْ، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ، أَوْ كَانَ يَكْرَهُ الْخَذْفَ، وَقَالَ: (إِنَّهُ لَا يُصَادُ بِهِ صَيْدٌ وَلَا يُنْكَأُ بِهِ عَدُوٌّ، وَلَكِنَّهَا قَدْ تَكْسِرُ السِّنَّ، وَتَفْقَأُ الْعَيْنَ). ثُمَّ رَأَاهُ بَعْدَ ذَلِكَ يَخْذِفُ، فَقَالَ لَهُ: أَحَدَيْتُكَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ الْخَذْفِ أَوْ كَرِهَهُ الْخَذْفَ، وَأَنْتَ تَخْذِفُ لَا أَكَلِمَكَ كَذَا وَكَذَا.

### 4- باب: مَنْ اقْتَتَى كَلْبًا لَيْسَ

بِكَلْبٍ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ

1915 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

سداہائے اور بغیر سداہائے ہوئے کتے سے شکار کرتا ہوں تو میرے لیے کیا درست ہے۔ ارشاد فرمایا تم نے اہل کتاب کا ذکر کیا تو اگر ان کے برتنوں کے علاوہ اور برتن بھی مل جائیں تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ اور اگر نہ ملیں تو دھو کر ان ہی میں کھا لو اور شکار کرو تو اگر پہلے بسم اللہ پڑھ لی تو اسے کھاؤ اور جو تم نے سکھائے ہوئے کتے سے شکار کیا اور کتا چھوڑتے وقت بسم اللہ پڑھی تو اس شکار کو کھا لو جو تم نے بغیر سکھائے کتے سے شکار کیا تو اگر اسے ذبح کر سکو تو اسے بھی کھا لو۔

### انگلی سنگریزے اور غلیل سے مارنا

حضرت عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو انگلی سے سنگریزے مارتے دیکھا تو ارشاد فرمایا سنگریزے نہ مارو کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے سنگریزے مارنے کو منع فرمایا ہے کیونکہ اس سے نہ تو شکار ہو سکتا ہے نہ دشمن کو زخمی کیا جاسکتا ہے بلکہ اس سے یا تو دانٹ لوثا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے پھر اسے سنگریزے مارتے دیکھا تو فرمایا میں نے تمہیں رسول اللہ ﷺ کی طرف سے حدیث بتائی تھی کہ آپ ﷺ نے سنگریزے مارنے سے منع فرمایا ہے یا مکروہ ہے لیکن تم پھر بھی سنگریزے مارے جا رہے ہو اب میں تم سے کسی قسم کا کلام نہیں کروں گا۔

### جوشکار اور حفاظت کے

علاوہ کتا پالے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم



عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ اقْتَنَى كَلْبًا، لَيْسَ بِكَلْبٍ مَاشِيَةٍ أَوْ ضَارِيَةٍ، نَقَصَ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ عَمَلِهِ قِيرَاطَانِ).

ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو ایسا کتا پالے جو نہ مویشیوں کی حفاظت کے لیے ہو اور نہ ہی شکار کے لیے تو اس کے نامہ اعمال سے روزانہ دو قیراط ثواب کم ہوتا رہتا ہے۔

### 5- باب: الصَّيْدُ إِذَا غَابَ

عَنْهُ يَوْمَيْنِ أَوْ ثَلَاثَةٍ

1916 - حَدِيثُ عَبْدِ بْنِ حَاتِمٍ تَقْلَمَ

قَرِيبًا، وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: (...وَأَنْ رَمَيْتِ الصَّيْدَ فَوَجَدْتَهُ بَعْدَ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ، لَيْسَ بِهِ إِلَّا أَثَرُ سَهْمِكَ، فَكُلْ، وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ).

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کی حدیث ابھی گزری اس میں اتنا اضافہ ہے اگر تم شکار کو تیرا رو پھر شکار ایک دو روز بعد ملے اور اس کے جسم میں تمہارے تیر کے علاوہ اور کوئی نشان نہ ہو تو اسے کھاؤ اور اگر پانی میں پڑا ہو پاؤ تو اسے نہ کھاؤ۔

### مڈی کھانا

حضرت ابن ابی ادنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ وہ نبی کریم ﷺ کے ہمراہ چھ یا سات غزوات میں شریک تھے اور ہم آپ ﷺ کے ساتھ مڈی کھایا کرتے۔

### نحر اور ذبح کرنا

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں ہم مدینہ منورہ میں تھے تو ہم نے ایک گھوڑا ذبح کیا اور اسے کھایا۔

شکل بگاڑنے، باندھ کر نشانہ

لگانے اور تیر مارنا مکروہ ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا گزرا یہ لڑکوں کے پاس سے ہوا جو ایک مرغی کو باندھ کر اس پر تیر

### 6- باب: أَكُلُ الْجَرَادِ

1917 - عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ أَوْ سِتًّا، كُنَّا نَأْكُلُ مَعَهُ الْجَرَادَ.

### 7- باب: النَّحْرُ وَالذَّبْحُ

1918 - عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَتْ: نَحَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَرَسًا، وَنَحْنُ بِالْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ.

### 8- باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ الْمِثْلَةِ

وَالْمَصْبُورَةِ وَالْمُجَشَّمَةِ

1919 - عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ

مَرَّ بِنَفَرٍ نَصَبُوا دَجَاجَةً يَزُمُونَهَا، فَلَمَّا رَأَوْا

تَفَرَّقُوا، فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَنْ فَعَلَ هَذَا، إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَعَنَ مَنْ فَعَلَ هَذَا.

اندازی کر رہے تھے جب انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا تو ادھر ادھر ہو گئے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت فرمایا یہ کس نے کیا ہے؟ بے شک نبی کریم ﷺ نے ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

1920 - وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي رَوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ مَثَلَ بِالْحَيَوَانِ.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حیوان کے ناک کان وغیرہ کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔

### مرغی کا گوشت

### 9- باب: تَحْمُ الدَّجَاجِ

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو مرغی کا گوشت تناول فرماتے دیکھا ہے۔

1921 - عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْكُلُ دَجَاجًا.

### دانتوں سے پھاڑ کھانے

### 10- باب: أَكْلُ كُلِّ ذِي

### نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ

حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ہر دانتوں سے پھاڑ کھانے والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔

1922 - عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ.

### مشک

### 11- باب: الْمِسْكِ

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھے اور برے ہم نشین کی مثال مشک والے اور بھٹی دھونکنے والے جیسی ہے کیونکہ مشک والا یا تو بطور تحفہ تمہیں کچھ خوشبودے دے گا یا تم اس سے کچھ خرید لو گے ورنہ عمدہ خوشبو تو سونگھ ہی لو گے اور بھٹی دھونکنے والا یا تو تمہارے کپڑے جلا دے گا

1923 - عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوِّءِ كَمَثَلِ الْمِسْكِ وَتَالِخِ الْكَبِيرِ، فَتَحَامِلُ الْمِسْكَ: إِمَّا أَنْ يُحْذِيكَ، وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً، وَتَالِخِ الْكَبِيرِ: إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ، وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً).

ورنہ تمہیں سخت بدبو تو پہنچ ہی جائے گی۔

چہرے پر داغ یا نشان لگانا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے

چہرے پر ضرب لگانے سے منع فرمایا ہے۔

12- باب: الوَسْمُ وَالْعَلَمُ فِي الصُّورَةِ

1924 - عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ تُضْرَبَ الصُّورَةُ.



بسم الله الرحمن الرحيم  
66- کتاب الاضاحی  
قربانی کا بیان

قربانی کا کتنا گوشت  
کھائیں اور کتنا بچا رکھیں

حضرت سلمہ بن اکوع جیٹھ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو قربانی کرے تو تیسرے روز کی صبح اپنے گھر میں قربانی کا گوشت نہ رکھے۔ جب اگلا سال آیا تو صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہم پچھلے سال ہی کی طرح کریں ارشاد فرمایا کہ کھاؤ، کھلاؤ اور جمع بھی کر لو کیونکہ وہ سال لوگوں پر تنگی کا تھا تو میں نے ارادہ کیا تم اس سے لوگوں کی مدد کرو۔

حضرت عمر بن خطاب جیٹھ سے روایت ہے کہ انہوں نے خطبہ سے پہلے نماز عید پڑھائی پھر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا اے لوگو! بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان دنوں میدوں کے روز روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے ان میں ایک تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے اور دوسری عید تمہاری قربانیوں کا گوشت کھانے کا دن ہے۔

۱- باب: مَا يُؤْكَلُ مِنَ الْحَوْمِ  
الاضاحی وما يتزود منها

1925 - عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ ضَحَّى مِنْكُمْ فَلَا يُضْبَحُ بَعْدَ ثَالِثَةِ وَفِي بَيْتِهِ مِنْهُ شَيْءٌ). فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الْبُقَيْلُ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، نَفْعَلُ كَمَا فَعَلْنَا عَامَ النَّاحِضِ، قَالَ: (كُلُوا وَطَعِبُوا وَادْخِرُوا فَإِنَّ ذَلِكَ الْعَامَ كَانَ بِالنَّاسِ جَهْدٌ، فَأَرَدْتُ أَنْ تُعِينُوا فِيهَا).

1926 - عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّهُ صَلَّى الْعِيدَ يَوْمَ الْأُضْحَى قَبْلَ الْخُطْبَةِ، ثُمَّ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ عَنْ صِيَامِ هَذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ، أَمَّا أَحَدُهُمَا فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَيَوْمُ تَأْكُلُونَ فِيهِ مِنْ نُسُكِكُمْ

بسم الله الرحمن الرحيم  
67- کتاب الاشریة  
پینے والی چیزوں کا بیان

1- باب يَأْتِيهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِثْمًا الْخَمْرُ

وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنْصَابُ وَالْأَزْلَامُ

رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ

فَاجْتَنِبُوا لَعَلَّكُمْ تَفْلِحُونَ

1927 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا، ثُمَّ لَمْ يَتُبْ مِنْهَا، حُرِمَ فِي

الْآخِرَةِ).

1928 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (لَا يَزِيءُ الزَّانِي حِينَ

يَزِيءُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِينَ

يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ، وَلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِينَ

يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ).

1929 - وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ أُيْضًا: (وَلَا

يَنْتَهَبُ نَهْبَهُ ذَاتَ شَرَفٍ، يَرْفَعُ النَّاسُ إِلَيْهِ

أَبْصَارَهُمْ فِيهَا، حِينَ يَنْتَهَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ).

2- باب: الْخَمْرُ مِنَ الْعَسَلِ وَهُوَ الْبَيْتَعُ

1930 - عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

فرمان الہی: اے ایمان والو! بے شک

شراب اور جوا اور بت اور پانے

نا پاک ہی ہیں شیطان کا م تو

ان سے بچتے رہنا کہ تم فلاح پاؤ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا ”جس نے دنیا میں شراب پی اور اس سے توبہ نہ

کی تو وہ آخرت کی شراب سے محروم رہ جائے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم

ﷺ نے فرمایا زانی زنا کرتے وقت مومن نہیں ہوتا شرابی

شراب پینے وقت مومن نہیں ہوتا، چور چوری کرتے وقت مومن

نہیں ہوتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی ایک روایت میں یہ بھی

ہے کہ جب کوئی ڈاکہ ڈالے اور لوگ اسے ڈاکہ ڈالتے ہوئے

دیکھیں تو اس وقت وہ مومن نہیں ہوتا۔

بیع نامی شہد کی شراب

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ



قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْبَيْعِ وَهُوَ نَبِيذُ الْعَسَلِ، وَكَانَ أَهْلُ الْيَمَنِ يَشْرَبُونَهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (كُلُّ شَرَابٍ أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ).

رسول اللہ ﷺ سے بیع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو شہد کی نبیذ ہوتی ہے اور اہل یمن اسے پیتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر وہ شراب جو نشہ لائے حرام ہے۔

1931 - عَنْ أَبِي عَامِرٍ الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ، يَسْتَحِلُّونَ الْحِرَّ وَالْحَرِيرَ، وَالْخَمْرَ وَالْمَعَازِفَ، وَلَيَنْزِلَنَّ أَقْوَامٌ إِلَى جَنْبِ عِلْمٍ يَرْوَحُ عَلَيْهِمْ بِسَارِحَةٍ لَهُمْ، يَأْتِيهِمْ بِحَاجَةٍ فَيَقُولُونَ: اذْجِعْ إِلَيْنَا غَدًا. فَيَبْتِئُهُمُ اللَّهُ، وَيَضَعُ الْعِلْمَ، وَيَمَسُخُ آخِرِينَ قِرْدَةً وَخَنَازِيرًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ).

حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ضرور ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا، ریشم، شراب اور گانے باجے کو اپنے لیے حلال کر لیں گے اور پہاڑ کے دامن میں کچھ لوگ ایسے رہتے ہوں گے کہ جب شام کو اپنا ریوڑ لے کر پیشیں گے اور ان کے پاس کوئی مسکین اپنی حاجت لے کر آئے گا تو وہ اس سے کہیں گے کل ہمارے پاس آنا پس رات کو اللہ عزوجل ان پر پہاڑ گرا کر ان کو ہلاک کر دے گا اور جو رہ جائیں گے ان کو مسخ کر کے بندر اور اور خنزیر بنادے گا پھر وہ قیامت تک اسی حال پر رہیں گے۔

برتنوں اور پیالوں میں نبیذ بنانا

حضرت ابو اسید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دعوت ولیمہ دی۔ ان کی بیوی جو دلہن تھیں میزبان کی فرائض انجام دے رہی تھیں انہوں نے پوچھا آپ جانتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیا چیز پلائی ہے؟ میں نے ایک پیالے میں رات کے وقت آپ کے لیے چند کھجوریں بھگو دی تھیں۔

3- باب الإِنْتِبَازِ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالشُّورِ

1932 - عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّهُ دَعَا النَّبِيَّ ﷺ فِي عُرْسِهِ، فَكَانَتْ أُمْرَأَتُهُ خَادِمَتُهُمْ، وَهِيَ الْعَرُوسُ. قَالَتْ: أَتَذَرُونِ مَا سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ أَنْقَعْتُ لَهُ تَمْرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فِي ثَوْرٍ.

شراب کے برتنوں کی ممانعت کے بعد نبی کریم ﷺ

کی طرف سے ان کی اجازت دینے کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے

4- باب: تَرْخِيسِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْأَوْعِيَةِ وَالظُّرُوفِ بَعْدَ النَّهْيِ

1933 - عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

فرمایا کہ جب نبی کریم ﷺ نے شراب کے برتنوں سے منع فرمایا تو آپ نے عرض کیا گیا کہ ہر شخص کو برتن مہیا نہیں تو آپ نے راکھ لگے ہوئے برتنوں کے سوا باقی برتنوں کی اجازت مرحمت فرمادی۔

کچی اور پکی کھجوروں کا شیرہ اگر نشہ لائے تو نہ ملایا جائے اور دونوں کو ملا کر عرق نہ بنایا جائے

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے پکی اور ادھ کچی کھجوروں نیز پکی کھجوروں اور منقہ کے شیرہ کو ملانے سے منع فرمایا ہے پس ان میں سے ہر ایک کے شیرہ کو علیحدہ رکھا جائے۔

دودھ پینے کا بیان اور فرمان الہی ”گو برا اور خون کے بیچ میں سے خالص دودھ گلے سے اترتا پینے والوں کے لیے

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ انصار سے ابو حمید نامی ایک شخص تنقیع سے آیا اور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن میں دودھ پیش کیا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسے ڈھانپا کیوں نہیں؟ خواہ ایک لمڑی ہی اوپر رکھ لیتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین صدقہ ایسی اونٹنی یا ایسی بکری دینا ہے جو صبح و شام دودھ کا برتن بھر دے۔

عَنْهُمَا قَالَ: لَمَّا نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنِ الْأَسْقِيَةِ، قِيلَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: لَيْسَ كُلُّ النَّاسِ يَجِدُ سِقَاءً، فَرَخَّصَ لَهُمْ فِي الْحِجْرِ غَيْرَ الْمُرَقَّتِ.

5- باب: مَنْ رَأَى أَنْ لَا يَخْلُطَ الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ إِذَا كَانَ مُسْكِرًا، وَأَنْ لَا يَجْعَلَ إِذَا مَيَّنَ فِي إِدَامٍ

1934 - عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّهْوِ، وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيبِ، وَلَيُنْبَذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلَى حِدَةٍ.

6- باب: شُرْبُ اللَّبَنِ وَقَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: {مَنْ بَيَّنْ فَرِيثٌ وَدَمٍ}

1935 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَ أَبُو مُحَمَّدٍ بِقَدَحٍ مِنْ لَبَنِ مِنَ النَّقِيعِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (أَلَا تَخَرَّتْهُ وَلَوْ أَنْ تَعْرِضَ عَلَيْهِ عُوْدًا).

1936 - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (نِعَمَ الصَّدَقَةُ اللَّيْقَةُ الصَّغِيءُ مِنْحَةً، وَالشَّاةُ الصَّغِيءُ مِنْحَةً، تَغْدُو بِإِنَاءٍ، وَتَرْوَحُ بِآخَرٍ).

## 7- باب: شَرِبَ اللَّبَنَ بِالنَّاءِ.

1937 - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ  
الْأَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَهُ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ:  
إِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ هَذِهِ اللَّيْلَةَ فِي شَنَةِ،  
وَالْأُخْرَى (كَرَعْنَا). قَالَ: وَالرَّجُلُ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِي  
حَائِطِهِ، قَالَ: فَقَالَ الرَّجُلُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ  
عِنْدِي مَاءٌ بَاتِثٌ، فَأَنْطَلِقُ إِلَى الْعَرِيشِ، قَالَ:  
فَأَنْطَلِقْ بِهِمَا، فَسَكَبَ فِي قَدَحٍ، ثُمَّ حَلَبَ  
عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ لَهُ، فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ  
شَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ مَعَهُ.

## دودھ میں پانی ملا کر پینا

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک انصاری کے پاس تشریف لے گئے آپ کے ساتھ ایک صاحب اور تھے پس نبی کریم ﷺ نے انصاری سے فرمایا کہ اگر تمہارے پاس رات کا باسی پانی ہے تو ہمیں پلاؤ ورنہ ہم کسی اور جگہ باسی پانی پی لیں گے راوی کا بیان ہے کہ وہ شخص اپنے باغ کو پانی دے رہا تھا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس باسی پانی موجود ہے آپ جھونپڑی کی طرف تشریف لے چلیں راوی کا بیان ہے وہ دونوں کو لے گئے پھر ایک پیالے میں پانی ڈال کر اوپر سے اس میں بکری کا دودھ دھویا تو رسول اللہ ﷺ نے اسے نوش فرمایا پھر جو آپ کے ساتھ تھے انہوں نے پیا۔

## 8- باب: الشَّرْبُ قَائِمًا

1938 - عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ أَتَى عَلَى بَابِ الرَّحْبَةِ بِمَاءٍ فَشَرِبَ قَائِمًا، فَقَالَ: إِنَّ نَاسًا يَكْرَهُ أَحَدَهُمْ أَنْ يَشْرَبَ وَهُوَ قَائِمٌ، وَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَعَلَّ كَمَا رَأَيْتُمُونِي فَعَلْتُ.

## کھڑے ہو کر پینا

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ باب الرحبہ پر پانی لے کر آئے اور کھڑے ہو کر پانی پیا پھر فرمانے لگے بعض لوگ اسے مکروہ سمجھتے ہیں حالانکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو اس طرح پیتے ہوئے دیکھا ہے جس طرح تم نے مجھے دیکھا ہے۔

1939 - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: شَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ قَائِمًا مِنْ زَمْزَمَ.

## 9. باب: اخْتِنَاثُ الْأُسْقِيَةِ

1940. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اخْتِنَاثِ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ نبی کریم ﷺ نے آب زم زم کھڑے ہو کر پیا۔

## مشک کا منہ کھول کر پانی پینا

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے منع

الْأَسْقِيَّةَ. يَعْنِي الشَّرْبَ مِنْ أَفْوَاهِهَا.

1941. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ الشَّرْبِ مِنْ فَمِ الْقِرْبَةِ أَوْ السِّقَاءِ وَأَنْ يَمْنَعَ جَارَةٌ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِي دَارِهِ.

10. بَابُ: النَّهْيِ عَنِ التَّنَفُّسِ فِي الْإِنَاءِ

1942. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَنَفَّسُ فَلَا تَأْكُلُ.

11. بَابُ: آيَةِ الْفِضَّةِ

1943. عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ

وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الَّذِي يَشْرَبُ فِي آيَةِ الْفِضَّةِ إِنَّمَا يُخْرِجُ فِي بَطْنِهِ نَارَ جَهَنَّمَ).

12. بَابُ: الشَّرْبِ فِي الْأَقْدَاجِ

1944. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: جَاءَ النَّبِيُّ ﷺ سَقِيفَةَ بَنِي سَاعِدَةَ فَقَالَ: (اسْقِينَا يَا سَهْلُ). فَخَرَجْتُ لَهُمْ بِهَذَا الْقَدَاجِ فَأَسْقَيْتُهُمْ فِيهِ. قَالَ الرَّاوي: فَأَخْرَجَ لَنَا سَهْلٌ ذَلِكَ الْقَدَاجَ فَشَرِبْنَا مِنْهُ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَوْحَبَهُ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ بَعْدَ ذَلِكَ فَوَحَّيَهُ لَهُ.

1945. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، أَنَّهُ كَانَ عِنْدَهُ قَدَاجُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: لَقَدْ

فرمایا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مشکیزے اور مشک کے ساتھ منہ کر پانی پینے سے منع فرمایا اور اس بات سے بھی منع فرمایا کہ کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کیل نہ گاڑنے دے۔

برتن کے اندر سانس لینے کی ممانعت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ برتن سے پانی پیتے وقت تین بار سانس لیا کرتے تھے۔

چاندی کا برتن

حضرت ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو چاندی کے برتن سے پینے وہ اپنے پیٹ میں دوزخ کی آگ بھرتا ہے۔

پیالوں میں پینا

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سقیفہ بنی ساعدہ میں تشریف لائے پھر آپ نے فرمایا اے سہل ہمیں پانی تو پلاؤ کہ میں ان کے لیے یہ پیالہ لایا اور میں نے اس میں انہیں پانی پلایا پھر حضرت سہل وہی پیالہ ہمارے لیے لاتے اور ہم نے بھی اس سے پیا پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے درخواست کی کہ یہ پیالہ انہیں ہبہ کر دیا جائے چنانچہ انہیں ہبہ کر دیا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس نبی کریم ﷺ کا مبارک پیالہ تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے

سَقَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فِي هَذَا الْقَدَحِ أَكْثَرَ  
 مِنْ كَذَا وَكَذَا. قَالَ: وَكَانَ فِيهِ حَلَقَةٌ مِنْ  
 حَدِيدٍ فَأَرَادَ النَّاسُ أَنْ يَجْعَلَ مَكَانَهَا حَلَقَةٌ مِنْ  
 ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ. فَقَالَ لَهُ أَبُو طَلْحَةَ: لَا تُغَيِّرَنَّ  
 شَيْئًا صَنَعَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَتَرَكَهُ.

رسول اللہ ﷺ کو اسی پیالے سے بہت مدت تک پانی پلایا ہے  
 اسی پیالے میں لوہے کا ایک کڑا بھی تھا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے چاہا  
 کہ اس لوہے کے کڑے کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا ڈالوا دیں  
 تب حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ان سے فرمایا کہ جس چیز کو رسول اللہ  
 ﷺ نے بنایا ہے اس کو تبدیل کرنے کی خود بھی کوشش نہ کرو  
 چنانچہ انہوں نے ارادہ ترک کر دیا۔





بسم الله الرحمن الرحيم  
68- کتاب المرضی  
مریضوں کا بیان

مرض کا کفارہ ہونا

1. باب مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الْمَرَضِ

1946. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ، حَتَّى الشُّوْكَةُ يُشَاكَّهَا، إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهَا).

1947. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الْحَامَةِ مِنَ الزَّرْعِ، مِنْ حَيْثُ أَتَتْهَا الرِّيحُ كَفَّأَتْهَا، فَإِذَا اعْتَدَلَتْ تَكَفَّأَ بِالْبَلَاءِ وَالْفَاجِرُ كَالْأُرْزَةِ صَمَاءً مُعْتَدِلَةً، يَقْصِبُهَا اللَّهُ إِذَا شَاءَ).

1948. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَنْ يُرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُصِبْ مِنْهُ).

2. باب شِدَّةِ الْمَرَضِ

1949. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَشَدَّ عَلَيْهِ الْوَجَعُ مِنْ

حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما۔

روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمان کو پہنچنے والا کوئی دکھ، تکلیف، غم، ملال، اذیت ایسی نہیں یہاں تک کہ اگر اس کے پاؤں میں کانٹا بھی چبھتا ہے تو اللہ عزوجل اس کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مومن کی مثال کھیتی

کے پودوں جیسی ہے جب ہوا آتی ہے تو اسے ایک جانب جھکا دیتی ہے اور جب ہوا رک جاتی ہے تو پودا سیدھا ہو جاتا ہے اور فاجر کی مثال صنوبر کے درخت جیسی ہے جو اکڑ کر سیدھا کھڑا دیتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل چاہتا ہے تو اسے اکھاڑ پھینکتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے ساتھ اللہ عزوجل بھلائی کا ارادہ فرمائے تو اسے مصیبت میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بیماری کی شدت

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا:

”میں نے بیماری کی شدت رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسی پر نہیں

1950. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَرَضِهِ وَهُوَ يُوعَكُ وَعُكًا شَدِيدًا، وَقُلْتُ: إِنَّكَ لَتُوعَكُ وَعُكًا شَدِيدًا، قُلْتُ: إِنَّ ذَلِكَ بِأَنَّ لَكَ أَجْرَيْنِ، قَالَ: (أَجَلَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى إِلَّا حَافَّتْ لَهُ أَلْفُ حَافَّةٍ مَخْطُومَةٍ كَمَا تَحْتَاطُ وَرَقَى الشَّجَرُ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سخت بخار میں مبتلا تھے میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ آپ کو تو بہت سخت بخار ہے شاید اس وجہ سے کہ آپ کے لیے دو گنا اجر ہے فرمایا ہاں بے شک کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اسے تکلیف پہنچے تو اللہ عزوجل اس کے گناہ جہاز دے جیسے درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

### ریاحی مرگی کی فضیلت

### 3. باب فَضْلِ مَنْ يُضْرَعُ مِنَ الرِّيحِ

1951. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لِبَعْضِ

أَصْحَابِهِ: أَلَا أُرِيكَ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: بَلَى، قَالَ: هَذِهِ الْمَرْأَةُ السُّودَاءُ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: إِنِّي أُضْرَعُ وَإِنِّي أَتَكَشَّفُ فَأَدْعُ اللَّهَ لِي، قَالَ: (إِنْ شِئْتَ صَبْرِي وَلَكَ الْجَنَّةُ وَإِنْ شِئْتَ دَعَوْتُ اللَّهَ أَنْ يُعَافِيَكَ). فَقَالَتْ: إِنِّي أَضِيرُ. فَقَالَتْ: إِنِّي أَتَكَشَّفُ فَأَدْعُ اللَّهَ أَنْ لَا أَتَكَشَّفَ فَدَعَا لَهَا.

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے بعض صحابہ سے فرمایا کیا میں تمہیں جنتی عورت نہ دکھاؤں؟ انہوں نے کہا ضرور دکھائیں، فرمانے لگے کہ یہ کالی عورت نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض گزار ہوئی کہ مجھے مرگی ہوتی ہے اور میرا ستر اس حالت میں کھل جاتا ہے تو آپ اللہ عزوجل سے دعا کیجئے آپ نے فرمایا اگر تم چاہو تو صبر کرو تمہیں جنت ملے گی اور اگر تم چاہو تو میں تمہارے لیے دعا کر دوں کہ وہ تمہیں اس مرض سے عافیت دے؟ وہ عورت عرض گزار ہوئی کہ میرا ستر کھل جاتا ہے تو اللہ عزوجل سے دعا کیجئے کہ میرا ستر نہ کھلے تو آپ نے اس کے لیے دعا کر دی۔

### مینائی جانے کی فضیلت

### 4. باب: فَضْلُ مَنْ ذَهَبَ بَصَرُهُ

1952. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ: إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے جب میں ایسے کسی بندے کو دو پیاری چیزوں کے ذریعے آزماتا ہوں یعنی

فَصَبَرَ عَوَّضُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ. يُرِيدُ: عَلَيْهِ.

دونوں آنکھیں لے لیتا ہوں تو ان کے بدلے اسے جنت عطا کرتا ہوں۔

### 5. بَابُ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

1953. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

جَاءَ بِي النَّبِيُّ يَعُودُنِي، لَيْسَ بَرَاكِبٍ بَعْلٍ وَلَا يَزْدُونِ.

### مریض کی عبادت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا "نبی کریم ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے لیکن آپ خمر پر سوار تھے نہ گھوڑے پر۔

### 6. بَابُ مَا رَخَّصَ لِلْمَرِيضِ أَنْ يَقُولَ

إِنِّي وَجَعٌ أَوْ وَارَأْسَاهُ أَوْ اشْتَدَّ بِي الْوَجَعُ وَقَوْلُ أَيُّوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: (أَيُّ مَسْنِي الضُّرِّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

مریض کا کہنا کہ مجھے تکلیف ہے

حضرت ایوب علیہ السلام نے فرمایا مجھے

تکلیف لاحق ہے اور تو سب سے

بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

1954. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا

قَالَتْ: وَارَأْسَاهُ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (ذَاكَ لَوْ كَانَ وَأَنَا حَيٌّ، فَأَسْتَغْفِرُ لَكَ وَأَدْعُو لَكَ). فَقَالَتْ عَائِشَةُ: وَالْكُلْيَاةُ، وَاللَّهُ إِنِّي لَا ظَنُّكَ تُحِبُّ مَوْتِي، وَلَوْ كَانَ ذَلِكَ، لَظَلِمْتَ آخِرَ يَوْمِكَ مُعَرِّسًا بِبَعْضِ أَرْوَاحِكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (بَلْ أَنَا وَارَأْسَاهُ لَقَدْ هَمَمْتُ، أَوْ أَرَدْتُ أَنْ أُرْسِلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ وَابْنِهِ، وَأَعْهَدَ أَنْ يَقُولَ الْقَائِلُونَ، أَوْ يَتِمَّنِي الْمُتَمَنُّونَ، ثُمَّ قُلْتُ: يَا بِي اللَّهُ وَيَدْفَعُ الْمُؤْمِنُونَ، أَوْ يَدْفَعُ اللَّهُ وَيَأْتِي الْمُؤْمِنُونَ).

حضرت عائشہ صدیقہ جنتی سے روایت ہے انہوں نے ہائے سر درد فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر اسی درد سے میری زندگی ہی میں ایسا ہو جاتا (یعنی زندگی کا خاتمہ) تو میں تمہارے لیے دعا مغفرت کرتا اور خوب دعا کرتا حضرت بی بی عائشہ عرض گزار ہوئیں ہائے افسوس اللہ عزوجل کی قسم شاید آپ میری موت چاہتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو آپ دوسرے دن اپنی کسی دوسری بیوی کے پاس وقت گزاریں گے تو اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ بات برگز نہیں بلکہ میں تو خود اس کے درد میں مبتلا ہوں اور یہ ارادہ کر رہا ہوں کہ ابو بکر اور ان کے صاحبزادے کو بلاؤں اور ان سے خلافت کا عہد لے لوں تاکہ اس کے بعد کوئی کہنے والا کہہ نہ سکے اور کوئی تمنا رکھنے والا تمنا نہ رکھ سکے پھر میں نے کہا اللہ عزوجل اس کے خلاف نہیں چاہتا اور نہ مسلمان کسی دوسرے کی خلافت منظور کریں گے۔

## 7. باب تَمَيُّي الْمَرِيضِ الْمَوْتِ

1955. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ لِيُضْرَ أَصَابُهُ، فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَاعِلًا فَلْيَقُلْ: اللَّهُمَّ أَحْيِي مَا كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي، وَتَوَفِّي مَا كَانَتْ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِي).

1956. عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ

اُكْتُوِي سَبْعَ كِتَابَاتٍ، فَقَالَ: إِنَّ أَصْحَابَنَا الَّذِينَ سَلَفُوا مَضَوْا وَلَمْ تَنْقُضْهُمْ الدُّنْيَا، وَإِنَّا أَصْبْنَا مَا لَا نَجِدُ لَهُ مَوْضِعًا إِلَّا التُّرَابَ، وَلَوْلَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَاَنَا أَنْ نَدْعُو بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِهِ.

1957. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَنْ يُدْخَلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ). قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ: (لَا، وَلَا أَنَا إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِفَضْلٍ وَرَحْمَةٍ، فَسُدُّوا وَقَارَهُوا، وَلَا يَتَمَنَّيَنَّ أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ: إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يُزَادَ خَيْرًا، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعْتَبَ).

## 8. باب: دُعَاءُ الْعَائِدِ لِلْمَرِيضِ

1958. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

## مریض کا موت کی تمنا کرنا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کوئی شخص تکلیف کے باعث موت کی تمنا نہ کرے اور اگر ایسا کرنا ہی پڑ جائے تو یوں کہے اسے اللہ عزوجل مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک میری زندگی میں بھلائی ہے اور مجھے اس وقت موت دے جب میرے لیے موت میں بھلائی ہے۔

حضرت خباب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سات داغ لگوائے تھے پھر انہوں نے فرمایا ہمارے جو ساتھی دنیا سے کوچ کر گئے دنیا نے ان کے اجر و ثواب سے کچھ بھی نہ گھٹایا اور ہم نے مال پایا ہے جس کو خرچ کرنے کے لیے مٹی کے سوا اور کوئی جگہ نہیں اور اگر نبی کریم ﷺ نے ہمیں موت کی آرزو کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں ضرور اپنے لیے موت کی دعا کرتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ کسی شخص کا عمل اس کو جنت میں داخل نہیں کر سکے گا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ کا بھی؟ فرمایا نہیں میرا بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و رحمت سے ڈھانپ لے لہذا تم اخلاص کے ساتھ عمل کرو اور میانہ روی رکھو اور تم میں سے کوئی موت کی آرزو نہ کرے اگرچہ نیک ہی ہو کہ اس کی نیکیوں میں اضافہ ہوگا اور اگرچہ گناہ گار ہو کہ شاید تو بہ نصیب ہو جائے۔

## عیادت کرنے والے کا مریض کے لیے دعا کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، كَانَ إِذَا أَتَى مَرِيضًا أَوْ أَتَى بِهِ  
إِلَيْهِ، قَالَ: (أَذْهَبِ الْبَاسَ رَبِّ النَّاسِ،  
اشْفِ وَأَنْتَ الشَّافِي، لَا شِفَاءَ إِلَّا بِشِفَاؤِكَ،  
شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا).

جب کسی مریض کے پاس تشریف لے جاتے یا کسی مریض کو  
آپ ﷺ کی خدمت میں لایا جاتا تو دعا فرماتے "اے اللہ!  
کے رب عزوجل تکلیف کو دور فرما دے شفا عطا فرما اور تو شفا  
دینے والا ہے۔ شفا نہیں مگر تیری شفا۔ ایسی شفا عطا فرما، جو  
بیماری کا نشان نہ چھوڑے۔"





بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
69- کتاب الطب  
طب کا بیان

اللہ نے جو بیماری نازل فرمائی  
اس کی شفا بھی نازل فرمائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری نازل فرمائی اس کی شفا بھی نازل فرمائی۔

شفا تین چیزوں میں ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا شفا تین چیزوں میں ہے، شہد پینے میں، پچھنے لگوانے میں اور آگ سے داغنے میں لیکن میں اپنی امت کو داغنے سے منع کرتا ہوں۔

شہد سے علاج اور فرمان الہی ”اس میں  
لوگوں کے لیے شفا ہے“

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض گزار ہوا کہ میرے بھائی کے پیٹ میں درد ہے پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا تو ارشاد فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ پھر (سہ بارہ) حاضر خدمت ہوا

1. باب: مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً

1959. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا أَنْزَلَ اللَّهُ دَاءً إِلَّا أَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً).

2. باب: الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثٍ

1960. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الشِّفَاءُ فِي ثَلَاثَةٍ: شَرْبَةِ عَسَلٍ، وَشَرْطَةِ مَحْجَمٍ، وَكَيْتَةِ نَارٍ، وَأَنْتَهَى أُمَّيَ عَنِ الْكَيْ).

3. باب: الدَّوَاءُ بِالْعَسَلِ وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {فِيهِ شِفَاءٌ لِلنَّاسِ}

1961. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَخِي يَشْتَكِي بَطْنَهُ. فَقَالَ: (اسْقِهِ عَسَلًا). ثُمَّ أَتَى الْغَايَةَ، فَقَالَ: (اسْقِهِ عَسَلًا). ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: (اسْقِهِ عَسَلًا). ثُمَّ أَتَاهُ فَقَالَ: فَعَلْتُ، فَقَالَ: (صَدَقَ

اللَّهُ، وَكَذَبَ بَطْنُ أَخِيكَ اسْفِهَ عَسَلًا).  
فَسَقَاهُ فَبَرَأَ.

اور عرض گزار ہوا ارشاد فرمایا اسے شہد پلاؤ پھر حاضری نہ دے  
ہوا اور عرض گزار ہوا میں نے عمل کیا تو ارشاد فرمایا اللہ ہی ہے  
تیرے بھائی کا پیٹ ہی جھوٹا ہے اسے شہد پلا دو  
نے پلا یا تو وہ صحت یاب ہو گیا۔

کلونجی (کالے دانے)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں  
نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ یہ کلونجی سام کے علاوہ  
بیماری کا علاج ہے میں نے عرض کی سام کیا چیز ہے ارشاد فرمایا  
موت۔

ناک میں قسط ہندی

اور بحری کا ڈالنا

حضرت ام قیس بنت محسن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ تمہارے  
لیے عود ہندی کا استعمال ضروری ہے اور یہ سات بیماریوں میں  
مفید ہے حلق کے درم (خناق) میں سگھائی جاتی ہے اور ذات  
الجنب (نموینہ) میں چبائی جاتی ہے۔ باقی حدیث پہلے گزر چکی  
ہے۔

بیماری کے سبب چھپنے لگوانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
پچھنا لگوا یا اور حضرت ابو طیبہ نے اس خدمت کی سعادت  
حاصل کی یہ حدیث پہلے گزر چکی مگر اس میں اتنا اضافہ ہے رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھپنے لگوانا اور قسط بحری کا استعمال  
بہترین ہے اور اپنے بچوں کو تالو دبا کر اذیت نہ دو بلکہ قسط کو

4. بَابُ الْحَبَّةِ السَّوْدَاءِ

1962. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ هَذِهِ الْحَبَّةَ  
السَّوْدَاءَ شِفَاءٌ مِنْ كُلِّ دَاءٍ إِلَّا مِنَ السَّامِ).  
قُلْتُ: وَمَا السَّامُ؟ قَالَ: (الْمَوْتُ).

5. بَابُ: السَّعُوطِ بِالقُسْطِ

الْهِنْدِيِّ وَالْبَحْرِيِّ

1963. عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مَحْصَنٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ:  
(عَلَيْكُمْ بِهَذَا الْعُودِ الْهِنْدِيِّ، فَإِنَّ فِيهِ سَبْعَةَ  
أَشْفِيَةٍ. يُسْتَعْطَى بِهِ مِنَ الْعُذْرَةِ، وَيُلْدَى بِهِ مِنَ  
ذَاتِ الْجَنْبِ). وَبَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ.

6. بَابُ: الْحِجَامَةِ مِنَ الدَّاءِ

1964. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: حَدِيثٌ

اِحْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ حَجْمَهُ أَبُو طَيْبَةَ تَقَدَّمَ.  
وَقَالَ هُنَا فِي آخِرِهِ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:  
(إِنَّ أَمْثَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ وَالْقُسْطُ  
الْبَحْرِيُّ). وَقَالَ: (لَا تُعَذِّبُوا صِبْيَانَكُمْ

بِالْعَمْرِ مِنَ الْعُنْدَةِ وَعَلَيْكُمْ بِالْقُسْطِ).

7. باب: مَنْ لَمْ يَزِقْ

1965. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (عُرِضَتْ عَلَى الْأُمَمِ  
فَجَعَلَ النَّبِيُّ وَالنَّبِيَّانِ يَمْشُونَ مَعَهُمُ الرِّهْطُ،  
وَالنَّبِيُّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ حَتَّى رُفِعَ لِي سَوَادٌ  
عَظِيمٌ، قُلْتُ: مَا هَذَا؟ أُمِّي هَذِهِ قِيلَ: هَذَا  
مُوسَى وَقَوْمُهُ، قِيلَ: انْظُرْ إِلَى الْأَفْقِ، فَإِذَا  
سَوَادٌ يَمْلَأُ الْأَفْقَ، ثُمَّ قِيلَ لِي: انْظُرْ هَاهُنَا  
وَمَا هُنَا فِي آفَاقِ السَّمَاءِ، فَإِذَا سَوَادٌ قَدْ مَلَأَ  
الْأَفْقَ، قِيلَ: هَذِهِ أُمَّتُكَ، وَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ  
هَؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا يَغْيِرُ حِسَابُ)، ثُمَّ دَخَلَ  
وَلَمْ يُبَيِّنْ لَهُمْ، فَأَفَاضَ الْقَوْمُ، وَقَالُوا: نَحْنُ  
الَّذِينَ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاتَّبَعْنَا رَسُولَهُ، فَتَحَنُّ هُمْ،  
أَوْ أَوْلَادُنَا الَّذِينَ وَلِدُوا فِي الْإِسْلَامِ، فَإِنَّا  
وُلِدْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، فَبَلَغَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَرَجَ  
فَقَالَ: (هُمْ الَّذِينَ لَا يَسْتَرْقُونَ، وَلَا  
يَتَطَيَّرُونَ، وَلَا يَكْتُبُونَ، وَعَلَى رَبِّهِمْ  
يَتَوَكَّلُونَ). فَقَالَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ: أَمِنْهُمْ  
أَنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (نَعَمْ). فَقَامَ آخِرُ  
فَقَالَ: أَمِنْهُمْ أَنَا؟ قَالَ: (سَبَقَكَ عُكَّاشَةُ).

ضرور استعمال کیا کرو۔

جو منتر نہ کرے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر امتیں پیش کی گئیں  
اور ایک ایک کر کے نبی ﷺ گزرنے لگے جن کے ساتھ  
لوگوں کی جماعت تھی اور ایک نبی ﷺ ایسے تھے کہ ان کے  
ساتھ کوئی شخص نہ تھا حتیٰ کہ ایک بہت بڑی جماعت مجھے دکھائی  
گئی میں نے کہا یہ کس کی امت ہے یہ میری امت ہے تو کہا گیا  
یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم ہیں پھر کہا گیا افق کی جانب  
دیکھئے تو لوگوں کی کثیر جماعت دکھائی دی جس نے افق کو بھر  
دیا تھا کہا گیا یہ آپ کی امت ہے اور ان میں سے ستر ہزار بغیر  
حساب کے جنت میں داخل کیے جائیں گے پھر آپ ﷺ اپنے  
حجرہ مبارکہ میں داخل ہو گئے اور لوگوں پر ظاہر نہ فرمایا کہ وہ  
کون لوگ ہوں گے چنانچہ لوگ کہنے لگے ہم اللہ پر ایمان لائے  
اور اس کے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی اس لیے وہ ہم ہی  
ہوں گے یا پھر ہماری اولاد ہے جو حالت اسلام میں پیدا ہوئے  
جبکہ ہم زمانہ شرک میں پیدا ہوئے۔ یہ بات نبی کریم ﷺ  
تک پہنچی تو آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور ارشاد فرمایا وہ  
ایسے لوگ ہیں جو نہ بدشگون لیں نہ منتر کریں نہ داغ لگوائیں  
بلکہ اپنے رب پر بھروسہ کریں پھر عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہ عرض  
گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ کیا میں بھی ان لوگوں میں سے  
ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں پھر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہوا  
اور عرض گزار ہوا کیا میں بھی ان میں سے ہوں تو ارشاد فرمایا

عکاشہ تم پر سبقت لے چکے۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ حضور دانا نے غیوب علیہ السلام نے صرف اپنی نہیں بلکہ تمام انبیاء کرام بہتر کی امتوں کو دیکھ چکے ہیں اور آپ ﷺ کو گواہ بنایا گیا ہے کہ یہ اعزاز کسی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ﷺ فرداً ہر ایک کے انجام سے باخبر ہیں کہ کون کس حالت میں مرے گا اور کس طرح جنت و دوزخ میں داخل ہوگا اسی ہے حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ بشارت عطا فرمائی کہ وہ ان لوگوں میں شامل ہیں جو بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے۔

### مرض جزام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا، چھوت لگانا، بد شکونی لینا، الوکا منحوس ہونا، پیٹ کی بیماری کا لگنا، جاہلانہ تصور ہے۔ اور جزام والے سے یوں بھاگ جیسے شیر سے بھاگتا ہے۔

### صفر کچھ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک روایت میں ہے کہ ایک اعرابی عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میرے اونٹوں کا یہ حال ہے وہ ریت میں ہرنوں کی طرح ڈوڑتے ہیں پھر ان میں ایک خارش اونٹ دوسرے اونٹوں میں داخل ہو کر انہیں بھی خارش بنا دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا پھر پہلے اونٹ کو کس نے خارش بنایا تھا۔

### نمونہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری کے گھر والوں کو زہریلے جانوروں کے کالے اور کان کے درد میں دم کرنے کی اجازت فرمائی۔<sup>(۱)</sup> حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے نمونہ کے سبب رسول اللہ ﷺ کی حیات مبارکہ میں داغ

### 8. باب: الجذام

1966. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا عَذْوَى وَلَا طَيْرَةَ، وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ، وَفِرَّ مِنَ الْمَجْدُومِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْأَسَدِ).

### 9. باب: لَا صَفَرَ

1967. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي رَوَايَةٍ.

قَالَ: قَالَ أَعْرَابِيٌّ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَا بَالُ إِبِلٍ تَكُونُ فِي الرَّمْلِ كَأَنَّهَا الطِّبَاءُ فَيَأْتِي الْبَعِيرُ الْأَجْرَبُ فَيَدْخُلُ بَيْنَهَا فَيُجْرِبُهَا. فَقَالَ: (مَنْ أَعْدَى الْأَوَّلِ).

### 10. باب: ذَاتِ الْجَنْبِ

1968. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: أَذِنَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَهْلِ بَيْتٍ مِنَ الْأَنْصَارِ أَنْ يَرْقُوا مِنَ الْحُمَةِ وَالْأَذْنِ. قَالَ أَنَسٌ: كُوَيْتُ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ، وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَيٌّ، وَشَهِدَنِي أَبُو طَلْحَةَ وَأَنَسُ بْنُ

النَّظَرُ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَأَبُو طَلْحَةَ كَوَالِي.

لکھو یا تھا اس وقت حضرت ابو طلحہ، انس بن نصر اور حضرت زید بن ثابت جیٹا بھی موجود تھے اور حضرت ابو طلحہ جیٹا نے نکتہ داغ لگایا تھا۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ کسی بیماری یا معیبت کو دور کرنے کے لیے دم کروانا سنت سے ثابت ہے لہذا ان چیزوں پر شرک وناہار کا لڑی لگانا محض جہالت ہے۔

11. بَابُ: الْحُمَى مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ

1969. عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَتَتْهَا كَالِفٌ إِذَا أَتَيْتُ بِالسَّرَّاءِ قَدْ حُمِفَتْ قَدْ غَوَّ لَهَا، أَخَذَتِ الْمَاءَ فَصَبَّتْهُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ جَنْبَيْهَا. قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْمُرُنَا أَنْ نَلْبِسَ بِالسَّرَّاءِ.

بخار جہنم کی گرمی سے ہے

حضرت اسماء بنت ابی بکر جیٹا سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس کوئی بخار والی عورت دھا کر دانے کے لیے ملائی جاتی تو آپ جیٹا اس کے گریبان میں پانی منگوا کر ڈال دیتے اور فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہی حکم فرمایا ہے کہ اسے پانی سے ٹھنڈا کریں۔

12. بَابُ: مَا يُدْكَرُ فِي الطَّاعُونِ

1970. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (الطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ).

طاعون کے لیے کیا ذکر ہوا

حضرت انس بن مالک جیٹا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ طاعون ہر مسلمان کے لیے شہادت ہے۔

13. بَابُ: رُقِيَّةُ الْعَيْنِ

1971. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: أَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، أَوْ: أَمَرَ، أَنْ يُسْتَرْقَى مِنَ الْعَيْنِ.

نظر لگنے پر دم کرنا

حضرت عائشہ جیٹا سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یا کسی اور کو حکم فرمایا کہ جب نظر لگ جائے تو دم کیا کرو۔

1972. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: (اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ يَهَا

حضرت ام سلمہ جیٹا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے میرے گھر میں ایک لونڈی کو دیکھا جس کے چہرے پر سیاہ نشانات تھے ارشاد فرمایا اس پر دم کرو کیونکہ اس کو نظر لگ گئی۔

النَّظَرَةُ).



## 14. باب: رُقِيَّةُ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ

1973. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: رَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الرُّقِيَّةِ مِنْ كُلِّ ذِي حُمَةٍ.

## سانپ بچھو کے کاٹے پر دم کرنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹے پر دم کی اجازت فرمائی۔

## 15. باب: رُقِيَّةُ النَّبِيِّ ﷺ

1974. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ لِلْمَرِيضِ: (بِسْمِ اللَّهِ، تُرْبَةُ أَرْضِنَا، بِرِيقَةٍ بَعْضِنَا، يُشْفَى سَقِيمُنَا، بِإِذْنِ رَبِّنَا).

## نبی کریم ﷺ کا دم فرمانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مریض کے لیے یوں دم فرمایا کرتے تھے ”اللہ کے نام سے شروع، ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض کے تھوک کے ساتھ ہمارے بیمار کو شفا دیتی ہے ہمارے رب کے حکم سے۔“

فائدہ: مذکورہ بالا دم پر مبنی تمام احادیث مبارکہ سے بخوبی وضاحت ہوگئی کہ کسی بیماری یا مصیبت کو دور کرنے کے لیے دم کروانا سنت سے ثابت ہے۔ لہذا اس طریقہ علاج پر شرک و بدعت کا فتویٰ لگانا خود ایک بدعت اور محض جہالت ہے۔ ساتھ ہی مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ مدینہ منورہ کی مٹی میں شفا ہے لہذا عاشقانِ مدینہ خاکِ مدینہ کو جی جان سے محبوب رکھتے ہیں اور خاکِ مدینہ کو محبوب و عزیز تر رکھنا اور سمجھنا خود آقائے مدینہ ﷺ کی پیاری و میٹھی سنت مبارکہ ہے۔

## فل لینا

## 16. باب: الْفَالِ

1975. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَا طَيْرَةَ، وَخَيْرُهَا الْفَالُ). قَالُوا: وَمَا الْفَالُ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (الْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا أَحَدُكُمْ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بدشگونی لینا کوئی چیز نہیں اور فل لینا بہتر ہے لوگ عرض گزار ہوئے قال کیا چیز ہے ارشاد فرمایا وہ اچھا کلمہ جو تم میں سے کوئی سنے۔

## کہانت

## 17. باب: الْكَهَانَةِ

1976. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي امْرَأَتَيْنِ مِنْ هَذِيلٍ اقْتَتَلَتَا، فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو عورتوں کا فیصلہ فرمایا جو قبیلہ ہزیل سے تھیں۔ جو آپس میں لڑ پڑیں ایک عورت نے دوسری حاملہ عورت کے

فَأَصَابَ بَطْنَهَا وَهِيَ حَامِلٌ. فَقَتَلَتْ وَلَدَهَا  
الَّذِي فِي بَطْنِهَا. فَاسْتَخَصُّوا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ.  
فَقَضَى: أَنَّ دِيَّةَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ.  
فَقَالَ وَلِيُّ الْمَرْأَةِ الَّتِي غَرِمَتْ: كَيْفَ أَغْرَمْتُ يَا  
رَسُولَ اللَّهِ مَنْ لَا شَرِبَ، وَلَا أَكَلَ، وَلَا نَطَقَ  
وَلَا اسْتَهْلَ، فَمِثْلُ ذَلِكَ يُقْتَلُ. فَقَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّمَا هَذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُفَّانِ).

### 18. بَاب: مِنَ الْبَيَّانِ سِحْرًا

1977. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا: أَنَّهُ قَدِمَ رَجُلَانِ مِنَ الْمَشْرِقِ، فخطبَا.  
فَعَجِبَ النَّاسُ لِبَيَّانِهِمَا. فَقَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ مِنَ الْبَيَّانِ لِسِحْرًا، أَوْ: إِنَّ بَعْضَ  
الْبَيَّانِ لِسِحْرٌ).

### 19. بَاب: لَا عَدْوَى

1978. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يُورَدَنَّ مُرِضٌ عَلَى  
مُصِيبٍ).

### 20. بَاب: شُرْبُ الشَّمِّ، وَالِدُّوَاءِ بِهِ،

### وَمَا يُخَافُ مِنْهُ وَالْخَبِيثُ

1979. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَرَدَّى مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ  
نَفْسَهُ، فَهُوَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ، يَتَرَدَّى فِيهِ خَالِدًا  
مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ تَحَسَّى سَمًّا، فَقَتَلَ نَفْسَهُ،

پیٹ پر پتھر مارا چوٹ کے سبب اس کے پیٹ کا بچہ مر گیا تو  
انہوں نے اپنا مقدمہ نبی کریم ﷺ کے حضور پیش کیا آپ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ پیٹ کے بچے کی دیت ایک غلام یا  
لوٹری ہے جو اسے دی جائے دیت دینے والی عورت کے ولی  
نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں ایسے بچے کی دیت ادا کروں جس  
نے نہ پیانا کھایا نہ بولا اور نہ چیخا ایسے پر تو کچھ نہ ہونا چاہئے تو  
نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو کانہوں کا بھائی ہے۔

### بیان میں جادو ہوتا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اہل مشرق  
سے دو شخص آئے اور انہوں نے لوگوں سے خطاب کیا تو لوگ  
ان کے بیان سے بہت متعجب ہوئے پس رسول اللہ ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ بیان میں جادو ہوتا ہے یا (یہ فرمایا) بعض بین  
جادو اثر ہوتے ہیں۔

### عدوئی کچھ نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بیمار اونٹ کو تندرست اونٹوں  
کے پاس نہ لے جاؤ۔

### زہر پینا اور خوفناک و

### خبیث چیز کو دوا سمجھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم  
ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو خود  
کو پہاڑ سے گرا کر اپنے آپ کو قتل کرے وہ جہنم کی آگ  
میں جائے گا اور ہمیشہ اس میں گرتا رہے گا اور جو زہر کھ کر

فَسَتْهُ فِي يَدَيْهِ، يَتَحَسَّاهُ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا  
مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِعِدَّةٍ  
فَعِدَّتُهُ فِي يَدَيْهِ، يَحْبُطُ بِهَا فِي بَطْنِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ  
خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا).

21. باب: إِذَا وَقَعَ الدُّنَابُ فِي الْإِنَاءِ

1980. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا وَقَعَ الدُّنَابُ فِي إِنَاءٍ أَحَدٍ كُمْ،  
فَلْيَغْسِئْهُ كُلَّهُ، ثُمَّ لِيُطْرَحْهُ فَإِنَّ فِي أَحَدٍ  
جَنَاحَيْهِ شِفَاءٌ وَفِي الْآخَرِ دَاءٌ).

خود کو قتل کرے تو جہنم کی آگ میں ہوگا اور اس کے ہاتھ میں  
زہر ہوگا جسے وہ ہمیشہ کھاتا رہے گا اور جس نے خود کو کسی ہتھیار  
سے قتل کیا تو جہنم کی آگ میں جائے گا اور اس کے ہاتھ میں  
وہی ہتھیار ہوگا جس سے وہ ہمیشہ اپنے آپ کو مارتا رہے گا۔

جب برتن میں مکھی گر جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے کھانے کے برتن میں  
مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دے لو اور پھر پھینک دو کیونکہ اس  
کے ایک پر میں شفا اور دوسرے پر میں بیماری ہوتی ہے۔

فائدہ: سبحان اللہ، چودہ سو سال پہلے جبکہ کوئی ظاہری آلہ موجود نہیں تھا اس کے باوجود نگاہ مصطفیٰ ﷺ نے ملاحظہ فرمالیا کہ  
مکھی کے ایک پر میں شفا اور دوسرے پر میں بیماری ہے۔ آج سائنس اسی فرمان مبارک کے آگے گھٹنے ٹیکتی نظر آتی ہے اور جدید طب  
نے بھی یہ تسلیم کر لیا کہ مکھی جب گندی اشیاء پر بیٹھتی ہے تو جراثیم اس کے پر سے چٹ جاتے ہیں جبکہ کچھ جراثیم اس کے پیٹ میں  
داخل ہو کر اے کیمیائی تبدیلی سے گزرتے ہیں اور ایسا سیال بن جاتے ہیں جو پر میں لگے ہوئے جراثیم کے خاتمے کا سبب بنتے ہیں  
چنانچہ مکھی کھانے میں گری تو جراثیم چھوڑتی ہے اگر اُسے اسی کھانے میں غوطہ دیا جائے تو وہ سیال اس کھانے میں داخل ہو کر کھانے  
میں موجود جراثیم کا خاتمہ کر دے گا۔ بے شک رب تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کو وہ نظر عطا فرمائی کہ نظر نہ آنے والی چیز بھی آپ  
سے پوشیدہ نہیں پھر جو علم مصطفیٰ ﷺ کا انکار کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے دماغ کے فتور کا علاج کرے۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
70- کتاب اللباس  
لباس کا بیان

1. بخنوں سے جو نیچا ہے

وہ جہنم میں ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ازار کا جتن حصہ خنوں سے نیچے ہو وہ جہنم میں ہے۔

دھاری دار اور حاشیہ والی چادر اور شملہ

حضرت انس سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو تمام کپڑوں میں سے سب سے زیادہ سبز یعنی چادر پسند تھی۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے وفات کے وقت آپ کے اوپر ایک سبز یعنی چادر ڈالی گئی تھی۔

سفید کپڑے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑوں میں آرام فرما رہے تھے پھر میں دوبارہ حاضر ہوا تو آپ بیدار ہو چکے تھے تو آپ نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہیں جو یہ کہے اللہ عزوجل کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں پھر اسی پر اس کی موت ہوئی تو وہ جنت

1. باب: مَا أَسْفَلَ مِنْ

الْكُعْبَيْنِ فَهُوَ فِي النَّارِ

1981. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكُعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فِي النَّارِ).

2. باب: الْبُرُودُ وَالْحَبْرُ وَالشَّمْلَةُ

1982. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ أَحَبَّ الثِّيَابِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ أَنْ يَلْبَسَهَا الْحَبْرَةَ.

1983. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ تَوَفَّى سَجَّيَ بِرُودٍ حَبْرَةٍ.

3. باب: الثِّيَابِ الْبَيْضِ

1984. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبٌ أَبْيَضٌ، وَهُوَ نَائِمٌ. ثُمَّ أَتَيْتُهُ وَقَدْ اسْتَيْقَظَ، فَقَالَ: (مَا مِنْ عَبْدٍ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، ثُمَّ مَاتَ عَلَى ذَلِكَ، إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ). قُلْتُ: وَإِنْ زَلَّ وَإِنْ

سَرَقَ، قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ) - قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ) - قُلْتُ: وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ، قَالَ: (وَإِنْ زَنَى وَإِنْ سَرَقَ) سَرَقَ عَلَى رَعْمِ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ. وَكَانَ أَبُو ذَرٍّ إِذَا حَدَّثَ بِهَذَا قَالَ: (وَإِنْ رَعِمَ أَنْفِ أَبِي ذَرٍّ).

میں جائے گا میں عرض گزار ہوا خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ فرمایا خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو۔ میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ ارشاد فرمایا خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو! میں پھر عرض گزار ہوا کہ خواہ اس نے زنا اور چوری کی ہو چاہے ابو ذر اپنی ناک رگڑے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ ضرور بیان کرتے کہ چاہے ابو ذر اپنی ناک رگڑے۔

#### ریشم پہننا اور اس کو بچھانا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ریشم کا لباس پہننے کی ممانعت فرمائی پھر آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی انگلیوں کو ملا کر دکھایا کہ سوائے اتنا۔

#### ریشم کو بچھانا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں ریشم پہنا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھانے پینے سے منع فرمایا اور ریشم اور دیبا ج کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

#### مردوں کے لیے زعفرانی رنگ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مردوں کو زعفرانی رنگ کے کپڑے سے منع فرمایا۔

#### 4. باب: لُبْسُ الْحَرِيرِ وَافْتِرَاشِهِ

1985. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَرِيرِ. إِلَّا فَكَّذَا، وَأَشَارَ بِأَصْبَعَيْهِ لِلثَّوْنِ تَلْيَانِ الْإِبْهَامِ، يَعْنِي الْأَعْلَامَ.

#### 5. باب: افْتِرَاشُ الْحَرِيرِ

1986. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ لَبَسَ الْحَرِيرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ).

1987. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَانَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نَشْرَبَ فِي آيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ، وَأَنْ نَأْكُلَ فِيهَا، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالذِّيْبَاجِ وَأَنْ نُجْلِسَ عَلَيْهِ.

#### 6. باب: النَّهْيُ عَنِ التَّزَعُّفِ لِلرِّجَالِ

1988. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَتَزَعَّفَ الرَّجُلُ.



7 باب: التَّعَالِ السَّبْتِيَّةِ وَغَيْرَهَا

1989 وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ: كُنَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ، قَالَ: نَعَمْ.

بالوں سے صاف جوتے اور بالوں والے جوتے پہننا  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ان سے پوچھا یہ  
نبی کریم ﷺ جوتے پہن کر نماز پڑھ لیا کرتے تھے وہ فرما  
تے "ہاں"۔

1990 وَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَمْشِي أَحَدُكُمْ فِي نَعْلٍ وَاحِدَةٍ، لِيُخْلِفَهَا بِجَمِيعًا أَوْ لِيَتَنَعَلَهُمَا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں کوئی ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں  
جوتے اتارے یا دونوں پہنے۔

8. باب يَنْزِعُ نَعْلَهُ الْيُسْرَى

1991 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا انْتَعَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِالْيَمِينِ، وَإِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَأْ بِالشَّمَالِ، لِيَتَّكِنَ الْيُمْنَى أَوْ لَهَا تُنْعَلَ وَآخِرُهَا تُنْزَعُ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی جب جوتا پہنے تو پہلے دایاں  
پاؤں ڈالے اور جب اتارے تو پہلے بائیں پاؤں اتارے  
تاکہ دایاں پیر پہنے میں اول اور اتارنے میں آخری رہے۔

9. باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَا

يَنْقُشُ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِهِ

1992 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ إِتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ، وَنَقَشَ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، وَقَالَ: (إِنِّي أَخَذْتُ خَاتَمًا مِنْ وَرْقٍ، وَنَقَشْتُ فِيهِ: مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، فَلَا يَنْقُشَنَّ أَحَدٌ عَلَى نَقْشِهِ).

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اس پر محمد رسول اللہ  
نقش کروایا اور فرمایا کہ میں نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی ہے اور  
محمد رسول اللہ ﷺ نقش کروایا ہے لہذا کوئی یہ نقش کندہ نہ  
کروائے۔

10. باب: إِخْرَاجِ الْمُتَشَبِّهِينَ

بِالنِّسَاءِ مِنَ الْبُيُوتِ

1993 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: لَعَنَ النَّبِيُّ ﷺ الْمُتَشَبِّهِينَ مِنَ الرِّجَالِ

عورتوں کی مشابہت کرنے والوں کو  
گھر سے نکال دینا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے زنانہ وضع قطع اختیار کرنے والے مردوں

وَالْمُتَزَجَّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَقَالَ:  
(أَخْرِجُوهُمْ مِنْ بُيُوتِكُمْ). قَالَ: فَأَخْرَجَ  
النَّبِيُّ ﷺ فَلَانَا وَأَخْرَجَ عُمَرُ فَلَانَا.

### 11. باب: إغفاء اللحي

1994. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ: (خَالِفُوا الْمُسْرِكِينَ: وَفَرُّوا اللَّحَى  
وَأَحْفُوا الشَّوَارِبَ).

### 12. باب: الخضاب

1995. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: عَنِ  
النَّبِيِّ ﷺ: (إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا يَصْبُغُونَ  
فَخَالِفُوهُمْ).

### 13. باب: الجعد

1996. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:  
كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا، لَيْسَ بِالسَّيْطِ  
وَلَا الْجَعْدِ، بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقَيْهِ.

1997. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: كَانَ  
النَّبِيُّ ﷺ ضَخْمَ الْيَدَيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ، لَمْ أَرْ  
قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ، وَكَانَ بَسِطَ الْكَفَّيْنِ.

### 14. باب: القزع

1998. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

اور مردانہ وضع قطع اختیار کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی ہے  
اور ارشاد فرمایا کہ انہیں گھر سے نکال دو۔ حضرت ابن عمرؓ  
فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لاس کو اور حضرت عمرؓ نے  
بھی فلاں کو نکال دیا تھا۔

### داڑھی بڑھانا

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ نبی کریم  
ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مشرکین  
کی مخالفت کرو داڑھی بڑھاؤ اور نمونہ چھیں کٹواؤ۔

### خضاب

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد  
فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب  
نہیں لگاتے لہذا تم ان کی مخالفت کرو۔

### گھنگریالے بال

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ کے گیسوئے مبارک نہ بالکل سیدھے تھے اور نہ  
پوری طرح گھنگریالے بلکہ درمیانے تھے جو دوش مبارک اور  
کان مبارک کے درمیان رہتے۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
نبی کریم ﷺ کے دونوں دست مبارک اور پیر مبارک پر گوشت  
تھے میں نے آپ ﷺ جیسا نہ پہلے کوئی دیکھا نہ آپ ﷺ کے  
بعد اور آپ ﷺ کی مبارک ہتھیلیاں چوڑی اور کشادہ تھیں۔

### کچھ بال مونڈنا کچھ چھوڑے رکھنا

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پنچہ بال  
مونڈے جائیں کچھ چھوڑ دیئے جائیں۔

15. بَاب: تَطْيِيبِ الْمَرْأَةِ

عورت کا اپنے ہاتھ سے

زَوْجَهَا بِيَدَيْهَا

شوہر کو خوشبو لگانا

1999. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نبی

قَالَتْ: كُنْتُ أَطِيبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَا  
يَجِدُ حَتَّى أَجِدَ وَبِیضِ الطِّيبِ فِي رَأْسِهِ  
وَلِحْيَتِهِ.

کریم ﷺ کو وہ عمدہ سے عمدہ خوشبو لگاتی جو میرے پاس ہوتی حتی کہ  
خوشبو کی چمک آپ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں پاتی۔

16. بَاب: مَنْ لَمْ يَرُدَّ الطِّيبَ

جو خوشبو رد نہ کرے

2000. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی

النَّبِيُّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيبَ.

کریم ﷺ خوشبو کو رد نہیں فرماتے تھے۔

7. بَاب: الذَّرِيرَةُ

خوشبوئے زریرہ

2001. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَتْ: طَيَّبْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بِبِدْيَةٍ بِذَرِيرَةٍ  
فِي حُجَّةِ الْوُدَاعِ لِلْجَلِّ وَالْإِحْرَامِ.

میں نے رسول اللہ ﷺ کو حُجَّةِ الْوُدَاعِ کے موقع پر اپنے ہاتھ  
سے عطر زریرہ لگایا احرام کے بغیر اور احرام کی حالت میں۔

18. بَاب: عَذَابُ الْمُصَوِّرِينَ

بروز قیامت تصویریں بنانے

يَوْمَ الْقِيَامَةِ

والوں کو عذاب ہوگا

2002. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الَّذِينَ يَصْنَعُونَ هَذِهِ  
الصُّورَ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. يُقَالُ لَهُمْ:  
أُحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ).

اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ یہ تصویریں بناتے ہیں انہیں  
بروز قیامت عذاب دیا جائے گا اور ان سے کہا جائے گا کہ جو  
چیزیں تم نے بنائی ہیں ان میں جان ڈالو۔

19. بَاب: نَقْضِ الصُّورِ

تصویریں پھاڑ دینا

2003. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِي، فَلْيَخْلُقُوا حَبَّةً، وَلْيَخْلُقُوا ذَرَّةً). وَزَادَ فِي رَوَايَةٍ: (فَلْيَخْلُقُوا شَعِيرَةً).

کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اُس سے بڑا ظالم کون ہے جو میری تخلیق جیسی بنانے چلے تو ایک دانہ ہی بنا دیں یا اور ایک ذرہ ہی بنا دیں ایک روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ جوتی بنا کر اُڑا دیں۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
71- کتاب الادب  
ادب کا بیان

1. باب: مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ

بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ

2004. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَنْ أَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: (أُمُّكَ). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ أُمُّكَ). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ أُمُّكَ). قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: (ثُمَّ أَبُوكَ).

لوگوں میں حسن سلوک کا

سب سے زیادہ حقدار کون؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تمہاری ماں، عرض کی پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہاری ماں، عرض کی پھر کون ارشاد فرمایا تمہاری ماں، پھر عرض کی پھر کون ارشاد فرمایا پھر تمہارے والد۔

کوئی شخص اپنے والدین کو گالی نہ دے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت بڑے کبیرہ گنہگاروں میں سے ایک یہ ہے آدمی اپنے والدین پر لعنت کرے عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص اپنے والدین کو کس طرح لعنت کر سکتا ہے؟ ارشاد فرمایا کہ آدمی دوسرے کے والد کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور یہ اس کی ماں کو گالی دے تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔

2. باب: لَا يَسُبُّ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ

2005. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ مِنْ أَكْبَرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ). قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: (يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ وَيَسُبُّ أُمَّهُ).



## 3. باب: اِثْمُ الْقَاطِعِ

2006. عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ).

## 4. باب: مَنْ وَصَلَ وَصَلَهُ اللَّهُ

2007. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الرَّحِمَ مُجَنَّةٌ مِنَ الرَّحْمَنِ. فَقَالَ اللَّهُ: مَنْ وَصَلَكَ وَصَلْتُهُ. وَمَنْ قَطَعَكَ قَطَعْتُهُ).

## 5. باب: تَبْلُ الرَّحِمِ بِبَلَالِهَا

2008. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ جَهَارًا غَيْرَ سِرًّا يَقُولُ: (إِنَّ آلَ أَبِي فَلَانٍ لَيَسُوا بِأَوْلِيَائِي، إِنَّمَا وَلِيِّي اللَّهُ وَصَاحِبُ الْمُؤْمِنِينَ. وَلَكِنْ لَهُمْ رَحِمٌ أَبْلَاهَا بِبَلَالِهَا).

## 6. باب: رَحْمَةُ الْوَلَدِ

## وَتَقْبِيلُهُ وَمُعَانَقَتُهُ

2009. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: تُقَبِّلُونَ الصَّبِيَّانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَوْ أَمْلِكُ لَكَ أَنْ تَزَعَ اللَّهُ مِنْ

## قطع رحمی کا گناہ

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ رشتہ اریوں کو توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

## جو صلہ رحمی کرے اللہ اس سے ملے گا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے شک رحم ایک شاخ ہے جو رحمن سے ملی ہوئی ہے پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ جو تجھ سے ملے گا میں اس سے دوں گا جو تجھ سے توڑے گا میں اس سے (تعلق) توڑ دوں گا۔

## رحم معمولی سی تری سے بھی تر رہتا ہے

حضرت عمر بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ آہستہ نہیں بلکہ بلند آواز سے فرما رہے تھے کہ فلاں کی اولاد میرے دوستوں میں سے نہیں بلکہ میرا دوست تو اللہ تعالیٰ ہے اور نیک مومنین ہیں البتہ میری ان سے رشتہ داری ہے جسے میں تری کے ساتھ تر رکھتا ہوں۔

## بچے پر شفقت کرنا،

## بوسہ دینا اور گلے لگانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک اعرابی نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی آپ تو بچوں کو بوسہ دیتے ہیں حالانکہ ہم تو انہیں بوسہ نہیں دیتے پس نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر اللہ تعالیٰ نے

قَلْبِكَ الرَّحْمَةً).

### 7. باب: لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيءِ

2010. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلُ الَّذِي إِذَا قُطِعَتْ رَحْمَتُهُ وَصَلَهَا).

2011. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ سَبْيٌ. فَإِذَا امْرَأَةٌ مِنَ السَّبْيِ تَحْلُبُ ثَدْيَهَا تَسْقِي. إِذَا وَجَدَتْ صَبِيًّا فِي السَّبْيِ أَخَذَتْهُ. فَأَلْصَقَتْهُ بِبَطْنِهَا وَأَرْضَعَتْهُ. فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ: (أَتَرُونَ هَذِهِ ظَارِحَةً وَلَدَهَا فِي النَّارِ؟). قُلْنَا: لَا. وَهِيَ تَقْدِرُ عَلَى أَنْ لَا تَنْظُرَ حَتَّى يَقَالَ: (اللَّهُ أَرْحَمُ بِعِبَادِهِ مِنْ هَذِهِ بَوْلَدِهَا).

### 8. باب: جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ

2012. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (جَعَلَ اللَّهُ الرَّحْمَةَ مِائَةً جُزْءٍ. فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا. وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا. فَمِنْ ذَلِكَ الْجُزْءِ يَتَرَاخُمُ الْخَلْقُ. حَتَّى تَرْفَعَ الْفَرَسُ حَافِرَهَا عَنْ وَلَدِهَا. خَشْيَةً أَنْ

تیرے دل سے رحم کو نکال دیا ہے تو میں کیا کر سکتا ہوں۔

صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو بدلہ چکائے

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو صرف بدلہ چکائے بلکہ صلہ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ جب اس سے رشتہ توڑا جائے تو وہ اسے جوڑے۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت چند قیدی پیش کیے گئے جن میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں میں دودھ بھرا ہوا تھا پھر اس نے قید میں ایک بچے کو دیکھا تو اسے سینے سے لگایا اور دودھ پلانے لگی پس نبی کریم ﷺ نے ہم سے ارشاد فرمایا تمہارا کیا خیال ہے یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں ڈال سکتی ہے ہم نے عرض کی نہیں اگر وہ قدرت رکھتی ہے تو آگ میں نہیں ڈالے گی پس آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی یہ عورت اپنے بچے پر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے فرمائے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے فرمائے ہیں چنانچہ ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ زمین پر نازل فرمایا مخلوق جو ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہ اسی ایک حصے سے یہاں تک کہ گھوڑا بھی اس خوف سے بچے پر سے اپنا پاؤں اٹھا لیتا

تُصِيبُهُ).

ہے کہ اسے تکلیف نہ ہو۔

## بچے کو ران پر بٹھانا

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ حضور ﷺ (میں جب بچہ تھا) مجھے لے کر اپنی ران پر بٹھالیا کرتے اور امام حسن رضی اللہ عنہ کو دوسری ران پر بٹھاتے پھر دونوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیتے اور دعا فرماتے اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما کیونکہ میں بھی ان پر رحم کرتا ہوں۔

## آدمیوں اور جانوروں پر رحم کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہوئے اور ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے نماز کے دوران ایک اعرابی کہنے لگا اے اللہ مجھ پر اور محمد مصطفیٰ ﷺ پر رحم فرما اور ہمارے ساتھ اور کسی پر رحم نہ کر جب نبی کریم ﷺ نے سلام پھیرا تو اعرابی سے فرمایا ”تم نے ایک وسیع چیز (اللہ کی رحمت) کو تنگ کر دیا۔“

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم مسلمانوں کو دیکھو گے کہ وہ ایک دوسرے پر رحم کرنے دوستی کرنے اور مہربانی کا سلوک کرنے میں ایک جسم کی طرح ہیں چنانچہ جسم کے کسی بھی عضو کو تکلیف پہنچے تو سارا جسم جاگنے اور بخار وغیرہ میں اس کا شریک ہوتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب کوئی مسلمان درخت لگائے پھر اس سے کوئی انسان یا جانور کھائے تو

## 9. باب: وَضِعَ الصَّبِيُّ عَلَى الْفَخِذِ

2013 عَنْ أَسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَأْخُذُنِي فَيُقْعِدُنِي عَلَى فَخْذِهِ، وَيُقْعِدُ الْحَسَنَ عَلَى فَخْذِهِ الْآخَرَ، ثُمَّ يَضُمُّهُمَا، ثُمَّ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَإِنِّي أَرْحُمُهُمَا).

## 10. باب: رَحْمَةُ النَّاسِ وَالْبَهَائِمِ

2014 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي صَلَاةٍ وَقُمْنَا مَعَهُ، فَقَالَ أَعْرَابِيٌّ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ: اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا، وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا. فَلَمَّا سَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لِلْأَعْرَابِيِّ: (لَقَدْ خَجَزْتَ وَاسِعًا).

2015 عَنْ الثَّعْبَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (تَرَى الْمُؤْمِنِينَ: فِي تَرَاحُمِهِمْ، وَتَوَادُّهِمْ، وَتَعَاطُفِهِمْ. كَمَثَلِ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكَى عَضْوٌ، تَدَاعَى لَهُ سَائِرُ جَسَدِهِ بِالشَّهْرِ وَالْحُمَى).

## 2016 عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا مِنْ مُسْلِمٍ غَرَسَ غَرْسًا، فَأَكَلَ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ دَابَّةٌ، إِلَّا



## 14. باب: كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ

2021. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (كُلُّ مَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ).

## ہر نیک کام صدقہ ہے

حضرت جابر بن جحش سے روایت ہے: وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

## 15. باب: الرِّفْقُ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ

2022. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْأَمْرِ كُلِّهِ).

## ہر معاملے میں نرمی کرنا

حضرت عائشہ جیحش سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ ہر معاملے میں نرمی کو پسند فرماتا ہے۔

## 16. باب: تَعَاوُنُ الْمُؤْمِنِينَ

## بَعْضُهُمْ بَعْضًا

2023. عَنْ أَبِيهِ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ، يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا). ثُمَّ شَبَّكَ بِلِثْنِ أَصَابِعِهِ. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ جَالِسًا. إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَسْأَلُ أَوْ طَالِبٌ حَاجَةٍ، أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ: (اشْفَعُوا فَلْتَوْجَرُوا، وَلِيَقْضِ اللَّهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ).

## مومنین کا آپس میں

## تعاون کرنا

حضرت ابو موسیٰ جیحش سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کے لیے دیوار کی طرح ہے جس کا ایک حصہ دوسرے کو مضبوط کرتا ہے پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں مبارک کو آپس میں پیوست فرمایا۔ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے کہ ایک شخص سوال کرنے یا کسی حاجت کے تحت بارگاہ میں حاضر خدمت ہوا تو آپ ﷺ نے اپنا چہرہ مبارک ہماری جانب پھیر کر ارشاد فرمایا سفارش کرو کہ اجر پاؤ گے اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی زبان سے جو چاہتا ہے فیصلہ کرو دیتا ہے۔

## نبی کریم ﷺ فحش گو نہ تھے

## اور نہ فحش کے قریب آتے

حضرت انس جیحش سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا:

## 17. باب: لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ

## فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا

2024. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ



کہ نبی کریم ﷺ گالی دینے والے نہ تھے خوش گوئی کرنے والے نہ تھے لعنت کرنے والے نہ تھے بلکہ ناراضگی میں کچھ کہتے تو اتنا اسے کیا ہوا اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔

### حسن اخلاق اور سخاوت اور بخل کی کراہت

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ سے جب کبھی کچھ طلب کیا گیا تو آپ ﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ”نہیں“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے دس سال تک نبی کریم ﷺ کی خدمت کی سعادت حاصل کی لیکن آپ ﷺ نے کبھی ان تک نہ کہا اور نہ یہ فرمایا کہ یہ کام تم نے کیوں کیا اور فلاں کلام کیوں نہ کیا۔

### گالی دینے اور لعنت کرنے کی ممانعت

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی شخص کسی اور شخص کو فاسق یا کافر کہے نہ اور اگر وہ ایسا نہ ہو تو یہ بات اس کی طرف لوٹ آئے گی۔

حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو درخت کے نیچے بیعت کرنے والوں میں سے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے اسلام کے سوا کسی اور دین کی قسم کھائی وہ اس میں سے ہے جیسا کہا اور ابن آدم پر اس کی تذکرہ پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کی قدرت سے باہر ہو اور جس نے

عنه قال: لم يكن النبي ﷺ سبباً، ولا نقاشاً، ولا لغائاً، كان يقول لأحدنا عند الغيبة (ماله ترب جبينه).

### 18. باب: حُسن الخلق والسَّخاء وَمَا يُكْرَهُ مِنَ الْبُخْلِ

2025. عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قَطُّ فَقَالَ: لَا.

2026. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَدِمْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَشْرَ سِنِينَ، فَمَا قَالَ بِي: أَيْ، وَلَا؛ لِمَ صَنَعْتَ؛ وَلَا؛ أَلَا صَنَعْتَ.

### 19. باب: مَا يُنْهَى مِنَ السَّبَابِ وَاللَّعْنِ

2027. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَزِمِي رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوقِ، وَلَا يَزِمِيهِ بِالْكُفْرِ، إِلَّا أَرْتَدَّتْ عَلَيْهِ، إِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَلِكَ).

2028. عَنْ ثَابِتِ بْنِ الصَّخَالِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِ الشَّجَرَةِ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَلَفَ عَلَى مِلَّةٍ غَيْرِ الْإِسْلَامِ فَهُوَ كَمَا قَالَ، وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ آدَمَ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ، وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي

الدُّنْيَا عَذِيبٌ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فهُوَ كَفَرٌ، وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا بَكُفْرٍ فَهُوَ كَفَرٌ.

دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کی تو بروز قیامت اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا اور جس نے مومن پر لعنت کی تو یہ اس کے قتل سے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن کو کفر پر متہم کیا تو یہ ایسا ہے گویا اسے قتل کیا۔

### چغل خور کی کراہت

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا فرما رہے تھے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

### مبالغہ آمیز تعریف کی کراہت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر ہوا تو دوسرے نے اس کی بہت تعریف کی تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم پر افسوس ہے تم نے تو اپنے ساتھی کی گردن اڑا دی اور یہ بات آپ ﷺ نے کئی دفعہ دہرائی پھر ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کی تعریف کرنا چاہے تو اس طرح کہے میرے خیال میں وہ ایسا ایسا ہے جبکہ اُسے معلوم ہو کہ وہ ایسا ہی ہے اور اللہ تعالیٰ حساب لینے والا ہے اور اس کے مقابلے پر کسی کو پاک نہ بناؤ۔

### حسد اور غیبت

#### کی ممانعت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”کسی سے بغض نہ رکھو نہ کسی سے حسد کرو اور نہ کسی کی غیبت کرو اللہ کے بندو بھائی بھائی بن جاؤ“۔

### 20. باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ النَّبِيَةِ

2029. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَاتٌ).

### 21. باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَادُّجِ

2030. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَجُلًا ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَثْنَى عَلَيْهِ رَجُلٌ خَيْرًا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ. يَقُولُهُ مِرَازًا. إِنْ كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحًا لَا مَحَالَةَ فَلْيَقُلْ: أَحْسِبْ كَذَا وَكَذَا، إِنْ كَانَ يُرَى أَنَّهُ كَذَلِكَ، وَحَسِبُهُ اللَّهُ، وَلَا يُرَى عَلَى اللَّهِ أَحَدًا).

### 22. باب: مَا يُنْهَى

عَنِ التَّحَاسُدِ وَالتَّذَابُرِ

2031. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَبَاغُضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَذَابُرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ

إِخْوَانًا. وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ  
فَلَانَةٍ أَيْامٍ).

2032. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ  
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَإِنَّ  
الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ. وَلَا تَحْسُسُوا، وَلَا  
تَحْسُسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَتَحَاسَدُوا، وَلَا  
تَبَاغُضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللَّهِ  
إِخْوَانًا).

23. بَاب: مَا يَجُوزُ مِنَ الظَّنِّ

2033. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا  
قَالَتْ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا أَظُنُّ فُلَانًا وَفُلَانًا  
يَعْرِفَانِ مِنْ دِينِنَا شَيْئًا). وَفِي رَوَايَةٍ:  
(يَعْرِفَانِ دِينَنَا الَّذِي نَحْنُ عَلَيْهِ).

24. بَاب: سِتْرُ الْمُؤْمِنِ عَلَى نَفْسِهِ

2034. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (كُلُّ أُمَّيٍّ  
مُعَانِي إِلَّا الْمُجَاهِرُونَ، وَإِنْ مِنَ الْمَجَانَةِ أَنْ  
يَعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا، ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ  
سَتَرَهُ اللَّهُ، فَيَقُولُ: يَا فُلَانُ، عَمِلْتَ الْبَارِحَةَ  
كَذَا وَكَذَا، وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ. وَيُصْبِحُ  
يَكْشِفُ سِتْرَ اللَّهِ عَنْهُ).

کسی مسلمان کے لیے حلال نہیں کہ اپنے مسلمان بھائی کو تین  
دن سے زیادہ چھوڑے رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ  
ﷺ نے ارشاد فرمایا بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے  
جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیب نہ ڈھونڈو اور کسی کی ج  
سوی نہ کرو اور کسی کو دھوکا نہ دو کسی سے حسد نہ کرو کسی سے  
بغض نہ رکھو کسی کی غیبت نہ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے بندو بھائی  
بھائی بن جاؤ۔

کیسا گمان کیا جاسکتا ہے؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے  
فرمایا میرے گمان میں فلاں فلاں ہمارے دین کے بارے  
میں کچھ بھی نہیں جانتے دوسری روایت میں ہے ہمارا دین جس  
پر ہم ہیں اس بارے میں کچھ جانتے ہیں۔

مومن کا اپنے گناہ چھپانا ضروری ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول  
اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا میری امت کے تمام لوگوں کے  
گناہ معاف فرمادیے جائیں گے سوائے ان کے جو اپنے گناہ کو  
ظاہر کرتے ہیں اور یہ کتنی بے حیائی کا کام ہے کہ آدمی رات کو  
کوئی کام کرتا ہے اور صبح ہو جاتی ہے مگر اللہ عزوجل اس پر پردہ  
ڈال رکھتا ہے لیکن یہ کہتا ہے کہ اے فلاں میں نے رات فلاں  
فلاں کام کیے ہیں رات بھر اللہ عزوجل نے اس پر پردہ ڈالے  
رکھا اور صبح اس نے اللہ عزوجل کے ڈالے ہوئے پردہ کو کھول  
دیا۔

25. باب: الْهَجْرَةُ وَقَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ.  
2035. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ لَيَالٍ، يَلْتَقِيَانِ: فَيُعْرِضُ هَذَا وَيُعْرِضُ هَذَا، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ).

26. باب: قَوْلُ اللَّهِ تَعَالَى: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ) وَمَا يُنْهَى عَنِ الْكَذِبِ

2036. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِي إِلَى الْبِرِّ، وَإِنَّ الْبِرَّ يَهْدِي إِلَى الْجَنَّةِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَصْدُقُ حَتَّى يَكُونَ صَدِيقًا، وَإِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِي إِلَى الْفُجُورِ، وَإِنَّ الْفُجُورَ يَهْدِي إِلَى النَّارِ، وَإِنَّ الرَّجُلَ لَيَكْذِبُ حَتَّى يُكْتَبَ عِنْدَ اللَّهِ كَذَابًا).

27. باب: الصَّبْرُ فِي الْأَذَى

2037. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ أَحَدٌ أَوْ: لَيْسَ شَيْءٌ أَصْبَرَ عَلَى أَذَى سَمِعَهُ مِنَ اللَّهِ، إِلَّا تَهُمَّ لِيَدْعُونَ لَهُ وَلَدًا، وَإِنَّهُ لَيَعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ).

قطع کلام اور فرمان نبوی ﷺ ”کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلام رکھے“ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے حلال نہیں کہ تین دن سے زیادہ اپنے بھائی سے قطع کلام رکھے جب آپس میں میں تو ایک ادھر منہ پھیر لے ایک ادھر منہ پھیر لے اور ان میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔

فرمان الہی: (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ)

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک سچائی بھلائی کی طرف راستہ دکھاتی ہے اور بھلائی جنت میں لے جاتی ہے اور آدمی سچ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ صدیق ہو جاتا ہے اور جھوٹ بدکاری کا راستہ دکھاتا ہے اور بدکاری آدمی کو جہنم میں لے جاتی ہے اور آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔

اذیت پر صبر

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اذیت ناک بات سن کر اللہ تعالیٰ اسے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں لوگ اس کے لیے اولاد ٹھہراتے ہیں لیکن وہ انہیں معاف فرما کر روزی دیتا رہتا ہے۔

## 28. باب: الْحَذَرُ مِنَ الْغَضَبِ

2038. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَيْسَ الشَّدِيدُ بِالصُّرَعَةِ. إِنَّمَا الشَّدِيدُ الَّذِي يَمْلِكُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ).

2039. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ: أَوْصِنِي، قَالَ: (لَا تَغْضَبْ). فَرَدَّدَ مَرَارًا، قَالَ: (لَا تَغْضَبْ).

## غصہ سے پرہیز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا پہلوان وہ نہیں جو کسی کو پچھاڑ دے کہ پہلوان وہ ہے جو غصے کے وقت خود پر قابو رکھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں عرض گزار ہو مجھے کوئی وصیت فرمائیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا غصہ میں نہ آیا کرو اس نے بار بار یہی عرض کی آپ ﷺ نے یہی ارشاد فرمایا کہ غصہ میں نہ آیا کرو۔

## حیاء

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا حیاء ہمیشہ بھلائی رکتا ہے۔

## جب حیاء نہ رہے

## تو جو چاہے کر

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کلام نبوت سے جو پہلی بات لوگوں نے جانی وہ یہ ہے کہ جب حیاء نہ رہے تو جو چاہے کر

لوگوں سے خندہ پیشانی سے ملے اور فرمان ابن مسعود رضی اللہ عنہ ”اپنے دین کو مجروح کیے بغیر لوگوں سے ملاپ رکھو اور اہل خانہ سے خوش طبعی رکھو“ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد

## 29. باب: الْحَيَاءُ

2040. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْحَيَاءُ لَا يَأْتِي إِلَّا بِالْخَيْرِ).

## 30. باب: إِذَا لَمْ تَسْتَجِبْ

## فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ

2041. عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِنْ مَعَا أَذْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْأُولَى إِذَا لَمْ تَسْتَجِبْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ).

## 31. باب: الْإِنْسَاطُ إِلَى النَّاسِ، قَالَ

ابْنُ مَسْعُودٍ: خَالِطِ النَّاسَ وَدِينَكَ لَا تُكَلِّمْنَهُ وَالِدَعَابَةِ مَعَ الْأَهْلِ

2042. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنْ



كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لِيُخَالِطَنَا، حَتَّى يَقُولَ لَأُخَالِي صَغِيرٍ: (يَا أَبَا عُمَيْرٍ، مَا فَعَلَ الثُّغَيْرُ).

فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ہم بچوں سے بھی خوش طبعی فرماتے یہاں تک میرے چھوٹے بھائی سے فرمایا کرتے اے ابو عمیر تمہاری چڑیا کا کیا ہوا۔

32. باب: لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ

مِنْ بُحَيْرٍ مَرَّتَيْنِ

2043. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: (لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ بُحَيْرٍ وَاحِدٍ مَرَّتَيْنِ).

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جاتا۔

33. باب: مَا يَجُوزُ مِنَ الشَّعْرِ

وَالرَّجَزِ وَالْحِدَاءِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهُ

2044. عَنْ أَبِي بِنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ مِنَ الشَّعْرِ جُكَّةً).

کون سے اشعار اور رجز اور حدی  
پڑھنا جائز ہیں اور کون سے مکروہ  
حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بعض اشعار میں دانائی ہوتی ہے۔  
وہ شاعری مکروہ ہے جو اللہ کے ذکر حصول علم اور تلاوت قرآن سے روک دے

34. باب: مَا يُكْرَهُ أَنْ يَكُونَ الْغَالِبُ

عَلَى الْإِنْسَانِ الشَّعْرُ حَتَّى يَصُدَّهُ عَنْ

ذِكْرِ اللَّهِ وَالْعِلْمِ وَالْقُرْآنِ

2045. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَأَنْ يَمْتَلِيَ جَوْفُ أَحَدِكُمْ قَبِيحًا خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمْتَلِيَ شَعْرًا).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تم میں سے کسی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ وہ شعروں سے بھرا ہو۔

35. باب: مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الرَّجُلِ وَيْلَكَ

2046. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَتَى تَقُومُ السَّاعَةُ؟ تَقَدَّمَ وَزَادَ

کسی شخص کو ویلک کہنے کے بارے میں  
حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ  
رسول اللہ ﷺ قیامت کب قائم ہوگی؟ اس روایت میں اس

قول کے بعد ”تو اس کے ساتھ ہو گا جس سے تو محبت رکھتا ہے“ اتنا اضافہ ہے کہ ہم عرض گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ ہم بھی آپ کے ساتھ ہوں گے ارشاد فرمایا ہاں۔

لوگوں کو ان کے باپ کا نام لے کر پکارا جانے کا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز عذاروں کے لیے ایک جھنڈا بند کیا جائے گا، کہا جائے گا کہ یہ فلاں بن فلاں کی عذاری ہے۔

فرمان نبوی ﷺ:

”کرم مومن کا دل ہے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا انور سے ہے لفظ کرم استعمال نہ کرو کیونکہ کرم تو مومن کا دل ہے۔

نام تبدیل کر کے

اس سے اچھا نام رکھنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کا نام برہ تھا تو ان سے کہا گیا تم اپنے نفس کی پائیز بن کر رہو پس رسول اللہ ﷺ نے ان کا نام زینب رکھا۔

جو کسی کا نام مٹنے

کر کے پکارے

فی ہذی الروایۃ بعد قوله: (أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ). فَقُلْنَا: وَنَحْنُ كَذَلِكَ. قَالَ: (نَعَمْ).

36. باب: مَا يُدْعَى النَّاسُ بِأَبَائِهِمْ

2047. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْغَادِرَ يُنْصَبُ لَهُ لَوَاءٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. فَيُقَالُ: هَذِهِ غَدْرَةُ فُلَانٍ بْنِ فُلَانٍ).

37. باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ:

(إِنَّمَا الْكِرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ)

2048. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا تُسَبِّحُوا الْعَيْنَ الْكِرْمَ. إِنَّمَا الْكِرْمُ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ).

38. باب: تَحْوِيلُ الْأَسْمِ

إِلَى اسْمٍ أَحْسَنَ مِنْهُ

2049. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ زَيْنَبَ كَانَتْ اسْمَهَا بَرَّةَ، فَقِيلَ: تُزَيِّي نَفْسَهَا، فَسَمَّاهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ زَيْنَبَ.

39. باب: مَنْ دَعَا صَاحِبَهُ

فَنَقَضَ مِنْ اسْمِهِ حَرْفًا

2050. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ فِي الثَّقَلِ وَأَنْجَشَةُ غُلَامٌ النَّبِيُّ ﷺ يَسُوقُ بِهِنَّ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: يَا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا سوار تھیں اور نبی کریم ﷺ کا نام ان کے سواروں کو لے جا رہا تھا نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ

أَتَجَشَّ رُوَيْدَكَ، سَوْفَكَ بِالْقَوَارِيرِ)  
40. باب: أَبْغَضُ الْأَسْمَاءِ

إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

2051. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (أَخْتَى الْأَسْمَاءُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللَّهِ رَجُلٌ تَسَمَّى مَلِكِ الْأُمَلَاكِ).

41. باب: الْحَمْدُ لِلْعَاطِسِ

2052. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَطَسَ رَجُلَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَبَّتَ أَحَدُهُمَا وَلَمْ يُشَبِّتِ الْآخَرَ، فَقِيلَ لَهُ: فَقَالَ: (هَذَا تَحْمَدُ اللَّهَ، وَهَذَا لَمْ يَحْمَدِ اللَّهَ).

42. باب: مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْعَطَاسِ، وَمَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشَاؤُبِ

2053. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعَطَاسَ، وَيَكْرَهُ التَّشَاؤُبَ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمَدَ اللَّهَ، كَانَ حَقًّا عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللَّهُ، وَأَمَّا التَّشَاؤُبُ: فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَإِذَا تَشَاءَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيُرِدِّهِ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَشَاءَبَ ضَمِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ).

انجش اپنی شیشوں والی سوار یوں کو آہستہ چلائے۔  
اللہ عزوجل کے نزدیک

ناپسندیدہ نام

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر روز قیامت اللہ عزوجل کے نزدیک ناپسندیدہ نام اس شخص کا ہوگا جس کا نام ”سارے“ جہاں کا مالک ہو۔

چھینکنے والے کا الحمد للہ کہنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ دو آدمیوں کو نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں چھینک آئی تو ایک کے جواب میں آپ ﷺ نے یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کے جواب میں ارشاد نہ فرمایا اس پر عرض کیا ”یا تو ارشاد فرمادے اس نے الحمد للہ کہا اور دوسرے نے الحمد للہ نہیں کہا تھا۔“

چھینک میں کیا مستحب ہے  
اور جمائی میں کیا مکروہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند فرماتا ہے پس کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور ہر اس مسلمان پر حق ہے کہ جو اسے سنے تو یرحمک اللہ کہے۔ اور جمائی شیطان کی طرف سے ہے پس جہاں تک ہو سکے اسے روکے جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

## 72- کتاب الاستئذان

اجازت مانگنے کا بیان

تھوڑے زیادہ کو سلام کریں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا چھوٹا بڑے کو چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا سوار پیدل کو، چلنے والا بیٹھے ہوئے کو اور تھوڑے زیادہ کو سلام کریں۔

واقف و ناواقف کو

سلام کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے ایک شخص نے عرض کی اسام میں کیا کام بہت ہے ارشاد فرمایا کہ لوگوں کو کھانا کھلانا اور سلام کرنا خواہ تم اسے جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

نظر نہ پڑنے کے لیے اجازت مانگنے کا حکم

حضرت کہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

1. باب: تَسْلِيمِ الْقَلِيلِ عَلَى الْكَثِيرِ

2054. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُسَلِّمُ الصَّغِيرُ عَلَى الْكَبِيرِ، وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ).

2. باب: تَسْلِيمِ الْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ

2055. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، فِي رَوَايَةٍ:

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يُسَلِّمُ الرَّائِكُ عَلَى الْمَاشِي وَالْمَاشِي عَلَى الْقَاعِدِ، وَالْقَلِيلُ عَلَى الْكَثِيرِ).

3. باب: السَّلَامُ

لِلْمَعْرِفَةِ وَغَيْرِ الْمَعْرِفَةِ

2056. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّهُمَا إِسْلَامٌ خَيْرٌ؟ قَالَ: (تُطْعِمُ الطَّعَامَ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ، عَلَى مَنْ عَرَفْتَ، وَعَلَى مَنْ لَمْ تَعْرِفْ).

4. باب: الإِسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ

2057. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: اِطْلَعْ رَجُلٌ مِنْ جُحْرِ فِي جُحْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَمَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِدْرَى يَحْكُ بِهٖ رَأْسَهُ. فَقَالَ: (لَوْ اَعْلَمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعْتُ بِهٖ فِي عَيْنِكَ. اِنَّمَا جَعَلَ الْاِسْتِئْذَانُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ)

### 5. باب: زَنَا الْجَوَارِحِ دُونَ الْفَرْجِ

2058. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَظَّهُ مِنَ الزِّنَا، أَدْرَكَ ذَلِكَ لَا مَحَالَةَ. فَرِئَانَا الْعَيْنُ النَّظْرُ، وَزِنَاؤُا اللِّسَانِ الْمَنْطِقُ، وَالنَّفْسُ تَمَلُّى وَتَشْتَهَى، وَالْفَرْجُ يُصَدِّقُ ذَلِكَ أَوْ يَكْذِبُهُ).

### 6. باب: التَّسْلِيمِ عَلَى الصَّبِيَّانِ

2059. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ مَرَّ عَلَى صَبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا. وَقَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَفْعَلُهُ.

### 7. باب: إِذَا قَالَ مَنْ ذَا فَقَالَ أَنَا

2060. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي دِينٍ كَانَ عَلَى أَبِي، فَدَقَّقْتُ الْبَابَ فَقَالَ: (مَنْ ذَا؟) فَقُلْتُ: أَنَا. فَقَالَ: (أَنَا أَنَا) كَأَنَّهُ كَرِهَهَا.

فرمایا ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے نہیں سنا ہے کہ یہ حجرے کے اندر جھانکائی کریم ﷺ ایک عورت سے کہا کہ کھجور سے تھے ارشاد فرمایا اگر مجھے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جھانک رہا ہے تو میں اسے تیری آنکھ میں مارتا ہوں۔ حکم نظر ڈالنے سے بچنے کے لیے یہی ہے۔

### شرمگاہ کے سوا دیگر اعضاء کا زنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زنا میں آدم کا حصہ مقرر فرمایا ہے جو اسے مل جاتا ہے آنکھ کا زنا بدلتا ہے زبان کا زنا فحش گوئی ہے نفس کا زنا خواہش کرنا، شرمگاہ ان سب کی تصدیق یا تردید کرتی ہے۔

### بچوں کو سلام کرنا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کا بچہ نبی کریم ﷺ کے پاس سے ہوا تو انہیں سلام کیا، فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کا بچہ کا بچہ مثل مبارک تھا۔

### جب کوئی کہے ”کون ہے“ تو کہے ”میں ہوں“

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوں کہ اپنے والد کے قرض کے متعلق چھ عرض کروں میں نے درود اقدس پر دستک دی تو فرمایا کون ہے؟ تو میں نے جواب دیا کہ میں ہوں تو ارشاد فرمایا میں، میں۔ گویا آپ کو میں نے مبارک



## ۸. بَاب: التَّفَسُّحُ فِي الْمَجَالِسِ

2061. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ الرَّجُلَ مِنْ مَجْلِسِهِ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيهِ، وَلَكِنْ تَفَسَّحُوا وَتَوَسَّعُوا).

## 9. بَاب: الْأَخْذُ بِالْيَدِ

2062. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْنَاءُ الْكَعْبَةَ، مُحْتَبِيًا بِبَيْدِهِ هَكَذَا.

## 10. بَاب: إِذَا كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةٍ

فَلَا تَأْسَ بِالْمُسَارَاةِ وَالْمُنَاجَاةِ  
2063. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَنَبِيِّ ﷺ: (إِذَا كُنْتُمْ ثَلَاثَةً فَلَا يَتَنَاجَى رَجُلَانِ دُونَ الْآخَرِ، حَتَّى تَخْتَلِطُوا بِالنَّاسِ، أَجَلُ أَنْ يُحْزَنَ).

## 11. بَاب: لَا تُتْرَكُ النَّارُ

## فِي الْبَيْتِ عِنْدَ النَّوْمِ

2064. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: اخْتَرَقَ بَيْتٌ بِالْمَدِينَةِ عَلَى أَهْلِهِ مِنَ اللَّيْلِ، فَحَدَّثَ بِشَأْنِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ، قَالَ: (إِنَّ هَذِهِ النَّارُ إِتْمَا هِيَ عَدُوٌّ لَكُمْ، فَإِذَا نِمْتُمْ فَاطْفِئُوهَا عَنْكُمْ).

## مجالس میں جگہ دینا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کہ دو شخص دوسرے شخص کو گھیر کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے بلکہ شادوں پر جگہ دیا کرو۔

## گھٹنوں کو ہاتھوں کے حلقہ میں لے کر بیٹھنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فٹانے کعبہ میں بیٹھے دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے دست مبارک سے اپنی پنڈلیوں کو صحنے میں لے کر تشریف فرما تھے۔

## جب تین سے زیادہ افراد ہوں

## تو آہستہ بات کر سکتے ہیں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم تین آدمی ہو تو تیسرے کو چھوڑ کر دو افراد سرگوشی نہ کریں۔ جب تک بہت آدمیوں سے نہ مل جائیں ورنہ یہ بات اس کو رنج پہنچائے گی۔

## سوئے وقت گھر میں

## آگ جلتی ہوئی نہ چھوڑو

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مدینہ میں رات کے وقت کسی کے گھر میں گھر والوں سمیت آگ لگ گئی جب نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ان کا واقعہ عرض کیا گیا تو آپ نے فرمایا ”یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب تم سونے لگو تو اس کو بجھا دیا کرو۔“

## 12. باب: مَا جَاءَ فِي الْبِنَاءِ

2065. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: رَأَيْتُنِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَنَيْتُ بَيْدِي بَيْتًا  
يُكْنَى مِنَ الْمَطَرِ، وَيُظِلُّنِي مِنَ الشَّمْسِ، مَا  
أَعَانَنِي عَلَيْهِ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ.

## عمارت بنانے کے بارے میں

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ  
میں نے نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں اپنا حال دیکھا۔  
میں نے ایک جھونپڑا اپنے ہاتھ سے بنایا جو مجھے بارش سے بچاتا  
اور دھوپ میں سایہ کرتا تھا اس کی تعمیر میں اللہ عز و جل کی مخلوق  
میں سے کسی نے میری مدد نہیں کی تھی۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
73- کتاب الدعوات  
دعاؤں کا بیان

برائی کی ایک دعا قبول ہوئی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا برائی کے لیے ایک دعا مستجاب ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ اپنی اس دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھوں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ بروز قیامت احمد مختار شفیع رحمہ اللہ اپنے امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمائی جائے گی جو آج دنیا میں شفاعت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکاری ہے وہ کل بروز قیامت اس شفاعت سے محروم رہے گا۔  
آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے پھر نہ مانیں گے قیامت میں اگر مانیں گے۔

افضل استغفار

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان فرماتے ہیں کہ ارشاد فرمایا سید الاستغفار یہ ہے یوں کہے: اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا بندہ ہوں اور بقدر طاقت تیرے عہد و بیان پر قائم ہوں میں اپنے کیے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کا جو مجھ پر احسان ہے اس کا اقرار کرتا ہوں وراپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں مجھے بخش دے کہ تیرے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی اس پر یقین رکھتے ہوئے دن میں ایسا کہے اور پھر شام ہونے سے پہلے

1. باب: وَلِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ

2066. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ يَدْعُو بِهَا. وَأُرِيدُ أَنْ أَخْتَبِيَ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لَأُمَّتِي فِي الْآخِرَةِ).

2. باب: أَفْضَلُ الْإِسْتِغْفَارِ

2067. عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (سَيِّدُ الْإِسْتِغْفَارِ أَنْ تَقُولَ: اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلَى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ. أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ. قَالَ: (وَمَنْ قَالَهَا مِنَ النَّهَارِ مَوْقِنًا بِهَا، مَاتَ مِنْ يَوْمِهِ قَبْلَ أَنْ يُمَسَّى، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ، وَمَنْ قَالَهَا

مر جاے تو وہ جنتی ہے اور جو تین کے ساتھ یہ طہات رات و دن اور صبح بوسنے سے پہلے فوت ہوے تو وہ جنتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دن

اور رات میں استغفار کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ فرمایا اللہ کی قسم میں ہر روز ستر مرتبہ سے زائد بارگاہ خداوندی میں استغفار اور توبہ کرتا ہوں۔

توبہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے دو حدیثیں بیان فرمائیں ایک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور دوسرا ان کا اپنا قول ہے۔ فرمایا مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے جیسے وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہو اور اسے خوف ہو کہ اس پہاڑ کے اوپر نہ آگرے۔ اور فاجر آدمی اپنے گناہ کو ایسا دیکھتا ہے جیسے ناک پر رکھی بیٹھی ہو اور اس نے اڑادی ہو فرمایا کہ اپنے ہاتھ سے اڑانا بتایا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ پر اس سے بھی زیادہ خوش ہوتا ہے جیسے کوئی شخص ایسے مقام پر اترے جو پر خط ہو اس کے پاس سواری ہو جس پر کھانے پینے کا سامان لدا ہو چنانچہ وہ سر رکھ کر سو جاتا ہے اور جب اٹھے تو اس کی سواری کہیں چلی گئی ہو کہ گرمی اور پیاس یا جو اللہ چاہے اس کی شدت ہو پھر تلاش کے لیے نکل کھڑا ہو تھک ہار کر بالآخر واپس ورتا ہے اور سونے کے لیے لیٹ جاتا ہے (کہ اب تو موت ہی ہے) پھر بیدار ہو کر سو جاتا ہے تو اپنی سواری کو اپنے پاس لے جاتا

مِنَ اللَّيْلِ وَهُوَ مُوقِنٌ بِهَا، فَتَاتَ قَبْلَ أَنْ يُصْبِحَ، فَهُوَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ).

3. بَابُ: اسْتَغْفَارِ النَّبِيِّ ﷺ

فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ

2068. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (وَاللَّهِ إِنِّي لَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ فِي الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِينَ مَرَّةً).

4. بَابُ: التَّوْبَةِ

2069. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ حَدَّثَ بِحَدِيثَيْنِ: أَحَدُهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْآخَرُ عَنْ نَفْسِهِ، قَالَ: (إِنَّ السُّؤْمَانَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَأَنَّهُ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ يَخَافُ أَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ، وَإِنَّ الْفَاجِرَ يَرَى ذُنُوبَهُ كَذُبَابٍ مَرَّ عَلَى أُنْفِهِ). فَقَالَ بِهِ هَكَذَا. ثُمَّ قَالَ: (لَلَّهِ أَفْرَحُ بِتَوْبَةِ الْعَبْدِ مِنْ رَجُلٍ نَزَلَ مَنْزِلًا وَبِهِ مَهْلَكَةٌ، وَمَعَهُ رَاحِلَتُهُ، عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ، فَوَضَعَ رَأْسَهُ فَنَامَ نَوْمَةً، فَاسْتَيْقَظَ وَقَدْ ذَهَبَتْ رَاحِلَتُهُ، حَتَّى اشْتَدَّ عَلَيْهِ الْحَرُّ وَالْعَطَشُ أَوْ مَا شَاءَ اللَّهُ، قَالَ: أَرْجِعْ إِلَى مَكَانِي، فَرَجَعَ فَنَامَ نَوْمَةً، ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ، فَإِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَهُ)

ہے۔

سو تے وقت کیا پڑے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات بستر مبارک پر لیٹتے تو اپنا دایاں دست مبارک دائیں رخسار مبارک کے نیچے رکھ لیتے اور فرماتے ”اے اللہ میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور جاگتا ہوں اور جب اٹھتے ہوں فرماتے ”تمام تعریفیں اللہ کے لیے جس نے ہمیں مرنے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف لوٹنا ہے“

داہنی کروٹ پر سونا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بستر مبارک پر تشریف لے جاتے تو داہنی کروٹ پر لیٹتے اور یہ فرماتے ”اے اللہ میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی اور تیری طرف متوجہ ہوا اور اپنا معتمد تیرے سپرد کیا اور تجھے اپنی پشت بنا دیا تیری جانب رغبت اور تیرا ڈر ہونے کے باعث جائے پناہ اور ٹھکانہ تیرے پاس ہو اور میں نہیں میں تیری اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمایا اور تیرے اس نبی پر جو تو نے بھیجا۔“

رات کو جاگ اٹھے تو دعا مانگے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں ایک رات حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے پاس رہتا تھا پھر انہوں نے پوری حدیث بیان فرمائی جو یہ ہے کہ میں نے اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی اے اللہ میرے اس میں

5. باب مَا يَقُولُ إِذَا نَامَ

2070. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَخَذَ مَضْجَعَهُ مِنَ اللَّيْلِ وَضَعَ يَدَهُ تَحْتَ خَدِّهِ، ثُمَّ يَقُولُ: (إِنِّمَكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأُحْيَا). وَإِذَا قَامَ قَالَ: (الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ).

6. باب: التَّوَمُّ عَلَى الشَّقِّ الْأَيْمَنِ

2071. عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أَوَى إِلَى فِرَاشِهِ نَامَ عَلَى شِقِّهِ الْأَيْمَنِ، ثُمَّ قَالَ: (اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ، وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ، وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ، وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ، لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَا مِنْكَ إِلَّا إِلَيْكَ، آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ، وَنَبِيِّكَ الَّذِي أُرْسَلْتَ).

7. باب الدُّعَاءِ إِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ

2072. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: بَشَتْ عِنْدَ مَيْمُونَةَ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ وَقَدْ تَقَدَّمَ قَالَ: وَكَانَ مِنْ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: (اللَّهُمَّ اجْعَلْ فِي قَلْبِي نُورًا، وَفِي بَصَرِي نُورًا، وَفِي سَمْعِي نُورًا، وَعَنْ يَمِينِي نُورًا، وَعَنْ يَسَارِي



نُورًا، وَفَوْقَ نُورًا، وَتَحْتِیْ نُورًا، وَأَمَامِیْ نُورًا،  
وَحَلْفِیْ نُورًا، وَاجْعَلْ لِّیْ نُورًا)۔  
میری نگاہ میں نور کر میری سماعت میں نور کر میرے دائیں نور  
اور میرے بائیں نور میرے اوپر اور میرے نیچے نور اور  
میرے آگے نور اور میرے پیچھے نور اور مجھے پورا نور کر۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ کا یہ دعا فرمانا کہ یا اللہ مجھے نور کر دے یہ معنی ہرگز نہیں یہ جاسکتے کہ  
آپ ﷺ پہلے نور نہ تھے۔ اس کو یوں سمجھئے کہ جس طرح ہر مومن جب کہتا ہے اعدنا الصراط المستقیم ہمیں سیدھے راستے پر چلا اس کا  
مطلب یہ نہیں کہ پہلے سیدھے راستے پر نہیں بلکہ مطلب یہ کہ سیدھے راستے پر چل تو رہے ہیں لیکن اس پر استقامت عطا فرمایا۔ تو  
اسی طرح یہ معنی یہاں لیں گے حضور پر نور ﷺ کا یہ فرمانا کہ مجھے نور کرے مراد یہ کہ یا اللہ مجھے نور تو بنایا ہی ہے اب اس نور کو سماستی  
عطا فرما اور مجھے ہمیشہ سراپا نور رکھ۔

تیری نسل پاک ہے بچہ بچہ نور کا

تو ہے عین نور تیرا سب گھرا نا نور کا

### 8. باب:

### باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بستر  
پر جائے تو وہ اپنے ازار کے اگلے اضافی حصے سے بستر جھاڑے  
کیونکہ اسے کیا معلوم کہ اس کے پیچھے اس میں کیا گھس گیا ہے پھر  
یہ کہے ”اے اللہ تیرے نام کے ساتھ میں اپنا پہلو بستر پر رکھتا  
ہوں اور تیرے نام سے اٹھاتا ہوں اگر تو میری جان قبض  
فرمائے تو اس پر رحم فرما اور اگر چھوڑ دے تو اس کی حفاظت  
فرمانا جیسے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

یقین کے ساتھ دعا کرنا

کیونکہ اس پر کسی کا زور نہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ  
نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی یوں دعا نہ کرے کہ یا اللہ اگر تو  
چاہے تو مجھے بخش دے اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھ پر رحم فرما بلکہ

2073. عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا أَوَى أَحَدُكُمْ  
إِلَى فِرَاشِهِ فَلْيَنْفُضْ فِرَاشَهُ بِدَاحِلَةِ إِزَارِهِ،  
فَإِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلْفَهُ عَلَيْهِ، ثُمَّ يَقُولُ:  
يَا سَمِيعُ رَبِّ وَضَعْتُ جَنَبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ، إِنْ  
أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَأَرْحَمَهَا، وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا  
فَأَحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ الصَّالِحِينَ)۔

### 9. باب: لِيَعْزِمَ الْمَسْأَلَةَ

### فَائِدَةُ لَا مُكْرَةَ لَهُ

2074. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَقُولَنَّ أَحَدُكُمْ: اللَّهُمَّ اغْفِرْ  
لِي إِنْ شِئْتَ، اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي إِنْ شِئْتَ، لِيَعْزِمَ

السَّالَةِ فَإِنَّهُ لَا مُكَرَّةَ لَهُ).

10. باب: يُسْتَجَابُ

لِلْعَبْدِ مَا لَمْ يَعْجَلْ

2075. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يُسْتَجَابُ لِأَحَدِكُمْ مَا لَمْ

يَعْجَلْ يَقُولُ: دَعَاؤُكُمْ فَلَمْ يُسْتَجَبْ لِي).

11. باب: الدُّعَاءُ عِنْدَ الْكَرْبِ

2076. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَقُولُ عِنْدَ الْكَرْبِ: (لَا

إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْعَظِيمُ الْحَلِيمُ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ

الْعَرْشِ الْعَظِيمِ، لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ رَبُّ السَّمَوَاتِ،

وَرَبُّ الْأَرْضِ، وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيمِ).

12. باب: التَّعَوُّذُ مِنْ جَهْدِ الْبَلَاءِ

2077. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ جَهْدِ

الْبَلَاءِ، وَدَرَكِ الشَّقَاءِ، وَسُوءِ الْقَضَاءِ، وَشَمَاتَةِ

الْأَعْدَاءِ. قَالَ سُفْيَانُ. الرَّاَوِيُّ. الْحَدِيثُ

ثَلَاثُ زِدْتُ أَنَا وَاحِدَةً، لَا أَذْرِي أَيَّتُهُنَّ هِيَ.

13. باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: (مَنْ

أَذِيَّتُهُ فَأَجْعَلْهُ لَهُ زَكَاةً وَرَحْمَةً)

2078. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ

الْقَاضِيْنَ كَسَاحِدَ دَعَا كَرَّ كَيُؤَكِّدُ اسْ بِرْ كَسِي كَا زُورْ نِيَسْ.

بندے کی دعا مقبول ہوتی ہے

جب وہ عجلت نہ کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے ہر ایک کی دعا مقبول ہوتی

ہے اگر وہ عجلت نہ کرے یعنی یہ کہے کہ میں نے دعا کی لیکن قبول

نہیں ہوئی۔“

حالت کرب میں دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول

اللہ ﷺ کرب کی حالت میں یوں فرمایا کرتے ”نہیں ہے کوئی

معبود مگر اللہ جو عظمت اور علم والا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ

جو آسمانوں اور زمین کا رب ہے اور عرش کریم کا رب ہے۔

بلاء کی سختی سے پناہ مانگنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ رسول اللہ ﷺ بلاء کی سختی بد بختی کے آنے، بری تقدیر پر

دشمنوں کے طعن و تشنیع سے پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ راوی

حدیث حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا حدیث میں صرف تین

باتوں کا ذکر تھا اور ایک چوتھی کامیں نے، اضافہ کر دیا۔ اب یہ نہیں

ان میں وہ کون سی ہے۔

فرمان نبوی ﷺ ”جسے میں نے اذیت دی

(اے اللہ! تو) اسے کفارہ اور رحمت بنا دے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

النَّبِيِّ ﷺ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ فَأَيُّهَا مُؤْمِنٌ سَبَّيْتُهُ،  
فَاجْعَلْ ذَلِكَ لَهُ قُرْبَةً إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ).

نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ فرمایا کرتے "اے اللہ میں نے  
جس مومن کو برا کہا ہو تو بروز قیامت اسے اپنی قربت کا ذریعہ بن  
دے۔"

### بخل سے پناہ مانگنا

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ ان کلمات کا علم فرمایا کرتے تھے "اے اللہ میں بخل  
سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور  
انتہائی ضعیفی کی عمر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں دنیا کے فتنے  
یعنی فتنہ دجال سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں عذاب قبر سے  
تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

### گناہ اور قرض سے پناہ مانگنا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ فرماتے تھے  
"اے اللہ میں سستی، ضعیفی، غناہ، قرض، قبر  
کے فتنے، عذاب، دوزخ کے فتنے، دوزخ کے عذاب اور  
امیری کے فتنے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں غربت  
کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے  
تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور  
اولوں کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو گناہوں سے ایسے  
صاف کر دے جسے تو نے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا اور  
میرے اور گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنے تو نے  
مشرق و مغرب میں رکھا ہے۔"

### 14. باب: التَّعَوُّذُ مِنَ الْبُخْلِ

2079 عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَاصٍ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِهَؤُلَاءِ  
الْكَلِمَاتِ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ،  
وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ، وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلَى  
أَرْذَلِ الْعُمُرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا،  
يَغِيهِ فِتْنَةُ الدَّجَالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ  
الْقَبْرِ).

### 15. باب: التَّعَوُّذُ مِنَ الْهَاتِمِ وَالْمَغْرَمِ

2080 عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ  
النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ  
الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ، وَالْهَاتِمِ وَالْمَغْرَمِ، وَمِنْ  
فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَعَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ  
وَعَذَابِ النَّارِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى، وَأَعُوذُ  
بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ  
الْمَسِيحِ الدَّجَالِ، اللَّهُمَّ اغْسِلْ عَنِّي خَطَايَايَ  
بِمَاءِ الشَّلْحِ وَالْبَرْدِ، وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا، كَمَا  
يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، وَبَاعِدْ  
بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا تَبَاعَدَتْ بَيْنَ  
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ).

16 باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: (رَبَّنَا

آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً)

2081. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

كَانَ أَكْثَرُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ: (اللَّهُمَّ رَبَّنَا آتِنَا فِي

الدُّنْيَا حَسَنَةً، وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً، وَقِنَا

عَذَابَ النَّارِ).

17. باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: (اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ)

2082. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَدْعُو: (اللَّهُمَّ

اغْفِرْ لِي خَطِيئَتِي وَجَهْلِي، وَإِسْرَافِي فِي أَمْرِي،

وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي هَرَبِي

وَجِدَايَ وَخَطِيئَتِي وَعَمْدِي، وَكُلَّ ذَلِكِ عِنْدِي).

18. باب: فَضْلُ التَّهْلِيلِ

2083. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ،

وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ

عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ

لَهُ عَدَلٌ عَشْرَ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ،

وَمُحِيتَ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ

الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذَلِكَ حَتَّى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ

أَحَدٌ بِأَفْضَلٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ

فرمان نبوی ﷺ ”اے ہمارے رب!

عطا فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی“

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا: نبی

کریم ﷺ اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے ”اے ہمارے رب عطا

فرما ہمیں دنیا میں بھی بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی، اور ہمیں

عذاب جہنم سے بچا۔

فرمان نبوی ﷺ ”یا اللہ جو میرے اکلے کے لیے

اور پچھلوں کے لیے کیا وہ معاف فرما دے

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

یوں دعا فرمایا کرتے تھے ”اے اللہ معاف فرما میری خطائیں،

میرا جہل اور میرے کاموں میں زیادتی اور جسے تو مجھ سے زیادہ

جانتا ہے اے اللہ نادانی میں کیے ہوئے دانستہ گناہوں کو

کیے اور خطائیں کیے میرے گناہ معاف فرما دے کیونکہ وہ سب

میری طرف سے ہے۔

لا اله الا الله کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

ﷺ نے فرمایا کہ جو کہے ”نہیں کوئی معبود مگر اللہ عز وجل وہ

ایکلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اس کی بادشاہی ہے اور اسی

کے لیے سب تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے“ جو اس میں

دس مرتبہ یہ کلمات کہے تو اس کے لیے دس نماز اور دس

ثواب ہے اور اس کے لیے سونٹکیں لکھ دی جائیں ہیں اور

اس کی سو برائیاں مٹا دی جاتی ہیں اور اسی روز شام تک یہ نفل

اس کے لیے شیطان سے بچاؤ ہوتا ہے اور اس سے بڑھ کر اور

مِنْهُ).

2084. عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ وَابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَا فِي هَذَا الْحَدِيثِ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ عَشْرًا كَانَ كَمَنْ أَعْتَقَ رَقَبَةً مِنْ وَلَدِ إِسْمَاعِيلَ).

کسی کا عمل نہیں ہوگا مگر جو ایسا یا اس سے زیادہ عمل کرے  
حضرت ابو ایوب انصاری اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت کہ انہوں نے اس حدیث (۲۰۸۶) میں نبی کریم ﷺ سے یہ نقل ہے کہ جس نے اسے دس مرتبہ پڑھا وہ اس شخص کی طرح ہوگا جس نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد سے کوئی غلام آزاد کیا ہو۔

### سبحان اللہ کہنے کی فضیلت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے دن میں سو مرتبہ سبحان اللہ و بحمدہ کہا تو اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اگرچہ وہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

### ذکر الہی کی فضیلت

حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو اللہ عزوجل کا ذکر کرے اور جو نہ کرے ان کی مثال زندہ اور مردے جیسی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل کے کچھ فرشتے ہیں جو راستوں میں پھرتے ہیں اور اللہ عزوجل کے ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں جب وہ ایسے لوگوں کو پاتے ہیں جو اللہ عزوجل کا ذکر کر رہے ہوں تو دوسرے فرشتوں کو پکارتے ہیں کہ ادھر اپنی حاجت کی طرف آؤ ارشاد فرمایا کہ وہ پھر آسمان دنیا تک اس پر سایہ کر لیتے ہیں پھر ان سے ان کا رب پوچھتا ہے حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے کہ میرے بندے کیا کہتے ہیں؟ وہ عرض گزار

### 19. باب: فَضْلُ التَّسْبِيحِ

2085. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةً مَرَّةً، حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ).

### 20. باب: فَضْلُ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

2086. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَثَلُ الَّذِي يَذْكُرُ رَبَّهُ وَالَّذِي لَا يَذْكُرُ مَثَلُ الْحَيِّ وَالْمَيِّتِ).

2087. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً يَطُوفُونَ فِي الطُّرُقِ، يَلْتَمِسُونَ أَهْلَ الذِّكْرِ، فَإِذَا وَجَدُوا قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ تَنَاصَلُوا: هَلُمُّوا إِلَى حَاجَتِكُمْ. قَالَ: فَيُخَفُّونَهُمْ بِأَجْنِحَتِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا، قَالَ: فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ: وَهَوَ أَعْلَمُ مِنْهُمْ، مَا يَقُولُ عِبَادِي، قَالَ: تَقُولُ: يُسَبِّحُونَكَ وَيُكَبِّرُونَكَ



ہوتے ہیں کہ وہ تیری پاکی بڑائی تعریف اور بزرگی بیان کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ انہوں نے مجھے دیکھا ہے عرض کریں کہ اللہ عزوجل نے تم جیسے تو انہوں نے دیکھا بھی نہیں آپ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیں تو ان کا کیا حال ہوگا؟ وہ عرض کرتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیں تو تیری بہت زیادہ عبادت کریں اور تیری بہت زیادہ بزرگی بیان کریں اور تیری بہت تسبیح بیان کریں پھر اللہ فرماتا ہے وہ مجھ سے کیا سمجھتے ہیں عرض کرتے ہیں وہ تو جہنم سے جنت کا سوال کرتے ہیں اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا؟ عرض کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم اسے تو نہیں دیکھا پھر اللہ فرماتا ہے اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہوگا؟ عرض کرتے ہیں اگر وہ اسے دیکھ لیں تو اس سے بہت زیادہ حرص بہت زیادہ طلب اور بہت زیادہ رغبت ہو جائے اللہ فرمائے گا وہ کسی چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں دوزخ سے پھر اللہ فرماتا ہے کیا انہوں نے اسے دیکھا عرض کرتے ہیں کہ اللہ عزوجل کی قسم انہوں نے تو اسے نہیں دیکھا پھر اللہ فرماتا ہے کہ اگر اسے دیکھ لیں تو کیا حال ہو؟ عرض کرتے ہیں کہ اگر اسے دیکھیں تو اس سے اور زیادہ بھگیں اور ڈرنا بھی بڑھ جائے گا، پھر اللہ فرماتا ہے اے فرشتو گواہ ہو جاؤ میں نے انہیں بخش دیا تو کچھ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ ان میں فلاں ایسا بھی تھا جو ذکر کے لیے نہیں آیا تھا فرمایا جاتا ہے وہ ایسے لوگ ہیں ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
74- کتاب الرقاق  
نرم ولی کا بیان

1. باب: الصَّحَّةُ وَالْفَرَاغُ وَلَا عَيْشَ إِلَّا  
عَيْشُ الْآخِرَةِ

2088. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا  
قَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (نَعْمَتَانِ  
مَغْبُورٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصَّحَّةُ  
وَالْفَرَاغُ).

2. باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: كُنْ  
فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ

2089. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُمَا قَالَ: أَخَذَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِمَنْكِبِي  
فَقَالَ: (كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ غَابِرٌ  
سَبِيلٍ). وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ: إِذَا أُمْسَيْتَ  
فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ، وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا  
تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ، وَخُذْ مِنْ حَقِّكَ لِمَرَضِكَ  
وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ

3. باب: فِي الْأَمَلِ وَطَوِيلِهِ

2090. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

خَطَّ النَّبِيُّ ﷺ خَطًّا مُرَبَّعًا، وَخَطَّ خَطًّا فِي

صحت اور فراغت کا بیان اور یہ کہ  
زندگی تو آخرت کی زندگی ہے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے اور دو صحت و فراغت ہیں۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان عالیشان ”دنیا میں ایک  
غریب آدمی کی طرح رہو“

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کاندھے کو پکڑ کر فرمایا ”دنیا میں ایسے رہو جیسے مفلس آدمی اور مسافر رہتا ہے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمایا کرتے کہ جب شام ہو جاتی تو صبح کا انتظار نہیں کیا کرو اور جب صبح ہو جائے تو شام کا انتظار نہ کیا کرو اور تندرستی میں بیماری کی اور زندگی میں موت کی تیاری کر لو۔

امیدوں کا پھیلاؤ

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے خطوط کے ذریعے مربع شکل بنائی اور اس کے

الْوَسْطِ خَارِجًا مِنْهُ. وَحُطَّ حُطَّطًا صِغَارًا إِلَى هَذَا الَّذِي فِي الْوَسْطِ مِنْ جَانِبِهِ الَّذِي فِي الْوَسْطِ. وَقَالَ: (هَذَا الْإِنْسَانُ وَهَذَا أَجَلُهُ مُحِيطٌ بِهِ. أَوْ قَدْ أَحَاطَ بِهِ. وَهَذَا الَّذِي هُوَ خَارِجُ أَمَلِهِ وَهَذِهِ الْحُطَّطُ الصِّغَارُ الْأَعْرَاضُ. فَإِنْ أَخْطَأَكَ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا. وَإِنْ أَخْطَأَكَ هَذَا نَهَشَهُ هَذَا).

2091. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حُطَّ النَّبِيُّ ﷺ حُطَّوْطًا. فَقَالَ: (هَذَا الْأَمَلُ وَهَذَا أَجَلُهُ. فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ جَاءَهُ الْحُطَّ الْأَقْرَبُ).

4. باب: مَنْ بَلَغَ سِتِّينَ

سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ

2092. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَعْذَرَ اللَّهُ إِلَى أَمْرٍ آخَرَ أَجَلُهُ حَتَّى يَبْلُغَهُ سِتِّينَ سَنَةً).

2093. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَزَالُ قَلْبُ الْكَبِيرِ شَاثًا فِي اثْنَتَيْنِ. فِي حُبِّ الدُّنْيَا وَطُولِ الْأَمَلِ).

5. باب: الْعَمَلِ الَّذِي يُبْتَغَى بِهِ وَجْهُ اللَّهِ

2094. عَنْ عِثْبَانَ بْنِ مَالِكٍ الْأَنْصَارِيِّ

درمیان ایک اور خط کھینچا جو اس سے باہر نکلا ہوا تھا پھر دونوں طرف چھوٹے چھوٹے خطوط کھینچے اور فرمایا یہ درمیان والا خط انسان ہے اور یہ مربع اس کی موت ہے جس سے اسے حیات ہے یہ باہر نکلا ہوا خط اس کی امیدیں اور آرزوئیں ہیں اور یہ چھوٹے خط اس کے مصائب ہیں اور ایک مصیبت سے کیا تو دوسری میں پھنس گیا اور دوسری مصیبت سے بچا تو تیسری میں پھنس گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے زمین پر چند خطوط کھینچے پھر فرمایا یہ آدمی کی امیدیں ہیں اور یہ اس کی عمر ہے انسان بھی امیدوں میں رہتا ہے اور اتنے میں قریب والے خط (یعنی موت) تک آجاتا ہے۔

جس کی عمر ساٹھ سال ہو جائے تو اللہ عزوجل نے

اس کے معذرت کا کوئی موقع نہیں چھوڑا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اس شخص کے تمام خدو بہانے ختم کر دیے پس ان کے بعد فرمائی یہاں تک وہ ساٹھ سال تک جا پہنچا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے بوڑھے شخص کا دل بھی دو باتوں میں ہمیشہ جوان رہتا ہے دنیا کی محبت اور امیدوں کی درازی۔

جو عمل رضائے الہی کے لیے کیا جائے

حضرت عثمان بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَنْ يُوَافِيَ عَبْدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللَّهِ إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ النَّارَ).  
2095. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: مَا لِعَبْدِي الْمُؤْمِنِ عِنْدِي جَزَاءٌ إِذَا قَبَضْتُ صَفِيَّتَهُ مِنْ أَهْلِ الدُّنْيَا ثُمَّ اخْتَسَبَهُ إِلَّا الْجَنَّةَ).

### 6. باب: ذَهَابُ الصَّالِحِينَ

2096. عَنْ مُرْدَاةِ بْنِ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَذْهَبُ الصَّالِحُونَ الْأَوَّلُ فَالْأَوَّلُ وَيَبْقَى حُفَالَةٌ كَحُفَالَةِ الشَّعِيرِ، أَوِ الشَّعْرِ، لَا يُبَالِيَهُمُ اللَّهُ بِأَلَةٍ).

### 7. باب: مَا يُتَّقَى مِنْ فِتْنَةِ الْمَالِ

2097. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ، رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَوْ كَانَ لِابْنِ آدَمَ وَادِيَانِ مِنْ مَالٍ لَا يَبْتَغِي ثَالِثًا، وَلَا يَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ آدَمَ إِلَّا التُّرَابُ، وَيَتُوبُ اللَّهُ عَلَى مَنْ تَابَ).

### 8. باب: مَا قَدَّمَ مِنْ مَالِهِ فَهُوَ لَهُ

2098. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أَيُّكُمْ مَالٌ وَارِثُهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنْ مَالِهِ) قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، مَا مِنَّا

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی برزخ قیامت جو اس حالت میں آئے گا اس نے خالصتاً اللہ تعالیٰ کے لیے لا الہ الا اللہ کہا ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ کو حرام فرما دے گا۔  
حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ میں نے اپنے جس مومن بندے کی پیاری چیز لے لی اور اس نے اس پر صبر کیا تو میرے پاس اس کے لیے کوئی جزا نہیں سوا جنت کے۔

### نیک لوگوں کا اٹھ جانا

حضرت مرداس اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سب سے پہلے نیک لوگ اٹھ جائیں گے اور پھر جو ان کے بعد ہیں وہ پھر کھجور کے بھوتے جیسے باقی رہ جائیں گے اللہ کو ان کی کوئی پروا نہ ہوگی۔

### مال کے فتنے سے بچنا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا "اگر ابن آدم کے پاس اتنا مال ہو جس سے دو وادیاں بھر جائیں تو یہ چاہے گا کہ اسے تیسری بھی مل جائے اور ابن آدم کا پیٹ مٹی کے سوا کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔

### جو مال آگے بھیجا وہی مال اُس کا ہے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا "تم میں سے وہ جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو۔ لوگوں

أَحَدٌ إِلَّا مَالَهُ أَحَبُّ إِلَيْهِ. قَالَ: (فَإِنْ مَالَهُ مَا قَدَّمَ وَمَالٌ وَارِثُهُ مَا آخَرَ).

9. باب: كَيْفَ كَانَ عَيْشُ النَّبِيِّ ﷺ وَأَصْحَابِهِ وَتَخَلُّيهِمْ عَنِ الدُّنْيَا

2099. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ

كَانَ يَقُولُ: اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ، إِنْ كُنْتُ لَأَعْتِيدُ بِكَيْدِي عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْجُوعِ، وَإِنْ كُنْتُ لَأَشُدُّ الْحَجَرَ عَلَى بَطْنِي مِنَ الْجُوعِ، وَلَقَدْ قَعَنْتُ يَوْمًا عَلَى طَرِيقِهِمْ الَّذِي يُخْرَجُونَ مِنْهُ، فَمَرَّ أَبُو بَكْرٍ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ وَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي عُمَرُ، فَسَأَلْتُهُ عَنْ آيَةٍ مِنْ كِتَابِ اللَّهِ، مَا سَأَلْتُهُ إِلَّا لِيُشْبِعَنِي، فَمَرَّ فَلَمْ يَفْعَلْ، ثُمَّ مَرَّ بِي أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ فَتَبَسَّمَ حِينَ رَأَى، وَعَرَفَ مَا فِي نَفْسِي وَمَا فِي وَجْهِ، ثُمَّ قَالَ: (أَبَاهِرْ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (الْحَقُّ). وَمَطَى فَتَبِعْتُهُ، فَدَخَلَ فَاِسْتَأْذَنَ، فَأُذِنَ لِي، فَدَخَلَ فَوَجَدَ لَبَنًا فِي قَدَاحٍ، فَقَالَ: (مَنْ أَتَيْنَ هَذَا اللَّبَنَ؟). قَالُوا: أَهْدَاهُ لَكَ فُلَانٌ أَوْ فُلَانَةٌ، قَالَ: (أَبَاهِرْ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ، قَالَ: (الْحَقُّ) إِلَى أَهْلِ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ لِي. قَالَ: وَأَهْلُ الصُّفَّةِ أَضْيَافُ

نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم میں سے ہر ایک دنیاوی مال زیادہ محبوب ہے ارشاد فرمایا اپنا مال تو وہ ہے جو اللہ کی راہ میں آگے بھیج دیا ہو۔ اور جو پیچھے رہ گیا وہ وارث کا مال ہے۔

نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرام [کا دنیا سے کنارہ کر کے زندگی گزارنے کا حال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ بھوک کے سبب میں زمین پر پیٹ کو لگا کر لیٹ جاتا اور کبھی اس کی شدت کے سبب اپنے پیٹ پر پتھر باندھ لیتا۔ ایک روز میں عام لوگوں کی زرگاہ پر بیٹھ گیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ گزرے میں نے ان سے قرآن کی ایک آیت پوچھی میں نے سوال اس لیے پوچھا کہ وہ مجھے کھانا کھلا دیں۔ مگر انہوں نے دھیان نہ دیا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اُدھر سے گزرے تو میں نے ان سے قرآن پاک کی ایک آیت پوچھی وہ بھی اسی لیے کہ شاید مجھے کھانا کھلا دیں مگر انہوں نے بھی دھیان نہ دیا۔ پھر ابو القاسم رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے تو مجھے دیکھ کر مسکرائے۔ اور میرے چہرے سے میری دل کی کیفیت ملاحظہ فرمائی چنانچہ ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ میں عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ میں حاضر ہوں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے ساتھ آؤ تو میں آپ ﷺ کے پیچھے ہو لیا چنانچہ آپ ﷺ اپنے کا شانہ اقدس میں تشریف لے گئے میں نے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت مرحمت فرمائی اور میں اندر داخل ہو گیا آپ ﷺ نے دودھ سے بھرا پیالہ ملاحظہ فرمایا تو ارشاد فرمایا کہ یہ کہاں سے آیا گھر والوں نے عرض کی یہ فدر



الإِسْلَامِ. لَا يَأْوُونَ إِلَى أَهْلِ وَلَا مَالٍ وَلَا عَلَى أَحَدٍ. إِذَا أَتَتْهُ صَدَقَةٌ بَعَثَ بِهَا إِلَيْهِمْ. وَلَمْ يَتَنَاوَلْ مِنْهَا شَيْئًا. وَإِذَا أَتَتْهُ هَدِيَّةٌ أَرْسَلَ إِلَيْهِمْ. وَأَصَابَ مِنْهَا وَأَشْرَكَهُمْ فِيهَا. فَسَأَلَنِي ذَلِكَ. فَقُلْتُ: وَمَا هَذَا اللَّيْنُ فِي أَهْلِ الصُّفَّةِ كُنْتُ أَحَقُّ أَنَا أَنْ أُصِيبَ مِنْ هَذَا اللَّيْنِ شَرْبَةً أَتَقْوَى بِهَا فَإِذَا جَاءَ أَمْرِي. فَكُنْتُ أَنَا أُعْطِيهِمْ. وَمَا عَسَى أَنْ يَبْلُغَنِي مِنْ هَذَا اللَّيْنِ. وَلَمْ يَكُنْ مِنْ طَاعَةِ اللَّهِ وَطَاعَةِ رَسُولِهِ ﷺ بُدًّا. فَأَتَيْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَأَقْبَلُوا فَاسْتَأْذَنُوا فَأَذِنَ لَهُمْ. وَأَخَذُوا مَجَالِسَهُمْ مِنَ الْبَيْتِ. قَالَ: (يَا أَبَا هُرَيْرَةَ). قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (خُذْ فَأَعْطِهِمْ). قَالَ: فَأَخَذْتُ الْقَدَحَ. فَجَعَلْتُ أُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى. ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ. فَأُعْطِيهِ الرَّجُلَ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى. ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ فَيَشْرَبُ حَتَّى يَرْوَى. ثُمَّ يَرُدُّ عَلَى الْقَدَحِ. حَتَّى انْتَهَيْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ رَوَى الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. فَأَخَذَ الْقَدَحَ فَوَضَعَهُ عَلَى يَدِهِ. فَنَظَرَ إِلَيَّ فَتَبَسَّمَ فَقَالَ: (أَبَا هُرَيْرَةَ) قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (بَقِيْتُ أَنَا وَأَنْتَ) قُلْتُ: صَدَقْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: (اقْعُدْ فَاشْرَبْ) فَقَعَدْتُ فَشَرَبْتُ. فَقَالَ: (اشْرَبْ) فَشَرَبْتُ فَمَا زَالَ يَقُولُ: (اشْرَبْ)

مرد یا فالاں عورت نے ہدیہ بھیجا ہے۔ ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہؓ میں عرض گزار ہوا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ رشتہ داروں کو کہ اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بلاؤ۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ تو اسلام کے مہمان تھے نہ ہی ان کے اہل و عیال تھے اور نہ ہی مال اسباب تھا۔ جب آپ ﷺ کے پاس کوئی صدقہ آتا تو ان کے لیے بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہ لیتے اور اگر کوئی تحفہ بھیجتا تو انہیں بلا دیتے خود بھی کچھ نہ لیتے اور انہیں بھی شامل فرمائیے۔ مجھے یہ سب محسوس ہو اور اپنے دل میں کہا یہ دودھ بھلا اہل صفہ کو کیسے پورا ہوگا اور دہنہ میں اسے پینے کا زیادہ مستحق ہوں کہ اگر اس میں سے پی لیتا تو کچھ قوت پاتا۔ اب جبکہ وہ سب آئیں گے اور مجھے دودھ پلانے کا حکم فرمایا جائے گا تو اس میں سے کیا بچ پائے گا لیکن اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم سراسر آنکھوں پر۔ پس میں گیا اور ان کو بلا لایا وہ آئے اور اجازت مانگی تو انہیں اجازت مرحمت فرمائی مگر وہ اندر آئے اور بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ہریرہؓ میں عرض گزار ہوا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایا انہیں دو۔ میں نے پیالہ لے کر ایک شخص کو پینے کے لیے دیا اس نے سیر ہو کر پیالہ واپس کر دیا پھر میں نے دوسرے کو پیالہ دیا اس نے بھی سیر ہو کر پیالہ واپس کر دیا یہاں تک کہ سب باری باری پیتے گئے پھر نبی کریم ﷺ نے وحی فرمائی کہ باری آئی چنانچہ آپ ﷺ نے پیالہ اٹھا کر دست مبارک پر رکھا اور میری طرف دیکھ کر قسم فرمایا کہ میں نے اسے دیا۔ یہ وہ سیر میں عرض گزار ہوا حاضر ہوں یا رسول اللہ ﷺ میں نے اسے دیا۔

حَتَّى قُلْتُ: لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ، مَا أَجِدُ لَهُ  
مَنْسَكًا. قَالَ: (فَأَرِنِي) فَأَعْطَيْتُهُ الْقَدَحَ فَحَبَدَ  
لَهُ سَمِيٌّ وَشَرِبَ الْفُضْلَةَ

میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ بے شک آپ نے فرماتے  
ہیں ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور دودھ پیو چنانچہ میں بیٹھ گیا اور  
میں نے پیاناچہ ارشاد فرمایا کہ پیو میں نے پھر یہ آپ سے پینے  
ارشاد فرماتے رہے کہ پیو یہاں تک کہ میں عرض گزار ہوا اس  
پروردگار کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا کہ  
اب گنجائش نہیں پایا ارشاد فرمایا مجھے دے دو پس میں نے پیالہ  
پیش خدمت کر دیا تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنائیں  
فرمائی اور پھر بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا دودھ نوش فرمایا۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث میں دو باتیں قابل غور ہیں ملاحظہ ہو کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے چہرے کو دیکھ کر دل کا حاسن جان  
لیا واقعی یہ آپ ﷺ کی نگاہ کا اعجاز تھا کہ دل کی حالت جو مخفی ہوتی ہے وہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمائی۔ بے شک آپ ﷺ دونوں سے  
اندر پوشیدہ باتوں کو بھی ملاحظہ فرماتے ہیں۔ دوسری قابل غور بات یہ کہ سرکار ابد قرار احمد مختار ﷺ نے دودھ کے ایک ہی پیالے سے  
سزا صحابہ صفہ کو شکم سیر فرما دیا سب باری بار پیچھے گئے اور دودھ پیالے میں جوں کا توں باقی رہا بے شک رب عزوجل نے اپنے  
محبوب ﷺ کو یہ تصرف و اختیار عطا فرمایا ہے جس کے چشم دید گواہ خود صحابہ کرام | تھے۔ لہذا جو آپ ﷺ کی ان صفات و  
خصوصیات کا انکار کرے تو انکا یہ انکار محض آقائے دو جہاں ﷺ سے محبت و مشق کا فقدان ہونے کے سبب سے جو جہنم میں لے  
جانے کا سبب بن جائے گا کہ قرآن میں صاف صاف ارشاد فرمایا گیا جس نے رسول سے محبت کی اس نے اللہ سے محبت کی پس اس  
رسول کو راضی کیا اس نے اللہ کو راضی کیا۔

2100. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (اللَّهُمَّ ارْزُقْ آلَ مُحَمَّدٍ قُوتًا).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا فرمائی ”اے اللہ عزوجل آل محمد  
حسب ضرورت رزق عطا فرما۔“

10. بَابُ: الْقَصْدِ

عبادت میں میانہ روی

اور مداومت

وَالْهُدَاوَمَةُ عَلَى الْعَمَلِ

2101. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی بھی اپنے

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَنْ يُنَجِّيَ أَحَدًا مِنْكُمْ عَمَلُهُ)

قَالُوا: وَلَا أَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (وَلَا أَنَا، إِلَّا أَنْ يَتَغَمَّدَنِي اللَّهُ بِرَحْمَةٍ، سَدِّحُوا وَقَارِبُوا، وَاعْبُدُوا وَرَوْحُوا، وَشَيْءٌ مِنَ الذُّلَّةِ وَالْقَصْدِ الْقَصْدَ تَبْلُغُوا).

2102. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ: سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ: أَيُّ الْأَعْمَالِ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ؟ قَالَ: (أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ).

11. بَاب: الرَّجَاءُ مَعَ الْخَوْفِ

2103. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الرَّحْمَةِ لَمْ يَيْئَسْ مِنَ الْجَنَّةِ، وَلَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ بِكُلِّ الَّذِي عِنْدَ اللَّهِ مِنَ الْعَذَابِ لَمْ يَأْمَنْ مِنَ النَّارِ).

12. بَاب: حِفْظُ اللِّسَانِ وَمَنْ

كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ

2104. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مَنْ يَصْمُتْ لِي مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنَ لَهُ الْجَنَّةَ).

2105. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

پر نجات نہیں پائے گا؟ لوگ عرض گزار ہوئے کیا آپ کو بھی نہیں یا رسول اللہ ﷺ؟ فرمایا مجھے بھی نہیں مگر یہ کہ اللہ عزوجل مجھے اپنی رحمت میں ڈھانپ لے لہذا سیدھی راہ اختیار کرو مینہ روئی اختیار کر کے صبح و شام اور رات کے آخری حصے میں کچھ نرت رہو یہاں تک کہ منزل مقصود پر جا پہنچو۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ عزوجل کو زیادہ پسند ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ وہ تھوڑا ہو۔

اللہ عزوجل سے رحمت کی امید کے ساتھ اس کا خوف حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کافر بھی یہ جان جائے کہ اللہ عزوجل کے پاس کتنی رحمت ہے تو وہ بھی جنت سے مایوس نہ ہو اور اگر مومن یہ جان جائے کہ اس کے پاس کتنا عذاب ہے تو وہ کبھی جہنم سے بے خوف نہ رہے۔

زبان کی حفاظت اور جو اللہ عزوجل اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اچھی بات کہے یا چپ رہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھے جبرؤں کے درمیان اور ناگوں کے درمیان کی ضمانت دے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے فرمایا بے شک بندہ جب کوئی ایسی بات کہتا ہے جو اللہ عزوجل کو راضی کرنے والی ہوتی ہے اور وہ اس کو کچھ اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے باعث اللہ عزوجل اس کے درجات کو بلند کر دیتا ہے اور جب کوئی ایسی بات کہتا جو اللہ عزوجل کی ناراضگی کی ہوتی ہے اور وہ اس کو کچھ اہمیت نہیں دیتا لیکن اس کے باعث دوزخ میں جاگرتا ہے۔

گناہوں سے رکے رہنا

حضرت ابو موسیٰ حنیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری مثال اور جہنم کی مثال یہ ہے کہ جیسے کسی شخص نے اپنی قوم سے کہا میں نے اپنی آنکھوں سے دشمن کا لشکر دیکھا ہے اور میں تمہیں وہ شے پر ڈرانے والا ہوں لہذا اپنے آپ کو چاہو اپنے آپ کو بچاؤ اس ایک گروہ نے میری بات مانی اور کھڑوایا تو اس کی طرف چلے گئے اور یوں درجات پائی اور چمک آؤں۔ بات نہ مانی تو بھگت کرنا پڑی اور ان کو تہ تیغ کر دیا۔

دوزخ کی آگ خواہشات نفسانیہ سے

بھکی ہوئی ہے

حضرت ابو موسیٰ حنیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہنم وشتاؤں کے آگیاں ہیں جہاں جنت اور مشتات سے بھنا پنا ہے۔

جنت تمہارے بچنے کے لئے ہے

زیادہ قریب ہے اور ایسے ہی جہنم بھی

حضرت عبداللہ حنیفہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللَّهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَرْفَعُ اللَّهُ بِهَا دَرَجَاتٍ، وَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ مَخْطِ اللَّهِ، لَا يُلْقِي لَهَا بَالًا، يَنْهَوِي بِهَا فِي جَهَنَّمَ).

13. باب: الإِثْتِهَاءُ عَنِ الْمَعَاصِي

2106. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (مَثَلِي وَمَثَلُ مَا بَعَثَنِي اللَّهُ، كَمَثَلِ رَجُلٍ أَتَى قَوْمًا فَقَالَ: رَأَيْتُ الْجَيْشَ بِعَيْنَيَّ، وَإِنِّي أَنَا السَّيِّئُ الْعَرَبِيُّ، فَالْتَجَاءُ الشُّجَاءُ فَطَاعَتْهُ طَائِفَةٌ فَأَذْجُوا عَلَى مَهْلِهِمْ فَتَجَّوْا، وَكَذَبَتْهُ طَائِفَةٌ فَصَبَّحَهُمُ الْجَيْشُ فَاجْتَنَحَهُمْ).

14. باب: مُحِبَّةُ النَّارِ

بِالشَّهَوَاتِ

2107. عَنْ أَبِي مُرَازَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (مُحِبَّةُ النَّارِ بِالشَّهَوَاتِ، وَمُحِبَّةُ الْجَنَّةِ بِالْمَكَارِهِ).

15. باب: (الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ

مِنْ شَرِّكَ نَعْلِهِ وَالنَّارُ مِثْلُ ذَلِكَ)

2108. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الْجَنَّةُ أَقْرَبُ إِلَى أَحَدِكُمْ مِنْ شَرِّ النَّارِ مِثْلُ ذَلِكَ).

16. باب: لِيَنْظُرَ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ

مِنْهُ وَلَا يَنْظُرَ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ

2109 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِذَا نَظَرَ أَحَدُكُمْ إِلَى مَنْ فُضِّلَ عَلَيْهِ فِي الْمَالِ وَالْخَلْقِ، فَلْيَنْظُرْ إِلَى مَنْ هُوَ أَسْفَلَ مِنْهُ).

17. باب: مَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ أَوْ بِسَيِّئَةٍ

2110 عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيمَا يَرَوِي عَنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ كَتَبَ الْحَسَنَاتِ وَالسَّيِّئَاتِ، ثُمَّ بَيَّنَ ذَلِكَ، فَمَنْ هَمَّ بِحَسَنَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ عَشْرَ حَسَنَاتٍ إِلَى سَبْعِينَ ضِعْفٍ إِلَى أَضْعَافٍ كَثِيرَةٍ، وَمَنْ هَمَّ بِسَيِّئَةٍ فَلَمْ يَعْمَلْهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ عِنْدَهُ حَسَنَةً كَامِلَةً، فَإِنْ هُوَ هَمَّ بِهَا فَعَمِلَهَا كَتَبَهَا اللَّهُ لَهُ سَيِّئَةً وَاحِدَةً).

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت تمہارے جوت کے تھے سے بھی زیادہ قریب ہے اور ایسے ہی جہنم بھی۔

اپنے سے مغلس کی طرف دیکھے

اپنے سے برتر کی طرف نہ دیکھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی ایسا کو دیکھے جو اس سے مال و جمال میں افضل ہو تو پھر ایسے پر غور ڈالے جو ان میں سے کمتر ہو۔

جو نیکی یا بدی کا ارادہ کرے

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے رب عزوجل سے روایت کرتے ہیں ارشاد فرمایا: ”اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں لکھ دی ہیں اور ان کی وضاحت بھی فرمادی پس جس نے نیکی کا ارادہ کیا اور اسے کر نہ سکا تو بھی اللہ تعالیٰ نامہ اعمال میں اس کے لیے پوری نیکی کا ثواب لکھ دیتا ہے اور اگر اس نے ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر ڈالا تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیوں سے سات سو تک بلکہ اس سے بھی زیادہ برکے لکھ دیتا ہے۔ اور جس نے برائی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کیا تو نامہ اعمال میں پوری ایک نیکی کا ثواب لکھ دے گا لیکن جس نے ارادہ کیا اور اس پر عمل بھی کر ڈالا تو اس کے لیے نامہ اعمال میں ایک بدی لکھ دے گا۔“

امانت داری کا نکل جانا

18. باب: رَفْعُ الْأَمَانَةِ

2111 عَنْ حَذِيفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا



حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ. رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الْآخَرَ حَدَّثَنَا: (أَنَّ الْأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جَذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ. ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ. ثُمَّ عَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ). وَحَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِهَا قَالَ: (يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقَبَّضُ الْأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ. فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ الْوَكْتِ. ثُمَّ يَنَامُ النَّوْمَةَ فَتُقَبَّضُ لَيَبْقَى أَثَرُهَا مِثْلَ الْمَجْلِ. كَجَنْبِ دَخْرَجْتُهُ عَلَى رِجْلِكَ فَتَقِطُ. فَتَرَاهُ مُنْتَبِهًا. وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ فَيُضْبِحُ النَّاسُ يَتَّبِعُونَ. فَلَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الْأَمَانَةَ فَيُقَالُ: إِنَّ فِي بَيْ فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا. وَيُقَالُ لِلرَّجُلِ: مَا أَغْفَلَهُ وَمَا أَظْرَفَهُ وَمَا أَجْلَدَهُ. وَمَا فِي قَلْبِهِ مِنْ ثِقَالٍ حَبَّةٍ خَرَدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ. وَلَقَدْ أَتَى عَلَى زَمَانٍ وَمَا أَتَاهِيَ إِلَّا كُمْ بَايَعْتُ. لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا رَدَّهِ الْإِسْلَامَ. وَإِنْ كَانَ نَصْرَانِيًّا رَدَّهِ عَلَى سَاعِيهِ. فَأَمَّا الْيَوْمَ: فَمَا كُنْتُ أَتَابِعُ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا).

2112 عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّمَا النَّاسُ كَالْإِبِلِ الْهَائَةِ. لَا تَكَادُ تَجِدُ فِيهَا رَاحِلَةً).

کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم سے دو باتیں بیان فرمائی تھیں جن میں ایک میں دیکھ چکا اور دوسری کا غلط ہوں۔ پہلی بات تو یہ کہ پہلے ایمان داری آدمی کے دل میں اتاری پھر اس نے قرآن سے اس کو جانا پھر سنت سے اسے جانا دوسری بات اس کے نکل جانے کی بتائی کہ آدمی سوے گا اور امانت داری کے دل سے قبض کر لی جانی کی صرف اس کا نشان رہ جائے گا جو داغ کی مثل ہوگا پھر جب سوئے گا تو امانت داری کا باقی حصہ بھی قبض کر لیا جائے گا اور اس کا نشان آہے کی مثل رہ جائے گا جیسے چنگاری پاؤں پر پڑے تو چھلا آجاتا ہے اور پھر کرا بھرا ہوا غم آتا ہے حالانکہ اندر سے خالی ہوتا ہے۔ پس لوگ صبح خرید و فروخت کریں گے لیکن ان میں کوئی ایک بھی امانت دار نہ ہوگا بلکہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں ایک امین موجود ہے آدمی سے کہا جائے گا وہ کیسا عقل مند، ایسا ظریف اور کیسا بہادر ہے مگر اس کے دل میں رائی سے دانہ برابر بھی ایمان نہ ہوگا۔ مجھ پر ایک زمانہ ایسا نزلے۔ بھٹے کسی سے خرید و فروخت کرنے میں کوئی تردد نہ ہوتا تھا۔ یوں اگر وہ مسلمان ہوتا تو اسلام اسے حق کی طرف لے آتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم اس سے میرا حق واپس دے دیتے لیکن آج تو میں صرف فلاں فلاں سے باتیں کر رہا ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی ہے کہ فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ صبیحہ صبح فرمایا لوگوں کی حالت اونٹوں کی طرح ہونی کہ سو سو میں ایک بھی سواری کے قائل نہ ہو۔

## 19. باب الرِّيَاءِ وَالشُّعَةِ

2113. عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَنْ سَمَعَ سَمَعَ اللَّهُ بِهِ، وَمَنْ يُرَائِي يُرَائِي اللَّهُ بِهِ).

## ریا کاری اور شہرت

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جو سنانے کے لیے کام کرے تو اللہ تعالیٰ سب کو سنا دے گا اور جو دکھانے کے لیے کام کرے اللہ تعالیٰ سب کو دکھا دے گا۔“

## 20. باب: التَّوَاضُّعِ

2114. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِي وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِي بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِي يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالتَّوَافُلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ: كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِي يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِي لِأَعْطِيْتُهُ، وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِي لِأَعِيزَتْهُ، وَمَا تَرَدَّدْتُ عَنْ شَيْءٍ أَنَا فَاعِلُهُ تَرَدَّدِي عَنْ نَفْسِ الْمُؤْمِنِ، يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَأَنَا أَكْرَهُ مَسَائَتَهُ).

## تواضع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو میرے کسی ولی سے عداوت رکھے میرا اس کے خلاف اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ کسی چیز سے میرا قرب حاصل نہیں کرتا اس سے جو فرض عبادا نہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں اور اگر میری پناہ مانگے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور کسی کام میں مجھے تردد نہیں ہوتا مگر مومن کو موت دینے میں کیونکہ وہ موت کو ناپسند کرتا ہے اور میں اس کی تکلیف کو ناپسند کرتا ہوں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے حدیث قدسی کے ذریعے اپنے ولیوں کی شان بیان فرمائی ایک تو یہ کہ جو اللہ کے کسی ولی سے دشمنی و بغض و حسد رکھے اللہ تعالیٰ اس کے خلاف اعلان جنگ فرماتا ہے لہذا معلوم ہوا اولیاء کرام کی دشمنی ان سے بغض و عداوت ان سے حسد ان کی مخالفت اللہ تعالیٰ کی مخالفت کا سبب بن جاتا ہے۔ لہذا اولیاء کرام کو اپنی محبت و عقیدت کا محور بنالینا چاہیے تو رب تعالیٰ کی حمایت و نصرت شامل حال رہے گی۔ دوسری قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اولیاء کرام کی

سماعت و بصارت اور ہاتھ پیر وغیرہ میں اپنی ایسی موزانیت داخل فرما دیتا ہے کہ پھر ان کا دیکھنا عام لوگوں کے دیکھنے کی طرح نہیں ہوتا نہ ان کا سنا عام لوگوں کی مانند ایسے ہی ان کا چلنا پھرنا تصرف و اختیار بھی رب تعالیٰ کی عطا سے ہے مثل و بے نظیر ہوتا ہے۔ اسی لیے اولیائے کرام سے صادر ہونے معاملات جو عقل میں نہ آئیں کرامات کہا جاتا ہے اور کرامات اولیاء کا انکار رب تعالیٰ کی قدرت کا انکار ہے کہ وہ چاہے تو اپنے پیاروں کو وہ قدرت و طاقت عطا فرما دے جو اس کے عام بندوں کو حاصل نہیں۔ اس کی قدرت سے کچھ بعینہ و ناممکن نہیں۔

## 21. باب: (مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ

اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ)

2115. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ أَحَبَّ لِقَاءَ اللَّهِ أَحَبَّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ كَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ). قَالَتْ عَائِشَةُ أَوْ بَعْضُ أَزْوَاجِهِ، إِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ، قَالَ: (لَيْسَ ذَلِكَ، وَلَكِنَّ الْمُؤْمِنَ إِذَا حَضَرَكَ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرُضْوَانِ اللَّهِ وَكَرَامَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْكَ أَمَامَهُ، فَأَحَبُّ لِقَاءِ اللَّهِ وَأَحَبُّ اللَّهُ لِقَائَهُ، وَإِنَّ الْكَافِرَ إِذَا حَضَرَ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللَّهِ وَعُقُوبَتِهِ، فَلَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَهَ إِلَيْهِ مِنْكَ أَمَامَهُ، فَكَرِهَ لِقَاءَ اللَّهِ وَكَرِهَ اللَّهُ لِقَائَهُ).

جو اللہ عز و جل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے اللہ عز و جل بھی اس سے ملاقات کو پسند فرماتا ہے

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا "جو اللہ عز و جل سے ملاقات کو پسند کرتا ہے تو اللہ عز و جل بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو اللہ عز و جل سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اللہ عز و جل بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یا کسی اور ام المؤمنین نے عرض کی "ہم سب موت کو ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا بات یہ نہیں بلکہ جب بندہ مومن کو موت آتی ہے تو اسے رضائے الہی اور انعامات کی بشارت دی جاتی ہے چنانچہ جو چیز سامنے ہوتی ہے وہ اسی کو پسند کرتا ہے چنانچہ اس وقت وہ اللہ عز و جل سے ملنا پسند کرتا ہے اور اللہ عز و جل اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جب کافر کی موت کا وقت آتا ہے تو اسے اللہ عز و جل کی ناراضگی اور عذاب کی خبر دی جاتی ہے تو جو چیز اسے آگے ملنے والی ہوتی ہے وہ اس کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ عز و جل اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

## سکرات موت کا بیان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

## 22. باب: سَكْرَاتِ الْمَوْتِ

2116. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا

قَالَتْ: كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَعْرَابِ جُفَاءً يَأْتُونَ  
النَّبِيَّ ﷺ فَيَسْأَلُونَهُ: مَتَى السَّاعَةُ؟ فَكَانَ  
يَنْظُرُ إِلَى أَصْغَرِهِمْ فَيَقُولُ: (إِنْ يَعْشَ هَذَا لَا  
يُذِرْكُمُ الْهَرَمُ حَتَّى تَقُومَ عَلَيْكُمْ  
سَاعَتُكُمْ). يَعْنِي مَوْتَهُمْ.

23. باب: يَقْبِضُ اللَّهُ

الْأَرْضَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2117. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: النَّبِيُّ ﷺ: (تَكُونُ الْأَرْضُ يَوْمَ  
الْقِيَامَةِ خُبْرَةً وَاحِدَةً، يَتَكَفَّوْهَا الْجَبَّارُ بِبَيْدِهِ  
كَمَا يَكْفَأُ أَحَدُكُمْ خُبْرَتَهُ فِي الشَّفْرِ، نُزُلًا  
لِأَهْلِ الْجَنَّةِ). فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ:  
بَارَكَ الرَّحْمَنُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ، أَلَا أُخْبِرُكَ  
بِنُزْلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ؟ قَالَ: (بَلَى).  
قَالَ: تَكُونُ الْأَرْضُ خُبْرَةً وَاحِدَةً، كَمَا قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ. فَنَظَرَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَيْنَا ثُمَّ ضَمَّكَ حَتَّى  
بَدَتْ نَوَاجِذُهُ، ثُمَّ قَالَ: أَلَا أُخْبِرُكَ بِإِدَامِهِمْ؟  
قَالَ: إِدَامُهُمْ بِالْأَمِّ وَتُونٍ، قَالُوا: وَمَا هَذَا؟  
قَالَ: تَوْرٌ وَتُونٌ، يَأْكُلُ مِنْ زَائِدَةٍ كَبِيدِهِمَا  
سَبْعُونَ أَلْفًا.

2118. عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

کچھ اعرابی خراب حال میں نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر  
ہوتے اور سوال کرتے کہ قیامت کب آئے گی؟ تو آپ ان  
کے سب سے کم عمر شخص کی طرف دیکھ کر فرماتے اُسیہ زندہ رہا تو  
بڑھاپے و نہیں پہنچے گا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی تم پر  
موت آ جائے گی تو گویا کہ تم پر قیامت قائم ہو جائے گی)

قیامت کے دن زمین کو اللہ عزوجل

اپنے قبضے میں لے لے گا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن زمین ایک روٹی کی  
مانند ہوگی جس کو اللہ عزوجل اپنے دست مبارک سے لپیٹ دے  
گا جیسے تم دسترخوان پر روٹی کو اکٹھا کر لیتے ہو اور ایسا جنت کی  
ضیافت کے لیے کرے گا تو پھر ایک یہودی آ گیا اور کہنے لگا  
اے ابوالقاسم اللہ عزوجل آپ کو برکت دے کیا میں آپ کو اہل  
جنت کی مہمانی کے بارے میں سمجھ نہ بتاؤں؟ فرمایا نیوں نہیں  
اس نے کہا کہ زمین ایک روٹی کی طرح ہوگی جیسے کہ نبی کریم  
ﷺ نے ہمیں بتایا تھا پھر نبی کریم ﷺ نے ہماری طرف توجہ  
فرمائی اور اس طرح ہنسنے لگے کہ آپ کے دندان مبارک بھی نظر  
آنے لگے پھر فرمایا میں تمہیں ان کے سالن کے بارے میں نہ  
بتاؤں؟ فرمایا کہ اس کا سالن لام نون کے ساتھ ہوگا صحابہ ابراہہ  
رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہ لام اور نون کیا ہے؟ آپ نے فرمایا بیل اور  
مچھلی ان کی کلیجی اتنی بڑی ہوگی کہ وہ دستر بزار افراہ کے لیے کافی  
ہوگی۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى أَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ، كَقَرْصَةِ نَقِيٍّ). قَالَ سَهْلٌ أَوْ غَيْرُهُ: (لَيْسَ فِيهَا مَعْلَمٌ لِأَحَدٍ).

## 24. باب: الْحُشْرُ

2119. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثِ طَرَائِقٍ: رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيدٍ، وَثَلَاثَةٍ عَلَى بَعِيدٍ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيدٍ، وَعَشْرَةٌ عَلَى بَعِيدٍ وَيُحْشَرُ بَقِيَّةَهُمُ النَّارُ، ثَقِيلٌ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا).

2120. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (تُحْشَرُونَ حُفَاةَ عُرَاءَةٍ غُرْلًا) قَالَتْ عَائِشَةُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ، فَقَالَ: (الْأَمْرُ أَشَدُّ مِنْ أَنْ يُبْهَتَهُمْ ذَلِكَ).

## 25. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (الْأَيُّظُنُّ

أُولَئِكَ أَنَّهُمْ مَبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ)

2121. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ۔۔۔  
ارشاد فرمایا "لوگوں کو بروز قیامت کندھوں سفید روئوں پر  
سفید اور چنیل زمین پر جمع فرمایا جائے گا مسرت ہل چڑیا کی  
اور کا بیان ہے کہ یعنی وہاں کوئی نشان نہ ہوگا

## حشر

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ  
میں لوگوں کے تین گروہ ہوں گے ایک رغبت رکھنے والے اور  
ڈرنے والے کا، دوسرا وہ جو اونٹوں پر دو تین، چار اور دس دس  
تک سوار ہوں گے اور تیسرے گروہ کو آگ سے کرچے کی ان کے  
ساتھ رات گزارے گی ان کے ساتھ صبح کرے گی ان کے  
ساتھ ہی شام کرے گی جہاں وہ شام کریں گے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ  
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم بروز قیامت حشر میں اس حالت میں  
جمع کیے جاؤ گے کہ تم ننگے پیر ننگے جسم اور غیر مٹھتوں ہو گے حضرت  
عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ  
مرد و عورت ایک دوسرے کو دیکھیں گے ارشاد فرمایا وہ وقت اتنا شدید  
ہوگا کہ وہ اس جانب دھیان بھی نہ کریں گے۔

ارشاد باری تعالیٰ "کیا ان لوگوں کو گمان نہیں کہ انہیں  
اٹھنا ہے ایک عظمت والے دن کے لیے جس روز  
سب لوگ رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ



رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يَعْرِقُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يَذْهَبَ عَرَقُهُمْ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ خَرَاغًا، وَيُلْجِئُهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ أَذَانَهُمْ).

26. باب: الْقِصَاصِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

2122. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: قَالَ

النَّبِيُّ ﷺ: (أَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ بِالنِّمَاءِ).

27. باب: صِفَةُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

2123. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا صَارَ أَهْلُ الْجَنَّةِ إِلَى الْجَنَّةِ، وَأَهْلُ النَّارِ إِلَى النَّارِ، جِئَ بِالْمَوْتِ حَتَّى يُجْعَلَ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، ثُمَّ يُذَبِّحُ، ثُمَّ يُنَادِي مُنَادٍ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ لَا مَوْتَ، يَا أَهْلَ النَّارِ لَا مَوْتَ، فَيَزْدَادُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَرَحًا إِلَى فَرَحِهِمْ، وَيَزْدَادُ أَهْلُ النَّارِ حُزْنًا إِلَى حُزْنِهِمْ).

2124. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَقُولُ لِأَهْلِ الْجَنَّةِ: يَا أَهْلَ الْجَنَّةِ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ رَبَّنَا وَسَعْدَيْكَ، فَيَقُولُ: هَلْ رَضِيتُمْ؟ فَيَقُولُونَ: وَمَا لَنَا لَا نَرْضَى وَقَدْ أُعْطِينَا مَا لَمْ نُعْطِ أَحَدًا مِنْ

ﷺ نے ارشاد فرمایا بروز قیامت لوگوں کا پسینہ اتنا ہے گا کہ زمین میں سترگز تک پھیل جائے گا اور ان کے منہ یہاں تک کہ کانوں تک پہنچ جائے گا۔

روزِ قیامت قصاص

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "روز قیامت لوگوں میں سب سے پہلے فیملہ خون کا ہوگا"

جنت و دوزخ کے حالات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو جنت و دوزخ کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا پھر ایک منادی کرنے والا منادی کرے گا کہ اے جنتیو تمہیں موت نہیں اور اے جہنمیو تمہیں موت نہیں چنانچہ جنتیوں کو خوشی پر خوشی ہوگی اور جہنمیوں کو غم پہ غم ہوگا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ جنتیوں سے ارشاد فرمائے گا اے جنتیو وہ عرض گزار ہوں گے اے ہمارے رب ہم حاضر و مستعد ہیں چنانچہ ارشاد فرمائے گا کیا تم راضی ہو؟ وہ عرض گزار ہوں گے ہم کیوں نہ راضی ہوں جبکہ تو نے ہمیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اپنی مخلوق میں سے کسی کو عطا نہیں فرمایا۔ پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرمائے گا میں تمہیں اس سے بھی

خَلْقِكَ، فَيَقُولُ: أَنَا أُعْطِيكُمْ أَفْضَلَ مِنْ ذَلِكَ، قَالُوا: يَا رَبِّهِ وَأَتَى شَيْءٍ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِكَ، فَيَقُولُ: أَحِلَّ عَلَيْكُمْ رِضْوَانِي، فَلَا أَسْخَطُ عَلَيْكُمْ بَعْدَهُ أَبَدًا).

2125. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا بَيْنَ مَنْكِبِي الْكَافِرِ مَسِيرَةٌ ثَلَاثَةٌ أَيَّامٍ لِلزَّكَاكِ الْمُسْرِعِ).

2126. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (يَخْرُجُ قَوْمٌ مِنَ النَّارِ بَعْدَ مَا مَسَّهُمْ مِنْهَا سَفْعٌ، فَيَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ، فَيُسَبِّحُهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ: الْجَهَنِّيَّةِينَ).

2127. عَنِ الثَّعْبَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ أَهْلَ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَرَجُلٌ تُوَضَّعُ أَخْمِصُ قَدَمَيْهِ بِحِمْرَتَيْنِ، يَغْلِي مِنْهَا دِمَاعُهُ كَمَا يَغْلِي الْمِرْجَلُ وَالْقَنْقَرُ).

2128. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا يَدْخُلُ أَحَدُ الْجَنَّةِ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ، لَوْ أَسَاءَ لِيَزْدَادَ شُكْرًا، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ أَحَدٌ إِلَّا أَرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ، لَوْ أَحْسَنَ لِيَكُونَ عَلَيْهِ حَسْرَةٌ).

افضل چیز تمہیں عنایت کر رہا ہوں وہ عرض گزار ہوں گے اے اللہ! وہ کیا افضل چیز ہے؟ چنانچہ ارشاد فرمائے گا میں نے، بتی رضا تمہارے لیے حلال فرمادی اب کبھی بھی تم سے ناراض نہ ہوں گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کافر کے دونوں شانوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہوگا جتنا ایک تیز رفتار سوار تین دنوں میں جتنی مسافت طے کرے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ لوگ آگ میں جل کر سیاہ ہو کر وہاں سے نکلیں گے اور جب وہ جنت میں داخل ہوں گے تو جنتی انہیں جہنمی کہہ کر پکاریں گے۔

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے دن جس دوزخی کو سب سے ہلکا عذاب دیا جائے گا وہ یہ ہوگا کہ اس کے دونوں پیروں کے نیچے دو انگارے رکھ دیئے جائیں گے جن کے سبب اس کا دماغ یوں کھوتا ہوگا جیسے ہانڈی جوش کھاتی ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”تم میں سے کوئی جنت میں نہیں جائے گا مگر اسے جہنم میں وہ مقام دکھایا جائے گا جو برائی کرنے پر اسے ملتا ہے تاکہ وہ زیادہ شکر ادا کرے اور جہنم میں داخل نہیں کیا جائے گا مگر اسے جنت میں وہ جگہ دکھادی جائے

کی جویشی کرنے پر اسے ملتی تاکہ وہ افسوس کرے۔

### حوض کوثر کے بارے میں

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرا حوض ایک مہینے کی مسافت کے برابر ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اس کی خوشبو مشک سے زیادہ خوشبودار اس پر آسمانی ستاروں کی شمار کے برابر آب خورے رکھے ہوئے ہیں جس نے اس میں ایک دفعہ پانی پیا تو اسے کبھی پیاس نہیں لگے گی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے سامنے میرا حوض ہوگا اتنا بڑا ہوگا جیسا کہ جربا سے ازرع کا درمیانی علاقہ ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میرے حوض کی لمبائی اتنی ہے جتنا یمن میں ایلہ اور صنعاء کے درمیان ہے اس میں آسمان کے تاروں کے برابر آنخورے ہیں۔“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں قیامت کے دن حوض پر کھڑا ہوں گا تو ایک جماعت نظر آئے گی تو میں انہیں پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان ایک آدمی نکلے گا پھر ان سے کہے گا کہ چلو میں کہوں گا کہاں؟ وہ کہے گا اللہ عز وجل کی قسم جہنم کی طرف میں کہوں گا کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ یہ آپ کے بعد اپنے پیروں پر پھرتا مرتد ہو گئے تھے پھر ایک جماعت نظر آئے گی میں انہیں بھی

### 28. باب: فی الحَوْضِ

2129. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ (حَوْضِي مَسِيرَةُ شَهْرٍ. مَاوُهُ أَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ. وَرِيحُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ. وَكِيزَانُهُ كَنُجُومِ السَّمَاءِ. مَنْ شَرِبَ مِنْهَا فَلَا يَظْمَأُ أَبَدًا).

2130. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَمَامَكُمْ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ جَرْبَاءَ وَأَذْرَحَ).

2131. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ قَدْرَ حَوْضِي كَمَا بَيْنَ أُيْلَةَ وَصَنْعَاءَ مِنَ الْيَمَنِ. وَإِنَّ فِيهِ مِنَ الْأُبَارِيبِ كَعَدَدِ نُجُومِ السَّمَاءِ).

2132. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (بَيْنَا أَنَا قَائِمٌ إِذَا زُمرَةٌ. حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي وَبَيْنِهِمْ. فَقَالَ: هَلُمَّ. فَقُلْتُ أَيْنَ؟ قَالَ: إِلَى النَّارِ وَاللَّهِ قُلْتُ: وَمَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ ارْتَدُّوا بَعْدَكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى. ثُمَّ إِذَا زُمرَةٌ. حَتَّى إِذَا عَرَفْتُهُمْ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَيْنِي

وَبَيَّنَهُمْ فَقَالَ: هَلُمَّ، قُلْتُ أَيْنَ، قَالَ إِلَى  
النَّارِ وَاللَّهِ، قُلْتُ: مَا شَأْنُهُمْ؟ قَالَ: إِنَّهُمْ  
ارْتَدُّوا بِغَدَاكَ عَلَى أَدْبَارِهِمُ الْقَهْقَرَى، فَلَا  
أَرَاهُ يَخْلُصُ مِنْهُمْ إِلَّا مِثْلُ هَمَلٍ النَّعَمِ).

پہچان لوں گا تو میرے اوان کے درمیان ایک آدمی آجائے گا  
چنانچہ وہ کہے کہ چلو ”میں کہوں گا کہاں؟ وہ کہے گا اللہ عزوجل کی  
قسم جہنم کی طرف میں کہوں گا کس وجہ سے؟ وہ کہے گا کہ آپ  
کے بعد یہ اپنے پیروں پر الٹے پھر کر مرتد ہو گئے تھے میرے  
خیال میں بغیر چرواہے کہ پھرنے والے جنگل کے چند اونٹوں کی  
طرح چند لوگ ہی نجات پائیں گے۔

2133. عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهَبٍ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَ الْحَوْضَ،  
لَقَالَ: (كُنَّا بَيْنَ الْمَدِينَةِ وَصَنْعَاءَ).

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر  
کیا تو فرمایا اس کا فاصلہ مدینہ منورہ اور صنعاء کا درمیانی فاصلہ  
ہے۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
75- کتاب القدر  
تقدیر کا بیان

1. باب: جَفَّ الْقَلَمُ عَلَى عِلْمِ اللَّهِ

2134. عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَيْعَرَفُ أَهْلَ الْجَنَّةِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ؟ قَالَ: (نَعَمْ). قَالَ: فَلِمَ يَعْمَلُ الْعَامِلُونَ؟ قَالَ: (كُلٌّ يَعْمَلُ لِمَا خُلِقَ لَهُ، أَوْ لِمَا يُبَيَّرُ لَهُ).

اللہ کے علم کے حضور قلم خشک ہو گیا ہے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا جنتی جہنمیوں سے پہچان لیے گئے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں وہ عرض گزار ہوا پھر عمل کرنے والے عمل کیوں کریں؟ ارشاد فرمایا کہ ہر ایک وہی عمل کرتا ہے جس کے لیے پیدا فرمایا گیا یا اسی کے موافق اس کے لیے آسانی فرمائی گئی۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارکہ سے علم مصطفیٰ ﷺ کی وضاحت ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو اتنا وسیع علم عطا فرمایا ہے کہ آپ ﷺ قیامت تک آنے والے واقعات و حالات اور ہر انسان اور اس کے ایمان و انفعال اقوال اور اس کے انجام سے بھی باخبر ہیں یعنی قیامت تک ہونے والی ہر چھوٹی سے چھوٹی اور ہر بڑی سے بڑی بات کے متعلق بھی بے خبر نہیں۔

اللہ کا حکم مقرر ہو کر رہتا ہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا جس میں قیامت تک کی کوئی بات نہ چھوڑی تو جسے یاد رکھنا تھا انہیں یاد رکھا اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا اور جب میں کسی چیز کو دیکھتا ہوں تو بھول گیا تھا تو اسے جان لیتا ہوں جس طرت کسی کا ساتھی گم شدہ ہو لیکن جب دیکھے تو اسے پہچان لے۔

2. باب: (وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُورًا)

2135. عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَقَدْ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ خُطْبَةً، مَا تَرَكَ فِيهَا شَيْئًا إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا ذَكَرَهُ عَلَيْهِ مِنْ عِلْمِهِ، وَجَهْلُهُ مِنْ جَهْلِهِ، إِنْ كُنْتُ لَأَرَى الشَّيْءَ قَدْ نَسِيتُ، فَأَعْرِفُ مَا يَعْرِفُ الرَّجُلُ إِذَا غَابَ عَنْهُ فَرَآهُ فَعَرَفَهُ.



## 3 باب: إلقاء النذر العبد إلى القدر

2136 عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يَأْتِي ابْنَ آدَمَ النَّذْرُ بِشَيْءٍ نَهْ يَكُنْ قَدْ قَدَّرْتَهُ، وَلَكِنْ يُلْقِيهِ الْقَدَرُ وَقَدْ قَدَّرْتَهُ لَهُ أَسْتَخْرِجُ بِهِ مِنَ الْبَغِيلِ).

بندے کا نذر کو تقدیر کے حوالے کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا ابن آدم کی نذر اس کے پاس وہ چیز نہیں لاتی جو اس کے مقدر میں نہ رکھی گئی ہو بلکہ تقدیر اس کو نذر کی طرف لے آتی ہے جو اس کے مقدر فرمائی گئی ہے تاکہ اس سبب سے بخیل کا مال نکلے۔

## 4. باب: المعضوم من عصم الله

2137 عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا اسْتَخْلِفَ خَلِيفَةً إِلَّا لَهُ بِطَانَتَانِ: بَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَبَطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالسَّرِّ وَتَحْضُهُ عَلَيْهِ، وَالْمَعْصُومُ مَنْ عَصَمَ اللَّهُ).

بچتا وہی ہے جس کو اللہ بچائے رکھے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو خلیفہ بنایا جاتا ہے اس کے دو باطن ہوتے ہیں ایک باطن بھلائی اور اس جیسے کاموں کی رغبت دلاتا ہے اور ایک باطن اُسے برائی کرنے اور اس کی ترغیب کے لیے ہوتا ہے۔ لیکن بچتا وہی ہے جسے اللہ تعالیٰ بچائے رکھے۔

## 5. باب: يُحُولُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِهِ

2138 عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: كَثِيرًا مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْلِفُ: (الْأَوْ مُقْلِبِ الْقُلُوبِ).

آدمی اور اس کے دل کے درمیان حائل

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا نبی کریم ﷺ اکثر یوں قسم اٹھایا کرتے تھے کہ دلوں کو پھیرنے والے کی۔



بسم الله الرحمن الرحيم

## 76- کتاب الایمان والندور

قسم اور نذر کا بیان

قسم اور نذر کا بیان

1. باب کتاب الایمان والندور

2139. عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ

الله عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَا عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنِ سَمُرَةَ، لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ، فَإِنَّكَ إِنْ أُوتِيَتْهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وَكَلْتَ إِلَيْهَا، وَإِنْ أُوتِيَتْهَا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا، وَإِذَا خَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ، فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا، فَكْفِرْ عَنْ يَمِينِكَ، وَأَبِ الذِّي هُوَ خَيْرٌ).

2140. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تَمَحُّنُ الْأَخْرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). وَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: (وَاللَّهِ، لَأَنْ يَلِجَ أَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ فِي أَهْلِهِ أَثَمَ لَهُ عِنْدَ اللهِ مِنْ أَنْ يُعْطَى كَفَّارَتُهُ الَّتِي افْتَرَضَ اللهُ عَلَيْهِ).

2. باب: كَيْفَ كَانَتْ يَمِينُ النَّبِيِّ ﷺ

2141. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ رَضِيَ اللهُ

عَنْهُ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ بِبِدْعِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُولَ اللهِ،

حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا "اے عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ امارت طلب نہ کرنا اگر تمہاری طلب پر یہ تمہیں دے دی گئی تو تمہیں اسی کے سپرد کر دیا جائے گا اور اگر تمہیں بغیر کیے دی گئی تو اس پر تمہاری مدد کی جائے گی اور جب تم کسی بات پر قسم کھا لو لیکن بھلائی اس کے غیر میں دیکھو تو اپنی قسم کا کفارہ دے دو اور بھلائی کو اختیار کرو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہم سب سے آخر میں ہیں اور قیامت کے دن ہم سب سے پہلے ہوں گے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کی قسم کہ اگر تم میں سے کوئی اپنی قسم پر بضد رہے تو یہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس کا کفارہ ادا کرنے سے زیادہ گناہ ہے۔

نبی کریم ﷺ کی قسم کیسی ہوتی؟

حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا حضرت عمر عرض گزار ہوئے

رَأَيْتُ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ). فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللَّهِ، لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (الآن يَا عُمَرُ).

2142. عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَهُوَ يَقُولُ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ: (هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ: هُمُ الْأَخْسَرُونَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ). قُلْتُ: مَا شَأْنِي أَمْرِي فِي شَيْءٍ، مَا شَأْنِي، لَجَلَسْتُ إِلَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ: مَا اسْتَطَعْتُ أَنْ أَسْكُتَ، وَتَغَشَّانِي مَا شَاءَ اللَّهُ، فَقُلْتُ: مَنْ هُمْ يَا أَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: (الْأَكْثَرُونَ أَمْوَالًا، إِلَّا مَنْ قَالَ: هَكَذَا، وَهَكَذَا، وَهَكَذَا).

3. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {وَأَقْسَمُوا

بِاللَّهِ جَهْدَ أَيْمَانِهِمْ}

2143. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ

کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے آپ اپنی جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ محبوب ہیں اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا نہیں اے عمر قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے جب تک میں تمہیں اپنی جان سے بھی محبوب نہ ہو جاؤں حضرت عمر عرض گزار ہوئے اللہ عزوجل کی قسم اب آپ مجھے اپنی جان سے بھی پیارے ہیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”ہاں اے عمر اب ٹھیک ہے۔“

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جبکہ آپ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ نے فرمایا رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں رب کعبہ کی قسم وہ خسارے میں ہیں میں عرض گزار ہوا کہ بات کیا ہے؟ کیا آپ نے میرے اندر کوئی ایسی بات ملاحظہ فرمائی ہے؟ میں نے کہا کیا ہے؟ چنانچہ میں آپ کے پاس بیٹھ گیا آپ فرماتے ہی رہے۔ میں آپ کو خاموش نہ کرا سکا پس جب تک اللہ عزوجل نے چاہا اس وقت تک مجھ پر رنج و غم طاری رہا پھر میں عرض گزار ہوا کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ وہ زیادہ مال والے ہیں مگر جو اسے یوں خرچ کرے یوں خرچ کرے اور یوں خرچ کرے۔

فرمان الہی ”اور یہ کہ انہوں نے

اللہ عزوجل کی سخت قسمیں کھائیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مسلمانوں میں سے جس کے تین بچے انتقال کر جائیں

الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ تَمْسُهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ.

4. باب: إِذَا حَبِثَ نَاسِيًا فِي الْأَيْمَانِ

2144. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ اللَّهَ تَجَاوَزَ لِأُمَّتِي عَمَّا وَسَّوَسْتُ، أَوْ حَدَّثْتُ بِهِ أَنْفُسَهَا، مَا لَمْ تَعْمَلْ بِهِ أَوْ تَكَلِّمْ).

5. باب: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

2145. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، أَنَّ

النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (مَنْ نَذَرَ أَنْ يُطِيعَهُ، وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِيهِ).

6. باب: مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

2146. عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ، فَتَوَفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ، فَأُفْتَاهُ أَنْ يَقْضِيَهُ عَنْهَا.

7. باب: النَّذْرُ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَفِي مَعْصِيَةٍ

2147. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

قَالَ: بَيَّنَّا النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ، فَسَأَلَ عَنْهُ فَقَالُوا: أَبُو إِسْرَائِيلَ، نَذَرَ أَنْ يَقُومَ وَلَا يَقْعُدَ، وَلَا يَسْتَظِلَّ وَلَا يَتَكَلَّمَ،

تو اس کو جہنم کی آگ نہیں چھوٹی مگر قسم کھانے کے لیے۔

جو اپنی قسم میں بھولے سے حاثت ہو جائے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ”بے شک میرے امتیوں کو دل کے دوسے اور خیالات آتے ہیں اللہ عزوجل نے انہیں معاف فرما دیا ہے جب ان پر عمل نہ کرے یا زبان سے نہ نکالے۔“

اطاعت میں نذر ماننا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے یہ نذر مانی کہ اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اسے ضرور پوری کرنا چاہیے اور جس نے یہ نذر مانی کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اسے نافرمانی نہیں کرنی چاہیے۔

جو مر گیا اور اس نے نذر مانی تھی

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے نبی کریم ﷺ سے یہ مسئلہ پوچھا کہ ان کی والدہ کے ذمہ ایک نذر تھی وہ اسے پورا کرنے سے قبل وفات پا گئیں چنانچہ آپ نے اسے پورا کرنے کا فیصلہ فرمایا۔

غیر ملک کی نذر اور گناہ کی نذر

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرمایا رہے تھے اتنے میں ایک آدمی کو دیکھا جو کھڑا ہے اس کے بارے میں پوچھا تو لوگوں نے بتایا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اس نے نذر مانی ہے کہ کھڑا رہے گا اور

وَيَصُومَ. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مُرَّةٌ فَلَيْتَ كَلَّمُ  
وَلَيْسَتْ ظِلٌّ وَلَيْقَعْدُ وَلَيْتَمَّ صَوْمُهُ).

بیٹھے گا نہیں اور نہ سائے میں آئے گا نہ کسی سے کلام کرے گا اور  
روزے سے رہے گا پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس سے کہہ  
دو کہ بیٹھ جائے اور سایہ میں آنے بات چیت کرے اور اپنا روزہ  
پورا کرے۔





بسم الله الرحمن الرحيم

## 77- کتاب کفارات الأيمان کفارہ قسم کا بیان

مدینہ شریف کا صاع اور نبی کریم ﷺ کا مد

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں

نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانہ مبارک میں صاع ایک مد

اور تہائی کے برابر ہوتا تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

یوں دعا کی ”اے اللہ عزوجل! انہیں برکت دے ن کے

پیانوں میں ان کے صاع میں اور ان کے مد میں۔“

1. باب: صَاعُ الْمَدِينَةِ وَمُدُّ النَّبِيِّ ﷺ

2148. عَنْ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كَانَ الصَّاعُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ مَدًّا

وثلثًا بِمُدِّ كُمُ الْيَوْمِ.

2149. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (اللَّهُمَّ بَارِكْ

لَهُمْ فِي مَكِّيَّاتِهِمْ وَصَاعِيهِمْ وَمُدِّيهِمْ).



بسم الله الرحمن الرحيم  
78- کتاب الفرائض  
مسائل وراثت کا بیان

1. باب: مِيرَاثُ الْوَلَدِ مِنْ أَبِيهِ وَأُمِّهِ

2150. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (الْحَقُّوْا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا، فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِأَوْلَى رَجُلٍ ذَكَرَ).

ماں باپ کی طرف سے بیٹے کی میراث

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میراث اس کے

حقدار لوگوں کو پہنچا دو اور جو حق جائے وہ سب سے قریبی مرد کے لیے ہے۔

2. باب: مِيرَاثُ ابْنَةِ ابْنٍ مَعَ ابْنَتِهِ

2151. عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ

سُئِلَ عَنِ ابْنَةِ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ، فَقَالَ: لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْأُخْتِ النِّصْفُ، وَأُمُّ ابْنِ

مَسْعُودٍ فَسَيَّتَابِعِي، فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُودٍ

وَأُخْبِرَ بِقَوْلِ أَبِي مُوسَى فَقَالَ: لَقَدْ ضَلَلْتُ إِذَا

وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ، أَقْضَى فِيهَا بِمَا قَضَى

النَّبِيُّ ﷺ: (لِلْإِبْنَةِ النِّصْفُ، وَلِلْإِبْنَةِ ابْنِ

السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثَّلَاثِينَ، وَمَا بَقِيَ فَلِلْأُخْتِ).

فَأُخْبِرَ أَبُو مُوسَى بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُودٍ، فَقَالَ: لَا

تَسْأَلُونِي مَا دَامَ هَذَا الْحَبْرُ فِيكُمْ.

بیٹی کی موجودگی میں پوتی کی وراثت

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے بیٹی پوتی اور بہن کے

بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ بیٹی کے لیے

نصف اور بہن کے لیے نصف ہے اور تم حضرت ابن مسعود کے

پاس جاؤ یقین ہے کہ وہ بھی میرے مطابق ہی بتائیں گے تو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا اور حضرت ابو موسیٰ کے

بات انہیں بتائی گئی تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ

میں جان بوجھ کر ایسا کہوں تو بھٹک گیا اور ہدایت یافتہ لوگوں سے نہ

رہا میں تمہیں وہی فیصلہ بتاؤں گا جو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بیٹی

کے لیے نصف ہے اور پوتی کا چھ حصہ یوں پورے دو تہائی ہو گئے

اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے پھر ہم حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں حاضر

ہوئے تو انہوں نے فرمایا جب تک تم میں اتنا بڑا عالم موجود ہے اس

وقت تک مجھ سے نہ پوچھا کرو۔

3. باب: مَوَالِی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ،  
وَأَبْنِ الْأُخْتِ مِنْهُمْ

2152. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَوَالِ الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ).

2153. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (أَبْنِ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ).

آزاد کردہ غلام اسی قوم اور بھانجا بھی  
اسی میں شمار ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ قوم کا آزاد کردہ غلام ان کے اپنے افراد میں شمار ہوگا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا بہن کا بیٹا اس قوم سے ہے۔

جو کسی غیر پر باپ کا دعویٰ کرے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کے متعلق دعویٰ کرتا ہے اور وہ جانتا ہے کہ وہ اس کا باپ نہیں ہے تو اس پر جنت حرام ہے پھر میں نے یہ حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کی تو انہوں نے فرمایا ہاں میرے دونوں کانوں نے بھی یہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے اور میرے دل نے اسے یاد رکھا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ اپنے آباؤ اجداد سے منہ نہ پھیر دیکونکہ جو اپنے باپ سے منہ پھیر کر دوسرے کو باپ بنائے تو یہ کفرانِ نعمت ہے۔

4. باب: مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ

2154. عَنْ سَعْدِ بْنِ وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ، وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ، فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ). فَذَكَرَ ذَلِكَ لِأَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ: وَأَنَا سَمِعْتُهُ أَذْنًا بِي وَوَعَاةَ قَلْبِي مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

2155. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَقَدْ كَفَرَ).



بسم الله الرحمن الرحيم

## 79- کتاب الحدود

حدود کا بیان

جوتے اور چھڑی سے مارنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شرابی کو لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا اس کو مارو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم میں کسی نے ہاتھ سے کسی نے چھڑی سے اور کسی نے کپڑے سے مارا جب وہ پلٹا تو کسی نے کہا اللہ عزوجل تجھے ذلیل کرے تو فرمایا یہ نہ کہو اور شیطان کے ساتھ تعاون نہ کرو۔

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جس پر میں حد قائم کروں پھر وہ مرجائے تو مجھے کوئی خدشہ نہیں سوائے شراب پینے والے کے کیونکہ اگر وہ مرجائے تو میں دیت ادا کروں گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس کی حد مقرر نہیں فرمائی۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں آپ ﷺ کو ہنسایا کرتا تھا اس کا نام عبد اللہ تھا اور الحمار کے لقب سے پکارا جاتا تھا اور نبی کریم ﷺ نے اسے شراب پینے پر کوڑے لگوائے ایک روز اسے پکڑ کر بارگاہ اقدس میں لایا گیا تو آپ ﷺ کے حکم پر اسے

1. باب: الضَّرْبُ بِالْجَرِيدِ وَالنَّعَالِ

2156. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ، قَالَ: (اضْرِبُوهُ). قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: فَمِثْنَا الضَّارِبُ بِيَدِهِ، وَمِثْنَا الضَّارِبُ بِنَعْلِهِ، وَمِثْنَا الضَّارِبُ بِثَوْبِهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ، قَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: أَخْزَاكَ اللَّهُ، قَالَ: (لَا تَقُولُوا هَكَذَا، لَا تُعِينُوا عَلَيْهِ الشَّيْطَانُ).

2157. عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا كُنْتُ لِأَقِيمَ حَدًّا عَلَى أَحَدٍ فَيَمُوتَ، فَأَجِدَ فِي نَفْسِي، إِلَّا صَاحِبَ الْخَمْرِ، فَإِنَّهُ لَوْ مَاتَ لَوَدِيتُهُ، وَذَلِكَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَسْنَهُ.

2158. عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَانَ اسْمُهُ عَبْدَ اللَّهِ، وَكَانَ يُلَقَّبُ حِمَارًا، وَكَانَ يُضْحِكُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ، وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ جَلَدَهُ فِي الشَّرَابِ، فَأَتَى بِهِ يَوْمًا فَأَمَرَ بِهِ فُجِلِدَ، فَقَالَ

رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: اللَّهُمَّ الْعَنَّهُ مَا أَكْثَرَ مَا يُؤْتَى بِهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (لَا تَلْعَنُوا، فَوَاللَّهِ مَا عَلِمْتُ أَنَّهُ يُحِبُّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ).

## 2. باب: لعن السارق

2159. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَعَنَ اللَّهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ، وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقَطَّعُ يَدُهُ).

## 3. باب: قطع اليد في كم

2160. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (تُقَطَّعُ الْيَدُ فِي رُبْعٍ دِينَارٍ فَصَاعِدًا).

2161. وَعَنْهَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: أَنَّ يَدَ السَّارِقِ لَمْ تُقَطَّعْ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ إِلَّا فِي ثَمَنِ مِجَنٍّ، تَحْفَةِ أَوْ ثُرَيْسٍ.

2162. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ.

کوڑے لگائے گئے قوم میں ایک شخص نے کہا اے اللہ! لعنت فرمایہ کتنی دفعہ ایسے لایا گیا ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم میں جانتا ہوں کہ یہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول سے کتنی محبت رکھتا ہے۔

## چور پر لعنت کرنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی چور پر لعنت کہ انڈا چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے، رسی چراتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔

## کتنی مالیت پر ہاتھ کاٹا جائے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو تھاکے دینار یا اس سے زیادہ کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے گا۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں ایک ڈھال کی قیمت سے کم قیمت کی چوری پر ہاتھ نہیں کاٹا جاتا تھا۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کی چوری کے بدلے ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔





بسم الله الرحمن الرحيم

80- کتاب المحاربین من اهل الکفر والردة

مسلمانوں سے لڑنے والے کافروں اور مرتدوں کا بیان

تعزیر اور ادب

1. باب: کَمِ التَّعْزِيرُ وَالْأَدَبُ

2163. عَنْ أَبِي بُرْزَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ

الله عَنْهُ: قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا

يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ إِلَّا فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ

الله عَزَّ وَجَلَّ).

2. باب: قَذْفُ الْعَبِيدِ

2164. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ قَذَفَ

مَمْلُوكَهُ، وَهُوَ بَرِيءٌ مِنَّا قَالَ جُلْدَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

إِلَّا أَنْ يَكُونَ كَمَا قَالَ).

حضرت ابو بردہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی کو دس کوڑوں سے زیادہ نہ مارو سوائے اللہ عزوجل کی حدود میں حد قائم کرتے ہوئے۔

غلام/ لونڈی پر قذف (تہمت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے ابو القاسم رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ اگر کسی نے اپنے غلام یا لونڈی پر تہمت لگائی اور جو اس نے کہا وہ اس سے پاک ہو تو قیامت کے دن اسے کوڑے لگائے جائیں گے سوائے اس کے کہ وہ کہنے کے مطابق ہو۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
81- کتاب الدیات  
دیتوں کا بیان

2165. عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَنْ يَزَالَ الْمُؤْمِنُ فِي فُسْحَةٍ مِنْ دِينِهِ، مَا لَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا مومن اپنے دین کے اندر ہمیشہ کشادگی میں رہتا ہے جب تک وہ ناحق خون نہیں کرتا کہ پھر تنگی میں پڑ جاتا ہے۔

2166. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (إِذَا كَانَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ يُخْفِي إِيْمَانَهُ مَعَ قَوْمٍ كُفَّارٍ، فَأَظْهَرَ إِيْمَانَهُ، فَقَتَلْتَهُ، فَكَذَلِكَ كُنْتَ أَنْتَ تُخْفِي إِيْمَانَكَ بِمَكَّةَ مِنْ قَبْلُ).

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا ”جب کوئی مومن اپنے ایمان کو کافروں کے سبب پوشیدہ رکھتا ہو پھر وہ اپنا ایمان ظاہر کر دے تو تم نے اسے قتل کر دیا حالانکہ یہ ایسا ہی ہے جیسے تم خود مکہ مکرمہ میں اپنا ایمان چھپائے رکھتے تھے۔“

1. باب: {وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا}

فرمان الہی: جس نے ایک جان کو بچایا  
گویا کہ اس نے پوری انسانیت کو بچایا

2167. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ جس نے ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

2. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ}

فرمان الہی ”جان کے بدلے جان  
اور آنکھ کے بدلے آنکھ

2168. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ، يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّي رَسُولُ اللَّهِ، إِلَّا بِأَحَدٍ ثَلَاثٍ: النَّفْسُ بِالنَّفْسِ، وَالْقَيْبُ الزَّائِي، وَالْمَارِي مِنَ الدِّينِ التَّارِكُ لِرَجْعَاتِهِ).

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو یہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ سوائے تین صورتوں کے یعنی جان کے بدلے جان شادی شدہ زانی اور دین سے نکلنے والا یعنی مسلمانوں کی جماعت کو چھوڑ دینے والا۔

### جو ناحق کسی کا خون کرنا چاہیے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ تین اشخاص سے بغض فرماتا ہے حرم کی پامالی کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کے طریقے نکالنے والا اور جو ناحق کسی کے خون بہانے کے درپے ہو۔“

3. باب: مَنْ طَلَبَ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ 2169. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَدِعٌ فِي الْإِسْلَامِ، سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَلِبٌ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيكَ دَمَهُ).

### جو اپنا حق خود لے لے یا سلطان کے

#### کہے بغیر قصاص لے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ ارشاد فرمایا اگر کوئی تیرے گھر میں جھانکے اور اجازت نہ مانگی ہو پھر تو اسے کنکری مارے جس سے اس کی آنکھ پھوٹ جائے تو تیرے اوپر کوئی مواخذہ نہیں۔

### 4. باب: مَنْ أَخَذَ حَقَّهُ أَوْ

#### اَقْتَصَّ دُونَ السُّلْطَانِ

2170. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَوْ أَظْلَعُ فِي بَيْتِكَ أَحَدًا، وَلَمْ تَأْذِنْ لَهُ، خَذَفْتَهُ بِحَصَاةٍ، فَفَقَأْتَ عَيْنَهُ، مَا كَانَ عَلَيْكَ مِنْ جُنَاحٍ).

### انگلیوں کی دیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یہ اور یہ برابر ہیں یعنی چھنگلی اور انگوٹھا (دیت میں برابر ہیں)۔

### 5. باب: دِيَّةُ الْأَصَابِعِ

2171. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (هَذِي وَهَذِي سَوَاءٌ، يَغْيَى الْخِنْصَرُ وَالْإِبْهَامُ).



بسم الله الرحمن الرحيم

82- کتاب استتابة المرتدين والمعاندين وقتالهم

مرتد اور باغیوں سے توبہ کرانے اور ان سے لڑائی کے بیان میں

اللہ سے شرک کرنے کا گناہ

1. باب: إِثْمٌ مِّنْ أَشْرَكَ بِاللهِ

2172. عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ

قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَنَا أَخَذْتُ مِمَّا  
عَمِلْنَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ، قَالَ: (مَنْ أَحْسَنَ فِي  
الْإِسْلَامِ لَمْ يُؤَاخِذْ بِمَا عَمِلَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ،  
وَمَنْ أَسَاءَ فِي الْإِسْلَامِ أُخِذَ بِالْأَوَّلِ وَالْآخِرِ).

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ ایک شخص عرض گزار ہوا یا رسول اللہ ﷺ کیا جو کام  
ہم نے دور جاہلیت میں کیے ان پر ہمارا مؤاخذہ ہوگا؟ ارشاد  
فرمایا کہ جو حالات اسلام میں نیک عمل کرے اس سے جاہلیت  
کے اعمال کا مؤاخذہ نہیں ہوگا اور جو اسلام لانے کے باوجود بھی  
بدی کرتا رہا اس کے اگلے اور پچھلے تمام گناہوں پر پکڑ ہوگی۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
83- کتاب التعبیر  
خوابوں کی تعبیر کا بیان

## 1. باب: رُؤْيَا الصَّالِحِينَ

2173. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (الرُّؤْيَا الْحَسَنَةُ، مِنَ الرَّجُلِ الصَّالِحِ، جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْأً مِنَ النَّبُوءَةِ).

## 2. باب: الرُّؤْيَا مِنَ اللَّهِ

2174. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ رُؤْيَا يُحِبُّهَا فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ اللَّهِ، فَلْيَتَحَمَدِ اللَّهَ عَلَيْهَا، وَلْيُحَدِّثْ بِهَا، وَإِذَا رَأَى غَيْرَ ذَلِكَ بِمَا يَكْرَهُ، فَإِنَّمَا هِيَ مِنَ الشَّيْطَانِ، فَلْيَسْتَعِذْ مِنْ شَرِّهَا، وَلَا يَذْكُرْهَا لِأَحَدٍ، فَإِنَّهَا لَا تَنْظُرُ).

## 3. باب: الْمُبَشِّرَاتِ

2175. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (لَمْ يَبْقَ مِنَ النَّبُوءَةِ إِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ). قَالُوا: وَمَا

## نیک لوگوں کے خواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”ایک آدمی کے اچھے خواب، نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔“

## اللہ کی طرف سے آیا ہوا خواب

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو فرمائے سنا کہ ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی خواب دیکھے کہ اسے پسند نہ آئے تو وہ اللہ کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ اللہ کی تعریف بیان کرے اور خواب بیان کر دے اور جب کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے نا پسند ہو تو وہ شیطان کی طرف سے ہے تو چاہیے کہ اس کے شر سے اللہ کی پناہ چاہیے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے۔ کہ اسے نقصان نہ دے گا۔

## بشارتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”نبوت میں سے کچھ باقی نہ رہا ہے۔“



الْمُبَشِّرَاتُ قَالَ: (الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ).

4. باب: مَنْ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ فِي الْمَنَامِ

2176. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ رَأَى فِي الْمَنَامِ فَسَيَرَانِي فِي الْيَقَظَةِ، وَلَا يَتَمَثَّلُ الشَّيْطَانُ

(بِ)).

2177. عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُ).

5. باب: رُؤْيَا بِالنَّهَارِ

2178. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ عَلَى أُمِّ حَرَامٍ بِنْتِ مِلْحَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَكَانَتْ

تَحْتَ عِبَادَةِ بْنِ الصَّامِتِ، فَدَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمًا فَأُطْعِمَتْهُ، وَجَعَلَتْ تَفْلِي رَأْسَهُ، فَتَنَامَ رَسُولُ

اللَّهِ ﷺ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ. قَالَتْ: فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:

(نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرِضُوا عَلَيَّ غُرَاةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ، يَزْكُبُونَ ثَبَجَ هَذَا الْبَحْرِ، مُلُوكًا عَلَى

الْأَسِيرَةِ، أَوْ: مِثْلَ الْمُلُوكِ عَلَى الْأَسِيرَةِ). قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، ادْعُ اللَّهَ أَنْ

يَجْعَلَ بَيْنِي مِنْهُمْ، فَدَعَا لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، ثُمَّ وَضَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ اسْتَيْقَظَ وَهُوَ يَضْحَكُ،

کے عرض کی گئی بشارتیں کیا ہیں ارشاد فرمایا اچھے خواب۔

جو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کرے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت انہوں نے فرمایا

کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا جو کوئی مجھے خواب

میں دیکھے وہ بہت جلد مجھے بیدار میں بھی دیکھے گا اور شیطان

میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے

نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے خواب میں مجھے دیکھا واقعتاً

اس نے مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شاہت اختیار نہیں کر سکتا۔

دن کے وقت خواب

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ حضرت ام حرام بنت ملحان رضی اللہ عنہا کے

پاس تشریف لے جایا کرتے تھے وہ حضرت عبادہ بن صامت

رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں ایک دن آپ ﷺ ان کے پاس تشریف

لے گئے انہوں نے آپ ﷺ کو کھانا کھلایا اس کے بعد سر

مبارک کو سہلانے لگیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کو نیند آگئی

جب بیدار ہوئے تو تبسم فرمانے لگے حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا نے

عرض کی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے کس سبب سے تبسم فرمایا؟

ارشاد فرمایا کہ مجھے میری امت کے کچھ لوگ دکھائے گئے جو

راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں اور جو بادشاہوں کی طرح سمندر

میں سوار ہیں یا بادشاہوں کی طرح تختوں پر سوار ہیں حضرت ام

حرام رضی اللہ عنہا عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ ﷺ دعا فرمائیے اللہ

تعالیٰ مجھے ان میں شمار فرمائے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی

فَقُلْتُ: مَا يُضْحِكُكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ:  
(نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَرَضُوا عَلَيَّ غَزَاةً فِي سَبِيلِ  
اللَّهِ). كَمَا قَالَ فِي الْأُولَى، قَالَتْ: فَقُلْتُ: يَا  
رَسُولَ اللَّهِ ادْعُ اللَّهَ أَنْ يَجْعَلَ لِي مِنْهُمْ، قَالَ:  
(أَنْتِ مِنَ الْأَوَّلِينَ). فَكَرِهْتُ الْبَحْرَ فِي زَمَانِ  
مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ، فَضَرَعْتُ عَنْ دَابَّتِيهَا  
جِدْنَ خَرَجَتْ مِنَ الْبَحْرِ، فَهَلَكَتْ.

اس کے بعد پھر سر مبارک رکھ کر سو گئے پھر پیدا ہوئے تم تبسم  
فرمایا تو ام حرام جیٹا عرض گزار ہوئیں یا رسول اللہ سچ ہے آپ  
تبسم کیوں فرما رہے ہیں تو ارشاد فرمایا میری امت کے لوگ  
مجھے دکھائے گئے جو راہ خدا میں جہاد کر رہے ہیں جیسا کہ آپ  
نے پہلے ارشاد فرمایا تھا ام حرام جیٹا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض  
کی آپ اللہ سے دعا کریں کہ مجھے ان لوگوں میں شامل فرما  
دے آپ سچ ہیں۔ نے ارشاد فرمایا تم سپہ سالاروں میں شامل ہو  
چکیں، پھر یوں ہوا کہ حضرت ام حرام جیٹا حضرت امیر معاویہ  
جیٹا کے عہد مبارک میں سمندر پر سوار ہوئیں اور جب سمندر  
سے نکلیں تو اپنی سواری سے گر کر شہید ہو گئیں۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ حضور دانائے غیوب ﷺ اس بات کا بخوبی علم رکھتے ہیں کہ کون کس طرح  
مرے گا اور کب مرے گا یہ علم علوم خمسہ میں سے ہے لہذا اب یہ کہنا کہ اب پانچوں علوم کو سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا محض جہالت  
پر مبنی ہے کیونکہ مذکورہ بالا حدیث مبارک علم خمسہ میں شامل ہے لہذا اہل سنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ کی عطا سے یہ پانچوں علوم  
اور اس کے علاوہ بھی جتنے علوم ہیں حضور دانائے غیوب ﷺ سے مخفی نہیں۔

## 6. باب: الْقَيْدُ فِي الْمَنَامِ

2179. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.  
قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (إِذَا اقْتَرَبَ  
الزَّمَانُ لَمْ تَكْدُرُوا مِنَ الْمُؤْمِنِ تَكْذِيبُ، وَرُؤْيَا  
الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِنْ سِتَّةٍ وَأَرْبَعِينَ جُزْءًا مِنَ  
النُّبُوَّةِ). وَمَا كَانَ مِنَ النَّبُوَّةِ فَإِنَّهُ لَا يَكْذِبُ.

## 7. باب: إِذَا رَأَى أَنَّه أَخْرَجَ الشَّيْءَ

مِنْ كُورَةٍ فَأَسْكَنَهُ مَوْضِعًا آخَرَ

2180. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ

## خواب میں قید ہونا

حضرت ابو ہریرہ جیٹا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت کے قریب مومن کا  
خواب جھوٹا نہ ہوگا کیونکہ مومن کا خواب نبوت کے چھپالیس  
حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور جو بات نبوت سے ہو وہ  
جھوٹی نہیں ہوتی۔

جب خواب دیکھے کہ اس نے ایک چیز

نکال کر دوسری جگہ پہنچائی

حضرت عبد اللہ بن عمر جیٹا سے روایت ہے کہ نبی کریم

عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (رَأَيْتُ كَأَنَّ امْرَأَةً سَوْدَاءَ ثَائِرَةَ الرَّأْسِ، خَرَجَتْ مِنَ الْمَدِينَةِ، حَتَّى قَامَتْ بِمَهْيَعَةٍ. وَهِيَ الْجُحْفَةُ. فَأَوَلْتُ أَنَّ وَبَاءَ الْمَدِينَةِ يُنْقَلُ إِلَيْهَا).

### 8. باب: مَنْ كَذَبَ فِي حُلِيِّهِ

2181. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ تَحَلَّمَ بِحُلْمٍ لَمْ يَزِدْهُ كُفْلٌ أَنْ يَعْقِدَ بَيْنَ شَعِيرَتَيْنِ وَلَنْ يَفْعَلَ. وَمَنْ اسْتَمَعَ إِلَى حَدِيثِ قَوْمٍ، وَهُمْ لَهُ كَارِهُونَ. صَبَّ فِي أُذُنِهِ الْإِثْمُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. وَمَنْ صَوَّرَ صُورَةً، عَذِبَ وَكُفِلَ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا، وَلَيْسَ بِنَافِخٍ).

2182. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: قَالَ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (إِنَّ مِنْ أَفْرَى الْفِرَى أَنْ يُرَى عَيْنِيهِ مَا لَمْ يَرِ).

### 9. باب: مَنْ لَمْ يَزِرْ الرُّوْيَا

لَأَوَّلِ عَابِرٍ إِذَا لَمْ يُصَبِّ

2183. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ: أَنَّ رَجُلًا أَتَى رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ: إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ فِي الْمَنَامِ ظِلَّةً تَطْفُفُ السَّنَنَ وَالْعَسَلَ. فَأَرَى النَّاسَ

مَنْقُذِينَ نَارًا ارْتَدَّ فَرَمَايَا فِي خُوابٍ فِي دِيكَا كِه اِيك هَاں عَمَرَتِ جِس كِه بَال كِهْرِي هُوئے تَحْمِيذِ مَنُورِہ سے نکل ر ستام جحفہ ميں جاتھبري ہے ميں نے اس كِي تعبير يه كِي كِه مَدِينِہ مَنُورِہ كِي دُبا دُهاں منتقل كر دي گئي ہے۔

### جھوٹا خواب بيان كرنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا ”جو ایسا خواب بیان کرے جو اس نے دیکھا نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس سے جو کے دودانوں میں گرہ لگانے کا حکم فرمائے گا اور وہ ایسا نہ کر سکے گا اور جو لوگوں کی باتوں پر کان لگائے حالانکہ وہ اسے ناپسند کرتے ہیں تو بروز قیامت اس کے کانوں میں سیسہ پگھلا کر ڈالا جائے گا اور جس نے کسی جاندار کی تصویر بنائی اسے عذاب دیا جائے گا کہ اس سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونک مگر وہ نہیں پھونک سکے گا۔“

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”سب سے بڑا بہتان یہ ہے کہ کوئی اپنی آنکھوں سے اس چیز کو دیکھنے کا دعویٰ کرے جو اس نے نہ دیکھی ہو۔“

جو یہ سوچے کہ پہلا تعبیر بتانے والا

اگر غلط بتائے تو کچھ نہ ہوگا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بابرکت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک چھتری ہے جس سے گھی اور شہد نپک رہا ہے چہ

يَنْكَفُونَ مِنْهَا. فَأَلْبَسْتُكَ زُجْجًا وَالْمُسْتَقِيلُ  
وَإِذَا سَبَبٌ وَاصِلٌ مِنَ الْأَرْضِ إِلَى السَّمَاءِ  
فَرَأَيْتَ أَخَذْتُ بِهِ فَعَلَوْتُ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ  
آخَرُ فَعَلَا بِهِ، ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَعَلَا بِهِ،  
ثُمَّ أَخَذْتُ بِهِ رَجُلٌ آخَرُ فَأَنْقَطَعَ ثُمَّ وَصَلَ.  
فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَيِّ أُنْتِ، وَاللَّهِ  
لَتُدْعَنِي فَأُغْبِرَهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (اعْبُرْ).  
قَالَ: أَمَا الظُّلَّةُ فَإِلْسَامٌ، وَأَمَا الَّذِي  
يَنْطِفُ مِنَ الْعَسَلِ وَالسَّخَرِ فَإِلْقَرَانُ،  
خَلَاوَتُهُ تَنْطِفُ، فَأَلْبَسْتُكَ زُجْجًا مِنَ الْقُرْآنِ  
وَالْمُسْتَقِيلُ، وَأَمَا السَّبَبُ الْوَاصِلُ مِنَ  
السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ فَإِلْحَقُ الَّذِي أَنْتَ عَلَيْهِ،  
تَأْخُذُ بِهِ فَيُعْلِيكَ اللَّهُ، ثُمَّ يَأْخُذُ بِهِ رَجُلٌ مِنَ  
بَعْدِكَ فَيَعْلُو بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَعْلُو  
بِهِ، ثُمَّ يَأْخُذُهُ رَجُلٌ آخَرُ فَيَنْقَطِعُ بِهِ، ثُمَّ  
يُوصَلُ لَهُ فَيَعْلُو بِهِ، فَأَخْبَرَنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ، بِأَيِّ  
أَنْتِ وَأَيُّي، أَصَبْتُ أَمْ أَخْطَأْتُ؟ قَالَ  
النَّبِيُّ ﷺ: (أَصَبْتُ بَعْضًا وَأَخْطَأْتُ بَعْضًا).  
قَالَ: فَوَاللَّهِ لَتُحَدِّثَنِي بِالَّذِي أَخْطَأْتُ، قَالَ:  
(لَا تُقْسِمُ).

لوگ اسے لے رہے ہیں کوئی کم کوئی زیادہ پھر ایک ری خاصہ  
ہوئی جو آسمان سے زمین تک لگی ہوئی ہے میں نے آپ  
ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے اسے پکڑا، اور دوسرے شریف لے گئے  
پھر دوسرے شخص نے اسے پکڑا اور اوپر چڑھ کر پھر دوسرے  
نے اسے پکڑا اور وہ بھی چڑھ گیا پھر چوتھے نے پکڑا تو ری ٹوٹ  
گئی اور پھر بڑ گئی حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ سن کر عرض کیا کہ  
یا رسول اللہ ﷺ میرے ماں باپ آپ پر قربان مجھے جانت  
مرحمت فرمائیں میں اس کی تعبیر عرض کروں نبی کریم ﷺ نے  
ارشاد فرمایا کہ بیان کرو۔ عرض کی چھتری تو دین اسلام ہے وہ  
جو گئی اور شہد اس سے ٹپک رہا ہے وہ قرآن مجید اور اس کی  
تلاوت ہے اب کوئی شخص اس سے کم حاصل کر رہا ہے، اور کوئی  
زیادہ۔ اور وہ ری جو آسمان سے لٹک رہی ہے حق ہے جس پر  
آپ ہیں اور اسے پکڑے ہوئے ہیں پھر اللہ تعالیٰ آپ کو اٹھ  
لے گا پھر آپ کے بعد دوسرا اس طریقہ کو پکڑے گا سے بھی نہ  
لیا جائے گا پھر تیسرا اس پر قائم رہے گا سے بھی اٹھ لیا جائے گا  
پھر اسے چوہا آدمی پکڑے گا تو اس کا طریقہ رک جائے گا لیکن  
پھر جاری ہو جائے گا۔ پس یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتائیے  
میرے ماں باپ آپ پر قربان میں نے صحیح تعبیر بتائی یا غلط نبی  
کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کچھ درست ہے اور کچھ غلط عرض  
گزار ہوئے یا رسول اللہ ﷺ آپ کو اللہ کی قسم جو میں نے غلط  
بتایا اسے ضرور ارشاد فرمائیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قسم نہ



بسم الله الرحمن الرحيم  
84- کتاب الفتن  
فتنوں کا بیان

1. باب: قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: (سَتْرُونَ  
بَعْدِي أُمُورًا تُنْكِرُونَهَا)

2184. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا.  
عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَنْ كَرِهَ مِنْ أُمِيرَةٍ شَيْئًا  
فَلْيُضَيِّرْ، فَإِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ شَيْئًا  
مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً).

2185. عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ  
اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَعَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَبَايَعَنَا، فَقَالَ  
فِيمَا أَخَذَ عَلَيْنَا: أَنْ بَايَعَنَا عَلَى السَّجْعِ  
وَالطَّاعَةِ، فِي مَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا، وَعُسْرِنَا  
وَيْسْرِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا، وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ  
أَهْلَهُ، إِلَّا أَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا، عِنْدَكُمْ مِنَ  
اللَّهِ فِيهِ بُرْهَانٌ.

فرمان الہی نبوی ﷺ: تم میرے بعد  
ناپسندیدہ امور دیکھو گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم  
ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنے امیر سے ناپسندیدہ امر ہوتے  
دیکھے تو صبر کرے کیونکہ جو کوئی سلطان کی جماعت سے ہشت  
برابر بھی دور ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی  
کریم ﷺ نے ہمیں بلایا تو ہم نے آپ ﷺ سے بیعت کی اور  
آپ ﷺ نے ہم سے اقرار لیا کہ ہم خوشی میں ناخوشی میں تنگی  
میں خوشحالی میں آپ ﷺ کی بات سنیں گے اور اطاعت کریں  
گے خواہ ہم پر دوسروں کو ترجیح ہی کیوں نہ دی جائے اور یہ بھی  
اقرار لیا کہ جس کو حاکم بنایا گیا تو اس سے جھگڑا نہیں کریں گے مگر  
جب کہ اس سے ایسا کفر صادر ہو جس پر تمہارے پاس اللہ کی  
طرف سے واضح دلیل موجود ہو۔

فتنوں کا ظہور

2. باب: ظُهُورِ الْفِتَنِ

2186. عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مِنْ شَرِّ  
النَّاسِ مَنْ تُدِيرُ كُهُمُ السَّاعَةَ وَهُمْ أَحْيَاءٌ).

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں  
نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا۔ لوگوں میں  
سے بدترین وہ ہوں گے جن کی زندگی میں قیامت آئے گی۔



## 3. باب: لَا يَأْتِي زَمَانٌ إِلَّا

الَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ

2187. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ وَقَدْ شُكِيَ إِلَيْهِ مَا لَقِيَ النَّاسُ مِنَ  
الْحُجَّاجِ فَقَالَ: اصْبِرُوا، فَإِنَّهُ لَا يَأْتِي عَلَيْكُمْ  
زَمَانٌ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ، حَتَّى تَلْقُوا  
رَبَّكُمْ، سَمِعْتُهُ مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

## 4. باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: (مَنْ حَمَلَ

عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا)

2188. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا يُشِيرُ أَحَدُكُمْ عَلَى أَخِيهِ  
بِالسِّلَاحِ، فَإِنَّهُ لَا يَذَرِي لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ  
فِي يَدِهِ، فَيَقَعُ فِي حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ).

## 5. باب: تَكُونُ فِتْنَةُ الْقَاعِدِ

فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ

2189. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (سَتَكُونُ فِتْنٌ، الْقَاعِدُ فِيهَا  
خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ  
النَّاشِ، وَالنَّاشِ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الشَّاعِ، مَنْ  
تَشَرَّفَ لَهَا تَشَتَّرَ فِيهِ، فَمَنْ وَجَدَ فِيهَا مَلَجًا، أَوْ  
مَعَاذًا، فَلْيَعُذْ بِهِ).

ہر آنے والا دور پہلے گزرے

دور سے بدتر ہوگا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان  
سے حجاج کی طرف سے پٹنی ہوئی تکالیف کا شکوہ کیا گیا تو انہوں  
نے ارشاد فرمایا صبر کرو کیونکہ تم پر جو دور آئے گا وہ پہلے گزرے  
دور سے بدتر ہوگا یہاں تک تم اللہ سے جا ملو۔ میں نے یہ بات  
تمہارے نبی کریم ﷺ سے سنی ہے۔

فرمان الہی ”جو ہم پر ہتھیار اٹھائے

وہ ہم میں سے نہیں“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم  
ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں  
سے کوئی اپنے بھائی کی طرف ہتھیار سے اشارہ نہ کرے کیونکہ  
اسے نہیں معلوم کہ شیطان اس کے ہاتھ سے اسے نقصان پہنچا  
دے جس کے سبب یہ جہنم سے گڑھے میں جا کرے۔

ایسے فتنے ہوں گے کہ جب بیٹھا ہوا

آدمی کھڑے ہوئے سے بہتر ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت جلد ایسے فتنے ہوں  
گے جن میں بیٹھا ہوا شخص کھڑے سے اچھا ہوگا اور کھڑا چلنے  
والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے اچھا ہوگا جو  
شخص دور سے بھی اسے جھانکے گا تو وہ اسے اپنی پیٹ میں لے  
لے گا تو ایسے میں انسان جہاں پناہ گاہ پائے اس میں پناہ لے



## 6. باب: التَّعَرُّبُ فِي الْفِتْنَةِ

2190. عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ: يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ، ارْتَدَدْتُ عَلَى عَقْبَيْكَ، تَعَرَّبْتُ، قَالَ: لَا، وَلَكِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ.

## 7. باب: إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا

2191. عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ (إِذَا أَنْزَلَ اللَّهُ بِقَوْمٍ عَذَابًا، أَصَابَ الْعَذَابُ مَنْ كَانَ فِيهِمْ، ثُمَّ بُعِثُوا عَلَى أَعْمَالِهِمْ).

## 8. باب: إِذَا قَالَ عِنْدَ قَوْمٍ

شَيْئًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ بِخِلَافِهِ 2192. عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّمَا كَانَ النِّفَاقُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا الْيَوْمَ: فَإِنَّمَا هُوَ الْكُفْرُ بَعْدَ الْإِيمَانِ.

## 9. باب: خُرُوجُ النَّارِ

2193. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ نَارٌ مِنْ أَرْضِ الْحِجَازِ، تُضِيءُ أَعْنَاقَ الْإِبِلِ بِبُضْرَى).

2194. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ

## بوقت فتنہ جنگل میں نکل جانا

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ حجاج کے پاس تشریف لے گئے اس نے ان سے کہا اے ابن اکوع کیا آپ ایڑیوں کے بل (کفر کی طرف) پھر گئے جو جنگل میں چپے گئے ہو؟ حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت عطا فرمائی تھی۔

## جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل فرماتا ہے تو وہ عذاب قوم کے ہر فرد تک پہنچتا ہے پھر وہ اپنے اپنے اعمال کے مطابق ہی اٹھائے جائیں گے۔“

## جب کوئی لوگوں کے سامنے کچھ کہے پھر

## وہاں سے نکل کر اس کے خلاف کہے

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ نفاق تو نبی کریم ﷺ کے دور مہارک میں بھی تھا مگر آج تو ایمان کے بعد کفر ہی ہے۔

## آگ کا نکلنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ حجاز کی زمین سے ایک آگ نکلے گی جس سے بھرہ کے اونٹوں کی گردنیں نظر آنے لگیں گی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يُخْصِرَ عَنْ  
كَثْرٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَهُ فَلَا يَأْخُذْ مِنْهُ  
شَيْئًا)

## 10. باب:

2195. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ  
اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ  
فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ، يَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ  
عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ  
دَجَالُونَ كَذَّابُونَ، قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ، كُلُّهُمْ  
يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللَّهِ، وَحَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمُ  
وَتَكْثُرَ الزَّلَازِلُ، وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ، وَتُظْهَرَ  
الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ، وَهُوَ الْقَتْلُ وَحَتَّى يَكْثُرَ  
فِيكُمْ الْمَالُ، فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ  
مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ، فَيَقُولَ  
الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لَا أَرَبَ لِي بِهِ. وَحَتَّى  
يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي الْبُنْيَانِ. وَحَتَّى يَمُرَّ  
الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ.  
وَحَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فَإِذَا طَلَعَتْ  
وَرَأَاهَا النَّاسُ، يَعْنِي: آمَنُوا أَجْمَعُونَ. فَذَلِكَ  
حِينَ: (لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ  
مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيْمَانِهَا خَيْرًا).  
وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلَانِ ثَوْبَهُمَا  
بَيْنَهُمَا فَلَا يَتَبَايَعَانِهِ وَلَا يَطْوِيَانِهِ.

## باب

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول  
اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک  
مسلمانوں کی دو بڑی جماعتیں لڑ نہ لیں ان کے درمیان شدت  
کی لڑائی ہوگی اور ان کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور پھر تین نبیوں  
دجال نکلیں گے اور ان میں سے ہر ایک یہ دعویٰ کرے گا کہ میں  
اللہ عزوجل کا رسول ہوں اور قرب قیامت ظلم اٹھایا جائے گا  
زلزلوں کی کثرت ہوگی۔ وقت بہت جلد گزرے گا اور قتل و شرت  
سے ہونے لگیں گے مال بہت زیادہ ہو جائے گا کہ بہتا پھرے گا  
یہاں تک کہ مال والا ارادہ کرے گا کوئی اس کی خیرات قبول نہ  
لے اور یہاں تک کہ جب کسی آدمی کو مال دیا جائے گا تو کہے گا  
مجھے اس کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ لوگ بلند عمارتوں کو تعمیر کرنے  
میں فخر کریں گے حتیٰ کہ ایک شخص دوسرے شخص کی قبر کے پاس  
سے گزرے گا تو کہے گا کاش میں اس کی جگہ پر ہوتا، اور جب  
سورج مغرب سے طلوع ہوگا اور جب طلوع ہوگا تو سوئے اسے  
دیکھ کر ایمان لے آئیں گے لیکن اس وقت کا ایمان اپنا مفید نہ ہوگا  
جبکہ پہلے ایمان نہ لایا تھا اور نہ ہی حالت ایمان کوئی نیکی کر لی  
تھی اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ ۱۰۰ میلوں نے  
اپنے کپڑے پھیلائے ہوئے سوائے لیکن ان میں سے نہ مٹی  
خرید پائے گا نہ بنی انہیں لپیٹے گا اور قیامت اس طرح قائم

وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بَلَدَيْنِ  
لِقَعْتِهِ فَلَا يَطْعَمُهُ. وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ  
يُلِيْطُ حَوْضَهُ فَلَا يَسْقِي فِيهِ. وَلَتَقُومَنَّ  
السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكُلَتَهُ إِلَى فِيهِ فَلَا يَطْعَمُهَا)

ہو جائے گی کہ ایک شخص اونٹنی کا دودھ دوہے گا لیکن اس نے نہ  
سکے گا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ کوئی دوش پر  
اپنے جانوروں کو لے جائے گا لیکن انہیں پانی بھی نہ پلا سکے گا۔  
اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ کوئی شخص کھانے کے  
لیے لقمہ اٹھائے گا لیکن اسے مزہ میں نہ ڈال سکے گا۔



بسم الله الرحمن الرحيم  
85- کتاب الاحکام  
احکام کا بیان

1. باب: السَّعْيُ وَالطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ  
مَا لَمْ تَكُنْ مَعْصِيَةً

2196. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، وَإِنْ اسْتُعِذَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ، كَانَ رَأْسُهُ زَبِيَّةً).

2. باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ  
الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

2197. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (إِنَّكُمْ سَتَخْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ، وَتَسْتَكُونُونَ نَدَامَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ، فَبِئْسَ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ).

3. باب: مَنْ اسْتَرْعَى رَعِيَّةً فَلَمْ يَنْصَحْ

2198. عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (مَا مِنْ عَبْدٍ اسْتَرْعَاهُ اللَّهُ رَعِيَّةً، فَلَمْ يَحْظَها بِنَصِيحَةٍ، إِلَّا لَمْ يَجِدْ رَاحِمَةً الْجَنَّةِ).

امام کی بات سننا اور ماننا ضروری ہے  
بشرطیکہ خلاف شرع اور گناہ نہ ہو

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا امیر کی بات سنو اور اس کی اطاعت کرو اگرچہ تم پر حبشی غلام ہی کو عامل بنا دیا جائے جس کا سر منقہ کی طرح چھوٹا ہو۔

امارت کی حرص  
نا پسندیدہ ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا بہت جلد تم امارت کی حرص کرو گے اور بہت جلد تمہیں روز قیامت ندامت ہوگی جیسے دودھ پلانے والی اچھی لگتی ہے اور دودھ چھڑاتے وقت بری لگتی ہے۔

جو حکمران بنایا جائے مگر رعیت کی خیر خواہی نہ کرے

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ جس بندے کو رعیت کا حکمران بنائے پھر وہ اپنی رعایا کی خیر خواہی نہ کرے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پ

کے گا۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو مسلمان رعیت پر حکمرانی کرے مگر ان کی بدخواہی کرتے ہوئے اسی حالت میں فوت ہو جائے تو اس کے لیے جنت تیار ہے۔

جولوگوں کو مشقت میں ڈالے  
اللہ اسے مشقت میں ڈالے گا

حضرت جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا جو دکھاوے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے روز اس کی ریاکاری ظاہر فرما دے گا اور جولوگوں کو مشقت میں ڈالے اللہ اسے روز قیامت مشقت میں ڈالے گا۔ لوگ عرض گزار ہوئے اور وصیت فرمائیے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کی سب سے پہلی چیز جو بگڑتی ہے وہ پیٹ ہے اب جس سے ہو سکے ہو حلال کے سوا کچھ نہ کھائے اور جس سے ہو سکے وہ ایک چلو خون کو جنت اور اپنے درمیان حائل نہ کرے۔

کیا حاکم غصے کی حالت میں  
فیصلہ کرے اور فتویٰ دے

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”حاکم غصہ کی حالت میں دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔“

2199. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (مَا مِنْ وَالٍ يَلِي رَعِيَّةً مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَيَمُوتُ وَهُوَ غَاشٍ لَهُمْ، إِلَّا حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ).

4. باب: مَنْ شَاقَّ  
شَقَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

2200. عَنْ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (مَنْ سَمِعَ سَمَعَ اللَّهُ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ: وَمَنْ يُشَاقِّي يَشْقِي اللَّهُ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ). فَقَالُوا: أَوْصِنَا. فَقَالَ: إِنَّ أَوَّلَ مَا يُنْزِلُ مِنَ الْإِنْسَانِ بَطْنُهُ، فَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يَأْكُلَ إِلَّا طَيِّبًا فَلْيَفْعَلْ، وَمَنْ اسْتَطَاعَ أَنْ لَا يُحَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ بِمِلْيِ كَفِّهِ مِنْ دَمٍ أَهْرَاقَهُ فَلْيَفْعَلْ.

5. باب: هَلْ يَقْضِي الْحَاكِمُ  
أَوْ يُفْتِي وَهُوَ غَضَبَانُ

2201. عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا يَقْضِيَنَّ حَكْمُ بَيْنِ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضَبَانُ).

## 6. باب: مَا يُسْتَحَبُّ لِلْكَاتِبِ

2202 حدیث مُوَيَّصَةٌ وَمُحَيَّصَةٌ تَقْدَمُ  
فِي الْجِهَادِ وَزَادَ هُنَا: (إِمَّا أَنْ يَدُوا صَاحِبَكُمْ  
وَإِمَّا أَنْ تُؤْذِنُوا بِحَرْبٍ).

## کاتب کے لیے کیا مستحب ہے

حضرت سہل بن ابی حشمہ کے طریق سے ترجمہ و تفسیر  
کا واقعہ کتاب الجہاد میں گزر چکا اس روایت میں اتنا اضافہ ہے  
کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا یا تو یہودی تمہارے ساتھی بن  
دیتا ادا کریں یا پھر جنگ کے لیے تیار ہو جائیں۔

## 7. باب: كَيْفُ يُبَايِعُ الْإِمَامُ النَّاسَ

2203. حَدِيثُ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ  
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: بَايَعَنَا رَسُولُ اللَّهِ عَلَى السَّمْعِ  
وَالطَّاعَةِ، تَقْدَمُ وَزَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ: وَأَنْ  
تَقُومَ، أَوْ نَقُولَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا، لَا نَخَافُ فِي  
اللَّهِ لَوْمَةً لَّائِمَةً.

امام کی لوگوں سے بیعت لینے کی کیفیت  
حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث پہلے  
گزر چکی جس میں انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کا  
حکم سننے اور ماننے پر بیعت کی اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ بھی  
فرمایا کہ جہاں کہیں بھی ہوں گے حق پر قائم رہیں گے خواہ کہیں  
ہوں اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے نہ  
لامت سے نہیں ڈریں گے۔

2204. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ حُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ  
عَنْهَا قَالَ: كُنَّا إِذَا بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى  
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا: (فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ).

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے  
فرمایا ہم رسول اللہ ﷺ سے اس امر پر بیعت کرتے ہیں آپ  
ﷺ سے جو سنیں گے اس پر چلیں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد  
فرماتے کہو کہ جتنی استطاعت ہوگی۔

## 8. باب: الْإِسْتِخْلَافُ

2205. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قِيلَ  
لِعُمَرَ: أَلَا تَسْتَخْلِفُ؟ قَالَ: إِنْ أَسْتَخْلِفْتُ فَقَدْ  
اسْتَخْلَفَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي أَبُو بَكْرٍ، وَإِنْ أَتْرَكَ  
فَقَدْ تَرَكَ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

## خلیفہ مقرر کرنا

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں  
نے ارشاد فرمایا جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کیا آپ اپنا  
جانشین مقرر نہیں کریں گے؟ تو انہوں نے فرمایا اگر میں خلیفہ  
مقرر کروں تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے وہ خلیفہ مقرر  
کر گئے تھے اور اگر میں خلیفہ مقرر نہ کروں تو جو مجھ سے بہتر  
یعنی رسول اللہ ﷺ تو انہوں نے خلیفہ مقرر نہیں فرمایا تھا۔



## 9. باب:

## باب

2206. عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ  
 قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (يَكُونُ اثْنَا  
 عَشَرَ أَمِيرًا). فَقَالَ كَلِمَةً لَمْ أَسْمَعْهَا. فَقَالَ  
 أَبِي: إِنَّهُ قَالَ: (كُلُّهُمْ مِنْ قُرَيْشٍ).

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے  
 فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد  
 فرمایا: "میری امت میں بارہ امیر ہوں گے اس کے بعد یک کلمہ  
 ارشاد فرمایا جو میں نہ سکا میرے والد نے تو یہ کہ  
 آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سب قریش میں سے ہوں گے۔"



بسم الله الرحمن الرحيم  
86- کتاب التمنی  
آرزوں کا بیان

کون سی تمنا ناپسندیدہ ہے؟

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ اگر میں نے نبی کریم ﷺ سے نہ سنا ہوتا کہ موت کی تمنا نہ کرو تو میں اس کی ضرورت تمنا کرتا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو اور نیکیاں کرے گا اور اگر برا ہے تو شاید تائب ہو جائے۔

1. باب: مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّمَنَّى

2207. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (لَا تَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ) لَتَمَنَّيْتُ.

2208. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (لَا يَتَمَنَّى أَحَدُكُمْ الْمَوْتَ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ يَزْدَادُ، وَإِمَّا مُسِيئًا فَلَعَلَّهُ يَسْتَعْتِبُ).



بسم الله الرحمن الرحيم

## 87- کتاب الاعتصام بالكتاب والنسبة

کتاب وسنت کو مضبوطی سے تھامنا

سنت رسول اللہ ﷺ کی پیروی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”میری امت کے سب لوگ جنت میں داخل ہوں گے مگر جو انکار کرے“ عرش گزار ہوں یا رسول اللہ ﷺ۔ وہ انکار کرے گا ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی وہ جنت میں داخل ہوا اور جس نے مجھ سے روگردانی کی اس نے میرا انکار کیا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا کہ کچھ فرشتے نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے جبکہ آپ ﷺ آرام فرما رہے تھے ان میں سے بعض نے کہا یہ سوئے ہوئے ہیں اور بعض نے کہا ان کی آنکھ سوتی ہے اور دل جاگتا رہتا ہے پس انہوں نے کہا تمہارے ان صاحب دلوں میں ایک مثال ہے وہ بیان کر دو تو بعض فرشتوں نے کہا وہ سوئے ہیں دوسروں نے کہا آنکھ سوتی ہے مگر دل بیدار رہتا ہے پھر کہا یہ مثال اس طرح ہے جیسے کسی شخص نے گھر تعمیر کیا اور اس میں دسترخوان بچھایا اور دعوت دینے کے لیے ایک شخص کو بھیجا پس جس نے دعوت قبول کی وہ گھر میں داخل ہوا اور دسترخوان سے کھانا کھایا اور جو دعوت قبول نہ کرے وہ نہ تو مکان میں داخل ہو سکے اور نہ کھانا کھ سکے پھر انہوں نے کہا اس کا مطلب بیان کرو تا کہ سمجھ آ جائے پس

1. باب: الإقْتِدَاءُ بِسُنَنِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

2209. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ

رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: (كُلُّ أُمَّتِي يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ إِلَّا مَنِ أَتَى). قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ. وَمَنْ يَأْتِي قَالَ: (مَنْ أَطَاعَنِي دَخَلَ الْجَنَّةَ. وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ أَتَى).

2210. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: جَاءَتْ مَلَائِكَةُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ نَائِمٌ. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوا: إِنَّ لِرِصَاحِبِكُمْ هَذَا مَثَلًا. فَاضْرِبُوا لَهُ مَثَلًا. فَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ. وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَيْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ. فَقَالُوا: مَثَلُهُ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنَى دَارًا. وَجَعَلَ فِيهَا مَادَّةً وَبَعَثَ دَاعِيًا. فَمَنْ أَجَابَ الدَّاعِيَ دَخَلَ الدَّارَ وَأَكَلَ مِنَ الْمَادَّةِ. وَمَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّاعِيَ لَمْ يَدْخُلِ الدَّارَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنَ الْمَادَّةِ. فَقَالُوا: أَوَلَوْهَا لَهُ يَفْقَهُهَا. فَقَالَ

بَعْضُهُمْ: إِنَّهُ نَائِمٌ، وَقَالَ بَعْضُهُمْ: إِنَّ الْعَدْنَ نَائِمَةٌ وَالْقَلْبَ يَقْظَانُ، فَقَالُوا: قَالِدَارُ الْجَنَّةِ، وَالذَّاعِي مُحَمَّدٌ ﷺ، فَمَنْ أَطَاعَ مُحَمَّدًا ﷺ، فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ، وَمَنْ عَصَى مُحَمَّدًا ﷺ، فَقَدْ عَصَى اللَّهَ، وَمُحَمَّدٌ ﷺ، فَرَّقِي بَيْنَ النَّاسِ.

بعض کہنے لگے یہ سو رہے ہیں اور بعض نے کہا آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا رہتا ہے پھر کہنے لگے وہ مکانِ جنت ہے اور بلے والے حضرت محمد ﷺ ہیں جس نے حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے حضرت محمد ﷺ کی نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی حضرت محمد ﷺ اچھے اور بروں کے درمیان فرق کو ظاہر کرنے والے ہیں۔

سوال کی کثرت اور لالیعنی

تکلیف ناپسندیدہ ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگ پوچھتے رہیں گے حتیٰ کہ یہ بھی کہہ ڈالیں گے کہ یہ اللہ ہے جس نے ہر چیز کو پیدا کیا ہے مگر اللہ کو کس نے پیدا کیا ہے۔

رائے زنی کی مذمت اور

قیاس میں تکلف کا بیان

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں عطا فرمانے کے بعد علم نہیں لے گا بلکہ علم یوں اٹھائے گا علماء علم سمیت اٹھا لیے جائیں گے اور جاہل لوگ باقی رہ جائیں گے ان سے فتویٰ پوچھا جائے گا تو وہ اپنی رائے سے فتویٰ دیں گے خود بھی گمراہ ہوں گے دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔

فرمان نبوی ﷺ ”تم پہلے لوگوں کے

طریقوں کی پیروی کرنے لگو گے“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ نبی کریم ﷺ

2. باب: مَا يُكْرَهُ مِنْ كَثْرَةِ

السُّؤَالِ وَتَكْلُفِ مَا لَا يَغْنِيهِ

2211. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: (لَنْ يَبْرَحَ

النَّاسُ يَتَسَاءَلُونَ حَتَّى يَقُولُوا: هَذَا اللَّهُ

خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ، فَمَنْ خَلَقَ اللَّهُ).

3. باب: مَا يُذَكَّرُ مِنْ ذَمِّ

الرَّأْيِ وَتَكْلُفِ الْقِيَاسِ

2212. عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا قَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِنَّ اللَّهَ

لَا يَنْزِعُ الْعِلْمَ بَعْدَ أَنْ أُعْطَاهُمُوهُ انْتِزَاعًا،

وَلَكِنْ يَنْتَزِعُهُ مِنْهُمْ مَعَ قَبْضِ الْعُلَمَاءِ

بِعِلْمِهِمْ، فَيَبْقَى نَاسٌ جُهَالٌ، يُسْتَفْتَوْنَ

فَيُفْتَوْنَ بِرَأْيِهِمْ، فَيُضِلُّونَ وَيَضِلُّونَ).

4. باب: قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: لَتَتَّبِعَنَّ

سَنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ

2213. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ

النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَأْخُذَ أُمَّتِي بِأَخْذِ الْقُرُونِ قَبْلَهَا، شَبْرًا بِشَبْرٍ وَخِزَاعًا بِخِزَاعٍ). فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَفَّارِسَ وَالرُّومِ، فَقَالَ: (وَمِنَ النَّاسِ إِلَّا أَوْلِيكَ).

سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ میری امت پہلے امتیوں کے طریقوں کو نہ اپنائے کہ ہالشت کے ساتھ ہالشت اور گز کے ساتھ گز جیسی پیروی کرے گی عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ کیا فارس اور روم کی طرح ارشاد فرمایا یہی تو ہیں اور کون لوگ ہیں۔

### 5. باب: الرجم للرحصن

2214. عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور اپنی کتاب آپ پر نازل فرمائی چنانچہ اس نازل کی گئی کتاب میں آیت رجم بھی ہے۔

اللَّهُ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ، وَأَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ، فَكَانَ فِيهِ أَنْزَلَ آيَةُ الرَّجْمِ.

حاکم کا اجتہاد صحیح ہو یا

غلط ہو وہ اجر پائے گا

### 6. باب: أَجْرُ الْحَاكِمِ إِذَا اجْتَهَدَ فَأَصَابَ أَوْ أَخْطَأَ

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جب حاکم اجتہاد کرے اور اس کے مطابق حکم دے تو اگر وہ حکم درست ہے تو اس کے لیے دو اجر ہیں اور جب اجتہاد کرے اور اس میں خطا کرے تو بھی اس کے لیے ایک اجر ہے۔

2215. عَنْ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُ: أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَصَابَ فَلَهُ أَجْرَانِ، وَإِذَا حَكَمَ فَاجْتَهَدَ ثُمَّ أَخْطَأَ فَلَهُ أَجْرٌ).

جو یہ کہے نبی کریم ﷺ کا انکار نہ کرنا  
حجت ہے لیکن دوسرے کا حجت نہیں

### 7. باب: مَنْ رَأَى تَرْكَ الشَّكْرِ

مِنَ النَّبِيِّ ﷺ، حُجَّةٌ لَمْ مِنْ غَيْرِهِ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اس بات پر قسم اٹھاتے تھے کہ ابن الصیاد ہی وہاں ہے راوی کہتا ہے کہ میں نے کہا آپ اللہ کی قسم کیوں اٹھاتے ہیں انہوں نے فرمایا میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اس بات پر نبی کریم ﷺ کے سامنے قسم اٹھاتے دیکھا اور آپ ﷺ نے اس پر انکار نہیں فرمایا۔

2216. عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ

عَنْهُمَا يَخْلِفُ بِاللَّهِ: أَنَّ ابْنَ الصَّائِدِ الدَّجَالُ قُلْتُ: تَخْلِفُ بِاللَّهِ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَخْلِفُ عَلَى ذَلِكَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ، فَلَمْ يُنْكِرْهُ النَّبِيُّ ﷺ.

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
88- کتاب التوحید  
توحید کا بیان

1. باب: مَا جَاءَ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ.

أَمَّتُهُ إِلَى تَوْحِيدِ اللَّهِ

2217. عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا زَوْجِ

النَّبِيِّ ﷺ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا عَلَى سِرِّيَّةٍ، وَكَانَ يَقْرَأُ لِأَصْحَابِهِ فِي صَلَاتِهِ فَيُخْتِمُ بِ{قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ} فَلَمَّا رَجَعُوا ذَكَرُوا ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ. فَقَالَ: (سَلُّوهُ لِأَيِّ شَيْءٍ يَصْنَعُ ذَلِكَ). فَسَأَلُوهُ فَقَالَ: لِأَنَّهَا صِفَةُ الرَّحْمَنِ. وَأَنَا أَحِبُّ أَنْ أَقْرَأَ بِهَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (أُخْبِرُوهُ أَنَّ اللَّهَ يُحِبُّهُ).

2. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {إِنَّ اللَّهَ

هُوَ الرِّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِينُ}

2218. عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ

اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (مَا أَحَدٌ أَصْبَرَ عَلَى أَدَى سَمْعَةٍ مِنَ اللَّهِ يَدْعُونَ لَهُ الْوَلَدَ ثُمَّ يُعَافِيهِمْ وَيَرْزُقُهُمْ).

نبی کریم ﷺ کا امت کو

توحید کی دعوت دینا

نبی کریم ﷺ کی زوجہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو لشکر کا امیر بنا کر روانہ فرمایا جب وہ اپنے اصحاب کو نماز پڑھاتا تو سورۃ اخلاص پر ختم کرتا پھر جب یہ لشکر واپس ہوا تو نبی کریم ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس سے پوچھو کہ وہ ایسا کیوں کرتا ہے پس انہوں نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس سورۃ میں خدائے رحمن کی صفات ہیں جنہیں تلاوت کرنا مجھے پسند ہے تو نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بتا دو کہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔

فرمان الہی ”روزی دینے والا اور بہت

بڑی قوت والا اللہ تعالیٰ ہے“

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کوئی ایسا نہیں جو تکلیف دہ بات سن کر اللہ تعالیٰ سے زیادہ صبر کرے کہ لوگ کہتے ہیں کہ اس کی اولاد ہے مگر وہ اس کے باوجود انہیں عافیت اور روزی عطا فرماتا رہتا ہے۔



3. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ) وَقَوْلُهُ: (سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ) وَقَوْلُهُ: (وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ).

2219. عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ: (أَعُوذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَالْجَنُّ وَالْإِنْسُ يَمُوتُونَ).

4. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ) وَقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: (تَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِي وَلَا أَعْلَمُ مَا فِي نَفْسِكَ)

2220. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: (لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ الْخَلْقَ كَتَبَ فِي كِتَابِهِ، هُوَ يَكْتُبُ عَلَى نَفْسِهِ، وَهُوَ وَضَعُ عِنْدَهُ عَلَى الْعَرْشِ: إِنْ رَحِمْتِي تَغْلِبُ غَضَبِي).

2221. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى: أَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِي بِي، وَأَنَا مَعَهُ إِذَا ذَكَرَنِي، فَإِنْ ذَكَرَنِي فِي نَفْسِهِ ذَكَرْتُهُ فِي نَفْسِي، وَإِنْ ذَكَرَنِي فِي مَلَأٍ ذَكَرْتُهُ فِي مَلَأٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ ذِرَاعًا، وَإِنْ تَقَرَّبَ إِلَيَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ إِلَيْهِ بَاعًا، وَإِنْ أَتَانِي مَشْيًى

فرمانِ الہی ”اللہ تعالیٰ غالبِ حکمت والا ہے اور فرمایا پاکی ہے تمہارے رب کو عزت والے رب کو ان کی باتوں سے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ یوں فرمایا کرتے ہیں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں تو وہ ہے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تجھے موت نہیں جب کہ جن و انس سب مرجائیں گے۔

فرمانِ الہی ”اور اللہ عزوجل تمہیں اپنی ذات سے ڈراتا ہے“ اور مزید فرمانِ الہی ”تو جانتا ہے جو میرے دل میں اور جو تیری مرضی ہے وہ میں نہیں جانتا“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی کریم ﷺ سے بیان فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا فرمایا تو اس نے اپنی کتاب میں لکھا وہ اپنی ذات کے متعلق لکھتا ہے جو اس کے پاس عرش پر رکھی ہوئی کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان مبارک ہے میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ رہتا ہوں وہ میرا ذکر کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرے تو میں اسے اپنے نفس میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ مجھے محفل میں یاد کرے تو میں اس سے اچھی محفل میں اسے یاد کرتا ہوں اور اگر بالشت بھر میرے قریب ہوتا ہے تو میں اس کے گز بھر قریب ہو جاتا ہوں اور اگر وہ گز بھر میرے

أَتَيْتُهُ مَرَّةً.

5. باب: قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: {يُرِيدُونَ

أَنْ يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ}

2222. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ

اللَّهِ ﷺ قَالَ: (يَقُولُ اللَّهُ: إِذَا أَرَادَ عَبْدِي أَنْ يَعْمَلَ سَيِّئَةً فَلَا تَكْتُبُوهَا عَلَيْهِ حَتَّى يَعْمَلَهَا، فَإِنْ عَمَلَهَا فَاتَّكْتُبُوهَا بِمِثْلِهَا وَإِنْ تَرَكَهَا مِنْ أَجْلِي فَاتَّكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، وَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْمَلَ حَسَنَةً فَلَمْ يَعْمَلَهَا فَاتَّكْتُبُوهَا لَهُ حَسَنَةً، فَإِنْ عَمَلَهَا فَاتَّكْتُبُوهَا لَهُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِينَ مِائَةً).

2223. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: (إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا. وَرُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا. فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ. وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَبْتُ، فَاغْفِرْ، فَقَالَ رَبُّهُ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي. ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ أَصَابَ ذَنْبًا، أَوْ أَذْنَبَ ذَنْبًا، فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ. أَوْ أَصَبْتُ. آخَرَ فَاغْفِرْهُ، فَقَالَ: أَعَلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِي، ثُمَّ مَكَثَ مَا شَاءَ اللَّهُ، ثُمَّ

قَرِيبٌ، وَتَايَةً تَوْ مِثْلَ دُكْنٍ اسَّ سَ نَزْدِيكَ هُوَ جَاتَا هُوْنَ اَلْكَرُوهُ مِيرَى طَرَفٍ چَلَتَا هُوَا آتَايَةً تَوْ مِثْلَ دُكْنِ كَرَسِ كَ پَاسِ آتَا هُوْنَ۔

فرمانِ الہی ”وہ چاہتے ہیں کہ

اللہ کا کلام بدل دیں“

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”جب میرا بندہ برے کام کا ارادہ کرے تو اس کا گناہ نہ لکھو جب تک کہ وہ نہ لے اور جب اُسے کر بیٹھے تو اتنا ہی لکھو جتنا اس نے کیا ہے۔ اور اگر مجھ سے ڈرتے ہوئے وہ اسے کرنے کا ارادہ ترک کر دے تو ایک نیکی لکھو اور جب وہ نیکی کرنے کا ارادہ کرے اور ابھی اس پر عمل نہ کیا ہو تو بھی اس کے لیے ایک نیکی لکھ دو اور اگر وہ اسے کر لے تو اس کے لیے دس سے لے کر سات سو تک لکھو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”جب بندہ گناہ کو پہنچتا ہے یا یوں کہا کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے پھر کہتا ہے اے رب میں گناہ کر بیٹھا ہوں یا یوں کہا کہ میں گناہ کو پہنچا پس مجھے بخش دے چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور اس کا مواخذہ کرتا ہے لہذا میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر کچھ دیر تک جس قدر اللہ نے چاہا وہ ٹھہرا رہا پھر وہ گناہ کو پہنچا یا اس نے گناہ کیا تو عرض گزار ہوا اے رب میں گناہ کو پہنچا یا میں نے گناہ کیا دوبارہ بھی پس مجھے بخش دے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا

أَذْنَبَ ذَنْبًا، وَرُبَّمَا قَالَ: أَصَابَ ذَنْبًا، قَالَ: رَبِّ أَصَبْتُ. أَوْ قَالَ: أَدْنَبْتُ. آخَرَ فَأَغْفِرُهُ لِي، فَقَالَ: أَعْلِمَ عَبْدِي أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَيَأْخُذُ بِهِ عَفْرَتُ لِعَبْدِي، فَلَا تَأْتِي، فَلْيَعْمَلْ مَا شَاءَ.

میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور مؤاخذہ کرتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو بخش دیا پھر وہ رکارہا جب تک اللہ نے چاہا پھر اس نے گناہ کیا یا کہا گناہ کو پہنچا تو عرض گزار ہوا اے رب میں گناہ کو پہنچایا کہا میں نے گناہ کیا پس مجھے بخش دے چنانچہ فرمایا کہ اللہ فرماتا ہے کہ کیا میرا بندہ جانتا ہے کہ اس کا رب ہے جو گناہ معاف کرتا ہے اور مؤاخذہ کرتا ہے پس میں نے اپنے بندے کو تیسری دفعہ بھی بخش دیا پس جو چاہے کرے۔

قیامت کے دن اللہ عزوجل کا انبیاء علیہم السلام

اور دوسرے لوگوں سے ہم کلام ہونا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ قیامت کے دن میری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوا اسے بھی جنت میں داخل فرما تو وہ داخل ہو جائیں گے پھر میں عرض کروں اس کو جنت میں داخل فرما جس کے دل میں ذرا سا بھی ایمان ہے پھر حضرت انس نے فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگشت مبارک سے اشارہ فرما رہے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث شفاعت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے سلسلہ میں تفصیلاً (۱۷۵۱) گزر چکی ہے یہاں آخر میں صرف اتنا اضافہ ہے کہ پھر وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے وہ فرمائیں گے کہ میں اس کام کے قابل نہیں تم حضرت محمد ﷺ کے پاس جاؤ تو پھر سب میرے پاس آئیں گے تو میں کہوں گا کہ ہاں ہاں یہ تو میرا کام ہے پھر میں اپنے

6. باب: كَلَامِ الرَّبِّ تَعَالَى يَوْمَ

الْقِيَامَةِ مَعَ الْأَنْبِيَاءِ وَغَيْرِهِمْ

2224. عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ. قَالَ:

سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: (إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ شَفَعْتُ، فَقُلْتُ: يَا رَبِّ أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ خَرْدَلَةٌ، فَيَدْخُلُونَ، ثُمَّ أَقُولُ: أَدْخِلِ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى شَيْءٍ). فَقَالَ أَنَسٌ: كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

2225. وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: ذَكَرَ

حَدِيثَ الشَّفَاعَةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ مُطَوَّلًا مِنْ رِوَايَةِ أَبِي هُرَيْرَةَ، وَزَادَ هُنَا فِي آخِرِهِ: فَيَأْتُونَ عِيسَى فَيَقُولُ: لَسْتُ لَهَا، وَلَكِنْ عَلَيْكُمْ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَيَأْتُونِي، فَأَقُولُ: أَتَالَهَا، فَاسْتَأْذِنُ عَلَى رَبِّي فَيُؤْذَنُ لِي، وَيُلْهِمُنِي مَحَامِدَ أَحْمَدُهَا



رب سے اجازت طلب کروں گا تو مجھے اجازت مل جائے گی اور پھر اللہ عزوجل میرے دل میں ایسے ایسے حمد و ثنا کے کلمات ڈالے گا جو اسی وقت مجھے یاد نہیں ہیں میں ان کلمات سے اللہ عزوجل کی تعریف کروں گا اور اس کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا پھر ارشاد ہوگا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو تمہاری سنی جائے گی مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی میں عرض کروں گا اے رب میری امت میری امت تو فرمایا جائے گا جاؤ اور جس کے دل میں جو کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اسے جہنم سے نکال لو چنانچہ میں جا کر ایسا ہی کروں گا اور واپس آ کر اسی طرح حمد و ثنا کروں گا اور اس کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو پھر فرمایا جائے گا اے محمد سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ میں عرض کروں گا اے رب میری امت میری امت تو پھر فرمایا جائے گا کہ جاؤ اور اسے بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں رائی کے دانے کے بھی کم ایمان ہو پھر میں جا کر ایسا ہی کروں گا۔

لَا تَحْضُرُنِي الْآنَ، فَأُحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، وَأُخْرِئُهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ، أُمِّي أُمِّي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأُخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ شَعِيرَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأُحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أُخْرِئُهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمِّي أُمِّي، فَيُقَالُ: انْطَلِقْ فَأُخْرِجْ مِنْهَا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ أَوْ خَرْدَلَةٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ، ثُمَّ أَعُوذُ فَأُحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أُخْرِئُهُ سَاجِدًا، فَيُقَالُ يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعْ لَكَ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ أُمِّي أُمِّي، فَيَقُولُ: انْطَلِقْ فَأُخْرِجْ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ أَذْنَى أَذْنَى مِثْقَالِ حَبَّةٍ خَرْدَلٍ مِنْ إِيْمَانٍ، فَأُخْرِجُهُ مِنَ النَّارِ، فَأَنْطَلِقُ فَأَفْعَلُ).

2226. وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ: (ثُمَّ أَعُوذُ الرَّابِعَةَ فَأُحْمَدُهُ بِتِلْكَ الْمَحَامِدِ، ثُمَّ أُخْرِئُهُ سَاجِدًا)، فَيُقَالُ: يَا مُحَمَّدُ ارْفَعْ رَأْسَكَ، وَقُلْ يُسْمِعْ، وَسَلْ تُعْطَ، وَاشْفَعْ تُشَفَّعَ، فَأَقُولُ: يَا رَبِّ ائْذِنْ لِي فَيَسِنُ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، فَيَقُولُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي وَكِبْرِيَايَ وَعَظَمَتِي

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے ایک روایت کہ پھر میں چوتھی

دفعہ واپس جاؤں گا اور اسی طرح حمد و ثنا کروں گا اور سجدہ ریز ہو جاؤں گا تو ارشاد فرمایا جائے گا اے محمد اپنا سر اٹھاؤ اور کہو کہ تمہاری سنی جائے گی اور مانگو کہ تمہیں دیا جائے گا اور شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی تو میں عرض کروں گا اے رب مجھے ان کو نکالنے کی بھی اجازت دے جنہوں نے لا

لَا تُخْرِجَنَّ مِنْهَا مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ.

اللہ الا اللہ کہا ہے تو وہ فرمائے گا مجھے اپنی عزت اپنے جلال اور  
اپنی کبریائی اور اپنی عظمت کی قسم میں ضرور ایسے لوگوں کو دوزخ  
سے نکال لوں گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ کہا ہے۔

7. باب: مِيزَانُ الْأَعْمَالِ  
وَالْأَقْوَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن اعمال و  
اقوال کے وزن کا بیان

2227. عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ. رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ.

قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: (كَلِمَتَانِ خَبِيبَتَانِ إِلَى  
الرَّحْمَنِ، خَفِيفَتَانِ عَلَى اللِّسَانِ، ثَقِيلَتَانِ فِي  
الْمِيزَانِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ، سُبْحَانَ اللَّهِ  
الْعَظِيمِ).

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا  
کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل کو دو کلمے بہت پسند  
ہیں اور وہ زبان پر بہت ہلکے اور میزان پر بہت بھاری ہیں یہ  
ہیں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم۔

